

اسلامی تاریخ کا مستند اور بنیادی ماخذ

طبقات ابن سعد

اُردو

اخبار النبی
صلی اللہ علیہ وسلم



علامہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصری

اردو بازار ایم ایس جیل روڈ
کراچی 021-2213768

دارالاشاعت

طبقا این سید

اسلامی تاریخ کا مستند اور بنیادی ماخذ

طبقات ابن سعد

تابعین و تبع تابعین کرام
اصحاب کوفہ و تابعین

جلد سوم

حصہ پنجم و ششم

اس حصہ میں تابعین اور تبع تابعین کے حالات آئے ہیں جس طرح صحابہ کرام کی یہ اہمیت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ دیکھا۔ اسی طرح تابعین، وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کا دور دیکھا اور تبع تابعین، وہ حضرات ہیں جن کو تابعین کا عہد دیکھنے کا موقع ملا یہ وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جن کے زمانے میں اندلس سے انڈونیشیا تک اسلام کا سورج چمکا۔

جن اصحاب نے کوفے کی اقامت اختیار کی۔ صاحب علم و فن اور صاحب فتویٰ و تقویٰ کہلائے اور بعد میں آنے والے تابعین اور اہل علم و فقہ کے حالات

ترجمہ

علامہ عبداللہ العماوی مرحوم

و

مولانا محمد اصغر مغل (فاضل جامعہ دارالعلوم دیوبند)

مصنف

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصری
(الوفی ۲۴۰ھ)

انڈونیشیا دارالعلوم اسلامیہ پبلیکیشنز

کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

ترجمہ جدید، تسہیل، عنوانات، تشریحات کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ۲۰۰۳ء حسان پرنٹنگ پریس فون: 6642832
صفحات : ۶۴۴ صفحات

﴿.....ملنے کے پتے.....﴾

ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات ۱۹۰- انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ فی لی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک اینڈ کمپنی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ B-437 ویب روڈ سبیلہ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
بیت العلوم 20 ناہرہ روڈ لاہور

کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار ہرراہ پٹنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

طبقات ابن سعد

جلد سوم، حصہ پنجم و ششم

۵	عمر بن الخطاب کے غلام بنی	فہرست مضامین
۶۱	مالک الدار	طبقات ابن سعد
	ابو قرہ۔	حصہ پنجم
	زید بن صلت	پہلا طبقہ مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے تابعین
۶۶	چار بادشاہ ان کی اولاد سے	عبدالرحمن بن سعد بن یزید بن یزید
	ان کے بھائی کثیر بن صلت ان کا اصل نام اور کچھ	عبدالرحمن بن حارث
	حالات	ان کے بارے میں حضرت عائشہ کے تاثرات
	عبدالرحمن بن صلت	ان کا اصل نام
	عاصم بن عمر بن خطاب	ان کی اولاد کی تفصیل
۶۷	عبید اللہ بن عمر بن خطاب	عبدالرحمن بن الاسود
	ابولولوی لڑکی کا قتل	صبیحہ بن الحارث
	سخت ارادہ	ان کی اولاد کی تفصیل
	حضرت عثمان کا انہیں قتل کرنے کا ارادہ	صبیحہ کی عمرہ کے لیے روانگی
۶۸	عبید اللہ کا حضرت معاویہ کے پاس جانا	نیار بن مکرم الاسلمی
۶۹	غلام کی رائے	عبداللہ بن عامر
	بیوی کی رائے	وصال نبوی کے وقت ان کی عمر
	الشہداء و روایتی	آنحضرت ﷺ کی ایک ہدایت
	عبید اللہ کا قتل	ابوجعفر الانصاری
۷۰	لاش کی واپسی اور تدفین	ابوسہل الساعدی
	معاویہ اور عبید اللہ کی بیوی کا مکالمہ	اسلم
	عبید اللہ کے قتل میں اختلاف	حضرت ابوبکر صدیق کا ان سے معاملہ
	لاش کے متعلق دوسری روایت	اسلم کون تھے؟

محمد بن ربیعہ	۷۱	سعید بن العاص	۷۸
اولاد		اولاد	
روایات		عمر اور سعید کا باہمی مکالمہ	
عبداللہ بن نوفل		حضرت عمر کا انہیں زمین دینا	۷۹
قاضی بننا	۷۲	حضرت عثمان کا احسان	
وفات		کوفہ کی گورنری	
عبید اللہ بن نوفل		حضرت علی کا تاثر	
قبولیت کی گھڑی کی تلاش		ہاشم سے کیا گیا معاملہ	۸۰
منیرہ بن نوفل		انہیں معزول کرنے کا مطالبہ	
اولاد		اشتر کی سعید کے خلاف کاروائی	
ان سے شفاعت کی درخواست	۷۳	اہل کوفہ کی تجدید بیعت	۸۱
سعید بن نوفل		سعید کا قتال میں حصہ لینا	
عبداللہ بن الحارث		سعید کا سر پھٹ گیا	۸۲
پیدائش اور آنحضرت ﷺ کا لعاب و ہن ڈالنا		سعید کا خطبہ	
مکہ کی امارت	۷۴	مروان کا جواب	
حدیث میں مرتبہ		منیرہ کی رائے	
بصرے کا گورنر بننا		مروان بن الحکم	۸۳
وفات		اولاد	
سلیمان بن ابی شمرہ	۷۵	مروان کب پیدا ہوئے	
اولاد		حضرت عثمان پر مروان کے سلسلہ میں الزام	
عورتوں کی امامت		حضرت عثمان کے محصور ہونے کے دوران	۸۴
ربیعہ بن عبداللہ		حضرت عائشہ کا عمرے کا ارادہ	
حدیث میں مرتبہ		مروان کا قتال	
ان کے بھائی منکدر بن عبداللہ		حضرت علی کی بیعت	۸۵
اولاد		معاویہ سے ملنا اور مدینہ منورہ کی گورنری	
حضرت عائشہ کی طرف سے ہدیہ	۷۶	بعد میں آنے والے گورنر	
عبداللہ بن عیاش		یزید کا دور	
حارث بن عبداللہ		مدینہ منورہ پر حملہ	۸۶
اولاد		معاویہ بن یزید کی مختصر خلافت	
بصرہ کی گورنری	۷۷	ابن زبیر کی بیعت	
معزولی اور دوسرے گورنر کا آنا		لوگوں کی آراء	۸۷

لوگوں کا رد عمل۔	۸۸	سماعت حدیث	۹۷
مروان کی بیعت کے لئے تدبیریں		عاصم بن عمر کے ساتھ دریا میں نہانا	
خالد کی بیعت کا مسئلہ		نام کی تبدیلی اور اس کی وجہ	
مروان کی بیعت		وفات اور تدفین	
مروان کا ضحاک سے مقابلہ		معزولی کا واقعہ	
خالد کے ساتھ مروان کا نامناسب رویہ	۸۹	عبدالرحمن بن سعید	
خالد کا رد عمل		اولاد	
خالد کی والدہ کا انتقام اور مروان کا قتل		عبدالرحمن کو دئے گئے غسل کی تفصیل	۹۸
مدت حکومت	۹۰	تکفین	
عبدالملک بن مروان کی حکومت		حدیث میں مقام	
مروان کا طرز عمل		محمد بن طلحہ	
عبداللہ بن عامر		اولاد	
اولاد	۹۱	ان کا نام تبدیل نہ ہونے کی وجہ	۹۹
پیدائش اور ابتدائی حالات		حدیث میں مرتبہ	
امارت	۹۲	امامت کا مسئلہ	
ابن عامر اور ابو موسیٰ کا مکالمہ		جنگ جمل میں شرکت	۱۰۰
ادات و اخلاقیات		قتل	
بجستان اور دوسرے علاقوں کی فتح		قاتل کے اشعار	
قریش کا رویہ	۹۳	دکی لاش پر حضرت علی کا گزر	۱۰۱
بصرہ کے بعض علاقوں کی فتح		ابراہیم بن عبدالرحمن	
بصرہ میں بازاروں کا بنانا	۹۴	اولاد کی تفصیل	
دیگر دفاعی کام		حدیث میں مرتبہ۔	۱۰۲
قتل عثمان اور ابن عامر کی واپسی		مالک بن اوس	
بصرہ واپسی اور جنگ جمل کی ابتداء		حدیث سماعت میں شک	
معزولی	۹۵	عبدالرحمن بن عبدالقاری	
وفات	۹۶	قارہ کی وجہ تسمیہ	
عبید اللہ بن عدی الاکبر		احابیش کہلوانے کی وجہ	
اولاد		وفات	۱۰۳
حدیث میں مرتبہ		ابراہیم بن قارظ	
عبدالرحمن بن زید		حلیف کا چناؤ	
اولاد		اہل کوفہ کے بارے میں رائے	

۱۱۰	۱۰۴	عبداللہ بن عتبہ وفات حدیث میں مرتبہ نوفل بن ایاس البذلی تراویح سے متعلق روایت حارث بن عمرو البذلی عبداللہ بن ساعدۃ البذلی نضر بن سفیان البذلی علقمہ بن وقاص عبداللہ بن شداد حدیث میں مرتبہ مختلف حضرات سے رشتہ وفات جعونہ بن شعوب حماس اللیشی عبداللہ بن ابی احمد بلیح بن عوف السلمی حضرت سعد سے متعلق ایک روایت سنین ابو جلیلہ مالک بن ابی عامر عمر کے زخمی ہونے کا واقعہ عبداللہ بن عمرو عبدالرحمن بن حاطب محمد بن الاشعث عبداللہ بن حظلہ الغسلی اولاد ان کے والد کی شہادت ان کی عمر ان کی روایت بود و باش اہل شام سے خطاب شدید جنگ
۱۱۱	۱۰۵	شہادت حظلہ کے قاتل کے لئے انعام خواب میں نظر آنا محمد بن عمرو حضرت عمر نے ان کا نام کیوں نہ تبدیل کیا شہادت مسرف کا ان کی لاش پر گزر جنگ حرہ کب ہوئی عمارہ بن خزیمہ اولاد کی تفصیل روایات وفات یحییٰ بن خلاد اولاد آپ کا نام رسول اکرم ﷺ نے رکھا عمرو بن سلیم حظلہ بن قیس اولاد حدیث میں مرتبہ مسعود بن الحکم !! بذیل میں سے تھیں۔ اولاد دیگر احوال حظلہ عبداللہ بن ابی طلحہ اولاد ام سلیم کا عجیب صبر اور اللہ کا انعام پیدائش کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری دوسری روایت
۱۱۲	۱۰۶	۱۰۷
۱۱۳	۱۰۷	۱۰۸
۱۱۴	۱۰۸	۱۰۹
۱۱۵	۱۰۹	

	حدیث میں مرتبہ		مختصر احوال
	محمد بن ابی		مجمع بن یزید
	طفیل بن ابی	۱۱۶	اولاد
	ربیع بن ابی		ابوسعید المقبری
	محمود بن لبید		مقبری کہلانے کی وجہ
	اولاد		ان کے والد کی آزادی کا قصہ
	دیگر احوال		آزادی کا واقعہ
۱۲۲	سائب بن ابی لبابہ		ابوسعید
	اولاد		مختصر احوال
	مختصر احوال	۱۱۷	قلع
	عبدالرحمن بن عویم		ان کی آزادی کا واقعہ
	مختصر احوال	۱۱۸	مختصر احوال
	ان کے بھائی سدید بن عویم		عبید
	ایوب بن بشیر		شام
۱۲۳	ثعلبہ بن ابی مالک القرظی		سائب بن خباب
	ولید بن عبادہ		عبید بن ام کلام
	اولاد		ابن مرثاء
	مختصر احوال		ابوسعید
	سعید بن سعد		ہرمزان
	حوال		جکولہ کی فتح
	عباد بن قسیم		حضرت عمر کے دربار میں
۱۲۴	ان کی روایت		ہرمزان کا امان حاصل کرنا
	محمد بن ثابت	۱۱۹	قبول اسلام
۱۲۵	سعد بن الحارث		حج
	یو امامہ بن سہل		وہ طاہرین جو عثمان و علی و عبدالرحمن بن عوف و طلحہ و
	مختصر احوال	۱۲۰	زبیر و سعد و ابی بن کعب و سہل بن حنیف و حذیفہ
	عبدالرحمن بن ابی عمرہ		ابن الیمان و زید بن ثابت سے روایت کرتے
	اولاد	۱۲۱	ہیں
	مختصر احوال		محمد بن الحنفیہ
	عبدالرحمن بن یزید		محمد بن الحنفیہ کی والدہ
	اولاد		رسول اکرم ﷺ سے نام و کنیت لکھنے کی اجازت

اولاد	۱۲۶	چار جھنڈے	۱۳۶
محمد بن الحنفیہ کی جنگ جمل میں شرکت		عبداللہ بن ابیر کی مراجعت میں تاخیر	
حضرت علی کی قسم و کفارہ		فساد کا اندیشہ	
حضرت علی کی بددعا	۱۲۷	محمد بن جبیر کی ابن زبیر سے ملاقات	
حضرت علی اور محمد بن الحنفیہ کی گفتگو		ابن جبیر کی ابن عباس سے ملاقات	
حضرت علی کی فضیلت		ابن جبیر کی بنی امیہ کے گروہ سے گفتگو	
مہدی کا لقب	۱۲۸	محمد بن الحنفیہ کا مختار کے متعلق محتاط رویہ	۱۳۷
فضیلت کا دعویٰ		محمد بن علی کا مکہ سے اخراج	
ابن الحنفیہ کا خطبہ		ابن زبیر کی ابن الحنفیہ کو دعوت بیعت	۱۳۸
محمد بن الحنفیہ کی ہدایات	۱۳۰	ابن الحنفیہ کا انکار	
ابن الحنفیہ کی بیزاری		عروہ کی ابن زبیر سے سفارش	
احتساب نفس		عبدالملک بن مروان کی ابن الحنفیہ کو امداد کی پیشکش	۱۳۹
مختار بن ابی عبید کی عراقی روانگی		ابن الحنفیہ کی روانگی	
عبداللہ بن مطیع کا عراق سے فرار	۱۳۱	عبدالملک بن مروان کی ابن الحنفیہ کو دعوت بیعت	
کوفہ میں ابن زبیر کے تقویٰ کی شہرت		ابن الحنفیہ کا انکار	۱۴۰
ابن الحنفیہ کی بیعت کی خفیہ دعوت		ابن الحنفیہ کا واپس لوٹنا	
ابن الحنفیہ سے وفد کی ملاقات		ابن الحنفیہ کو مکہ میں داخل کی ممانعت	۱۴۱
جعلی خط		ابن الحنفیہ کی روانگی مدینہ	
ابراہیم بن الاشتر کی اعانت	۱۳۲	عبدالملک کا خط	
عبید اللہ بن زیاد کا قتل		ابن الحنفیہ کو مکہ چھوڑنے دینے کا حکم	
محمد بن علی المہدی کے نام مختار کا خط		محاصرہ مکہ	۱۴۲
یزید بن معاویہ کے انتقال کی اطلاع		حجاج کا ابن الحنفیہ سے بیعت پر اصرار	
عبداللہ بن زبیر کی بیعت	۱۳۳	حجاج کی ابن الحنفیہ کو دھمکی	
ابن الحنفیہ کی نظربندی		ابن الحنفیہ کی عبدالملک بن مروان کی بیعت	
ابو عامر سلیم کی ابن الحنفیہ سے ملاقات	۱۳۴	عبدالملک کا عہد نامہ	
ابن عباس کی ابن الحنفیہ کو ہدایت		ابن الحنفیہ اور عبدالملک کی ملاقات	۱۴۳
ابن الحنفیہ کا اہل کوفہ کو پیغام		عبدالملک کا ابن الحنفیہ سے حسن سلوک	۱۴۴
مکہ پر فوج کشی		بعد میں بلانا	
ابن عباس اور ابن الحنفیہ کی ربائی		رسول اکرم ﷺ کی تلواریں	
ابن عباس کا انتقال	۱۳۵		
فریضہ حج کی ادائیگی			

۱۳۵	پانچواں واقعہ چھٹا واقعہ ساتواں واقعہ	۱۳۵	حجاج کے رویے کے خلاف شکایت حجاج اور ابن الحنفیہ کی گفتگو ابن الحنفیہ سے متعلق روایت
۱۳۷	آٹھواں واقعہ نواں واقعہ دسواں واقعہ	۱۳۷	عمر اکبر بن علی اولاد مختصر حالات
۱۵۴	ولید و سلیمان کی ولی عہدی کے لئے بیعت سعید بن مسیب پر جبر و تشدد عبدالملک بن مروان کی معزرت	۱۳۸	عبید اللہ بن علی گرفتاری اور رہائی لشکر میں نہ جاسکے
۱۵۵	ابن مسیب پر قید خانے میں سختی ابن مسیب کی رہائی کا حکم ابن مسیب کی نفس کشی	۱۳۸	بیعت خلافت نعیم اور مصعب کی گفتگو نعیم کی بصرہ روانگی
۱۵۶	ابن مسیب کی ابن مروان کے لئے بددعا بیت المال سے عطا لینے سے انکار عبدالملک بن مروان ابن مسیب	۱۳۹	عبید اللہ مصعب کے پاس قتل سعید بن المسیب
۱۵۷	ولید بن عبدالملک اور ابن مسیب ابن مسیب کا ولید بن عبدالملک سے ملاقات سے انکار	۱۳۹	اولاد پیدائش کا سال حضرت عمر کے متعلق ابن المسیب کی روایات
۱۵۸	ابن مسیب کی بنی امیہ کے بارے میں رائے ابن مسیب کا نماز سے عشق ابن مسیب کی تنہائی	۱۵۰	سعید بن مسیب کے اساتذہ راوی عمر علمی مقام
۱۵۹	ایام حرہ میں مسجد نبوی میں قیام چند معمولات عادات و خصائل	۱۵۱	حضرت عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن مسیب سعید بن مسیب کا حافظہ سعید بن مسیب کو تازیانوں کی سزا
۱۶۰	ہاتھی دانت سے اجتناب عیب پوشی کی ہدایت عبادت کا اصل مفہوم	۱۵۲	ابن زبیر کا خواب ابن زبیر کے خواب کی تعبیر مختلف خوابوں کی تعبیر
۱۶۱	زبیر اور ابن مروان کے متعلق رائے ابن المسیب کی عورت کے متعلق رائے ابن مسیب کی بددعا کا اثر	۱۵۲	پہلا واقعہ دوسرا واقعہ تیسرا واقعہ
۱۶۲	قرآن مجید کے بارے میں احتیاط	۱۵۳	چوتھا واقعہ

	قرآن مجید و مسجد کی تعمیر کے لئے ہدایت	عمر بن عثمان	
	ابن مسیب کی بیٹی کا نکاح	مختصر احوال	
۱۷۳	ابن مسیب کا عمامہ اور چادر	ابان بن عثمان	۱۷۲
	ابن مسیب کا لباس	مدینہ منورہ کا گورنر بننا	
	عبادات و خصائل	وفات اور بعد میں آنے والے گورنر	۱۷۳
	ابن مسیب کا بیماری میں ادائیگی نماز کا اہتمام	برص کی بیماری	
	ابن مسیب کی وصیت	دیگر ظاہری علاقہ	۱۷۵
	ابن مسیب کے بستر کو قبلہ رخ کرنے کا واقع	ایک اہم وظیفہ	
	اعلان کرنے سے ممانعت	وفات	۱۷۳
	ترکہ	سعید بن عثمان	۱۷۶
	ابن مسیب کی وفات	اولاد	
	عبداللہ بن مطیع	حمید بن عبدالرحمن	
	اولاد کی تفصیل	حمید بن عبدالرحمن	
	بیعت نہ کرنے والے کے بارے میں روایت	اولاد کی تفصیل	
	کنویں کا بیٹھا ہونا	افطاری میں تاخیر سے متعلق ایک روایت	۱۷۴
	حسین کو اپنے تخت پر بٹھانا	انتقال	
	یزید کا لشکر کشی کرنا	ابوسلمہ بن عبدالرحمن	
	بے پایاں شہرت	اولاد	۱۷۸
	منبر پر تقریر	خطاب لگانا	۱۷۵
	ابن زبیر کے اقدامات	حضرت حسان کی شاعری کے متعلق	۱۷۹
	ابن مطیر ابن زبیر کے پاس	حدیث میں مرتبہ	۱۷۶
	عمر بن سعد کا قتل	وفات	
	ابن مطیع سے متعلق شکایات	مصعب بن عبدالرحمن	
	عبدالرحمن بن مطیع	اولاد کی تفصیل	۱۷۰
	ان کے بھائی سلیمان بن مطیع	مدینہ منورہ کا گورنر بننا	
	اولاد	عمرو کا گھیراؤ	
	قتل	مطلوبہ کامیابی	۱۷۷
	عبدالرحمن بن سعید	مصعب کے لئے دعا	
	مختصر احوال	ابن سعدہ کا زخمی ہونا	۱۷۱
	عمرو بن عثمان	مصعب کی ایک خصوصیت	
	اولاد	ابن نمیر کے ساتھیوں کا طریقہ	۱۷۸

	مسور اور مصعب کا انتقال	مختصر احوال	
	ابن زبیر کا بیعت کے لئے دعوت دینا	قتل	
	طلحہ بن عبد اللہ	عامر بن سعد	
	اولاد کی تفصیل	اولاد	۱۷۹
	فرزوق کے لئے انعام	وفات	
	سخاوت	حدیث میں مرتبہ	
	حدیث میں مرتبہ	عمر بن سعد	
	وفات - ۹۷ھ	اولاد	
	موکی بن طلحہ	گورنر بننا اور حسین سے مقابلہ	۱۸۰
	اولاد	عمر و بن سعد	
	مختار کے آنے پر رد عمل	قتل	
	برن نامی قندہ	عمر بن سعد	
	وفات	قتل	۱۸۱
	عبادات و خصائل	مصعب بن سعد	
	عیسیٰ بن طلحہ	اولاد	
	اولاد	حدیث میں مرتبہ اور وفات	
	وفات	ابراہیم بن سعد	۱۸۱
	حدیث میں مرتبہ	حدیث میں مرتبہ	
	یحییٰ بن طلحہ	یحییٰ بن سعد	
	اولاد	اسماعیل بن سعد	
	یعقوب بن طلحہ	اولاد	
	اولاد	عبد الرحمن بن سعد	
	ان کے قتل پر اشعار	ابراہیم بن نعیم	۱۸۳
	ذکر یا بن طلحہ	ان کے والد کا زینب بن قسامہ سے نکاح	۱۸۴
	اولاد	اولاد	
	اسحاق بن طلحہ	یوم حرہ میں حالات	
	اولاد	محمد بن ابی الجہم	
	عمران بن طلحہ	اولاد	
	اولاد	قتل	
	محمد بن سعد	عبد الرحمن بن عبد اللہ	۱۸۵
	اولاد	اولاد	
۱۸۶			
۱۸۷			
۱۸۸			

۱۸۹	جنگ جمل سے واپسی کی وجہ	وفات	عبدالرحمن بن حویرطب
۱۹۳	روایات و حدیث میں مرتبہ	اولاد	قتل
	کتابوں کو جلانا		ابوسفیان بن حویرطب
	عبادت و خصائل		اولاد
	لباس		عطاء بن یسار
۱۹۴	عبادات		غیر خاندان میں نکاح کرنے سے انکار
	اکھ کی بیماری		حدیث میں مرتبہ
	علم	۱۹۰	وفات -
	خط لکھنے کا طریقہ		ان کے بھائی سلیمان بن یسار
	عشاء کے بعد کا معمول		حضرت عائشہ سے ملاقات
۱۹۵	انتقال		موت چھپیں زیادہ کم کرنا
	منذر بن الزبیر		حدیث میں مرتبہ
	اولاد		وفات
	مصعب بن الزبیر	۱۹۱	ان دونوں کے بھائی عبداللہ بن یسار
	اولاد		ان تینوں کے بھائی عبدالملک بن یسار
۱۹۶	عجیب کنیت		فرافصہ بن غمیر
	قتل		قبیصہ بن دویب
	جعفر بن الزبیر		ان کے والد کی وفات
	اولاد		ابن غطفان بن طریف
	خالد بن الزبیر		الاسرہ
	اولاد		جعفر بن عبداللہ
	عمرو بن الزبیر		عبداللہ بن عتبہ
	اولاد		ولید بن ابی ولید
۱۹۷	ابن زبیر کے لشکر سے مقابلہ	۱۹۲	دوسرا طبقہ
	کوڑے کھانا		تابعین اہل مدینہ جنہوں نے اسامہ و ابن عمرو
۱۹۸	وفات		جابر و حدری و رافع و ابن عمرو ابی ہریرہ و سلمہ و
	حبیدہ بن الزبیر		ابن عباس و عائشہ و سلمہ و میمونہ سے روایت کی
	اولاد		عروہ بن الزبیر
	حمزہ بن الزبیر		اولاد
	اولاد		
	قاسم بن محمد		

۲۰۷	قدریوں پر لعنت شعبہ بازی سے نفرت غذا	۱۹۹	اوراد حضرت عائشہ کا رد عمل علمی مرتبہ حدیث لکھنے سے منع کرنا
۲۰۸	وفات نماز جنازہ عبداللہ بن عبداللہ اولاد	۲۰۰	بیان حدیث صلہ رحمی تقویٰ اور بزرگی مسائل کا بیان بڑھاپے کے باوجود پیدل چلنا انگوٹھی
۲۰۹	عادات وفات حبیب اللہ بن عبداللہ اولاد	۲۰۲	عبادات و لباس مہندی لگانا وصیت وفات حدیث میں مرتبہ عبداللہ بن محمد عبداللہ بن عبدالرحمن
۲۱۰	لباس حدیث میں مرتبہ حمزہ بن عبداللہ اولاد زید بن عبداللہ اولاد	۲۰۳	اولاد عبداللہ بن محمد سالم بن عبداللہ اور ان کی کنیت اوراد مشابہت ایک مسلمان کو قتل کرنے سے انکار عبداللہ بن سالم کے لئے تعریفی کلمات سالم بن عبداللہ کی انگوٹھی سالم بن عبداللہ کے سر اور ڈاڑھی کے بال سالم بن عبداللہ کا لباس احرام حج نماز بیٹھ کر پڑھنا سادگی سات گز کپڑے کی تلاش
۲۱۱	بلال بن عبداللہ واقہ بن عبداللہ اولاد وفات محمد بن جبیر اولاد	۲۰۴	وفات حدیث میں مرتبہ نافع بن جبیر اولاد
۲۱۲	عادات لباس تکبر کا علاج وفات	۲۰۵ ۲۰۶	

	ابوبکر بن عبدالرحمن	واپسی -	
۲۱۹	اولاد	عبید اللہ کے پاس	
	راہب قریش کا لقب	سائل کا اکرام	
	لباس	نماز میں حالت	
	امانت کا اعلیٰ درجہ	صبر کی تلقین	
	وفات	اسلم و ساتھ بٹھانے کی وجہ	
۲۲۰	مقام	انہدشون	۲۱۳
	عکرمہ بن عبدالرحمن	خضاب	
	اولاد	لباس	۲۱۴
	وفات	سادگی	
۲۲۱	محمد بن عبدالرحمن	احتیاط	
	اولاد	حج کا معمول	
	مغیرہ بن عبدالرحمن	بچوں سے حسن سلوک	
	اولاد	مختلف لوگوں کی صبح	
۲۲۲	ابوسعید بن عبدالرحمن	معزولی	
	اولاد	رد عمل	
	تابعین	وفات	۲۱۵
۲۲۳	دوسرا طبقہ	واقعہ کربلا میں شرکت کرنے کی وجہ	
	علی بن النحسینؑ	نماز جنازہ	
	کربلا میں	خوراک	
	گرفٹاری	عبدالملک بن مغیرہ	
	قتل سے بچ گئے	ابوبکر بن سلیمان	۲۱۶
	کنیت	اولاد	
	محبت	ان کے بھائی عثمان بن سلیمان	
۲۲۴	ہدیہ میں احتیاط	اولاد	۲۱۷
	مختار پر لعنت	عبدالملک بن مروان	
	تقیہ کے بغیر نماز پڑھنا	ابتدائی حالات	
	محبت کی ترغیب	چار عادتیں	
۲۲۵	زہری کو تسلی دینا	اندیشہ	
	آزاد کردہ باندی سے نکاح	خوشخبری	
	حق کی واپسی	حالات کی خبر	۲۱۸

۲۳۵	محمد بن مروان اولاد	ابن زبیر کے جھگڑے پر تاثرات خلافت کی بیعت
۲۳۶	عمر بن سعید حسین کے سر کی تدفین ابن زبیر کے مقابلے میں لشکر کی روانگی قتل یحییٰ بن سعید اولاد	ابن زبیر بمقابلہ عبدالملک عبدالعزیز کی ولی عہدی عمر بن سعید کا قتل جنگ کے لئے آمنا سامنا شدید جنگ مصعب کا قتل عبدالملک کی بیعت ابن زبیر کا قتل دراہم کا ڈھالنا اور ان کا وزن جج
۲۳۷	ان کے بھائی محمد بن قیس اولاد مغیرہ بن ابی بردہ عبداللہ بن عبدالرحمن اولاد عبدالرحمن بن عبداللہ اولاد	ساتویں چکر کا ایک نیا عمل عبدالملک کا ایک مسئلہ بتانا اہل مدینہ کے بارے میں سختی خطیب کا خطبہ ابن عبداللہ کا خطیب کو ٹوکنا عبدالملک کا انعام مغرب کے وقت کے متعلق بحث بادشاہ کی سیرت کا اثر
۲۳۸	معاذ بن عبدالرحمن اولاد ان کے بھائی عثمان بن عبدالرحمن نوفل بن مساحق اولاد روایات عیاض بن عبداللہ اولاد	عبدالملک کا ایک قول ولی عہدی میں تبدیلی کا ارادہ بھائی کا انتقال بیٹوں کو ولی عہد بنانا مختصر حالات سونے کے دانت باندھنے کے بارے میں رائے وفات عبدالعزیز بن مروان اولاد
۲۳۹	عثمان بن اسحاق اولاد روایت	خلیفہ کیسے بنے وفات

۲۲۳۳	طاء بن یزید اللیشی عمارہ بن اکیمہ اللیشی ابن ابی سنان الدکلی عبید اللہ بن عبد اللہ شعر گوئی مختصر احوال وفات یحییٰ بن عبد الرحمن ان کے بھائی عبد اللہ بن عبد الرحمن حظہ	۲۲۳۰	محمد بن عبد الرحمن شعیب بن محمد اولاد روایت عثمان عبد اللہ اولاد روایت ہشام بن اسماعیل اولاد سعید کا قتل محمد بن عمار حمزہ و صہیب صفی بن صہیب عمارہ بن صہیب عبد اللہ بن خباب خوارج کے متعلق ایک روایت ایک فتنہ کا ذکر محمد بن اسامہ وفات حسن بن اسامہ جعفر بن عمرو ان پر حملہ عبد الملک کی نصیحت ان کے بھائی زبرقان بن عمرو ایاس بن سلمہ مختصر احوال محمد بن حمزہ عبد الرحمن بن جرد طارق بن ابی مخنف الاسلمی ابو عثمان بن سنان الخزاعی
۲۲۳۴	عیاض بن خلیفہ الخزاعی ربیع بن بسرہ عبید بن السباق الشقی عبیدہ بن سفیان الحضرمی سائب بن مالک الکلتانی صفوان بن عیاض بلع بن عبد اللہ السعدی عراک بن مالک الغفاری محرر بن ابی ہریرہ عمرو بن ابی سفیان نہار بن عبد اللہ القیس انصار کا یمنی طبقہ عباد بن ابی نائلہ اولاد قتل زید بن محمد اولاد قتل یوم الحمرہ کے چند احوال عبد اللہ بن رافع اولاد	۲۲۳۱	۲۲۳۲
۲۲۳۵			
۲۲۳۶			
۲۲۳۷			

۲۵۰	خارجہ بن زید	روایت
۲۵۱	اولاد	عبید اللہ بن رافع
	انگوٹھی	اولاد
	سجدے کا نشان	روایت
	لباس	وفات
	خواب	عبدالرحمن بن رافع
	وفات	اولاد
	سعد بن زید	سہل بن رافع
	اولاد	اولاد
	وفات	رفاع بن رافع
	سلیمان بن زید	اولاد
	یحییٰ بن زید	عبید بن رافع
	اولاد	۲۳۸ حرام بن سعد
	اسماعیل بن زید	وفات
	اولاد	نسلہ بن ابی نسلہ
	روایت	عمر و محمد یزید ابنائے ثابت
	سلیط بن زید	صالح بن خوات
	قتل	اولاد
۲۵۲	عبدالرحمن بن زید	حبیب بن خوات
	وفات	اولاد
	عبید اللہ بن زید	قتل
	یزید بن زید	عمر و بن خوات
	عبدالرحمن بن حسان	۲۳۹ یحییٰ بن مجمع
۲۵۳	اولاد	قتل
	کنیت اور حدیث میں مرتبہ	ان کے بھائی عبید اللہ بن مجمع
	عمارہ بن عقبہ	اولاد
	محمد بن عقیط	یزید بن ثابت
	اولاد	محمد بن جبیر
	اولاد	عبدالملک بن جبر
	وفات	ابوالبداح بن عاصم
	حجاج بن عمرو	ان کے بھائی عباد بن عاصم

۲۵۷	<p>اولاد</p> <p>ثابت بن جابر</p> <p>روایت میں مرتبہ</p> <p>عبد اللہ بن کعب</p> <p>اولاد</p> <p>حدیث میں مرتبہ</p> <p>۲۵۳ معبد بن کعب</p> <p>اولاد</p> <p>روایت</p> <p>عبدالرحمن بن کعب</p> <p>اولاد</p> <p>مختصر احوال</p> <p>عبداللہ بن ابی قتادہ</p> <p>اولاد</p> <p>مختصر احوال</p> <p>۲۵۵ عبدالرحمن بن ابی قتادہ</p> <p>وفات</p> <p>ثابت بن ابی قتادہ</p> <p>اولاد</p> <p>مختصر احوال</p> <p>یزید بن ابی الیاس</p> <p>اولاد</p> <p>وفات</p> <p>عبدالرحمن بن جابر</p> <p>اولاد</p> <p>۲۵۶</p> <p>روایت</p> <p>ان کے بھائی محمد بن جابر</p> <p>اولاد</p> <p>روایت</p> <p>عبد بن رفاعہ</p> <p>اولاد</p>	<p>عبدالرحمن بن ابی سعید الخدری</p> <p>اولاد</p> <p>وفات</p> <p>حمزہ بن ابی سعید الخدری</p> <p>اولاد</p> <p>روایت</p> <p>سعید بن ابی سعید الخدری</p> <p>اولاد</p> <p>بشیر بن ابی مسعود</p> <p>روایت</p> <p>محمد بن النعمان</p> <p>یزید بن النعمان</p> <p>اولاد</p> <p>محمد بن عبداللہ</p> <p>اولاد</p> <p>روایت</p> <p>عبدالرحمن بن عبداللہ</p> <p>اولاد</p> <p>خلاد بن السائب</p> <p>اولاد</p> <p>روایت میں مرتبہ</p> <p>عباس بن سہل</p> <p>اولاد</p> <p>مختصر احوال</p> <p>حمزہ بن ابی سید</p> <p>اولاد</p> <p>وفات</p> <p>روایت</p> <p>منذر بن ابی اسید الساعدی</p> <p>اولاد</p> <p>عبداللہ بن کعب</p>
۲۵۸		
۲۵۹		

	۲۶۰	معاذ بن رفاعہ اولاد
	عمر بن الحکم مختصر احوال	نعمان بن ابی عیاش اولاد
اس طبقہ کے آزاد کردہ	غلاموں کی تفصیل بسر بن سعید	معاذ بن ابی عیاش اولاد
	فرزوق کی رفاقت وفات	سلیمان بن ابی عیاش اولاد
۲۶۴	عبداللہ بن ابی رافع محمد بن عبدالرحمن	قتل
	حمران بن ابان عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج	بشیر بن ابی عیاش اولاد
	روایت ۲۶۱ وفات	قتل فروہ بن ابی عبادہ
	یزید بن ہرمز سعید بن یسار	اولاد قتل
۲۶۵	سلمان ابو عبداللہ الاغر ابو عبداللہ القراظ	عقبہ بن ابی عبادہ وفات
	عبداللہ بن عبید اللہ سعید ابن مرجانہ	مسعود بن عبادہ ثابت بن قیس
	عبید بن جنین سورہ اعراف سنانا	اولاد عمر بن خالدہ البرقی
	عبداللہ بن حنین مختصر احوال	قاضی بننا مجرم کا اپنے آپ کو خود قید کرنا
۲۶۶	عمیر مختصر احوال	مختصر احوال عمر بن ثابت الخزرجی
	ان کے بیٹے عبداللہ بن عمیر عکرمہ	اسحاق بن کعب وفات
	آزادی نکاح کی ترغیب	محمد بن کعب ابو عفیر
	زبردستی تعلیم دلوانا آیت کے متعلق واقعہ	اولاد روایت
	۲۶۳	

۲۷۴	<p>نافع ۲۶۷</p> <p>ابو حنیبلہ</p> <p>جراح</p> <p>سالم بن شوال ۲۶۸</p> <p>سالم الیراد</p> <p>سالم ابو عبد اللہ</p> <p>سالم بن سلمہ ابو سبرۃ الہذلی ۲۶۹</p> <p>سالم بن سرع</p> <p>سالم ابو الغیث ۲۷۰</p> <p>سالم بن سلطان</p> <p>مختصر احوال</p> <p>وفات ۲۷۱</p> <p>ابوصالح بازام</p> <p>ابوصالح السج</p> <p>ابوصالح</p> <p>ابوصالح الغفاری</p> <p>ابوصالح مسیرہ</p> <p>ابوصالح مولائے خباء</p> <p>ابوصالح مولائے سعد بن ۲۷۲</p> <p>مسلم بن یسار</p> <p>بشیر بن یسار</p> <p>نافع</p> <p>وہیب حرملہ</p> <p>زید ابو عیاش</p> <p>حمید بن نافع</p> <p>ترک زینت کا مسئلہ</p> <p>رافع بن اسحاق ۲۷۳</p> <p>زیاد بن ابی زیاد</p> <p>مختصر احوال</p> <p>اسحاق</p> <p>جمہان</p>	<p>علمی مقام اور مختلف روایات</p> <p>جھوٹ کی تہمت</p> <p>لوگوں کا مسائل پوچھنا</p> <p>نذر کا مسئلہ</p> <p>لوگوں کی توجہ</p> <p>مختلف مسائل میں ان کا جواب</p> <p>عمامہ صرف امراء کے لیے</p> <p>لباس وغیرہ</p> <p>بیماری اور وفات</p> <p>کریب بن ابی مسلم</p> <p>ابو معبد</p> <p>شعبہ</p> <p>علمی مرتبہ</p> <p>وفیف</p> <p>ابو عبید اللہ مولائے عبد اللہ بن عباس</p> <p>ابو عبید</p> <p>مقسم</p> <p>آزادی</p> <p>ابو یونس</p> <p>ابولبابہ</p> <p>بہمان</p> <p>ثابت</p> <p>نصاح بن سر جس</p> <p>عبد اللہ بن رافع</p> <p>ناعم بن اجیل</p> <p>قیس</p> <p>کثیر بن فلاح</p> <p>خواب</p> <p>عبد الرحمن بن فلاح</p> <p>ان دونوں کے بھائی محمد بن فلاح</p> <p>عمر و بن رافع</p>
۲۷۵		
۲۷۶		
۲۷۷		

	ابوالسائب	جعفر بن تمام	
	ابوسفیان	اولاد	
	امامت	عبداللہ بن معبد	
۲۸۳	ثابت الاحنف	اولاد	
	نکاح	روایت	۲۷۸
	رجوع	عبداللہ بن عبداللہ	
۲۸۴	بیان حدیث	اولاد	
	عبدالرحمن بن یعقوب	روایت	
	نعیم بن عبداللہ الحمر	اسحاق بن عبداللہ	
	شرجیل بن سعد	اولاد	
	داؤد بن فرایح مولائے قریش	صلت بن عبداللہ	۲۷۹
	ابوالولید	اولاد	
	عبداللہ بن دراق	محمد بن عبداللہ	
	عطاء...	اولاد	
	حکم بن مینا	روایت	
	زیاد بن مینا	زید بن حسن	
	مدینہ منورہ کے تابعین کا تیسرا طبقہ	وفات	
	علی بن عبداللہ	حسن بن حسن	
۲۸۵	ان کے نام اور کنیت کی وجہ	اولاد اور ان کے احوال	
	اولاد کی تفصیل	اہل بیعت کی محبت میں غلو	۲۸۰
	چند خصائل	خلافت علی کا مسئلہ	
۲۸۶	وصیت	ابو جعفر محمد	۲۸۱
	خضاب	اولاد	
	روایت	جھگڑے سے ممانعت؟	
	وفات	اہل بیعت کا عقیدہ	
	عباس بن عبداللہ	عادات و لباس	
۲۸۷	اولاد	خضاب	
	عبداللہ بن عبید اللہ	انگوٹھی	۲۸۲
	اولاد	وصیت	
۲۸۸	ان کے بھائی عباس بن عبید اللہ	کفن	
	اولاد	وفات	

	حدیث میں مرتبہ عبداللہ بن علی اولاد		حضرت عمر بن عبدالعزیز کی عبادت ابن مسیب کی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے متعلق رائے	
۲۸۹	عمر بن علی ایک چھوٹا قول بہتان لگانے والوں پر لعنت زید بن علی اولاد	۲۸۹	حضرت عمر بن عبدالعزیز کی آل علی سے محبت فقہاء کی مدینہ منورہ ظلی فقہائے مدینہ سے خطاب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خوش پوشی حضرت عمر بن عبدالعزیز کا نماز کے لئے حکم	۲۹۵
	ہشام کے پاس سے کس طرح نکلے بغاوت و انجام پانچ لاکھ درہم حسین ال صفر اولاد	۲۹۰	حضرت عمر بن عبدالعزیز کی امامت سلیمان بن عبدالملک کی علالت سلیمان بن عبدالملک کی وصیت سلیمان بن عبدالملک کا انتقال	۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸
	عبداللہ بن محمد اولاد وفات حسن بن محمد مختصر احوال وفات محمد بن عمر معاویہ بن عبداللہ اسماعیل بن عبداللہ عمر بن عبدالعزیز اولاد	۲۹۱	حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بیعت سلیمان بن عبدالملک کی تجہیز و تکفین شاہی سوار یوں کی واپسی فرمان لکھوانا عبدالعزیز بن ولید کی دمشق کی جانب پیش قدمی ابن ولید کی اطاعت حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حکومت سے بیزاری ولی عہد کی وصیت نوحہ زاری سے ممانعت	۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱
	ولادت حضرت عمر کی تمنہ نصیف کا خواب عبدالعزیز بن مروان کی شادی حضرت عمر بن عبدالعزیز کا گورنر مدینہ بننا حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت انس بن مالک	۲۹۲	حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خطبہ ارمنی فرش کا استعمال ابوبکر بن محمد کا مدینہ منورہ پر گورنر بننا عمال کا تقرر حقوق کی واپسی عراق کی غضب شدہ املاک کی واپسی مساوات کا درس بدعت کا خاتمہ مظلوم کی دادری	۳۰۲ ۳۰۳
		۲۹۳	حضرت عمر بن عبدالعزیز کا آخری خطبہ	

۳۱۵	حضرت عمر بن عبدالعزیز کی پابندی نماز حضرت عمر بن عبدالعزیز کا غسل و وضو حضرت عمر بن عبدالعزیز کی امامت نماز	۳۰۴	بنی مروان کا احتجاج ذاتی سامان کی فروختگی رفائی کام
۳۱۶	حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عصا تکبیرات تشریق	۳۰۵	شرف عطاء عطایا کی تقسیم
۳۱۷	صدقہ دینے کی تلقین	۳۰۶	الحجار کے غلہ کی تقسیم
۳۱۸	قسامہ کا مسئلہ قسامہ میں قسم کھانے والوں کی سزا عامل حج کو ہدایات منی میں عمارت بنانے کی ممانعت	۳۰۷	مقدمات کا فیصلہ زکوٰۃ کی تقسیم ابن سیرین کی عطا کی بحالی قیدیوں کے لئے عطا
۳۱۹	شراب پر پابندی شرابیوں کو سزائیں بدکاری کی سزا حق شفعہ کے متعلق احکام	۳۰۸	قرض کی ادائیگی مال خمس کا صحیح استعمال غیر مسلموں سے حسن سلوک مرتد کی سزا
۳۲۰	خوف خدا حلال کی کمائی بیت المال کے مشک سے اجتناب	۳۰۹	سزا دینے کا اختیار ظالم و فریبی کی سزا قیدی عورت سے نکاح کی ممانعت
۳۲۱	حضرت عمر بن عبدالعزیز کا پہلا فرمان اہم جنگی ہدایت بیت المال کی اشیاء سے اجتناب	۳۱۰	مسلم اور ذمی جاسوسوں کو سزا خمس اور زکوٰۃ کے احکام قاصد اور وکیل کا مال غنیمت کا حصہ
۳۲۲	قاضی کے اوصاف جسمانی کمزوری محمد بن کعب کا مشورہ مجلس شبینہ	۳۱۱	مسلم قیدیوں کی رہائی چور و زانی کی سزا شرابی کی سزا شرائط جنگ
۳۲۳	اطاعت خداوندی کا درس موت کو کثرت سے یاد رکھنے کی ہدایت اشعار	۳۱۲	مسلمان کی امان اچانک حملہ سے ممانعت نومسلم سے جزیہ لینے کی ممانعت
۳۲۴	حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ام عمر کی گفتگو چال میں تبدیلی آخرت کا خوف	۳۱۳	قیدیوں سے حسن سلوک حمام میں عورتوں کے جانے کی ممانعت خوارج سے جنگ
۳۲۵	اہل کوفہ کے لئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا فرمان	۳۱۴	قیدی خوارج کے بارے میں فرمان

۳۲۵	چرواہوں کے تاثرات اہل بیت سے محبت باغ فدک	۳۲۶	مان ابو العلاء تا جرجوب سے مروی ہے حجرات کی بھٹیروں کی فروختگی کا حکم عرب کے آزاد شدہ غلاموں میں مساوات سرداران لشکر کو حکم عالمین کو ہدایات فرمان سنت کا احیاء
۳۳۶	باغ فدک پر مروان کا قبضہ باغ فدک پر عمر بن عبدالعزیز کا قبضہ خیبر کے قلعے باغ فدک کی واپسی	۳۲۷	ابن مسلم کے کاغذ کی واپسی قیدیوں اور غلاموں کے حق میں حکم پلوں اور گزرگاہوں کی زکوٰۃ کی وصولی کی تنبیہ احتیاط
۳۳۷	فاطمہ بنت حسین کا حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نام پیغام	۳۲۸	حضور ﷺ کی شان میں گستاخی حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عجز شراب پر محصول کی ممانعت مشکل کی ممانعت
۳۳۸	آل عبدالمطلب کا اظہار طمانیت آل عبدالمطلب میں مساوی تقسیم فارس کے باغات پر عشر کے متعلق حکم	۳۲۹	خراج کی وصولی میں عدل و نرمی عوام سے حسن و سلوک کا حکم باندی کے لباس کے لئے حکم عامل یمن کے نام فرمان عذاب قیامت کا خوف
۳۳۹	بدری صحابہ کی فضیلت نوحہ خوانی ممانعت لبو لعب سے ممانعت	۳۳۰	موازن کو تنبیہ خچر کی فروختگی صحابہ کرام کا احترام بال کاٹنے کا حکم اہل بصرہ کی خوشحالی
۳۴۰	فاطمہ بنت عبدالملک کے ہیرے کی بیت المال میں واپسی ایک بری رسم کا خاتمہ صحابہ کے متنازع مسائل پر خاموشی زمین پر بسم اللہ لکھنے کی ممانعت	۳۳۱	عمال کو عدل و احسان کی تلقین نوسم لوگوں سے جزیہ لینے کی ممانعت امیر معاویہ کو برا کہنے پر سزا معتبر گواہ کو ایذا دینے والوں کو سزا مقدمہ کا فیصلہ
۳۴۱	شہادت کی تمنا عامل کی اہلیت سرفین سے خفگی سیرت فاروق لکھنے کی فرمائش	۳۳۲	مذمیوں کو دعوت اسلام ذمیوں کا قبول اسلام
۳۴۲	کنیزوں کا حق آزادی فرائض خلافت کا احساس آخرت پر نظر	۳۳۳	موت سے بے خوفی رسم خوشبو کا خاتمہ احتیاط پر عمل
۳۴۳	موت سے بے خوفی رسم خوشبو کا خاتمہ احتیاط پر عمل جھوٹ سے نفرت	۳۳۴	

۳۴۵	دلیل موطا کے بارے میں طرز عمل ایک لاکھ حدیث ایمان کے متعلق رائے امیر المؤمنین نے آپ کی بات مان لی لوگوں کا حسد تکالیف کا دور طبیعت میں کمزوری آگئی لوگوں کے ساتھ میل جول کا طریقہ بچے لگوانا انتقال ابو ادیس ہشام بن سعد محمد بن صالح مغازی میں مہارت حدیث میں مرتبہ وفات محمد بن ہلال زبیر بن عبد اللہ محمد بن خط ابو مودود صالح بن حسان النضری سعید بن مسلم بن بایک نافع بن ابوعیم القاری سلمہ بن بخت حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ محمد بن عبد اللہ عبد اللہ بن جعفر علمی مقام قاضی بننے سے انکار محمد بن عبد اللہ کے ساتھ خروج	۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲	حضرت عمر بن عبد العزیز کے غلام کی آزادی کفایت شعاری عدل و انصاف احساب نفس ہاتھی دانت سے پرہیز حضرت عمر بن عبد العزیز کا لباس حضرت عمر بن عبد العزیز کے کرتے کی قیمت حضرت عمر بن عبد العزیز کے لباس کی قیمت لباس کے متعلق روایات مدینہ نہ آنے کی وجہ خوف خدا قبر کے لئے زمین کی خریداری مرض الموت متعلقین کو وصیت یزید بن عبد الملک کو وصیت کپڑوں کی تعداد کفن میں رسول اللہ ﷺ کے بال اور ناخن رکھنے کی وصیت حضرت عمر بن عبد العزیز کی وفات حضرت عمر بن عبد العزیز کی تجہیز و تکفین تدفین مدت خلافت و تاریخ وفات چھٹا طبقہ مالک بن انس جسم انگوٹھی کا نقش خاص نقش کی وجہ خواب گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھتے روایات نقل کا انداز
-----	--	---	---

	<p>عبداللہ بن الہریہ محمد بن یحییٰ اولاد وفات عبدالحمید بن ابی عبس اولاد</p>	<p>۳۵۸</p>	<p>ندامت حقوق کی ادائیگی کا احتمال وفات حدیث میں مرتبہ ابراہیم بن سعد اولاد</p>
۳۶۳	<p>وفات عبداللہ بن حارث خالد بن القاسم مختصر احوال سعید بن محمد قناعت دعوت کا کھانا نہ کھانا ہدیہ کی اپسی ابن ابی حبیبہ کثیر بن عبداللہ بن عوف یزید بن عیاض اسامہ بن زید عبداللہ بن زید عبدالرحمن بن زید داؤد بن خالد ان کے والد کا عجیب واقعہ ان کے والد کی اولاد</p>	<p>۳۵۹</p>	<p>روایت میں مرتبہ انتقال محمد بن عبداللہ ابوبکر بن عبداللہ انتقال حدیث میں مقام شعیب بن طلحہ منکدر بن محمد عبدالعزیز بن امطلب عطاف بن خادہ سعید بن عبدالرحمن ابراہیم بن الفضل علی بن ابی علی عبدالرحمن بن محمد عبدالملک بن محمد بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم خارجہ بن عبداللہ حارث بن ابوالرجال مالک بن ابوالرجال عبدالرحمن بن ابوالرجال عبدالرحمن بن عبدالعزیز عبید اللہ بن عبدالعزیز مجمع بن یعقوب عبدالرحمن بن سلیمان محمد بن الفضل چھٹا طبقہ</p>
۳۶۴	<p>۳۶۰</p>	<p>۳۶۰</p>	<p>۳۶۰</p>
۳۶۵	<p>۳۶۱</p>	<p>۳۶۱</p>	<p>۳۶۱</p>
۳۶۶	<p>۳۶۲</p>	<p>۳۶۲</p>	<p>۳۶۲</p>

	مختصر احوال		حفظ حدیث
	عبد العزیز بن ابی حازم		وفات
	مختصر احوال		ابو القاسم بن ابی الزناد
	ابو علقمہ القروی		محمد بن عبد الرحمن
	ابراہیم بن محمد	۳۶۷	والد کا احترام
	حاتم بن اسماعیل	۳۶۸	اہم عادتیں
	محمد بن عمر		وفات
۳۷۲	مشاہد کی زیارت		ابو معشر شیخ
	انعام		اسماعیل بن ابراہیم
	امیر المؤمنین سے دوبارہ ملاقات کی کوششیں		محمد بن مسلم
۳۷۳	واپسی		محمد بن مسلم
	زبیری سے ملاقات		پرنا لے کا واقعہ
	دوبارہ روانگی		روشن دان کا مسند
۳۷۴	افطاری کی دعوت	۳۶۹	وفات
	گفتگو		سجل بن محمد
۳۷۵	انعام		سلیمان بن بلال
	حالت کی بہتری		عبد اللہ بن یزید
	دوبارہ حاضری		قاسم بن یزید
۳۷۶	روزانہ ملاقات اور انعامات کی بارش		مغیرہ بن عبد الرحمن
	کثرت دعا		ابی بن عباس
	حاجت کے لئے بھائی کے پاس جانا		عبد المہکم بن عباس
۳۷۷	ایثار	۳۷۰	ایوب بن النعمان
	بچی کے پاس		عثمان بن الضحاک
۳۷۸	حسین بن زید		ضحاک بن عثمان
	اولاد		ہشام بن عبد الملک
۳۷۹	عبد اللہ بن مصعب		حج
	عامر بن صالح		قاسم بن عبد اللہ
	عبد اللہ بن عبد العزیز		عبد الرحمن بن عبد اللہ
	عبد اللہ بن محمد	۳۷۱	عبد اللہ بن عبد الرحمن
۳۸۰	ابن ابی ثابت الاعرج		ساتوں طبقہ
	ابن الطویل		دراوردی

	ابوضمرہ	قیس بن السائب	
	محمد بن معن	عتاب بن اسید	
۳۸۵	ابراہیم بن جعفر	خالد بن اسید	
	زکریا بن منظور القرظی	حکم بن ابی العاص	
	معن بن عیسیٰ	رقبہ بن الحارث	
	محمد بن اسماعیل	عثمان بن طلحہ	
	عبداللہ بن نافع الصائغ	شیبہ الحاجب	۳۸۱
	ابوبکر العشی	نضر بن الحارث	
۳۸۶	اسماعیل بن عبداللہ	ابو السائب بن بعلک	
	مطرف بن عبداللہ	صفوان بن امیہ	
	عبدالعزیز بن عبداللہ	آنحضرت ﷺ سے محبت ہو گئی	
	عبداللہ بن نافع	ابومخندورہ	
	مصعب بن عبداللہ	نام	
	عتیق بن یعقوب	موزن بنی کا واقعہ	
	عبدالجبار بن سعید	مطیع بن الاسود	۳۸۲
۳۸۷	ابوغزیہ	ابوجہم بن حزیفہ	
	ابومصعب	ابوقحافہ	
	یعقوب بن محمد	قبول اسلام	
	محمد بن عبید اللہ	مہندی لکوانا	
۳۸۸	ابراہیم بن حمزہ	مہاجر بن قنفذ	
	عبدالملک بن عبدالعزیز	مطلب بن ابی وداعہ	
	حضور اکرم ﷺ کے وہ صحابہ جو مکہ معظمہ میں مقیم ہو گئے تھے	سہیل بن عمرو	۳۸۳
	ابوسبرہ بن ابی رہم	مختصر احوال	
	عیاش بن ابی ربیعہ	عبداللہ بن السعدی	
	عبداللہ بن ابی ربیعہ	حوہطب بن عبدالعزیٰ	
	حارث بن ہشام	مختصر احوال	
	عکرمہ بن ابی جہل	ضرار بن الخطاب	
	مختصر احوال	ابوعبدالرحمن القمیری	
۳۸۹	مختصر احوال	عتبہ بن ابی لہب	۳۸۴
	خالد بن العاص	معتب بن ابی لہب	
		یعلیٰ بن امیہ	

	حجیر بن ابی اباب عمیر بن قناده ابوعقرب عمرو بن ابی عقرب ابوالطفیل کلدہ بن ضبل یسر بن صفوان کرز بن علقمہ تسیم بن اسد بدیل بن ورقاء ابوشریح الکعبی نافع بن عبدالحارث علقمہ بن الغفواء محرش الکعبی عبدالرحمن بن صفوان لقیط بن صبرۃ العقیلی کیسان مسلم عبدالرحمن بن ابزی مولائے خزاعہ اہل مکہ کا وہ پہلا طبقہ جس نے عمر بن خطاب سے روایت کی علی بن جدۃ السہمی عبید بن عمیر پہلے قصہ گو ابوسلمہ بن سفیان حارث بن عبد اللہ نافع بن علقمہ عبد اللہ بن ابی عمر سباع بن ثابت ہشام بن خالد الکعبی عبد اللہ بن صفوان	۳۹۰	سعید بن الحویرث خیشم مجاہد بن جبیر عادات و لباس وفات عطاء بن ابی رباح مختلف احوال علمی مرتبہ ایمان و اعمال یوسف بن مابک وفات مقسم عبد اللہ بن خالد اولاد کی تفصیل عبدالرحمن بن عبد اللہ عبد اللہ بن عبید اللہ قاضی بننا وفات ابوبکر بن عبید اللہ ابو یزید ابوشیح عبد اللہ بن عبید عمرو بن عبد اللہ صفوان بن عبد اللہ یحییٰ بن حکیم عکرمہ بن خالد محمد بن عباد ہشام بن یحییٰ مسافع بن عبد اللہ الاکبر عبد الحمید بن جبیر عبدالرحمن بن طارق	۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳	۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹
--	---	-----	---	-------------------	--

۴۰۴	عبدالرحمن بن عبداللہ عبداللہ بن کثیر الداری اسماعیل بن کثیر کثیر بن کثیر صدیق بن موسیٰ صدقہ بن یسار		نافع بن سرجس مسلم بن یثاق ایاس بن خلیفہ البکری ابوالمنہال ابو یحییٰ الاعرج ابوالعباس الشاعر
۴۰۵	عبداللہ بن عبدالرحمن عمر بن سعید، ابن ابی حسین عثمان بن ابی سلیمان حمید بن قیس الاعرج عمر بن قیس منصور بن عبدالرحمن سعید بن ابی صالح عبداللہ بن عثمان داؤد بن عاصم السعفی مزاحم بن ابی مزاحم	۴۰۰	عطاء بن مینا تیسرا طبقہ امیہ بن عبداللہ ابراہیم بن ابی خدّاش محمد بن المرتفع ابن الرین قاسم بن ابی بزہ حسن بن مسلم عمر و بن دینار علماء کے قیف روایات لکھنا احتیاط وفات ابوالزبیر مختصر حالات
۴۰۶	مصعب بن شبیبہ یحییٰ بن عبداللہ وہیب بن الورد عبدالجبار بن الورد سلیمان عمر و بن یحییٰ یعقوب بن عطاء عبداللہ عبدالرحمن بن فروخ مجنوذ بن ابی سلیمان وردان بن صالح زُرّور عبدالواحد بن ایمن محمد بن شریک چوتھا طبقہ	۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳	عبد اللہ بن ابی یزید پرانے شیخ ولید بن عبداللہ عبداللہ بن عمرو القاری قیس بن سعد عبداللہ بن ابی شیح سلیمان الاحول عبدالحمید بن رافع ہشام بن حمیر ابراہیم بن میسرہ

	یحییٰ بن سلیم الطائمی فضیل بن عیاض التمیمی		عثمان بن الاسود الحمیری عثنیٰ بن الصباح
۳۱۱	عبداللہ بن رجاہ عبدالجید بن عبدالعزیز	۳۰۷	عبید اللہ بن ابی زیاد عبدالملک بن عبدالعزیز
	حزہ بن الحارث ابو عبدالرحمن المقرئ		حظلمہ بن ابی سفیان زکریا بن اسحاق
	عثمان بن الیمان موکل بن اسماعیل	۳۰۸	عبدالعزیز بن ابی رواد سیف بن سلیمان
	علاء بن عبد الجبار للعطار سعید بن منصور		طلحہ بن عمر بن الحضری نافع بن عمر الحمیری
	احمد بن محمد عبداللہ بن الزبیر الحمیدی المکی		عبداللہ بن المولک المخزومی سعید بن حسان المخزومی
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جنہوں نے طائف میں رہائش اختیار کر لی تھی		عبداللہ بن عثمان محمد بن عبدالرحمن
۳۱۲	عروہ بن مسعود قبول اسلام		ابراہیم بن یزید الخوزی رباع بن ابی معروف
	زخمی ہونا وفات		عبدالرحمن بن ابی بکر سعید بن مسلم
۳۱۳	ابولجج بن عروہ ابن مسعود بن مقبب بن مالک	۳۰۹	حزام بن ہشام عبدالوہاب بن مجاہد
	قرض کی ادائیگی قارب بن الاسود		پانچواں طبقہ سفیان بن عیینہ
	عکرم بن عمرو غیلان بن سلمہ		مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کرنا حج
۳۱۴	قبول اسلام اور چھ بیویوں کو چھوڑنا شرعیل بن غیلان		وفات داؤد بن عبدالرحمن العطار
	عبدیاللیل بن عمرو کنانہ بن عبدیاللیل	۳۱۰	مختصر حالات زنجی
	حارث بن کلدہ نافع بن الحارث		مختصر حالات محمد بن عمران الحمیری
۳۱۵	علاء بن جاریہ		محمد بن عثمان المخزومی

۴۲۱	ابورزین العقیلی طائف کے فقہاء و محدثین عمرو بن الشریح بن سوید النخعی عاصم بن سفیان النخعی ابو ہندیہ	۴۱۶	عثمان بن ابی العاص قبول اسلام اور حفظ قرآن امیر بننا آپ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت
	عمرو بن اوس عبدالرحمن بن عبداللہ وکیع بن عدس یعلیٰ بن عطاء عبداللہ بن یزید الطاکمی بشر بن عاصم ابن سفیان النخعی ابراہیم بن میسرہ عطیف بن ابی سفیان عبید بن سعد	۴۱۷	حکم بن ابی العاص اوس بن عوف النخعی صلح وفات اوس بن حذیفہ النخعی قریش کے متعلق روایت جنات کے پاس جانا جمعہ کے متعلق روایت اوس بن اوس النخعی نعلین میں نماز پڑھنا حارث بن عبداللہ حج کے متعلق مسئلہ حارث بن اویس النخعی شرید بن سوید النخعی نمیر بن خرشہ النخعی ابوزہیر بن معاذ النخعی
۴۲۲	محمد بن ابی سوید ابوبکر بن ابی موسیٰ بن ابی شیخ سعید بن السائب الطاکمی عبداللہ بن عبدالرحمن یونس بن الحارث الطاکمی محمد بن عبداللہ محمد بن ابی سعید النخعی محمد بن مسلم یحییٰ بن سلیم الطاکمی	۴۱۸	وہب بن امیہ ابو جحش بن حبیب حکم بن حزن النخعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری زفر بن حریثان مقرس بن سفیان یزید بن الاسود العامری دوباری جماعت میں شریک ہونے کا حکم عبید اللہ بن معیہ السوائی
۴۲۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو یمن میں رہتے تھے ابیض بن جمال المازنی جاگیر کا واقعہ فردہ بن مسیک عادل بننا انعام	۴۱۹	
۴۲۴		۴۲۰	
۴۲۵			

۴۳۰	یمن کے محدثین کا پہلا طبقہ مسعود بن الحكم السعفی سعد الاعرج عبدالرحمن بن المہلبانی حجر المدری ضحاک بن فیروز الدیلی ابوالاحنف الصنعانی حنش بن عبداللہ الصنعانی شہاب بن عبداللہ الخولانی ۴۲۵ وہب الذماری ۴۲۶ دوسرا طبقہ طاؤس بن کیسان ۴۳۱ خضاب لگانا چہرہ چھپانا لباس تام پر اعتراض ۴۳۲ بعض عادات ۴۳۳ محمد بن یوسف کے جانے کا واقعہ ۴۳۴ حج کے متعلق واقعات وفات ۴۳۵ وہب بن منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی کفر کی ایک صورت ۴۲۸ عبادت وفات ہمام بن منہ معقل بن منہ ۴۲۹ عمر بن منہ ۴۳۵ مغیرہ بن حکیم الصنعانی ساک بن الفضل الخولانی عمر بن مسلم البجدی	استقامت قیس بن مکشوح عمر بن معدی کرب سعد کی خدمت میں ضرر بن عبداللہ الازدی یمنیوں سے مقابلہ نمط بن قیس حذیفہ بن الیمان الازدی صخر الغامدی الازدی قیس بن الحصین عبداللہ بن عبدالمدان یزید بن عبدالمدان یزید بن ارجل شداد بن قراد زمرہ ذویز الحمری حارث و نعیم فرزدان عبدالکلال و نعمان قیل ذی رعیس مالک بن مرارہ الرہادی مالک بن عبادہ عبداللہ بن زید زرارہ بن قیس عجیب واقعہ دوسرے خواب ارطاط بن کعب ارقم بن یزید وبر بن یحییٰ فیروز بن الدیلی شراب کے بارے میں سختی داذویہ گرفتاری نعمان
-----	---	---

	زیاد بن الشیخ تیسرا طبقہ عبداللہ بن طاؤس حکم بن ابان سلم الصنعانی اسماعیل بن شروس معمربن راشد یوسف بن یعقوب بکار بن عبداللہ عبدالصمد بن معقل چوتھا طبقہ رباح بن زید مطرف بن مازن ہشام بن یوسف عبدالرزاق بن ہمام ابراہیم بن الحکم بن ابان غوث بن بابر اسماعیل بن عبدالکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو یمامہ میں رہتے تھے نجاح بن مرارہ گرفقاری معاہدہ امان نامہ شمامہ بن اثال قبول اسلام مسلمہ کذاب کے خلاف رد عمل علی بن شیبان ان کی روایت طلق بن علی الحنفی چرچ توڑ کر مسجد بنانا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعریف فرماتا روایت ایک کپڑے میں نماز کا حکم ہرماس بن زیاد البالی جاریہ ابو نمران الحنفی یمامہ کے فقہاء و محدثین مضمض بن حوس البقانی ہلال بن سراج ابو کثیر الغمری عبداللہ بن اسود ابو سلام یحییٰ بن ابی کثیر عکرمہ بن عمار العجلی ایوب بن عتبہ عبداللہ بن یحییٰ خالد بن الہشتم محمد بن جابر الحنفی ایوب بن الحجار الیمامی عمر بن یونس الیمامی ابن حج عبدالقیس وفد کے سردار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعریف کرنا نام جارود جارود کیوں کہا گیا؟ قبول اسلام زمانہ ارتداد میں استقامت قدامہ کے خلاف گواہی قدامہ پر حد جاری ہوئی گورز بننا وفات	۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹
--	---	---	--

۳۶۲	<p>وفات خالد بن عرفطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ ہجرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ ہجرت اور انتقال عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ جریر بن عبداللہ الجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احصح بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارتداد اور توبہ کوفہ ہجرت اور وفات سعید بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرو بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ ہجرت اور وفات سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولید بن عقیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیحدگی عمرو بن احمق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسینؑ کے ساتھ دھوکہ دہی اور توبہ "جزیرہ" کی جنگ اور قتل ہانی بن اوس الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حارث بن وصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وائل بن حجر الحضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفوان بن عسال المدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسامہ بن شریک السعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کی نعمت کا اثر ظاہر ہونا چاہیے عامر بن شمر الحمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیط بن شریط الاسعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	۳۵۸	<p>حضرت خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلام بننے سے آزادی تک کوفہ ہجرت اور وفات حضرت سمیل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ گورز بننا انتقال حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مختصر حالات حضرت ابوقنادہ بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتقال حضرت ابومسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ ہجرت مدینہ واپسی اور انتقال حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ گورز بننا اور وفات حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبید بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت قرط بن کعب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زیدارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ ہجرت اور وفات حارث بن زیادہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعمان بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ معتقل بن عمرو بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنان بن مقرن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گورز بننا عید کا خطبہ</p>	۳۶۱
-----	---	-----	---	-----

	ظہار بن الازور فرات بن حیات یعلیٰ بن مرہ	۳۶۸	آنحضرت کا خطبہ سلمہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرضہ بن شریح الاحمسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷۳	عمارہ بن رویہ الثقی عقبہ بن فرقد انگوخی ٹوٹنے کا واقعہ لمیٰ استین والا کرتہ عبید بن خالد السلمی		صحیح بن لیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے جان و مال محفوظ ہو جاتے ہیں عروہ بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکمیل حج کی شرائط
	طارق بن عبید اللہ الحارثی آنحضرت ﷺ کا ابتدائی دور مدینہ منورہ روانگی اور رسول ﷺ سے معاملہ کرنا قیمت کی ادائیگی اسلام لانے سے گزشتہ خون معاف	۳۶۹	حلب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ زاہر ابو مجزاة الاسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لبید بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خالد کے دو بیٹے (حبہ اور سواہ) سلمہ بن الحکیم البیسی
۳۷۵	ابن ابی شیخ الحارثی عبید بن خالد الحارثی سالم بن عبید الاحمسی زوفل الاحمسی سلمہ بن نعیم الاحمسی شکل بن حمید العبسی رشید بن مالک السعدی	۳۷۰	عررة بن ابی الجعد الباقی گھوڑے پالنے کا شوق سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محفف بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حارث بن حسان البکری جابر بن ابی طارق الاحمسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷۶	شیخ بن عبد اللہ عتاب بن شمر ذوالجوش الصنبابی غالب بن ابی المزنی عامر ابو حلال بن عامر الاغر المزنی	۳۷۱	ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ طارق بن الاشیم الاضعی ابو مریم السوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی بن حنادقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دکین بن سعید اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷۸	ہانتی بن یزید ”ابو الحکم“ کہلوانے کی وجہ ابو براء مسور بن یزید الاعمسی بشیر بن خصاصیہ	۳۷۲	برمہ بن معاویہ خریم بن الاحمر آنحضرت ﷺ کی نصیحت اور اس پر عمل آپ کے اشعار غزوہ بدر میں شریک ہوئے یا نہیں

۴۸۳	طلحہ بن مصرف کے دادا ابو مرحب	غیر ابو مالک الخزاعی ابو رمثہ التیمی
۴۸۴	قیس بن حارث الاسدی فلتان بن عاصم الجبری عمرو بن احوص نقادہ الاسدی مستور بن شداد	ابو امیہ الفزازی خزیمہ بن ثابت التیمی مجمع بن جاریہ ثابت بن دویہ سعد بن جبیر بن معاویہ
۴۸۵	نسب نامہ محمد بن صفوان محمد بن صلیبی دھب بن جنش مالک بن عبد اللہ الخداعی ابو کابل الاحمسی عمرو بن خارجہ منان بن عمر الاحمسی عمیرہ ذمران ابو حنیفہ السوائی طارق بن زیاد الجعفی ابو الطفیل عامر الکلتانی محمد بن یزید بن نعمان النضی ابو خلاد	قیس بن سعد موزوں پرصح حضرت علی اور حضرت حسن کا ساتھ دینا نعمان بن بشیر پیدائش کے بارے میں روایات قتل اعلیٰ خطیب ابو یعلیٰ عمرو بن بلال شیبان قیس بن ابی غزیرہ زیاح بن ربیع معتقل بن سنان الاشجعی عدی بن عمیر الکندی مرداس بن مالک اواسلی عبد اللہ ابو المغیرہ ابو شہم ابو الخطاب حریز یا ابو حریز ریم ابن سیلان ابو طیبہ ابو سلمیٰ بنی تغلب کے ایک شخص
۴۸۶	تا بعین کا پہلا طبقہ اس عنوان میں ان تا بعین کا ذکر ہے جنہوں نے ابو بکر صدیق عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کیں۔ طارق بن شہاب کن صحابہ سے روایات نقل کیں قیس بن ابی حازم جن صحابہ سے روایات نقل کیں	

۴۹۳	متفرق صفات قاری کو نصیحت صدقہ کرنے کا حرص عالم اور جاہل کی نشانی کیا طاعون سے بھاگتے تھے؟ ایک سائل کے ساتھ سلوک سفارش پر ہدیہ کی ممانعت اپنے لئے شرط دنیا کی حقیقت عہدہ قضاء سنت کا اہتمام انتقال	۴۸۷	جنگ قادسیہ میں شرکت انتقال رافع بن ابی رافع الطائی لشکر کی عجیب رہنمائی آخری عمر کا کام سوید بن غفلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ ہو سکی عادل صدقات کا تقویٰ آخری عمر کے حامات وصیت اور وفات اسود بن یزید نسب نامہ جن صحابہ سے روایت کی روزے کا اہتمام نماز کا اہتمام حج کے متعلق روایات ستر سے زیادہ حج کئے حج نہ پڑھنے کا جنازہ نہ پڑھا تلاوت قرآن آپ کا احترام عمامہ کے متعلق روایات انتقال مسروق بن اجدع نسب نامہ والد کا نام تبدیل ہونے کی وجہ صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑھنا کنیت جن صحابہ سے روایت نقل کی آنکھوٹی کا نقش اور سر میں زخم جنگ سے گریز اور اس کی وجہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں
۴۹۴	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰
۴۹۵	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳
۴۹۶	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶
۴۹۷	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹
۴۹۸	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰
۴۹۹	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳
۵۰۰	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶
۵۰۱	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹
۵۰۲	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲
۵۰۳	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵
۵۰۴	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸
۵۰۵	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱
۵۰۶	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴
۵۰۷	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷
۵۰۸	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰
۵۰۹	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳
۵۱۰	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶
۵۱۱	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹
۵۱۲	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲
۵۱۳	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵
۵۱۴	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹
۵۱۵	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲
۵۱۶	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵
۵۱۷	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹
۵۱۸	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲
۵۱۹	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵
۵۲۰	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹
۵۲۱	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲
۵۲۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵
۵۲۳	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹
۵۲۴	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲
۵۲۵	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵
۵۲۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹
۵۲۷	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲
۵۲۸	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵
۵۲۹	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹
۵۳۰	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲
۵۳۱	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵
۵۳۲	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹
۵۳۳	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲
۵۳۴	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵
۵۳۵	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹
۵۳۶	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲
۵۳۷	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵
۵۳۸	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹
۵۳۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲
۵۴۰	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵
۵۴۱	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹
۵۴۲	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲
۵۴۳	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵
۵۴۴	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹
۵۴۵	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲
۵۴۶	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵
۵۴۷	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹
۵۴۸	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲
۵۴۹	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵
۵۵۰	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹
۵۵۱	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲
۵۵۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵
۵۵۳	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹
۵۵۴	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲
۵۵۵	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵
۵۵۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹
۵۵۷	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲
۵۵۸	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵
۵۵۹	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹
۵۶۰	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲
۵۶۱	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵
۵۶۲	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹
۵۶۳	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲
۵۶۴	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵
۵۶۵	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹
۵۶۶	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲
۵۶۷	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵
۵۶۸	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹
۵۶۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲
۵۷۰	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵
۵۷۱	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹
۵۷۲	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲
۵۷۳	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵
۵۷۴	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹
۵۷۵	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲
۵۷۶	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵
۵۷۷	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹
۵۷۸	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲
۵۷۹	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵
۵۸۰	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹
۵۸۱	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲
۵۸۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵
۵۸۳	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹
۵۸۴	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲
۵۸۵	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵
۵۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹
۵۸۷	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲
۵۸۸	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵
۵۸۹	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹
۵۹۰	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲
۵۹۱	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵
۵۹۲	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹
۵۹۳	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲
۵۹۴	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵
۵۹۵	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹
۵۹۶	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲
۵۹۷	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵
۵۹۸	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹
۵۹۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲
۶۰۰	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵
۶۰۱	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹
۶۰۲	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲
۶۰۳	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵
۶۰۴	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹
۶۰۵	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲
۶۰۶	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵
۶۰۷	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹
۶۰۸	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲
۶۰۹	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵
۶۱۰	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹
۶۱۱	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲
۶۱۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵
۶۱۳	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹
۶۱۴	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲
۶۱۵	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵
۶۱۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹
۶۱۷	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲
۶۱۸	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵
۶۱۹	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹
۶۲۰	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲
۶۲۱	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵
۶۲۲	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹
۶۲۳	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲
۶۲۴	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵
۶۲۵	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹
۶۲۶	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲
۶۲۷	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵
۶۲۸	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹
۶۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲
۶۳۰	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵
۶۳۱	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹
۶۳۲	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲
۶۳۳	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵
۶۳۴	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹
۶۳۵	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲
۶۳۶	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵
۶۳۷	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹
۶۳۸	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲
۶۳۹	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵
۶۴۰	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹
۶۴۱	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲
۶۴۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵
۶۴۳	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹
۶۴۴	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲
۶۴۵	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵
۶۴۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹
۶۴۷	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲
۶۴۸	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵
۶۴۹	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹
۶۵۰	۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲
۶۵۱	۱۰۰۳	۱۰۰۴	۱۰۰۵
۶۵۲	۱۰۰۷	۱۰۰۸	۱۰۰۹
۶۵۳	۱۰۱۰	۱۰۱۱	۱۰۱۲
۶۵۴	۱۰۱۳	۱۰۱۴	۱۰۱۵
۶۵۵	۱۰۱۷	۱۰۱۸	۱۰۱۹
۶۵۶	۱۰۲۰	۱۰۲۱	۱۰۲۲
۶۵۷	۱۰۲۳	۱۰۲۴	۱۰۲۵
۶۵۸	۱۰۲۷	۱۰۲۸	۱۰۲۹
۶۵۹	۱۰۳۰	۱۰۳۱	۱۰۳۲
۶۶۰	۱۰۳۳	۱۰۳۴	۱۰۳۵
۶۶۱	۱۰۳۷	۱۰۳۸	۱۰۳۹
۶۶۲	۱۰۴۰	۱۰۴۱	۱۰۴۲
۶۶۳	۱۰۴۳	۱۰۴۴	۱۰۴۵
۶۶۴	۱۰۴۷	۱۰۴۸	۱۰۴۹
۶۶۵	۱۰۵۰	۱۰۵۱	۱۰۵۲
۶۶۶	۱۰۵۳	۱۰۵۴	۱۰۵۵
۶۶۷	۱۰۵۷	۱۰۵۸	۱۰۵۹
۶۶۸	۱۰۶۰	۱۰۶۱	۱۰۶۲
۶۶۹	۱۰۶۳	۱۰۶۴	۱۰۶۵
۶۷۰	۱۰۶۷	۱۰۶۸	۱۰۶۹
۶۷۱	۱۰۷۰	۱۰۷۱	۱۰۷۲
۶۷۲	۱۰۷۳	۱۰۷۴	۱۰۷۵
۶۷۳	۱۰۷۷	۱۰۷۸	۱۰۷۹
۶۷۴	۱۰۸۰	۱۰۸۱	۱۰۸۲
۶۷۵	۱۰۸۳	۱۰۸۴	۱۰۸۵
۶۷۶	۱۰۸۷	۱۰۸۸	۱۰۸۹
۶۷۷	۱۰۹۰	۱۰۹۱	۱۰۹۲
۶۷۸	۱۰۹۳	۱۰۹۴	۱۰۹۵
۶۷۹	۱۰۹۷	۱۰۹۸	۱۰۹۹
۶۸۰	۱۱۰۰	۱۱۰۱	۱۱۰۲
۶۸۱	۱۱۰۳	۱۱۰۴	۱۱۰۵
۶۸۲	۱۱۰۷	۱۱۰۸	۱۱۰۹
۶۸۳	۱۱۱۰	۱۱۱۱	۱۱۱۲
۶۸۴	۱۱۱۳	۱۱۱۴	۱۱۱۵
۶۸۵	۱۱۱۷	۱۱۱۸	۱۱۱۹
۶۸۶	۱۱۲۰	۱۱۲۱	۱۱۲۲
۶۸۷	۱۱۲۳	۱۱۲۴	۱۱۲۵
۶۸۸	۱۱۲۷	۱۱۲۸	۱۱۲۹
۶۸۹	۱۱۳۰	۱۱۳۱	۱۱۳۲
۶۹۰	۱۱۳۳	۱۱۳۴	۱۱۳۵
۶۹۱	۱۱۳۷	۱۱۳۸	۱۱۳۹
۶۹۲	۱۱۴۰	۱۱۴۱	۱۱۴۲
۶۹۳	۱۱۴۳	۱۱۴۴	۱۱۴۵
۶۹۴	۱۱۴۷	۱۱۴۸	۱۱۴۹
۶۹۵	۱۱۵۰	۱۱۵۱	۱۱۵۲
۶۹۶	۱۱۵۳	۱۱۵۴	۱۱۵۵
۶۹۷	۱۱۵۷	۱۱۵۸	۱۱۵۹
۶۹۸	۱۱۶۰	۱۱۶۱	۱۱۶۲
۶۹۹	۱۱۶۳	۱۱۶۴	۱۱۶۵
۷۰۰	۱۱۶۷	۱۱۶۸	۱۱۶۹
۷۰۱	۱۱۷۰	۱۱۷۱	۱۱۷۲
۷۰۲	۱۱۷۳	۱۱۷۴	۱۱۷۵
۷۰۳	۱۱۷۷	۱۱۷۸	۱۱۷۹
۷۰۴	۱۱۸۰	۱۱۸۱	۱۱۸۲
۷۰۵	۱۱۸۳	۱۱۸۴	۱۱۸۵
۷۰۶	۱۱۸۷	۱۱۸۸	۱۱۸۹
۷۰۷	۱۱۹۰	۱۱۹۱	۱۱۹۲
۷۰۸	۱۱۹۳	۱۱۹۴	۱۱۹۵
۷۰۹	۱۱۹۷	۱۱۹۸	۱۱۹۹
۷۱۰	۱۲۰۰	۱۲۰۱	۱۲۰۲
۷۱۱	۱۲۰۳	۱۲۰۴	۱۲۰۵
۷۱۲	۱۲۰۷	۱۲۰۸	۱۲۰۹
۷۱۳	۱۲۱۰	۱۲۱۱	۱۲۱۲
۷۱۴	۱۲۱۳	۱۲۱۴	۱۲۱۵
۷۱۵	۱۲۱۷	۱۲۱۸	۱۲۱۹
۷۱۶	۱۲۲۰	۱۲۲۱	۱۲۲۲
۷۱۷	۱۲۲۳	۱۲۲۴	۱۲۲۵
۷۱۸	۱۲۲۷	۱۲۲۸	۱۲۲۹
۷۱۹	۱۲۳۰	۱۲۳۱	۱۲۳۲
۷۲۰	۱۲۳۳	۱۲۳۴	۱۲۳۵
۷۲۱	۱۲۳۷	۱۲	

۵۰۳	حجاج سے متعلق رائے مسجد میں دُعا آیت قرآنی کے بارے میں رائے تابع آخرت کی یاد ہاتھ کی کمائی چادر آدمی پتلی تک فتنوں کا اندیشہ انتقال جن سے روایات نقل کیں حدیث میں مرتبہ زید بن وہب الجہنی نسب نامہ جن سے روایات نقل کیں آذر بایجان کا جہاد امامت اور سلام دازمی پر رنگ وفات عبداللہ بن حرۃ الازدی جن سے روایات کیں اور ایک خاص روایت بیان حدیث میں احتیاط وفات یزید بن شریک التیمی ابو عمرو شیبانی زر بن حبیش الاسدی جن سے روایات نقل کی لیۃ القدر کب ہوتی ہے اصلاح عربیت کے متعلق سوالات ایک ہی کپڑا ساری عمر بات نہ کی	۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲	عجیب طواف تکبر سے بچنے کا اہتمام تشہد سکھانا میراث نام مٹا دو کون افضل ہے؟ کونسا لفظ چھوڑا ہے؟ مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے جانور کی واپسی تعمیل انتقال عبیدہ بن قیس سلیمانی قرعہ اندازی کیوں نہ کی؟ حضرت عی کا خطاب ابن مسعود کے شاگرد تحریروں کو مٹوانا جھگڑے کا فیصلہ کیوں نہ کیا کیا پیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کی عظمت دو بار زندگی، دو بار موت انتقال ابو وائل نسب نامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اسلام لانے سے قبل عامل صدقات کا صدقہ وصول کرنے سے انکار بڑا کون ہے دنیا کی حقیقت بیت المال کی نگرانی امراء سے اجتناب کی تعلیم یزید کی حالت پر افسوس حجاج سے گفتگو
-----	--	---------------------------------	---

۵۱۲	<p>ابن عباس سے سوالات عبداللہ بن سلمہ الجعفی مرقہ بن شریک الحمدانی عبید بن نفیلہ الخزاعی عمدہ قرآت انتقال</p>	۵۰۷	<p>حدیث میں مرتبہ عمرو بن شریک الحمدانی مسجد کے امام عجیب صدقہ برابر نہیں صدقہ النظر کب ادا کرتے وصیت</p>
۵۱۳	<p>اس طبقہ کے وہ لوگ جنہوں نے عمر فاروقؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کی لیکن علی بن ابی طالبؓ سے روایت نہیں کی عمر بن میمون الازدی معروہ بن سوید اسدی حام بن الحارث النخعی حارث بن ازمع اسود بن حلال</p>	۵۰۸	<p>جنازے کے متعلق ہدایات انتقال عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نسب نامہ جن سے روایات نقل کیں موزوں پر مسح تلاوت کرنے والے قاری رومال پھینک دیا اشارے سے چپ رہنے کا حکم رنگ جھاڑ دیا خز کا لباس احادیث کا مذاکرہ عہدہ قضاء اور مشکلات حضرت علیؓ کی فضیلت عبداللہ بن عکیم الجعفی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط عمر بن خطابؓ کی بیعت حضرت علیؓ کا فرمان باہمی محبت جیب نہ لگوانے کی وجہ کیا قتل عثمانؓ میں مدد کی تھی انتقال</p>
۵۱۴	<p>اللہ تعالیٰ قربانی پسند کرتا ہے سلیم بن حظلہ الکفری نعمان بن حمید الکفری عبداللہ بن عتبہ المہذلی ابو عطیہ الوادعی عامر بن مطر الشیبانی عبداللہ بن خلیفہ الطائفی عبدالرحمن بن یزید عمامہ کے متعلق روایات انتقال</p>	۵۰۹	<p>عبداللہ بن ابی لیلیٰ نسب نامہ جن سے روایات نقل کیں موزوں پر مسح تلاوت کرنے والے قاری رومال پھینک دیا اشارے سے چپ رہنے کا حکم رنگ جھاڑ دیا خز کا لباس احادیث کا مذاکرہ عہدہ قضاء اور مشکلات حضرت علیؓ کی فضیلت عبداللہ بن عکیم الجعفی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط عمر بن خطابؓ کی بیعت حضرت علیؓ کا فرمان باہمی محبت جیب نہ لگوانے کی وجہ کیا قتل عثمانؓ میں مدد کی تھی انتقال</p>
۵۱۵	<p>اس طبقہ کے وہ راوی جنہوں نے عمر فاروقؓ اور علی بن ابی طالبؓ رضی اللہ عنہما سے روایات کی۔ عابس بن ربیعہ النخعی کلیب بن شہاب الجعری زید بن صوحان سفر کا عجیب واقعہ</p>	۵۱۰	<p>عبداللہ بن ابی لیلیٰ نسب نامہ جن سے روایات نقل کیں موزوں پر مسح تلاوت کرنے والے قاری رومال پھینک دیا اشارے سے چپ رہنے کا حکم رنگ جھاڑ دیا خز کا لباس احادیث کا مذاکرہ عہدہ قضاء اور مشکلات حضرت علیؓ کی فضیلت عبداللہ بن عکیم الجعفی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط عمر بن خطابؓ کی بیعت حضرت علیؓ کا فرمان باہمی محبت جیب نہ لگوانے کی وجہ کیا قتل عثمانؓ میں مدد کی تھی انتقال</p>

۵۲۱	مدعی کو مہلت تحریر پر فیصلہ نہیں کرتا بیٹے کو تنبیہ عدل کی اعلیٰ مثال بیٹے کو گرفتار کرنا فیصلے سے رجوع انگوٹھی کا نقش ستون سے بندھوانا رشوت لینے دینے والے پر اللہ کی لعنت کون کس کے بارے میں گواہی نہیں دے سکتا رواج کا اعتبار نہیں قسامہ کا فیصلہ احتیاط پر عمل کرو مدل والی گواہی منظوم مقدمہ، منظوم فیصلہ فتویٰ دو باتیں جمع کرنا ممکن نہیں تراویح کی امامت عمدہ فیصلے تیری گواہی قبول نہیں علمی فیصلے لباس و عمامہ دلالوں کو عدالت سے نکالنا فتنوں سے گریز اللہ کی نعمتوں کے ساتھ سلام میں پہل اونٹنی کا ہدیہ کئی نمازیں سفارش سے اجتناب ہدیہ کی واپسی رات کے وقت تدفین	۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰	دیہاتی کا واقعہ تم اہل اسلام کا خزانہ ہو اعلیٰ سلوک امامت و خطابت شام جانا جنگ جس میں زخمی ہونا اور وصیت عبداللہ بن شداد اللہی حضرت عمر فاروق کا رونا حدیث میں مرتبہ ربیع بن خراش انتقال عبادہ بن ربیع الاسدی وہب بن اجدع ہمدانی نعیم بن دجاۃ الاسدی شرح بن صفانی ابو خالد الوابی قیس البوار سود العبدی مستظل بن حصین البارقی قیس الحارثی ہجرت حضرت یحییٰ کا فرمان زیاد بن جدیر وہ طبقہ جو صرف عمر فاروق سے روایت کرتا ہے، علی المرتضیٰ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت نہیں کرتا سلیمان بن ربیعہ قاضی شرح قاضی ہنا پوشیدہ تحقیق میں گواہی کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہوں بلاد لیل بات قبول نہ کرتے
-----	---	---------------------------------	---

۵۳۱	عبداللہ بن شہاب خولانی حسان بن قائد العبسی بکیر بن قائد العبسی حمیل ابو جردہ نباتہ الجعفی ابو جریر البکلی سلامہ ہانی بن حزام عبداللہ بن مالک الازدی مسلمہ بن حنفیہ بشر بن حنفیہ	۵۲۷	وصیت انتقال اس طبقہ کے بقیہ لوگ صبی بن معبد الجعفی قبیصہ بن جابر یسار بن نمیر عقیف بن معدی حصین بن جدیر الجعفی قیس بن مروان الجعفی یسیر بن عمرو السکوتی عتاد بن رداد خرشہ بن حر حظلمہ الشیبانی بشر بن قیس حصین بن سبرہ ستار بن مفرور حسان بن الخارق ابو قرہ الکندی عمرو بن ابی قرہ الکندی معتل بن ابی بکر الصہالی کثیر بن شہاب مسعود بن حراش العبسی ربیع بن حراش حارث بن لقیط النخعی سلیک بن مسحل العبسی زیاد بن عیاض الأشعری عیاض الأشعری۔ شمیل بن عوف الاحمسی سعید بن ذی لحوۃ الاصغر نمیز کی روایت رباح بن حارث النخعی
۵۳۲	نحیک بن عبداللہ مدرک بن عوف الاحمسی اسم بن حصین العبسی ابو اسحاق دحیہ بن عمرو ہلال بن عبداللہ حملہ بن عبدالرحمن اسق ربیع بن زیاد آپ کے بھائی کی شہادت دید بن مشعہ الیربوعی رہبانیت معصود بن یزید العجلی خندک کی کمی کے لئے دعا قیس بن یزید العجلی اولیس قرنی مجلس میں آنا کیوں چھوڑ دیا؟ آپ کی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی عمر فاروق اور اولیس قرنی کی گفتگو	۵۲۸	
۵۳۳		۵۲۹	
۵۳۴		۵۳۰	
۵۳۵			

۵۳۲	ہر بیماری کی دوا ہے مسجد میں مرنا پسند ہے انتقال عبداللہ بن معقل الحمزی عبدالرحمن بن معقل سعد بن عیاض الشمالی ابوقاختہ	۵۳۶	مذاق کرنے والے کے لئے دعا جنگ صفین میں شرکت۔ میرا خلیل اویس قرنی ہے گھریلو حالت پوشیدہ ہو گئے قبیلہ مراد کے آدمی سے گفتگو ہرام بن حیان کی گفتگو عبدۃ بن حلال البقی ابوغدیۃ الفسی سعد بن مالک العباسی حبیب بن صہبان الاسدی
۵۳۳	ربیع بن عمیلہ الغزازی ہزیل بن شریل الادوی ارقم بن شریل الادوی ابوالکودازدی شداد بن معقل الاسدی حنہ بن جویں العربی ضمیر بن مالک الحمدانی عمرو بن عبد اللہ الاصم الوادی عبداللہ بن سنان الاسدی زاذان ابو عمرو پہلو میں بٹھانا خاص عطایا	۵۳۷	تابعین کا وہ طبقہ جو علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے حارث بن سوید تمیمی حارث بن قیس الجعفی حارث اعور آدھا آدمی غالب آگیا علم میراث میں مہارت امامت
۵۳۴	کاروباری احتیاط انتقال عباد بن عبد اللہ الاسدی کسبیل بن زیاد قیس بن عبد اللہ الحمدانی حصین بن قبیصہ الاسدی ابوقعقاع الجرمی ابورزین شقیق بن سلمہ الاسدی عرفہ معدی کرب مشرقی عبدالرحمن بن عبد اللہ الخدلی	۵۳۹	انتقال اور تدفین عمیر بن سعید النخعی سعید بن دھب الحمدانی حمیرہ بن یزیم شامی عمرو بن سلمہ ابوزعراء الحضرمی ابو عبد الرحمن السلمی قرآن نبی ہم قرآن کا بدلہ نہیں لیتے یہ فقہیہ ہے انشاء اللہ نہ کہو کلام میں ادب
۵۳۵		۵۴۰	
		۵۴۱	

۵۵۱	افطاری کی دعا نماز باجماعت کا اہتمام روتے کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ کی تکذیب سے بچو شہادت حسینؑ پر رد عمل بنو ثور کی فضیلت زرد شیر سے نفرت خاص دعا صرف اتنا کہا دعا کے آداب عمدہ چیزیں اللہ کے راستے میں خرچ کر دیں اعلیٰ توکل	۵۴۶	شیر بن شکل العبسی اس طبقہ کے وہ راوی جو عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں ابوالاحوص ابن مسعود کی روایات بیان کرتے تھے صرف ابوالاحوص کے پاس بیٹھو ربیع بن خثیم الثوری سلسلہ نسب عاجزی کرنے والوں کے لئے خوشخبری مجلس میں بیٹھنے کے آداب دنیا کا تذکرہ نہ کرنا پند و نصائح تکلیف دینا گوارہ نہیں آپ کے بارے میں تاثرات اچھی بات کہو کس حال میں صبح کی صرف نو باتیں گناہوں کا علاج مذمت کیوں نہیں کرتے شاعری سے دوری رات بھر ایک آیت قرآنی نصیحت عجز و انکساری کون بڑا ہے؟ تکلیف کی حالت میں امامت بے ہوش ہو کر گر پڑے خود چھاڑ دینا کھیلنے کی اجازت نہ دینا اللہ کی محبت میں کھانا کھانا اللہ کو تو معلوم ہے قربابت والوں کا حق
۵۵۲	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹
۵۵۳	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰
۵۵۴	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲
۵۵۵	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴
۵۵۶	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶
۵۵۷	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸
۵۵۸	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰
۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲
۵۶۰	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴
۵۶۱	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶
۵۶۲	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸
۵۶۳	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰
۵۶۴	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲
۵۶۵	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴
۵۶۶	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶
۵۶۷	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸
۵۶۸	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰
۵۶۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲
۵۷۰	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴
۵۷۱	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶
۵۷۲	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸
۵۷۳	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰
۵۷۴	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲
۵۷۵	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴
۵۷۶	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶
۵۷۷	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸
۵۷۸	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰
۵۷۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲
۵۸۰	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴
۵۸۱	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶
۵۸۲	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸
۵۸۳	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰
۵۸۴	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲
۵۸۵	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴
۵۸۶	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶
۵۸۷	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸
۵۸۸	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰
۵۸۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲
۵۹۰	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴
۵۹۱	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶
۵۹۲	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸
۵۹۳	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰
۵۹۴	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲
۵۹۵	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴
۵۹۶	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶
۵۹۷	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸
۵۹۸	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰
۵۹۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲
۶۰۰	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴
۶۰۱	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶
۶۰۲	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸
۶۰۳	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰
۶۰۴	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲
۶۰۵	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴
۶۰۶	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶
۶۰۷	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸
۶۰۸	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰
۶۰۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲
۶۱۰	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴
۶۱۱	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶
۶۱۲	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸
۶۱۳	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰
۶۱۴	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲
۶۱۵	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴
۶۱۶	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶
۶۱۷	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸
۶۱۸	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰
۶۱۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲
۶۲۰	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴
۶۲۱	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶
۶۲۲	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸
۶۲۳	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰
۶۲۴	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲
۶۲۵	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴
۶۲۶	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶
۶۲۷	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸
۶۲۸	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰
۶۲۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲
۶۳۰	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴
۶۳۱	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶
۶۳۲	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸
۶۳۳	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰
۶۳۴	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲
۶۳۵	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴
۶۳۶	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶
۶۳۷	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸
۶۳۸	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰
۶۳۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲
۶۴۰	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴
۶۴۱	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶
۶۴۲	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸
۶۴۳	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰
۶۴۴	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲
۶۴۵	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴
۶۴۶	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶
۶۴۷	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸
۶۴۸	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰
۶۴۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲
۶۵۰	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴
۶۵۱	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶
۶۵۲	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸
۶۵۳	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰
۶۵۴	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲
۶۵۵	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴
۶۵۶	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶
۶۵۷	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸
۶۵۸	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰
۶۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲
۶۶۰	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴
۶۶۱	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶
۶۶۲	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸
۶۶۳	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰
۶۶۴	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲
۶۶۵	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴
۶۶۶	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶
۶۶۷	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸
۶۶۸	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰
۶۶۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲
۶۷۰	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴
۶۷۱	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶
۶۷۲	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸
۶۷۳	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰
۶۷۴	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲
۶۷۵	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴
۶۷۶	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶
۶۷۷	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸
۶۷۸	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰
۶۷۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲
۶۸۰	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴
۶۸۱	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶
۶۸۲	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸
۶۸۳	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰
۶۸۴	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲
۶۸۵	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴
۶۸۶	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶
۶۸۷	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸
۶۸۸	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰
۶۸۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲
۶۹۰	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴
۶۹۱	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶
۶۹۲	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸
۶۹۳	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰
۶۹۴	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲
۶۹۵	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴
۶۹۶	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶
۶۹۷	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸
۶۹۸	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰
۶۹۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲
۷۰۰	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴
۷۰۱	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶
۷۰۲	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸
۷۰۳	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰
۷۰۴	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲
۷۰۵	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴
۷۰۶	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶
۷۰۷	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸
۷۰۸	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰
۷۰۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲
۷۱۰	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴
۷۱۱	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶
۷۱۲	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸
۷۱۳	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰
۷۱۴	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲
۷۱۵	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴
۷۱۶	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶
۷۱۷	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸
۷۱۸	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰
۷۱۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲
۷۲۰	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴
۷۲۱	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶
۷۲۲	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸
۷۲۳	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰
۷۲۴	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲
۷۲۵	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴
۷۲۶	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶
۷۲۷	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸
۷۲۸	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰
۷۲۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲
۷۳۰	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴
۷۳۱	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶
۷۳۲	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸
۷۳۳	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰
۷۳۴	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲
۷۳۵	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴
۷۳۶	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶
۷۳۷	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸
۷۳۸	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰
۷۳۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲
۷۴۰	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴
۷۴۱	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶
۷۴۲	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸
۷۴۳	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰
۷۴۴	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲
۷۴۵	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴
۷۴۶	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶
۷۴۷	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸
۷۴۸	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰
۷۴۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲
۷۵۰	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴
۷۵۱	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶
۷۵۲	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸
۷۵۳	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰
۷۵۴	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲
۷۵۵	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴
۷۵۶	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶
۷۵۷	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸
۷۵۸	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰
۷۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲
۷۶۰	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴
۷۶۱	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶
۷۶۲	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸
۷۶۳	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰
۷۶۴	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲
۷۶۵	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴
۷۶۶	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶
۷۶۷	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸
۷۶۸	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰
۷۶۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲
۷۷۰	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴
۷۷۱	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶
۷۷۲	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸
۷۷۳	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰
۷۷۴	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲
۷۷۵	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴
۷۷۶	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶
۷۷۷	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸
۷۷۸	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰

	<p>تیم بن حذلم النضی حوط العبدی عمرو بن عقبہ السلمی قیس بن عبد الحمیدانی قیس بن جبر</p>	۵۵۶	<p>عبد اللہ بن مرداس الحاربی ہیشم بن شہاب السلمی مردان ابو عثمان العجلی ابو حیان ابو یزید</p>
۵۶۰	<p>عنیس بن عقبہ الحضرمی لقیط بن قبیصہ الفزاری حصین بن عقبہ الفزاری شبرمہ بن طفیل عبدالرحمن بن خنیس اسدی عمیر بن ابو عمران کردوس بن عباس العلوی سلمہ بن صحیبہ</p>		<p>عبیدہ بن ربیعہ العبدی اخفش بن ابوبکر ابو ماجہ اشجی ابو الجعد سعد بن اخرم مہاجر بن شماس کے چچا ابو لیلیٰ کندی خشف بن مالک الطائی منہال نقیع</p>
۵۶۱	<p>ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود عبید بن نضلہ الخزاعی سلمۃ بن سمرۃ عزرة بن قیس اوس بن جحج الاشتر</p>		<p>عبد سہ طائی سلمان بن شہاب العبسی موثر بن نعتا وہ والان عمیر بن زیاد الکندی ابو الرضاض ابو یزید</p>
۵۶۲	<p>یحییٰ بن رافع بلال العسائی ابوداؤد ابو عبد اللہ القاسمی عبید بن کرب ابو عمار القاسمی فائد بن بکر خالد بن ربیع سعد بن حذیفہ</p>	۵۵۸	<p>عمیر بن زیاد الکندی ابو الرضاض ابو یزید وائل بن مہانہ الحضرمی بلال بن عاصمہ ولید بن عبد اللہ الجلی عبد اللہ بن حلام العبسی فلفلہ الجعفی ارقم بن یعقوب</p>
۵۶۳	<p>عبد اللہ بن ابی بصیر سلم بن عبد ابو الحجاج الازدی</p>	۵۵۹	<p>حظلمہ بن خولید الشیبانی عبدالرحمن بن بشر الانصاری براء بن ناجیہ الکاملی</p>

	۵۷۲	یزید بن عبد الرحمن عنترؓ ولید بن عتبہؓ یزید بن مذکور یزید بن قیسؓ ابو معاویہ الشیبانی عبدالامیؓ حیان بن مرثد ابن عبیدہ بن الارص ابو بشرؓ حمیم بن مہج شریک بن خنبل کثیر بن نمرؓ ابو حنیہ الوداعی ثعلبہ بن یزیدؓ عاصم بن شریب ریاش بن عدیؓ قنبرؓ مسلمؓ ابو زجاء خرشہ بن حبیب زیاد بن عبد اللہؓ ابونصرؓ معتل الجعفیؓ ابوراشد السلمائی ابورملہؓ ابوسعید الشوریؓ ابوالغریفؓ اصحاح امیریؓ عبدالرحمن بن سویدؓ حصیس بن جندبؓ	مالک بن الحجون حارث بن ثوبؓ ابو یحییٰ سائبؓ عبداللہ بن ابی الجہل بیک بن عبد اللہؓ الاغر بن سلیکؓ نمرودیؓ عبداللہ بن ابی الحکیلؓ عمرو بن نجہؓ حمید بن غریبؓ سعید بن ذی عذان رافع بن مسلمہؓ اکمل بن ستماخ اوس بن معلق طریفؓ تابعین کا دوسرا طبقہ حضرت عامر بن شراحیلؓ آپ حدیث کے جلیل القدر امام تھے نثار کے خوف سے مدینے میں قیام حجاج اور حضرت امام شعبیؓ توت حافظ حدیث قبول کرنے میں احتیاط آپ روایت بالمعنی کو خلاف احتیاط سمجھتے تھے خوف الہی مشور و شر سے اجتناب عادات و خصائل اور لباس وفات حضرت سعید بن جبیرؓ نام و نسب فضل و کمال	۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳
--	-----	--	--	--

	فرقہ مرجیہ کا بیان	۵۸۵	زید و ورع اور عبادات
۵۹۸	عقیدہ ارجاء اور حضرت ابراہیم نخعیؒ	۵۸۶	کھانا کھانے کے بعد کی دعا
	اختلاف صحابہ میں سکوت		شکر افضل ہے یا صبر
۵۹۹	عبادت و ریاضت		علمائے سوء کا فتنہ
	بدعات سے اجتناب	۵۸۷	قرآن و تفسیر میں خاص ملکہ
۶۰۰	ظالم امراء کی مخالفت		سعید بن جبیر کی سیاسی سرگرمیاں اور مجاہدانہ کارنامے
۶۰۱	حلیہ و لباس		حجاج کی مخالفت
	وفات	۵۸۸	حجاج اور ابن جبیر کا ایمان افروز مکالمہ
۶۰۲	ابراہیم نخعیؒ		قتل کا حکم اور صبر و استقلال
	نام و نسب	۵۸۹	مقتل کی طرف روانگی اور والہانہ شہادت
۶۰۳	حجاج اور ابراہیم نخعیؒ	۵۹۱	مومنانہ شہادت اور حیرت انگیز واقعہ
	زہد و عبادت	۵۹۲	حلیہ
	خیشمہ بن عبد الرحمنؒ		ابو بردہ بن ابی موسیٰؓ
۶۰۴	نخیم بن سلمہؒ	۵۹۳	نام و نسب اور اسلام
	عمارہ بن عمیرؒ		حرام کی کمائی سے اجتناب
	ابو النعمیٰؒ		اور ان کے بھائی موسیٰ بن ابی موسیٰؓ
	تیم بن طرفہؒ	۵۹۴	ابو بردہ اور موسیٰ بن ابی موسیٰؓ کے بھائی ابو بکر بن ابی موسیٰؓ
	حکیم بن جابرؒ		عروہ بن المغیرہؓ
	عبد الرحمن بن الاسودؒ		عقار بن المغیرہؓ
۶۰۵	عبد اللہ بن مرہؒ		یعفور بن المغیرہؓ
	سالم بن ابی الجعدؒ		حمزہ بن المغیرہؓ
۶۰۶	غطفانی غلام ہیں		ابراہیم نخعیؒ
	سبید بن ابی الجعدؒ		تواضع و خاکساری
	عمران بن ابی الجعدؒ		قوت حافظہ
	زیاد بن ابی الجعدؒ		فضل و کمال
	مسلم بن ابی الجعدؒ		حضرت عائشہؓ سے عقیدت و ارادت
	ابو البختری الطائیؒ	۵۹۵	روایت ہ طعن کو کافی سمجھتے تھے
	ذری بن عبد اللہؒ		صحیح عقائد کی حفاظت و تلقین
	مسیب بن رافعؒ		
۶۰۷	ثابت بن عبیدؒ	۵۹۶	
	انصاری ہیں	۵۹۷	

۶۱۲	ابو بکر بن عمرو محمد بن المنستر مغیرہ بن المنستر سیمان بن میسرہ سیمان بن مسہر نعیم بن ابی ہند تابعین کا تیسرا طبقہ محارب بن دثار کنیت ابو مطرف غیزار بن حرث سلم بن ابی عمران عدی بن ثابت الانصاری اور طلحہ بن مصرف زبید بن الحارث شمس بن عطیہ	۶۰۸	ابو حازم الاسجعی مری بن قطری مالک بن الحارث یحییٰ بن الجزار حسن العرفی قبیصہ بن حبیب ابو الک الغفاری ابو صدق الزروی ابو صالح یزید بن البراء سوید بن اسراء موسیٰ بن عبد اللہ رباح بن ایث اور ابراہیم بن جزیر ابو ذر بن عمرو ہلال بن یساف سعد بن جبیدہ محمد بن عبد الرحمن عبد الرحمن بن ابی نعم ابو اسر سعد بن حمید عبد اللہ ابی ابو اوداک یحییٰ بن وثاب ابو ہلال شمس جروہ بن جمیل بشر بن غالب اور ضحاک بن مزاحم القاسم بن خیمہ القاسم بن عبد الرحمن معن بن عبد الرحمن زیاد بن ابی مریم عبد اللہ الحارث
۶۱۳	یحییٰ بن عمرو محمد بن المنستر مغیرہ بن المنستر سیمان بن میسرہ سیمان بن مسہر نعیم بن ابی ہند تابعین کا تیسرا طبقہ محارب بن دثار کنیت ابو مطرف غیزار بن حرث سلم بن ابی عمران عدی بن ثابت الانصاری اور طلحہ بن مصرف زبید بن الحارث شمس بن عطیہ	۶۰۹	ابو بکر بن عمرو محمد بن المنستر مغیرہ بن المنستر سیمان بن میسرہ سیمان بن مسہر نعیم بن ابی ہند تابعین کا تیسرا طبقہ محارب بن دثار کنیت ابو مطرف غیزار بن حرث سلم بن ابی عمران عدی بن ثابت الانصاری اور طلحہ بن مصرف زبید بن الحارث شمس بن عطیہ
۶۱۴	یحییٰ بن عمرو محمد بن المنستر مغیرہ بن المنستر سیمان بن میسرہ سیمان بن مسہر نعیم بن ابی ہند تابعین کا تیسرا طبقہ محارب بن دثار کنیت ابو مطرف غیزار بن حرث سلم بن ابی عمران عدی بن ثابت الانصاری اور طلحہ بن مصرف زبید بن الحارث شمس بن عطیہ	۶۱۰	ابو بکر بن عمرو محمد بن المنستر مغیرہ بن المنستر سیمان بن میسرہ سیمان بن مسہر نعیم بن ابی ہند تابعین کا تیسرا طبقہ محارب بن دثار کنیت ابو مطرف غیزار بن حرث سلم بن ابی عمران عدی بن ثابت الانصاری اور طلحہ بن مصرف زبید بن الحارث شمس بن عطیہ
۶۱۵	یحییٰ بن عمرو محمد بن المنستر مغیرہ بن المنستر سیمان بن میسرہ سیمان بن مسہر نعیم بن ابی ہند تابعین کا تیسرا طبقہ محارب بن دثار کنیت ابو مطرف غیزار بن حرث سلم بن ابی عمران عدی بن ثابت الانصاری اور طلحہ بن مصرف زبید بن الحارث شمس بن عطیہ	۶۱۱	ابو بکر بن عمرو محمد بن المنستر مغیرہ بن المنستر سیمان بن میسرہ سیمان بن مسہر نعیم بن ابی ہند تابعین کا تیسرا طبقہ محارب بن دثار کنیت ابو مطرف غیزار بن حرث سلم بن ابی عمران عدی بن ثابت الانصاری اور طلحہ بن مصرف زبید بن الحارث شمس بن عطیہ

٢٢٠	عبد الله بن عاصم الحمصي سماك بن حرب الذبلي شبيب بن غرقدة الباري كليب بن وائل البكري اسماعيل بن عبد الرحمن محمد بن قيس البهدي طارق بن عبد الرحمن الاحمسي خارق بن عبد الله الاحمسي عبد العزيز بن رفيع عبد العزيز بن حكيم المحضري ابو المعجل عبد الله بن شريك العامري سعيد بن ابي بردة حصين بن عبد الرحمن الحمصي ابو صخرة	٢١٦	٢١٧	٢١٨	٢١٩
٢٢١	ابو السوداء النهدي عثمان بن المغيرة عبد الرحمن بن عائش الحمصي نسياس بن عمرو العامري اسود بن قيس العبدي ركين بن الربيع ابو الزعراء بلال الوزان الجبني ثوير بن ابي فاخنة زياد بن فياض الخزاعي موي بن ابي عائشة حكيم بن جبير الاسدي حكيم بن الديلم سعيد بن مسروق سعيد بن عمرو سعيد بن اشوع	٢١٨	٢١٩	٢٢٠	٢٢١
٢٢٢	عبد الله بن عاصم الحمصي سماك بن حرب الذبلي شبيب بن غرقدة الباري كليب بن وائل البكري اسماعيل بن عبد الرحمن محمد بن قيس البهدي طارق بن عبد الرحمن الاحمسي خارق بن عبد الله الاحمسي عبد العزيز بن رفيع عبد العزيز بن حكيم المحضري ابو المعجل عبد الله بن شريك العامري سعيد بن ابي بردة حصين بن عبد الرحمن الحمصي ابو صخرة ابو السوداء النهدي عثمان بن المغيرة عبد الرحمن بن عائش الحمصي نسياس بن عمرو العامري اسود بن قيس العبدي ركين بن الربيع ابو الزعراء بلال الوزان الجبني ثوير بن ابي فاخنة زياد بن فياض الخزاعي موي بن ابي عائشة حكيم بن جبير الاسدي حكيم بن الديلم سعيد بن مسروق سعيد بن عمرو سعيد بن اشوع	٢١٨	٢١٩	٢٢٠	٢٢١

۶۲۶	عبداللہ بن السائب عبدالعلیٰ بن عاقر آدم بن سلیمان محمد بن حجاوہ عبدالملک بن ابی بشر سالم بن ابی حصہ ابان بن صالح ابن عمیر بن عبید		جامع بن ابی راشد ربیع بن ابی راشد ابوالحجاف قیس بن وہب الہمدانی ثابت بن ہرمز عبدة بن ابی لبابة مقدام بن شرح محل بن خلیفة الطائی
۶۲۷	تالبعین کا جو تھا طبقہ منصور بن الحکم منیعة بن مقسم عطاء بن سائب حصین بن عبدالرحمن عبداللہ بن ابی السفر ابوستان ضرار بن مرہ ابو یحییٰ الثقاف ابو ایہشم العطار عمرو بن قیس موسیٰ بن ابی کثیر معاویہ بن اسحاق قاپوس بن ابی ظبیان الحنفی عبید الملک محمد بن سوقہ حبیب بن ابی عمرہ یزید بن ابیہ زیاد عمار بن ابی معاویہ حسن بن عمرو عاصم بن کلیب ربیع بن حکیم ابو مسکین ابو اسحاق ابراہیم بن مسلم	۶۲۳	سنان بن حبیب زہیر بن ابی ثابت العیسیٰ عامر بن شفیق منیعة بن النعمان النخعی ابو نہیک ابوفروہ الہمدانی ابوفروہ الجہنی ابونعامة الکوفی زید بن جبیر الجہنی بدر بن دثار دبیر بن عدی الیائی ابوجعفر الفراء الحمر بن میاح النخعی ابومعشر شاک الفسی بیان سے بشر علقمہ بن معشد الحضرمی ابراہیم بن المہاجر حکم بن عتیبہ حماد بن ابی سلیمان فضل بن عمرو حارث العکلی حارث بن حصیرہ
۶۲۸			
۶۲۹		۶۲۵	

	۶۳۰	یزید بن القعقاع حسین بن حسن غیلان بن جامع ابراہیم بن محمد		۶۳۰	اعمش آپ کا علمی فضل و کمال مسلم حدیث میں آپ کا مقام فقر و استغناء
	۶۳۱	مخول بن راشد عمیر بن یزید حجاج بن عامر ابو حیان التیمی موسیٰ الجعفی حسن بن الحر ولید بن عبد اللہ صلت بن مجہرام حنش بن الحارث وقاء بن ایاس بدر بن عثمان سعید بن المرزبان حدیث بیان کرتے تھے۔ سلیمان بن یسیر عبیدہ بن معتب زکریا بن ابی زائدہ تھے بہت سی احادیث کے رلوی ہیں۔		۶۳۱	اسماعیل بن ابی خالد فراس بن یحییٰ جابر بن یزید جعفی ابو اسحاق الشیبانی مطرف بن طریف اسماعیل بن سمیع الجعفی علاء بن عبد الکرم عیسیٰ بن المسیب خالد بن سنان بکیر بن عقیق جعفر بن زکوان حلام بن صالح ابو البشیم
۶۳۵	۶۳۲	ایان بن عبد اللہ صباح بن ثابت عبد الرحمن بن زبید سعید بن عبید موسیٰ الصغیر سرف بن واصل عیسیٰ بن المغیر ابو بحر الہلالی ابو بحر شوذب ابو معاذ ابو العلیس		۶۳۲	زیرقان بن عبد اللہ ابو یحیٰی العبدی عیسیٰ بن ابی عروہ علاء بن المسیب ہارون بن عسکر حسن بن عبید اللہ خالد بن سعید لیث بن ابی سلیم الحج بن عبد اللہ عبد الملک بن ابی سلیمان قاسم بن الولید عبد اللہ بن شرمہ عمارة بن القعقاع
	۶۳۳			۶۳۳	
	۶۳۶			۶۳۶	

	ابو الغنیس	ابوشہاب الاکبر	
	تابعین کا پانچواں طبقہ	ابو عمیس	
	محمد بن عبدالرحمن	المسعودی	
	اشعث بن سوار	عبدالجبار بن عباس	۶۳۷
	محمد بن السائب	ابی بن ربیعہ	
	حجاج بن ارطاة	بنام الصیرفی	
	ابوجناب الکلمی	موسیٰ بن قیس	
	ایان بن تغلب	داؤد بن نصیر	
	محمد بن سالم	سوید بن نجیح	۶۴۱
	ابو کبران المرادی	محمد بن عبید اللہ	۶۳۸
	یشیر بن سلمان	حسن بن عمارہ	
	الحدیث ہیں۔	بارون بن ابی ابراہیم	
	بشیر بن المہاجر	نجیح بن یحییٰ	
	بکیر بن عامر	ابو حنیفہ	
	نحل بن محرز	ابوروق	
	محمد بن قیس	ابو یحیٰ بن العفیر	۶۴۲
	طلحہ بن یحییٰ	سری بن اسماعیل	
	عبدالرحمن بن اسحاق	اسماعیل بن عبدالملک	
	اسحاق بن سعید	سلمہ بن عیٹ ولیم بن صالح	
	عمرو بن ذرہ	یحییٰ بن عبدالرحمن	
	عقبہ بن ابی صالح	محمد بن علی	
	عقبہ بن ابی العیزار	سعد بن اوس	
	عبدالعزیز بن عیاد	تابعین کا چھٹا طبقہ	۶۳۹
	یوسف بن ضحیب	سفیان بن سعید	
	یونس بن ابی اسحاق	خلیفہ مہدی اور سفیان بن سعید	۶۴۳
	داؤد بن یزید	آپ کا فقرو زہر	
	ادریس بن یزید	آپ کی وفات	۶۴۴
	فطر بن خلیفہ	اسرائیل بن یونس	
	ابوحزۃ الشمالی	یوسف بن اسحاق	۶۴۵
	مسعر بن کدام	علی بن صالح	
	مالک بن مغول	حسن بن جی	۶۴۰

	عبدالرحمن بن حمید ابراہیم بن حمید مسلمہ بن جعفر جعفر بن زیاد عمرو بن ابی المقدام سلمہ بن صالح حشر بن نباتہ قاسم بن معن	۶۳۶	اساط بن نصر یعلیٰ بن الحارث محمد بن طلحہ زہیر بن معاویہ رحیل بن معاویہ حدتج بن معاویہ ہے مگر یہ ضعیف میں تھے۔ شیبان بن عبدالرحمن قیس بن الربیع
۶۵۰	ابوشیبہ ابوالحیاء مبارک بن سعید اسماعیل بن ابراہیم حمزۃ الزیات محمد بن ابان تابعین کا ساتواں طبقہ ابوبکر بن عیاش سعیر بن الخمس	۶۳۷	قیصہ بن جابر زائدہ بن قدامہ ابوبکر النشائی شریک بن عبداللہ عیسیٰ بن الحجاز ابوالاحوص کاحل بن العلاء عمرو بن شمر
۶۵۱	عبدالسلام بن حرب مطلب بن زیاد سیف بن ہارون شان بن ہارون عمر بن عبید ذفر بن الہذیل عمار بن محمد علی بن مسبر	۶۳۸	محمد بن سلمہ یحییٰ بن سلمہ ابو اسرائیل الملائکی جزاح بن طیح مفضل بن یونس مفضل بن مہبل جہان بن علی مندل بن علی
۶۵۲	مسعود بن سعد عمر بن شیبہ عمار بن سیف محمد بن الفضل عبداللہ بن ادیس موسیٰ بن محمد	۶۳۹	ابوذہبید ابو کدینہ ہریم بن سفیان ہانی بن ایوب منصور بن ابی الاسود صالح بن ابی الاسود

۶۵۷	محمد بن عبید	حفص بن غیاث
	عمران بن عینیہ	ابراہیم بن حمید
	یحییٰ بن سعید	قاسم بن مالک
	عبدالملک بن سعید	عبدالرحمن بن عبدالملک
	محاضر بن المورع	عبدۃ بن سلیمان
۶۵۸	حمید بن عبدالرحمن	ابوخاند الاہمر
	محمد بن ربیعہ	یحییٰ بن الیمان
	سعید بن محمد	ابوشہاب الحنط
	قرآن بن تمام	عبید اللہ بن عبدالرحمن
	یونس بن بکیر	علی بن غراب
	عبدالحمید بن عبدالرحمن	ابو مالک اجنبی
	عبید اللہ بن موسیٰ	علی بن ہاشم
	ابونعیم	عبدالرحمن بن محمد
	محمد بن القاسم	عثام بن علی
	محمد بن عبدالاعلیٰ	ابومعویۃ الضری
	علی بن ظہیان	عبدالرحمن بن سلیمان
	تابعین کا آٹھواں طبقہ	یحییٰ بن عبدالملک
	یحییٰ بن آدم	یحییٰ بن زکریا
	زید بن الحباب	اسیاط بن محمد
	ابوداؤد الحضری	محمد بن بشر
۶۵۹	قبیصہ بن عقیقہ	عبداللہ بن نمیر
	عمرو بن محمد	وکیع بن الجراح
	معاویہ بن ہشام	ابو اسامہ
	عبدالعزیز بن ابان	حسن بن ثابت
	علی بن قادم	عقبتہ بن خالد
	ثابت بن محمد	زیاد بن عبداللہ
	ہشام بن المقدام اور ابو غسان	احمد بن بشر
	احمد بن عبداللہ	جعفر بن عون
۶۶۰	طلق بن غنام	حسین بن علی
	اسحاق بن منصور	عکد بن حبیب
	بکر بن عبدالرحمن	یعنی بن عبید

۶۶۳	<p>خالد بن مخل</p> <p>اسحاق بن منصور</p> <p>عبد بن سعید</p> <p>عجلتہ بن سعید</p> <p>رباح بن خالد</p> <p>نوفل</p> <p>عبدالرحیم بن عبدالرحمن</p> <p>زکریا بن عدی</p> <p>عبدالرحمن بن مصعب</p> <p>عون بن سلام</p> <p>سہلول بن عمرو النکبی اور یحییٰ بن یعلیٰ</p> <p>عمرو بن حماد</p> <p>محمد بن الصلت</p> <p>اسماعیل بن ابان</p> <p>حسن بن ربیع</p> <p>عبدالحمید بن صالح</p> <p>حسن بن بشیر</p> <p>احمد بن الفضل</p> <p>عثمان بن حکیم</p> <p>علی بن حکیم</p> <p>شہاب بن عباد</p> <p>ہشیم بن عبداللہ</p> <p>یحییٰ بن عبدالحمید</p> <p>یوسف بن البہلول</p> <p>سعد بن شرجیل</p> <p>عثمان بن زخر</p> <p>یحییٰ بن بشیر</p> <p>تابعین کانواں طبقہ</p> <p>اسماعیل بن موسیٰ</p>	۵۶۱	<p>خالد بن مخل</p> <p>اسحاق بن منصور</p> <p>عبد بن سعید</p> <p>عجلتہ بن سعید</p> <p>رباح بن خالد</p> <p>نوفل</p> <p>عبدالرحیم بن عبدالرحمن</p> <p>زکریا بن عدی</p> <p>عبدالرحمن بن مصعب</p> <p>عون بن سلام</p> <p>سہلول بن عمرو النکبی اور یحییٰ بن یعلیٰ</p> <p>عمرو بن حماد</p> <p>محمد بن الصلت</p> <p>اسماعیل بن ابان</p> <p>حسن بن ربیع</p> <p>عبدالحمید بن صالح</p> <p>حسن بن بشیر</p> <p>احمد بن الفضل</p> <p>عثمان بن حکیم</p> <p>علی بن حکیم</p> <p>شہاب بن عباد</p> <p>ہشیم بن عبداللہ</p> <p>یحییٰ بن عبدالحمید</p> <p>یوسف بن البہلول</p> <p>سعد بن شرجیل</p> <p>عثمان بن زخر</p> <p>یحییٰ بن بشیر</p> <p>تابعین کانواں طبقہ</p> <p>اسماعیل بن موسیٰ</p>
۶۶۳	<p>حمدان بن محمد</p> <p>منخاب بن الحارث</p> <p>عثمان بن محمد</p> <p>عبداللہ بن محمد</p> <p>احمد بن اسد</p> <p>عمر بن حفص</p> <p>ثابت بن موسیٰ</p> <p>محمد بن عبداللہ</p> <p>ہارون بن اسحاق</p> <p>محمد بن العلاء</p> <p>عبید بن یعیش</p> <p>یوسف بن یعقوب</p> <p>لیث بن ہارون</p> <p>قروہ بن ابی المغراء اور ابو ہشام الرقاعی</p> <p>ابوسعید الاشج</p>	۶۶۴	<p>حمدان بن محمد</p> <p>منخاب بن الحارث</p> <p>عثمان بن محمد</p> <p>عبداللہ بن محمد</p> <p>احمد بن اسد</p> <p>عمر بن حفص</p> <p>ثابت بن موسیٰ</p> <p>محمد بن عبداللہ</p> <p>ہارون بن اسحاق</p> <p>محمد بن العلاء</p> <p>عبید بن یعیش</p> <p>یوسف بن یعقوب</p> <p>لیث بن ہارون</p> <p>قروہ بن ابی المغراء اور ابو ہشام الرقاعی</p> <p>ابوسعید الاشج</p>

			سعید بن عمرؓ
			جبارہ بن المغلسؓ
			ضرار بن صردؓ
			اسماعیل بن محمدؓ
			اسماعیل بن بہرامؓ
			عبداللہ بن براوؓ
			علاء بن عمر الجعفیؓ اور حسین بن عبدالاولؓ
			یزید بن مہرانؓ
			مہروان بن جعفرؓ
			سروق بن المرزبانؓ
			تمت بالخیر طبقات ابن سعد جلد سوم حصہ پنجم وششم

طبقات ابن سعد

حصہ پنجم

پہلا طبقہ مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے تابعین

عبدالرحمن بن سعد بن یربوع..... مروی ہے کہ ایک قافلے میں لوگوں نے رات گزارنے کے بعد صبح کو روانگی کا فیصلہ کیا تو آپ بھی ساتھ چلے وہ حالت میری نظر میں ہے کہ آپ اونٹ کو چھڑی مار رہے تھے اور آپ کی ران کھل گئی تھی۔ سفیان بن عیینہ نے سعد بن عبدالرحمن بن یربوع کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر یہ ان کے نسب میں وہم ہے وہ تو عبدالرحمن بن یربوع الحزومی تھے۔

عبدالرحمن بن حارث..... ابن ہشام بن مغیرہ بن عبدالرحمن بن عمر بن مخزوم یقیناً بن مرہ ان کی والدہ فاطمہ بنت الولید المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔

عبدالرحمن کی کنیت ابو محمد تھی نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت دس سال کے تھے ان کے والد حارث کی وفات ۱۸ھ ملک شام کے طاعون عمواس میں ہوئی۔

ان کی بیوی فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ سے جو عبدالرحمن بن حارث کی والدہ تھیں عمر بن خطابؓ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔

عبدالرحمن عمر کی پرورش میں تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عمر بن خطاب سے بہترین یتیم کی پرورش کرنے والا نہیں دیکھا انہوں نے عمرؓ سے روایت کی ہے۔

مدینہ میں ان کا بہت بڑا مکان تھا عبدالرحمن بن حارث کی وفات معاویہ بن سفیان کی خلافت میں ہوئی۔

ان کے بارے میں حضرت عائشہؓ کے تاثرات..... وہ شریف نجی اور بامروت آدمی تھے جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے بصرے جانے سے اپنے گھر میں بیٹھا رہنا

زیادہ پسند تھا کہ رسول اکرم ﷺ سے میرے دس لڑکے ہوتے جن میں سے ہر لڑکا عبد الرحمن بن حارث بن ہشام جیسا ہوتا۔

ان کا اصل نام..... ابی بکر بن عثمان المحزومی سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کا نام ابراہیم تھا جب عمر بن خطاب نے اپنے زمانے خلافت میں یہ ارادہ کیا کہ جن لوگوں کے نام انبیاء کے ناموں پر ہیں ان کے نام بدل دیں تو وہ عمر بن خطاب کے پاس آئے انہوں نے ان کا نام بدل کر عبد الرحمن رکھا یہی نام آج تک باقی رہا۔

ان کی اولاد کی تفصیل..... پھر عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام کے یہاں محمد اکبر پیدا ہوئے جن کا کوئی پسماندہ نہ تھا انہی سے ان کی کنیت ابو بکر تھی۔ ابو بکر کو راہب قریش کہا جاتا ہے۔ عمرو عثمان و عمر مہ و خالد و محمد اصغر اور حنظلہ عبد اللہ بن زبیر بن العوام کی اولاد ہیں اور ام حنین و ام حکیم و سودہ و رملہ ان سب کی والدہ فاختہ بنت عتبہ بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی تھیں۔

عیاش بن عبد الرحمن عبد اللہ کا کوئی پسماندہ نہ تھا اور ابو سلمہ بن عیینہ میں ہی بغیر پسماندہ چھوڑے مر گئے تھے حارث بھی بغیر پسماندہ چھوڑے مر گئے اسامہ، عائشہ سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کیا ام سعید و ام کلثوم اور ام زبیر ان سب کی والدہ ام الحسن بنت زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تھیں ام الحسن کی والدہ اسامہ بنت ابی بکر الصدیق تھیں۔

مغیرہ بن عبد الرحمن و عوف و زینب و ریطہ جن کے یہاں عبد اللہ بن زبیر سے اولاد ہوئی عبد الرحمن بن زبیر نے ان سے ان کی بہن (حنظلہ کی وفات) کے بعد نکاح کیا تھا اور فاطمہ و حفصہ ان سب کی والدہ سعدی بنت عوف بن خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ بن مرہ بن شیبہ بن حیظ بن مرہ تھیں۔

ولید بن عبد الرحمن، ابو سعید اور ام سلمہ جن سے سعید بن العاص بن سعید بن العاص نے نکاح کیا تھا، اور قریبہ ان سب کی والدہ ام رکن بنت الحارث بن عبد اللہ بن الحسین ذی الفصہ (غصے والے) بن یزید ابن شداد بن قتان بن سلمہ بن وہب بن ربیعہ بن الحارث بن کعب تھیں۔

سلمہ بن عبد الرحمن و عبید اللہ و ہشام مختلف ام ولد سے تھے۔ (اصنفی نمبر ۲۵)

زینب بنت عبد الرحمن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام مریم تھا ان کی والدہ مریم بنت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ تھیں۔

عبد الرحمن بن الاسود ابن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی والدہ امیہ بنت نوفل بن بیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب تھیں۔

عبد الرحمن بن الاسود کے یہاں محمد و عبد الرحمن پیدا ہوئے۔ ان دونوں کی والدہ امت بنت عبد اللہ بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں۔

عبد اللہ اور عمر دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبدالرحمن بن الاسود نے ابوبکر صدیق و عمرؓ سے روایت کی ہے۔ مدینے میں چھلنی اور تلوار والوں کے پاس ان کا مکان تھا۔

صبیحہ بن الحارث ابن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد تیم بن مرہ ان کی والدہ زینب بنت عبداللہ بن ساعدہ بن مشنوء بن عبد بن جتر خزاعہ میں سے تھیں۔

ان کی اولاد کی تفصیل صبیحہ بن الحارث کی اولاد میں احش، معبد، عبداللہ اکبر ایک بیٹی زبیرہ اور ام عمر کبریٰ تھیں ان کی والدہ عاتکہ بنت یسر بن خالد بن معروف بن صخر بن المقیاس بن خشر تھیں۔
عبدالرحمن، عبداللہ اصغر جن کی کنیت ابوالفضل تھی ام عمر صغریٰ ان کی والدہ امت بنت عمرو بن عبد العزی بن حسنین بن عبد العزی بن عامرہ بن عمیرہ ابن دویعہ بن الحارث بن فہر تھیں۔

عبداللہ ام صالح، ام جمیل و ام عبیدہ ان سب کی والدہ زینب بنت وہب ابن ابی التوائم ہذیل سے تھیں۔
حبیبہ بنت صبیحہ جن سے کلیب بن عوف کے معبداء بن عروہ نے نکاح کیا اور ان سے ان کے یہاں اولاد ہوئی۔ صبیحہ کی اولاد میں سب سے زیادہ شریف عبدالرحمن بن صبیحہ تھے۔ مدینے میں بنجرے والوں کے پاس ان کا مکان تھا۔

عبدالرحمن بن صبیحہ کی اولاد میں محمد و موسیٰ تھے۔ ان کی والدہ بنت راشد آل ابی التوائم کے ہذیل میں سے تھیں۔ روایت ہے کہ وہ ام علی بنت بلال بن عمرو بن عامر تھیں۔ جو ہذیل پھر بنی حلیطہ میں سے تھیں۔
صخر بن الرحمن کی والدہ ام یحییٰ بنت جبیرہ بن عمرو بن ابی فائدہ خزاعہ میں سے تھیں۔

صبیحہ کی عمرہ کے لیے روانگی عبدالرحمن بن صبیحہ لیبی کے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھ سے ابوبکر صدیق نے کہا اے صبیحہ تمہارا عمرہ کرنے کو جی چاہتا ہے میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے کہا کہ اپنی سواری قریب لاؤ۔ میں اسے قریب لایا تو ہم دونوں عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے صبیحہ نے اس سفر میں ان کے کچھ افعال بیان کئے۔
محمد بن عمرؓ نے کہا کہ جنہوں ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ سفر کیا اور ان سے حدیث سن کر یاد رکھی وہ عبدالرحمن بن صبیحہ تھے۔ شاید وہ اور ان کے والد صبیحہ دونوں مل کر ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ گئے اور دونوں نے ان سے حکایت کی۔

عبدالرحمن ثقہ (یعنی ایسے شخص جن کی روایت حدیث معتبر ہے) اور قلیل الحدیث تھے (یعنی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بہت کم حدیثیں روایت کی ہیں۔)

نیار بن مکرم الاسلمی ان چار صحابہ میں سے تھے جنہوں نے عثمان بن عفان کو دفن کیا نماز جنازہ پڑھی اور ان کی قبر میں اترے۔ نیار نے ابوبکر صدیقؓ سے حدیث سنی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

عبداللہ بن عامر ابن ربیعہ بن مالک بن عامر بن ربیعہ بن حجر بن مسلمان بن مالک بن ربیعہ بن حنفیہ ابن عمر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افسی بن دغلی بن جدیلہ بن اسد ربیعہ بن نزار جو عمرو بن الخطاب کے والد

الخطاب بن نفیل کے حلیف تھے۔

وصال نبویؐ کے وقت ان کی عمر . عبد اللہ کی کنیت ابو محمد تھی۔ نبی ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت پانچ یا چھ سال کے تھے۔

آنحضرت ﷺ کی ایک ہدایت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے مکان میں آئے میں چھوٹا بچہ تھا۔ کھیلتا ہوا نکلا تو والدہ نے کہا کہ اے عبد اللہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے انہیں کیا دینے کا ارادہ کیا ہے عرض کی ایک کھجور دینے کا ارادہ ہے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو گی تو تم پر ایک جھوٹ لکھا جائے گا۔

محمدؐ نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اپنی کم عمری کی وجہ سے عبد الرحمن بن عامر نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کلام یاد رکھا ہو۔ انہوں نے ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ سے یاد رکھا اور ان لوگوں سے اور اپنے والد سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے دو خلفاء یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ کو پایا جو غلام کو کسی پر زنا تہمت لگانے پر چالیس کوڑے مارتے تھے۔

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو بکر صدیقؓ و عمرؓ اور ان دونوں کے بعد کے خلفاء کو غلام کی تہمت زنا میں چالیس کوڑے مارتے پایا۔

محمد بن عمرؓ نے کہا کہ عبد اللہ بن عامر کی وفات ۸۵ھ میں عبد الملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں مدینے میں ہوئی وہ ثقہ و قلیل الحمد یث تھے۔

ابو جعفر الانصاری . . . نام ہم سے نہیں بیان کیا گیا

ابی جعفر الانصاری سے مروی ہے کہ میں نے ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا کہ ان کا سر اور دازمی (خطاب کی سرخی سے) مثل بھول کی چنگاری کے تھی۔

ابو سہل الساعدی . . . ہم سے ان کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

ابی سہل الساعدی سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہوں نے ان کی قراءت کا طریقہ بیان کیا۔

اسلم عمر بن الخطابؓ کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ابو زید تھی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ان سے معاملہ زید اسلم نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن الخطابؓ نے مجھے ۱۲ھ میں خریدا۔ اسی سال اشعث بن قیس کو گرفتار کر کے بلایا گیا تھا۔ ان کا زنجیروں میں بندھا ہوا ہونا اور ابو بکر صدیقؓ سے گفتگو کرنا مجھے یاد ہے وہ کہتے تھے کہ اے خلیفہ رسول اپنی جنگ کے لیے مجھے آگے کر دیجئے

اور اپنی بہن سے میرا نکاح کر دیجئے ابو بکر صدیقؓ نے یہ درخواست قبول کر لی۔ ان پر احسان کیا (کہ آزاد کر دیا) اور اپنی بہن ام فردہ بنت قافہ سے نکاح کر دیا ان سے محمد بن الاسود پیدا ہوئے۔

محمد بن عمرؓ نے کہا کہ اسلم نے ابو بکر صدیقؓ سے یہ بھی روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کو اپنی زبان کا کنارہ پکڑ کر یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ اسی نے مجھے بہت مقامات میں اتارا اسلم نے عمرو عثمانؓ وغیرہ سے بھی روایت کی ہے۔

اسامہ بن زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ہم لوگ اشعریوں کی قوم میں سے ہیں۔ لیکن ہم لوگ عرب بن الخطابؓ کے احسان کا انکار نہیں کر سکتے۔

اسلم کون تھے؟..... عثمان بن عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ میں سعید بن المسیب سے کہا کہ مجھے بتائے کہ عمرؓ بن الخطاب کے غلام اسلم کن لوگوں میں سے تھے۔ انہوں نے کہ وہ بجاہ کے حبشی تھے۔ عثمان بن عبد اللہ نے کہا کہ اسی طرح میں نے اپنے والد کو بھی کہتے سنا ہے کہ اسلم حبشی بجاہی تھے۔

زید بن اسلم سے خود ان کی روایت کی ہوئی ایک حدیث میں کہ اسلم مولائے عمرؓ کی کنیت ابو زید تھی۔ اسلم مولائے عمرؓ کی وفات میں عبد الملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی۔

عمر بن الخطاب کے غلام مثنیٰ..... عمرو بن عبید بنی نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ ابو بکر صدیقؓ زین کے پانی کے کنوئیں کے سوا اور کسی چیز کی حفاظت نہیں کرتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اس کی حفاظت کرتے دیکھا ہے۔ وہ اس کی ان گھوڑوں کے لئے حفاظت کرتے تھے جن پر سوار ہو کر جہاد کیا جاتا تھا۔ زکوٰۃ کے اونٹ جو دبے پتلے تھے لئے جاتے تھے۔ انہیں ربذہ اور اس کے مضافات میں چرنے کے لئے بھیج دیا جاتا تھا۔ ان کے لئے وہ کسی چیز کی حفاظت نہ کرتے تھے۔ کنوئیں والوں کو حکم تھا کہ جو ان کے پاس آ کر پانی پئے اور چرائے اس کو نہ روکے۔

پھر جب عمر بن الخطابؓ خلیفہ ہوئے اور لوگوں کی کثرت ہوئی اور انہوں نے شام و عراق و مصر لشکر بھیجے تو ربذہ کی حفاظت کی اور مجھے اس کی حفاظت پر عامل بنایا۔

مالک الدار عمر بن الخطاب کے غلام تھے۔ وہ لوگ جو جیلان حیر کی طرف منسوب تھے۔ مالک الدار نے ابو بکر و عمرو سے روایت کی۔ ان سے ابو صالح السمان (مکی والے) نے روایت کی مشہور آدمی تھے۔

ابو قرہ..... دلائے عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام بن المغیرہ الحزازی ثقہ اور قلیل حدیث تھے۔ ابی قرہ مولائے عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام سے مروی ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے کچھ تقسیم کیا میرے لئے بھی وہی حصہ لگایا جیسا کہ میرے آقا کے لئے۔

محمد بن اسماعیل نے ابن ابی زب سے روایت کی کہ ابو قرہ کے آقائی خربہ کے ایک شخص تھے جو ان کے علاوہ تھے جنہوں نے ان کو آزاد کیا تھا۔

زید بن صلت... ابن معدی کرب بن ولیعہ بن شرجیل بن معاویہ بن حجرہ القرطبی الحارثی الولاءہ ابن عمرو بن

معاویہ بن الحارث الاکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتعین معاویہ بن کندہ بن عقیق بن عدی بن الحارث بن مرہ بن اود بن زید بن شجب ابن غریب بن زید بن کہلان بن شجب بن عرب بن قحطان۔

حارث کا نام الولادہ بھی تھا شخص ان کی کثرت اولاد کی وجہ سے ہوا حجر کا نام القرد رکھا گیا القرد ان کی زبان میں بخی اور بخشش کرنے والے کو کہتے ہیں۔ حارث الولادہ حجر بن عمرو آکل المرار (درخت تلخ کھانے والے) کے بھائی تھے۔

چار بادشاہ ان کی اولاد سے انکی اولاد سے چار بادشاہ (۱) محوس (۲)

وشرح (۳) و نجد (۴) و اتضعہ (معدی کرب بن ولیدہ کی اولاد سے تھے بطور وفد کے شعث بن قیس کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور اسلام لائے پھر اپنے شہروں کو گئے اور مرتد ہو گئے اور یوم النجیر میں قتل کئے گئے وہ لوگ ملوک (بادشاہ) اسی وجہ سے کہلائے کہ ان میں سے ہر ایک شخص کی ایک وادی تھی اور وہ اس کی ہر چیز کا مالک تھا۔ کثیر وزید و عبد الرحمن فرزند ان صلت نے مدینے کی جانب ہجرت کی وہیں سکونت اختیار کر لی۔ قریش کے بنی نجع بن عمرو سے معاہدہ حلف کر لیا ان لوگوں کا دفتر و وظیفہ و فوج میں نام انہیں لوگوں کے ساتھ رہا یہاں تک کہ جب امیر المؤمنین مہدی کا زمانہ آیا تو انہوں نے ان لوگوں کو بنی نجع سے نکال کر خلفائے عباس بن عبد المطلب میں داخل کیا آج ان کی دعوت ان کے ساتھ ہے اور ان کے عیال اب تک بنی نجع میں ہیں۔

زید بن صلت سے مروی ہے کہ میں نے ابو بکر صدیق کو کہتے سنا کہا اگر میں کسی پور کو گرفتار کرتا تو میں یہ پسند کرتا کہ اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ زید بن صلت نے عمرو و عثمان سے بھی روایت کی ہے اور وہ قلیل الحدیث تھے

ان کے بھائی کثیر بن صلت ان کا اصل نام اور کچھ حالات نافع سے مروی ہے کہ کثیر ابن صلت کا نام قلیل تھا عمر بن خطاب نے کثیر رکھا۔ محمد بن عمر نے کہا کہ کثیر بن صلت نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ انہوں نے عمرو و عثمان و زید بن ثابت وغیرہ سے روایت کی ہے خود اپنی ذات سے بزرگ و نیک حال تھے مدینہ منورہ کی عید گاہ میں ان کا بہت بڑا مکان تھا ان سے پہلے عید گاہ اسی (مکان) کے پاس تھی وہ (مکان) بطحاء الوادی کے راستے میں تھا جو مدینہ منورہ کے درمیان میں تھی۔

کثیر بن صلت کی اولاد میں محمد بن عبد اللہ بن کثیر تھے جو بنی بامروت اور فقیہ تھے۔ حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب کو جب ابو جعفر نے مدینہ منورہ کا گورنر بنایا تو انہوں نے ان کو قاضی بنایا۔ پھر جب مہدی خلیفہ بنے تو انہوں نے عبد الصمد بن علی کو مدینہ منورہ سے معزول کر دیا اور محمد بن عبد اللہ بن کثیر کو اس کا والی بنادیا

عبد الرحمن بن صلت عبد الرحمن بن صلت کثیر بن صلت کے بھائی تھے۔ راوی نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم

کہ انہوں نے کسی اور سے بھی کوئی حدیث روایت کی ہے۔

عاصم بن عمر بن خطاب ابن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن

کعب، ان کی والدہ جمیلہ بنت عاصم بن ثابت بن قیس تھیں اور وہ ابوالالح بن عقیلہ ابن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید تھے جو انصار بنی عمرو بن عوف میں سے تھے۔

نافع سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عاصم کی والدہ کا نام بدل دیا ان کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ جمیلہ۔

عبید اللہ بن عمر بن خطاب وعبد بن ابی وقاص کے دودھ شریک بھائی تھے مدینہ منورہ میں قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔

ابولولو کی لڑکی کا قتل . عبید اللہ نے کہا کہ میں نے انہیں تلوار ماری جب انہوں نے تلوار کی آہٹ پائی تو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان سختی پیدا کر لی۔ عبید اللہ چلے گئے اور ابولولو کی لڑکی جو اسلام کا دعویٰ کرتی تھی کو قتل کر دیا

سخت ارادہ..... عبید اللہ نے اس روز یہ ارادہ کیا کہ مدینہ منورہ کے قیدیوں کو بغیر قتل کئے نہ چھوڑیں گے مہاجرین اولین جمع ہوئے، عبید اللہ کا یہ ارادہ سخت گراں گزرا اور ان پر سختی کی اور قتل سے روکا۔ عبید اللہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ان لوگوں کو اور دوسروں کو بھی ضرور قتل کروں گا۔ دوسروں سے مراد بعض مہاجرین تھے۔ عمرو بن العاص خوشامد کرتے رہے یہاں تک کہ ان سے تلوار لے لی۔ ان کے پاس سعد آئے دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کا سر پکڑ کر باہم پیشانی پکڑنے لگا مگر لوگ حائل ہو گئے۔

پھر عثمان آئے ابھی لوگوں نے ان سے بیعت نہیں کی تھی۔ انہوں نے عبید اللہ بن عمر کا سر پکڑ لیا دونوں میں بیچ بچاؤ کر دیا گیا اس روز زمین لوگوں پر تاریک ہو گئی اور سب اس واقعہ سے بہت شگمگ ہوئے۔ عبید اللہ نے ہضیہ و ہرمزان اور دختر ابی لولو کو قتل کر دیا تو لوگوں کو اندیشہ ہوا کہ انہیں سزا نہ دی جائے۔

حضرت عثمان کا انہیں قتل کرنے کا ارادہ..... ابی دجزہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے اس روز عبید اللہ کو اس حالت میں دیکھا کہ عثمان اور وہ ایک دوسرے کی پیشانی پکڑ رہے تھے عثمان کہتے تھے کہ خدا تجھے غارت کرے تو نے ایسے شخص کو قتل کیا جو نماز پڑھتا تھا تو نے ایک چھوٹی بچی کو اور ایک اور شخص کو جو رسول خدا ﷺ کی پناہ میں تھا قتل کیا۔ تجھے چھوڑنے کی گنجائش نہیں۔ پھر مجھے عثمان سے تعجب ہوا کہ جس وقت خلیفہ بنے انہیں چھوڑ دیا لیکن مجھے معلوم ہوا کہ عمرو بن العاص نے اس معاملے میں مداخلت کر کے انہیں اپنی رائے سے پھیر دیا۔

عمران بن مناخ سے مروی ہے کہ جب عبید اللہ بن عمر نے ہرمزان اور دختر ابولولو کو قتل کیا تو سعید بن ابی وقاص عبید اللہ بن عمر کی پیشانی پکڑ کر کہنے لگے سعد ان کی پیشانی پکڑ کر گھسیٹتے تھے اور کہتے تھے کہ

لا امد الا انت لنت واحد

سوائے تمہارے شیر نہیں ہیں کہ تم تہادھاڑتے ہو

وغالت اسود الارض عنك الغوائل

زمین کے شیروں نے تمہاری جانب سے مفاسد منادئے
یہ شعر کلاب بن علاط برادر حجاج کا ہے عبید اللہ نے کہا کہ
تعلم انی لحم مالا تسيفه

تم جانتے ہو کہ میں اس چیز کا گوشت ہوں جو تمہارے حلق سے نہیں اتر سکتا
فکل من خشاش الارض ما كنت آکلا

لہذا تم جب تک کھاسکو زمین کے کیزے مکوڑے کھاتے رہو

پھر عمرو بن العاص آئے۔ عبید اللہ سے گفتگو شروع کی اور خوشامد کر کے ان سے تلوار لے لی وہ قید خانے
میں قید کر دئے گئے جب حضرت عثمان خلیفہ بنے تو ان کو رہا کر دیا گیا۔

محمود بن لبید سے مروی ہے کہ اس روز عبید اللہ ایک جنگجو درندے کی شکل میں تھے جو ٹمبیوں کو تلوار سے
روکتے تھے یہاں تک کہ قید خانے میں قید کر دئے گئے۔ میں خیال کرتا تھا کہ اگر عثمان خلیفہ بنیں گے تو انہیں قتل کر دیں
گے۔ اس لئے کہ میں نے وہ سب دیکھا جو انہوں نے ان کے ساتھ کیا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے وہ
اور سعد سب سے زیادہ ان پر سخت تھے۔

مطلب بن عبید اللہ بن خطاب سے مروی ہے کہ علی نے عبید اللہ بن عمر سے پوچھا کہ جس وقت تم نے ابو لولو
کی لڑکی کے قتل کا ارادہ کیا تو اس کا کیا گناہ تھا عثمان نے علیؑ سے مشورہ کیا تو علیؑ کی رائے اور رسول اکرم ﷺ کے اکابر
صحابہ کی رائے ان کے قتل کی ہوئی لیکن عمرو بن العاص نے حضرت عثمان سے اتنی بحث کی کہ انہوں نے ان کو چھوڑ دیا
علیؑ کہا کرتے تھے کہ اگر میں عبید اللہ بن عمر پر قادر ہوتا اور مجھے سلطنت ملتی تو ضرور ان سے قصاص لیتا۔

ابن عباس کے غلام مکرّم سے مروی ہے کہ علیؑ کی رائے تھی کہ اگر عبید اللہ بن عمر پر قادر ہوں تو انہیں قتل کر
دیں۔

زہری سے مروی ہے کہ جب عثمان خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مہاجرین و انصار کو بلایا اور کہا کہ مجھے اس
مقصود کے قتل کے بارے میں مشورہ دو جس نے دین میں رخنہ ڈالا۔ مہاجرین و انصار متفق ہو کر حضرت عثمان کو ان کے
قتل پر جرات دلاتے تھے۔ اکثر لوگوں نے کہا کہ اللہ ہرمزان و خنیفہ کو دور کرے کہ عبید اللہ کو ان کے والد کے چچے بھیج
دینا چاہتے ہیں یہ بات بہت پھیل گئی۔ عمرو بن العاص نے کہا کہ یا امیر المؤمنین قتل کا واقعہ آپ کے خلیفہ بننے سے
پہلے ہوا لہذا آپ انہیں درگزر کیجئے عمرو بن العاص کے کلام سے لوگ منتشر ہو گئے۔

ابن جریج سے مروی ہے کہ حضرت عثمان نے لوگوں سے مشورہ کیا تو لوگوں نے (مقتولین خنیفہ و
ہرمزان) کے خون بہا پر اتفاق کر لیا اور اس پر متفق ہوئے کہ عبید اللہ بن عمر کو ان دونوں کے بدلے قتل نہ کیا جائے
دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عمر نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔

عبید اللہ کا حضرت معاویہ کے پاس جانا جب علی بن ابی طالب سے بیعت کی گئی تو انہوں نے
عبید اللہ بن عمر کے قتل کا ارادہ کیا وہ بھاگ کر معاویہ بن ابی سفیان کے پاس چلے گئے انہیں کے ساتھ رہے اور جنگ
صفین میں قتل ہوئے۔

یزید بن یزید بن جابر کہتے تھے کہ معاویہ نے عبید اللہ بن عمر کو بلایا اور کہا کہ علی جس حالت میں دیکھتے ہو بکر بن وائل ان کی مہمانداری کرتے ہیں کیا تمہاری رائے ہے کہ تم الشہباء جاؤ انہوں نے کہا کہ ہاں عبید اللہ اپنے خیمے میں واپس آئے اور ہتھیار پہنے سوچا خوف ہوا کہ معاویہ کے ساتھ اپنے حال پر قتل کر دئے جائیں گے۔

غلام کی رائے..... ایک آزاد کردہ غلام نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں معاویہ صرف موت کے لئے آپ کو آگے کرتے ہیں اگر آپ کو فتح ہوئی تو وہ خلیفہ بن جائیں گے اور اگر آپ قتل کر دئے گئے تو انہیں آپ سے اور آپ کے ذکر سے فرصت مل جائے گی۔ لہذا میرا کہنا ماننے اور عذر کر دیجئے انہوں نے کہا کہ تم پر افسوس ہے تم نے جو کچھ کہا میں سمجھ گیا۔

بیوی کی رائے..... بحریہ بنت ہانی ان کی بیوی نے کہا کہ مجھے کیا ہوا کہ تمہیں جدی کرتے دیکھتی ہوں انہوں نے کہا کہ مجھے امیر نے حکم دیا ہے کہ الشہباء جاؤں کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم وہ اس صندوق کی طرح ہے جو اس کو اٹھاتا ہے وہ ضرور قتل کر دیا جاتا ہے تم قتل کر دئے جاؤ گے اور جو شخص یہ چاہتا ہے وہ معاویہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خاموش رہو اللہ کی قسم آج تمہاری قوم میں بہت کشت و خون کروں گا۔

بیوی نے کہا کہ میری قوم کا کوئی مقتول نہ ہوگا۔ معاویہ نے تمہیں فریب دیا ہے اور تمہیں خود تمہیں سے دھوکا دیا ہے ان پر تمہارا ہونا گراں ہے۔ عمرو بن العاص نے اور انہوں نے آج سے پہلے اس کے متعلق تمہارے بارے میں فیصلہ کر لیا تھا۔ اگر تم علی کے ساتھ ہوتے یا اپنے گھر بیٹھتے تو زیادہ بہتر ہوتا تمہارے بھائی نے یہی کیا ہے حالانکہ وہ تم سے بہتر ہیں انہوں نے کہا کہ خاموش رہو بات کرتے اور مسکراتے جاتے تھے کہنے لگے کہ تم اپنی قوم کے قیدیوں کو اسی خیمے کے گرد دیکھو گی۔

بیوی نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر قوم کے پاس جاؤں گی کہ تمہارا جسم مانگ کر اسے دفن کر دوں تمہیں فریب دیا گیا ہے تم ایسی قوم سے بھڑتے ہو جو موٹی گردن والے ہیں ان میں ایسا سرکش بھی ہے کہ لوگ اسے اس طرح دیکھتے ہیں جیسے ہلاکت کی طرف دیکھتے ہوں۔ وہ اگر لوگوں کو کھانے پینا ترک کرنے کا حکم دے تو وہ لوگ اسے نہ چکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ملامت کم کرو کیونکہ ہمارے نزدیک تمہاری بات نہیں مانی جائے گی۔

الشہباء روانگی پھر عبید اللہ معاویہ کے پاس گئے معاویہ نے الشہباء کو ان کے ماتحت کر دیا وہ بارہ ہزار تھے اور آٹھ ہزار اہل شام کو بھی ان کے ماتحت کیا ان میں ذوالکلاع مع قبیلہ حمیر کے تھے۔

عبید اللہ کا قتل..... ان لوگوں نے جنگ کی ٹھان لی اور ارادہ کیا کہ علی تک پہنچ جائیں جب انہیں قبیلہ ربیعہ نے دیکھا تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے اور نیزہ بازی شروع کر دی چاروں طرف سے گھیر کر ان پر چھپے اور ایسی شدید جنگ ہوئی کہ نیزوں اور تلواروں کے علاوہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ عبید اللہ قتل کر دئے گئے اور ذوالکلاع بھی مارے گئے جس نے عبید اللہ کو قتل کیا وہ زیاد بن حصہ التیمی تھا۔

لاش کی واپسی اور تدفین..... معاویہ نے عبید اللہ کی بیوی سے کہا کہ اگر تم اپنی قوم میں جا کر ان لوگوں سے عبید اللہ بن عمر کی لاش کے بارے میں گفتگو کرتی تو بہتر ہوتا۔ وہ سوار ہو کر ان کے پاس گئیں وہ ان لوگوں کے پاس آئیں اور اپنا نسب بیان کیا لوگوں نے کہا کہ ہم نے پہچان لیا تمہیں مرحبا بتاؤ کیا کام ہے انہوں نے کہا کہ یہ لاش جسے تم لوگوں نے قتل کیا ہے اسے لے جانے کی اجازت دو۔

بکر بن وائل کے نوجوان کھڑے ہوئے لاش کو فخر پر باندھ کر رکھ دیا بیوی نے لشکر معاویہ کا رخ کیا۔ معاویہ نے لاش کو ایک تابوت میں رکھا قبر کھودی ان پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا پھر رونے لگے اور کہتے تھے کہ ابن فاروق کو قتل کر دیا گیا۔ زندگی و موت میں وہ تمہارے خلیفہ کا فرما بردار رہا اس کے لئے دعائے رحمت کرو اگر چہ اللہ نے اس پر رحمت کی تھی اور اسے خیر کی توفیق دی گئی تھی

معاویہ اور عبید اللہ کی بیوی کا مکالمہ..... بحریہ بھی ان پر رو رہی تھیں معاویہ نے جو کچھ کہا تھا جب انہیں معلوم ہوا تو کہنے لگیں کہ تمہیں تو ہو کہ ان کے لڑکوں کو قتل کرنے اور ان کی جان لینے میں جلدی کی ان پر بعد کے معاملہ کا پورا خوف تھا معاویہ کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے عمرو بن العاص سے کہا کہ دیکھتے نہیں کہ یہ عورت کیا کہتی ہے اور جو کچھ سنا تھا اسے بیان کر دیا

عمرو نے کہا کہ اللہ کی قسم تم پر تعجب ہے تم نہیں چاہتے کہ لوگ کچھ کہیں۔ اللہ کی قسم لوگوں نے تو ان لوگوں کے بارے میں کہا ہے جو ہم سے اور تم سے بہتر تھے تو وہ لوگ تمہارے بارے میں نہیں کہیں گے۔ اے شخص اگر اس سے چشم پوشی نہ کرو گے جو تم دیکھتے ہو تو تم خود اپنی طرف سے غم میں رہو گے۔ معاویہ نے کہا کہ اللہ کی قسم یہی رائے مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے۔

عبید اللہ کے قتل میں اختلاف..... عبد اللہ بن نافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عبید اللہ بن عمر کے قتل میں ہم سے اختلاف کیا گیا ہے۔ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ انہیں قبیلہ ربیعہ نے قتل کیا اور کوئی کہتا ہے کہ ہمدان کے کسی شخص نے قتل کیا۔ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ انہیں عمار بن یاسر نے قتل کیا اور اور کوئی کہتا ہے کہ بنی حنیفہ کے کسی شخص نے قتل کیا۔

حسن بن علی کے غلام سعد سے مروی ہے کہ جنگ صفین کی رات کو حسن بن علی کے ہمراہ نکلا۔ ہمدان کے پچاس آدمی ساتھ تھے اور چاہتے تھے کہ علی سے جا ملیں وہ دن ایسا تھا کہ فریقین کے درمیان بہت شر ہوا تھا۔

لاش کے متعلق دوسری روایت..... ہم لوگ ہمدان کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کا نام مذکور تھا اس نے اپنے گھوڑے کی پچھاڑی ایک مقتول کے پاؤں سے باندھی تھی۔ حسن بن علی اس کے پاس ٹھہر گئے سلام کیا اور کہا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا کہ میں ہمدان کا ایک آدمی ہوں۔ پوچھا کہ تم یہاں کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ میں نے اس مقام پر اپنے ساتھیوں کو چھوڑا تھا میں ان کی واپسی کا منتظر ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مقتول کون ہے اس نے کہا کہ مجھے اس کے علاوہ کچھ معلوم نہیں کہ یہ ہم پر بہت سخت تھا ہمیں سخت شکست دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں

طیب بن الطیب ہوں جب تکوار مارتا تھا تو کہتا تھا کہ میں ابن الفاروق ہوں۔ اللہ نے اسے میرے ہاتھ سے قتل کیا۔ حسن اتر کر اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ عبید اللہ بن عمر تھے ان کے ہتھیار اس شخص کے آگے تھے وہ اسے علی کے پاس لائے۔ علی نے ان کا سامان اسے دے دیا اور اس کی چار ہزار درہم قیمت لگا کر اسے دے دی۔

ابن رزین سے مروی ہے کہ میں صفین میں اپنے آزاد غلام کے ہمراہ تھا۔ چوتھی رات گزر جانے کے بعد میں نے علی کو گشت کرتے دیکھا۔ لوگوں کو حکم دیتے تھے اور منع کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے جمعہ کی صبح کی تو مقابلہ کیا اور شدید قتال کیا عمار بن یاسر اور عبید اللہ بن عمر نے بھی مقابلہ کیا عبید اللہ نے کہا کہ میں طیب بن الطیب ہوں عمار بن یاسر نے جواب دیا کہ تم خبیث بن الطیب ہو پھر عمار نے انہیں قتل کر دیا اور کہا کہ انہیں حضرمیوں میں سے کسی نے قتل کیا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ مجھے دوسری سند اور دوسرے راوی سے معلوم ہوا ہے کہ عبید اللہ بن عمر نے اس روز عمار کا کان کاٹ ڈالا۔ لیکن ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے کہ عمار کا کان جنگ یمامہ میں کاٹا گیا۔

محمد بن ربیعہ... ان کی کنیت ابو حمزہ تھی ان کی والدہ جمانہ بنت ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

اولاد..... محمد بن ربیعہ کے یہاں حمزہ پیدا ہوئے انہی سے ان کی کنیت تھی ان کے علاوہ قاسم وحید و عبد اللہ اکبر تھے وہی عائذ اللہ تھے۔

عائذ اللہ کی والدہ جویریہ اس ابو حمزہ شاعر کی بیٹی تھیں جس کو رسول اکرم ﷺ نے بہادری کے ساتھ غزوہ احد میں قتل کیا۔ ابو حمزہ کا نام عمرو بن عبد اللہ ابن عیسر بن اسیب بن حنظلہ بن جحش تھا۔

ایک بیٹے عبد اللہ تھے اور ایک جعفر جن کی کوئی اولاد نہ تھی ان کے علاوہ عثمان و ام کلثوم و ام عبد اللہ تھیں ان سب کی والدہ امتہ اللہ بنت عدی تھیں۔

روایات..... علی و محمد ام ولد سے پیدا ہوئے تھے ام عبید اللہ اور ایک دوسری بیٹی بھی ام ولد سے تھیں۔

رسول اکرم ﷺ کی وفات کے وقت محمد بن ربیعہ دس سال سے زائد تھے ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے کوئی روایت کی ہے البتہ عمر بن خطاب سے ملے تھے اور ان سے روایت کی ہے۔

محمد بن ربیعہ بن الحارث سے مروی ہے کہ انہیں عمر بن خطاب نے دیکھا کہ بال لبے تھے یہ ذوالحلیفہ میں ہوا۔ محمد نے کہا کہ میں اپنی اونٹنی پر تھا اور ذی الحجہ میں حج کا ارادہ کر رہا تھا مجھے انہوں نے حکم دیا کہ بال کتر وادوں میں نے تعمیل کی۔

محمد بن عمر نے کہا کہ عبد الرحمن الاعرج محمد بن ربیعہ بن الحارث کے آزاد کردہ غلام تھے۔

عبد اللہ بن نوفل..... ان کی والدہ غریبہ بنت سعید بن القشب تھیں قشب کا نام جندب بن عبد اللہ بن رافع

بن نضلہ بن محصب بن صعب بن مبشر بن وہمان تھا جو الازد میں سے تھے۔ ضربہ کی والدہ حکیم بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھیں جو سعد بن ابی وقاص کی خالہ تھیں۔ سعد کی والدہ حمزہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔

عبداللہ بن نوفل کی اولاد معلوم نہ ہو سکی۔

عبداللہ بن نوفل نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔

قاضی بننا..... ابو القیث سے مروی ہے کہ ۴۲ھ میں جب پہلی مرتبہ مروان بن الحکم معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے مدینہ کا گورنر بنا۔ تو اس نے عبداللہ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب کو مدینے کا قاضی بنایا۔ میں نے ابو ہریرہؓ کو کہتے سنا یہ پہلے قاضی ہیں جن میں اسلام میں دیکھا۔

محمد بن عمر نے کہا ہمارے ساتھیوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ عبداللہ بن نوفل بن الحارث مروان الحکم کی جانب سے مدینے کے پہلے قاضی تھے۔ حالانکہ ان کے اہل بیت ان کے یا اور کسی بنی ہاشم کے قاضی مدینہ ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے اہل بیت نے کہا کہ ان کی وفات معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت کے زمانے میں ہوئی۔

وفات۔۔۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ہم لوگ کہتے ہیں کہ وہ معاویہ کے بعد بھی زمانہ دراز تک زندہ رہے۔ اور ۸۴ھ عبد الملک بن مروان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

عبید اللہ بن نوفل۔ علی بن زید بن جدعان سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن نوفل وسعید بن نوفل ومنیرہ بن نوفل سب قبیلہ قریش میں سے تھے۔

قبولیت کی گھڑی کی تلاش..... جب سورج نکلتا تھا تو صبح ہی کو جمعہ کی نماز کو چلے جاتے تھے۔ اس سے وہ وہ اس لمحے کو چاہتے تھے جس میں مغفرت کی امید کی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ عبید اللہ بن نوفل سو گئے تو انھیں (بیدار کرنے کے لیے) جھنجھوڑا گیا (یا ان کی پیٹھ میں دھکا دیا گیا) اور کہا گیا کہ یہی وہ لمحہ جس کو تم چاہتے ہو۔ انھوں نے سر اٹھایا (اور اس طرح مسجد کی طرف بھاگے) کہ وہ اس بادل کی طرح تھے جو آسمان پر چڑھتا ہے یہ اس وقت ہوا کہ آفتاب ڈھل گیا تھا۔

منیرہ بن نوفل۔۔۔ ان کی والدہ ضربہ بنت سعید بن القشب تھیں۔ قشب کا نام جندب بن عبد اللہ بن رافع بن نضلہ بن محصب بن صعب ابن یشرہ بن وہمان تھا جو الازد میں سے تھے۔

اولاد..... منیرہ کے ہاں ابوسفیان پیدا ہوئے جن کی ہوئی اولاد نہ تھی ان کی والدہ آمنہ بنت ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔

عبد الملک اور عبدالواحد ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

سعید ولوط و اسحاق و صالح و ربیعہ و عبد الرحمن مختلف ام ولد سے تھے۔ عبد اللہ و عون بھی ام ولد سے تھے۔

ان سے شفاعت کی درخواست..... امروام المغیرہ ان دونوں کی والدہ بنت ہام بن مطرب بن عقیل میں سے تھیں۔

علی بن الحسین سے مروی ہے کہ کعب نے مغیرہ بن نوفل کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ قیامت میں میری شفاعت کرنا انھوں نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور کہا میں کیا ہوں۔ میں تو مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں۔ انھوں نے پھر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے خوب زور سے پکڑ لیا اور کہا کہ آل محمد میں سے کوئی مومن ایسا نہیں جسے قیامت میں شفاعت کا حق نہ ہو۔ پھر کہا کہ اسے (یعنی شفاعت کو) اس کے (یعنی حدیث کے) بدلے یاد رکھنا۔

عبد الملک بن المغیرہ بن نوفل سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ کعب الجہار نے میرا ہاتھ پکڑا زور سے دبایا اور کہا کہ میں اسے تمہارے پاس چھپاتا ہوں تاکہ تم اسے قیامت میں یاد کرو انھوں نے کہا کہ میں اس میں سے کیا یاد کروں گا۔ انھوں نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے محمد ﷺ قیامت کے دن درجہ بدرجہ اپنے قرابت داروں سے شفاعت شروع کریں گے۔

سعید بن نوفل..... ابن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم ان کی والدہ ضربہ بنت سعید بن المشجب تھیں جن کا نام جندب بن عبد اللہ بن رافع بن نعلہ بن محصب بن محصب بن مبشر بن دہمان تھا الازد میں سے تھے۔ سعید بن نوفل کے ہاں اسحاق اکبر و حظلہ اور ولید و سلیمان و اشعث و ام سعید جن کا نام امتہ تھا پیدا ہوئیں۔ ان سب کی والدہ ام الولید بنت ابی غرثہ ابن الحارث بن مالک بن المسیب خزاعہ کے بنی خثیہ میں سے تھیں۔ اسحاق اصغر و یعقوب و ام عبد اللہ و ام اسحاق یہ سب مختلف ام ولد سے تھے۔ رقیہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت جعفر بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب تھیں۔ سعید بن نوفل فقیہ و عابد تھے۔

عبد اللہ بن الحارث..... ابن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ابن قصی تھیں۔

پیدائش اور آنحضرت ﷺ کا لعاب دہن و النبا..... رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تو ان کی والدہ ہند بنت ابی سفیان جن کی بہن ام حبیبہ زوجہ نبی ﷺ تھیں انھیں لائیں۔ رسول اللہ ﷺ ام حبیبہ کے پاس گئے۔ تو پوچھا کہ اے ام حبیبہ یہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ آپ کے چچا اور میری بہن کا بیٹا ہے یہ حارث بن نوفل بن الحارث ابن عبد المطلب اور ہند بنت ابی سفیان بن حرب کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور دعا فرمائی۔

اولاد..... عبد اللہ بن الحارث کی اولاد میں عبد اللہ بن عبد اللہ و محمد بن عبد اللہ تھے۔ ان دونوں کی والدہ خالدہ بنت

معتب بن ابی لہب بن عبدالمطلب تھیں۔ خالہ کی والدہ عاتکہ بنت ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔ عاتکہ کی والدہ ام عمرو بنت المحقوم بن عبدالمطلب تھیں۔

اسحاق بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ عبید اللہ الارجوان تھے۔ فضل بن عبد اللہ اور ام الحکم بنت عبد اللہ جن کے ہاں محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے یحییٰ و محمد بے اولاد فوت ہوئے۔ اور عالیہ فرزند ان محمد بن علی پیدا ہوئے۔ ام الحکم کے والد کی والدہ عبد اللہ بنت العباس بن ربیعہ ابن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ ان کی والدہ بنت محمد بن صلی بن ابی رفاعہ بن عبد بن عبد اللہ بن عمر بن مخروم تھے۔ عون بن عبد اللہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ ضربیہ بنت عبد اللہ بھی ام ولد تھیں۔ خالہ بنت عبد اللہ بھی ام ولد سے تھیں۔ اور ام عمرو و ہند دختر ان عبد اللہ بھی ام ولد سے تھیں۔

مکہ کی امارت..... عبد اللہ بن الحارث سے مروی ہے کہ میرے والد نے عثمان کی امارت میں نکاح کیا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی دعوت کی۔ صفوان بن امیہ آئے جو بہت بوڑھے تھے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ گوشت کو دانتوں سے نوچو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ اور عمدہ (طریقہ) ہے۔

حدیث میں مرتبہ..... محمد بن عمر نے کہا کہ عبد اللہ بن الحارث کی کنیت ابو محمد تھی۔ انہوں نے الجابیہ میں عمر بن الخطاب سے خطبہ سنا۔ اور عثمان بن عفان و ابی بن کعب و حذیفہ ابن الیمان و عبد اللہ بن عباس اور اپنے والد حارث بن نوفل سے بھی (حدیث) سنی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

بصرے کا گورنر بننا..... عبد اللہ بن الحارث اپنے والد کے ساتھ بصرے منتقل ہو گئے تھے وہاں انہوں نے مکان بنالیا تھا۔ ان کا لقب بیہہ تھا۔ جب مسعود بن عمرو کا زمانہ آیا اور عبید اللہ ابن زیاد بصرے سے نکل گیا اور لوگوں نے آپس میں آمد و رفت کی اور قبائل نے باہم بلایا تو ان سب نے اپنے معاملے میں اتفاق کر کے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل کو اپنی نماز اور اپنے مال غنیمت کا گورنر بنایا۔ اس کے متعلق عبد اللہ بن الزبیر کو لکھ دیا کہ ہم لوگ ان سے راضی ہو گئے ہیں عبد اللہ بن الزبیر نے انہیں بصرے پر برقرار رکھا۔

عبد اللہ بن الحارث بن نوفل منبر پر چڑھے لوگوں سے عبد اللہ بن الزبیر کی بیعت لی یہاں تک کہ انہیں غنودگی آگئی مگر وہ لوگوں سے بیعت لیتے رہے حالانکہ اپنا ہاتھ پھیلائے ہوئے سو رہے تھے۔ حمیم بن وثیل الیربوعی نے شعر کہا۔

بایعت ایقاظا و ادفیت بیعتی

میں نے بیدار لوگوں سے بیعت کی اور اپنی بیعت کو پورا کر دیا

وبیة قد بايعته و نائم

اور یہ سے میں نے اس حالت میں بیعت کی وہ سو رہے تھے

وفات..... عبد اللہ بن الحارث ایک سال تک بصرے پر عامل رہے پھر معزول کر دیئے گئے حارث بن عبد اللہ

بن ابی ربیعہ الحزومی عامل ہوئے اور عبداللہ بن الحارث بن نوفل عمان چلے گئے جہاں ان کی وفات ہوئی۔

سلیمان بن ابی حشمہ ابن حذیفہ غانم بن عامر (بن عبداللہ) بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب ان کی والدہ شفاء بنت عبداللہ بن عبد شمس بن خلف بن صدار بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب تھیں۔
اولاد سلیمان بن ابی حشمہ کے یہاں ابو بکر و عمرؓ پیدا ہوئے۔ ان سب کی والدہ امتہ اللہ بنت المسیب بن صلی بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن الحزوم تھیں۔ عثمان بن سلیمان، ان کی والدہ میمونہ بنت قیس بن ربیعہ بن ریعان بن حارثان ابن نصر بن عمرو بن ثعلبہ بن کنانہ بن عمرو بن قیس بن فہم تھیں۔

عورتوں کی امامت سلیمان بن ابی حشمہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ عمر بن خطاب کے زمانے میں بالغ تھے۔ عمر نے انہیں عورتوں کی امامت کا حکم دیا تھا اور انہوں نے عمرؓ سے حدیث سنی ہے۔
ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمر کے زمانے میں سلیمان بن ابی حشمہ رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتے تھے۔

ابی بکر بن سلیمان بن ابی حشمہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے سلیمان بن ابی حشمہ کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کو تراویح پڑھائیں۔

عمر بن عبداللہ العنسی سے مروی ہے کہ ابی بن کعب اور تیم الداری دونوں نبی کریم ﷺ کی مسجد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اور سلیمان بن ابی حشمہ مسجد کے محن میں عورتوں کو تراویح پڑھاتے تھے۔ جب عثمان بن عفان خلیفہ ہوئے تو عورتیں اور مرد ایک ہی قاری سلیمان بن ابی حشمہ پر جمع ہو گئے۔ عورتوں کو حکم دیتے تھے وہ رک جاتیں یہاں تک مرد گزر جاتے، پھر انہیں چھوڑ دیا جاتا تھا۔

ربیعہ بن عبداللہ ابن الہدیٰ یزید بن عبدالعزیٰ بن عامر بن الحارث بن سعد بن تیم بن مرہ ان کی والدہ سمیہ بنت قیس بن الحارث بن نھلہ بن حوف بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب تھیں۔

ربیعہ بن عبداللہ کے یہاں عبداللہ دام جمیل ایک ام ولد سے پیدا ہوئے
عبدالرحمن و عثمان و ہارون و عیسیٰ و موسیٰ و یحییٰ و صالح مختلف ام ولد سے پیدا ہوئے۔

حدیث میں مرتبہ ربیعہ بن عبداللہ بن الہدیٰ یزید رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے ابو بکر و عمرؓ سے روایت کی ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

ابن المنکدر سے مروی ہے کہ ربیعہ بن عبداللہ بن الہدیٰ کو کہتے سنا کہ میں نے عمر بن خطاب کو نبی بنت جحش کے جنازے میں آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

ان کے بھائی منکدر بن عبداللہ ابن الہدیٰ یزید بن عبدالعزیٰ بن عامر بن الحارث بن حارث بن سعد بن تیم بن مرہ ان کی والدہ سمیہ بنت قیس بن الحارث بن نھلہ بن حوف بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب تھیں۔

اولاد..... منکد بن عبد اللہ کے یہاں عبید اللہ اور ام عبید اللہ پیدا ہوئیں۔ ان دونوں کی والدہ سعدہ بنت عبید اللہ بن شہاب بن زہرہ میں سے تھیں۔
محمد بن المنکد رقیہ اور عمرو ابو بکر وام یحییٰ مختلف ام ولد سے پیدا ہوئے۔

حضرت عائشہ کی طرف سے ہدیہ..... ابی معشر سے مروی ہے کہ منکد بن عبد اللہ حضرت عائشہ کے پاس گئے انہوں نے پوچھا کہ تمہاری اولاد ہے؟ عرض کیا کہ نہیں حضرت عائشہ نے کہا کہ اگر میرے دس ہزار درہم ہوتے تو میں وہ سب تمہیں بیہ کر دیتی۔ شام تک معاویہ نے ان کے پاس مال بھیجا۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ میں کس قدر جلد بٹلا ہو گئی منکد کو دس ہزار درہم بھیج دیئے۔ انہوں نے اسی سے ایک لونڈی خریدی وہی محمد و عمرو ابو بکر کی ماں تھیں (یعنی ام ولد تھیں)۔

عبد اللہ بن عیاش..... ابن ابی ربیعہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ان کی والدہ اسماء بنت سلامہ بن مخزبہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھیں۔
عبد اللہ بن عیاش کے یہاں حارث اور امتہ اللہ پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ ہند بنت مطرف بن سلامہ بن مخزبہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھیں۔
عبد اللہ بن عیاش ملک حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے کوئی حدیث روایت کی ہے۔ البتہ عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔ مینے میں ان کا ایک مکان تھا۔

حارث بن عبد اللہ..... ابن ابی ربیعہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... حارث بن عبد اللہ کے یہاں عبد اللہ پیدا ہوئے ان کی والدہ ام الفجار بنت عبد اللہ بن عامر بن کریم بن عبیدہ بن حبیب بن عبد شمس تھیں۔
عبد العزیز و عبد الملک و عبد الرحمن و ام حکیم و حنتمہ، ان سب کی والدہ حنتمہ بنت عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام تھیں۔

محمد و عمرو سعد و ابو بکر وام فردہ و قریبہ و ایبہ و اسماء، ان سب کی والدہ عائشہ بنت محمد بن الاشعث بن قیس بن معدی بن کرب بن معاویہ بن جبلة کندہ میں سے تھیں۔
عیاش بن الحارث ایک ام ولد سے پیدا ہوئے اور عمرو دوسری ام ولد سے پیدا ہوئے۔
ام داؤد و ام الحارث ان دونوں کی والدہ ام ابان بنت قیس بن عبد اللہ ابن الحسین ذی الغصہ بن یزید بن شداد بن قنان الحارثی تھیں۔

ام محمد و امتہ الرحمن ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبد الرحمن و عبد اللہ اکبر ان دونوں کی والدہ عامکہ بنت صفوان ابن امیہ بن خلف الحنظل تھیں۔

بصرہ کی گورنری..... عبداللہ بن زبیر نے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ کو بصرے کا گورنر بنایا تھا بہت تیز بولنے والے آدمی تھے۔ بصرے کے پیمانے پر نظر پڑی تو کہا کہ یہ بڑا چٹانہ بہت اچھا ہے (قباح صالح ہے) لوگوں نے ان کا لقب القباغ (احمق) رکھ دیا۔

واعظ اور پارسلاتھے، رنگ میں سیاہی تھی اس لئے کہ ان کی والدہ ایک حبشی عیسائی تھیں وہ مرگئیں تو حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ ان کے پاس آئے ساتھ بغرض تعزیت اور لوگ بھی آئے مگر سب کنارے رہے ان سے قرض لینے والے لوگ آئے اور ان کا انتظام کیا ان لوگوں کی بہت بڑی جماعت ان کے پاس آئی اور وہ سب علیحدہ تھے۔ حارث بن عبداللہ کے بارے میں ابوالاسود الدولی نے (اشعار ذیل میں) عبداللہ بن الزبیر سے کہا ہے

امیر المؤمنین ابابکر
اے ابوبکر اے امیر المؤمنین
ارحنا من قباغ بنی المغیرہ
ہمیں قبیلہ بنی مغیرہ کے قباغ سے نجات دلائیے
حمدناہ و لمناہ فاعیا
ہم انہیں اچھا بھی سمجھے اور قابل ملامت بھی
علینا ما یعمر لنا مریرہ
ان کے معاملے نے تو ہمیں عاجز و حیران کر دیا
سوی ان الفی نکح اکول
یہ اور بات ہے کہ وہ جوان ہیں اور خوب نکاح کرتے ہیں
وسہاک مخاطبہ کثیرہ
خوب کھاتے ہیں اور تیز بولنے والے ہیں جن کا کلام بہت ہے
کانا حین جنناہ اطفنا
جس وقت ہم لوگ ان کے پاس آتے ہیں تو گویا
بضہان نور ط فی خطیرہ
ایک ایسے بجو کے قریب آتے ہیں جو گھر میں گھس آیا ہو۔

معزولی اور دوسرے گورنر کا آنا..... عبداللہ بن زبیر نے انہیں بصرے کی گورنری سے معزول کر دیا۔ وہ ایک سال تک گورنر رہے ان کے بجائے مصعب بن الزبیر کو عاقل بنایا وہ بصرے آئے مختار بن ابی عبید کے مقابلے کے لئے جانے کی تیاری کی۔

سعید بن العاص..... ابن سعید ابی اجمہ بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن عبداللہ بن قیس بن عبدو بن نصر بن مالک ابن حسل بن عامر بن لوئی تھیں۔ کلثوم کی والدہ ام

حبیب بنت العاص میں امیہ ابن عبد شمس تھیں۔

اولاد..... سعید بن العاص کے یہاں عثمان اکبر پیدا ہوئے جو لا ولد مر گئے محمد و عمر پیدا ہوئے عبداللہ اکبر اور حکم دونوں لا ولد مر گئے ان سب کی والدہ ام البنین بنت الحکم بن ابی العاص بن امیہ تھیں۔
عبداللہ بن سعید کی والدہ ام حبیب بنت جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل تھیں۔
یحییٰ بن سعید اور ایوب جو لا ولد مر گئے ان دونوں کی والدہ عالیہ بنت سلمہ بن یزید مشجعہ بن النجم بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن ہفص بن سعد العشرہ مذحج میں سے تھیں۔
ابان بن سعید اور خالد اور زبیر جو دونوں لا ولد مر گئے ان سب کی والدہ جویریہ بنت سفیان بن عوف بن عبداللہ بن عامر بن ہلال بن عامر بن عوف بن الحارث بن عبد مناة بن کنانہ تھیں۔
عثمان اصغر بن سعید و داؤد سلیمان و معاویہ و آمنہ ان سب کی والدہ ام عمرو بنت عثمان بن عفان تھیں۔ ام عمرو کی والدہ رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ ابن عبد شمس تھیں
سلیمان اصغر بن سعید ان کی والدہ ام سلمہ بنت حبیب بن جبیر بن عامر ابن مالک بن جعفر بن کلاب تھیں۔
سعید بن سعید ان کی والدہ مریم بنت عثمان بن عفان تھیں، مریم کی والدہ نائلہ بنت فرائصہ بن الاحوص قبیلہ کلب سے تھیں۔

عنہ بن سعید ایک ام ولد سے تھے۔

عقبہ بن سعید اور مریم دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

ابراہیم بن سعید، ان کی والدہ بنت سلبہ بن قیس بن علاشہ بن عوف بن الاحوص بن جعفر بن کلاب تھیں۔

جریر بن سعید و ام سعید بنت سعید، ان دونوں کی والدہ عائشہ بنت جریر بن عبداللہ الجبلی تھیں۔

رملہ بنت سعید و ام عثمان بنت سعید و امیہ بنت سعید، ان سب لڑکیوں کی والدہ امیہ بنت عامر بن عمرو بن

ذبیان بن ثعلبہ بن عمرو بن یثغر بجیلہ میں سے تھیں اور بجیلہ ابی اراکہ کی بہن تھیں اور وہ الرواح بنت جریر بن عبداللہ الجبلی تھیں۔

حفصہ بنت سعید اور عائشہ کبریٰ۔ و ام عمرو و ام یحییٰ، وفاختہ و ام حبیب کبریٰ ام حبیب صغریٰ و ام کلثوم و سارہ

و ام داؤد و ام سلیمان و ام ابراہیم و حمیدہ، یہ سب لڑکیاں مختلف ام ولد سے تھیں۔

عائشہ صغریٰ بنت سعید ان کی والدہ ام حبیب بنت بحر عامر بن مالک بن جعفر ابن کلاب تھیں۔

جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو سعید نو یا اس کے قریب سال کے تھے۔ یہ اس لئے کہ ان کے

والد عاص بن سعید بن العاص بن امیہ جنگ بدر میں بحالت کفر مارے گئے۔

عمر اور سعید کا باہمی مکالمہ..... حضرت عمر بن خطاب نے سعید بن العاص سے کہا کہ مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں بے رخی کرتے دیکھتا ہوں۔ گویا تمہارا گمان ہے کہ میں نے ہی تمہارے والد کو قتل کیا ہے میں نے اسے قتل نہیں کیا اسے علی بن ابی طالب نے قتل کیا۔ اگر میں اسے قتل کرتا تو ایک شرک کے قتل سے عذر نہ کرتا۔ میں نے اپنے

ماموں عاص بن ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ سعید بن العاص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ ہی قتل کرتے تو آپ حق پر تھے اور وہ باطل پر تھا عمر کو اس بات نے ان سے خوش کر دیا۔

حضرت عمر کا انہیں زمین دینا..... یحییٰ بن سعید الاموی نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ سعید ابن العاص عمر کے پاس آ کر ابلاط والے مکان اور اپنے چچاؤں کی زمین کے قطعات میں جو رسول اکرم ﷺ کے پاس تھے زیادہ کرنے کو کہا۔ عمر نے کہا کہ صبح کی نماز ہمارے ساتھ پڑھنا۔ سویرے آتا مجھے اپنی حاجت یاد دلانا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہی کیا جب وہ واپس ہوئے تو میں نے کہا کہ یا امیر المؤمنین میری وہ حاجت جس کے متعلق آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ اسے آپ کو یاد دلاؤں۔ وہ میرے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے فرمایا کہ اپنے مکان کی طرف چلو میں اس کے پاس پہنچا انہوں نے میرے لئے زمین میں اضافہ کر دیا اور اپنے پاؤں سے نشان کر دیا۔

عرض کی کہ یا امیر المؤمنین اور زیادہ کیجئے کیونکہ میرے متعلقین اولاد بہت برہ گئی ہے فرمایا کہ یہ تمہیں کافی ہے یہ بات اپنے تک پوشیدہ رکھنا میرے بعد وہ شخص حکمران ہوگا جو تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرے گا اور تمہاری حاجت پوری کرنے گا۔

حضرت عثمان کا احسان..... میں خلافت عمر بن خطاب میں ٹھہرا رہا یہاں تک حضرت عثمان خلیفہ بنائے گئے انہوں نے خلافت کو شورئی اور رضا مندی سے حاصل کیا۔ میرے ساتھ صلہ رحمی کی احسان کیا میری حاجت پوری کی اور اپنی امانت میں شریک کیا۔

کوفہ کی گورنری.... لوگوں نے کہا کہ سعید بن العاص عثمان بن عفان کی قرابت کی وجہ سے انہی کے قریب رہے۔ جب عثمان نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو کوفہ سے معزول کر دیا تو سعید بن العاص کو بلا کر انہیں عامل بنایا کوفہ میں آئے تو اس وقت ایک نوجوان ناز پرور پروردہ نا تجربہ کار تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں منبر پر اس وقت تک نہیں چڑھوں گا جب تک وہ خوب پاک و صاف نہ کیا جائے۔

حکم ہوتے ہی منبر دھویا گیا سعید بن العاص اس پر چڑھے اہل کوفہ کو خطبہ سنایا جس میں ان لوگوں کو قصور وار بتایا۔ نا اتفاقی اور اختلاف کی طرف منسوب کیا اور کہا کہ یہ بستی قریش کے بچوں کا باغ ہے۔ لوگوں نے حضرت عثمان سے ان کی شکایت کی۔ انہوں نے کہا کہ جب کبھی تم میں سے کوئی شخص اپنے امیر سے ذرا سی بھی سختی دیکھتا ہے تو وہ ہم سے خواہش کرتا ہے کہ ہم اسے معزول کر دیں۔

حضرت علی کا تاثر..... سعید بن العاص حضرت عثمان کے پاس مدینہ منورہ آئے بڑے مہاجرین و انصار کے پاس تحفے اور چادریں بھیجیں۔ حضرت علی بن ابی طالب کو بھی بھیجا جو کچھ انہیں بھیجا گیا اسے انہوں نے قبول کیا اور کہا کہ بنی امیہ نے مجھے میراث ﷺ میں کسی قدر فوقیت دی ہے۔ اللہ کی قسم اگر میں زندہ رہا تو اس کی وجہ سے ان لوگوں کو اس طرح کھرچوں گا جس طرح قصاب قیرہ کوٹنے کی لکڑی سے میلے گوشت کو کھرچتا ہے۔

سعید بن العاص کو فے واپس آئے اور وہاں کے باشندوں کو سخت نقصان پہنچائے۔ تقریباً پانچ سال کو فہ کے گورنر رہے۔

ہاشم سے کیا گیا معاملہ..... ایک مرتبہ انہوں نے کو فہ میں کہا کہ تم میں سے کس نے چاند دیکھا ہے؟ یہ عید الفطر کا واقعہ ہے قوم نے کہا کہ ہم نے نہیں دیکھا۔ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے سعید بن العاص نے ان سے پوچھا کہ ساری قوم میں صرف تم نے اپنی اس کانی آنکھ سے دیکھا ہے۔ ہاشم نے کہا کہ تم مجھے میری آنکھ سے عیب لگاتے ہو حالانکہ وہ اللہ کی راہ میں گئی ہے۔ ان کی آنکھ پر جنگ یمامہ میں پوٹ لگ گئی تھی۔ ہاشم نے روزہ نہ رکھا اور اپنے ساتھ لوگوں کو ناشتہ کرایا سعید بن العاص کو معلوم ہوا تو ان کو بلا بھیجا انہیں مارا اور ان کا مکان جلا دیا۔

ام الحکم بنت عتبہ بن ابی وقاص جو مہاجرات میں سے تھیں اور نافع بن ابی وقاص کو فہ سے روانہ ہوئے مدینے آئے اور سعید نے ہاشم کے ساتھ جو کچھ کیا تھا اسے سعید بن ابی وقاص سے بیان کیا۔ سعید بن ابی وقاص حضرت عثمان کے پاس آئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا۔ عثمان نے کہا کہ ہاشم کے بدلے سعید تمہارے لئے ہیں تم انہیں مارنے کے عوض میں مارو۔ سعید کا مکان ہاشم کے مکان کے بدلے تمہارے لئے ہے لہذا اسے جلا دو جیسا کہ انہوں نے ان کا مکان جلا دیا۔

عمر بن سعد جو اس زمانے میں بچے تھے دوڑتے ہوئے گئے اور سعد کے مکان میں جو مدینے میں تھا آگ لگا دی یہ خبر حضرت عائشہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے سعید بن ابی وقاص کو اپنے پاس بلایا اور ان سے باز رہنے کی درخواست کی جس سے وہ باز آ گئے۔

انہیں معزول کرنے کا مطالبہ..... مالک بن الحارث الاشتر، یزید بن کف، ثابت بن قیس، کسیل بن زیاد الخثعمی، اور زید و صعدہ فرزند ان صوحان العبدی اور حارث بن عبد اللہ الاغور، جندب ابن الازدی ابو زہب الازدی اور اصغر بن قیس الحارثی نے کو فہ سے عثمان کی جانب کوچ کیا اور سعید بن العاص کو معزول کرنے کی درخواست کی۔ سعید بھی عثمان کے پاس آئے ان لوگوں کے ساتھ ساتھ پہنچے۔ پھر عثمان نے سعید کو معزول کرنے سے انکار کیا اور اپنے عمل پر واپس جانے کا حکم دیا۔

اشتر کی سعید کے خلاف کارروائی..... اشتر اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اسی شب کو روانہ ہوا۔ دس رات میں کو فہ چلا گیا اور قبضہ کر لیا۔ منبر پر چڑھ کر کہا کہ یہ سعید بن العاص ہیں تمہارے پاس آیا ہے۔ جو گمان کرتا ہے کہ یہ بستی قریش کے لڑکوں کا باغ ہے۔ حالانکہ یہ بستی تم لوگوں کے سروں کے گرنے کا مقام ہے۔ تمہارے نیزوں کا مرکز ہے۔ اور تمہاری اور تمہارے باپ دادا کی غنیمت ہے۔ جو شخص اپنے اوپر اللہ کا حق سمجھتا ہے وہ الجرحہ تک اٹھ کر جائے۔ لوگ روانہ ہوئے الجرحہ جو کو فہ اور حیرہ کے درمیان تھا لشکر قائم کیا۔ سعید بن العاص آئے العذیب میں اترے۔

اشتر نے یزید بن قیس الارحسی اور عبد اللہ بن کنانہ العبدی کو بلایا۔ دونوں بڑے جنگجو تھے۔ ان کو پانچ پانچ

سواروں پر امیر بنایا۔ اور ان سے کہا کہ تم کو سعید بن العاص کے پاس جانا ہے۔ تم اسے نکال دو اور اس کے سردار (عثمانؓ) سے ملا دو اگر وہ انکار کرے تو اس کی گردن مار کر اس کا سر میرے پاس لے آؤ۔

وہ دونوں سعید کے پاس گئے۔ ان سے کہا کہ اپنے سردار عثمانؓ کی جانب کوچ کرو۔ انھوں نے کہا کہ میرے اونٹ پیاسے ہیں۔ چند روز انھیں چارہ دوں گا ہم سر میں آئیں گے اپنی ضروریات خریدیں گے تو شہ لیں گے پھر کوچ کروں گا۔ ان دونوں نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم ایک لمحہ بھی نہیں ضرور ضرور کوچ کرنا ہوگا۔ یا ہم لوگ تمھاری گردن مار دیں گے۔

جب انھوں نے ان دونوں کا اصرار دیکھا تو عثمانؓ سے ملنے کے لیے کوچ کیا اور وہ دونوں اشتر کے پاس آئے۔ اور اسے خبر دی اشتر اپنی چھاؤنی سے کوفہ واپس گیا۔ منبر پر چڑھا اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا کہ اے اہل کوفہ اللہ کی قسم مجھے تمھارے اوپر اللہ ہی کے لیے غصہ آیا ہم نے اس شخص (سعید) کو اس کے صاحب (عثمانؓ) سے ملا دیا میں نے ابو موسیٰ الاشعری کو تمھاری نماز اور تمھاری سرحد کا اور حدیفہ بن الیمان کو تمھاری غنیمت پر عامل بنایا ہے۔

اہل کوفہ کی تجدید بیعت ... وہ اتر اور کہا کہ اے ابو موسیٰ تم منبر پر چڑھو ابو موسیٰ نے کہا کہ میں ایسا کرنے والا نہیں ہوں۔ یہاں تک کہ تم لوگ آؤ امیر المؤمنین عثمانؓ کے لیے بیعت کرو اور اپنی گردنوں میں انھیں کی بیعت کی تجدید کرو۔

لوگوں نے ان کی بات قبول کر لی۔ انھوں نے ان کی گورنری قبول کر لی۔ اور ان لوگوں کی گردنوں میں عثمانؓ کی بیعت کی تجدید کی۔ انھوں نے جو کچھ کیا تھا۔ وہ عثمانؓ کو لکھ دیا عثمانؓ کو اس سے تعجب ہوا اور وہ مسرور ہوئے۔ اہل کوفہ کے شاعر عتبہ الوعلی نے کہا کہ

تصدق علينا ابن عفان واحتسب

وامر علينا الاشعري ليا ليا

(اے عثمان بن عفان ہمارے ساتھ نکلی کرو اور احسان کرو اور ہم پر چند راتوں کے لئے الاشعری کو امیر

بنادو)

عثمانؓ نے کہا ہاں اگر میں زندہ رہا تو مہینوں اور برسوں کے لیے انھیں امیر بناتا ہوں۔

جو کچھ کہ اہل کوفہ نے سعید بن العاص کے ساتھ کیا تو جس وقت عثمانؓ پر جرات کی گئی ہے تو یہ سب سے پہلی کمزوری تھی جو ان میں آ گئی۔

کوفہ پر ابو موسیٰ عثمانؓ کی طرف سے گورنر ہے۔ یہاں تک کہ عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ سعید بن العاص جس وقت کوفہ سے واپس آئے تو مدینے ہی میں رہے۔ یہاں تک کہ لوگ عثمانؓ کے مقابلے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ سعید مکان میں برابر ان لوگوں کے ہمراہ عثمانؓ کے ساتھ رہے۔ جو ان کے ہمراہ تھے۔ وہ ان سے جدا نہ ہوئے اور ان کے لیے جنگ کرتے رہے۔

سعید کا قتال میں حصہ لینا عبد اللہ بن ساعدہ سے مروی ہے کہ سعید بن العاص عثمانؓ کے پاس آئے

اور کہا کہ اے امیر المؤمنین کب تک آپ ہمارے ہاتھوں کو روکیں گے۔ ہم لوگوں کو کہا یا جارہا ہے یہ وہ قوم ہے کہ ان میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے ہم پر تیر اندازی کی ہے۔ اور ایسے بھی ہیں جنہوں نے ہمیں پتھر مارے ہیں اور ان میں وہ بھی ہیں جو اپنی تلوار نیا م سے باہر کئے ہوئے ہیں لہذا آپ ہمیں حکم دیجئے۔ عثمان نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ان لوگوں کا قتال نہیں چاہتا اگر میں ان لوگوں کا قتال چاہتا تو مجھے امید تھی کہ ان سے محفوظ ہو جاتا، لیکن میں انہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور انہیں بھی اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو ان لوگوں کو ہمارے پاس لائے ہیں۔ غنقریب ہم لوگ اپنے رب کے پاس جمع ہوں گے۔ رہی جنگ تو میں اللہ کی قسم تمہیں قتال کا حکم نہیں دوں گا۔

سعید کا سر پھٹ گیا..... سعید نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم کسی کو کبھی آپ سے نہ پوچھیں گے انہوں نے نکل کر قتال کیا یہاں تک کہ ان کا سر پھٹ گیا۔

مصعب بن محمد بن عبد اللہ بن ابی امیہ سے مروی ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے اس روز سعید بن العاص کو قتال کرتے دیکھا تھا کہ اس روز انہیں ایک شخص نے ایسی تلوار ماری جس نے دماغ کو زخمی کر دیا میں نے انہیں اس حالت میں دیکھا کہ وہ جنگ کا شور سنتے تھے تو ان پر بیہوشی طاری ہو جاتی۔

سعید کا خطبہ..... لوگوں نے بیان کیا کہ مکہ مکرمہ سے جب طلحہ و زید بن عاصتہ بصرے کے ارادے سے روانہ ہوئے تو ان کے ہمراہ سعید بن العاص اور مروان بن الحکم اور عبد الرحمن بن عتاب بن اسید اور مغیرہ بن شعبہ بھی تھے جب یہ لوگ مرا الظہر ان میں اترے جس کو زات عرق کہا جاتا ہے تو سعید بن العاص کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا۔ اما بعد عثمان دنیا میں پسندیدہ ہو کر زندہ رہے اور اس سے گئے تو ان کی کمی محسوس کی جا رہی ہے انہوں نے نیکی اور شہادت کی موت پائی اللہ ان کی نیکیوں کو بڑھائے اور گناہوں کو گھٹائے ان کے درجات کو ان انبیاء و شہداء و صدیقین و صالحین کے ساتھ بلند کرے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور رفاقت کے لئے یہی لوگ اچھے ہیں۔

اے لوگو تمہارا دعویٰ ہے کہ تم لوگ خون عثمان کے انتقام کے لئے نکلے ہو اگر تم لوگ یہی چاہتے ہو تو قاتلین عثمان انہیں سوار یوں کے آگے اور پیچھے ہیں لہذا اپنی تلواروں سے ان پر ٹوٹ پڑو ورنہ اپنے اپنے گھر واپس جاؤ اور مخلوق کی رضامندی میں اپنے آپ کو قتل مت کرو۔ لوگ قیامت میں کچھ بھی تمہارے کام نہ آسکیں گے۔

مروان کا جواب..... مروان بن الحکم نے کہا کہ ہم واپس نہ جائیں گے ہم ان کے بعض کو بعض سے ماریں گے ان میں سے جو قتل کر دیا جائے گا اس میں کامیابی ہو جائے گی اور اس سے فرصت مل جائے گی اور جو بچنے والا بچ جائے گا تو ہم اسے اس حالت میں تلاش کریں گے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے قتل کی وجہ سے ست و کمزور ہوگا

مغیرہ کی رائے..... مغیرہ بن شعبہ اٹھ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا کہ رائے تو وہی مناسب ہے جو سعید بن العاص نے سوچی ہے جو قبیلہ ہوازن کا ہوا اور میرے ساتھ ہونا چاہیے تو وہ ایسا کرے ان میں سے کچھ لوگ ان کے ساتھ ہو گئے۔

مغیرہ بن شعبہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ طائف میں اترے اور وہیں رہے یہاں تک کہ جنگ جمل و صفین

کا وقت گزر گیا۔

سعید بن العاص ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے ان کی پیروی کی روانہ ہوئے مکہ مکرمہ میں اترے اور وہیں رہے یہاں تک کہ جنگ جمل و صفین کا وقت گزر گیا۔ طلحہ و زبیر و عائشہ اور ان کے ہمراہ عبدالرحمن بن عتاب بن اسید و مروان بن الحکم اور قریش وغیرہ میں سے ان کے قبیعین بھرہ روانہ ہو گئے جنگ جمل میں شریک ہوئے۔ جب معاویہ خیفہ بنے تو مروان بن الحکم کو مدینہ منورہ کا گورنر بنایا پھر انہیں معزول کر دیا اور سعید بن العاص کو والی بنایا۔ حسن بن علی کی وفات ان کی اسی ولایت میں ۵۵ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی ان پر سعید بن العاص نے نماز جنازہ پڑھی۔

مروان بن الحکم..... ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ ام عثمان یعنی آمنہ بنت علقمہ بن صفوان بن امیہ بن محرز بن نخل بن شق بن رقبہ بن مخدج بن الحارث بن ثعلبہ بن مالک بن کنانہ تھیں۔ آمنہ کی والدہ صعبہ بنت ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی تھیں۔

اولاد..... مروان بن الحکم کے یہاں تیرہ بیٹا بیٹی پیدا ہوئے، عبد الملک کہ انہیں سے ان کی کنیت تھی۔ اور معاویہ اور ام مروان کی والدہ عائشہ بنت المغیرہ بن ابی العاص بن امیہ تھیں۔ عبد العزیز بن مروان اور ام عثمان ان کی دونوں کی والدہ لیلیٰ بنت زبان ابن الاصغ بن عمرو بن ثعلبہ بن الحارث بن حصن بن قسطنطس بن عدی بن خباب قبیلہ کلب کی تھیں۔ بشر بن مروان اور عبدالرحمن جو لا ولد مر گیا ان دونوں کی والدہ قطیبہ بنت بشر بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب تھیں۔

ابان بن مروان و عبید اللہ و عبد اللہ لا ولد مر گیا ایوب و عثمان و داؤد و رملہ ان سب کی والدہ ام ابان بنت عثمان بن عفان بن ابی العاص ابن امیہ تھیں۔ ام ابان کی والدہ رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف ابن قصی تھیں۔

عمرو بن مروان و ام عمرو ان کی والدہ زینب بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد ابن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔

مروان کب پیدا ہوئے..... مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے وقت مروان بن الحکم آٹھ سال کے تھے اپنے والد کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہی رہے یہاں تک کہ ان کے والد حکم بن ابی العاص کی وفات مدینہ منورہ میں عثمان بن عفان کی خلافت کے زمانے میں ہوئی۔ پھر مروان اپنے چچا زاد بھائی عثمان بن عفان کے ساتھ رہے ان کے کاتب تھے۔

حضرت عثمان پر مروان کے سلسلہ میں الزام..... ان کے لئے عثمان نے اموال کا حکم دیا۔ اس بارے میں اپنے صلہ قرابت اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی و احسان کی تاویل کرتے۔ لوگ عثمان پر انہیں مقرب بنانے اور ان کی بات ماننے پر سخت نکتہ چینی کرتے اور خیال کرتے کہ ان امور کا اکثر حصہ جو عثمان کی طرف منسوب کیا

جاتا ہے مروان کا ہے۔ یہ محض مروان کی رائے ہے نہ کہ عثمان کی۔

عثمان جو کچھ مروان کے ساتھ کرتے انہیں مقرب بناتے لوگ اس پر معترض تھے مروان انہیں اصحاب اور لوگوں پر برا بیچتے کرتے لوگ ان کے بارے میں جو گفتگو کرتے اور ان کی وجہ سے جو دھمکی دیتے وہ سب انہیں پہنچاتے تھے۔ اور یقین دلاتے تھے کہ وہ اس کے ذریعے سے ان سے تقرب حاصل کرتے ہیں۔ عثمان بہت کریم، سیم الفطرت انسان تھے وہ ان باتوں میں سے بعض کی تصدیق کرتے اور بعض امور کا انکار کر دیتے۔ مروان کے سامنے اصحاب رسول سے جھگڑا کرتے وہ انہیں اس سے روکتے اور ڈانٹتے۔

حضرت عثمان کے محصور ہونے کے دوران حضرت عائشہ کا عمرے کا ارادہ۔۔۔۔

جب عثمان محصور ہو گئے تو مروان ان کے لئے سخت قتال کر رہے تھے اسی زمانے میں حضرت عائشہ نے حج کا ارادہ کیا مروان وزید بن ثابت و عبد الرحمن بن عتاب بن اسید بن ابی العاص ان کے پاس آئے اور سب نے عرض کی کہ اے ام المؤمنین اگر آپ قیام کرتیں تو بہتر ہوتا کیونکہ امیر المؤمنین جیسا کہ آپ دیکھ رہی ہیں محصور ہیں آپ کا قیام ان چیزوں میں سے ہے جس سے اللہ ان سے (محاصرے کو) دور کر دے گا۔

حضرت عائشہ نے کہا کہ میں اپنی سواری پر بیٹھ چکی اور اپنی راحت و آرام کو ترک کر دیا میں قیام کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ ان لوگوں نے پھر اسی بات کو دہرایا اور انہوں نے جو جواب پہلے دیا تھا اس کا اعادہ کیا مروان یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

و حرق قیس علی البلا

اور قیس نے شہروں کو آگ لگا دی

و حتی اذا ما استعرت اجلنا

یہاں تک کہ وہ بھڑک جائے گی تو اسے گل کرے گا

حضرت عائشہ نے کہا کہ اے اشعار کو مجھ پر صادق کرنے والے اگر تمہارے اور تمہارے ان ساتھی جن کے معاملے نے تمہیں مشقت میں ڈالا ہے دونوں کے پاؤں میں چکی (بندھی) ہو اور تم دونوں سمندر میں ڈوبتے ہو تب بھی مجھے مکہ مکرمہ جانا پسند ہے۔

مروان کا قتال..... عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ یوم الدار میں مروان سخت قتال کر رہے تھے اس روز ان

کے غننے میں ایسی تلوار لگی جس سے گمان ہوتا تھا کہ وہ اس زخم سے مر جائیں گے۔

ابی حفصہ مولائے مروان سے مروی ہے کہ اس روز مروان بن حکم رجز پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ کون مجھ سے قتال کرے گا۔ مقابلے پر عروہ ابن شمیم بن البیاع اللیشی آیالیشی نے گدی پر تلوار ماری جس سے مروان اپنے منہ کے بل گر پڑا۔ عبید بن رفاع بن رافع الزرقی اٹھ کر جو چھری اس کے پاس تھی وہ لے کر اس کے پاس گئے تاکہ اس کا سر کاٹ دیں ان کی رضائی ماں فاطمہ الشقیہ جو ابراہیم بن العربی حاکم یمامہ کی دادی تھیں اٹھ کر گئیں اور کہا کہ اگر تم اس کو قتل کرنا چاہتے تو اسے قتل کر چکے اب گوشت کاٹ کر کیا کرو گے عبید بن رفاع شرمائے اور چھوڑ دیا۔

عیاش بن عباس سے مروی ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو اس روز ابن البیاع کے پاس موجود تھا ابن البیاع مروان بن الحکم سے قتل کر رہا تھا اس کی قبامیری نظر میں ہے جس کے دامن اس نے کمر بند کے نیچے کر لئے تھے اور قبا کے نیچے زرہ تھی۔ اس نے مروان کی گدی پر ایک ضرب ماری جس نے اس کی گردن کی رگیں کاٹ دیں اور وہ اوندھے منہ گر پڑا لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کا کام تمام کر دیں کہا گیا کہ کیا تم اس کا گوشت کاٹو گے تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

عبید بن رفاع سے مروی ہے کہ مجھ سے یوم الدار (قتل عثمان) کے بعد والد نے جو مروان بن حکم کا ذکر کر رہے تھے کہا کہ اے اللہ کے بندو میں نے اس کے ٹخنے پر ایسی تلوار ماری میں تو یہی خیال کرتا تھا کہ وہ مر گیا۔ لیکن ایک عورت نے مجھے غیرت دلائی کہ اور کہا کہ تم اس کا گوشت کاٹ کر کیا کرو گے مجھے غیرت آئی اور اسے چھوڑ دیا۔

لوگوں نے کہا کہ جب عثمان شہید ہو گئے اور طلحہ و زبیر و عائشہ خون عثمان کے انتقام کی طلب میں بصرے گئیں تو مروان بن حکم ان کے ساتھ روانہ ہوا اور اس روز بھی اس نے سخت قتال کیا جب اس نے لوگوں کو بھاگتے اور طلحہ بن عبید اللہ کو کھڑے دیکھا تو کہا اللہ کی قسم عثمان کے خون کا زہ دار یہی ہے یہی سب سے زیادہ ان پر سخت تھا میں آنکھ سے دیکھنے کے بعد کوئی علامت تلاش نہ کروں گا ایک تیر نکال کر مارا اور قتل کر ڈالا۔

مروان نے اتنا قتال کیا کہ اسے زخمی حالت میں اٹھا کر عنزہ کی ایک عورت کے مکان میں پہنچایا گیا۔ ان لوگوں نے اس کا علاج کیا اور اس کی نگرانی کی مروان کے متعلقین ان لوگوں کا برابر شکر ادا کرتے رہے۔

حضرت علی کی بیعت..... اصحاب جمل بھاگ گئے مروان چھپ گیا اس کے لئے علی بن ابی طالب سے امان طلب کی گئی انہوں نے انہیں امان دی۔ مروان نے کہا کہ مجھے اس وقت تک قرار نہ آئے گا جب تک میں ان سے بیعت نہ کر لوں وہ ان کے پاس آئے اور ان سے بیعت کر لی۔

معاویہ سے ملنا اور مدینہ منورہ کی گورنری..... اس کے بعد مروان الحکم مدینہ منورہ چلا گیا اور وہیں رہا یہاں تک کہ معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ بنے۔ ۶۶ھ میں انہوں نے مروان بن الحکم کو مدینہ منورہ کا گورنر بنادیا۔

بعد میں آنے والے گورنر..... پھر اسے معزول کر دیا اور سعید بن العاص کو گورنر بنادیا انہیں بھی معزول کر کے ولید بن عتبہ بن ابی سفیان کو گورنر بنادیا وہ اس کی وفات تک مدینہ منورہ کے گورنر رہے مروان اس زمانے میں مدینہ منورہ سے معزول تھا۔

یزید کا دور..... یزید نے ولید بن عتبہ کے بعد عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ کا گورنر بنایا ایام حرہ میں اہل مدینہ منورہ نے حملہ کیا تو انہوں نے عثمان بن محمد اور بنی امیہ کو مدینہ منورہ سے نکال دیا اور ان لوگوں کو شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔ انہی میں مروان بن حکم بھی تھا۔

انہوں نے ان لوگوں سے قسمیں لیں کہ وہ اہل مدینہ کے پاس نہ آئیں گے اور قادر ہوں گے تو اس لشکر کو واپس کرانے پر قادر ہوں گے جو مسلم بن عقبہ المری کے ہمراہ اہل مدینہ منورہ کی جانب روانہ کیا گیا تھا۔

یہ لوگ مسلم بن عقبہ کے سامنے آئے اور اسے سلام کیا وہ ان لوگوں سے مدینہ اور اہل مدینہ کو دریافت کرنے لگا مروان اسے خبر دینے لگا اور اسے لوگوں کے خلاف برا بیچنے لگا۔

مسلم نے اس سے کہا تم لوگوں کی کیا رائے ہے امیر المؤمنین کے پاس جاتے ہو یا میرے ساتھ چلتے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ہم امیر المؤمنین کے پاس جاتے ہیں البتہ مروان نے کہا کہ میں تو تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔

مدینہ منورہ پر حملہ..... مروان اس کے ساتھ معین و مددگار بن کر روانہ ہوا اور اہل مدینہ منورہ پر فتح حاصل کی لوگ قتل کئے گئے مدینہ منورہ تین مرتبہ لوٹا گیا۔ مسلم بن عقبہ نے یہ واقعہ یزید کو لکھا مروان بن حکم کا شکر یہ لکھا اپنے ساتھ اس کی مدد اس کی خیر خواہی اور اس کے قیام کا بھی ذکر کیا۔

مروان یزید بن معاویہ کے پاس شام آیا یزید نے اس کا شکر یہ ادا کیا اپنا مقرب بنایا اور نزدیکان صحبت میں سے کیا، مروان یزید بن معاویہ کی وفات تک شام میں رہا۔

یزید نے اپنے بعد اپنے بیٹے معاویہ بن یزید کو ولی عہد نامزد کیا لوگوں نے ان سے بیعت کر لی اور اس کے پاس تمام آفاق سے بیعت کی خبر آگئی سوائے اس اختلاف کے جو ابن زبیر اور اہل مکہ کی طرف سے ہوا۔

معاویہ بن یزید کی مختصر خلافت..... معاویہ بن یزید تین مہینے یا چالیس دن خلیفہ رہے اور برابر گھر میں ہی رہے لوگوں کے پاس نہ آ سکے کیونکہ بیمار تھے۔ دمشق میں خضاک بن قیس الفہری کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیتے تھے، جب معاویہ بن یزید تخت علیا ہو گئے تو ان سے کہا گیا کہ اگر آپ کسی کو ولی عہد بنا دیتے تو بہتر تھا۔

معاویہ نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے تو اس خلافت نے زندگی میں کوئی نفع نہیں دیا جو میں اسے مرنے کے بعد بھی اپنی گردن میں ڈالوں اگر وہ خیر ہوتی تو آل ابی سفیان نے اس سے بہت سی خیر اس طرح جمع کر لی ہوتی کہ بنی امیہ اس کی تلاوت نہ لے جاتے اور میں اس کی کٹنی کو اپنی گردن میں نہ ڈالتا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کبھی مجھ سے اس کی باز پرس نہ کرے گا (کہ تم نے کسی کو ولی عہد یا خلیفہ کیوں نہیں بنایا)۔

جب میں مرجاؤں تو ولید بن عتبہ مجھ پر نماز پڑھیں اور خضاک بن قیس لوگوں کو بخگانہ پڑھائیں یہاں تک کہ لوگ اپنے لئے کسی کو خلیفہ منتخب کر لیں اور کوئی شخص خلافت قائم کرے۔

معاویہ بن یزید دفن کر دیئے گئے تو مروان بن حکم ان کی قبر پر کھڑا ہوا اور کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کس کو دفن کیا لوگوں نے کہا کہ معاویہ بن یزید کو اس نے کہا کہ یہ ابو لیلیٰ ہیں از نعم انقراری نے کہا۔

انی اری لفتنا تغلیٰ فراجلہا

میں دیکھتا ہوں کہ فتنوں کی دیکیں ابلتی ہیں

فالملک بعد ابی لیلیٰ لمن فلیا

ابو لیلیٰ کے بعد سلطنت اس کی ہوگی جو غالب آئے گا

ابن زبیر کی بیعت..... شام میں لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا۔ لشکر کے امراء میں سب سے پہلے جس نے مخالفت کی اور ابن زبیر کو دعوت دی وہ نعمان بن بشر تھے جو حمص میں تھے اور زفر بن الحارث قسریں میں تھے۔ دمشق

میں خفیہ طور پر ضحاک بن قیس نے دعوت دی۔ پھر انہوں نے لوگوں کو ابن الزبیر کی بیعت کی علانیہ دعوت دی سب نے ان کی یہ دعوت قبول کر لی اور ان کی بیعت کر لی۔

ابن زبیر کو معلوم ہوا تو انہوں نے ضحاک بن قیس کو شام کی عہدہ داری کے لئے لکھ دیا۔ ضحاک بن قیس نے امراء نے لشکر کو جنہوں نے ابن زبیر کی بیعت کی تھی مدینہ آنے کی دعوت دی وہ ان کے پاس آئے۔

مروان کا ابتدائی ارادہ مروان نے جب یہ دیکھا تو ابن زبیر کی بیعت کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوا تا کہ ان سے بیعت کر لے اور بنی امیہ کے لئے امان طلب کر لے اس کے ساتھ عمرو بن سعید بن العاص بھی روانہ ہوا، یہ لوگ ازراعات میں تھے جو اب شہر البشیر ہے کہ عراق سے آتا ہوا عبید اللہ بن زیاد ملا اس نے مروان سے کہا کہ کہاں کا ارادہ ہے اس نے اپنا ارادہ بیان کیا عبید اللہ نے کہا کہ سبحان اللہ کیا تم اپنے لئے اس بات پر راضی ہو تم ابن ضیب سے بیعت کرو گے حالانکہ بنی عبد مناف کے سردار ہو؟ واللہ تم ان سے زیادہ خلافت کے حق دار ہو۔

لوگوں کی آراء..... مروان نے ان سے کہا کہ پھر کیا رائے ہے۔ اس نے کہا کہ رائے یہ ہے کہ واپس چلو اور اپنی بیعت کی طرف دعوت دو۔ میں قریش اور ان کے غلاموں کا تمہارے لئے ذمہ دار ہوں ان میں سے کوئی تمہاری مخالفت نہ کرے گا۔ عمرو بن سعید نے کہا کہ عبید اللہ نے سچ کہا بے شک تم قریش کی جڑ ہو ان کے شیخ اور ان کے سردار ہو۔ لوگ صرف اس کے لڑکے خالد بن یزید بن معاویہ کی طرف نظر کریں گے تو تم ان کی ماں سے نکاح کر لو۔ وہ تمہاری تربیت میں آ جائے گا۔ اپنی طرف دعوت دو میں تم سے اہل یمن کا ذمہ دار ہوں وہ لوگ میری مخالفت نہ کریں گے عبید اللہ کو وہ لوگ مانتے تھے عبید اللہ نے کہا کہ اس شرط پر کہ تم اپنے بعد میرے لئے بیعت لینا اس نے کہا کہ ہاں مروان عمرو بن سعید اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے واپس ہوئے۔ عبید اللہ بن زیاد جمعہ کو دمشق میں آیا مسجد میں گیا نماز پڑھی پھر نکلا باب القرا دیس میں اتر ا روزانہ سوار ہو کر ضحاک بن قیس کے پاس جاتا سلام کرتا پھر اپنے مکان واپس آ جاتا۔

اس نے ایک روز ان سے کہا کہ اے ابوانیس تم پر تعجب ہے شیخ قریش ہو کر ابن زبیر کی طرف دعوت دیتے ہو اور اپنے آپ کو چھوڑتے ہو حالانکہ لوگوں کے نزدیک تم ان سے زیادہ پسندیدہ ہو لہذا تم اپنی دعوت دو۔

لوگوں کا رد عمل..... انہوں نے تین دن تک اپنی طرف دعوت دی اس پر لوگوں نے کہا کہ تم ہماری بیعت ایک شخص کے لئے چکے پھر بغیر اس کے کہ اس نے کوئی حادثہ پیدا کیا ہو تم اس کی معزولی کی طرف دعوت دیتے ہو ضحاک نے جب یہ دیکھا تو ابن زبیر کی طرف دعوت دینے پر واپس ہوئے۔ اس واقعے نے انہیں لوگوں کے نزدیک مفسد بنا دیا اور ان سے بد دل کر دیا۔

عبید اللہ بن زیاد نے کہا کہ جس نے ابن زبیر کی بیعت کا ارادہ کیا اس نے ان کے ساتھ مکر کیا۔ وہ مدائن اور الحصون میں جنگ کرنے اور اپنے پاس لشکر جمع کرنے نہیں آئے (یعنی ان مقامات میں) ان کے لئے جو بیعت ہوئی وہ محض تمہاری وجہ سے ہوئی اب تم کیا چاہتے ہو کہ دمشق سے نکلو اور لشکروں کو اپنے ساتھ لے ہو۔

ضحاک نکلے اور المرج میں اترے عبید اللہ دمشق میں اور مروان و بنی امیہ ترمیں عبید اللہ و خالد فرزند ابیزید

بن معاویہ الجابیہ میں اپنے ماموں حسان بن مالک بحدل کے پاس رہے۔

مروان کی بیعت کے لئے تدبیریں..... عبید اللہ نے مروان کو لکھا کہ میں لوگوں کو تمہاری بیعت کی دعوت دیتا ہوں تم حسان بن مالک کو لکھو کہ وہ تمہارے پاس آئے وہ تمہاری بیعت سے تمہیں ہرگز نہیں پھیرے گا پھر تم ضحاک کے پاس جاؤ اس نے تمہارے لئے میدان تیار کر دیا ہے۔

مروان نے بنی امیہ اور ان کے اموال کو دعوت دی ان لوگوں نے اس کی بیعت کر لی اس نے یزید کی بیوی خالد بنت ابی ہاشم بن عقبہ بن ربیعہ سے نکاح کر لیا اور حسان بن مالک بن بحدل کو لکھ کر دعوت دی کہ اس سے بیعت کرے اس کے پاس آئے اور اس سے بیعت کرے مگر اس نے انکار کر دیا۔

مروان کو کوئی تدبیر بن نہ پڑی تو اس نے عبید اللہ کو بلا بھیجا عبید اللہ نے لکھا کہ تم اپنے ہمراہ بنی امیہ کو لے کر اس کے مقابلے کے لئے نکلو مروان اور کل بنی امیہ حسان بن مالک کے مقابلے کے لئے نکلے وہ الجابیہ میں تھا جو لوگ وہاں تھے آپس میں اختلاف کر رہے تھے مروان نے اسے اپنی بیعت کی دعوت دی۔

حسان نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر تم لوگ حسان سے بیعت کر لو گے تو تم پر کوڑے کا بندھن اور جوتے کا تسمہ اور درخت کا سایہ بھی حسد کرے گا کیونکہ مروان اور آل مروان قیس کے اہل بیعت ہیں چاہتے ہیں کہ مروان دس کا بھائی ہو اور دس کا باپ ہو لہذا اگر تم نے اس کی بیعت کر لی تو تم لوگ اس کے غلام ہو جاؤ گے لہذا تم لوگ میرا کہنا مانو اور خالد بن یزید سے بیعت کر لو۔

خالد کی بیعت کا مسئلہ..... روح بن زباع نے کہا کہ بڑے سے (یعنی مروان سے) بیعت کرو اور چھوٹے کو (یعنی خالد کو) جوان ہونے دو۔

حسان بن مالک نے خالد سے کہا کہ اے میرے بھانجے میرے خواہش تو تمہارے ہی بارے میں تھی مگر لوگوں نے تمہاری کم سنی کی وجہ سے انکار کیا اور مروان ان لوگوں کے نزدیک تم سے اور ابن زبیر سے زیادہ محبوب ہے خالد نے کہا کہ لوگوں نے میری کم سنی کی وجہ سے انکار نہیں کیا بلکہ تم عاجز ہو کہ میرے لئے بیعت لو اس نے کہا کہ ہرگز نہیں۔

حسان اور اہل اردن نے اس شرط پر بیعت کر لی کہ مروان سوائے خالد بن یزید کے اور کسی کے لئے بیعت نہ لے گا۔ خالد کے لئے حمص کی امارت ہوگی اور عمرو بن سعید کے لئے دمشق کی امارت ہوگی۔

مروان کی بیعت..... الجابیہ میں مروان کی بیعت ۵ اذی القعصر ۶۳ھ میں یوم دو شنبہ کو ہوئی عبید اللہ بن زیاد نے اہل دمشق سے مروان کے لئے بیعت لی اس کے متعلق مروان کو لکھ دیا تو مروان نے کہا کہ اگر اللہ چاہے گا تو وہ میرے لئے ایسی مکمل خلافت کر دے گا کہ اس کی مخلوق میں سے کوئی شخص مجھے اس سے نہ روک سکے گا حسان بن مالک نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔

مروان کا ضحاک سے مقابلہ..... مروان الجابیہ سے چھ ہزار لشکر کے ساتھ روانہ ہوا اور مرج رابط میں

اترا اس کے ساتھیوں میں سے جو دمشق وغیرہ ہم کے لشکریوں میں سے تھے سات ہزار آدمی اس سے مل گئے اب وہ تیرہ ہزار کے ساتھ ہو گیا جن میں اکثر پیدل تھے۔ مروان کے لشکر میں صرف اسی آزاد کردہ غلام تھے جن میں چالیس عباد بن زید کے تھے اور چالیس باقی لوگوں کے۔

مروان کے مہینے پر عبید اللہ بن زیاد (امیر) تھا۔ اور میسرے پر عمرو بن سعید ضحاک بن قیس نے امرائے لشکر کو لکھا سب اس کے پاس المرج پہنچ گئے اور وہ تیس ہزار کے ساتھ ہو گیا۔

ان لوگوں نے وہاں بیس روز قیام کیا روزانہ جنگ کرتے۔ ضحاک بن قیس اور اس کے ساتھ قبیلہ قیس کے بہت سے آدمی مارے گئے ضحاک بن قیس مارا گیا اور لوگ بھاگ گئے تو مروان اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے دمشق آئے اس نے اپنے عاملوں کو لشکروں پر مقرر کر کے بھیج دیا۔ تمام اہل شام نے اس کی بیعت کر لی۔

خالد کے ساتھ مروان کا نامناسب رویہ..... مروان نے خالد بن زید بن معاویہ کو کسی قدر حکومت کا لالچ دیا تھا پھر اسے مناسب معلوم ہوا تو اپنے دونوں بیٹوں عبدالملک اور عبدالعزیز فرزند ان مروان کو اپنے بعد خلافت کے لئے نامزد کیا اس نے چاہا کہ خالد کی قدر رکھتا دے اس کے مرتبے میں کمی کر دے اور لوگوں کو اس سے بے رغبت کر دے حالانکہ جب وہ اس کے پاس آتا تھا تو اسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیتا تھا۔

خالد ایک روز اس کے پاس آیا اور حسب معمول اس مجلس میں بیٹھنے لگا جس میں اسے اکثر بٹھاتا تھا مروان نے اسے جھڑک دیا اور کہا کہ اور تر سرین والے کے بیٹے (تخ) دور ہو اللہ کی قسم میں نے تجھے میں زرا بھی عقل نہیں پائی۔

خالد کا رد عمل..... خالد اسی وقت غضبناک ہو کر اپنی ماں کے پاس واپس گیا اور کہا کہ تو نے مجھے رسوا کیا مجھے سرنگوں اور ذلیل کیا پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے کہا تو نے میرے ساتھ قصور کیا پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ تو نے اس شخص کے ساتھ نکاح کیا جس نے میرے ساتھ یہ یہ کیا اور جو کچھ مروان نے کہا تھا اس سے آگاہ کیا۔

خالد کی والدہ کا انتقام اور مروان کا قتل..... ماں نے کہا کہ یہ بات تم سے اور کوئی نہ سننے پائے اور نہ مروان کو معلوم ہونے پائے کہ تم نے مجھے کچھ بتایا ہے تم جس طرح میرے پاس آتے تھے آتے رہو اور اس وقت تک اس بات کو پوشیدہ رکھو جب تک کہ اس کا انجام نہ دیکھ لو میں اس کے لئے تمہیں کافی ہوں اور میں اس سے تمہاری حفاظت کروں گی۔

خالد خاموش ہو گیا اور اپنے مکان چلا گیا، مروان آیا اور ام خالد بنت ابی ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا جو اس کی بیوی تھی۔ اس نے کہا کہ خالد نے تم سے کیا کہا میں نے آج اس سے کیا کہا اور اس نے میری جانب سے تم سے کیا بیان کیا اس نے کہا کہ خالد نے مجھ سے کچھ نہیں کہا اور نہ مجھے کچھ بتایا۔

مروان نے کہا کہ کیا اس نے تم سے میری شکایت نہیں کی میری تقریر جو اس کے ساتھ ہوئی اور جو گفتگو میں نے اس سے کی وہ اس نے تم سے بیان نہیں کی اس نے کہا کہ یا امیر المؤمنین تم خالد کی نظر میں بہت بزرگ ہو اور تمہاری تعظیم میں اس سے بہت زیادہ ہے کہ تمہاری طرف سے کچھ بیان کرے یا تم کچھ کہو تو وہ اس سے رنج کرے تم

تو اس کے والد کے قائم مقام ہو۔

مروان جھک گیا اور سمجھا کہ معاملہ اسی طرح ہے جس طرح اس سے بیان کیا گیا اور اس نے سچ کہا ہے وہ ٹھہرا رہا یہاں تک کہ جب اس کے بعد کا وقت ہوا اور قیلو لے کا وقت آیا تو وہ اس کے پاس سو گیا۔
والدہ خالدہ زوجہ مروان اور اس کی باندیاں انھیں دروازے بند کر دیئے اس نے ایک تکیہ کا ارادہ کیا اور اسے اس کے منہ پر رکھ دیا پھر وہ اور اس کی باندیاں اسے بے ہوش کرتی رہیں یہاں تک کہ وہ مر گیا۔
وہ کھڑی ہوئی اور اس نے اپنا گریبان چاک کیا اور اپنی باندیوں اور خدمت گاروں کو بھی حکم دیا انہوں نے بھی چاک کیا اور اس پر چیخ چیخ کر روئیں اور کہا کہ امیر المؤمنین کا ایک مر گئے۔

مدت حکومت یہ واقعہ یکم رمضان ۶۵ھ کو ہوا اور مروان اس روز چونسٹھ سال کا تھا اس کی حکومت شام و مصر پر آٹھ مہینے نہ بڑھی اور کہا جاتا ہے کہ چھ مہینے سے زیادہ نہ رہی (پہلے روایت آچکی ہے کہ ۵ اذی القعدہ ۶۳ھ کو مروان کی بیعت کی گئی اس حساب سے اس کی حکومت پورے ساڑھے نو مہینے رہی)۔
علی بن ابی طالب نے ایک روز اسے دیکھا تو کہا کہ یہ اپنی کاکلیں سفید ہونے کے بعد ضرور ضرور گمراہی کا جھنڈا اٹھانے لگا اور اس کے لئے ایک مرتبہ اس طرح حکومت ہوگی جس طرح کتا اپنی ناک چاٹتا ہے۔

عبدالملک بن مروان کی حکومت اس کے بعد اہل شام نے عبدالملک بن مروان سے بیعت کر لی شام و مصر عبدالملک کے قبضے میں رہے جس طرح اس کے والد کے قبضے میں تھے عراق و حجاز ابن الزبیر کے قبضے میں رہے اور دونوں کے درمیان سات سال تک جھگڑا رہا۔ پھر مکے میں ابن زبیر ۱۷ جمادی الاولیٰ ۶۲ھ یوم سہ شنبہ قتل کئے گئے جو اس وقت بہتر سال کے تھے اس کے بعد عبدالملک بن مروان کی حکومت پورے طور سے قائم ہو گئی۔
مروان نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ جس نے کوئی چیز صلہ رحمی کے لئے حب کر دی تو وہ اس میں رجوع نہ کرے۔

نشان اور زید بن ثابت اور بسرہ بن صفوان سے بھی روایت کی ہے مروان نے سہل بن سعد السامعی سے بھی روایت کی ہے۔

مروان کا طرز عمل مروان مدینے منورہ کے جب گورنر تھے صحابہ کرام کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیتا اور جس چیز پر وہ اتفاق کرتے اسی عمل کرتا اس نے پیانہ (صاع) جمع کئے ان سب کو جانچا اور اسے اختیار کیا جو سب سے زیادہ صحیح تھا اس نے حکم دیا کہ اسے ناپا جائے وہ صاع مروان کہلایا حالانکہ وہ صاع مروان نہ تھا رسول اکرم ﷺ کا ہی صاع تھا لیکن مروان نے ان سب صاعوں کو جانچا تھا اور ان میں جو سب سے زیادہ درست تھا اسی پر پیمائش قائم کر دی۔

عبداللہ بن عامر ابن کریم بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی کنیت ابو عبد الرحمن تھی اور والدہ دجاجہ بنت اسماء بن صلت بن حبیب بن حارثہ ابن ہلال بن حزام بن سالم بن عوف بن امری القیس بن بہشہ

اولاد..... عبداللہ بن عامر کے بارہ لڑکے اور چھ لڑکیاں پیدا ہوئیں

عبدالرحمن ام ولد سے تھے جو لا ولد یوم النجمل میں مقتول ہوئے

عبداللہ اپنے والد سے پہلے ہی وفات پا گئے اور عبدالملک و زینب ان سب کی والدہ کیسہ بنت الحارث بن کریم بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس تھیں۔ کیسہ کی والدہ بنت ارطاة بن عبد شریل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی تھیں اور بنت ارطاة کی والدہ اروی بنت عبدالملک بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

عبدالکلیم و عبدالحمید دونوں کی والدہ ام حبیب بنت سفیان بن عوف بن عبداللہ بن عامر بن ہلال بن عامر بن عوف بن الحارث بن عبد مناة بن کنانہ تھیں۔

عبدالحمید ام ولد سے تھے۔

عبدالرحمن اصغر اور عبدالسلام جو لا ولد مر گئے ان دونوں کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

عبدالرحمن و ابوالنضر بھی ام ولد سے تھے

عبدالکریم و عبدالجبار اور امۃ الحمید ان سب کی والدہ ہند بنت سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی تھیں۔ ہند کی والدہ خفاء بنت ابی جہل بن ابی ہشام بن الممغیرہ تھیں۔ اور خفاء کی والدہ اروی بنت اسید بن ابی العاص بن امیہ تھیں

ام کلثوم بنت عبداللہ ان کی والدہ امۃ اللہ بنت الوارث ابن الحارث بن ربیعہ بن خویلد بن نفیل بن عمرو بن کلاب تھیں۔

امۃ الغفار بنت عبداللہ ان کی والدہ ام ابان بنت مکتبہ بن جابر بن اسمین بن عمرو بن سنان بن عمرو بن ثعلبہ بن یربوع بن الدول بن حنیفہ قبیلہ ربیعہ سے تھیں
عبدالاعلیٰ بن عبداللہ اور امۃ الواحد ام ولد سے تھیں
ام عبدالملک ان کی والدہ بنی عقیل میں تھیں۔

پیدائش اور ابتدائی حالات..... لوگوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عامر ہجرت کے چار سال کے بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ ۷ھ میں جب عمرہ قضاء ہوا اور رسول اکرم ﷺ عمرہ کے لئے تشریف لائے تو ابن عامر کو جو تین سال کے تھے آپ کے پاس لایا گیا۔ آنحضرت نے مجبور چبا کر ان کے تالو میں لگا دی۔ انہوں نے زبان سے نکال کر اسے چاٹا اور اپنا منہ کھول دیا۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا کہ یہ المسلمیہ کا بیٹا ہے لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں فرمایا کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور تم سب سے زیادہ ہمارا مشابہ ہے وہ سیراب ہوگا عبداللہ ہمیشہ شریف رہے نجی کریم اور بہت مال و اولاد والے تھے۔ تیرہ سال کے تھے جب ان کے ہاں عبد الرحمن پیدا ہوئے۔

امارت..... جب عثمان بن عفان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ابو موسیٰ الاشعریٰ کو چار سال تک بصرے کی امارت پر برقرار رکھا جیسا کہ عمر نے انہیں اشعری کے بارے میں وصیت کی تھی پھر انہیں معزول کر دیا اور بصرے پر اپنے ماموں زاد بھائی عبداللہ بن عامر بن کریم بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس کو والی بنایا جو پچیس سال کے تھے۔ ابو موسیٰ کو لکھا کہ میں نے تمہیں کمزوری و خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا مجھے رسول اکرم ﷺ ابو بکر و عمرؓ کا تم کو عامل بنانے کا زمانہ یاد ہے مجھے تمہاری فضیلت معلوم ہے تم مہاجرین اولین میں سے ہو لیکن میں عبداللہ بن عامر کا حق قرابت داری ادا کرنا چاہتا ہوں اور میں نے انہیں حکم دیا ہے کہ تمہیں تمیں ہزار درہم دیں دیں۔

ابن عامر اور ابو موسیٰ کا مکالمہ..... ابو موسیٰ نے کہا کہ اللہ کی قسم عثمانؓ نے مجھے بصرے سے اس حالت میں معزول کیا کہ میرے پاس کوئی دینار نہ تھا نہ درہم۔ یہاں تک کہ مدینے سے میرے عیال کے لیے کے وظیفے آئے۔ میں اس وقت تک بصرہ چھوڑنے کے قابل نہ ہوا جب تک کہ میرے عیال کے مال میں دینار و درہم نہ ہو گیا۔ انہوں نے ابن عامر سے کچھ نہیں لیا۔

ان کے پاس ابن عامر آئے اور کہا کہ اے ابو موسیٰ آپ کے بھائی کی اولاد میں مجھ سے زیادہ آپ کی فضیلت کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر آپ ٹھہریں تو آپ ہی اس شہر کے امیر ہیں۔ اور اگر آپ کوچ کریں۔ تو آپ کے ساتھ احسان کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا میرے بھتیجے اللہ تمہیں جزائے خیر دے پھر کوفہ کی جانب کوچ کیا

عادات و اخلاقیات..... ابن عامر غنی، بہادر اپنی قوم اور قرابت داروں کے ساتھ احسان کرنے والے، ان لوگوں میں محبوب اور رحیم تھے۔، بسا اوقات جہاد کرتے۔ لشکر میں کجاوہ گر پڑتا تو اتر کر اس کی اصلاح کرتے۔

بجستان اور دوسرے علاقوں کی فتح..... ابن عامر نے عبدالرحمن بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس کو بجستان روانہ کیا۔ انہوں نے اسے اس صلح پر فتح کیا کہ وہاں نیولے اور ساہی کو نہ مارا جائے گا یہ شرط وہاں والے پھندار سانپ ہونے کی وجہ سے ہوئی کیونکہ یہ دونوں انہیں کھا جاتے ہیں۔

ابن عامر مقام الدوار گئے اور اسے بھی فتح کیا۔ ابن عامر ملک البارز اور قلعہ ہائے فارس پر جنگ کرتے رہے، علاقہ اصطر کے البیضاء کے باشندے اس پر غالب آ گئے تھے ابن عامر ادھر بھی گئے تھے اور اسے دوبارہ فتح کیا انہوں نے جو رکاوٹ علاقہ دار الجبرد کے انکاریاں اور الفسجان کو بھی فتح کیا۔

پھر ان کے دل میں خراسان کی خواہش ہوئی ان سے کہا گیا کہ وہاں یزدجرد بن شہر بن کسریٰ ہے اس کے فارس کے نکلن ہیں جس وقت اہل نہاد کو شکست ہوئی تو وہ لوگ خزانے کسریٰ کے پاس اٹھالے گئے تھے۔ انہوں نے اس بارے میں عثمان کو لکھا عثمان نے انہیں جواب دیا کہ اگر تم چاہو تو جاؤ۔

ابن عامر نے تیاری کی لشکر بھیجے اور خود بھی روانہ ہوئے بصرے میں نماز پڑھانے پر ابو الاسود الدولی کو مامور کیا اور خراج پر راشد الحدیدی کو جو الازد میں سے تھے پھر وہ اصطر کے راستے پر روانہ ہوئے اور خراسان اور کرمان کا درمیانی راستہ اختیار کیا۔ یہاں تک کہ جنگ طہین کے لئے (جو خراسان کے سوشہر ہیں) نکلے اور دونوں کو فتح کیا

مقدمہ لشکر پر قیس بن ایشم ابن اسماء بن صلت اسکی تھے۔ ان کے ساتھ عرب کے نوجوان تھے۔

ابن عامر نے مرو کی طرف توجہ کی اور حاتم بن النعمان الباہلی اور نافع بن خالد الطاحی کو روانہ کیا دونوں نے آدھا آدھا شہر فتح کر لیا۔ قوت اور غلبہ کے ساتھ اس کے دیہات کو بھی فتح کر لیا شہر کو ان دونوں نے صلح سے فتح کیا۔ یزید جرد پہلے ہی قتل کیا جا چکا تھا۔ شکار کے لئے نکلا تھا ایک چکی میں دانت بنانے والے کے پاس سے گزرا تو اس نے اسے مارا دانت بنانے والا برابر اسے کلہاڑی سے مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے اس کا بھیجا گرا دیا۔

ابن عامر مروالروز کا قصد کیا۔ اور عبداللہ بن سوار بن ہمام العبدی کو روانہ کیا انہوں نے اسے فتح کیا۔ یزید الجرجی کو زام و باخرز و جویں کی، جانب روانہ کیا ان سب کو انہوں نے قوت اور غلبہ کے ساتھ فتح کیا۔ عبداللہ بن خازم کو سرخس کی جانب روانہ کیا ان لوگوں کے رئیس (مرزبان) نے صلح کر لی۔

ابن عامر نے ابرشہر، موس، طخارستان، نیشاپور۔ بوشخ، بازغیس، ایورو، بلخ الطاتعان اور الغاریاب کو بھی فتح کیا پھر صبرہ بن شیبان الازدی کو ہرات کی جانب بھیجا، انہوں نے دیہات فتح کر لئے شہر پر قابو نہ چلا عمران بن الفضل البرجمی کو مال کی جانب بھیجا انہوں نے اسے بھی فتح کر لیا۔

قریش کا رویہ .. ابن عامر نے احنف بن قیس کو خراسان میں چھوڑا۔ چار ہزار آدمیوں کے ہمراہ مرو میں

اترے پھر حج کا احرام باندھا۔ عثمان نے لکھ کر ڈرایا انہیں کمزور بنایا اور کہا کہ تم نے مصیبت کو چھیڑ لیا۔

عثمان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ اپنی قوم کے ساتھ احسان کرو جو انہوں نے کیا، علی بن ابی طالب کو تین ہزار درہم اور کپڑے بھیجے جب درہم وغیرہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ الحمد للہ ہم دیکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کی میراث دوسرے لوگ کھاتے ہیں۔

عثمان کو معلوم ہوا تو انہوں نے ابن عامر سے کہا کہ اللہ تمہاری رائے کو رسوا کرے تم علی بن ابی طالب کو تین ہزار درہم بھیجتے ہو انہوں نے کہا کہ میں نے بہت زیادہ دینا پسند نہیں کیا انہوں نے کہا کہ اور زیادہ دو ابن عامر نے بیس ہزار درہم اور وہ چیز بھی بھیجی جو ان درہموں کے ساتھ تھی۔

علی شام کی مسجد گئے اور اپنے حلقے میں پہنچے اہل حلقہ ابن عامر کے قبیلہ قریش کے ساتھ احسانات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ علی نے کہا کہ وہ نوجوانان قریش کے سردار ہیں جن کو کوئی مقابل نہیں انصار نے بھی گفتگو کی ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ احسان کرنے سے ان کو مجبور کر کے اسلام لانے والوں نے محض دشمنی کی وجہ سے انکار کیا۔

بصرہ کے بعض علاقوں کی فتح عثمان کو معلوم ہوا تو انہوں نے ابن عامر کو بلا کر کہا کہ اے ابو عبد الرحمن اپنی آبرو و بچاؤ انصار نے گشت کیا ان کی زبانیں تمہیں بھی معلوم ہیں۔ انہوں نے انصار میں خوب احسانات کئے اور کپڑے تقسیم کئے لوگوں نے ان کی تعریف کی۔

عثمان نے ان سے کہا کہ اپنے کام پر واپس جاؤ وہ اس حالت میں واپس ہوئے کہ لوگ کہہ رہے تھے ابن عامر نے کہا ابن عامر نے کیا۔ ابن عامر نے کہا کہ جب کمائی حلال ہوتی ہے تو خرچ بھی پاک ہوتا ہے اہل بصرہ جب ان کا تاب نہ لائے تو عثمان کو لکھ کر جہاد کی اجازت چاہی انہوں نے اجازت دے دی۔

ابن عامر نے ابن سمرہ کو آنے کا لکھا۔ است اور اس کے مضافات کو فتح کیا قائل و زابلستان گئے اور ان دونوں کو بھی فتح کر لیا غنائم ابن عامر کو بھیج دیے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ ابن عامر خراسان پر بتدریج قبضہ کرتے رہے یہاں تک کہ ہرات۔ بوشخ طالقان، سرخس، ابرشہر، فاریاب، اور بلخ کو بھی فتح کر لیا یہی خراسان تھا جو ابن عامر اور عثمان کے زمانے میں تھا۔

بصرہ میں بازاروں کا بنانا..... ابن عامر بصرہ کے بنی امیر رہے عثمان بن عفان کے حکم سے عامر ابن عبد قیس الغبری کو بصرے سے شام بھیجا بصرے میں بازار بنائے جس کے لئے مکانات خرید کر گرائے اور بازار بنائے۔

دیگر رفاہی کام..... وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرے میں خبز (سوت ریشم ملا ہوا کپڑا) پہنا۔ خاکی رنگ کا جب پہنا تو لوگوں نے کہا کہ امیر نے ریشم کی کھال پہن لی سرخ جب پہنا تو لوگوں نے کہا کہ امیر نے لال کرتا پہنا۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عرفات میں حوض بنائے اور ان حوضوں تک نہر جاری کی اور لوگوں کو سیراب کیا جو آج تک جاری ہے۔

قتل عثمان اور ابن عامر کی واپسی عمال کی شکایتیں جب دور ہو گئیں اور عثمان ان سب سے راضی ہو گئے تو ان شرائط میں جو لوگوں کے ساتھ طے پائیں ان میں یہ بھی تھا کہ ابن عامر کو ان لوگوں میں محبوب ہونے اور ان کے قبیلہ قریش کے ساتھ احسان کرنے کی وجہ سے انہیں بصرے پر برقرار رکھے۔

لوگ عثمان کے معاملے میں الجھ گئے تو ابن عامر نے مجاشع بن مسعود کو بلایا اور لشکر عثمان کی جانب ان کی مدد کے لئے روانہ کیا لوگ روانہ ہوئے۔ حجاز کے قریبی حصوں میں تھے کہ ان کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت نکلی ان کو ایک شخص ملا در یافت کیا کہ کیا خبر ہے اس نے کہا کہ معاذ اللہ اللہ کا دشمن پیر دراز ریش (یعنی عثمان) قتل کر دئے گئے یہ ان کے بال ہیں زفر بن حارث جو اس زمانے میں غلام تھے اور مجاشع ابن مسعود کے ساتھ تھے نے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ وہ پہلا مقتول تھا جو خون عثمان میں قتل کیا گیا مجاشع بصرہ واپس آ گئے۔

ابن عامر نے جب یہ دیکھا تو جوق کچھ بیت المال میں تھا سب لا دیا بصرے پر عبد اللہ بن عامر الحضری کو قائم مقام بنایا اور خود مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گئے وہاں طلحہ و زبیر و عائشہ کے پاس پہنچے جو شام کا ارادہ کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ نہیں آپ لوگ بصرہ آئیے وہاں لوگوں پر میرے احسانات ہیں وہ مال کی جگہ ہے اور اس میں لوگوں کی ایک تعداد ہے اللہ کی قسم اگر میں چاہتا تو اس سے نہ اٹھتا یہاں تک کہ بعض کو بعض سے پٹوا دیتا طلحہ نے کہا کہ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا کیا تم شمیم کے کندھوں پر ڈر گئے۔

بصرہ واپسی اور جنگ جمل کی ابتداء..... سب کی رائے بصرہ جانے پر ہو گئی ابن عامر ان لوگوں کو بصرہ لائے جنگ جمل میں جو ہونا تھا وہ ہوا، لوگوں کو شکست ہو گئی عبد اللہ بن عامر زبیر کے پاس آئے ان کے ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اے ابو عبد اللہ میں تمہیں امت محمد ﷺ کیت بارے میں قسم دیتا ہوں کیونکہ آج کے بعد اندیشہ ہے کہ یہ

امت باقی نہ رہے گی زبیر نے کہا کہ دونوں لشکروں کو پریشان ہونے کے لئے چھوڑ دو کیونکہ شدید خوف کے ساتھ امیدیں ہوتی ہیں۔

ابن عامر شام کے لشکر میں شامل ہو گئے دمشق میں اترے دمشق کے بارے میں درجہ ذیل شعر کہے۔

اثانی من الأبناء ان ابن عامر
میرے پاس خبر آئی کہ ابن عامر نے
انا ج القی فی دمشق المراسیا
دمشق میں قیام کیا اور وہیں لشکر ڈال دیئے
بطیف بحمامے دمشق و قصر
دمشق کے دونوں حمام اور اس کے ایوان کا
بعیثک ان لم یاتک القوم راضیا
تیری زندگی کی قسم اگر وہ کو خوش نہ کر سکا تو کیا ہوگا
رای یوم انقاء الفراض و قیعه
وہ ایک ہنگامے کو خود دیکھ رہا ہے
دکان الیہا قبل ذالک داعیا
جس کے برپا ہونے کی خود اس نے دعوت دی تھی
کان السریجیات فوق رؤسہم
ایہ لگتا ہے کہ ان کے سروں پر تلواریں
بوارق غیث راح اوطف دانیہ
جیسے ابر میں برق تاباں ہو یا چمکنے کے قریب ہو
فتندید الم یسر النامثله
اس نے ایسی نظیر دکھائی جیسی کسی نے نہیں دیکھی تھی
وکان عراقنا صبح شامیا
وہ پہلے عراقی تھا اب شامی ہو گیا

ابن عامر بصرے سے چلے گئے تو علی نے وہاں عثمان بن حنیف الانصاری کو بھیجا وہ وہیں تھے کہ عائشہ و طلحہ و زبیر ان کے پاس آئے عبداللہ بن عامر شام میں معاویہ کے پاس تھے جنگ صفین میں ان کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا۔

معزولی..... البتہ جب حسن بن علی نے معاویہ سے بیعت کر لی تو انہوں نے بسر بن ابی ارطاة کو بصرہ کا گورنر بنایا پھر معزول کر دیا ان سے ابن عامر نے کہا کہ وہاں ایک قوم کے پاس میری کچھ امانتیں ہیں اگر آپ مجھے بصرہ کا گورنر نہ بنائیں گے تو میری امانتیں چلی جائیں گی انہوں نے تین سال تک انہیں بصرہ کا گورنر بنا دیا۔

وفات ابن عامر کی وفات معاویہ سے ایک سال پہلے ہوئی۔ معاویہ نے کہا کہ اللہ ابو عبد الرحمن پر رحمت کرے جن پر ہم فر کرتے تھے اور ناز کرتے تھے۔

عبید اللہ بن عدی الاکبر... ابن الخیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی تھیں۔ ان کی والدہ ام قتال بنت اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی تھیں۔
اولاد..... عبید اللہ بن عدی کے یہاں مختار پیدا ہوئے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 حمید بنت عبید اللہ کی والدہ میمونہ بنت سفیان بن فہم تھیں، عبید اللہ کی ایک اور بیٹی تھیں جن کی والدہ قبیلہ فہم سے تھیں۔

حدیث میں مرتبہ..... عبید اللہ بن عدی نے عمرو و عثمان سے روایت کی ہے۔ مدینہ منورہ میں علی بن ابی طالب کے مکان کے پاس ان کا مکان تھا۔ عبید اللہ بن عدی کی وفات مدینہ منورہ میں ولید بن عبد الملک کی خلافت کے زمانے میں ہوئی ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

عبد الرحمن بن زید..... ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب انکی والدہ لبابہ بنت ابی لبابہ بن عبد الممنذ را بن رفاعہ بن زبیر بن زید بن ابی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصار میں سے تھیں۔

اولاد..... عبد الرحمن بن زید کے یہاں عمر پیدا ہوئے ان کی والدہ ام عمار بنت سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ بن الحارث بن حبیب بن الحارث بن مالک بن حطیط ابن حبشم بن قصی تھیں۔
 عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ایک دوسرے لڑکے دونوں کی والدہ فاطمہ بنت عمر بن الخطاب تھیں۔ فاطمہ کی والدہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام ابن المغیرہ تھیں
 عبد العزیز و عبد الحمید جو عمر بن عبد العزیز کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے اور ام حبیل و ام عبد اللہ ان سب کی والدہ میمونہ بنت بشر بن معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکاء بنی عامر بن صعصعہ میں سے تھیں۔
 اسید ابو بکر و محمد و ابراہیم ان سب کی والدہ سودہ بنت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب تھیں۔

سماعت حدیث.. عبد الملک اور ام عمرو و ام حمید و حفصہ و ام زید یہ سب مختلف ام ولد سے تھے۔

رسول اکرم ﷺ کی وفات کے وقت عبد الرحمن بن زید بن الخطاب چھ سال کے تھے انہوں نے عمر بن خطاب سے حدیث سنی ہے۔

عاصم بن عمر کے ساتھ دریا میں نہانا..... عبدالرحمن بن زید بن الخطاب سے مروی ہے کہ میں اور عاصم بن عمر بن خطاب دریا میں بحالت احرام میں تھے وہ میرا سر پانی میں ڈبو دیتے اور میں ان کا سر پانی میں ڈبو دیتا حالانکہ عمر ساحل سے دیکھ رہے تھے۔

نام کی تبدیلی اور اس کی وجہ..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے عبدالحمید کے والد کی طرف دیکھ جن کا نام محمد تھا۔ ایک شخص انہیں کہہ رہا تھا اے محمد لہذا تمہارے ساتھ یہ کرے اور یہ کرے عمر نے اس شخص کو گالی دیتے سنا تو کہا کہ اے ابن زید قریب آؤ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری وجہ سے محمد ﷺ کو گالی (اصفہ نمبر ۷) دی جاتی ہے اللہ کی قسم جب تک میں زندہ ہوں تمہیں محمد نہیں پکارا جائے گا ان کا نام انہوں نے عبدالرحمن رکھا

وفات اور تدفین..... ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے عبدالرحمن بن زید بن خطاب کے حنوط لگایا انہیں کفن دیا اٹھایا مسجد میں گئے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا محمد بن عمر نے کہا عبدالرحمن بن زید نے عبداللہ بن الزبیر بن العوام کے زمانے میں وفات پائی۔

معزولی کا واقعہ..... عبدالرحمن بن عبداللہ بن زید بن الخطاب سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن زید بن معاویہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے گورنر تھے۔ وہ اس کے پاس گئے اور سات روز ٹھہرے ایک سفید پیشانی اور سفید پاؤں والے گھوڑے پر وہ اس طرح بھگاتے ہوئے نکلے کہ ان کے ہاتھ پر ایک باز تھا میں نے کہا کہ جو ان کے پاس ہے وہ بہتر ہے میں ان کے قریب گیا اور ان سے کلام کیا تو ان کی عقل میں فتور پایا زید نے انہیں مکہ مکرمہ واپس کر دیا عبداللہ بن الزبیر نے ان کے پاس لوگوں کی آمد و رفت پسند کی۔ زید کو معلوم ہوا تو انہیں مکہ مکرمہ سے معزول کر دیا اور حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ کو اس کا گورنر بنایا۔

عبدالرحمن بن سعید.. ابن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح ابن عدی بن کعب ان کی والدہ امامہ بنت الدجیع قبیلہ غسان کی تھیں۔

اولاد..... عبدالرحمن بن سعید کے یہاں زید پیدا ہوئے اور سعید جن کی کوئی اولاد نہ تھی اور فاطمہ ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔

عمرو بن عبدالرحمن کی والدہ بنی حطمہ میں سے تھیں۔ ایک روایت ہے کہ ان کی والدہ ام ثابت تھیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ام اناس بنت ثابت ابن قیس بن ثمال تھیں۔

ابو بکر بن عثمان جن کا تعلق جو آل یربوع تھا ان سے مروی ہے کہ عبدالرحمن ابن سعید بن زید بن عمرو العدوی عمر بن خطاب کے پاس آئے۔ ان کا نام موسیٰ تھا انہوں نے ان کا نام عبدالرحمن رکھ دیا جو آج تک قائم ہو گیا یہ اس وقت ہوا جب عمر نے ارادہ کیا کہ جو لوگ انبیاء کے ہم نام ہیں ان کے نام بدل دیں۔

عبدالرحمن کو دئے گئے غسل کی تفصیل..... نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ کو عبدالرحمن بن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی طرف بلایا گیا۔ وہ جمعہ کی نماز کے لئے اپنے کپڑوں میں خاص خوشبو کی دھوئی دے رہے تھے ان کے پاس گئے ہم لوگ بھی ساتھ ہوئے۔ ان کے حکم سے میں نے عبدالرحمن بن سعید کو غسل دیا ابن عمرؓ پانی ڈالتے رہے۔ ایک شخص نے ان کے سر کے اگلے حصے اور چہرے کو غسل دیا نتھنوں اور منہ میں پانی ڈال ان کی گردن اور سینے اور شرم گاہ کو غسل دیا۔

برہنہ کرنے سے پہلے ان کی شرم گاہ کو کپڑے سے ڈھانک کر غسل دیا۔ قدموں تک پہنچے تو انہیں پلٹ دیا اور پیچھے کے حصے کو غسل دیا جیسا کہ ہم نے ان کے آگے کے حصے کو غسل دیا۔ پھر اس نے انہیں گھٹنوں کے بل بٹھا دیا اور ایک شخص نے ان کے شانے پکڑ لئے پیٹ نچوڑا۔ ایک شخص ان پر پانی ڈالتا جاتا تھا۔

ایک مرتبہ غسل دیا دوبارہ پیری کے پانی سے تیسری مرتبہ بھی پانی سے اور اس پر کافور چھڑکتا جاتا تھا۔ یہ تین غسل ہوئے پھر انہیں کسی کپڑے سے پونچا نتھنوں میں منہ میں اور کانوں میں اور شرم گاہ میں روئی رکھ دی۔

متکفین..... کفن مایا گیا جو پانچ کپڑے تھے انہیں کرتہ پہنایا گیا جس میں گھنڈیاں نہ تھیں۔ آگے کے حصے میں اور سر اور چہرے کے پاس حنوط (عطر میت) لگایا گیا تا آنکہ ان کے پاؤں تک پہنچ گیا جو بڑھا وہ پاؤں پر لگا دیا گیا چہرہ اور سر عمدے میں لپیٹا گیا پھر تین چادروں میں رکھا گیا وہ اس میں اس طرح داخل کئے گئے کہ وہ نہیں لگائی گئی۔ نافع نے کہا کہ عمر بن خطاب اور عبدالرحمن بن سعید بن زید اور واقد بن عبداللہ بن عمر کو اسی طرح غسل دیا گیا۔

حدیث میں مقام... عبدالرحمن ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

محمد بن طلحہ... ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ان کی والدہ حمزہ بنت جحش بن ربیعہ تھیں۔ حمزہ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم ابن عبدمناف بن قصی تھیں۔

اولاد..... محمد بن طلحہ کے یہاں ابراہیم الاعرج پیدا ہوئے جو شریف و بہادر تھے عبداللہ بن الزبیر نے عراق کا گورنر بنایا تھا۔ اور سلیمان بن محمد انہیں سے ان کی کنیت تھی اور داؤد اور ام القاسم ان سب کی والدہ خولہ بنت منظور بن زبان ابن سیار بن عمر بن جابر بن عقیل بن بلال بن می بن مازن بن فزارہ تھیں۔ ان لوگوں کے اخیانی بھائی حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب تھے جن کی والدہ بھی خولہ بنت منظور بن زبان تھیں۔

ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے مروی ہے کہ جب حمزہ بنت جحش کے یہاں محمد بن طلحہ پیدا ہوئے تو انہیں رسول اکرم ﷺ کے پاس لائیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان کا نام رکھ دیجئے فرمایا ان کا نام محمد اور کنیت ابو سلیمان ہے میں اپنے نام اور کنیت کو ان کے لئے جمع نہیں کروں گا۔

محمد بن طلحہ کی دایہ سے مروی ہے کہ جب محمد بن طلحہ پیدا ہوئے تو انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لائے

آپ ﷺ نے پوچھا کہ تلوگوں نے ان کا نام کیا رکھا عرض کی کہ محمد فرمایا کہ یہ میرے ہم نام ہیں ان کی کنیت ابو القاسم ہے۔

ابوبکر بن حفص بن عمر بن سعد سے مروی ہے کہ محمد بن طلحہ اور محمد بن ابی بکر کی کنیت ابو القاسم تھی۔ محمد بن عمر نے کہا کہ عبد اللہ بن محمد بن عمران بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ کہتے تھے کہ محمد بن طلحہ کی کنیت ابو القاسم تھی انہوں نے اپنے بیٹے کی بھی یہی کنیت رکھی اور ان کا نام محمد رکھا۔ ان کے والد محمد بن عمران بن ابراہیم پہلی کنیت لیتے تھے۔ ابوسلیمان بن محمد بن طلحہ کی وہ کنیت تھی جو پہلے ہم سے روایت کی گئی۔ ان کے اہل بیت اسی کو بیان کرتے تھے اور اسی کو روایت کرتے تھے۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے عبد اٹمید کے والد کی طرف دیکھا ان کا نام محمد تھا ایک آدمی انہیں کہہ رہا تھا کہ اللہ تمہارے ساتھ یہ مرے وہ مرے انہیں گالیاں دینے لگا۔ عمر نے اس وقت کہا کہ اے ابن زید میرے قریب آؤ اور کہا کہ کیا میں یہ نہیں دیکھتا کہ محمد ﷺ کو تمہاری وجہ سے گالی دی جاتی ہے اللہ کی قسم جب تک میں زندہ ہوں تمہیں محمد نہیں پکارا جائے گا انہوں نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا۔

ان کا نام تبدیل نہ ہونے کی وجہ . . امیر المؤمنین نے طلحہ کے بیٹوں کو بلا بھیجا جو اس زمانے میں سات تھے۔ ان کے بڑے سردار محمد بن طلحہ تھے چاہا کہ ان کا نام بدل دیں تو محمد بن طلحہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اللہ کی قسم جنہوں نے میرا نام محمد رکھا وہ محمد ﷺ ہی تھے مرنے کے بعد کہ انھیں باؤ اس کی طرف کوئی گنجائش نہیں جس کا نام محمد ﷺ نے رکھا۔

محمد بن عثمان العمری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کو ضرر نہ ہوگا اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

حدیث میں مرتبہ . محمد بن عمر نے کہا کہ محمد بن طلحہ کی ذاتی فضیلت اور ان کی عبادت کی وجہ سے ان کا نام سجاد (بہت سجدے کرنے والا) رکھ دیا گیا تھا۔ انہوں نے عمر بن خطاب سے روایت سنی ہے۔ انہیں عمر بن خطاب نے اپنی خالہ زینب بنت جحش زوجہ رسول اللہ ﷺ کی قبر میں اترنے کا حکم دیا تھا انشہ کے ہمراہ جنگ جمل میں موجود تھے اور اسی روز شہید ہوئے ثقیف اور قلیل الحدیث تھے۔

امامت کا مسئلہ . . جب لوگ بصرہ آئے تو انہوں نے بیت المال کو لے لیا جس پر طلحہ وزبیر نے مہر لگا دی نماز کا وقت آ گیا تو طلحہ وزبیر ایک دوسرے پر ڈالنے لگے قریب تھا کہ نماز فوت ہو جائے پھر اس پر صلح ہوئی کہ ایک نماز عبد اللہ بن زبیر پڑھائیں ایک نماز طلحہ بن محمد پڑھائیں۔

پہلی نماز میں ابن الزبیر آگے بڑھے تو انہیں محمد بن طلحہ نے پیچھے کر دیا محمد بن طلحہ آگے بڑھے تو انہیں عبد اللہ بن زبیر نے پیچھے کر دیا دونوں قرعہ ڈالا تو محمد بن طلحہ نے قرعہ میں انہیں غالب کر دیا وہ آگے بڑھے اور نماز میں یہ سورۃ پڑھی۔ سال سائل بعذاب واقع۔

جنگ جمل میں شرکت..... لوگوں نے بیان کیا کہ جنگ جمل میں محمد بن طلحہ نے نہایت شدید قتل کیا جب معاملہ مضبوط ہو گیا اور اوٹ کے پیر کاٹ ڈالے گئے اور ہر وہ شخص قتل کر دیا گیا جس نے اس کی تکمیل پکڑی۔ تو محمد بن طلحہ آگے بڑھے انہوں نے اوٹ کی تکمیل پکڑی جس پر عائشہ تھیں عائشہ سے کہا کہ اب ام المؤمنین آپ کی یہ رائے ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تم تمام بنی آدم سے (جو اس وقت موجود ہیں) بہتر ہو وہ پکڑے رہے۔

قتل..... عبداللہ بن کمیر جو بنی عبداللہ بن غطفان کا ایک شخص تھا اور بنی اسد کا حلیف تھا سامنے آیا ان پر نیزے سے حملہ کر دیا اس سے محمد نے کہا کہ میں تجھے حم یا دولا تا ہوں مگر اس نے انہیں نیزہ مار کر قتل کر دیا۔
کہا جاتا ہے کہ جس نے انہیں قتل کیا وہ ابن مکیس الازدی تھا بعضوں نے کہا کہ معلو یہ بن شداد العبسی تھا اور بعضوں نے کہا کہ عصام بن المقتدر النعری تھا

قاتل کے اشعار..... محمد کو سجاد (بہت سجدے کرنے والا) کہا جاتا تھا وہ سب سے زیادہ طویل نماز پڑھتے تھے ان کے قاتل نے درج ذیل اشعار کہے۔

واشعث قوام بآیاتر بہ

وہ پریشان حالت والے کہ اپنے پروردگار کی آیتوں پر

قلیل الاذی فیما تری العین مسلم

نہایت درجہ قہر رہنے والے تھے جہاں تک آنکھ دیکھ سکتی ہے بہت کم آزار مسلمان تھے۔

ہتکت لہ بالرمح حبیب قمیصہ

میں نے نیزے سے اس کے کرتے کا گریبان چاک کر دیا

فخر صریعا للیدین وللقم

وہ اپنے ہاتھ اور منہ کے بل چھڑ کر گرے۔

یذکرنی حم والرمح شارع

مجھے اس وقت حم یاد دلاتا ہے جب کہ نیزہ بازی شروع ہو گئی

نہلا تلاحم قبل التقدم

اس نوبت آنے سے پہلے خود حم کیوں نہ پڑھی۔

سنی غیر شنی غیر ان لیس تابعا

وہ حق بات پر نہیں ہے جو علی کے تابع نہیں ہے

علیا ومن لا یتبع الحق یندم

اور جو حق کے تابع نہیں ہوتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔

محمد کی لاش پر حضرت علی کا گزر..... لوگوں نے بیان کیا کہ جنگ جمل میں لوگ تیرہ ہزار مقتول چھوڑ کر بھاگے۔ اسی رات علی اپنے ہمراہ روشنی لے کر مقتولین میں گئے تو محمد بن طلحہ بن عبید اللہ کی لاش پر نرے حسن بن علی کی طرف اپنا سر پھیر کر کہا کہ اے حسن رب کی قسم جیسا کہ تم دیکھتے ہو سجاد (محمد بن طلحہ) مقتول ہیں ان کے والد نے انہیں میدان میں بچھاڑا اگر ان کے والد نہ ہوتے اور ان کے ساتھ نیکی نہ ہوتی تو وہ اپنے تقویٰ اور بزرگی کی وجہ سے اس میدان میں نہ نکلتے۔

حسن نے ان سے کہا کہ آپ کو انہوں نے اس سے بے نیاز نہیں کیا تھا علی نے کہا کہ اے حسن نہ میرے لئے نہ تمہارے لئے حالانکہ وہ اس سے پہلے ان سے کہا چکے تھے کہ اے حسن تمہارے والد کو یہ پسند تھا کہ وہ اس دن سے بیس سال پہلے مر چکے ہوتے۔

ابراہیم بن عبد الرحمن..... ابن عوف بن عبد عوف بن الحارث بن زہرہ بن کلاب ان کی والدہ ام کلثوم بن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ابن قصی تھیں ام کلثوم کی والدہ اروئی بنت کریم بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس ابن عبد مناف بن قصی تھیں۔ اور اروئی کی والدہ ام حکیم یعنی بیضاء بنت عبد المطلب ابن ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

اولاد کی تفصیل..... ابراہیم بن عبد الرحمن کے یہاں قریہ اور ام القاسم اور شقیہ جو اشفاء تھیں، پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام القاس بنت سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں۔
عمر و امسور و سعد صالح و ذکر یاد ام عمرو ان سب کی والدہ ام کلثوم بنت سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں۔

عقیق و حفصہ کی والدہ بنت مطیع بن الاسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف ابن عبید بن عتوج بن عدی بن کعب تھیں۔

اسحاق بن ابراہیم کی والدہ ام موسیٰ بنت عبد اللہ بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ تھیں۔

عثمان بن ابراہیم ان کی والدہ علیاء بنت معورف بن عامر بن خرق تھیں۔

ہود بن ابراہیم و شفیعہ صغریٰ دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

زبیر بن ابراہیم اور ام عبیدہ دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

ام عمرو صغریٰ بھی ام ولد سے تھیں۔

ولید بن ابراہیم بھی ام ولد سے تھے۔

ابراہیم کی کنیت ابو اسحاق تھی۔

سعد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب نے رویشہ اشقی کا گھر جلا دیا جو شراب کی دکان تھی، عمر نے انہیں منع کیا تھا میں نے اسے آگ کی چنگاری کی طرح بھڑکتے ہوئے دیکھا ہے۔

حدیث میں مرتبہ..... محمد بن عمر نے کہا کہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کے علاوہ کسی لڑکے کا عمر سے سن کر یاد کیج کر روایت کرنا ہمیں معلوم نہیں ہے۔

ابراہیم بن عبد الرحمن نے اپنے والد اور عثمان و علی و سعد بن ابی وقاص و عمرو بن العاص و ابی بکرہ سے روایت کی ہے ابراہیم بن عبد الرحمن کی وفات ۶۷ھ میں پچھتر سال کی عمر میں ہوئی۔

مالک بن اوس بن الحذثان جو بنی نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن مکرّم بن خصفہ بن قیس بن عیمان بن مضر میں سے تھے۔

حدیث سماعت میں شک..... لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے زمانے جاہلیت میں گھوڑے کی سواری کی قدیم مسلمان تھے لیکن اپنے اسلام میں دیر کی ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہو اور آپ سے کچھ روایت کی ہو، عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان سے روایت کی ہے ۷۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔

عبد الرحمن بن عبد القاری بنی قارہ میں سے تھے قارہ مجلم بن غالب بن عائدہ بن یسّیع بن ایح بن ابون بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کے بیٹے تھے۔

قارہ کی وجہ تسمیہ..... ان لوگوں کا نام قارہ صرف اس لئے رکھا گیا کہ ہمر الشداخ بن عوف اللیشی نے چاہا کہ ان لوگوں کو قبیلہ کنانہ کی شاخوں میں تقسیم کر دیں تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ

دعونا قارة لاتنصرونا

ہمیں قارہ چھوٹی پہاڑی پر چھوڑ دو

فنجعل مثل جفال الظلم

ہمیں بھگاؤ نہیں کہ ہم شتر مرغ کی طرح بھاگیں۔

اس وجہ سے ان لوگوں کا نام قارہ رکھا گیا انہیں لوگوں کے بارے میں ایک کہنے والا کہتا ہے کہ اس نے قارہ سے انصاف کیا جس سے باہم ان سے تیر اندازی کی وہ لوگ تیر انداز تھے قارہ حاجیش میں سے تھے حاجیش میں سے حارث بن عبد مناة بن کنانہ اور مصطلق تھے۔ جن کا نام جزیمہ تھا اور حیا تھے جن کا نام عامر تھا یہ دونوں سعد خزاعی کے فرزند تھے اور عضل تھے۔ قارہ ابون بن خزیمہ کی اولاد میں سے تھے۔ عضل ہی ابن الدیش بن محم تھے۔

احابیش کہلوانے کی وجہ..... ان لوگوں کا نام احابیش اس لئے رکھا گیا کہ وہ سب مجتہش یعنی جمع تھے۔ اور

سب بنی بکر کے پاس خلفائے قریش تھے اور کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے ایک پہاڑ پر جس کا نام حبشی تھا معاہدہ حلف کر لیا تھا جو مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلے پر تھے۔ اسی سب سے وہ لوگ احابیش کہلائے۔ قارہ نے بنی زہرہ بن کذب میں معاہدہ حلف کیا تھا جو جاہلیت میں حلف صحیح تھا۔ اور انہوں نے بنی زہرہ میں جہاں چاہا نکاح کیا ان کی

اکثر مائیں بنی زہرہ میں سے تھیں۔

وفات عبدالرحمن بن عبدالقاری نے عمر سے روایت کی ہے اور ان سے عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے عبد الرحمن کی وفات ۸۰ھ میں عبدالملک بن مروان کی خلافت کے زمانے میں ہوئی۔ اس زمانے میں ابان بن عثمان بن عفان مدینے کے امیر تھے وفات کے دن عبدالرحمن بن عبدالنہتر سال کے تھے۔

ابراہیم بن قارظ ابن ابی قارظ نام خالد بن الحارث بن عبید بن تیم بن عمرو بن الحارث ابن مزل بن الحارث بن عبدمنافہ بن کنانہ تھا۔

حلیف کا چناؤ ابوقارظ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے خوبصورت تھے اور شاعر تھے قریش نے کہا کہ یہ ہمارے حلیف ہمارے معاہدہ ہمارے بھائی ہمارے مددگار ہیں ہم سب ان کے مددگار ہیں سب نے انہیں بلایا کہ ٹھہرائیں اور نکاح کریں مگر انہوں نے کہا کہ مجھے تین دن کی مہلت دو۔

کوہ حرا پر قریش لے گئے اور تین دن تک اس کی چوٹی پر عبادت کی اترے تو یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ قریش میں سب سے پہلے جو شخص ملے گا اس سے مخالفت کریں گے سب سے پہلے انہیں جو صاحب ملے وہ عبدعوف بن عبد بن الحارث ابن زہرہ عبدالرحمن بن عوف کے دادا تھے۔

انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا دونوں روانہ ہوئے اور مسجد میں آئے بیت اللہ کے پاس کھڑے ہوئے اور معاہدہ حلف کیا عبدعوف نے ان کے لئے حلف مضبوط کر دیا۔

اہل کوفہ کے بارے میں رائے ابراہیم بن قارظ نے عمر بن خطاب سے روایت سنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر بن خطاب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے اہل کوفہ نے اس طرح تنگ کیا کہ نہ وہ کسی امیر سے خوش ہیں اور نہ کوئی امیر ان سے خوش ہے۔

عبداللہ بن عتبہ ابن مسعود بن فاضل بن حبیب بن شمعہ بن فارس بن مخزوم بن صاہلہ بن کامل بن الحارث بن تیم سعد بن ہذیل جو بنی زہرہ بن کلاب کے حلفاء تھے ان کی کنیت ابو عبدالرحمن تھی۔ زہری سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے عبداللہ بن عتبہ کو بازار پر حامل بنایا اور انہیں حکم دیا کہ سوئی کپڑے سے محصول لیا کریں۔

وفات محمد بن عمر نے کہا کہ عبداللہ بن عتبہ نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے بعد میں وہ کوفہ میں منتقل ہو گئے اور وہیں رہے، کوفہ ہی میں عبدالملک بن مروان کی خلافت اور بشر بن مروان کی ولایت عراق میں ان کی وفات ہوئی۔

حدیث میں مرتبہ۔۔۔ ثقہ اور عالی قدر و کثیر الحدیث و کثیر الفتویٰ و فقیہ تھے۔

نوفل بن ایاس الہذلی

تراویح سے متعلق روایت..... نوفل بن ایاس الہذلی سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں مسجد میں تراویح کے لئے گروہ گروہ ہو کر یہاں اور یہاں کھڑے ہوتے تھے لوگ زیادہ خوش آواز کی طرف جھکتے تھے۔ عمر نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں نے قرآن کو گانا بنا لیا ہے اللہ کی قسم اگر مجھ سے ہو سکا تو ضرور اس طریقہ کو بدل دوں گا وہ صرف تین ہی رات ٹھہرے تھے کہ ابی بن کعب کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی عمر سب سے آخر صف میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگر یہ بدعت ہے تو تو کیسی اچھی بدعت ہے۔

حارث بن عمر و الہذلی..... رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ عمر بن خطاب سے احادیث روایت کیں۔ جن میں نماز کے بارے میں ابو موسیٰ الاشعری کے نام فرمان بھی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود وغیرہ سے بھی روایت کی ہے حارث بن عمر کی وفات ۷۷ھ میں ہوئی۔

عبد اللہ بن ساعدۃ الہذلی..... کنیت ابو محمد تھی انہوں نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔

ابن ساعدۃ الہذلی سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ جب تاجر بازار میں غلے کے پاس جمع ہو جاتے تو انہیں اپنے درے سے مارتے تھے یہاں تک کہ وہ اسلم کی گلیوں میں گھس جاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ بہارا راستہ بند نہ کرو ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

نضر بن سفیان الہذلی عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔ اور ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

علقمہ بن وقاص..... ابن محسن بن کلدہ بن عبد یاسین بن طریف بن عتوارہ عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناة بن کنذہ۔ عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کم روایت نقل کرنے والے تھے مدینہ منورہ میں بنی لیث میں ان کا مکان تھا اور وہیں ان کے پس ماندگان تھے۔ ان کی اولاد میں سے محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص وہ شخص ہیں جنہوں نے ابی مسطح سے روایت کی ہے۔ علقمہ بن وقاص کی وفات مدینہ منورہ میں عبد الملک بن مروان کی خلافت کے زمانے میں ہوئی۔

عبد اللہ بن شداد..... ابن اسامہ بن عمرو البہاد بن عبد اللہ بن جابر بن عبد اللہ بن جابر بن بشر بن عتوارہ، ابن

عامر بن لیح ان کی ولدہ سلمیٰ بنت عمیس خواہرا سماء بنت عمیس الخثعمیہ تھیں۔ عمرو کا نام الہادی اس لئے رکھا گیا کہ رات کے وقت راستہ چلنے والوں اور مہمانوں کے لئے روشنی کیا کرتے تھے۔

حدیث میں مرتبہ عبد اللہ بن شاد نے عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے اور سنی تھے۔

مختلف حضرات سے رشتہ..... ابن عون سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن شاد بنت حمزہ کے اخیانی بھائی تھے۔

عبد اللہ بن شاد بن الہادی سے مروی ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ بنت حمزہ کا مجھ سے کیا رشتہ ہے وہ میری اخیانی بہن تھیں۔

وفات . محمد بن عمر نے کہا کہ عبد اللہ بن شاد بکثرت کوفہ آیا کرتے تھے اور پھر وہیں رہتے تھے وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ نکلے جو عبد الرحمن بن محمد بن الاشعث کے ساتھ نکلے تھے جنگ دجلہ میں مقتول ہوئے۔

جعونہ بن شعوب..... اسود بن عبد شمس بن مالک بن جعونہ بن عویرہ بن شحج بن عامر بن لیث کی اولاد میں سے تھے۔ شعوب قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت تھیں جو اسود کی والدہ تھیں اسود ابی سفیان بن حرب کے حلیف تھے اور بحالت کفر ان کے ساتھ احد میں آئے تھے یہ وہی شخص ہے کہ یوم احد میں حظلہ غلیل (ملائکہ) کو شہید کیا تو انہیں چھڑایا۔

جعونہ بن شعوب نے عمر بن خطاب سے حدیث سنی ہے

حماس اللیشی۔۔۔ بنی کنانہ میں سے تھے۔ ابو عمرو بن حماس کے جو انہیں لوگوں میں سے تھے والد تھے مدینے میں ان کا مکان تھا عمر بن خطاب سے روایت کی ہے قلیل الحدیث شیخ تھے۔

عبد اللہ بن ابی احمد۔۔۔ ابن جحش بن رباب بن یمر بن صبرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ جو بنی عبد شمس بن عبد مناف کے حلفا تھے۔

ملیح بن عوف السلمی

حضرت سعد سے متعلق ایک روایت..... ملیح بن عوف السلمی سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب کو معلوم ہوا کہ سعد بن ابی وقاص نے اپنے مکان کے دروازے پر ایک دروازہ بنا لیا ہے اور اپنے محل پر ایک بانس کا چھپر ڈال دیا ہے، انہوں نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور مجھے بھی ان کے ہمراہ جانے کا حکم دیا۔ میں بستیوں کا رہبر تھا ہم دونوں روانہ ہوئے۔

امیر المؤمنین نے یہ حکم دیا تھا کہ اس دروازہ اور چھپرہ کو جلا اور سعد کو اہل وفہ کے لئے ان کی مسجد میں کھڑا کریں یہ اس لئے کہ عمر کو بعض اہل وفہ سے خبر ملی کہ سعد نے خمس کی بیع میں نرمی کی ہے۔ ہم وگ سعد کے گھر پہنچے انہوں نے دروازہ اور چھپرہ جلا دیا اور سعد کو وفہ کی مسجد میں کھڑا کیا لوگوں سے سعد کا حال پوچھنے گئے اور کہنے لگے کہ امیر المؤمنین نے انہیں اس کے متعلق حکم دیا ہے کوئی ایسا شخص نہ ملا جس نے سوائے نیکی کے ان کے متعلق اور کوئی بات کی ہو۔

سنین ابو جمیلہ . . . ان کا تعلق بنی سیم سے تھا ان کی چند حدیثیں ہیں جو انہوں نے عمر بن خطاب سے سنی ہیں صالح بن کیسان کی حدیث میں جو زہری سے مروی ہے انہوں نے سنین ابی جمیلہ السلیطی سے روایت کی ہے۔ ان کا مکان العمق میں تھا۔

زہری سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو جمیلہ سنین کو کہتے سن کہ میں نے عمر کے زمانے میں ایک پڑا ہوا بچہ پایا میرے پروردہ نے اس کا ذکر ان سے کیا تو انہوں نے مجھے بل بھیجا اور کہا کہ بڑا آزاد ہے اس کا میرا اث تہا رہا لئے ہے اور رضاعت ہمارے ذمے۔

مالک بن ابی عامر . . . ابن عمر بن ان رث بن غیمان بن خیشل بن عمرو بن الحارث ذوالثبی بن حوف ابن مالک بن زید بن عامر بن ربیعہ بن بنت بن مالک بن زید بن ہاشم بن سہان بن معرب۔ محض ان کی فصاحت کی وجہ سے ان کا نام معرب رکھا گیا۔ اس لئے کہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زبان عربی کو فتح کیا۔ ابن عمر مفتح بن المسیح ابن تمیم بن قیس بن بنت بن اسماعیل بن ابراہیم۔

ابو بکر بن عبداللہ بن ابی اویس بن عمر بن مالک بن انس نے مجھ سے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا کہ مالک بن انس فقیہ اہل مدینہ مالک بن عمر بن ابی اویس سے تھے

رائع بن مالک بن ابی عامر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حج یا عمرے میں گئے کے راستے میں ایک درخت کے نیچے تھے کہ مجھ سے عبدالرحمن بن عثمان بن عبید اللہ نے کہا کہ اب مالک میں نے کہا کہ تم یہاں چاہتے ہو انہوں نے کہا کہ کیا تمہیں وہ کام منظور ہے جس کی طرف ہمیں اوروں نے بلایا مگر ہم نے انکار کر دیا میں نے کہا کہ اس کام کی طرف انہوں نے کہا کہ اس امر کی طرف کہ ہمارا خون تمہارا خون ہوگا اور ہمارا خون رائیگاں تمہارا خون رائیگاں ہو اللہ کی قسم جو کہتا ہو کہ دریا نے ایک بال بھی تر نہیں کیا۔ مالک نے کہا کہ میں نے ان کی بات منظور کر لی اسی سبب سے آج تک ان لوگوں کا شمار بنی تیم میں ہے۔

عمر کے زخمی ہونے کا واقعہ . . . مالک ابن عامر سے مروی ہے کہ میں حمزہ کے پاس (منی میں) عمر بن خطاب کے قریب اس وقت موجود تھا جس جب ان کے ایک پتھر کا جس سے ان کا خون نکل آیا ایک آدمی نے کہا کہ یہ خیفہ قبیلہ خثعم کے ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے خیفہ گئے کہ ان کے خون نکل آیا۔ اور ایک آدمی چارٹا ہے یا خیفہ، آئندہ سال عمر و شہید کر دیا گیا۔

مالک بن ابی عامر نے عثمان وطلحہ وعبید اللہ وابی ہریرہ سے روایت کی ہے وہ ثقہ تھے اور ان کی روایت صحیح

ہیں۔

عبداللہ بن عمرو..... ابن الحضرمی جو خلفائے بنی امیہ میں نسے تھے عمر بن خطاب سے سن کر روایت کی ہے

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ عمرو بن الحضرمی اپنے ایک غلام جس نے چوری کی تھی عمر کے پاس لائے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

عبدالرحمن بن حاطب..... ابن ابی بلتعہ نخم میں سے تھے۔ بنی راشدہ بن اذب بن جزیہ بن نخم کے فرد تھے اور بنی عمرو بن امیہ بن الحارث بن اسید بن عبدالعزیٰ کے خلفاء تھے۔ عمرو بن امیہ مہاجرین حبشہ میں سے تھے عبد الرحمن کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے ۶۸ھ میں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

محمد بن الاشعث..... ابن قیس بن معدی بن کرب بن معاویہ بن جبلة بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین ابن الحارث بن معاویہ بن الحارث الاکبر بن معاویہ بن ثور بن مرقع (ابن معاویہ) ابن کنذی بن عفیر ان کی والدہ ام فرود بنت ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو ابن کعب بن سعد بن تیم تھیں۔

ابراہیم سے مروی ہے کہ محمد بن اشعث کی کنیت ابو القاسم تھی۔ حضرت عائشہ کے پاس جاتے تھے لوگوں نے ان کی کنیت ابو القاسم رکھ دی محمد بن الاشعث نے عمرو عثمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان دونوں سے اپنی یہودیہ پھوپھی کو دریافت کیا جو فوت ہو گئی تھیں۔

عبداللہ بن حنظلہ الغسیل..... ابن عامر الراہب انکا نام عبد عمرو بن صلی بن النعمان بن مالک ابن امتہ غبیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس تھا۔ ان کی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی سلول بنی الجہلی میں سے تھیں۔

اولاد..... عبداللہ بن حنظلہ کے یہاں عبدالرحمن و حنظلہ پیدا ہوئے۔ ان دونوں کی والدہ اسماء بنت ابی صلی بن ابی عامر بن صلی تھیں۔

عاصم و الحکم کی والدہ فاطمہ بنت الحکم بنی ساعدہ میں سے تھیں۔

انس و فاطمہ کی والدہ سلئی بنت انس بن مدرک خثعم میں سے تھیں۔

سلیمان و عمرو امتہ اللہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت وحوح بن الاسلت بن جشم بن وائل بن زید بن جعادہ اوس میں سے تھیں۔

سوید و عمرو عبداللہ و الحارث و محمد و ام سلمہ و ام حبیب القاسم و قریبہ و ام عبداللہ ان سب کی والدہ ام سوید بنت خنیفہ خزاعہ کے بنی عدی بن عمرو میں سے تھیں۔

ان کے والد کی شہادت..... حظلہ بن ابی عامر نے جب جہاد کے لئے اُحد جائے کا ارادہ کیا تو اپنی بیوی جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی سلول سے صحبت کی ہجرت کے بتیسویں مہینے شوال میں عبد اللہ بن حظلہ ان کے حمل میں آگئے حظلہ بن ابی عامر اسی روز شہید ہو گئے انہیں ملائکہ نے غسل دیا ان کے بیٹے کو فرزند غسل ملائکہ کہا جاتا ہے۔

ان کی عمر..... جمیلہ کے یہاں عبد اللہ بن حظلہ اس کے نومہینے کے بعد پیدا ہوئے رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو یہ سات برس کے تھے۔ بعضوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ اور ابو بکر و عمر کو دیکھا ہے اور عمر سے روایت کی ہے۔

ان کی روایت..... عبد اللہ بن حظلہ بن الراہب سے مروی ہے کہ ہمیں عمر نے نماز مغرب پڑھائی اس طرح کی پہلی رکعت میں کچھ نہ پڑھا دوسری رکعت میں فاتحہ القرآن اور ایک سورۃ پڑھی پھر دوبارہ فاتحہ قرآن اور ایک سورۃ پڑھ کر نماز پوری کی اس طرح سے فارغ ہوئے تو دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

عبد اللہ بن زید و غیرہ سے مروی ہے کہ شب ہائے حرہ میں اہل مدینہ اٹھ کھڑے ہوئے تو انہوں نے بنی امیہ کو مدینہ سے نکال دیا اور یزید بن معاویہ کا عیب اور اس سے اختلاف ظاہر کیا سب نے عبد اللہ بن حظلہ پر اتفاق کیا اور اپنا معاہدہ ان کے سپرد کر دیا انہوں نے لوگوں سے موت پر بیعت لی اور کہا کہ اے قوم اللہ سے ڈرو جو یکتا اس کا کوئی شریک نہیں اللہ کی قسم ہم اس وقت تک یزید کے مقابلے پر نہیں نکلے جب تک ہمیں یہ خوف نہ ہو کہ آسمان پر سے ہم پر پتھر برسائے جائیں گے۔ وہ ایسا شخص ہے جو ماؤں بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرتا ہے شراب پیتا ہے اور نماز ترک کرتا ہے اگر میرے ساتھ ایک شخص بھی نہ ہو تو میں جہاد میں اللہ کے لئے امتحان لوں گا۔

بود و باش دگ ہر طرف ست جوق در جوق آ رہے تھے ان راتوں میں عبد اللہ بن حظلہ مسجد کے صاواہ اور کہیں نہ سوت تھے۔ غذا میں قدرے ستوپتے جس سے روزہ افطار کر کے دوسرے دن تک اسی طرح گزارہ کرتے وہ برابر روزہ رکھتے تھے اور تواضع کی وجہ سے انہیں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

اہل شام سے خطاب..... اہل شام جب وادی القری کے قریب آ گئے تو عبد اللہ بن حظلہ نے لوگوں کو نماز ظہر پڑھائی منبر پر چڑھے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا کہ اے لوگوں تم محض دین کی وجہ سے ناراض ہو کر نکلے ہو ہذا اللہ کو اچھا امتحان دو کہ وہ اس کی وجہ سے تمہارے لئے اپنی مغفرت واجب کر دے اور اس کی وجہ سے تم پر اپنی خوشیاں اتارے مجھے اس شخص نے خبر دی ہے کہ جو اس تاریک مزاج قوم کے ساتھ اتر رہا ہے کہ آج فاضل اس قوم کے منزل ہے ان کے ہمراہ مروان بن حکم بھی ہے انشاء اللہ اس کے عہد و بیان توڑنے کی وجہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس کیا تھا اللہ اسے نیک راستہ نہ دکھائے گا۔

لوگوں نے شور بلند کیا اور مروان کو گالیاں دینے لگے کہنے لگے کہ وہ بزدل کا بیٹا بزدل ہے۔ ابن حنفہ لوگوں کو فاش کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ گالی کوئی چیز نہیں البتہ سچائی سے اس کا مقابلہ کرو۔ اللہ کی قسم جو قوم سچائی

کرتی ہے اللہ کی قدرت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور قبیلہ رخ ہو کر کہنے لگے اے اللہ ہم تجھی پر بھروسہ کرتے ہیں اور تجھی پر ایمان لائے ہیں اور تجھی پر ہمارا توکل ہے تیری ہی طرف ہم نے اپنی پشتوں کا سہارا لگایا ہے یہ کہا اور منبر سے اتر آئے۔

شہید جنگ..... اس قوم نے مدینہ منورہ میں صبح کی اہل مدینہ نے ان سے شدید جنگ کی سین شامیوں کی کثرت ان پر غالب آ گئی۔ وہ مدینے کی تمام اطراف سے داخل ہوئے۔ عبداللہ بن حظلہ نے اس روز دوزر ہیں نہیں اور اپنے ساتھیوں کو قتل پر ابھارنے لگے لوگ قتل کرنے لگے۔ اور اس قدر مقتول ہوئے کہ عبداللہ بن حظلہ کے جھنڈے کے علاوہ اور کچھ نہ نظر آتا تھا۔ اس جھنڈے کو وہ اپنے ساتھیوں کی مختصری جماعت کے ساتھ تھامے ہوئے تھے۔

ظہر کا وقت آ گیا تو انہوں نے اپنے مولیٰ سے کہا کہ تم میری پشت کی حفاظت کرو میں نماز پڑھ لوں انہوں نے چار رکعت نماز ظہر اطمینان سے پڑھی۔ جب نماز ادا کر لی تو ان کے مولیٰ نے کہا کہ اے عبدالرحمن اب کوئی باقی نہ رہا، ہم کب تک ٹھہریں گے۔ ان کا جھنڈا قائم تھا جس کے گرد پانچ آدمی تھے مولیٰ سے کہا کہ تم پر افسوس ہے ہم تو صرف اس لئے نکلے ہیں کہ مرجائیں۔

نماز سے فارغ ہو گئے بدن پر بہت زخم تھے تلوار گلے میں ڈالی اور زہر اتار دی ریشم کے لئے دو کلائی کے خول پہنے اور دو گون کوئل پر ابھارا، حالانکہ اہل مدینہ کھد بڑے ہوئے چوپایوں کی طرح تھے اور اہل شام انہیں ہر طرف سے قتل کر رہے تھے۔

شہادت..... جب لوگوں کو شکست ہوئی تو ابن حظلہ نے تلوار پھینک دی بالکل نہتے ہو گئے یہاں تک کہ لوگوں نے انہیں قتل کر دیا۔ اہل شام میں سے کسی نے ایسی تلوار ماری جس سے ان کے دونوں شانے کٹ گئے پھینچا نکل آیا اور مر کر گر پڑے۔

مصرف اپنے گھوڑے پر مقتولین میں گھومنے لگا۔ اس کے ساتھ مروان بن الحکم بھی تھا۔ عبداللہ بن حظلہ پر گزر ہوا وہ اپنی شہادت کی انگشت پھیلائے ہوئے تھے۔ مروان نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر تم نے اسے مرنے کے بعد کھڑا کیا ہے تو تعجب نہیں کیونکہ تم نے زمانہ دراز تک اسے زندگی میں بھی کھڑا کیا ہے۔

حظلہ کے قاتل کے لئے انعام..... عبداللہ بن حظلہ شہید ہو گئے تو لوگوں کے لئے ٹھہرنا ناممکن ہو گیا وہ ہر طرف سے بھاگے۔ عبداللہ بن حظلہ کے قتل کے ذمہ دار وہ شخص تھے کہ انہیں نے ابتدا کی اور ان کا سر کاٹا ان میں سے ایک اسے مصرف کے پاس لے گیا اور کہنے لگا کہ یہ امیر قوم کا سر ہے۔

مصرف نے اپنے گھوڑے پر ہی سے سجدہ کا اشارہ کیا اور کہا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میں بنی فزارہ کا ایک شخص ہوں پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے کہا کہ مالک پھر پوچھا تم نے ان کا قتل اور ان کا سر کاٹنا اپنے ذمے لیا اس نے کہا کہ ہاں۔

ایک دوسرا شخص آیا جو اہل حمص کے السکون میں سے تھا۔ نام سعد بن الحجون تھا۔ اس نے کہا کہ اللہ امیر کی

اصلاح کرے ہم دونوں نے انہیں اپنے نیزوں سے مارنا شروع کیا۔ نیزے ان کے بھونک دئے اور اپنی تلواروں سے انہیں مارا یہاں تک کہ وہ جس چیز سے لگتی تھیں اسے ان کی بازوئیں الٹ دیتیں۔

فزاری نے کہا کہ غلط ہے سکونی نے کہا کہ اسے طلاق و حرمت کی قسم دو یعنی یہ دو قسم دو کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کی بیویوں پر طلاق اور اس کے ملک تمام آزاد فزاری نے قسم کھانے سے انکار کیا سکونی نے قسم کھالی۔ سرف نے کہا کہ امیر المؤمنین زید تمہارے معاملے میں فیصلہ کریں گے۔

اس نے ان دونوں کو روانہ کر دیا جو زید کے پاس اہل حرہ اور ابن حظلہ کے قتل کی خبر کے ساتھ آئے اس نے ان دونوں کو بڑے بڑے انعامات دیئے اور شرف بخشا اس کے بعد حصین بن نمیر کے پاس واپس کر دیا دونوں الزبیر کے محاصرے میں قتل کر دئے گئے۔

خواب میں نظر آنا..... عبداللہ بن ابی سفیان سے مروی ہے کہ والد کو کہتے سنا کہ میں نے عبداللہ بن حظلہ کو شہید ہونے کے بعد اس طرح خواب میں دیکھا کہ وہ نہایت خوبصورت تھے پاس ان کے جھنڈا بھی تھا میں نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن کیا تم مقتول نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں۔ میں اپنے پروردگار سے ملا تو اس نے مجھے جنت میں داخل کیا۔ میں اس میوؤں میں جہاں چاہتا ہوں جاتا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ کیا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ میرے اسی جھنڈے کے ارد گرد ہیں جس کی گرہ قیامت تک نہیں کھولی جائے گی۔ میں خیند سے ہوشیار ہوا تو سمجھا کہ وہ بہت بہتر ہے جو میں نے ان کے لئے دیکھا۔

محمد بن عمرو..... ابن خرم بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک ابن التجار کنیت ابو عبد الملک تھی۔ ان کی والدہ عمرہ بنت عبداللہ بن الحارث ابن حماز غستان کے بنی حبالہ بن غنم میں سے تھیں۔

عبد الملک بن محمد اور عبداللہ و عبد الرحمن اور ام عمرو کی والدہ شیمہ بنت النعمان بن عمرو بن النعمان بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ تھیں۔

رسول اکرم ﷺ نے عمرو بن حزم کو نجران پر عامل بنایا۔ وہاں ان کے ہاں رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ۱۰ھ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان رسول اکرم ﷺ کو لکھا تو آنحضرت ﷺ نے انہیں لکھا کہ نام محمد رکھو اور کنیت ابو عبد الملک ابن حزم نے ایسا ہی کیا۔

حضرت عمر نے ان کا نام کیوں نہ تبدیل کیا..... ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے تمام لڑکوں کو جمع کیا جن کا نام کسی نبی کے نام تھا اور انہیں گھولائے کہ نام بدل دیں۔ ان لوگوں کے والد آئے اور اس پر شہادت دی کہ ان میں سے اکثر نام رسول اکرم ﷺ نے رکھا ہے عمر نے ان لوگوں کو چھوڑ دیا ابو بکر نے کہا کہ میرے والد بھی انہیں میں تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ محمد بن عمرو سے سنا ہے ان سے روایت کی ہے۔ وہ ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔ محمد بن عمرو سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک خنز (سوت ریشم سے ملے ہوئے کپڑے) کی چادر سات سو درہم میں خریدی اور اسے اوڑھتے تھے۔

شہادت۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ محمد بن عمرو نے ای محربہ میں اہل شام کو بہت قتل کیا اور یہ ان لوگوں کے لشکر پر حملہ کر کے انکی جماعت کو پرانگندہ کر دیتے وہ سوار تھے اہل شام میں سے کسی نے کہا کہ اس نے ہمیں جلا دیا اور ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ اپنے گھوڑے پر بچ جائے گا لہذا اس پر ایک ساتھ حملہ کر دو کسی نے کسی سے تو شکست کھائے گا۔ کیونکہ ہم اسے تجربہ کار اور بہادر سمجھتے ہیں۔

لوگوں نے ان پر حملہ کر کے نیزوں پر لے لیا وہ گھوڑے سے گر پڑے اہل شام کا ایک شخص ان کے گلے میں چمٹ گیا دونوں گر پڑے۔ محمد بن عمرو شہید ہو گئے تو لوگ ہر طرف سے بھاگے اور مدینہ میں داخل ہو گئے شامیوں کے لشکر اس میں گھومتے اور لوٹ مار کرتے اور قتل کرتے۔

محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ محمد بن عمرو بن حزم نے یوم الحربہ میں نماز پڑھی حالانکہ ان کے زخم خون بہا رہے تھے وہ صرف نیزوں پر قتل کئے گئے تھے۔

خالد بن القاسم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے محمد بن عمرو کو اس حالت میں دیکھا کہ سر پر خود تھا۔ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو اسے اپنے پہلو میں رکھ دیا اور غیر مسلح ہو کر نماز پڑھی۔

ابراہیم بن یحییٰ بن زید بن ثابت سے مروی ہے کہ اس روز محمد بن عمرو بلند آواز سے کہہ رہے تھے کہ اے گروہ انصار ان لوگوں کو بہادری سے مارو کیونکہ وہ لوگ ایسے ہیں جو دنیا پر قتال کرتے اور تم وہ لوگ ہو جو آخرت پر قتال کرتے ہو۔ وہ ان کے چھوٹے چھوٹے لشکروں پر حملہ کر کے انہیں منتشر کرنے لگے یہاں تک کہ قتل کر دئے گئے

مصرف کا ان کی لاش پر گزر۔ عبداللہ بن ابی سفیان مولائے ابن ابی احمد بن جحش نے اپنے والد سے

روایت کی ہے کہ بدکار مصرف بن عقبہ اپنے گھوڑے پر مقتولین میں شت کر رہا تھا مروان بن حکم بھی اس کے ساتھ تھا محمد بن عمرو بن حزم پر گزر ہوا دیکھا کہ منہ کے بل پیشانی زمین پر رکھے ہوئے مردہ پڑے ہیں۔

مروان نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر تم نے مرنے کے بعد اپنی پیشانی کے بل (یعنی سر بسجود) ہو تو تم نے بہت زمانے تک زندگی میں بھی اسے فرش کیا ہے مصرف نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو ان لوگوں کو اہل جنت ہی سمجھتا ہوں۔ مگر اہل شام تم سے یہ بات نہ سن لیں کہ تم انہیں فرما برداری سے تردد میں ڈال دو۔ مروان نے کہا کہ ان لوگوں نے (یعنی اہل مدینہ نے) دین کو متغیر کر دیا اور بدل دیا۔

جنگ حرہ کب ہوئی۔۔۔۔۔ محمد بن عمرو نے کہا کہ جنگ حرہ مدینہ منورہ میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں یزید بن

معاویہ کی خلافت میں ہوئی۔ محمد بن عمرو بن حزم کے پس ماندگان مدینے اور بغداد میں تھے۔

عمارہ بن خزمیمہ۔۔۔۔۔ ابن ثابت بن الفا کہ بن ثعلبہ بن سعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن حطمہ ان کا نام عبداللہ بن جشم بن مالک بن الاوس بن حارثہ تھا وہ انصار میں سے تھے ان کی والدہ صفیہ بنت عامر بن طعمہ بن زید الخطمی تھیں۔

اولاد کی تفصیل عمارہ بن خزیمہ کے ہاں اسحاق پیدا ہوئے جو لا ولد مر گئے ان کی والدہ عبیدہ بنت عبد اللہ بن ثابت بن الفا کہ بن ثعلبہ بن ساعدۃ تھیں۔
 محمد اور صفیہ دونوں کی والدہ دویجہ بنت عبد اللہ بن مسعود بن عبد اللہ بن عمرو النخعی تھیں۔
 مدیجہ بنت عمارہ اور حمادہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

روایات عمارہ نے عمر بن خطاب سے سنا ہے اپنے والد سے کہتے تھے کہ تمہیں کیا ہوا کہ تم اپنی زمین فروخت نہیں کرتے۔ عمرو بن العاص سے اور اپنے والد سے سنا ہے ان کے والد خزیمہ بن ثابت ذو الشہادین (دو شہادت والے کہلائے یعنی اکیلے کے بجائے دو گواہوں کے قرار دئے گئے) تھے۔

وفات --- عمارہ کی کنیت ابو محمد تھی ان کی وفات مدینہ منورہ میں ولید بن عبد الملک کے ابتدائی دور خلافت میں ہوئی۔ اس وقت پچھتر سال کے تھے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

یحییٰ بن خلاد ابن رافع بن مالک بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق خزرج میں سے تھے۔

اولاد یحییٰ بن خلاد کے ہاں مالک و علی و عائشہ و عثمہ پیدا ہوئیں جن کی والدہ ام ثابت بنت قیس بن عمرو بن رباع بن بکر تھیں۔

ام کلثوم و حمیدہ ان کی والدہ ام یحییٰ بنت عامر بن عمرو بن خالد بن مغلہ بن عامر بن زریق تھیں۔

آپ کا نام رسول اکرم ﷺ نے رکھا ان کی والدہ کا نام ہمیں نہیں بتایا گیا۔

علی بن یحییٰ بن خلاد سے مروی ہے کہ جب یحییٰ بن خلاد پیدا ہوئے تو انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا آپ نے کھجور چبا کر ان کے حلق میں لگائی اور فرمایا کہ میں ان کا ایسا نام رکھوں گا کہ یحییٰ بن ذکریا کے بعد نہیں رکھا گیا آپ ﷺ نے ان کا نام یحییٰ رکھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ یحییٰ بن خلاد نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔

عمرو بن سلیم ابن عمرو بن خلدہ بن مغلہ بن عامر بن زریق خزرج میں سے تھے ان کی والدہ النوار بنت عبد اللہ بن الحارث بن جہاز حلیف بنی ساعدۃ تھیں۔ جہاز غسان کے حوالہ بن غنم میں سے تھے۔ عمرو بن سلیم کے ہاں عثمان و نعمان پیدا ہوئے ان کی والدہ حبیبہ بنت النعمان بن عجلان بن النعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق انصار میں سے تھیں۔

سعد و ایوب دونوں کی والدہ ام البنین بنت ابی عبادہ سعد بن عثمان ابن خلدہ بن مغلہ بن عامر بن زریق

تھیں۔

عمرو بن سلیم نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے وہ بالغ ہونے کے قریب تھے نیز انہوں نے ابوقادہ انصاری اور ابو حمید الانصاری سے بھی روایت کی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

حظلمہ بن قیس۔ ابن عمرو بن حصن بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق ان کی والدہ ام سعد بنت قیس بن حصن بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق تھیں۔

اولاد..... حظلمہ بن قیس کے ہاں محمد و ام جہیل پیدا ہوئے دونوں کی والدہ ام عیسیٰ بنت عبد اللہ بن ہشام بن زہرہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریش میں سے تھیں۔

عمرو و حظلمہ کی والدہ ام موسیٰ بنت الحارث بن عتبہ بن عبید المعلیٰ بن لوزان بن حارث غضب بن جشم بن الحزرج کی اولاد سے تھیں۔

عبید اللہ و سعد فرزند ان حظلمہ ان دونوں کی والدہ کا نام ہمیں نہیں بتایا گیا۔

زہری سے مروی ہے کہ میں نے انصار میں سے کسی کو حظلمہ بن قیس الزرقی سے زیادہ ہوشیار اور عمدہ رائے والا نہیں پایا گو یا وہ قیس کے آدمی تھے۔

حدیث میں مرتبہ.... محمد بن عمر نے کہا کہ حظلمہ بن قیس نے عمرو عثمان و رافع بن خدیج سے روایت کی ہے اور زہری نے ان سے روایت کی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

مسعود بن الحکم.... ابن الربیع بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق ان کی والدہ حبیبہ بنت شریق بن ابی حمہ ہذیل میں سے تھیں۔

اولاد..... مسعود بن حثم کے ہاں ابراہیم عیسیٰ و ابو بکر و سلیمان و موسیٰ و اسماعیل و داؤد و یعقوب و عمران و ایوب و اکبر و ام ابراہیم پیدا ہوئے۔ ان سب کی والدہ میمونہ بنت عبادہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔ ایوب و اصغر و سارہ کی والدہ ام عمرو بنت الحشنی بن حکیم بن نجیہ بن ربیعہ ابن رباح بن عوف بن ربیعہ بن ہلال بن شح بن فزارہ تھیں۔

دیگر احوال..... محمد بن عمر نے کہا کہ مسعود بن حکم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابو ہارون تھی بڑے شریف اور بامروت و ثقہ تھے۔ عمرو عثمان و علی سے روایت کی ہے اور ان سے محمد المکنکد را اور ابو الزناد نے روایت کی ہے۔

مخلد۔ ابو حارث بن مخلد الزرقی کتاب نسب الانصار میں سے ہم ان کے نسب پر اتنا واقف نہ ہوئے جتنا ہم

چاہتے تھے۔ محمد نے عمر بن خطاب سے سنا ہے۔

عبداللہ بن ابی طلحہ..... نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام بن عمرو بن زید منقہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھا۔ ان کی والدہ ام سلیم بنت لحيان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھیں جو انس بن مالک کی والدہ تھیں۔

اولاد..... عبداللہ بن ابی طلحہ کے ہاں قاسم ام ولد سے پیدا ہوئے۔

عمیر وزید واسما عیال و یعقوب واسحاق و عبیدہ وام ابان ان کی والدہ شہیدہ بنت رفاعہ بن رافع بن مالک بن ابلان تھیں۔

محمد بن عبداللہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبداللہ بن عبداللہ اور کلثوم ام ولد سے تھے۔

ابراہیم ورقیہ وام عمرو ان کی والدہ عائشہ بنت جابر بن صخر بن امیہ بن خنساء بنی سلمہ میں سے تھیں۔
عمر بن عبداللہ اور معمر و عمارہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن حزم بن زید بنی مالک بن النجار میں سے تھیں
جنگ حنین میں عبداللہ ام سلیم کے حمل میں تھے۔ وہ حنین میں موجود تھیں۔ عبداللہ مدینہ میں ابو طلحہ ہی کے مکان میں رہے۔

ام سلیم کا عجیب صبر اور اللہ کا انعام..... انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابی طلحہ کے بیٹے بیمار تھے ابو طلحہ روانہ ہو گئے بچے کی وفات ہو گئی واپس آئے تو پوچھا کہ میرا بیٹا کیسا ہے۔ ام سلیم نے جواب دیا کہ جیسے پہلے تھا اب اس سے بہت بہتر ہے وہ ان کے پاس شب کا کھانا لائیں انہوں نے کھانا کھایا پھر ان سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ بچے کو دفن کر دو۔

ابو طلحہ نے صبح کی تو رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی فرمایا کہ آج شب کو تم نے صحبت کی ہے عرض کی کہ جی ہاں فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں کے لئے برکت کر۔ ام سلیم کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا پھر مجھ سے یعنی انس بن مالک سے ابو طلحہ نے کہا کہ اے یاد رکھنا کہ ہم اے رسول اکرم ﷺ کے پاس لائیں۔

پیدائیش کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری..... وہ اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے اور اس کے ساتھ چند کھجوریں بھی بھیجیں نبی کریم ﷺ نے بچے کو لے لیا اور پوچھا کہ کیا اس کے ساتھ کچھ ہے لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں کھجوریں ہے نبی کریم ﷺ نے کھجوریں لیں انہیں چبایا اور اپنے منہ سے لے کر بچے کے منہ میں کر دیا اس کے تالو میں لگایا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

دوسری روایت..... انس بن مالک سے مروی ہے کہ ام سلیم کا ایک لڑکا جو ابو طلحہ سے تھا سخت بیمار ہو گیا ابو طلحہ مسجد چلے گئے اس لڑکے کی وفات ہو گئی۔ ام سلیم نے اس کی ضروریات مہیا کر لیں اور کہا کہ ابو طلحہ کو بیٹے کی خبر نہ کرنا وہ مسجد سے واپس آئے تو بیوی نے شام کا کھانا جس طرح تیار کرتی تھیں کیا۔ ابو طلحہ نے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے انہوں نے کہا کہ جیسے پہلے تھا اب اس سے بہتر ہے۔

ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں انہوں نے اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے کھانا کھایا پھر وہ اٹھ کر اس کام کے لئے گئیں جس کام کے لئے عورت جاتی ہے (یعنی زینت کے لئے) انہوں نے اپنی بیوی سے صحبت کی جب آخری شب ہوئی تو بیوی نے کہا کہ اے ابو طلحہ تم فلاں کو دیکھتے نہیں کہ ان لوگوں نے کوئی چیز عاریت لی اور اس سے فائدہ اٹھایا جب وہ ان سے مانگی گئی تو ان پر گراں گزرا۔ ابو طلحہ نے کہا کہ ان لوگوں نے انصاف نہیں کیا بیوی نے کہا کہ تمہارا فلاں بیٹا بھی اللہ کی طرف سے عاریت تھا اس نے اسے اپنے پاس کر لیا انہوں نے کہا کہ انا اللہ پڑھا اور الحمد للہ کہا۔

صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تم دونوں کی شب میں برکت دے۔ عبد اللہ بن ابی طلحہ ان کے حمل من آگئے وہ رات کو پیدا ہوئے تو انہیں یہ گوارا نہ ہوا کہ بغیر رسول اکرم ﷺ کے اس کے تالو میں لگائے ہوئے خود اس کے تالو میں کچھ لگائیں۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پاس انس بن مالک کے ہمراہ بھیجا۔

انس نے کہا کہ میں نے عجوہ کھجوریں لیں اور رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچا۔ آنحضرت اپنے اونٹوں کو قطر ان لگا رہے تھے۔ عرض کی کہ آج رات ام سلیم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ انہوں نے اس کے تالو میں آپ کے بغیر کچھ لگانا پسند نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے ساتھ کچھ ہے عرض کی کہ عجوہ کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اپنے لعاب میں ملا کر اس کے منہ میں ڈال دی بچہ چاٹنے لگا فرمایا کہ انصار کی پسندیدہ چیز کھجور ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ اس کا نام رکھ دیجئے فرمایا کہ اس کا نام عبد اللہ ہے۔

حدیث میں مرتبہ .. عبد اللہ ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

محمد بن ابی..... ابن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار ان کی والدہ ام الطفیل بنت الطفیل بن عمرو بن المندرب بن سمیع بن عبد فہم قبیلہ دوس کی تھیں۔

محمد بن ابی کے ہاں قاسم اور ابی اور معاذ اور عمرو اور محمد اور زیاد پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ عائشہ بنت معاذ بن الحارث بن سواد بنی مالک بن النجار میں سے تھیں۔

محمد بن ابی کی کنیت ابو معاذ تھی۔ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے انہوں نے عمر سے روایت کی ہے اور ان سے بسر بن سعید نے روایت کی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔ محمد یوم حرہ میں قتل ہوئے جو ذی الحجہ ۶۳ھ یزید بن معاویہ کی خلافت میں پیش آیا۔

طفیل بن ابی..... ابن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار والدہ ام الطفیل بنت الطفیل بن عمرو بن المنذر بن سبیح بن عبد نهم قبیلہ دوس کی تھیں طفیل بن ابی کے ہاں ابی محمد اور عبد اعزیز و عثمان اور ام عمرو پیدا ہوئیں ان کی والدہ ام القاسم بنت محمد بن ابی ذرہ بن معاویہ بن زرارہ قبیلہ اوس کے بنی ظفر میں سے تھیں۔

طفیل بن ابی کا لقب ابوطیٹ تھا۔ عبد اللہ بن عمر کے دوست تھے۔ انہوں نے عمر بن خطاب اور اپنے والد اور ابن عمر سے روایت کی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے ان دونوں کے بھائی۔

ربیع بن ابی..... ابن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجران سے اور ان کے والد سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعب بن مالک سے کہا کہ تم نے نکاح کیا انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

محمود بن لبید..... ابن عقبہ بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشبل ان کی والدہ ام منظور بنت محمود بن مسلمہ بن خالد بن عدی قبیلہ اوس کے بنی حارثہ میں سے تھیں۔

اولاد..... محمود بن لبید کے ہاں حفصہ و ام منظور پیدا ہوئیں ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

عمارہ ام کلثوم ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

شیبہ کی والدہ بنت عمر بن ضمیرہ قیس عیلان کے بنی فزارہ میں سے تھیں۔

ام لبید اور ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

دیگر احوال..... محمود بن لبید رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ انہیں کے والد کے بارے میں یہ رخصت آئی کہ جو روزہ پر قادر نہ ہو وہ مساکین کو کھانا کھلا دے محمود بن لبید نے عمر سے سنا کہ ان کے پس ماندگان تھے جو مر گئے۔ ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا محمود بن لبید کی وفات ۹۶ھ میں منورہ میں ہوئی ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

سائب بن ابی لبابہ۔ ابن عبد المنذر بن رفاعہ بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو ابن عوف بن مالک بن الاوس۔

اولاد..... سائب بن ابی لبابہ کے ہاں حسین و ملیکہ پیدا ہوئے۔ دونوں کی والدہ ام الحسن بنت رفاعہ بن شہران بن خالد بن ثعلبہ بن العجلان تھیں۔ اور قضاہ حلیف بنی عمرو ابن عوف میں سے تھیں۔

معاویہ بن السائب اور بشیر اور ام الحسن کی والدہ ام ولد تھیں۔

زینب بنت السائب کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

مختصر احوال..... سائب بن ابی لبابہ کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے عمر سے روایت کی ہے قلیل الحدیث وثقہ تھے۔

ولید بن عبد الملک کی خلافت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

عبدالرحمن بن عويم .. بن ساعدة بن عاتش بن قیس بن النعمان بن زید بن امیہ بن کی والدہ کا نام ہمیں نہیں بتایا گیا۔

مختصر احوال..... عبدالرحمن نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے عمر سے روایت کی ہے۔ عبدالملک بن مروان کے آخر زمانہ خلافت میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

ان کے بھائی سوید بن عویم .. ابن ساعدۃ ان کی والدہ امامہ بنت بکر بن ثعلبہ بنی غضب بن جسم بن الخزرج میں سے تھیں۔۔ ذی الحجہ ۶۳ھ میں یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے۔

ایوب بن بشیر..... ابن سعد بن النعمان بن اکال بن لوزان بن الحارث بن امیہ بن معاویہ ابن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصار کی شاخ اوس میں سے تھے۔ کنیت ابو سلیمان تھی نبی کریم ﷺ کے دور میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے عمر سے روایت کی ہے اور ان سے زہری نے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔ جنگ حرہ میں شریک ہوئے اس میں ان کے بہت ذخم آئے اس کے دو سال کے بعد وفات ہوئی۔ اس وقت پچھتر سال کے تھے ان کی اولاد میں عبدا ثد بن ایوب تھے جو لا ولد مر گئے ان کا کوئی پس ماندہ نہ رہا۔

ثعلبہ بن ابی مالک القرظی..... ابو مالک کا نام عبد اللہ بن سام تھا ثعلبہ کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ ابو مالک یمن سے آئے اور کہا کہ ہم لوگ کندہ سے ہیں جو دین یہود پر ہیں انہوں نے ابن سعید کے ہاں شادی کی جو بنی قرظہ میں سے تھے اور انہی لوگوں سے معاہدہ حلف کر لیا اسی لئے قرظی کہلائے۔

ثعلبہ نے عمرو و عثمان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو جعفر تھی جو داؤد بن سنان کی روایت سے معلوم ہوئی
داؤد بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے ثعلبہ کو دیکھا کہ سر اور ڈاڑھی مہندی سے زرد رنگتے تھے۔
محمد بن عمر نے کہا کہ ثعلبہ اپنی وفات تک بنی قریظہ کے امام رہے اور بوڑھے تھے اور قلیل الحدیث تھے۔

ولید بن عباوہ..... ابن الصامت بن قیس احرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن النخزرج
ان کی والدہ جلیلہ بنت ابی صعدہ تھیں۔ اور وہ عمرو بن زید بن عوف بن مزول بن عمرو بن غنم بن مازان بن النجار تھے

اولاد..... ولید بن عبادہ کے ہاں خالد پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ قبیلہ طے کی تھیں۔

محمد ان کی والدہ بنت النعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اعرم بن فہر ابن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن انحرز بن تھیں۔

عبادہ اور حارث اور مصعبا اور عبد اللہ اور مسلمہ ان کی والدہ بزیعہ بنت ابی حارثہ بن اوس بن سکین بن عدی بن عبید بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن وف بن عمرو بن عوف بن انحرز بن تھیں۔

صالح کی والدہ بنی سعد بن بکر بن ہوازن سے تھیں۔

ہشام کی والدہ ام ولد تھیں۔

یحییٰ کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

ام عیسیٰ اور حکیمہ ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

مختصر احوال ولید بن عبادہ نبی کریم ﷺ کے آخری دور میں پیدا ہوئے۔ ان کی وفات شام میں خلافت عبد الملک بن مروان کے زمانے میں ہوئی۔ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔

سعید بن سعد ابن عبادہ بن ولیم بن حارثہ بن ابی حزیمر بن ثعلبہ بن طریف بن انحرز بن ابن ساعدہ بن کعب بن انحرز بن ان کی والدہ غزیہ بنت سعد بن خلیفہ بن الاشرف ابن ابی حزیمرہ ابن ابی حزیمرہ ثعلبہ بن طریف بن انحرز بن ابن ساعدہ بن کعب بن انحرز بن تھیں۔

سعید بن سعد کے ہاں شرجیل و خالد و اسماعیل و ذکریا و محمد و عبد الرحمن و حفصہ و عائشہ پیدا ہوئیں۔ ان سب کی والدہ ہشیمہ بنت ابی الدرداء عویمر بن زید ابن قیس بن عائشہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن لوئی بن کعب بن انحرز بن الحارث بن انحرز بن تھیں۔

یوسف ان کی والدہ ام یوسف بنت ہمام قبیلہ ہوازن کے بنی نصر بن معاویہ میں سے تھیں۔

یحییٰ و عثمان و عزیزہ و عبد العزیز و ام ابان و ام البنین مختلف ام ولد سے تھے۔

حوال سعید بن سعد نے نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف پایا بعض روایتوں میں ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سنا بھی ہے۔ ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

عباد بن تمیم ابن عزیزہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مزول بن عمرو بن خشم بن مازن ابن النجار ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ دو حقیقی بھائی معمر و ثابت فرزند ان تمیم تھے جو یوم الحمرہ میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں مقتول ہوئے۔

ان کی روایت موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ عباد بن تمیم المازنی نے کہا کہ میں غزوہ خندق کے وقت پانچ سال کا تھا مجھے کچھ باتیں یاد ہیں ہم لوگ عورتوں کے ساتھ قلعوں میں تھے اہل قلعہ باری باری مقرر کئے بغیر نہ سوتے تھے اس خوف سے کہ بنی قریظہ ان پر حملہ نہ کر دیں۔ محمد بن عمر نے کہا کہ زہری نے عباد بن تمیم سے روایت کی ہے۔

محمد بن ثابت..... ابن قیس بن شماس بن مالک بن امری القیس بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب ابن الخزرج بن الحارث بن الخزرج کی والدہ جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی سلول بنی الجہلی میں سے تھیں۔ ان کے اخیا بنی بھائی عبد اللہ بن حظلہ بن ابی عامر راہب تھے حظلہ وہی ہیں جو غسیل الملائکہ تھے۔

محمد بن ثابت کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے جو یومِ آخرہ میں مقتول ہوئے سلیمان بھی یومِ آخرہ میں مقتول ہوئے اور یحییٰ بھی۔ ان کی والدہ ام عبد اللہ بن حفص ابن صامت بن حارثہ بن عدی بن قیس طب زید بن مالک بن الحارث بن الخزرج میں سے تھیں۔

اسماعیل و عائشہ کی والدہ ام کثیر بنت النعمان بن العجلان بن النعمان بن عامر بن العجلان بن عمرو بن عامر بن ذریق تھیں۔

اسحاق و ابراہیم و یوسف و قریبہ ان کی والدہ امتہ بنت السائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امری القیس بنی الحارث بن الخزرج میں سے تھیں۔

عیسیٰ و حمیدہ کی والدہ ام عون بنت عبد الرحمن بن معمر بن عبد اللہ بن ابی سلول بنی الجہلی میں سے تھیں۔

سعد بن الحارث..... ابن الصمہ بن عمرو بن حنیک بن عمرو بن مہذول اور وہ عامر بن مالک بن النجار تھے ان کی والدہ ام الحکیم تھیں۔ وہ خولہ بنت عقبہ بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل قبیلہ اوس میں سے تھیں۔ سعد بن الحارث کے پہاں صلت اور ام الفضل پیدا ہوئیں ان کی والدہ جمال بنت قیس بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی تھیں۔

عمروان کی والدہ ام سعید بنت سہل بن حنیک بن النعمان بن عمرو بن مہذول تھیں۔

سعد بن الحارث صفیں میں غلی بن ابی طالب کے لشکر میں تھے اور مقتول ہوئے تھے۔

ابو امامہ بن سہل..... ابن ضیف بن واہب بن الحکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن عمرو بن نجر بن عوف بن عمرو بن عوف تھے اور اوس میں سے تھے ان کی والدہ حبیبہ بنت ابی امامہ سعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔

ابو امامہ کا نام اسعد اپنے نانا کے نام پر تھا اور کنیت بھی انہی کی کنیت پر تھی ان کے نانا اسعد بن زرارہ بنی النجار کے نقیب (کفیل و مددگار) تھے۔

اولاد..... ابو امامہ بن سہل کے یہاں محمد و سہل و عثمان و ابراہیم و یوسف و یحییٰ و ایوب و داؤد و حبیبہ و امامہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام عبد اللہ بنت حنیک بن الحارث بن حنیک بن قیس بن مہیشہ بن الحارث اوس کے بنی معاویہ میں سے تھیں۔

صالح بن ابی امامہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

مختصر احوال..... محمد بن عمر نے کہا کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ وہی تھے جن کی کنیت و نام اپنے نانا کے نام و کنیت رسول اکرم ﷺ نے ابو امامہ واسعد رکھا۔ ہمیں یہ نہیں معلوم ہوا کہ انہوں نے عمر سے بھی کچھ روایت کی ہے۔ عثمان و معاویہ و زید بن ثابت اور اپنے والد اہل بن حنیف سے روایت کی ہے ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔

عبدالرحمن بن ابی عمرہ..... ابی عمرہ کا نام بشیر بن عمرو بن مھسن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مہذول تھا اور مہذول عامر بن مالک بن النجار تھے۔ ان کی والدہ ہند بنت امقوم بن عبدالمطلب ابن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب قریش کی تھیں۔ ہند کی والدہ برہ بنت عدی بن راب بن سہم بھی قریش کی تھیں۔

اولاد..... عبدالرحمن بن ابی عمرہ کے ہاں عبداللہ و حمزہ و علقمہ و دجانہ پیدا ہوئے ان کی والدہ ام سعد بنت شیبان بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن ثقف بن مالک بن مہذول تھیں اور وہ عامر بن مالک النجار تھے۔

مختصر احوال..... ابو عمرہ کو رسول اکرم ﷺ کی صحبت کا اثر تھا۔ جنگ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے اور مقتول ہوئے۔ عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے عثمان و زید بن خالد الجہنی و ابی ہریرہ سے روایت کی ہے۔ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔

عبدالرحمن بن یزید..... بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن العطف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف ابن عمرو بن عوف اوس میں سے تھے ان کی والدہ جمیلہ بنت ثابت بن ابی اللاحق بن عصمہ بن مالک بن امتہ بن ضبیعہ بن زید بن عمرو بن عوف میں سے تھیں۔ ان کے اخیاں بھائی عاصم بن عمر بن خطاب تھے۔

اولاد..... عبدالرحمن بن یزید کے ہاں عیسیٰ پیدا ہوئے جو یوم الحمرہ میں قتل ہوئے اور اسحاق و جمیلہ اور ام عبداللہ اور ام ایوب و ام عاصم پیدا ہوئیں۔ ان سب کی والدہ حسنہ بنت بکیر بن جاریہ بن عامر بن مجمع تھیں۔ جمیلہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبدالکریم و عبدالرحمن ان دونوں کی والدہ امامہ بنت عبداللہ بن سعد بن خیشمہ بن عمرو بن عوف میں سے تھیں۔

مختصر احوال..... عبدالرحمن بن یزید بنی کریم ﷺ کے دور میں پیدا ہوئے اور قدیم تھے انہوں نے عمر سے روایت کی ہے عمر بن عبدالعزیز کی جانب سے قاضی مدینہ منورہ تھے ولید بن عبدالملک کے زمانے خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ عبدالرحمن بن یزید کی کنیت ابو محمد تھی ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

مجمع بن یزید ابن جاریہ بن عامر بن مجمع بن العطف بن ضبیعہ بن زید ان کی والدہ حبیبہ بنت الجندیہ بن کنانہ بن قیس بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بنی قیس میں سے تھیں۔

اولاد..... مجع بن یزید کے ہاں اسماعیل واسحاق و یعقوب و سعد بنی و ام اسحاق و ام النعمان پیدا ہوئیں ان کی والدہ سالمہ بنت عبد اللہ بن ابی جسیب بن الاذعر بن زید بن العطف بنی ضبیحہ بن زید بن عمرو بن عوف میں سے تھیں۔

ابو سعید المقبری..... نام کیسان تھا بنی لیث بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ کے بنی جندع کے مولیٰ تھے۔

مقبری کہلانے کی وجہ..... ان کا مکان مقابر کے پاس تھا اس لئے لوگوں نے مقبری کہا۔

ن کے والد کی آزادی کا قصہ..... سعید بن ابی سعید المقبری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں بنی جندع کے ایک شخص کا غلام تھا۔ اس نے مجھے چالیس ہزار درہم اور عید الفطر کو ایک بکری دینے کے بدلے مکاتب بنادیا۔ مال وقت سے پہلے مہیا ہو گیا میں اس کے پاس لایا تو اس نے وقت معینہ سے پہلے لینے سے انکار کر دیا۔ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ اے یہ قافلہ لے کر بیت المال میں رکھ دو شام کو ہمارے پاس آؤ تو ہم تمہاری آزادی لکھ دیں گے اگر تمہارا مولیٰ چاہے گا تو اسے لے لے گا اور اگر چاہے گا تو اسے چھوڑ دے گا۔

میں مال اٹھا کر بیت المال میں لے آیا جب میرے مولیٰ کو معلوم ہوا تو اس نے آ کر مال لے لیا۔ اس کے بعد عمر کے پاس اپنے مال کی زکوٰۃ لایا تو انہوں نے کہا کہ جب سے آزاد ہوئے ہو تم نے کچھ مال لیا۔ عرض کیا کہ نہیں فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ پہلے ہم سے کچھ لینا پھر بعد میں ہمارے پاس لانا۔

آزادی کا واقعہ..... ابن سعید المقبری سے مروی ہے کہ میں مکاتب تھا اپنے مولیٰ سے کہا کہ میرا بدل کتابت لے لیں مگر انہوں نے انکار کیا میں عمر بن خطاب کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اے یہ قافلہ اس سے مال لے کر بیت المال میں رکھ دو اور مجھ سے کہا کہ جاؤ تم آزاد ہو۔ میں دوسرے سال ان کے پاس اپنے مال کی زکوٰۃ لایا انہوں نے پوچھا کہ تو ن ہم سے کچھ لیا ہے جو ہم نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے۔ عرض کیا کہ نہیں انہوں نے وہ مال مجھے واپس کر دیا۔

ابن سعید المقبری سے مروی ہے کہ میں عمر بن خطاب کے پاس دو سو درہم لایا اور کہا کہ لیجئے یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے فرمایا کہ اے کیسان کیا تم آزاد ہو گئے میں نے کہا کہ جی ہاں فرمایا کہ جاؤ اور اسے خیرات کر دو۔ ولید بن کثیر سے مروی ہے کہ میں سعید المقبری کو اپنے والد سے روایت کرتے سنا کہ میں عمر بن خطاب کے پاس اپنے مال کی زکوٰۃ لایا انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمارے دیوان سے کچھ لیا ہے میں نے کہا کہ نہیں فرمایا تو پھر اسے لے جاؤ۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو سعید سے عمر نے روایت کی ہے۔ وہ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔ ان کی وفات ۱۰۰ھ میں عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں ہوئی اور ان کی وفات مدینہ منورہ میں ولید بن عبد الملک کی خلافت میں ہوئی۔

ابو عبیدہ..... زہری نے ایک مرتبہ انہیں عبدالرحمن بن ازہر کا مولیٰ کہا۔ دواہ دوسرے مقام پر عبدالرحمن بن عوف کا مولیٰ کہا اسی طرح اور دن نے بھی کہا۔

مختصر احوال..... زہری نے کہا کہ وہ قدما اور اہل فقہ میں سے تھے۔ انہوں نے باکہ میں عبدالرحمن بن عمر کے ساتھ حاضر ہوا انہوں نے عثمان و علی و ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ نام سعد تھا مدینہ منورہ میں ۹۸ھ میں وفات ہوئی تھی تھے ان کی حدیثیں ہیں۔

فلاح..... مولائے ابویوب انصاریان کی کنیت ابو کثیر تھی۔

ان کی آزادی کا واقعہ..... حمہ بن سیریں سے مروی ہے کہ ابویوب نے فلاح کو چالیس ہزار درہم پر مکاتب بنایا۔ لوگ فلاح کو مبارک باد دینے لگے اور کہنے لگے کہ اے ابو کثیر تمہیں آزادی مبارک ہو۔ جب ابویوب اپنے متعلقین کے پاس لوئے تو ان کو مکاتب بنانے پر پریشان ہوئے ان کو بلا بھیجا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کتاب (مکاتب نامہ) مجھے واپس کر دو اسی حالت پر لوٹ جاؤ جس حالت پر تم تھے۔ ان کے بیوی بچوں نے کہا کہ کیا تم اس غلام کو واپس لیتے ہو جسے اللہ نے آزاد کر دیا۔ فلاح نے کہا کہ اللہ کی قسم وہ مجھ سے جو مانگیں گے میں انہیں ضرور دوں گا وہ اپنی مکاتب ان کے پاس لائے اور اسے توڑ دیا جب تک اللہ نے چاہا وہ ٹھہرے پھر ابویوب نے انہیں بلا بھیجا اور کہا کہ تم آزاد ہو اور جو تمہارا مال ہے وہ بھی تمہارا ہے۔

مختصر احوال..... محمد بن عمر نے کہا کہ فلاح عین التمر کے ان قیدیوں میں سے تھے جنہیں خالد بن ولید نے ابو بکر صدیق کی خلافت میں گرفتار کر کے مدینہ منورہ بھیج دیا تھا۔ میں نے کسی کو بیان کرتے سنا کہ فلاح کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ انہوں نے عمرؓ سے سنا اور مدینہ منورہ میں ان کا مکان تھا۔ ذی الحجہ ۶۳ھ میں یزید بن معاویہ کے دور خلافت میں یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

عبیدہ..... عبید بن معلی برادر ابی سعید بن معلی الزرقی عبیدی کنیت ابو عبد اللہ تھی عین التمر کے ان قیدیوں میں سے تھے جنہیں خالد بن ولید نے ابو بکر صدیق کی خلافت میں گرفتار کر کے مدینہ منورہ بھیج دیا تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ عبید بن مرہ ہی نفیس بن محمد بن زید بن عبیدہ تاجر کے دادا تھے وہ اس نفیس محل کے مالک تھے جو خرہ اتم کے نواح میں تھا۔ عبیدہ مولائے عبید بن المعلی کی وفات بزمانہ حرہ ذی الحجہ ۶۳ھ میں ہوئی ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

شماس..... مولائے عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم سورہ یوسف عمر بن خطاب سے سن کر حفظ کی اور اسے نماز میں پڑھاتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عثمان بن شماس نے روایت کی ہے۔

سائب بن خباب..... ان کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ میں نے کسی کو یہ بھی بیان کرتے سنا کہ ان کی کنیت ابو مسلم تھی۔ اللہ اور قلیل الحدیث تھے۔ انہوں نے عمرو بن زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی وفات ۹۷ھ میں مدینے میں ہوئی جب کہ وہ بہتر سال کے تھے۔ مالک بن انس سے مروی ہے کہ سائب بن خباب کی وفات ابن عمر سے پہلے ہوئی۔

عبید بن ام کلام..... انہوں نے عمر بن خطاب سے سنا ہے وہ عبید بن سلمہ اللیشی تھے۔ جو مدینہ منورہ میں قتل عثمان کی خبر لے کر نکلے۔ سرف میں عائشہ کا استقبال کیا اور انہیں ان کے قتل کی اور لوگوں کے علی بن ابی طالب سے بیعت کرنے کی خبر دی وہ مکہ مکرمہ واپس گئیں عبید علوی تھے۔

ابن مرسء قریش کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جنہوں نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے

ابو سعید... ابواسید نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔

ہرمزان... اہل فارس میں سے تھے۔

جکولہ کی فتح..... جب جکولہ کو مسلمانوں نے فتح کر لیا تو یزدجرد ایران کے بادشاہ حلوان سے نکل کر اصہبان چلا گیا پھر اصطر میں آیا۔ اس نے اپنے وزیر ہرمزان کو تسر بھیجا انہوں نے اس کی حفاظت کی اور قلعہ میں محفوظ ہو گئے ان کے ہمراہ سونے کے کنگن اور اہل تسر کا مال کثیر تھا۔ وہ قلعہ شہتر کے کنارے پہاڑ سے ملا ہوا تھا۔ جس کے اطراف پانی کی ایک خندق تھی اور کسی قدر سردان کے پاس اصہبان سے آتی تھی۔

وہ لوگ اسی حالت میں جب تک اللہ نے چاہا ٹھہرے ابو موسیٰ نے دو سال یا اٹھارہ مہینے تک ان کا محاصرہ کیا۔ پھر اہل قلعہ عمر کے حکم پر اترے۔

حضرت عمر کے دربار میں..... ابو موسیٰ نے ہرمزان کو عمر کے پاس بھیج دیا۔ ان کے ہمراہ بارہ عجمی قیدی بھی تھے۔ جن کے بدن پر ریشمی لباس اور سونے کے چٹکے تھے اور سونے کے کنگن تھے ان لوگوں کو اسی ہیبت میں مدینہ منورہ لایا گیا لوگ تعجب کرنے لگے۔ پھر ان لوگوں کو عمر کے پاس لایا گیا تو عمر کو ان لوگوں نے گھر پر نہ پایا۔ ہرمزان نے فارسی میں کہا کہ تمہارے بادشاہ کھو گئے ان لوگوں سے کہا کہ وہ مسجد میں ہیں۔

وہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے تو انہیں اس طرح سوتا ہوا پایا کہ عمر نے اپنی چادر کو تکیہ بنایا ہوا تھا۔ ہرمزان نے کہا کہ تمہارے بادشاہ یہی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یہ خلیفہ ہیں پوچھا گیا کہ کیا ان کے لئے دربان اور نگہبان نہیں ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ ان کی موت تک اللہ ان کا نگہبان ہے۔ ہرمزان نے کہا کہ یہ سلطنت مبارک ہے عمر نے ہرمزان کو دیکھا تو کہا کہ میں دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اس کو اور اس کے گروہ کو اسلام کے ذریعے ذلیل کیا۔

عمر نے وفد سے فرمایا کہ اس طرح کلام کرو کہ مجھے حسن کثرت کلام سے بچاؤ۔ انس بن مالک نے کہا کہ تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے دین کو عزت دی اور جس نے اسے ناراض کیا اسے بے یار و مددگار کر دیا اور ہمیں ان کی زمین و ملک کا وارث بنایا۔ ان کے مال و اولاد ہمیں غنیمت میں دے دیئے ہمیں اس طرح ان پر غالب کر دیا کہ ہم جسے چاہیں قتل کریں اور جسے چاہیں زندہ رکھیں۔

عمر خوشی سے رونے لگے پھر ہرمزان سے فرمایا کہ تمہارا مال کیا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جو میرے باپ دادا کی میراث ہے وہ تو میرے پاس ہے۔ لیکن جو ملک اور بیت المال میرے قبضے میں تھا اسے آپ کے مال نے لے لیا۔ فرمایا کہ اے ہرمزان اللہ نے جو برتاؤ تم لوگوں کے ساتھ کیا اسے تم نے کیا سمجھا۔ ہرمزان نے انہیں جواب نہ دیا تو فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ بولتے نہیں؟ عرض کی کہ کیا آپ سے زندہ کے کلام کروں یا مردہ کا کلام کروں، فرمایا کہ کیا تم زندہ نہیں ہو۔

ہرمزان نے پینے کا پانی مانگا عمر نے فرمایا کہ ہم پیاس اور قتل کو تم پر جمع نہ کریں گے۔ پھر اس کے لئے انہوں نے پانی منگایا۔ لوگ لکڑی کے پیالے میں ان کے لئے پانی لائے ہرمزان نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا عمر نے فرمایا کہ پیو تم پر کوئی خوف نہیں جب تک اسے نہ پی لو میں تمہیں قتل کرنے والا نہیں ہوں۔

ہرمزان کا امان حاصل کرنا..... انہوں نے برتن کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور کہا کہ اے گروہ عرب جس حالت میں تم غیر دین پر تھے تمہاری یہ حالت تھی کہ ہم تم لوگوں کے ساتھ غلاموں کا برتاؤ کرتے تمہارا فیصلہ کرتے اور تمہیں قتل کرتے تھے۔ ہمارے تمام اقوام میں تم لوگوں کا حال سب سے بدتر تھا اور سب سے کم تھا پھر جب اللہ تمہارے ساتھ ہو گیا تو اللہ کے مقابلے کی طاقت کسی کو نہ تھی۔

عمر نے ان کے قتل کا حکم دیا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے امان دی ہے فرمایا کہ کس طرح؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم پر کوئی خوف نہیں آپ نے فرمایا کہ تم پانی پیو تم پر کوئی خوف نہیں لہذا تم اسے پی نہ لو میں تمہیں قتل کرنے والا نہیں۔ انس بن مالک و ابوسعید الخدری و زبیر ابن العوام نے کہا کہ ہرمزان نے سچ کہا فرمایا خدا غارت کرے اس نے اس طرح مجھ سے امان لے لی کہ مجھے خبر بھی نہ ہوئی۔

عمر نے حکم دیا تو ہرمزان کے بدن پر جوز یور اور ریشمی کپڑے تھے وہ اتار لئے گئے، انہوں نے سراقہ بن مالک بن جشم سے جو دبے کالے تھے اور اس طرح سے پتلی بانہوں والے تھے کہ گویا دونوں جلی ہوئی ہیں۔ فرمایا کہ ہرمزان کے کنگن پہنو انہوں نے دونوں کنگن پہنے۔ عمر نے کہا کہ تمام تعریف اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے کسریٰ اور اس کی قوم سے ان کے زیور اور ان لوگوں کے کپڑے چھین کر سراقہ بن مالک بن جشم کو پہنا دئے۔

قبول اسلام..... عمر نے ہرمزان اور اس کے ساتھیوں کو اسلام کی دعوت دی تو ان لوگوں نے انکار کیا علی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین ان لوگوں اور ان کے بھائیوں کے درمیان جدائی کر دیجئے۔ عمر نے ہرمزان اور جھینہ وغیرہ کو دریا میں سوار کرا دیا اور فرمایا کہ اے اللہ ان لوگوں کو تھکا دے انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ان لوگوں کو شام کی طرف روانہ کر دیں انہیں اللہ کی جانب سے پانی میں گرا کر تھکا دیا۔ وہ لوگ غرق نہیں ہوئے اور واپس آ کر اسلام لائے۔ عمر

نے ان لوگوں کے لئے (اور مسلمانوں کی طرح) دو ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا ہرمزان کا نام عرظہ رکھا گیا۔
مسور بن مخرہ نے کہا کہ میں نے روجاء میں ہرمزان کو عمر کے ساتھ احرام میں اس طرح دیکھا کہ ان کے بدن پر جرے کی چادریں تھیں۔

حج ابراہیم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ میں روجاء میں ہرمزان کو عمر بن خطاب کے ساتھ حج کیا حرام میں اس طرح دیکھا کہ ان کے بدن پر جرے کی چادریں تھیں۔
انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کا پیٹ ہرمزان سے زیادہ دہلا اور دونوں شانوں کے درمیان ہرمزان کے شانوں کے درمیانی فاصلے سے زیادہ ہو۔

وہ تابعین جو عثمان و علی و عبدالرحمن بن عوف و طلحہ و زبیر و سعد و ابی بن کعب و سہل بن حنیف و حذیفہ ابن الیمان و زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں

محمد بن الحنفیہ محمد اکبر بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھے۔ ان کی والدہ حنیفہ خولاء بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن ثعلبہ یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ ابن یحیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل تھیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کے والد یمامہ کے قیدیوں میں تھیں جو علی بن ابی طالب کے حصے میں آئیں۔

محمد بن الحنفیہ کی والدہ اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کی والدہ کو دیکھا کہ وہ سندھی اور کالی تھیں۔ اور بنی حنیفہ کی لونڈی تھیں۔ اور ان لوگوں میں سے نہ تھیں خالد بن ولید نے صرف ان کے غلاموں پر صلح کی تھی اور خود ان لوگوں پر ان سے صلح نہیں کی تھی (یعنی جنگ یمامہ میں اس طرح صلح کی کہ ان لوگوں کے غلام مسلمانوں کو مل جائیں گے تو وہ خود لوگ غلام نہیں بنائے جائیں گے)۔

رسول اکرم ﷺ سے نام و کنیت لکھنے کی اجازت منذر الثوری سے مروی ہے کہ محمد بن الحنفیہ سے سنا کہ (رسول اکرم ﷺ کی جانب سے آپ کا نام و کنیت ایک شخص کا رکھنے میں) علی کے لئے اجازت چاہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ کے بعد میرے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام رکھوں اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھوں؟ فرمایا کہ ہاں۔

ربیع بن المہذر الثوری نے اپنے والد سے روایت کی کہ علی و طلحہ کے درمیان بحث ہوئی تو طلحہ نے ان سے کہا کہ رسول اکرم ﷺ پر کوئی تمہاری سی جرات نہ کرے کہ تم نے آپ کا نام بھی رکھ لیا اور آپ کی کنیت بھی رکھ لی حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ آپ کے بعد آپ کی امت میں کوئی ان دونوں کو نہ جمع کرے علی

نے کہا کہ بے شک گستاخ وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جرات کرے اسے فلاں رجا اور میرے لئے قریش کے فلاں اور فلاں کو بلا لاؤ۔ وہ لوگ آئے تو علی نے کہا کہ تم لوگ کس کے معاملے میں گواہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا میں نے اپنا نام اور کنیت اسے بخش دی۔ اس کے بعد میری امت میں کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ میرا نام اور کنیت رکھے ابو بکر بن حفص بن عمر بن سعد سے مروی ہے کہ محمد بن علی کی کنیت ابو القاسم تھی۔

ابراہیم سے مروی ہے کہ محمد بن الحنفیہ کی کنیت ابو القاسم تھی۔
عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ محمد بن علی کی کنیت ابو القاسم تھی۔ وہ بڑے عالم و متقی تھے۔

اولاد..... محمد بن الحنفیہ کے یہاں عبد اللہ پیدا ہوئے جو ابو ہاشم اور حمزہ علی و جعفر اکبر ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔

حسن بن محمد بنی ہاشم کے اہل عقل اور خوش مزاج اور زہین لوگوں میں سے تھے، وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ار جاع (صفحہ نمبر ۱۰۶) میں کلام کیا ان کا کوئی پس ماندہ نہ تھا ان کی والدہ جمال بنت قیس بن خرمہ بن المطلب بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

ابراہیم بن محمد ان کی ولدہ مسو بنت عباد شیبان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن زید بن مالک بن عوف بن الحارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن غیلان بن معن تھیں جو بنی ہاشم کے حلیف تھے۔
قاسم بن محمد و عبد الرحمن جن کا کوئی پس ماندہ نہ تھا۔ ان کی والدہ ام عبد الرحمن تھیں جن کا نام برہ بنت عبد الرحمن بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم تھا۔

جعفر و اصغر و عون و عبد اللہ اصغر ان سب کی والدہ ام جعفر بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب بن عبد المطلب تھیں۔

عبد اللہ بن محمد و رقیہ ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

محمد بن الحنفیہ کی جنگ جمل میں شرکت منذر الثوری سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کو جنگ جمل کا ذکر کرتے سنا کہ جب ہم لوگوں نے صف باندھ لی تو علی نے جھنڈا مجھے دیا بعض لوگ مقابلے کے لئے بعض کے قریب ہو گئے تو انہوں نے میری جانب سے پہلو تہی دیکھی تو جھنڈا لے لیا اور خود اسے لے کر قتال شروع کر دیا۔ اس روز اہل بصرہ میں سے ایک شخص پر حملہ کیا اور جب اسے دبوچ لیا تو اس نے کہا کہ میں ابی طالب کے دین پر ہوں وہ جو چاہتا تھا جب مجھے معلوم ہو گیا تو میں اس سے باز آ گیا لوگوں کو شکست ہو گئی تو علی نے کہا کہ زخمی کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی بھاگنے والا کا تعاقب کرنا۔ انہوں نے ان لوگوں کے ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ جن سے قتال کیا گیا تھا ان لوگوں میں بطور غنیمت تقسیم کر دیئے۔ ہم نے ان لوگوں سے وہ ہتھیار اور گھوڑے و خیر وغیرہ لے لئے جو وہ ہمارے مقابلے پر لائے تھے۔

حضرت علی کی قسم و کفارہ..... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ میرے والد معاویہ اور اہل شام سے جہاد کرنا

چاہتے تھے وہ اپنا جھنڈا باندھنے لگے اور قسم کھائی کہ اسے نہ کھولیں گے جب تک روانہ نہ ہو جائیں لوگ انکار کرنے لگے ان کی رائے میں اختلاف پڑ گیا اور بزدلی ظاہر ہونے لگی والد اپنا جھنڈا کھول کر قسم کا کفارہ دینے لگے یہاں تک کہ انہوں نے چار مرتبہ کہا۔

میں ان کا حال دیکھتا تھا جس سے میں خوش نہ تھا اس روز میں نے مسور بن مخرمہ سے گفتگو کی ان سے کہا کہ تم ان سے کہتے نہیں کہ کہاں جاتے ہیں ٹھہریں مجھے تو ان لوگوں کے پاس کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ مسور نے کہا کہ اے ابوالقاسم وہ اس کام کے لئے جاتے ہیں جو مقدر ہو چکا میں نے ان سے گفتگو کی انہیں دیکھا کہ سوائے جانے کے اور ہر چیز سے انکار کرتے ہیں۔

حضرت علی کی بددعا..... محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ جب علی نے ان لوگوں کی بری حالت دیکھی تو کہا کہ اے اللہ میں نے انہیں بے زار کر دیا اور انہوں نے مجھے بے زار کر دیا میں نے ان لوگوں کو ناراض کیا ہے اور انہوں نے مجھے ناراض کیا ہے۔ لہذا مجھے تو ان کے بدلے میں وہ لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور انہیں وہ دے جو مجھ سے بدتر ہو۔

محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے کہ جنگ صفین میں علی کے پیادہ لشکر پر عمار بن یاسر امیر تھے محمد ابن الحنفیہ ان کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔

حضرت علی اور محمد بن الحنفیہ کی گفتگو..... عبداللہ بن زری العافقی سے جو صفین میں علی کے ساتھ تھے مروی ہے کہ ایک روز میں نے لوگوں کی وہ حالت دیکھی کہ ہم نے اہل شام سے مقابلہ کیا ہم لوگوں نے ایسا قتال کیا ہجھے گمان ہوا کہ اب کوئی نہ بچے گا اتنے میں ایک پکارنے والے کی پکار سنی جو کہتا تھا کہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو عورتوں اور بچوں کے لئے کون رہے گا روم کے لئے کون رہے گا ترک کے لئے کون رہے گا یلم کے لئے کون رہے گا جو بچ گئے ہیں انہی میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو۔

میں نے اپنے پیچھے حرکت محسوس کی متوجہ ہوا تو دیکھا کہ خود علیؑ ہیں جو جھنڈے کو حرکت دے رہے تھے اور اسے لے کر دوڑ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے اسے ٹھہرا دیا ان سے ان کے بیٹے محمدؑ ملے میں انہیں ان سے کہتے ہوئے سن رہا تھا کہ اے میرے بیٹے تم اپنے جھنڈے کے ساتھ رہو کیونکہ میں آگے بڑھ کر قوم میں جاتا ہوں (راوی نے کہا کہ) میں دیکھ رہا تھا کہ جب وہ تلواریں مارتے تھے تو ہجوم چھٹ جاتا تھا پھر وہ ان لوگوں میں پلٹتے تھے۔

حضرت علی کی فضیلت..... منذر الثوری سے مروی ہے کہ میں محمد بن الحنفیہ کے پاس تھا انہیں کہتے سنا کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد میں کسی کی نجات پر نہ اسے اہل جنت میں سے ہونے پر شہادت دیتا اور نہ اپنے والد پر جن سے میں پیدا ہوا قوم نے ان کی طرف دیکھا تو کہا کہ لوگوں میں علی جیسا کون ہے جن کے لئے فلاں فضیلت ہے اور فلاں فضیلت ہے۔

محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ اگر میرے والد علیؑ یہ حالت دیکھتے تو یہ ضرور ان کے کوچ

کرنے کا مقام ہوتا۔

ابن الحنفیہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرب کے دو اہل بیت کو اللہ کا شریک بنالیا ہمیں اور ہمارے ان چچا زاد بھائیوں کو یعنی بنی امیہ کو۔

محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ قریش کے اہل بیت اللہ کے شریک بنائے گئے ہیں۔ ہم اور بنی امیہ؟

مہدی کا لقب ابی حمزہ سے مروی ہے کہ لوگ محمد بن علی کو اسلام علیک یا مہدی کہہ کر سلام کرتے تھے انہوں نے کہا کہ میں مہدی ہدایت یافتہ ہوں۔ نیکی و شر کا راستہ بتاتا ہوں میرا نام اللہ کے نبی کا نام ہے میری کنیت اللہ کے نبی کی کنیت ہے تم میں سے جب کوئی سلام کرے تو کہے کہ اسلام علیک یا محمد اسلام علیک یا ابا القاسم۔

منسہال بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص ابن الحنفیہ کے پاس آیا اس نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے پوچھا کہ آپ کیسے ہیں انہوں نے اپنے ہاتھ کو ہلایا اور کہا کہ تم لوگ کیسے ہو کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہم لوگ کیسے ہیں اس امت میں ہماری مثال ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل کی مثال آل فرعون میں تھی جو ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا یہ لوگ بھی ہمارے بیٹوں کو ذبح کرتے ہیں اور ہماری اجازت کے بغیر ہماری عورتوں سے نکاح کرتے ہیں۔

فضیلت کا دعویٰ عرب نے یہ دعویٰ کیا کہ ان کے لئے عجم پر فضیلت ہے تو عجم نے کہا کہ یہ کیسے ان لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ عربی تھے ان لوگوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا لوگوں نے کہا کہ قریش نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کے لئے عرب پر فضیلت ہے عرب نے کہا یہ کیسے ان لوگوں نے کہا کہ محمد قریشی تھے اگر قوم نے سچ کہا تو ہمارے لئے بھی لوگوں پر فضیلت ہے کیونکہ ہم بھی قریشی ہیں۔

ابن الحنفیہ کا خطبہ اسود بن قیس سے مروی ہے کہ میں خراسان میں عزہ کے ایک شخص سے ملا انہوں نے کہا کہ میں ابن الحنفیہ کا خطبہ تمہارے سامنے پیش نہ کروں میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں ان کے پاس پہنچا تو وہ ایک جماعت کے اندر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے میں نے کہا کہ اسلام علیک یا مہدی انہوں نے کہا کہ ولیم السلام میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ کام ہے پوچھا کہ خفیہ یا علانیہ میں نے کہا کہ خفیہ انہوں نے کہا کہ بیٹھو میں بیٹھ گیا۔

انہوں نے ایک گھنڈہ قوم سے باتیں کیں پھر اٹھ کھڑے ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا جب وہ اپنے گھر میں گئے تو ان کے ساتھ میں بھی اندر گیا انہوں نے کہا کہ اپنی حاجت بیان کرو میں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کلمہ شہادت اشہد ان لا اله الا اللہ ﷻ اشہد ان محمد عبده و رسولہ پڑھا پھر میں نے کہا کہ اما بعد اللہ کی قسم آپ لوگ قریش میں سب سے زیادہ ہمارے قریب نہ تھے کہ ہم آپ کی قرابت پر آپ سے محبت کرتے البتہ آپ لوگ قریش میں سب سے زیادہ ہمارے نبی ﷺ سے قرابت رکھتے ہیں ہمارے نبی سے آپ لوگوں کی اسی قرابت کی وجہ سے ہم نے آپ لوگوں سے محبت کی۔ برابر آپ لوگوں کی محبت میں ہم پر عیب لگایا گیا یہاں تک کہ اس پر گردنیں ماری گئیں اور شہادتیں باطل کی گئیں ہم لوگوں کو شہروں سے دفع کر دیا گیا اور ہمیں ازیت دی گئی

یہاں تک کہ میں نے تو یہ ارادہ کر لیا ہے کہ کسی ویرانے میں چلا جاؤں اور اللہ کی اس وقت تک عبادت کروں کہ اس سے جالموں کا ش آل محمد کا حال مجھ سے مخفی رہتا۔

بالآخر میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ان اقوام کے ساتھ جن کا ہمارا کلمہ ایک ہے اپنے ان امراء پر خروج (بغاوت) کروں جو خروج کرتے اور قتال کرتے ہیں اور ہم لوگوں میں مقیم رہیں۔ اس شخص کی مراد خوارج سے تھی ہمیں پیچھے ہی پیچھے آپ کی جانب سے احادیث پہنچتی تھیں۔ میں نے چاہا کہ آپ سے بالمشافہ کروں اور آپ کے متعلق کسی سے نہ پوچھوں۔ میرے دل میں سب لوگوں سے زیادہ آپ کا اعتبار ہے اور مجھے سب سے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی پیروی کروں۔ آپ کی رائے کے مطابق اپنی رائے قائم کروں اور جس طرح آپ خلاصی دیکھیں (اسی پر عمل کروں میں یہی کہتا ہوں اور اپنے اور آپ کے لئے مغفرت چاہتا ہوں)۔

محمد بن علی نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ پڑھا پھر کہا کہ اما بعد ان باتوں سے بچو کیونکہ یہ تم پر عیب ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب اختیار کرو کیونکہ اسی سے تمہارے اول کی ہدایت کی گئی تھی اور اسی سے تمہارے آخر کی ہدایت کی جائے گی۔ میری جان کی قسم اگر تمہیں ایذا دی گئی (تو کیا تعجب ہے) جو تم سے بہتر تھے انہیں بھی ایذا دی گئی ہے۔

تمہارا یہ کہنا کہ میں نے قصد کر لیا کہ کسی ویرانے میں چلا جاؤں گا اور اللہ کی عبادت کرتا رہوں گا۔ جب تک کہ میں اللہ سے طوں اور لوگوں کے معاملات سے الگ رہوں۔ کاش آل محمد کے حالات مجھ سے مخفی رہیں تو ایسا نہ کرنا کیونکہ یہ راہبوں کی بدعت ہے قسم میری جان کی کہ آل محمد آفتاب کے طلوع سے زیادہ واضح ہے۔

تمہارا یہ کہنا کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ ان اقوام کے ساتھ جن کی وہ ہماری شہادت واحد ہے ان امراء پر خروج کروں جو بغاوت کرتے ہیں اور قتال کرتے ہیں اور ہم لوگ قیام کریں تو ایسا نہ کرنا امت سے جدا نہ ہو اس قوم یعنی بنی امیہ سے ان کے ان تھے کے ذریعے سے بچوان کے ہمراہی میں قتل نہ کرو۔

میں نے کہا کہ انکا تقیہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کی دعوت پر اپنے آپ کو ان کے پاس حاضر کر دو تو اس کے ذریعے سے اللہ تمہارے خون اور تمہارے دین کو بچائے گا اور تمہیں اللہ کا وہ مال مل جائے گا جس کے تم ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہو۔

میں نے کہا آپ نے اس پر بھی غور کیا ہے کہ مجھے قتال اس طرح گھمائے کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ تم اپنے ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ سے اس طرح اللہ کے لئے بیعت کرو اور اللہ کے لئے قتال کرو اللہ کچھ اقوام کو ان کی نیتوں کی وجہ جنت میں داخل کرے گا اور کچھ اقوام کو ان کی نیتوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کرے گا۔

میں تمہیں اس پر اللہ کو یاد دلاتا ہوں کہ تم میری طرف سے وہ بات پہنچاؤ جو تم نے مجھ سے نہیں سنی یا مجھ پر وہ بات لگاؤ جو میں نے نہیں کی میں اپنی یہی بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بیعت کرو اور اپنی نیت کے مطابق قتال کرو۔

محمد ابن سے مروی ہے کہ یہ بجلی کی سی چمک ہے جسے کچھ قیام نہیں۔

محمد بن الحنفیہ کی ہدایات..... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابی طفیل سے کہا کہ اسی مکان میں رہو اور حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر ہو جاؤ یہاں تک کہ ہمارا حکم آئے کیونکہ جب ہمارا حکم آئے گا تو اس میں کوئی خفا نہ ہوگا جیسا کہ آفتاب میں جب وہ طلوع ہوتا ہے۔ تو اس میں کوئی خفا نہ ہوگا۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ اگر لوگ کہیں کہ وہ مشرق سے آئے گا اور اللہ اسے مغرب سے لے آئے اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ مغرب سے آئے گا اور اللہ اسے مشرق سے لے آئے اور تمہیں کیا معلوم کہ شاید وہ ہمارے پاس اس طرح لایا جائے جس طرح دہن لائی جاتی ہے۔ راہمذرا الثوری نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابن الحنفیہ نے کہا کہ جو ہم سے محبت کرے گا اللہ اسے نفع دے گا اگرچہ وہ دہلیم میں ہو۔

ابن الحنفیہ کی بیزاری..... ابن الحنفیہ سے مروی ہے کہ مجھے پسند تھا کہ میں اپنے ان شیعوں سے رہائی حاصل کر لیتا خواہ یہ رہائی میرے بعض اعزہ کے خون ہی کے عوض ہی کیوں نہ ہوتی انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے جوڑا اور رنگوں پر رکھا اور کہا کہ (میں ان سے کیوں گلو خلاصی چاہتا ہوں) ان لوگوں کے چھوٹ بولنے کی وجہ سے ان لوگوں کے شر پھیلانے کی وجہ سے یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کی ماں جس نے اسے جنا اس پر اتنا ورغلا یا جائے کہ وہ قتل کر دی جائے۔

احتساب نفس..... حارث الازدی سے مروی ہے کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ اس شخص پر اللہ رحمت کرے جس نے اپنے نفس کو بے نیاز کر دیا اپنا ہاتھ روکا زبان بند کی اور اپنے گھر میں بیٹھ گیا اس کے لئے وہی ہے جو وہ چاہے اور اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے سوائے اس کے کہ بنی امیہ کے اعمال ان لوگوں میں مسلمانوں کی تلوار سے زیادہ تیزی سے گھس رہے ہیں سوائے اس کے کہ اہل حق کے لئے ایک دولت ہے جسے جب اللہ چاہے گا لائے گا ہم میں سے اور تم میں سے جو اسے پائے گا وہ بڑے بلند مقام پر ہوگا اور جو مر گیا تو جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور بہت پائدار ہے۔

مختار بن ابی عبید کی عراق روانگی..... ام بکر بنت المسور سے مروی ہے کہ مختار بن ابی عبید عبد اللہ بن الزبیر کے پہلے محاصرے میں سب سے زیادہ سختی سے ان کے ساتھ تھا اور انہیں یہ یقین دلاتا تھا کہ وہ ان کا شیعہ ہے ابن الزبیر اس پر تعجب کرتے تھے اس پر الزام لگایا جاتا تو اس کے خلاف کوئی بات نہیں سنتے تھے مختار بن ابی عبید محمد بن الحنفیہ کے پاس بھی آمد و رفت رکھتا تھا محمد کی رائے اس کے بارے میں اچھی نہ تھی وہ اس کی لائی ہوئی باتوں کا بیشتر حصہ قبول ہی نہیں کرتے تھے۔

مختار نے کہا کہ میں عراق جانے والا ہوں محمد نے اس سے کہا کہ جاؤ یہ عبد اللہ بن کامل الہمدانی بھی تمہارے ساتھ جائیں گے انہوں نے عبد اللہ سے کہا کہ اس سے ہوشیار رہنا تمہیں یہ یاد ہے کہ وہ زیادہ امانت دار نہیں ہے۔ مختار ابن زبیر کے پاس آیا اور کہا کہ جان لیجئے کہ میرا عراق میں ہونا میرے یہاں قیام کرنے زیادہ آپ کے لئے مفید ہے عبد اللہ بن زبیر نے اسے اجازت دے دی۔

وہ اور ابن کامل روانہ ہوئے ابن زبیر کو اس کی خیر خواہی میں شک نہ تھا حالانکہ وہ ابن زبیر کے ساتھ دھوکہ کرنے پر مصر تھا۔ یہ دونوں مختار اور ابن کامل روانہ ہوئے ان کو ایک شخص العذیب میں ملا۔ مختار نے کہا کہ ہم کو لوگوں کا حال بتاؤ اس نے کہا کہ میں نے لوگوں کو اس حالت پر چھوڑا کہ جیسے وہ کشتی گھومتی ہے جس کا کوئی ملاح نہیں ہوتا مختار نے کہا کہ میں اس کشتی کا ملاح ہوں جو اس قائم کرے گا۔

عبداللہ بن مطیع کا عراق سے فرار..... ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ مختار جب عراق میں آیا تو اس نے عبداللہ بن مطیع کے پاس آمد و رفت شروع کی وہ اس زمانے میں عبداللہ بن زبیر کی جانب سے کوفہ کے گورنر تھے۔ اس نے ابن زبیر کی خیر خواہی بیان کی اور خفیہ طور پر ان پر عیب لگایا لوگوں کو ابن الحنفیہ کی بیعت کی دعوت دی اور ابن مطیع کے خلاف برا بیچنے لگا اس نے ایک جماعت کو بڑا لشکر بنانے شروع کیا جب ابن مطیع نے یہ دیکھا تو وہ اس سے ڈر کے عبداللہ بن زبیر کے پاس بھاگ گیا۔

کوفہ میں ابن زبیر کے تقویٰ کی شہرت..... اسحاق بن طلحہ بن یحییٰ وغیرہ سے مروی ہے کہ مختار جب کوفہ میں آیا تو ابن زبیر پر سب سے زیادہ سخت تھا ان کا عیب گو بن گیا لوگوں کو تعلیم دینے لگا کہ ابن زبیر پہلے اس خلافت کو ابو القاسم ابن الحنفیہ کے لئے طلب کیا کرتے تھے پھر انہوں نے ان پر ظلم کیا مختار ابن الحنفیہ کا اور ان کے تقویٰ کا ان سے ذکر کرنے لگا کہ انہوں نے مختار کو کوفہ بھیجا ہے تاکہ وہ ان کے لئے بیعت کی دعوت دے اور انہوں نے ایک خط لکھ کر دیا ہے جسے کسی غیر تک نہ پہنچائے گا اور خط اس شخص کو پڑھ کر سنائے گا جس پر بھروسہ کرے گا۔

ابن الحنفیہ کی بیعت کی خفیہ دعوت..... مختار لوگوں کو خفیہ طور پر ابن الحنفیہ کی بیعت کی دعوت دینے لگا اور لوگ خفیہ طور پر ان کی بیعت کرنے لگے۔ جن لوگوں نے اس سے بیعت کی تھی ان میں سے ایک جماعت نے اس کے بارے میں شک کیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس شخص کو اپنے عہد دے دئے ہیں جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ ابن الحنفیہ کا قاصد ہے حالانکہ ابن الحنفیہ مکہ مکرمہ میں ہیں وہ نہ ہم سے دور ہیں نہ پوشیدہ لہذا ہم میں سے ایک جماعت ان کے پاس جائے اور یہ بات ان سے دریافت کرے جو یہ شخص ان کی طرف سے لایا ہے اگر یہ سچا ہو تو ہم اس کی مدد کریں گے اور اس کے کام میں اس کی اعانت کریں گے۔

ابن الحنفیہ سے وفد کی ملاقات..... ان کی ایک جماعت روانہ ہوئی لوگ ابن الحنفیہ سے مکہ مکرمہ میں ملے اور انہیں مختار کا معاملہ بتایا نیز جس امر کی طرف وہ دعوت دیتے تھے اس کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ بھی جس طرح تم دیکھتے ہو خیال کرتے ہیں میں نہیں چاہتا تھا کہ ناحق کسی مومن کے قتل کے ذریعے سے مجھے سلطنت دنیا کی حاصل ہو۔ مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے ہمارا مددگار بنادے لہذا تم اس سے بچو اور اپنی جانوں اور اپنے دین کا خیال کرو اس بات پر وہ لوگ واپس ہوئے۔

جعلی خط..... مختار نے محمد بن الحنفیہ کی جانب سے ایک خط ابراہیم بن الاشتر کے نام لکھا ان کے پاس آیا اور ان سے منے کی اجازت چاہی کہا گیا کہ مختار آل محمد کا امین اور قاصد آیا ہے انہوں نے اسے اجازت دے دی دعا دی اور

مرحبا کہا اسے فرش پر آنے ساتھ بٹھایا۔

مختار نے گفتگو کی وہ باتونی تھا اللہ کی حمد و ثناء بیان کیا در نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا پھر کہا کہ تم لوگ وہ اہل بیت ہو کہ اللہ نے آل محمد کی مدد کا تم کو شرف دیا ہے ان کے ساتھ جو کچھ کیا گیا تمہیں معلوم ہے وہ لوگ محروم کر دئے گئے ان کا حق ان سے روکا گیا اور اس حالت تک پہنچ گئے جو تم نے دیکھی مہدی ابن الحنفیہ نے تمہارے نام ایک خط لکھا ہے یہ لوگ اس پر گواہ ہیں۔

یزید بن انس الاسدی اور احمر بن شمیٹ الحنبلی اور عبد اللہ بن کامل الشاکری اور ابو عمرہ کیسان مولائے بجلہ نے کہا کہ ہم لوگ گواہ ہیں کہ یہ ان کا خط ہے جس وقت یہ خط انہوں نے دیا اس وقت ہم لوگ وہاں موجود تھے۔

ابراہیم بن الاشتر کی اعانت ابراہیم نے اسے لے کر پڑھا اور کہا کہ میں پہلا شخص ہوں جو اس کو قبول کرتا ہے ہمیں تمہاری طاعت اور مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہذا تم جو مناسب معلوم ہو کہو جس چیز کی طرف چاہو دعوت دو ابراہیم ہر روز سوار ہو کر اس کے پاس آتے اس نے لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا کئے ابن زبیر کو بھی خبر ملی تو انہیں ابن الحنفیہ پر تعجب ہوا۔

عبید اللہ بن زیاد کا قتل مختار کا معاملہ روز بروز شدید ہونے لگا اور اس کے پیرو کار بڑھنے لگے وہ قاتلان حسین اور مددگار ان قتل کو تلاش کر کے انہیں قتل کرنے لگا۔ اس نے ابراہیم بن الاشتر کو بیس ہزار آدمیوں کے ہمراہ عبید اللہ بن زیاد کی طرف روانہ کیا چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر مختار کے پاس بھیج دیا۔ مختار اس کے پاس گیا پھر ابن زیاد کے سر ایک ڈبے میں رکھ کر محمد بن الحنفیہ اور علی بن حسین اور بقیہ بنی ہاشم کے پاس بھیج دیا۔ علی بن حسین نے عبید اللہ کا سر دیکھا تو حسین پر رحمت بھیجی اور کہا کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسین کا سر لایا گیا تو وہ ناشتہ کر رہا تھا ہمارے پاس بھی عبید اللہ کا سر لایا گیا تو ہم لوگ ناشتہ کر رہے ہیں بنی ہاشم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس نے مختار کی تعریف نہ کی ہو حالانکہ ابن الحنفیہ مختار کا حال اور جو کچھ اس کی طرف سے پہنچتا تھا اسے ناپسند فرماتے تھے۔ اس کے اکثر افعال سے یزیدی ظاہر کرتے تھے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس نے ہمارا انتقام لے لیا۔ اس نے ہمارے کنبے کا بدلہ لے لیا۔ اس نے ہمیں ترجیح دی اور ہمارے ساتھ احسان کیا وہ عوام کے سامنے مختار کی تعریف کرتے۔

محمد بن علی المہدی کے نام مختار کا خط مختار کا معاملہ مضبوط ہو گیا تو اس نے محمد بن علی المہدی کے نام خط لکھا۔

مختار بن ابی عبید کی جانب سے جو آل محمد کے انتقام کا طالب ہے۔ اما بعد اللہ تعالیٰ کسی قوم سے انتقام نہیں لیتا تا وقتیکہ ان کے ساتھ انصاف نہیں کر لیتا۔ اللہ تعالیٰ نے فاسقین کو اور فاسقین کی جماعتوں کو ہلاک کر دیا کچھ باقی رہ گئے ہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے آخر کو بھی ان کے اول سے ملادے گا

یزید بن معاویہ کے انتقال کی اطلاع حسین بن الحسن بن عیہ العوفی نے اپنے باپ داؤد وغیرہ

سے روایت کی ہے کہ جب مدینہ منورہ میں معاویہ بن ابی سفیان کی خبر مرگ آئی تو اس زمانے میں حسین بن علی اور محمد بن الحنفیہ اور ابن زبیر وہیں تھے ابن عباس مکہ میں تھے حسین اور ابن زبیر مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔ ابن الحنفیہ مدینہ میں مقیم رہے۔ انہوں نے مسرف کے لشکر کی نزدیکی اور ایام حرہ کا حال سنا تو انہوں نے بھی مکہ مکرمہ کی جانب کوچ کیا اور وہ بھی ابن عباس کے ساتھ مقیم ہو گئے۔

عبداللہ بن زبیر کی بیعت..... جب یزید بن معاویہ کے انتقال کی خبر آئی اور ابن زبیر نے اپنے لئے بیعت لی اور لوگوں کو اس کی دعوت دی تو انہوں نے ابن عباس اور محمد بن الحنفیہ کو اپنی بیعت کی دعوت دی۔ مگر ان دونوں نے ان کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس وقت تک کہ تمہارے لئے شہر جمع ہو جائیں اور لوگ تمہارے لئے منتظم ہو جائیں ہم بیعت نہیں کریں گے یہ دونوں جب تک ہوسکا اسی حالت پر قائم رہے۔

ابن الحنفیہ کی نظر بندی..... ابن زبیر کبھی ان دونوں سے ہلسی سے کہتے اور کبھی ان دونوں سے نرمی سے کہتے اور کبھی اپنا غصہ ظاہر کرتے پھر انہوں نے ان دونوں پر سختی کی ان دونوں کے درمیان سخت کلامی اور جھگڑا ہوا معاملہ شدت پکڑ گیا یہاں تک کہ ان دونوں کو ان سے سخت خوف لاحق ہوا ان دونوں کے ہمراہ عورتیں اور بچے بھی تھے ابن زبیر نے لوگوں کی موجودگی میں ان کی برائی کی، انکا محاصرہ کر لیا اور انہیں ایذا دی محمد بن الحنفیہ کا قصد کیا ان پر عیب لگائے انہیں اور بنی ہاشم کو مکہ میں اپنے شعب میں رہنے کا حکم دیا اور چار نگران مقرر کر دیئے جو کچھ وہ ان سے کہتے تھے ان میں یہ بھی تھا کہ تم ضرور ضرور بیعت کرو گے یا میں تم لوگوں کو ضرور ضرور آگ سے جلا دوں گا جس سے ان لوگوں کو اپنی جان کا خوف ہوا۔

ابو عامر سلیم کی ابن الحنفیہ سے ملاقات..... ابو عامر سلیم نے کہا کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کو زم زم میں اس طرح قید دیکھا کہ لوگوں کو ان کے پاس جانے کی ممانعت تھی میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ضرور ضرور ان کے پاس جاؤں گا میں داخل ہوا تو پوچھا کہ آپ کا اور اس شخص (ابن زبیر) کا کیا حال ہے؟ ابن الحنفیہ نے کہا کہ انہوں نے مجھے بیعت کی دعوت دی تو میں نے کہا کہ میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں جب لوگ تم پر متفق ہو جائیں گے تو میں ایک مسلمان کی طرح ہوں گا۔ مگر وہ مجھ سے اس بات پر راضی نہیں ہوئے اور کہا کہ تم ابن عباس کے پاس جاؤ انہیں میری طرف سے سلام کہو اور کہو کہ تمہارے بھتیجے کہتے ہیں کہ تمہاری کیا رائے ہے۔

ابن عباس کی ابن الحنفیہ کو ہدایت..... سلیم نے کہا کہ میں ابن عباس کے پاس گیا جن کی بینائی جا چکی تھی انہوں نے کہا کہ تم کون میں نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے انصاری ایسے ہیں جو ہم پر ہمارے دشمنوں سے زیادہ سخت ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ خوف نہ کیجئے میں ان لوگوں میں سے ہوں جو بالکل آپ ہی کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر بیان کرو۔ میں نے انہیں ابن الحنفیہ کی بات سے آگاہ کیا جواب دیا کہ

میرے بھتیجے سے کہو کہ ابن زبیر کی طاعت نہ کریں اور خوشی سے ان کے فرمانبردار نہ بنیں سوائے اس کے اس پر کچھ اضافہ نہ کرنا۔

ابن الحنفیہ کا اہل کوفہ کو پیغام..... میں ابن الحنفیہ کے پاس آیا اور جو کچھ ابن عباس نے کہا تھا وہ انہیں پہنچایا۔ ابن الحنفیہ نے کوفہ آنے کا ارادہ کیا۔ مختار کو معلوم ہوا تو اس پر ان کی واپسی گراں گزری۔ اس نے کہا کہ مہدی میں ایک علامت ہے کہ وہ تمہارے اسی شہر میں آئیں گے ایک شخص انہیں بازار میں تلوار مارے گا جو انہیں نہ نقصان پہنچائے گی اور نہ اسے کاٹے گی۔ ابن الحنفیہ کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ مقیم رہے۔

احباب نے ان سے کہا کہ اگر آپ کوفہ میں اپنے شیعوں کے پاس قاصد بھیجے اور انہیں اس حال سے آگاہ کرتے جس میں آپ لوگ ہیں تو بہتر ہوتا۔ انہوں نے ابو طفیل بن عامر بن واہلہ کو اپنے شیعوں کے پاس کوفہ بھیجا وہ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہا کہ میں اس جماعت (بن ہاشم) پر ابن زبیر سے بے خوف نہیں ہوں اور ان لوگوں کو ان کے اس خوف کی اطلاع دی جس میں وہ مبتلا تھے۔

مکہ پر فوج کشی..... مختار نے مکہ مکرمہ کے لئے ایک لشکر تیار کیا اس نے ان میں سے چار ہزار آدمیوں کو نامزد کیا ابو عبد اللہ الحجدی کو ان لوگوں پر امیر بنایا اور ان سے کہا کہ جاؤ اگر تم بنی ہاشم کو زندہ پاؤ تو تم اور تمہارے ساتھی ان کی قوت اور بازو بن جانا اور اس بات کو اختیار کرنا جس کا وہ تمہیں حکم دیں اور اگر تم کو معلوم ہو کہ ابن زبیر نے ان لوگوں کو قتل کر دیا تو تم اہل مکہ مکرمہ سے مقابلہ کرنا اور ابن زبیر تک پہنچنا اور آل زبیر کا رداں رواں اور ناخن بھی نہ چھوڑنا۔ اس نے مزید کہا کہ اللہ کے لشکر اللہ نے تمہیں روائی کا شرف بخشا اور اس طریقے سے تم لوگوں کے لئے دس عمرہ اور دس حج کا ثواب ہے۔

یہ قوم اپنے ساتھ لشکر لے کر روانہ ہوئی یہاں تک کہ یہ لوگ مکہ میں اترے۔ ایک شخص آیا کہ جلدی کرو مجھے تم لوگ اس حالت میں دیکھائی دیتے ہو کہ شاید ان لوگوں کو پکڑ لو کہا کہ اے طاقت رکھنے والو جلدی کرو ان میں سے آٹھ سو آدمی منتخب کئے گئے جن کا رئیس عطیہ بن سعد بن جنادہ العوفی تھا۔ یہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ایسی تکبیر کہی کہ ابن زبیر نے سنی تو بھاگ کر دار الندوہ میں گھس گیا اور کہا جاتا ہے کہ کعبے کے پردوں میں لٹک گئے اور کہا کہ میں اللہ سے پناہ مانگنے والا ہوں۔

ابن العباس اور ابن الحنفیہ کی رہائی..... عطیہ نے کہا کہ پھر ہم لوگ ابن عباس اور ابن الحنفیہ اور ان دونوں کے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے جو مکانوں میں تھے اطراف میں جلانے کی لکڑیاں دیوار کی چوٹی تک بلند کر دی گئی تھیں اگر ان میں آگ لگ جاتی تو قیامت قائم نہ ہوتی ان لوگوں میں سے کوئی نظر نہیں آتا۔ ہم نے لکڑی اور ایندھن کو دروازوں سے ہٹایا۔ علی بن عبد اللہ بن عباس نے جو اس زمانے میں بالغ تھے جلدی نکلنے کی نیت سے لکڑیوں میں ہی بھاگے تو ان کی پنڈلیوں سے خون نکل آیا۔

ابن زبیر کے ساتھی سامنے آئے ہم اور وہ لوگ دن بھر مسجد میں صف بستہ رہے سوائے نماز کے اور کسی امر کے لئے واپس نہ ہوتے یہاں تک کہ صبح ہوئی اور ابو عبد اللہ الحجدی لوگوں کے ہمراہ آئے ہم نے ابن عباس اور ابن

الحنفیہ سے کہا کہ آپ لوگ ہمیں چھوڑ دیجئے تو ہم ابن زبیر سے لوگوں کو راحت دیں (یعنی ابن زبیر کو قتل کر دیں)۔
دونوں نے کہا کہ یہ وہ شہر ہے جسے اللہ نے محترم بنایا ہے۔ اس نے اسے کسی کے لئے حلال نہیں کیا کہ کوئی
اس میں خون ریزی کرے سوائے اپنے نبی کریم ﷺ کے واسطے وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے نہ آپ سے پہلے اسے
کسی کے لئے حلال کیا گیا اور نہ آپ کے بعد اسے حلال کیا گیا۔ پس تم لوگ ہماری حفاظت کرو
اور ہمیں پناہ دو۔

عطیہ نے کہا کہ ان لوگوں نے کوچ کیا تو ایک منادی پہاڑ پر ندا دیتا تھا کہ اپنے نبی کے بعد کسی لشکر کو
غنیمت نہیں ملی اس لشکر کو بھی غنیمت نہیں ملی۔ لشکر تو سونا چاندی غنیمت میں پاتے ہیں مگر تم لوگوں نے ہمارے خون
غنیمت میں پائے۔ لشکر والے بنی ہاشم کو لے گئے ان کو منیٰ میں اتارا جب تک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا وہاں قیام چاہا
وہ مقیم رہے پھر وہ لوگ طائف روانہ ہو گئے اور وہاں مقیم رہے جب تک رہ سکے۔

ابن عباس کا انتقال ... عبداللہ بن عباس کی وفات طائف میں ۶۸ھ میں ہوئی محمد بن الحنفیہ نے ان پر نماز
پڑھی اور ہم لوگ ابن الحنفیہ کے ساتھ باقی رہے

فریضہ حج کی ادائیگی حج کا زمانہ ہوا تو ابن الزبیر نے مکہ مکرمہ سے حج کیا اپنے ساتھیوں کو لے کر
عرفات پہنچے۔

ابن الحنفیہ طائف سے اپنے طرف داروں کو لے کر پہنچے اور عرفات میں مقیم ہوئے۔
نجدہ بن عامر الحنفی بھی اپنے خارجی ساتھیوں کو لے کر اسی سال آیا اس نے بھی ایک کنارے وقوف کیا۔
بنی امیہ نے ایک جھنڈے پر حج کیا ان لوگوں نے بھی عرفات میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ وقوف کیا۔

چار جھنڈے شرجیل بن ابی عون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ اس سال ۸۶ھ میں چار جھنڈوں
نے عرفات میں وقوف کیا۔ محمد بن الحنفیہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک جھنڈے پر تھے جنہوں نے جبل المشاة کے
ہاں قیام کیا۔ ابن الزبیر نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حج کیا جن کے ساتھ جھنڈا تھا۔ انہوں نے اس زمانے میں
مقام امام میں قیام کیا۔ محمد بن الحنفیہ اپنے ساتھیوں کو آگے لے گئے یہاں تک کہ انہوں نے ابن زبیر کے مقابل قیام
کیا اور نجدہ الحمروری اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہنچا اس کے ہمراہ بھی ایک جھنڈا تھا۔ اس نے ان دونوں کے پیچھے
وقوف کیا۔ بنی امیہ بھی پہنچے اور ان کے ساتھ بھی ایک جھنڈا تھا انہوں نے ان دونوں کے بائیں جانب قیام کیا سب
سے پہلے جو جھنڈا الہرا ہا تھا وہ ابن الحنفیہ کا جھنڈا تھا۔ پھر نجدہ نے ان کی پیروی کی اس کے بعد بنی امیہ کا جھنڈا تھا
آخر کو ابن زبیر کا جھنڈا تھا اور لوگ ان کے پیرو تھے۔

عبداللہ بن ابیہ کی مراجعت میں تاخیر عبداللہ بن نافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ اس
رات ابن زبیر ابن عمر کے لوٹنے کے بعد ہی پلٹے۔ جب ابن زبیر نے تاخیر کی اور ابن الحنفیہ اور نجدہ اور بنی امیہ گزر
چکے تو ابن عمر نے کہا ابن زبیر امر جاہلیت کے مخطر ہیں وہ روانہ ہو گئے تو ان کے پیچھے ابن زبیر بھی روانہ ہوئے۔ مخرمہ

بن سلیمان سے مروی ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ کو یہ کہتے سنا کہ میں عرفات سے واپس ہوا جب آفتاب غروب ہو گیا اور یہی سنت ہے (کہ غروب کے بعد تاخیر نہ کی جائے) پھر مجھے معلوم ہوا کہ ابن زبیر کہتے تھے کہ محمد نے جلدی کی نامعلوم ابن زبیر نے واپسی عرفات میں تاخیر کس سے اختیار کی۔

سعید بن محمد جبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ اس سال ابن زبیر نے حج کو قائم کیا (یعنی وہی منتظم و امام تھے) اور اسی سال محمد الحنفیہ نے بھی چار ہزار آدمیوں کے ساتھ حج کیا وہ منیٰ میں بائیں گھاٹی پر اترے۔

فساد کا اندیشہ سعید بن محمد بن جبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ مجھے فتنہ کا اندیشہ ہوا تو میں اسی کے پاس (یعنی محمد بن الحنفیہ ابن زبیر اور نجدہ بنی امیہ) کے پاس گیا پہلے محمد بن الحنفیہ کے پاس آیا وہ گھاٹی میں تھے میں نے کہا کہ اے اب القاسم اللہ سے ڈرو ہم لوگ مشر حرام (مزدلفہ) اور بلد حرام (حرم محترم) میں ہیں لوگ اس بیت اللہ کی جانب وفد الہی ہیں۔ لہذا ان کے حج میں فساد نہ کرو۔

انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میرا اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں اور نہ میں بیت اللہ کے اور کسی شخص کے درمیان حائل ہوں گا اور نہ کوئی حاجی میری جانب سے لایا جائے گا۔ البتہ میں ابن زبیر نے جو کچھ وہ چاہتے ہیں اس سے اپنی جان بچاؤں گا اور خلافت میں صرف اس بات کا طالب ہوں کہ مجھ پر دو شخص اختلاف نہ کریں (کہ ایک کہے کہ میں خلیفہ ہوں دوسرا کہے کہ میں خلیفہ ہوں پھر شروخون ریزی ہو) تم مجھ سے مطمئن رہو البتہ ابن زبیر کے پاس جاؤ اور ان سے گفتگو کرو تم نجدہ سے بھی ضرور ملو اور اس سے بھی گفتگو کرو۔

محمد بن جبیر کی ابن زبیر سے ملاقات..... محمد بن جبیر نے کہا کہ میں ابن زبیر کے پاس آیا اور ان سے اسی طرح گفتگو کی جس طرح ابن الحنفیہ سے کی تھی انہوں نے کہا کہ میں وہ شخص ہوں جس پر اتفاق کر لیا گیا ہے اور لوگوں نے مجھ سے بیعت کر لی ہے یہ لوگ (یعنی بنی ہاشم) مخالف ہیں میں نے کہا کہ آپ کے لئے خونریزی سے رکنا ہی بہتر ہے انہوں نے کہا کہ میں یہی کروں گا۔

ابن جبیر کی ابن عباس سے ملاقات..... پھر میں نجدہ الحروی کے پاس آیا انہیں ان کے ساتھیوں کے ہمراہ پایا میں نے ابن عباس کے غلام عکرمہ کو بھی ان کے پاس دیکھا اسے کہا کہ اپنے ساتھی کے پاس جانے کی میرے لئے اجازت مانگو وہ اندر گئے کچھ دیر نہ گزری تھی کہ اجازت مل گئی میں داخل ہوا اور ان پر معالے کی عظمت ظاہر کی ان سے بھی وہی بیان کیا جو دونوں اشخاص سے بیان کیا تھا انہوں نے کہا کہ یہ بات کہ میں خود کسی سے قتال شروع کروں تو ایسا نہیں ہوگا البتہ جو شخص ہم سے قتال کرے گا تو ہم بھی اس سے قتال کریں گے میں نے کہا کہ میں نے ان دونوں شخصوں کو دیکھا کہ وہ آپ سے قتال نہیں کرنا نہیں چاہتے۔

ابن جبیر کی بنی امیہ کے گروہ سے گفتگو..... اس کے بعد میں بنی امیہ کے گروہ کے پاس آیا ان سے بھی وہی بات کی جو دوسری جماعتوں سے کی تھی۔ انہوں نے کہا ہم لوگ اپنے جھنڈے پر قائم ہیں ہم کسی سے قتال نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ کوئی ہم سے قتال کرے۔ ان جھنڈوں میں میں نے واپس ہونے میں ماہن الحنفیہ

کے ساتھیوں سے زیادہ سلیم اور زیادہ ساکن کسی کو نہیں دیکھا۔

محمد بن جبیر نے کہا کہ میں نے اس رات محمد بن الحنفیہ کے پہلو میں وقوف کیا جب سورج غروب ہو گیا تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے ابوسعید واپس چلو واپس ہوئے اور ان کے ساتھ میں بھی واپس ہوا وہ سب سے پہلے واپس ہوئے۔

شرجیل بن ابی عون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے عرفات میں ابن الحنفیہ کے ساتھیوں کو تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا۔ ابن زبیر اور ان کے ساتھیوں کو بھی میں نے دور سے دیکھا تو لوگ آفتاب ڈھلنے تک تلبیہ کہتے رہے پھر بند کر دیا ایسا ہی بنی امیہ نے بھی کیا لیکن نجدہ نے جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہا (یعنی عرفات سے منیٰ تک

محمد بن الحنفیہ کا مختار کے متعلق محتاط رویہ..... ابوالعریان الجاشعی سے مروی ہے کہ ہمیں مختار نے دو ہزار سواروں کے ساتھ محمد ابن الحنفیہ کے پاس بھیجا ہم لوگ ان کے پاس تھے۔ ابن عباس مختار کا ذکر کرتے کہ انہوں نے ہمارا انتقام لیا ہے ہمارے قرض کو ادا کر دیا اور ہمیں خرچ دیا۔

محمد ابن الحنفیہ مختار کے بارے میں کچھ نہ کہتے نہ نیک نہ بد محمد کو معلوم ہوا کہ لوگ کہتے ہیں ان کے پاس کچھ (مخفی سینہ بہ سینہ) علم ہے وہ ہم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز (یعنی علم مخفی وغیرہ) کے وارث نہیں ہوئے سوائے اس کے جو ان دو تختیوں کے درمیان ہے (یعنی قرآن مجید) پھر انہوں نے کہا کہ اے اللہ میں اس طرح اتروں کہ یہ صحیفہ میری تلوار کے قبضے میں ہو۔ میں نے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ مضمون ہے جو شخص کوئی نئی بات کرے یا کسی نئی بات کرنے والے کو (یعنی بدعت کو یا بدعتی کو) پنادے تو اسے یہ عذاب ہوگا وغیرہ)۔

محمد بن علی کا مکہ سے اخراج..... ولید الرجاج سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ محمد بن علی مکہ مکرمہ سے نکال دئے گئے تو شعب علی میں اترے ہم لوگ کوفے سے روانہ ہوئے کہ ان کے پاس آنیں ہم ابن عباس سے ملے ابن عباس بھی شعب میں ان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے ہم سے کہا کہ اپنے ہتھیار جمع کر لو اور عمرہ کا احرام باندھو پھر بیت اللہ میں داخل ہو جاؤ اور اس کے اور صفا مردہ کے درمیان طواف کرو۔

دردان سے مروی ہے کہ میں بھی اس مختصر جماعت کے ہمراہ تھا جو محمد بن علی کی طرف (جانے کے لئے) تاحزد کی گئی تھی (ابن زبیر نے ان کے اس وقت تک مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا اور انہوں نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا ہم لوگ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے اہل شام کے پاس جانے کا ارادہ کیا عبد الملک بن مروان نے اس وقت تک انہیں شام میں داخل ہونے سے روکا جب تک کہ اس کی بیعت نہ کر لیں۔

ہم لوگ جہاں گئے ان کے ساتھ گئے اگر وہ لوگ ہمیں قتل کا حکم دیتے تو ہم ضرور ان کی ہمراہی قتل کرتے انہوں نے ایک روز ہمیں جمع کیا اور ہم میں کوئی چیز تقسیم کی جو بہت کم تھی۔ اس کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا کہ اپنے کجاوؤں میں ہی رہو اور اللہ سے ڈرو اس چیز کو اختیار کرو جسے تم نیکی سمجھتے ہو اور اسے ترک کرو جسے تم بدی سمجھتے ہو تمہیں صرف اپنے آپ ہی کو امر معروف و نہی عن المنکر کرنا چاہیے تمہیں اور لوگوں کا معاملہ ترک کرنا چاہیے

ہمارے امر کے منظر پر ہو کیونکہ جب ہمارا امر آئے گا تو وہ ایسا ہوگا کہ جیسے روشن آفتاب۔

ابن زبیر کی ابن الحنفیہ کو دعوت بیعت..... لوگوں نے کہا کہ مختار بن ابی عبیدہ ۶۸ھ میں مقتول ہوا۔ ۶۹ھ شروع ہوا تو ابن زبیر نے عروہ بن زبیر کو محمد بن الحنفیہ کے پاس بھیجا کہ امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ میں کبھی آپ کو چھوڑنے والا نہیں جب تک کہ آپ مجھ سے بیعت نہ کر لیں۔ ورنہ میں آپ کو دوبارہ قید کر دوں گا اللہ نے اس کذاب کو قتل کیا ہے جس کی مدد کا آپ دعویٰ کرتے تھے دونوں عراق والوں نے مجھ پر اتفاق کر لیا ہے لہذا مجھ سے بیعت کر لیجئے ورنہ اگر آپ بیعت سے رکے تو پھر میرے اور آپ کے درمیان جنگ ہے۔

ابن الحنفیہ کا انکار..... ابن الحنفیہ نے عروہ سے کہا کہ تمہارے بھائی کو قطع رحم اور توہین حق کی طرف کس چیز نے مائل کیا اور انہیں عذاب الہی کی تعزیر سے جس کی بقا اور ہیبتگی میں تمہارے بھائی کو شک نہیں۔ کس نے غافل کر دیا ورنہ وہ تو مجھ سے زیادہ مختار کو داعی یا ناصر بنا کے بھیجا مختار جس قدر زیادہ ان سے جدا تھا اس سے زیادہ ہم سے جدا تھا اگر وہ کذاب تھا تو طویل عرصے تک اس کذاب کو انہوں نے مقرب بنایا اور اگر وہ اس کے علاوہ تھا تو وہ اسے زیادہ جانتے ہیں میرے پاس اس کے خلاف علم نہیں ہے اگر خلاف بھی ہو تو میں نے اس کے پڑوس میں قیام نہیں کیا۔ میں اس شخص کے پاس گیا جو مجھے دعوت دیتا تھا۔ میں نے اس امر کے بارے بھی اس سے انکار کیا لیکن اللہ کی قسم تمہارے بھائی کا ایک ساتھی ہے جو وہی چاہتا ہے جو تمہارے بھائی چاہتے ہیں دونوں دنیا پر قتال کرتے ہیں۔

عبد الملک بن مروان اور اس کے لشکر کو گویا تم بھی دیکھ رہے ہو کہ تمہارے بھائی کی گردن کو گھیرے ہوئے ہیں میں یہ ضرور سمجھتا ہوں کہ تمہارے بھائی کے پڑوس سے زیادہ عبد الملک بن مروان کا پڑوس میرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اس نے مجھے خط لکھ کر جو کچھ اس کے پاس ہے میرے سامنے پیش کیا ہے اور مجھے اپنے پاس بلا دیا ہے۔

عروہ نے کہا کہ پھر آپ کو اس سے کون سا امر مانع ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اللہ سے اس کا استخارہ کرتا ہوں۔ یہی تمہارے ساتھی یعنی بھائی کو زیادہ پسند ہے (کہ میں عبد الملک کے پاس چلا جاؤں)۔ عروہ نے کہا کہ یہ میں ان سے بیان کروں گا۔ محمد بن الحنفیہ کے بعض ساتھیوں نے کہا کہ اگر آپ ہماری بات مانتے تو ہم عروہ کی گردن جدا کر دیتے۔ ابن الحنفیہ نے کہا کہ میں کس بنا پر اس کی گردن مار دیتا۔ وہ تو ہمارے پاس اپنے بھائی کا پیغام لائے تھے۔ ہمارے پاس قیام کیا ہمارے اور ان کے درمیان گفتگو ہوئی۔ پھر ہم نے انہیں ان کے بھائی کے پاس واپس کر دیا۔ جو بات تم نے کہی وہ بد عہدی ہے اور اس میں خیر نہیں جو کچھ تم کہتے ہو اگر وہ میں کرتا تو مکہ مکرمہ میں قتال ہوتا حالانکہ تم لوگ جانتے ہو کہ میرے رائے یہ ہے کہ اگر تم لوگ مجھ پر متفق ہو جاؤ ایک انسان کے علاوہ تو میں اس ایک انسان کو بھی قتل نہ کروں گا۔

عروہ کی ابن زبیر سے سفارش..... عروہ واپس ہوئے محمد بن الحنفیہ نے ان سے جو کہا تھا اس کی ابن زبیر کو خبر دی اور کہا کہ اللہ کی قسم میرے رائے یہ ہے کہ آپ ان سے مداخلت نہ کیجئے آپ انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ آپ کے پاس سے چلے جائیں اور اپنی صورت چھپائیں پھر عبد الملک ان کا امام ہوگا جو انہیں شام میں لے جا کر جب تک کہ وہ اس کی بیعت نہ کر لیں نہ چھوڑے گا اور ابن الحنفیہ جب تک اس پر اتفاق نہ کر لیں اس سے کبھی بیعت نہ کریں

گئے۔ پھر وہ اگر اس کے پاس چلے گئے تو وہ ان سے آپ کو کفایت کرے گا یا تو وہ انہیں قید کرے گا یا انہیں قتل کرے گا اور آپ اس سے بری ہو جائیں گے ابن زبیر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔

عبدالملک بن مروان کی ابن الحنفیہ کو امداد کی پیشکش..... ابوالطفیل نے کہا کہ عبدالملک بن مروان کا ایک خط قاصد لے کر آیا اور شعب میں داخل ہوا محمد بن الحنفیہ نے وہ خط پڑھا۔ انہوں نے ایسا خط پڑھا کہ اگر عبدالملک وہ خط اپنے کسی بھائی یا بیٹے کو لکھتا تو اپنی مہربانوں پر اضافہ نہ کرتا (جو اس نے اس میں ظاہر کی تھیں) اس میں یہ تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ابن زبیر نے آپ پر تنگی کی ہے اور آپ کے تعلق قرابت کو قطع کیا ہے اور آپ کے حق کی توہین کی ہے تاکہ آپ ان سے بیعت کریں آپ نے اپنے دین اور اپنی جان کی طرف نظر کی ہے آپ نے جو کچھ کیا اسے خوب سمجھ کر کیا ہے یہ ملک شام حاضر ہے۔ آپ اس میں جہاں چاہیں اتریں ہم لوگ آپ کا اکرام کرنے والے ہیں اور آپ کے تعلق قرابت کی وجہ سے آپ کے ساتھ احسان کرنے والے ہیں اور آپ کے حق کو پہچاننے والے ہیں۔

ابن الحنفیہ کی روانگی..... ابن الحنفیہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ صورت جس کی طرف ہم روانہ ہوں گے وہ روانہ ہوئے ہم بھی ان کے ساتھ چلے ان کے ہمراہ قبیلہ غزہ کے بہت سے لوگ تھے جو یہ شعر پڑھتے تھے۔

انت امام الحق لسان متري

ہمیں کچھ شک نہیں کہ آپ امام حق ہیں

انت الذي فرغى به ونرتجى

آپ ہی وہ ہیں جس سے ہم لوگ راضی ہیں جن کے ذریعے سے ہم نجات کی امید کرتے ہیں

انت ابن خير الناس من بعد النبي

آپ ان کے فرزند ہیں جو نبی کے بعد سب سے بہتر تھے

يا ابن علي مسرو من مثل علي

اے فرزند علی آپ جائے اور علی جیسا کون ہے

حق تحل ارض كلب ويلي

یہاں تک کہ آپ قبیلہ کلب ویلی کی زمین پر اترے

ابوطیل نے کہا کہ ہم لوگ روانہ ہوئے ایلہ میں اترے تو ہمارے ساتھ ان لوگوں نے ہمسائیگی کا اچھا برتاؤ کیا ہم نے بھی ان کے ساتھ اچھی طرح ہمسائیگی کی ان لوگوں نے ابوالقاسم (ابن الحنفیہ سے) اچھی محبت کی ان کی اور ان کے ساتھیوں کی تعظیم کی ہم نے نیکی کی تاکید کی اور بدی سے روکا کہ نہ ہمارے قریب اور نہ ہمارے کسی پر ظلم کیا جائے۔

عبدالملک بن مروان کی ابن الحنفیہ کو دعوت بیعت..... عبدالملک کو معلوم ہوا تو اس پر یہ شوق گزرا اس نے قبیلہ بن زویب اور روح بن زباع سے کہ دونوں اس کے خاص لوگوں میں سے تھے ان کا ذکر کیا

انہوں نے کہا کہ وہ جب تک آپ سے بیعت نہ کر لیں انہیں حجاز واپس مت جانے دیں ہم انہیں چھوڑنا مناسب نہیں سمجھتے کہ وہ تمہارے قریب قیام کریں۔

عبدالملک نے انہیں لکھا کہ آپ میرے ملک میں آ جائیں اور اس کے کنارے اتریں میرے اور ابن زبیر کے درمیان یہی جنگ ہے جیسا کہ آپ کو بھی معلوم ہے آپ باعزت ہیں میں نے یہ مناسب سمجھا کہ آپ مجھ سے بیعت کئے بغیر میری سلطنت میں قیام نہ کریں۔ اگر آپ میرے بیعت کر لیں تو آپ وہ کشتیاں لے لیجئے جو ہمارے قلم سے آئی ہیں وہ سو کشتیاں ہیں وہ اور جوان میں ہے وہ آپ ہی کا ہے آپ کے لئے بیس لاکھ درہم ہیں جن میں سے پانچ لاکھ فوراً آپ کو دوں گا اور پندرہ لاکھ اس کے ساتھ ہی دے دوں گا جب آپ اپنے اور اپنی اولاد کے اور اپنے قرابت داروں اور اپنے موالی کے اور اپنے ساتھیوں کے قرض کا ادا کریں گے اگر آپ انکار کریں گے تو میرے ملک سے کسی ایسے مقام کی طرف منتقل ہو جائیے جہاں میری سلطنت نہ ہو۔

ابن الحنفیہ کا انکار..... محمد بن علی نے اس کی طرف یہ خط لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد بن علی کی جانب سے عبدالملک بن مروان کو اسلام علیک میں تجھ سے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اما بعد طویل عرصے سے تمہیں اس امر میں میرے رائے معلوم ہے میں اسے کسی سے چھپاتا نہیں ہوں اللہ کی قسم اگر یہ امت مجھ پر اتفاق کر لے اہل الزرق کے علاوہ تو میں کبھی ان سے قتال نہ کروں گا اور نہ میں انہیں علیحدہ کروں گا جب تک کہ وہ متفق نہ ہوں۔

جو کچھ مدینہ منورہ میں ہوا اس سے بھاگ کر میں مکہ میں اتر آیا اور ابن زبیر کا پڑوس اختیار کیا۔ انہوں نے میرے ہمسائیگی میں بد عہدی کی اور مجھ سے یہ خواہش کی کہ میں ان سے بیعت کر لوں میں نے اس سے انکار کیا جب تک لوگ تم پر یا ان پر متفق نہ ہوں۔ اس صورت میں میں بھی ان میں داخل ہو جاؤں گا جس میں لوگ داخل ہوں گے اور میں بھی انہی میں سے ایک شخص ہو جاؤں گا۔

تم نے مجھ کو خط لکھ کر اپنے پاس بلایا میں آیا اور تمہارے ملک کے ایک کنارے اتر آیا اللہ کی قسم میرے پاس مخالفت نہیں میرے ساتھ میرے ساتھی تھے ہم نے کہا کہ زحیمہ الاسعار کی بستی (ہمارے لئے زیادہ مناسب ہے) ہم تمہاری ہمسائیگی کے بھی قریب ہوں گے اور تمہاری مہربانی کو بھی حاصل کریں گے پھر تم نے جو کچھ لکھا انشاء اللہ ہم تمہارے پاس سے واپس جائیں گے۔

ابن الحنفیہ کا واپس لوٹنا..... ابی حزرہ سے مروی ہے کہ میں محمد بن علی کے ساتھ تھا ہم لوگ ابن عباس کی وفات کے چالیس روز گرنے کے بعد طائف سے ایلم روانہ ہو گئے۔ عبدالملک نے انہیں ایک عہد نامہ لکھا تھا کہ وہ اور ان کے ساتھی اس کے ملک میں داخل ہوں یہاں تک کہ لوگ کسی ایک شخص پر مصالحت کر لیں۔ جب لوگ کسی ایک شخص پر اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق صلح کر لیں گے تو انہیں عبدالملک لکھ دے گا۔

محمد شام میں آ گئے تو عبدالملک نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ مجھ سے بیعت کیجیے یا میرے ملک سے

نکل جائے اس زمانے میں ہم لوگ سات ہزار آدمی تھے۔ محمد نے ان کے پاس کہلا بھیجا کہ میں تمہارے ملک سے نکل جاؤں گا مگر شرط یہ ہے کہ میرے ساتھیوں کو امان دی جائے اس نے اسے منظور کر لیا۔

محمد کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا کہ اللہ تمام امور کا حاکم و مالک ہے اللہ نے جو چاہا وہ ہوا اور وہ جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا ہر آنے والی چیز قریب ہے نزول امر سے پہلے تم نے اس کے ساتھ جلدی کی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم لوگوں کی پشت پر وہ لوگ ہیں جو آل محمد سے قتال کریں گے آل محمد کا امراہل شرک پر پوشیدہ نہیں ہے آل محمد کا معاملہ تاخیر میں ڈال دیا گیا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ امر تم میں ضرور ضرور پلنے کا جیسا کہ شروع ہوا تھا۔ سب تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہارے خونوں کی حفاظت کی اور تمہارے دین کی حفاظت کی تم میں سے جو یہ چاہے کہ امن و حفاظت کے ساتھ اپنے جائے پناہ اور اپنے شہر مکہ میں آئے تو وہ اس کا انتظام کرے۔

ابن الحنفیہ کو مکہ میں داخل کی ممانعت ان کے سات ہزار میں سے نو سو آدمی رہ گئے انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اور قربانی حرم کے اونٹ کو ہار پہنایا کہ معلوم ہو کہ یہ حرم میں ذبح کرنے کے لئے ہیں۔ پھر ہم لوگوں نے حرم میں داخل ہونے کا قصد کیا تو ہمیں ابن زبیر کا لشکر ملا اس نے ہمیں داخل ہونے سے۔ محمد نے کہلا بھیجا کہ میں اس طرح آیا ہوں کہ تم سے قتال کا ارادہ نہیں اور اسی طرح واپس ہوں گا کہ قتال نہ کروں۔ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم داخل ہو کر عمرہ ادا کر لیں پھر ہم تمہارے پاس سے چلے جائیں گے مگر انہوں نے انکار کیا حالانکہ ہمارے پاس قربانی کے اونٹ بھی تھے جن کو ہم نے ہار پہنا دیے تھے۔

ابن الحنفیہ کی روانگی مدینہ ہم لوگ مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔ حجاج بن یوسف آیا اس نے ابن زبیر کو قتل کیا پھر وہ بصرہ و کوفہ چلا گیا جب وہ چلا گیا تو ہم لوگ گئے ہم نے اپنا عمرہ ادا کیا میں نے محمد بن علی کے بدن سے جووں کو چھڑتے دیکھا ہے جب ہم نے اپنا عمرہ ادا کر لیا تو مدینہ واپس آ گئے محمد بن علی تین مہینے رہے پھر ان کی وفات ہو گئی۔

عبدالملک کا خط ابراہیم بن مسلم الطائی نے اپنے والد سے روایت کی کہ عبدالملک بن مروان نے ایک خط لکھا منجانب امیر المؤمنین عبدالملک بنام محمد بن علی جب انہوں نے خط کا مضمون دیکھا تو کہا کہ ان اللہ ان الیہ راجعون رسول اکرم ﷺ کے ملعون اور آزاد کردہ لوگ منبروں پر ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ ایسے امور ہیں جن کو قرار نہیں دیا جائے گا۔

ابن الحنفیہ کو مکہ چھوڑنے دینے کا حکم ابو طفیل نے کہا کہ ہم لوگ واپسی کے لئے آمادہ ہوئے انہوں نے آزاد شدہ غلاموں اور اہل کوفہ و بصرہ کے جو ان کے ساتھ تھے واپسی کی اجازت دی۔ وہ لوگ مدین سے واپس ہو گئے ہم لوگ مکہ واپس آئے اور ان کے ہمراہ منیٰ کے شعب (گھاٹی) میں اترے ہم لوگ دو یا تین رات بھی نہ ٹھہرے تھے کہ ابن زبیر نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ اس منزل سے آپ روانہ ہو جائیے اور ہمارے پڑوس میں

نہ رہے۔

ابن الحنفیہ نے کہا کہ صبر کیجئے آپ کا صبر بھی اللہ کی توفیق سے ہی ہو گا یہ بڑی بات نہیں کہ اس امر پر صبر نہ کیا جائے جس پر سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں یہاں تک کہ اللہ اس کے لئے خلاصی لکھ دے۔ اللہ کی قسم میں نے تلوار کا ارادہ نہیں کیا اگر میں اس کا ارادہ کرتا تو ابن زبیر میرے ساتھ ایسی بے فائدہ حرکت نہ کرتے۔ اگرچہ میں تنہا ہی ہوتا اور اس کے ساتھ وہ سب جماعتیں ہوتیں جو ان کے ساتھ ہیں۔ لیکن اللہ کی قسم میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابن زبیر میری مسائگی میں برائی میں کمی کرنے والے نہیں۔ لہذا ان کے پاس رہنا بھی اچھا نہیں۔

محاصرہ مکہ..... وہ طائف چلے گئے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ یکم ذی القعدہ ۲۷ھ میں ابن زبیر کے قتال کے لئے حجاج آیا۔ ابن زبیر کا محاصرہ کر لیا اور انہیں ۱۷ جمادی الاخرہ یوم شنبہ ۲۷ھ کو قتل کر دیا۔ ابن الحنفیہ نے اس سال طائف سے حج کیا اپنے شعب (گھائی) آ کر وہیں مقیم ہو گئے۔

حجاج کا ابن الحنفیہ سے بیعت پر اصرار..... حسن بن علی بن محمد ابن الحنفیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب محمد بن علی ۲۷ھ میں شعب میں داخل ہوئے تو ابن زبیر قتل نہیں ہوئے تھے۔ حجاج ان کا محاصرہ کئے ہوئے تھا حجاج نے ابن الحنفیہ کو کہلا بھیجا کہ عبد الملک سے بیعت کر لیں۔

ابن الحنفیہ نے کہا کہ تمہیں مکہ میں میرا قیام اور طائف و شام جانا معلوم ہے جو میری جانب سے انکار ہے کہ ابن زبیر یا عبد الملک سے بیعت کروں تا وقتیکہ لوگ ان دونوں میں سے ایک پر متفق نہ ہو جائیں میں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس مخالفت نہیں ہے۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے اختلاف کیا ہے تو میں نے ان سے عیحدگی اختیار کر لی کہ وہ متفق ہو جائیں میں نے اللہ کے شہروں میں سے سب سے محترم شہر کی پناہ لی جس میں پرندے تک کو امن ہے۔ ابن زبیر نے میری مسائگی میں بد عہدی کی۔ میں شام کی طرف منتقل ہو گیا۔ اگر ابن زبیر مقتول ہو گئے اور لوگ عبد الملک پر متفق ہو گئے تو میں عبد الملک کی بیعت کر لوں گا۔

حجاج نے ان کی اس بات سے راضی ہونے سے انکار کیا تا وقتیکہ وہ عبد الملک کی بیعت نہ کر لیں۔ ابن الحنفیہ نے اس سے انکار کیا اور حجاج نے انہیں اس پر قائم رکھنے سے انکار کیا محمد برابر اسے جواب دیتے رہے یہاں تک کہ ابن زبیر قتل کر دئے گئے۔

حجاج کی ابن الحنفیہ کو دھمکی..... سہل بن عبید بن عمرو الحارثی سے مروی ہے کہ جب عبد الملک نے حجاج کو مکہ و مدینہ بھیجا تو اسے کہا کہ تمہیں ابن الحنفیہ پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ حجاج آیا تو اس نے انہیں دھمکی دی اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ زمانے میں مجھے کسی دن پر آپ پر قابو دے گا اور آپ پر اختیار دے دے گا اس وقت میں یہ کروں گا اور یہ کروں گا انہوں نے کہا کہ اے اپنی جان کے دشمن تو جھوٹا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے لئے روزانہ تین سو ساٹھ لفظ ہیں مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اپنے بعض لفظ عطا کرے گا اور تجھے مجھ پر اختیار نہ دے گا۔ اس بات کو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو لکھا تو عبد الملک نے اسے شاہ روم کو لکھا۔ شاہ روم نے اسے لکھا کہ اللہ کی قسم یہ بات نہ تمہارے خزانے کی ہے اور نہ تمہارے اہل بیت کے خزانے کی بلکہ یہ اہل نبوت کے خزانے کی ہے۔

حسن بن محمد بن علی سے مروی ہے کہ میرے والد نے حجاج سے بیعت نہیں کی۔ جب ابن زبیر مقتول ہو گئے تو حجاج نے انہیں کہا ابھیجا کہ آئے تو کہا کہ اللہ نے عدو اللہ کو قتل کر دیا ابن الحنفیہ نے کہا کہ جب لوگ بیعت کریں گے تو میں بھی بیعت کر لوں گا۔ حجاج نے کہا کہ اللہ کی قسم میں آپ کو ضرور ضرور قتل کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے لئے روزانہ تین سو ساٹھ لکھتے ہیں اور ہر لکھتے میں تین سو ساٹھ قہنیے ہیں امید ہے کہ وہ اپنے قضا یا میں سے کسی ایک قہنیے میں ہمیں تجھ سے کفایت کرے گا۔

ابن الحنفیہ کی عبد الملک بن مروان کی بیعت..... اس بات کو حجاج نے عبد الملک کو لکھا عبد الملک کو اس خط سے بہت تعجب ہوا اس نے اس کے متعلق صاحب الروم کو لکھا۔ اس لئے کہ صاحب الروم نے اسے دھمکی دی تھی کہ اس کے مقابلے کو بہت سی فوج جمع کی ہے۔ عبد الملک نے یہ کلام صاحب الروم کو لکھا اور حجاج کو لکھا کہ ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ محمد مخالف نہیں ہیں۔ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور تم سے بیعت کریں گے تم ان کے ساتھ مہربانی کرنا۔

جب لوگ عبد الملک بن مروان پر متفق ہو گئے اور ابن عمر نے بھی بیعت کر لی تو ابن عمر نے ابن الحنفیہ سے کہا کہ اب کچھ اختلاف نہیں رہا لہذا بیعت کر لو ابن الحنفیہ نے عبد الملک کو لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے بندے عبد الملک امیر المؤمنین کو محمد بن علی کی جانب سے اباعد میں نے جب امت کو دیکھا کہ اس نے اختلاف کیا تو میں ان سے علیحدہ ہو گیا۔ پھر جب یہ معاملہ تمہارے پاس پہنچ گیا اور لوگوں نے تم سے بیعت کر لی تو میں بھی انہی میں سے ایک شخص کے مثل ہو گیا میں بھی اس نیک کام میں داخل ہوتا ہوں جس میں وہ لوگ داخل ہوئے میں تم سے بیعت کرتا ہوں تمہارے لئے حجاج سے بیعت کر لی اور تمہارے پاس اپنی بیعت بھیج دی۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ تم پر اتفاق کر لیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں امن دو اور وفا پر عہد و میثاق دو کیونکہ بے وفائی اور بد عہدی میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اگر تم انکار کرو تو اللہ کی زمین وسیع ہے۔

عبد الملک کا عہد نامہ..... عبد الملک نے خط پڑھا تو قبیسہ بن ذویب اور روج بن انباء نے کہا کہ تمہیں ان سے اختلاف کرنے کی اب کوئی وجہ باقی نہیں رہی اگر وہ باہم جنگ چاہتے تو ضرور اس پر قادر تھے۔ مگر انہوں نے تسلیم کر لیا اور بیعت کر لی۔ لہذا ہماری رائے یہ ہے کہ آپ ان کے لئے عہد و میثاق تحریر کر دیجئے اور ان کے ساتھیوں کے لئے بھی لکھ دیجئے اس نے یہی کیا۔ عبد الملک نے انہیں لکھا کہ آپ ہمارے نزدیک پسندیدہ ہیں اور ہمارے ساتھ آپ کی قرابت اور محبت ابن زبیر سے زیادہ ہے آپ کے لئے عہد و میثاق ہے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے کہ آپ کے ساتھیوں کو کسی ایسی چیز پر برا بھلا نہ کیا جائے گا جو آپ کو ناگوار ہو آپ اپنے شہر واپس جائیے اور جہاں چاہے جائیے میں جب تک زندہ ہوں آپ کی مدد اور نیکی ترک نہ کروں گا۔ حجاج کو لکھا کہ ان کے ساتھ احسان و اکرام کیا جائے اور انہیں راحت دی جائے۔ ابن الحنفیہ مدینہ واپس آ گئے۔

ابن الحنفیہ اور عبد الملک کی ملاقات..... معاویہ بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب محمد بن علی مدینے چلے گئے اور اپنا مکان بقیع میں بنالیا تو عبد الملک کو لکھ کر اس کے پاس

آنے کی اجازت چاہی عبد الملک نے انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی وہ ان کے پاس ۸۷ھ میں گئے جس سال کہ جابر بن عبد اللہ کی وفات ہوئی۔ دمشق میں عبد الملک کے پاس آئے تو پھر اجازت چاہی اس نے اجازت دی اور اپنے قریب اتارا اور حکم دیا کہ ان کی اتنی ضیافت کی جائے جو انہیں اور ان کے ساتھیوں کو کافی ہو۔

عبد الملک کا ان الحنفیہ سے حسن سلوک..... وہ عام لوگوں کی اجازت کے وقت عبد الملک کے

پاس جاتے جب عبد الملک اجازت دیتا تو اپنے اہل بیت سے شروع کرتا پھر انہیں اجازت دیتا وہ سلام کرتے پھر کبھی بیٹھتے اور کبھی واپس ہو جاتے۔ اس کو قریب ایک مہینہ گزر گیا تو انہوں نے تنہائی میں عبد الملک سے گفتگو کی اپنی قرابت کا ذکر کیا اور جو قرض تھا وہ بیان کیا

عبد الملک نے قرض ادا کرنے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا وعدہ کیا اور حکم دیا کہ اپنی ضروریات پیش کریں۔ محمد نے اپن قرض اپنی ولاد اور دوسرے خاص لوگوں اور اپنے آزاد شدہ غلاموں کے لئے وظائف کی درخواست کی۔ عبد الملک نے فراخ دلی سے ان ی سب باتوں کو قبول کر لیا۔ موالی کے بارے میں وظائف مقرر کرنے میں البتہ تنگی کی انہوں نے اس سے گفتگو کی تو اس نے ان کے بھی وظائف بڑھادیے۔ اس طرح ان کی کوئی حاجت نہ رہی جسے پورا نہ کر دیا ہو انہوں نے واپسی کی اجازت چاہی تو انہیں اجازت مل گئی۔

بعد میں بلانا..... عبد الواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ ابن الحنفیہ نے کہا کہ میں عبد الملک کے پاس گیا تو اس نے میری ضروریات پوری کیں۔ میں اس سے رخصت ہوا اور جب اس کی آنکھوں سے پوشیدہ ہونے کے قریب ہو گیا تو اس نے مجھے ابو القاسم ابو القاسم کہہ کر پکارا۔ میں پلٹا تو مجھ سے کہا کہ کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ کو معلوم ہے کہ جس دن تم بڑے میاں (عبد الملک کے والد مروان) کے ساتھ جو کچھ کر رہے تھے وہ کہہ رہے تھے تو تم ان کیساتھ ظلم کر رہے تھے یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ قتل عثمان کے دن ابن الحنفیہ نے مروان بن الحکم کی چادر پکڑ کر اسے زمین سے رگڑا تھا۔ عبد الملک نے کہا وہ میری نظر میں ہے اور میرے لئے اس روز برتری تھی۔

رسول اکرم ﷺ کی تلوار..... زید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب سے مروی ہے کہ ابان بن عثمان کے ساتھ عبد الملک بن مروان کے پاس گیا۔ ان کے پاس ابن الحنفیہ بھی تھے عبد الملک بن مروان نے رسول اکرم ﷺ کی تلوار منجائی تو اس نے صقیل کرنے والے کو بلایا۔ اس نے دیکھا تو کہا کہ میں نے اس سے بہتر کوئی تلوار نہیں دیکھی۔ عبد الملک نے کہا کہ اللہ کی قسم لوگوں نے اس کے مالک جیسا انسان بھی نہیں دیکھا۔ اسے محمد یہ تلوار مجھے دے دو۔ محمد نے کہا کہ تمہاری رائے میں جو اس کا زیادہ مستحق ہے وہی اسے لے لے۔ عبد الملک نے کہا کہ اگر تمہارے لئے رسول اکرم ﷺ سے قرابت ہے تو ہر ایک لئے قرابت و حق ہے۔

حجاج کے رویے کے خلاف شرکایت..... محمد نے وہ تلوار عبد الملک کو دے دی اور کہا کہ اسے امیر المؤمنین اس شخص یعنی حجاج نے جو اس کے پاس تھا مجھے تکلیف دی اور میرے حق کی توہین کی اگر پانچ درہم کا معاملہ بھی ہو تو وہ مجھے بلا بھیجتا ہے عبد الملک نے کہا کہ آپ کو اس پر کوئی اختیار نہیں ہے۔

حجاج اور ابن الحنفیہ کی گفتگو..... جب محمد واپس ہوئے تو عبد الملک نے حجاج سے کہا کہ تم ان سے ملو اور ان کی شکایت دور کرو۔ وہ ان سے ملا اور کہا کہ مجھے امیر المؤمنین نے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ کی شکایت دور کروں اور اسے کامیابی نہ ہو جو آپ کے ساتھ برائی کرے۔

محمد نے کہا کہ اے حجاج تم پر افسوس ہے خدا کا خوف کرو اور اللہ سے ڈرو کوئی صبح ایسی نہیں جو اللہ کے بندے کرتے ہوں اور اللہ کے ہاں اپنے ہر بندے کے تین سو ساٹھ نکلے نہ ہوتے ہوں نہ اگر وہ گرفت کرے تو اسے اپنی قدرت سے گرفت کرے گا اور اگر معاف کرے تو اپنے علم سے معاف کرے گا۔ لہذا تم اللہ سے ڈرو حجاج نے کہا کہ آپ جو مجھ سے مانگیں گے میں ضرور آپ کو دوں گا۔ محمد نے کہا کہ تم کرو گے؟ حجاج نے کہا کہ جی ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں تم سے زمانے کا انقطاع مانگتا ہوں۔

حجاج نے اس کا ذکر عبد الملک سے کیا عبد الملک نے اس الجالوت کو بلا بھیجا جو محمد نے کہا تھا وہ اسے بتایا اور کہا کہ ہم میں سے ایک شخص نے ایک حدیث بیان کی جو سوائے اس کے کسی سے نہیں سنی اسے محمد کے قول سے آگاہ کیا۔ اس الجالوت نے کہا کہ یہ کلمہ سوائے بیت النبوت کے اور کہیں سے نہیں نکلا۔

ابن الحنفیہ سے متعلق روایت..... ابراہیم سے مروی ہے کہ بیت اللہ میں حجاج نے اپنا پاؤں مقام ابراہیم پر رکھنا چاہا تو ابن الحنفیہ نے اسے ڈانٹا اور منع کیا۔ سالم بن ابی الجعد سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کو دیکھا کہ کعبے کے اندر داخل ہوئے ہر کونے میں دو دو رکعتیں اس طرح کل آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ سفیان سے مروی ہے کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ دنیا نہیں جائے گی جب تک کہ لوگوں کو اختلاف اپنے رب کے بارے میں نہ ہوں۔

ابی مالک سے مروی ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ کو دیکھا کہ سفید تر کی گھوڑے پر رمی جمار کر رہے تھے۔ سفیان التمار سے مروی ہے کہ وہ یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) کو اپنے سر میں مہندی اور نیل کا خضاب لگائے ہوئے تھے حالانکہ احرام میں تھے۔

ثور سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کو دیکھا کہ مہندی اور نیل کا خضاب کرتے تھے سفیان التمار سے مروی ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے اونٹوں کے دائے بائیں اشعار کیا (اشعار یہ ہے کہ قربانی کے اونٹ کے کوہان پر برجمی مار کر خون نکال دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قربانی کے اونٹ ہیں)۔

سلیمان الشیبانی سے مروی ہے کہ میں نے عرفات میں محمد بن الحنفیہ کے بدن پر زرد خز (سوت ریشم سے ملے ہوئے کپڑے) کی چادر دیکھی۔

ابی اسحاق الشیبانی سے مروی ہے کہ میں نے عرفات میں ابن الحنفیہ کے بدن پر خز کی چادر دیکھی۔ رشیدین سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کو دیکھا کہ وہ سیاہ حرقانی امامہ باندھتے اور اسے ایک بالشت یا اس سے کم (پشت کی طرف) لٹکاتے۔

عبدالواحد بن ایمن سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کے سر پر عمامہ دیکھا۔

نصر بن اوس سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی بن الحنفیہ کے جسم پر ایک زرد میا لحاف دیکھا۔

ابی اور یس سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ تمہیں خنز پہننے سے کیا چیز مانع ہے کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے کہا کہ اس میں حریر (ریشم استعمال) کیا جاتا ہے۔

ابی اور یس سے مروی ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ کو مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا کہ کیا علی خضاب کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ پھر آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ میں اس کے ذریعے سے عورتوں کے لئے جوان بنتا ہوں۔

صالح بن میثل سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی ابن الحنفیہ کے ہاتھ میں مہندی کا اثر دیکھا تو کہا کہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی والدہ کو مہندی لگاتا تھا۔

محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی والدہ کو نیل لگاتے تھے اور ان کے کنگھی کرتے تھے۔

عبدالواحد بن ایمن سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کو مہندی لگائے ہوئے دیکھا میں نے انہیں آنکھوں سرمہ لگائے ہوئے دیکھا اور میں نے ان کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

عبدالواحد بن ایمن سے مروی ہے کہ مجھے والد نے محمد بن الحنفیہ کے پاس بھیجا۔ میں ان کے پاس گیا تو وہ اپنی آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے داڑھی کو سرخ رنگے ہوئے تھے۔ میں والد کے پاس آیا اور کہا کہ آپ نے مجھے ایک بوڑھے مختش کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اے بد بودار عورت کے لڑکے وہ محمد بن علی ہیں۔

ابن الحنفیہ سے مروی ہے کہ وہ بٹکے کی بنیڈ پیتے تھے۔

ربیع المذہر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہم ابن الحنفیہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے وضو کرنا چاہا موزے پہنے تھے اس لئے موزے اتارے اور پاؤں پر مسح کیا۔

ابی عمر سے مروی ہے کہ ابن الحنفیہ عیدین اور جمعہ اور شعب (منی میں حج کے موقع پر) غسل کیا کرتے تھے اور ہاتھوں کا خون بھی دھو ڈالتے تھے۔

رشدین بن کرین سے مروی ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ کو دیکھا کہ بائیں ہاتھ میں انگلی پھینکتے تھے۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ کو ۸۱ھ میں کہتے سنا کہ یہ میرے لئے پینسٹھواں سال ہے میں اپنے والد کے سن سے بڑھ گیا جن کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی تھی ابن الحنفیہ کی وفات اسی سال یعنی ۸۱ھ میں ہوئی۔

زید بن سائب سے مروی ہے کہ میں نے ابو ہاشم عبداللہ بن محمد ابن الحنفیہ سے دریافت کیا کہ آپ کے والد کہاں دفن کئے گئے تھے انہوں نے کہا کہ بقیع میں میں نے کہا کہ کس سال میں۔ انہوں نے کہا کہ ۸۱ھ کے شروع میں۔ اس روز پینسٹھ سال کے تھے جس کو پورا نہ کرنے پائے تھے۔

محمد بن سعد نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ ابن الحنفیہ نے عمر سے کوئی روایت کی ہے۔ زید بن السائب سے مروی ہے کہ میں نے ابو ہاشم عبداللہ بن محمد ابن الحنفیہ کو بقیع کے ایک جانب اشارہ کر کے سنا کہ یہ میرے والد ابو اقسام کی قبر ہے۔ ان کے والد کی وفات محرم ۸۱ھ میں ہوئی وہ سال طفیانی کا تھا اہل مکہ پر ایک سیلاب آیا جو حاجیوں

کو بہا لے گیا۔

ابو ہاشم نے کہا کہ جب ہم نے انہیں بقیع میں رکھ دیا تو ابان بن عثمان آئے جو اس زمانے میں عبدالملک بن مروان کی جانب سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے کہ ان پر نماز پڑھیں بھائی نے مجھ سے کہا کہ تمہاری کیا رائے ہے میں نے کہا کہ ابان ان پر نماز نہیں پڑھ سکتے جب تک ہم سے اجازت طلب نہ کریں۔ ابان نے کہا کہ تم لوگ اپنے جنازے کے زیادہ حق دار ہو جسے چاہو آگے کرو کہ ان پر نماز پڑھے۔ ہم نے کہا کہ تم آگے بڑھو اور نماز پڑھو۔ وہ آگے بڑھے اور نماز پڑھی۔

محمد بن عمر نے کہا پھر میں نے زید بن السائب سے بیان کیا کہ مجھے عویر الاسلمی کی روایت سے معلوم ہوا ہے کہ اس روز ابو ہاشم نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ امام نماز جنازہ کا زیادہ مستحق ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم آپ کو آگے نہیں کرتے۔ زید بن سائب نے کہا کہ میں نے ابو ہاشم کو اسی طرح کہتے سنا کہ ابان آگے بڑھے اور انہوں نے ان پر نماز پڑھی۔

عمر اکبر بن علی..... ابن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی ان کی والدہ کا نام صہبا تھا جو کہ ام حبیب بنت ربیعہ بن بحیر بن العبد بن علقمہ بن الحارث بن عتبہ ابن سعد بن زہیر بن ہاشم بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن اہل تھیں قیدی تھیں خالد بن الولید کو اس وقت ملیں جب انہوں نے عین التمر کے علاقوں میں بنی تغلب پر حملہ کیا

اولاد: عمر بن علی کے ہاں محمد دام موی دام حبیب پیدا ہوئیں ان کی والدہ اسماء بنت عقیل بن ابی طالب تھیں۔

مختصر حالات:۔۔۔ عمر نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کی اولاد میں متعدد لوگ تھے جن سے روایت کی گئی ہے ہم نے ان کا ذکر کا ان کے طبقے اور مقام میں کیا ہے

عبید اللہ بن علی..... ابن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی ان کی والدہ لیلیٰ بنت مسعود بن خالد بن مالک بن ربیع بن سلئی بن جندل بن نہشل بن حارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن سعد بن زید مناة بن تمیم تھیں۔

گرفتاری اور رہائی..... عبید اللہ بن علی حجاز سے کوفہ مختار کے پاس آئے اور اس سے کچھ مانگا مگر اس نے نہیں دیا اور کہا کہ کیا تم مہدی یعنی ابن الحنفیہ کا خط لائے ہو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں اس نے چند روز تک انہیں قید کیا اور پھر رہا کر دیا اور کہا کہ چارے پاس سے نکل جاؤ وہ مختار سے بھاگ کر مصعب بن زبیر کے پاس بصرہ چلے گئے اور اپنے ماموں نعیم بن مسعود اسمعی ثم انہشلی کے پاس اترے مصعب نے ان کے لئے ایک لاکھ درہم کا حکم دیا۔

لشکر میں نہ جاسکے..... مصعب بن زبیر نے لوگوں کو اپنے دشمن سے مقابلے کی تیاری کا حکم دیا اور روانگی کا وقت معین کر دیا انہوں نے لشکر قائم کئے چلنے سے پہلے بصرے پر عبید اللہ بن عمر بن عبید اللہ بن معمر کو قائم مقابلاً مصعب روانہ ہوئے تو عبید اللہ بن علی بن ابی طالب اپنے ماموں میں رہ گئے خود ان کے ماموں نعیم بن مسعود مصعب کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔

مصعب بصرے سے جدا ہو گئے تو بنی سعد بن زید مناة بن تمیم عبید اللہ بن علی کے پاس آئے اور کہا کہ ہم بھی آپ کے ماموں ہیں آپ میں ہمارا بھی حصہ ہے لہذا آپ ہمارے ساتھ چلئے کیونکہ ہم لوگ آپ کی کرامت چاہتے ہیں وہ راضی ہو گئے اور ان لوگوں کو ہاں منتقل ہو گئے۔

بیعت خلافت..... بنی سعد نے انہیں اپنے ہاں اتارا اور ان سے بیعت خلافت کی حالانکہ وہ خود ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے قوم جلدی نہ کرو اور یہ کام نہ کرو۔ مگر ان لوگوں نے انکار کیا مصعب کو معلوم ہوا تو انہوں نے عبید اللہ بن عمر بن عبید اللہ بن معمر کو لکھ کر انہیں کام کرنے سے عاجز بنایا اور انہیں عبید اللہ بن علی سے لوگوں نے جو جہد بیعت کی تھی اس سے آگاہ کیا۔

نعیم اور مصعب کی گفتگو..... مصعب نے ان کے مامو نعیم بن مسعود کو بلایا اور کہا کہ میں تمہارا اکرام کرتا تھا اور اپنے اور تمہارے درمیان احسان کرتا تھا تمہیں کس نے اپنے بھانجے کو بصرے میں چھوڑنے پر برا بیخونہ کیا کہ وہ لوگوں کو جمع کریں اور انہیں دھوکہ دیں۔

نعیم نے خدا کی قسم کھائی کہ انہوں نے یہ کیا اور انہیں اس قصے کا ایک بھی حرف معلوم ہے۔ مصعب نے ان کی بات قبول کر لیا اور ان کی تصدیق کی اور کہا کہ میں نے عبید اللہ کو لکھ کر انہیں اس واقعے سے غفلت برتنے پر ملامت کی ہے۔ نعیم بن مسعود نے کہا کہ انہیں کوئی برا بیخونہ نہ کرے میں ان کے معاملے کا تم سے ذمہ دار ہوں میں انہیں تمہارے پاس لاؤں گا۔

نعیم کی بصرہ روانگی..... نعیم روانہ ہوئے اور بصرہ آئے بنی حنظلہ اور بنی تمیم جمع ہوئے۔ وہ ان لوگوں کے لئے بنی سعد میں آئے اور کہا کہ اللہ کی قسم جو کام تم لوگوں نے کیا اس میں تمہارے لئے خیر نہیں ہے تم نے پورے بنی تمیم کی تباہی کا ارادہ کیا ہے لہذا میرے بھانجے کو میرے حوالے کر دو۔

عبید اللہ مصعب کے پاس..... تھوڑی دیر تک باہم ملامت ہوتی رہی پھر بنی سعد نے انہیں نعیم کے حوالے کر دیا وہ روانہ ہوئے اور انہیں مصعب کے پاس لائے۔ عبید اللہ نے اللہ کی قسم کھائی اور کہا کہ میں نے اس کی خواہش نہیں کی تھی جب تک کہ لوگوں نے اس کا ارادہ نہ کر لیا اور انہیں اس کا علم بھی نہیں ہوا۔ میں نے اسے ناپسند کیا تھا اور اس سے انکار کیا تھا۔ مصعب نے اس کی تصدیق کی اور ان کی بات قبول کر لی۔

قتل..... مصعب بن الزبیر نے اپنے سردار مقدمہ لشکر عباد الجحلی کو حکم دیا کہ مختار کی فوج کی جانب روانہ ہوں اور ان کے ساتھ عبید اللہ بن علی بن ابی طالب بھی آگے بڑھے یہ لوگ المذار میں اترے مختار کا لشکر بھی آگے بڑھا۔ وہ لوگ بھی ان کے مقابلے کے لئے آگے بڑھے۔ مصعب بن الزبیر کے ساتھیوں نے اس پر شب خون مارا مختار اور اس کے پورے لشکر کو تباہ کر دیا سوائے ان لوگوں کے جو جان بچا کر بھاگے اور کوئی نہ بچا عبید اللہ بن ابی طالب بھی اسی رات قتل ہو گئے۔

سعید بن المسیب --- ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائد بن عمران بن مخزوم بن لقیظہ ان کی والدہ ام سعید بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن الوقص السلمی تھیں۔

اولاد..... یزید بن المسیب کے ہاں محمد وسعید والیاس وام عثمان وام عمرو فاخت پیدا ہوئیں ان کی والدہ ام حبیب بنت ابی کریم بن عامر بن عبد ذی الشریٰ ابن عتاب بن ابی صعب بن فہم بن ثعلبہ بن سلیم بن غانم بن دوس تھیں۔ مریم ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

حزن..... سعید بن المسیب بن حزن سے مروی ہے کہ ان کے دادا حزن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے عرض کیا کہ حزن (سخت زمین) فرمایا نہیں تم سہل (نرم زمین) ہو عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا نام جو میرے والدین نے رکھا میں اسی سے لوگوں میں مشہور ہو گیا نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے سعید بن المسیب نے کہا کہ پھر ہم برابر حزنو (سختی) اپنے خاندان میں محسوس کرتے ہیں۔

پیدائش کا سال..... علی بن زید سے مروی ہے کہ سعید بن المسیب عمر کی خلافت کے چار سال کے بعد پیدا ہوئے اور چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

طلحہ بن محمد بن سعید بن المسیب نے اپنے والد سے روایت کی کہ سعید عمر کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے اور بہتر سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

محمد بن عمر نے کہا سعید بن مسیب کی ولادت کے بارے میں میں نے جس بات پر لوگوں کا اتفاق دیکھا وہ یہ ہے کہ وہ عمر کی خلافت کے دو سال کے بعد پیدا ہوئے۔ یہ بھی روایت کی جاتی ہے کہ انہوں نے عمر سے حدیث سنی ہے۔ میں نے اہل علم کو اس کی تصحیح کرتے نہیں دیکھا اگرچہ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ میں خلافت عمرؓ بن خطاب کے دو سال گزرنے کے بعد پیدا ہوا۔ ان کی خلافت دس سال چار ماہ رہی۔

حضرت عمر کے متعلق ابن المسیب کی روایات..... سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ میں نے عمر سے ایک کلمہ سنا کہ جس کا کوئی سننے والا میرے علاوہ کوئی نہیں۔ عمر جب کعبہ کو دیکھتے تو کہتے تھے کہ اللہم انت

اسلام و منک سلام (اے اللہ تو ہی تمام عیوب سے پاک ہے یا تو ہی باقی ہے اور تجھ ہی سے بقا و ہستی ہے)۔
سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ میں نے منبر پر عمر بن خطاب سے سنا کہ مجھے جس شخص کے بارے میں معلوم ہوگا اس نے جماع کر کے غسل نہیں کیا خواہ اس کا انزال ہوا ہو یا نہیں ہوا ہو تو میں اسے سزا دوں گا۔
یکیر بن الاشج سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے عمر بن خطاب کو پایا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں۔

مالک نے کہا کہ انہیں معلوم ہوا کہ سعید بن مسیب نے کہا اگر مجھے رات دن صرف ایک حدیث کی طلب میں چننا پڑتا (تو میں عمر بھر چلتا)۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ جو فیصلہ رسول اکرم ﷺ نے فرمائے اور جو ابو بکر و عمر نے کئے ان کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔

مسعر نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے عثمان و معاویہ کے فیصلوں کو بھی کہا۔
سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ہر وہ فیصلہ جو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اور ہر وہ فیصلہ جو ابو بکر نے کیا اور ہر وہ فیصلہ جو عمر نے کیا اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔

راوی نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہر وہ فیصلہ جو عثمان نے کیا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا۔

سعید بن مسیب کے اساتذہ..... ہشام بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے اس وقت کہتے سنا کہ جب ان سے سائل نے دریافت کیا کہ سعید بن مسیب نے اپنا علم کس سے حاصل کیا تو انہوں نے کہا کہ زید بن ثابت سے وہ سعید بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر کی صحبت میں بیٹھے از و واج نبی کریم ﷺ عائشہ و ام سلمہ کے پاس جانتے انہوں نے عثمان بن عفان و صہیب و محمد بن مسلمہ سے سنا ہے ان کی اکثر روایات کی سند ابو ہریرہ سے ہے جن کے وہ داماد تھے۔ انہوں نے عمر و عثمان کے اصحاب سے سنا ہے کہا جاتا ہے کہ عمر و عثمان نے جو فیصلے کئے ان کا ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہ تھا۔

راوی عمر یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ابن المسیب کو راوی عمر کہا جاتا تھا اس لئے کہ وہ ان کے احکام اور فیصلوں کو سب سے زیادہ یاد رکھتے تھے۔

علمی مقام..... قد امہ بن مویٰ النحی سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب فتویٰ دیا کرتے تھے حالانکہ رسول اکرم ﷺ کے اصحاب زندہ تھے۔

محمد بن یحییٰ بن حبان سے مروی ہے کہ اپنے زمانے میں مدینے میں جو لوگ تھے فتویٰ میں ان سب پر مقدم اور ان کے رئیس سعید بن مسیب تھے وہ فقیہ النہما کہلاتے تھے۔

مکحول سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب عالم العلماء تھے۔

مکحول سے مروی ہے کہ جو حدیث تم لوگوں سے بیان کرتا ہوں وہ سعید بن المسیب اور شععی سے ہے۔

ابن ابی الحویرث سے مروی ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم سعید بن مسیب کے پاس فتویٰ پوچھنے آیا کرتے تھے ابی جعفر سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد علی بن حسین سے کہتے سنا کہ سعید بن مسیب گزشتہ آثار و احادیث کے سب سے زیادہ عالم اور اپنی رائے کے سب سے زیادہ فقیہ (سمجھ دار) ہیں۔

میمون بن مہران سے مروی ہے کہ میں مدینے آیا اور اہل مدینہ میں سب سے زیادہ فقیہ کے بارے میں دریافت کیا تو مجھے سعید بن مسیب کے پاس بھیج دیا میں نے ان سے مسئلہ دریافت کیا۔

شہاب بن عبد الصخری سے مروی ہے کہ میں نے حج کیا پھر ہم لوگ مدینہ میں آئے اور یہاں کے سب سے بڑے عالم کو دریافت کیا تو کہا گیا کہ سعید بن مسیب ہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز اور سعید بن مسیب ... مالک بن انس سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز اپنا کوئی فیصلہ صادر نہیں کرتے تھے جب تک سعید بن مسیب سے دریافت نہ کریتے۔ انہوں نے ایک آدمی کو مسئلہ دریافت کرنے کے لئے سعید بن مسیب کے پاس بھیجا تو وہ انہیں بلا لیا سعید عمر بن عبد العزیز کے پاس آئے عمر نے کہا کہ قصد نے غلطی کی کہ (آپ کو بلا لایا ہم نے صرف اسے اس لئے بھیجا تھا کہ وہ آپ کی مجلس میں مسئلہ کو دریافت کر لے۔

مالک بن انس سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے کہ مدینے میں کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو اپنا علم میرے پاس نہ لائے اور میں اس علم کے پاس آیا جاتا ہوں جو سعید بن مسیب کے پاس ہے۔

سعید بن مسیب کا حافظہ ... عمران بن عبد اللہ اخزاعی سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے مجھ سے دریافت کیا کہ تو میں نے اپنا نسب ان سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ معذریہ کے دور خلافت میں تمہارے والد میرے پاس بیٹھے تھے انہوں نے مجھ سے فلاں فلاں بات پوچھی تھی۔ عمران نے کہا کہ مجھے تو کبھی ایسا معلوم نہیں ہوا کہ سعید بن مسیب کے کان پر کوئی بات گزری ہو اور ان کے دل نے اسے یاد نہ کر لیا ہو۔

سعید بن مسیب کو تازیانوں کی سزا عبد اللہ بن جعفر وغیرہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے جابر بن ابی اسود کو مدینہ منورہ پر عامل بنایا۔ انہوں نے لوگوں کو ابن زبیر کی بیعت کی دعوت دی۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ نہیں تا وقتیکہ لوگ متفق نہ ہو جائیں۔ انہوں نے سعید کو ساٹھ تازیانے مارے ابن زبیر کو معلوم ہوا تو انہوں نے جابر کو لکھ کر علامت کی اور کہا کہ ہمارے اور سعید کے لئے بیعت نہیں ہے انہیں چھوڑ دو۔

عبد الواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ جابر بن ابی اسود نے جو ابن زبیر کی جانب سے عامل مدینہ تھے چوتھی بیوی کی عدت گزارنے سے پہلے پانچواں نکاح کر لیا۔ جب اس نے سعید بن مسیب کو مارا تو سعید جن پر کوڑے لگتے تھے چلائے کہ اللہ کی قسم کتاب اللہ پر توجہ نہیں کی گئی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فاسکحو اما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع (جو عورتیں تمہیں پسند ہوں دو دو تین تین چار چار نکاح کرو) تو نے چوتھی کی عدت گزارنے سے پہلے پانچواں نکاح کر لیا وہ بھی چندرات کی ہے جو تجھے من سب معلوم کر لے پھر تو تجھے منقریب وہ بات پیش آئے گی جسے تو پسند نہ کرے گا اسے بہت کم زمانہ گزارا تھا کہ ابن زبیر قتل کر دیئے گئے۔

ابن زبیر کا خواب..... عمر بن حبیب بن قلیع سے مروی ہے کہ میں ایک روز سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھ پر بہت سی چیزیں تنگ تھیں اور قرض کا بار تھا میں سعید بن مسیب کے پاس اس طرح بیٹھا تھا کہ خبر نہ تھی کہ کہاں جاؤں ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ اے ابو محمد میں نے ایک خواب دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ وہ کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ گویا میں نے عبد الملک بن مروان کو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا ہے اور پھر اسے منہ کے بل لٹا کر اس کی پیٹھ میں چار میخیں ٹھونک دیں۔

سعید نے کہا کہ یہ خواب تم نے نہیں دیکھا اس نے کہا کہ بے شک میں نے دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ میں تمہیں تعبیر نہ بتاؤں گا جب تک کہ تم مجھے یہ نہیں بتاؤ گے کہ یہ خواب کس نے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ ابن زبیر نے دیکھا ہے اور انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔

ابن زبیر کے خواب کی تعبیر..... سعید نے کہا کہ اگر تم نے اس کا خواب صحیح بیان کیا ہے تو عبد الملک بن مروان انہیں قتل کر دے گا عبد الملک کی پشت سے چار بیٹے پیدا ہوں گے جن میں ہر ایک خلیفہ ہوگا۔

عمر بن حبیب نے کہا کہ میں عبد الملک بن مروان کے پاس ملک شام گیا اور اسے سعید بن مسیب کی جانب سے خبر دی اس خبر نے اسے خوش کر دیا اور مجھ سے سعید کو اور ان کے حال کو دریافت کیا میں نے اسے خبر دی اس نے میرا قرض ادا کرنے کا حکم دیا مجھے اس سے خیر ملی۔

مختلف خوابوں کی تعبیر

پہلا واقعہ..... اسماعیل بن ابی حکیم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے عبد الملک بن مروان کو مسجد نبی کریم ﷺ کے قبة میں چار مرتبہ پیشاب کرتے ہوئے خواب میں دیکھا۔ میں نے سعید بن مسیب سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم نے اپنا خواب صحیح بیان کیا ہے تو عبد الملک کی پشت سے چار خلیفہ مسجد نبوی کے قبة میں کھڑے ہوں گے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سعید بن مسیب سے زیادہ تعبیر خواب جاننے والے تھے انہوں نے یہ علم اسماء بنت ابی بکر سے حاصل کیا اور اسماء نے اپنے والد ابو بکر صدیق سے حاصل کیا۔

دوسرا واقعہ..... شریک بن ابی نمر سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے دانت ٹوٹ کر میرے ہاتھ پر گر پڑے۔ پھر میں نے انہیں دفن کر دیا سعید بن مسیب نے کہا کہ اگر تم نے اپنا خواب صحیح بیان کیا ہے تو تم نے اپنے خاندان کے ہم سن لوگوں کو دفن کر ڈالا۔

تیسرا واقعہ..... مسلم الخياط سے مروی ہے کہ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے ہاتھ پر پیشاب کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہارے نکاح میں کوئی محرم ہے۔ اس

فخص نے غور کیا تو اتفاق سے اس کی بیوی کے اور اس کے درمیان رضاع کا تعلق تھا (یعنی جس عورت نے اسے دودھ پلایا تھا اسی عورت نے اس کی بیوی کو دودھ پلایا تھا)۔

چوتھا واقعہ..... ان کے پاس ایک دوسرا شخص آیا اور کہا کہ اے ابوسعید میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا زیتون کی جڑ میں پیشاب کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ غور کرو کہ تمہارے نکاح میں کون ہے معلوم ہوتا کہ تمہارے نکاح میں کوئی محرم ہے اس نے غور کیا تو اتفاق سے وہ عورت تھی جس سے اس کا نکاح جائز نہ تھا۔

پانچواں واقعہ..... ابن المسیب سے مروی ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک کبوتری منارہ مسجد پر گر پڑی انہوں نے کہا کہ حجاج بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی بیٹی سے نکاح کرے گا۔

چھٹا واقعہ..... مسلم الخياط سے مروی ہے کہ ایک شخص ابن مسیب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بکرا شیخ سے دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ ذبح کرو ذبح کرو اس شخص نے کہا کہ میں نے ذبح کیا سعید نے کہا کہ ابن ام صلامہ مر گیا وہ بٹا بھی نہ تھا کہ اس کے پاس خبر آ گئے کہ وہ مر گیا۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ابن ام صلامہ مدینہ کے موالی میں سے تھا جو لوگوں کی پغلخوری کرتا تھا۔

ساتواں واقعہ..... عبید اللہ بن عبدالرحمن بن السائب سے جو خاندان قارہ سے تھا مروی ہے کہ قبیلہ افہم کے ایک شخص نے ابن المسیب سے کہا کہ اس نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ آگ میں گھسا ہے انہوں نے کہا کہ اگر تم نے اپنا خواب صحیح بیان کیا ہے تو تمہیں اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک کہ تک سمندری سفر نہ کر لو اور تمہیں قتل کے ذریعے سے موت نہ آئے گی۔ اس نے سمندری سفر کیا اور ہلاکت کے قریب ہو گیا۔ جنگ قدید میں تلوار سے قتل کیا گیا۔

آٹھواں واقعہ..... حصین بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ مجھے اولاد کی طلب تھی مگر میرے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی ابن المسیب سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میری گود میں انڈا اڈال دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ مرثیٰ عجی ہے لہذا تم عجم میں رشتہ تلاش کرو۔ پھر میں نے ایک باندی تو اس سے ایک لڑکا ہوا حالانکہ میرے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص خواب دیکھتا اور ان سے بیان کرتا تو وہ کہتے تھے کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔

نواں واقعہ..... ابن المسیب سے مروی ہے کہ خواب خشک کھجور سے ہر حال میں رزق مراد ہے اور تر کھجور سے اس کے موسم میں رزق مراد ہے۔ ابن المسیب سے مروی ہے کہ خواب کا آ خر چالیس سال سے یعنی اس کی تعبیر میں (مطلب یہ ہے کہ چالیس سال کی عمر میں جو خواب دیکھیں اس کی تعبیر اکثر درست ہوتی ہے۔)

دسواں واقعہ . . . ابن المسیب سے مروی ہے کہ خواب میں پیڑی دیکھنا ثبات دین کی علامت ہے ایک شخص نے کہا کہ اے ابو محمد میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سایے میں بیٹھا ہوں پھر اٹھ کر دھوپ میں چلا گیا۔ ابن المسیب نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر تم نے اپنا خواب درست بیان کیا ہے تو ضرور ضرور اسلام سے نکل جاؤ گے۔ اس نے کہا کہ اے ابو محمد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سایہ سے نکلا گیا اور دھوپ میں داخل کیا گیا پھر مجھے بکار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں غریب مجبور کر دیا جائے گا۔ اس نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں بغاوت کی۔ اسے رفقہ ربر کے مجبور کیا گیا وہ باز آیا وہ مدینہ میں آیا وہی یہ واقعہ بیان کرتا تھا۔

ولید و سلیمان کی ولی عہدی کے لئے بیعت . . . عبداللہ بن جعفر وغیرہ سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن مروان کی وفات مصر میں جمادی الثانی ۸۴ھ میں ہوئی عبدالملک نے اپنے دونوں بیٹوں ولید و سلیمان کو دو عہد بنایا اور تمام مشہروں میں ان دونوں کی بیعت کے لئے مقرر کیا اس زمانے میں مدینہ پر اس کا عامل ہشام بن اسحاق تھا۔ اس نے دونوں کو ان دونوں کی بیعت کی دعوت دی لوگوں نے بیعت کر لی سعید بن مسیب کو بیعت سے لئے جایا گیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ جب تک کہ میں غور نہ کروں بیعت نہ کروں گا۔

سعید بن مسیب پر جبر و تشدد . ہشام بن اسحاق نے انہیں ساتھ کوزے لگائے کھل میں باندھ کر گشت کراتے تھے اور اسی حالت میں راس الشہر تک لے گئے جب پلٹا گیا تو انہوں نے کہا کہ تم لوگ مجھے کہاں پکڑتے ہو انہیں جواب دیا گیا کہ قید خانے کی طرف۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے اُردن ہوتا کہ اس میں قتل ہوتا ہے تو ابھی نہ پہنچتا۔ لوگوں نے انہیں قید خانے میں قید کر دیا۔

ہشام نے عبدالملک کو مکہ حیران کی مخالفت کی اور ان کے حالی کی خبر دی عبدالملک نے اسے ملامت کی اور کہا کہ اللہ کی قسم سعید کو مارنے کی بجائے ان کے ساتھ احسان کرنے کی زیادہ ضرورت ہے ہمیں خوب معلوم ہے کہ سعید کے پاس اختلاف و نفاق نہیں ہے۔

مسجد بن رفاعہ سے مروی ہے کہ قبیصہ بن زویب عبدالملک بن مروان کے پاس ہشام بن اسحاق کا مذہب لے کر آیا جس میں ذکر تھا کہ اس نے سعید کو مارا ہے۔ اور انہیں گشت کرایا قبیصہ نے کہا کہ اے امیر المومنین ہشام اس قسم کے معاملات میں آپ پر خود رائی کرتا ہے ابن مسیب کو مارتا ہے اور انہیں گشت کراتا ہے جس وقت سعید کو مارا جاتا تھا تو سعید نہ کبھی اس سے زیادہ جھگڑا کرتے اور نہ اس سے زیادہ مکار۔ اگر انہوں نے بیعت نہیں کی تو اس کی طرف سے یہ نہ ہونا چاہیے تھا۔ سعید ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن سے فساد و فتنہ کا اسلام اور اہل اسلام پر اندیشہ ہو و اہل الجہاد و السنت میں سے ہیں۔

عبدالملک بن مروان کی معزرت . قبیصہ نے کہا کہ اے امیر المومنین انہیں اس بارے میں معزرت لکھ دیجئے۔ عبدالملک نے کہا کہ تم اپنی طرف سے انہیں لکھو میرے رائے سے اور ہشام نے انہیں مارنے میں میری جو مخالفت کی ہے اس سے خبر دو قبیصہ نے سعید کو لکھ دیا۔ سعید نے جب خط پڑھا تو کہا کہ میرے اور مجھ پر ظلم

کرنے والوں کے درمیان اللہ ہے۔

ابن مسیب پر قید خانے میں سختی..... عبداللہ بن یزید البہذلی سے مروی ہے کہ میں قید خانے میں سعید

بن مسیب کے پاس گیا۔ ایک بکری ذبح کر کے کھاں ان کی پشت پر پیٹ دی گئی تھی لوگوں نے اس کے بعد ان کے لئے ایک بری چھڑی تیار کی جب وہ اپنے بازوؤں کی طرف نظر کرتے تھے تو کہتے کہ اے اللہ ہشام سے میری مدد فرما

ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابن مسیب کی گفتگو.... طلحہ بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ

ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث ابن ہشام قید خانے میں سعید بن مسیب کے پاس گئے وہ سعید سے باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے کہ تم اس کی وجہ سے قید کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر اللہ سے ڈرو اس کے علاوہ پر اس کو ترجیح دو۔ ابوبکر اسی کو دوبارہ ان کے سامنے دہرانے لگے کہ تم اس وجہ سے قید کئے گئے اور تم نے نرمی نہ کی سعید کہنے لگے کہ اللہ کی قسم تم بھر کے بھی نابینا ہو اور قلب کے بھی۔

ابوبکر ان کے پاس سے چلے گئے۔ انہیں ہشام بن اسماعیل نے بلا بھیجا اور پوچھا کہ سعید بن مسیب کو جب سے ہم نے مارا ہے و کچھ نرم ہوئے؟ ابوبکر نے کہا کہ اللہ کی قسم جب سے تم نے انہیں مارا ہے اور جو کچھ تم نے ان کے ساتھ کیا ان سے زیادہ سخت زبان گوئی نہیں ہے لہذا اس شخص سے باز آ جاؤ۔

ابن مسیب کی رہائی کا حکم..... ہشام بن اسماعیل کے پاس عبدالملک بن مروان کا خط آیا جس میں اس نے سعید بن مسیب کو مارنے کے بارے میں ملامت کی تھی اور کہا تھا کہ تمہیں کیا نقصان تھا اگر تم سعید کو چھوڑ دیتے اور جو کچھ انہوں نے کہا تھا اسے دبا دیتے۔ ہشام بن اسماعیل نے جو کچھ سعید کے ساتھ کیا تھا اس پر نادم ہوا اور انہیں رہا کر دیا۔

ابن مسیب کی نفس کشی..... اسلم ابو امیہ مولائے بنی مخزوم سے جو ثقہ تھے مروی ہے کہ سعید بن مسیب جب قید کئے گئے تو ان کی بیٹی نے بہت سا کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیجا کھانا آیا تو سعید نے کہا ابھی کہہ اور کہا کہ میری بیٹی کے پاس جاؤ اور کہو کہ اب اس طرح دوبارہ کبھی نہ کرنا کیونکہ یہ ہشام بن اسماعیل کی حاجت ہے جو چاہتا ہے کہ میرا مال چلا جائے اور جوان لوگوں کے ہاتھ میں ہے میں اس کا محتاج ہو جاؤں۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک محبوس رہوں گا۔ لہذا تم اسی کھانے کا خیال رکھو جو میں اپنے گھر میں کھاتا تھا اور وہی بھیجنا وہ انہیں یہی بھیجتی تھیں اور وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

عمران بن عبداللہ المخزومی سے مروی ہے کہ میرا گمان ہے کہ اللہ کی ذات کے بارے میں سعید بن المسیب کا نفس ان کے نزدیک کبھی کے نفس سے بھی زیادہ ذلیل تھا۔

ابو اسلم وغیرہ سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے سعید بن المسیب کو پچاس کوڑے مارے انہیں حرہ میں ٹھہرایا اور کبل کی لنگوٹی پہنائی۔ سعید نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ لوگ مارنے سے زیادہ میرے

ساتھ کچھ نہ کریں گے تو میں کبھی ان کے لئے لنگوٹی نہ پہنتا۔ مجھے تو صرف یہ اندیشہ ہوا کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے میں نے کہا کہ لنگوٹی اس کے نہ ہونے سے زیادہ ستر کرنے والی ہے۔

محمد بن عمر نے کہا اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انہیں عبدالملک بن مروان کی خلافت میں مارا گیا (یہ مطلب نہیں کہ خود عبدالملک بن مروان نے انہیں مارا)

ابن مسیب کی ابن مروان کے لئے بددعا..... آل عمر کے ایک شخص سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب سے کہا گیا کہ آپ بنی امیہ پر بددعا کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ اپنے دین کو عزت دے اپنے اولیاء کو غالب کر اور امت محمد ﷺ کی عافیت کے ساتھ اپنے دشمنوں کو رسوا کر۔

علی بن زید سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ قوم کا خیال ہے کہ آپ کو جس چیز نے حج سے باز رکھا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے نذر مانی ہے کہ جب آپ کعبہ کو دیکھیں گے تو ابن مروان پر بددعا کریں گے انہوں نے کہا کہ میں نے تو یہ نہیں کیا اور یوں تو میں کوئی نماز ایسی نہیں پڑھتا جس میں ان لوگوں پر اللہ سے بددعا نہ کرتا ہوں۔ میں نے اسی سال تک حج و عمرہ کیا ہے۔ حالانکہ مجھ پر صرف ایک حج و عمرہ فرض تھا۔ میں تمہاری قوم کے کچھ لوگ دیکھتا ہوں کہ وہ قرض لے کر حج و عمرہ کرتے ہیں اور مر جاتے ہیں قرض ان کی جانب سے ادا نہیں کیا جاتا۔ ایک جمعہ مجھے حج نفل و عمرہ سے زیادہ پسند ہے۔

علی نے کہا کہ میں نے حسن کو اس کی خبر دی انہوں نے کہا کہ انہوں نے کوئی (معقول) بات نہیں کہی۔ اگر ایسا ہوتا جو انہوں نے کہا تو اصحاب رسول اکرم ﷺ نہ (نفل) حج کرتے اور نہ عمرہ کرتے۔

ابو یونس الزری سے مروی ہے کہ میں مسجد مدینہ میں داخل ہوا تو وہاں سعید تنہا بیٹھے تھے پوچھا کہ کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ ان کے پاس کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔

بیت المال سے عطا لینے سے انکار..... عمران سے مروی ہے کہ بیت المال میں سعید بن مسیب کے انتالیس ہزار درہم باقی تھے انہیں بلایا جاتا وہ انکار کرتے اور کہتے تھے کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں جب تک اللہ تعالیٰ میرے اور بنی مروان کے درمیان فیصلہ نہ کر دے۔ علی بن زید سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب سے کہا گیا کہ حجاج کا کیا حال ہے کہ نہ تو وہ آپ کے ساتھ بدی کرتا ہے اور نہ آپ کو چھیڑتا ہے اور نہ آپ کو اذیت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں سوائے اس کے کہ وہ ایک روز اپنے والد کے ساتھ مسجد میں آیا نماز پڑھی نہ وہ اس کے رکوع کو پورا کرتا تھے اور نہ سجدے کو پورا کرتا تھا۔ میں نے ایک منشی بھر سنگ ریزے لے کر اسے مارا۔ راوی کا گمان ہے کہ حجاج نے کہا کہ اس کے بعد میں ہمیشہ نماز اچھی پڑھتا تھا۔

عبدالملک بن مروان ابن مسیب..... عمران بن عبداللہ بن طلحہ بن خلافت الخزاعی سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حج کیا مدینہ آیا تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر ایک شخص کو سعید بن مسیب کے پاس بھیجا تھا کہ انہیں بلائے اور انہیں حرکت نہ دے۔ قاصدان کے پاس آیا اور کہا کہ امیر المؤمنین دروازے پر کھڑے ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ امیر المؤمنین کو مجھ سے کوئی حاجت ہے اور نہ مجھے

امیر المؤمنین سے کوئی حاجت ہے ان کی جو مجھ سے حاجت ہے وہ پوری ہونے والی نہیں ہے۔
 قاصد واپس گیا اور خبر دی تو اس نے کہا کہ ان کے پاس پھر جاؤ اور جا کر کہو کہ میں صرف آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں حرکت نہ دینا وہ ان کے پاس آیا اور کہا کہ امیر المؤمنین کی بات مانجے سعید نے ان سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا اس پر قاصد نے ان سے کہا کہ اگر امیر المؤمنین نے آپ کے بارے میں مجھے حکم نہ دیا ہوتا تو میں آپ کا سر لئے بغیر نہیں جاتا۔ امیر المؤمنین آپ کے پاس بھیجتے ہیں کہ وہ آپ سے بات کریں تو آپ اس قسم کی گفتگو کرتے ہیں۔

سعید نے کہا کہ اگر وہ کوئی بھلائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ تمہارے لئے ہے (یعنی میری طرف سے تمہارے لئے بھلائی کریں) اگر وہ اس کے سوا کچھ کرنا چاہتے ہیں تو میں اپنی گرہ نہ کھولوں گا (قاعدہ تھا کہ کمرو زانوں کے درمیان رومال پیٹ کر باندھ لیتے تھے کہ اس سے ہینٹنے میں سہارا ملتا تھا اسی کو گرہ کھولنا کہتے ہیں) جب تک کہ انہیں جو فیصلہ کرنا ہے وہ نہ کر لیں۔ قاصد اس کے پاس آیا اور آگاہ کیا اس نے کہا کہ ابو محمد پر اللہ کی رحمت ہو انہوں نے محض سختی کی وجہ سے انکار کیا۔

ولید بن عبد الملک اور ابن مسیب ... عمرو بن عاصم نے اپنی حدیث میں اسی سند سے کہا کہ جب ولید بن عبد الملک خلیفہ بنا تو مدینہ آیا مسجد میں ایک شیخ کو دیکھا کہ لوگ ان کے پاس جمع ہیں پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ سعید بن مسیب ہیں جب وہ بیٹھ گیا تو انہیں بلایا قاصد ان کے پاس آیا اور کہا کہ امیر المؤمنین کا حکم ماننے انہوں نے کہا کہ شاید تم نے میرا نام لینے میں غلطی کی یا شاید انہوں نے تمہیں میرے علاوہ کسی کے پاس بھیجا ہو قاصد واپس آیا اس اور اسے خبر دی تو وہ ناراض ہوا اور ان کے ساتھ بدی کا ارادہ کیا اس زمانے میں کچھ لوگ باقی تھے اس کے پاس آئے اور کہا کہ امیر المؤمنین وہ اہل مدینہ کے فقیہ قریش کے شیخ ہیں اور آپ کے والد کے دوست ہیں آپ سے پہلے کسی بادشاہ نے یہ خواہش نہیں کی کہ وہ اس کے پاس آئیں۔ لوگ اسے برابر کہتے رہے یہاں تک کہ وہ باز آیا۔

میمون بن مہران سے مروی ہے کہ عبد الملک بن مروان مدینے آیا دو پہر کی نیند پوری کی اور جب بیدار ہوا تو دربان سے کہا کہ دیکھو مسجد میں اہل مدینہ میں سے کوئی مجھ سے بات کرنے والا ہے وہ گیا اتفاق سے سعید بن مسیب اپنے حلقے میں تھے۔ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہوا جہاں سے سعید اسے دیکھتے تھے اس نے آنکھ اور انگلی سے ان کی طرف اشارہ کیا پھر واپس آیا مگر سعید نے حرکت نہیں کی اور نہ اس کے پیچھے روانہ ہوئے اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ میرا اشارہ سمجھ گئے۔

ابن مسیب کا ولید بن عبد الملک سے ملاقات سے انکار دربان ان کے قریب آیا اور دوبارہ اشارہ کیا اور کہا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ میں آپ کی طرف اشارہ کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ تمہیں کیا ہے اس نے کہا کہ امیر المؤمنین بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا کہ میں مسجد میں دیکھوں کہ کوئی مجھ سے بات کرنے والا ہے آپ امیر المؤمنین کا حکم مانجے۔ پوچھا کہ کیا اس نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں البتہ یہ کہا کہ جاؤ اور

دیکھو کہ اہل مدینہ سے کوئی ہم سے بات کرنے والا ہے؟ میں نے آپ سے زیادہ خوش ہیت کسی کو نہیں دیکھا سعید نے کہا کہ جاؤ اور اسے خبر دو کہ میں اس سے بات کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

دربان یہ کہتا ہوا گیا کہ مجھے تو یہ بڑھا پاگل معلوم ہوتا ہے۔ عبد الملک کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میں نے مسجد میں ایک بڑھے کے علاوہ کسی کو نہ پایا جس کی طرف میں نے اشارہ کیا مگر وہ کھڑا نہیں ہوا۔ میں نے اس سے کہا کہ امیر المؤمنین نے مجھ سے کہا ہے کہ دیکھو مسجد میں تمہیں کوئی مجھ سے بات کرنے والا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں امیر المؤمنین سے بات کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور مجھ سے کہا کہ امیر المؤمنین کو خبر دو کہ عبد الملک نے کہا کہ وہ سعید بن مسیب ہیں لہذا انہیں چھوڑ دو۔

ابن مسیب کی بنی امیہ کے بارے میں رائے..... ابی بکر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ سعید بن المسیب سے جب بنی امیہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو وہ کہتے تھے کہ میں ان کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو مجھ سے میرے رب نے کہلوا یا ہے کہ (اے ہمارے پروردگار ہماری اور ہمارے بھائیوں کی مغفرت کر) یہاں تک کہ وہ آیت پوری کرتے تھے۔

ابن مسیب کا نماز سے عشق..... عثمان بن عفیم سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو کہتے سنا کہ تیس سال سے میں نے اپنے متعلقین میں اذان نہیں سنی (یعنی آذان کے وقت مسجد میں ہوتے تھے)۔ سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ چالیس سال سے ان کی نماز فوت نہیں ہوئی نہ انہوں نے لوگوں کی گدیاں دیکھیں (یعنی ہمیشہ صف اول میں جگہ لی) عمران نے کہا کہ باوجود اس کے سعید بکثرت بازار آمد و رفت کرتے تھے۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ چالیس سال سے نماز سے واپس ہوتے لوگوں سے نہیں ملا۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ اگر آپ صحرا میں رہتے تو خوب ہوتا۔ میں نے ان سے صحرا کا اس کی زندگی اور اس کی تاریکی کا ذکر کیا سعید نے کہا کہ تاریکی ہونے پر کیسے گزارہ ہوگا۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ میرے مکان کے بعد مجھے مدینے میں کسی مکان نے راستہ نہ بھلایا سوائے اس کے کہ میں اپنی بیٹی کے مکان پر کبھی کبھی آ جاتا ہوں اور اسے سلام کرتا ہوں۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ سعید بن مسیب کی عمر کے چالیس سال اس طرح گزر گئے کہ جب مسجد میں آتے تو اپنے متعلقین کو اس طرح پاتے کہ وہ لوگ نماز ادا کر کے مسجد سے باہر ان کا استقبال کرتے۔

ابن مسیب کی تنہائی..... بشر بن عامر سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ میرے چچا آپ نکل کر اپنی قوم کے ساتھ لہسن نہیں کھاتے (یعنی لطف معاشرت نہیں اٹھاتے) انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے اس سے اللہ کی پناہ کہ میں پچیس یا پانچ نمازیں ترک کروں حالانکہ میں نے کعب کو کہتے سنا ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ یہ

دودھ اس طرح پانی بن جائے کہ قریش ان گھائیوں میں اونٹوں کی دھو کے پیچھے جائیں شیطان تنہا کے ساتھ ہے اور وہ دوسے بہت دور ہے (یعنی جماعت اگرچہ پسندیدہ ہے مگر میرے لئے عزت ہی مناسب ہے)۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ان کی آنکھیں دکھنے لگیں لوگوں نے کہا کہ اے ابو محمد اگر آپ وادی عقیق چلے جاتے اور وہاں سبزے کو دیکھتے تو اس مرض میں کمی محسوس کرتے۔ انہوں نے کہا کہ رات کو اور صبح کو جو حوادث آتے ہیں ان سے بچنے کی کیا صورت ہے۔

ابو حازم سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو کہتے سنا کہ میں نے لیالی حرہ (یزید کی لشکر کشی کے زمانے میں) اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ مسجد میں مخلوق خدا میں سے سوائے میرے کوئی نہ تھا۔ اہل شام گروہ گروہ ہو کر داخل ہوتے اور کہتے کہ اس پاگل بڑھے کو دیکھو کسی نماز کا وقت نہیں آتا کہ (نبی کریم ﷺ) میں آذان کی آواز نہ سنتا ہوں اذان سننے کے بعد میں آگے بڑھتا اور اقامت کہہ کر نماز پڑھ بیٹھا۔ حالانکہ مسجد میں میرے علاوہ کوئی نہ ہوتا۔

ایام حرہ میں مسجد نبوی میں قیام..... طلحہ بن محمد بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایام حرہ میں سعید بن مسیب مسجد میں تھے۔ نہ انہوں نے یزید کی بیعت کی اور نہ ان کے بیٹے کی ان لوگوں کے ساتھ جمعہ بھی پڑھتے اور نماز عیدیں کے لئے بھی جاتے شامی قتل کر رہے تھے لوٹ رہے تھے۔ سعید مسجد ہی میں تھے اور رات کے علاوہ اس سے نہ نکلتے تھے انہوں نے کہا کہ جب نماز کا وقت آتا تھا تو میں لوگوں کے محفوظ ہونے تک قبر نبی کریم ﷺ سے آذان کی آواز سنتا تھا۔ جماعت کی خبر مجھے معلوم نہیں۔ ابن حزمہ سے مروی ہے کہ میں نے برد مولائے ابن المسیب سے کہا کہ ابن المسیب کی نماز اپنے گھر میں کیا تھی مسجد میں ان کی نماز کو تو ہم جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم جو کچھ جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ بہت نماز پڑھتے تھے سوا اس کے کہ ص والقرآن ذی الذکر پڑھتے۔

چند معمولات..... عطاء بن مروی ہے کہ سعید بن مسیب جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو جب تک وہ نماز سے فارغ نہ ہو لیس اور امانہ واپس نہ ہو لے کوئی بات نہیں کرتے تھے اس کے بعد چند رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر بیٹھنے والوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان سے مسائل پوچھے جاتے تھے۔

یزید بن حازم سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب پے پے روزہ رکھتے تھے۔ جب سورج غروب غروب ہو جاتا تو ان کے لئے گھر سے پانی لایا جاتا اسے وہ پیتے تھے۔

عاصم بن العباس الاسدی سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب (اللہ کو) یاد دلاتے تھے اور اللہ کا خوف دلاتے تھے۔

عاصم بن العباس سے مروی ہے کہ میں نے ابن المسیب کو رات کے قتل اپنی سواری پر قرآن پڑھتے سنا وہ بہت پڑھتے تھے۔

عاصم سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے سنا۔

عادات و خصائل..... عاصم سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب شعر سننا پسند کرتے تھے اور خود اسے نہیں پڑھتے تھے عاصم سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ اپنے ناخن نہ بڑھنے دیتے تھے۔ میں نے سعید کو دیکھا کہ وہ اپنی مونچھیں اس طرح کترواتے تھے جو منڈانے کے مشابہ تھیں۔ میں نے انہیں دیکھا کہ جو شخص ان سے ملتا اس سے مصافحہ کرتے۔ میں نے دیکھا کہ بہت ہنسنے کو ناپسند کرتے تھے۔ جب پیشاب کرتے تو وضو کرتے تو اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرتے تھے۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ وہ انبیاء کے نام پر اپنی اولاد کا نام رکھنا ناپسند کرتے تھے۔
علی بن زید سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب اپنے کجاوے میں نفل نماز پڑھتے تھے۔

ابن مسیب کی چادر..... علی بن زید سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب (زار کے اندر) خرقہ باندھتے تھے۔
عمران سے مروی ہے کہ میں گن نہیں سکتا کہ سعید بن مسیب کے جسم پر کتنے ہرات کے کرتے دیکھے۔
وہ یہی سفید قیمتی چادریں استعمال کرتے تھے۔ عیدین میں عید الفطر و عید الفصحی میں ان کی حرارت آ جاتی۔
عمران بن عبد اللہ الحزومی سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب کسی سے جھگڑا نہیں کرتے تھے اگر کوئی انسان ان کی چادر مانگتا تو اس کی طرف پھینک دیتے تھے۔
قنادہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب سے کپڑے پر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بدعت ہے۔

ہاتھی دانت سے اجتناب..... غیمہ جا رہے سعید سے مروی ہے کہ سعید اپنی بیٹی کو (بنات العاج) ہاتھی دانت کی گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ البتہ ڈھول کی اجازت دیتے تھے۔
قنادہ سے مروی ہے کہ جب سعید بن مسیب کو پکارا گیا تو انہوں نے جواب دیا پھر پکارا تو پھر جواب دیا۔
بار پکارا تو انہوں نے قاصد کو ننگریاں ماریں۔
سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ اگر قسمیں نہ اٹھانی پڑیں تو مجھے کپڑے کی تجارت سے زیادہ کوئی تجارت پسند نہیں۔

عیب پوشی کی ہدایت..... عبد الرحمن بن حرمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ میں نے ایک شخص کو نشے میں پایا کیا اس کے متعلق آپ کی رائے میں مجھے یہ گنجائش ہے کہ سلطان تک اس کی شکایت پہنچاؤں۔ سعید نے انہیں جواب دیا کہ اگر تم اسے اپنی چادر میں چھپا سکو تو چھپاؤ۔
عمران بن عبد اللہ بن طلحہ الخزاعی سے مروی ہے کہ رمضان میں مسجد نبوی علیہ السلام میں شربت لایا جاتا کوئی شخص یہ خواہش نہیں کرتا تھا کہ وہ سعید بن مسیب کے پاس شربت لائے اور وہ اسے پییں اگر ان کے مکان سے شربت لایا جاتا تو وہ اسے پی لیتے اور اگر ان کے مکان سے کچھ نہیں لایا جاتا تو وہ نہیں پیتے تھے۔
سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ان سے ورم کے خرد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ فساد فی الارض (زمین کے اندر فساد ہے)۔

زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی کہ وہ چادر لپیٹ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب سجدے کا ارادہ کرتے تو اس کی گرہ کھول دیتے سجدہ کرتے پھر لوٹتے تو چادر لپیٹ لیتے۔

عبادت کا اصل مفہوم..... مالک بن انس سے مروی ہے کہ برومولائے ابن النمسیب نے سعید بن مسیب سے کہا کہ یہ لوگ جو کرتے ہیں اس سے بہتر آپ نے نہیں دیکھا سعید نے کہا کہ وہ لوگ کیا کرتے ہیں برو نے کہا کہ ان میں ایک آدمی ظہر پڑھ لیتا ہے پھر عصر تک اپنے دونوں پاؤں سیدھے کئے نماز پڑھتا رہتا ہے۔ سعید نے کہا کہ اے برو تم پر افسوس ہے یہ عبادت نہیں ہے تم جانتے ہو کہ عبادت کیا ہے صرف اللہ کے حکم میں غور کرنا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا عبادت ہے۔

ابن النمسیب کی ابن زبیر اور ابن مروان کے متعلق رائے..... حکم بن ابی اسحاق سے مروی ہے کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے اپنے مولیٰ سے کہا کہ خوف خدا کر کے مجھ سے جھوٹ نہ بولن جیسا کہ ابن عباس کے مولیٰ نے ابن عباس پر جھوٹ کہا۔ پھر میں نے اس غلام سے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ابو محمد کو ابن زبیر زیادہ پسند ہیں یا اہل شام؟ یہ بات سعید نے سن لی انہوں نے کہا کہ اے عراقی تمہیں ان دونوں میں سے کون زیادہ پسند ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے ابن زبیر اہل شام سے زیادہ پسند ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا میں ابھی تمہیں مضبوط نہ پکڑ لوں اور کہوں کہ یہ زبیری ہے اس نے کہا کہ آپ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے بتا دیا لہذا آپ مجھے بھی بتائیے کہ ان دونوں میں سے آپ کو کون زیادہ پسند ہے انہوں نے کہا کہ ہرگز نہیں میں نہیں پسند کرتا۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب بہ کثرت کہا کرتے تھے اللہم سلمہ سلمہ (اے اللہ محفوظ رکھ محفوظ رکھ)۔

ابن النمسیب کی عورت کے متعلق رائے..... سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ میں اسی سال کو پہنچ گیا میرے نزدیک عورتوں سے زیادہ کوئی چیز خوفناک نہیں ان کی مینائی قریب قریب جاتی رہی تھی۔

عمران بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے کہا کہ مجھے عورتوں کے خوف سے زیادہ اپنے نفس پر کسی کا خوف نہیں۔

لوگوں نے کہا کہ اے ابو محمد نہ آپ جیسا شخص عورتوں کی خواہش کرتا ہے اور نہ عورتیں اس کی خواہش کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم سے کہتا ہوں حالانکہ وہ بہت بوزھے تھے آنکھوں سے پانی بہتا تھا اور کم نظر آتا تھا۔

عبد اللہ بن یزید البہذلی سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب مدینہ منورہ میں ہمیشہ روزہ رکھتے تھے عیدیں اور (ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ عیال کی کمی و تو نگریوں میں سے ایک تو نگری ہے۔

ابن مسیب کی بددعا کا اثر..... علی بن زید سے مروی ہے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے کہا کہ اپنے قائم

(اونٹ کی نیس پکڑ کر چنے والے) سے کہو کہ وہ اس شخص کے چہرے اور جسم کو دیکھے وہ گیا تو دیکھا کہ کالا آدمی تھا واپس آیا تو کہا کہ میں نے ایک جھشی کا چہرہ دیکھا جس کا جسم سفید ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس شخص نے طلحہ وزیر علی کے گروہ کو گالی دی میں نے منع کیا نہ مانا تو میں نے بددعا کی اور کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تیرا منہ کالا کرے۔ اس کے منہ پر ایک پھوڑا نکلا اور چہرہ کالا ہو گیا۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ان سے درم کے خردے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ زمین میں فساد ہے۔

قرآن مجید کے بارے میں احتیاط..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ابن المسیب سے قرآن مجید کی تفسیر معلوم کی گئی تو سعید نے کہا کہ میں قرآن میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ مالک نے کہا کہ مجھے قاسم سے بھی اسی طرح کی روایت پہنچی ہے۔

ابن حرمہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب قیش کے ایک شخص سے ملے جن کے ہمراہ بارش کی رات میں چراغ تھا۔ انہوں نے ان کو سلام کیا اور کہا کہ اے ابو محمد آپ نے کس طرح رات کی کہا کہ الحمد للہ جب وہ شخص اپنے مکان پہنچا تو اندر چلا گیا اور کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ چراغ بھیجے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آپ کے چراغ کی ضرورت نہیں مجھے تمہارے نور سے اللہ کا نور زیادہ پسند ہے۔

قرآن مجید و مسجد کی تعظیم کے لئے ہدایت..... سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ تم لوگ (مصحف یعنی قرآن کو) مصحف (جھوٹا سا قرآن) مسجد کو مسجد (چھوٹی سے مسجد) ہرگز مت کہو اس کی تعظیم کرو جس کی اللہ نے تعظیم کی جس کی اللہ نے تعظیم کی وہ بزرگ و برتر ہے۔

ابن حرمہ سے مروی ہے کہ صبح کے قریب نکلا تو ایک نشہ والا پایا اسے ٹھینٹے ہوئے اپنے گھر لایا۔ سعید بن مسیب سے ملا اور کہا کہ اگر کوئی شخص کسی نشہ والے کو پائے تو کیا وہ اسے سلطان کے حوالے کر دے کہ وہ اس پر حد قائم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم اسے اپنی چادر میں چھپا سکو تو ایسا کرو۔

میں اپنے گھر میں واپس آیا اس شخص کو آفاقہ ہو گیا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے حیا محسوس کی اس سے کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی اگر کل، شام تم گرفتار کر لئے جاتے تو تمہیں ضرور حد لگائی جاتی اور تم لوگوں میں مثل مردے کے ہوتے اور تمہاری شہادت جائز نہیں ہوتی اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں کبھی اس کا اعادہ نہیں کروں گا ابن حرمہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ اب تک اس کا حال اچھا ہے۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح اپنے بھتیجے سے دو درہم (مہر) پر کیا۔

ابن مسیب کی بیٹی کا نکاح..... عمران بن عبد اللہ الخزومی سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے قریش کے ایک نوجوان سے اپنی بیٹی کی شادی کی شام ہوئی تو بیٹی سے کہا کہ اپنے کپڑے باندھ لو اور میرے ساتھ چلو انہوں نے کپڑے باندھ لئے پھر بیٹی سے کہا کہ دو رکعت نماز پڑھو اور خود بھی پڑھی پھر ان کے شوہر کو بلا بھیجا اور ان بیٹی کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ دیا اور کہا کہ انہیں لے جاؤ وہ انہیں اپنے مکان لے گئے۔

ان کی والدہ نے دیکھا تو کہا کہ یہ کون ہیں انہوں نے کہا کہ میرے بیوی سعید بن مسیب کی بیٹی جن کو انہوں نے میرے حوالے کر دیا والدہ نے کہا کہ میری صورت تم پر حرام ہے اگر تم اس وقت تک ان کے پاس گئے جب تک کہ میں ان کا بناؤ سنگارتہ کر لوں جو قریش کی عورتوں کا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ان کو اپنی والدہ کے سپرد کر دیا ماں نے ان کا سنگار کر دیا پھر شوہر نے ان سے زفاف کیا۔

ابن مسیب کا عمامہ اور چادر..... سعید بن نسطاس سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ سیاہ عمامہ باندھتے تھے اور اسے اپنے پیچھے چھوڑ دیتے تھے میں نے ان کے بدن پر تہ بند طیلسان (جو ایک لباس ہے) اور دو موزے دیکھے۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ان کے سر پر سفید عمامے کے ساتھ ایک باریک ٹوپی تھی عمامے میں سرخ دھاریاں تھیں اور عمامے کو اپنے پیچھے ایک ہالشت لٹکاتے تھے۔

عظیم بن نسطاس سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب پر سیاہ عمامہ دیکھا۔
عظیم سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ عید الفطر و عید النسخی میں سیاہ عمامہ باندھتے تھے اور اس پر سرخ چادر اوڑھتے تھے۔

عثمان بن عفان الخزومی سے مروی ہے کہ ہم نے سعید بن مسیب کے جسم پر سرخ چادر دیکھی۔
عبداللہ بن یزید الہذلی سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ اکثر نماز میں اپنی تہمند ڈھیلی کر دیتے تھے۔ اور بعض مرتبہ اسے باندھ لیتے تھے۔

ابن مسیب کا لباس..... خالد بن الیاس سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کے جسم پر ایک کرتہ دیکھا جو ان کی آدمی پنڈلیوں تک اور آستین ان کی انگلیوں کے کناروں سے نکلی ہوئی تھیں۔ کرتے پر ایک چادر تھی جو پانچ گز (۵ ہاتھ) اور ایک ہالشت کی تھی۔

اسماعیل بن عمران سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب طیلسان لباس پہنتے تھے جس کی گھنڈیاں ریشم کی تھیں۔
اسماعیل سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کے جسم پر ایک طیلسان دیکھا جس پر ریشم کی گھنڈیاں تھیں۔ میں نے کہا کہ آپ کے طیلسان کی گھنڈیاں تو ریشم کی ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کو مضبوط پایا۔
محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو سفید رنگ کے علاوہ اور کسی رنگ کا کپڑا پہنے نہیں دیکھا۔

سعید بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کے جسم پر گیر و رنگ کا کرتہ اور چادر دیکھی۔
سعید بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا تھا کہ پاجامہ پہنتے تھے میں نے سعید کے بالوں میں پٹے دیکھے جن میں وہ مانگ نکالتے تھے۔

عظیم بن نسطاس سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ عشاء کے وقت پاجامے اور چادر میں

آئے۔

اسحاق بن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو اس طرح دیکھا کہ ان کے جسم پر دوریشم کی چادریں گھیرورنگ کی تھیں اور ایک لالے کا کرتا جس کی آستینوں سے ان کے ہاتھ باہر رہتے تھے۔

عبادات و خصائل..... ابو معشر سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب پر خز (سوت ریشم ملا ہوا پہا) دیکھا۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) سجدے کا نشان نہ تھا۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ وہ بہت زیادہ اپنی مونچھیں نہیں اترواتے تھے (ہاں) اسے بہتر طریقے سے کترواتے تھے۔

محمد بن عمر سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب خضاب نہیں لگاتے تھے۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ اپنی ڈاڑھی زرد رنگتے تھے۔

ابو الفصن سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو سفید سر اور ڈاڑھی والا دیکھا

ربیعہ بن عثمان سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ ان پر بڑھاپے کی تبدیلی نہیں تھی۔

ابو المقدام ہشام بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ جو تیاں پہنے ہوئے نماز

پڑھتے تھے۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر سے جو کوئی ایسی بات پوچھی جاتی جو انہیں دشوار ہوتی تو وہ کہتے کہ سعید بن المسیب سے پوچھو کیونکہ وہ صالحین کی محبت میں جینھتے ہیں۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا کہ کتابوں سے ڈرتے تھے اس زمانے میں ہم لکھتے تھے تو سعید کے علم و رائے سے ہم بہت کچھ لکھ لیتے۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب جب کسی مدرسہ پر گزرتے گزرتے تھے تو بچوں کو دیکھ کر کہتے کہ ہمارے بعد یہی لوگ ہوں گے۔

ابن مسیب کا بیماری میں ادائیگی نماز کا اہتمام..... عبدالرحمن بن حرمہ سے مروی ہے کہ میں

نے سعید بن مسیب کو ان کی بیماری کے زمانے میں دیکھا کہ چٹ لیٹے نماز پڑھتے تھے اپنے سر سے سینے تک اشارہ کرتے اور سر تک کچھ نہیں اٹھاتے تھے۔ سعید نے کہا کہ جب مریض بیٹھنے پر قادر نہ ہو تو اشارہ کرے اور اپنے سر تک کچھ نہ اٹھائے۔

عبدالرحمن بن حرمہ سے مروی ہے کہ میں سعید بن مسیب کے پاس گیا جو سخت بیمار تھے۔ چٹ لیٹ کر اشارہ سے ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے انہیں قرآن مجید کی سورۃ الشمس صحیحی پڑھتے تھے۔

عبدالرحمن بن حرمہ سے مروی ہے کہ میں ایک جنازہ میں سعید بن مسیب کے ساتھ تھا ایک شخص نے کہا کہ

اس کیلئے استغفار کرو انہوں نے کہا کہ ان کا رجز خوان کیا کہتا ہے میں نے تو اپنے متعلقین کو منع کر دیا ہے کہ میرے ساتھ ان کا رجز خوان اور رجز پڑھے اور لوگ کہیں کہ سعید بن مسیب کی وفات ہو گئی۔ مجھے وہی کافی ہے جو میں اپنے پروردگار کے پاس لے جاؤں۔ میں نے اسے بھی منع کر دیا ہے کہ میرے ساتھ عود دان لے کر جائیں کیونکہ اگر میں پاک ہوں تو جو اللہ کے پاس ہے وہ میرے لئے ان کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

سعید بن مسیب سے (ایک دوسرے طریق سے بھی) اسی طرح مروی ہے۔

ابن مسیب کی وصیت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ جب میری وفات کا وقت آئے تو میں نے اپنے متعلقین کو تین باتوں کی وصیت کی ہے کہ میرے ساتھ رجز خوان نہ چلے نہ ہمراہ آگ ہو، اور تجہیز و تکفین میں جمدی کی جائے۔ کیونکہ اگر میرے پروردگار کے پاس میرے لئے خیر ہے تو وہ اس سے بہتر ہے جو تمہارے پاس ہے ابی حازم سے مروی ہے کہ ابن مسیب نے مرض الموت میں کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میری قبر پر نصب نہ کرنا مجھے سرخ چادر پر اٹھانا اور نہ میرے ساتھ آگ لے کر چلنا نہ کسی کو اطلاع کرنا مجھے وہی کافی ہے جو میرے پروردگار کے پاس مجھے پہنچا دے اور نہ ان کا رجز خوان میرے ساتھ ہو۔

ابن مسیب کے بستر کو قبلہ رخ کرنے کا واقعہ عبدالرحمن بن الحارث الخزومی سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب علیل ہوئے۔ بیماری بہت بڑھ گئی تو عبادت کے لئے نافع بن جبیر آئے ان پر بیہوشی طاری ہو گئی تو نافع بن جبیر بن مطعم نے کہا کہ ان کا بستر قبلہ کی رخ کر دو۔ جب افاقہ ہو گیا تو کہا کہ تمہیں کس نے حکم دیا کہ میرا بستر قبلہ کی طرف پلٹ دو۔ نافع بن جبیر نے تمہیں حکم دیا نافع نے کہا کہ جی ہاں سعید نے کہا کہ اگر میں قبلہ والی ملت پر نہ ہوا تو میرے بستر کو پھیرنا مفید نہ ہوگا۔

نافع بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب کے پاس گیا جو اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے میں نے ان کے بیٹے سے کہا کہ ان کا بستر پلٹ دو اور انہیں قبلہ رخ کر دو۔ سعید نے کہا کہ ایسا نہ کرو میں اسی پر پیدا ہوا اسی پر مروں گا اور انشاء اللہ اسی پر اٹھایا جاؤں گا۔

مغیر بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ سعید بن مسیب کے پاس گئے ان پر غشی طاری تھی۔ انہیں قبلہ رخ کر دیا گیا۔ جب افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ یہ کس نے کیا کیا میں مرد مسلم نہیں ہوں جہاں کہیں ہوں میرا رخ اللہ ہی کی طرف ہے۔

محمد بن سعید سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب وفات کے وقت سخت بیمار ہو گئے تو انہیں قبلہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ جب افاقہ ہوا تو پوچھا کہ میرا بستر کس نے پلٹا؟ قوم خاموش رہی۔ انہوں نے کہا کہ یہ فعل نافع بن جبیر کا ہے کیا میں اسلام پر نہیں ہوں جہاں کہیں ہوں؟

اعلان کرنے سے ممانعت زرعة بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ جس روز سعید بن مسیب کی وفات ہوئی میں ان کے پاس موجود تھا۔ کہتے تھے کہ اے زرعة میں تمہیں اپنے بیٹے محمد پر گواہ بناتا ہوں کہ وہ کسی کو میرا اطلاع نہ کریں۔ مجھے وہی چار آدمی کافی ہیں جو مجھے اٹھا کر رب تک لے جائیں اور نہ میرے ساتھ کوئی بلند آواز سے رونے

والی ہو جو میرے بارے میں وہ (صفات) بیان کرے جو مجھ میں نہیں ہیں۔
 ترکہ..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ جب سعید بن مسیب کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے چند دینار
 چھوڑے اور کہا کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ میں نے صرف اس لئے چھوڑے ہیں کہ میں ان کے ذریعے اپنا دین اور
 اپنا حسب و نسب محفوظ کروں۔

ابن مسیب کی وفات..... عبدالحکیم بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے مروی ہے کہ جس روز سعید بن مسیب کی
 وفات ہوئی میں ان کے پاس موجود تھا میں نے ان کی قبر کو دیکھا کہ ان کی قبر پر پانی چھڑکا گیا تھا۔
 عبدالحکیم بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب کی وفات مدینہ منورہ میں ۹۴ھ میں ولید
 بن عبد الملک کی خلافت کے زمانے میں ہوئی۔ وہ پچھتر سال کے تھے۔ جس سال سعید کی وفات ہوئی اس سال
 بکثرت فقہا نے انتقال کیا۔ اس وجہ سے اسے ستہ الفقہا کہا جاتا ہے۔
 لوگوں نے کہا کہ سعید بن مسیب جامع، ثقہ، کثیر الحدیث، یمین، یعنی مستقل مزاج یا قبل وثوق فقیہ مامون
 یعنی جن پر اعتماد تھا کہ جو کچھ فرمائیں گے صحیح فرمائیں گے متقی، عالی مرتبہ و بلند پایہ شخص تھے۔

عبد اللہ بن مطیع..... ابن الاسود بن حارث بن نسلہ بن عوف بن عبید بن عوٹج بن عدی بن کعب ان کی والدہ
 ام ہشام آمنہ بنت ابی لخیار تھیں۔ ابی لخیار کا نام عبد یاسیل بن عبد مناف بن عامر بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث
 تھا۔

اولاد کی تفصیل..... عبد اللہ بن مطیع کے ہاں اسحاق پیدا ہوئے جن کا کوئی پسماندہ نہ تھا۔ اور یعقوب دونوں
 کی والدہ ریطہ بنت عبد اللہ بن عبد اللہ بن المغیرہ ابن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔
 محمد و عمران ان کی والدہ ام عبد الملک بنت عبد اللہ بن خالد بن اسید ابن ابی العیص بن امیہ تھیں۔
 ابراہیم و بریہ کی والدہ ام ولد تھیں۔
 اسماعیل و زکریا کی والدہ ام ولد تھیں۔
 فاطمہ کی والدہ ام الحکیم بنت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب تھیں۔
 ام سمہ و ام ہشام ان کی والدہ دختر خراش بن امیہ بن ربیعہ بن الفضل بن منقذ ابن عقیف بن کلیب بن
 حبشہ بن خذامہ تھیں۔

بشیر ابن مطیع..... عبد اللہ بن مطیع رسول اکرم ﷺ کے دور میں پیدا ہوئے سقیاء اور ابواء کے درمیان ان کی
 زمینیں اور ایک کنواں تھا جو بشیر ابن مطیع کے نام سے مشہور تھا لوگ وہاں اترتے تھے۔

بیعت نہ کرنے والے کے بارے میں روایت..... امیہ بن محمد بن عبد اللہ بن مطیع سے مروی
 ہے کہ عبد اللہ بن مطیع نے فتنہ یزید بن معاویہ کے زمانے میں مدینہ سے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ عبد اللہ بن عمر نے سنا تو

ان کی جانب نکلے ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے میرے چچا کے بیٹے کہاں کا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں کو اطاعت کا عہد کبھی نہ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے چچا کے بیٹیا یہاں نہ کرنا کیونکہ میں شاید ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص اس حالت پر مر جائے کہ بیعت نہ کی ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

کنویں کا میٹھا ہونا..... ابی عون سے مروی ہے کہ جب حسین بن علی مکہ مکرمہ کا ارادہ کر کے مدینہ سے نکلے تو ابن مطیع پر گزرے وہ اپنا کنواں کھود رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کہاں قصد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مکہ کا ارادہ ہے۔ مزید بیان کہ وہاں جو ان کے شیعہ ہیں انہوں نے لکھا ہے (اور بلایا ہے) ابن مطیع نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اپنی ذات سے ہمیں مستفیذ کچھنے اور ان لوگوں کے پاس نہ جائیے۔ حسین نے انکار کیا لیکن ابن مطیع نے کہا کہ میں نے یہ کنواں کھودا آج ہی دن ہے کہ ڈول میں کچھ پانی نکلے گا۔ اگر اس میں ہمارے لئے اللہ سے برکت کی دعا کر دیتے (تو بہتر ہوتا) انہوں نے کہا کہ اس کا پانی لاؤ۔ ڈول میں اس کا پانی لایا گیا۔ انہوں نے اس سے کلی کی اور اسے کنویں میں ڈال دیا۔ وہ میٹھا ہو گیا۔ اور بہت پانی ہو گیا۔

حسین کو اپنے تخت پر بٹھانا..... عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حسین بن علی ابن مطیع کے پاس سے گزرے۔ وہ اپنے کنویں پر تھے جس کو انہوں نے کھودا تھا۔ حسین اپنی سواری سے اترے تو ابن مطیع نے اٹھا لیا اور اپنے تخت پر بٹھا دیا۔ پھر کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اپنے آپ کو ہمیں لوگوں میں رکھئے۔ کیونکہ اللہ کی قسم اگر وہ لوگ آپ کو قتل کر دیں گے تو یہ قوم ہم لوگوں کو ضرور غلام بنا لے گی۔

یزید کا لشکر کشی کرنا..... اسماعیل بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایام حرہ میں جب یزید بن معاویہ نے ارادہ کر لیا کہ مدینہ پر لشکر کشی کرے گا تو عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے اس سے ان لوگوں کے بارے میں گفتگو کی اور اسے ان لوگوں پر نرم کیا اور کہا کہ تو ان لوگوں کے سبب سے اپنے آپ ہی قتل کر لے گا۔

یزید نے کہا کہ میں پہلا لشکر بھیجوں گا اور حکم دوں گا کہ وہ مدینہ سے گزرتے ہوئے ابن الزبیر کی جانب جائیں کیونکہ انہوں نے ہمارے لئے جنگ قائم کی ہے۔ اہل لشکر مدینہ منورہ کو راستہ بنائیں مگر اہل مدینہ سے قتال نہ کریں، اگر اہل مدینہ فرمانبرداری کا اقرار کر لیں تو انہیں چھوڑ دیں اور ابن الزبیر کی طرف بڑھ جائیں اور اگر وہ لوگ اقرار سے انکار کریں تو ان سے قتال کریں۔

عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ میں اسے بہت بڑی گنجائش سمجھا اور قریش کے ان تینوں حضرات عبداللہ بن مطیع و ابراہیم بن نعیم النخام و عبدالرحمن بن عبداللہ ابن ربیعہ کو کہ اہل مدینہ نے اپنا معاملہ ان کے سپرد کر دیا تھا لکھ کر ان لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دی اور کہا کہ جو گزرے اس کا استقبال کرو۔ سلامت و امن غنیمت جانو اور اس کے لشکر کا مقابلہ نہ کرو بلکہ اپنے پاس سے گزر جانے دو تینوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ وہ لشکر کبھی ہمارے پاس داخل نہ ہونے پائے گا۔

سعید بن ابی ہند سے مروی ہے کہ اہل مدینہ نے ایام حرہ میں اپنا معاملہ عبداللہ بن مطیع کے سپرد کر دیا تھا وہی اس کے منتظم تھے۔

بے پایاں شہرت اسماعیل بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ قریش نے باہم رشک کیا کہ وہ اپنے میں سے کسی کو امیر بنائیں اس زمانے میں عبداللہ بن مطیع و ابراہیم بن نعیم و محمد بن ابی جہم و عبدالرحمن بن عبداللہ ابی ربیعہ تھے کہ عمر میں بھی اور شرف میں بھی بے پایاں شہرت رکھتے تھے۔

منبر پر تقریر اسحاق بن یحییٰ سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ جس نے عبداللہ بن مطیع کو اس وقت منبر پر دیکھا کہ یزید کے مخبر خثیم میں تھے اور لشکر ذی حشب میں انہوں نے منبر پر تقریر کی اور کہا کہ اے لوگو تم پر اللہ سے تقویٰ اور اس کے کام میں کوشش لازم ہے بزدلی اور آپس کی نزاع و اختلاف سے بچو موت کے لئے تیار رہو اللہ کی قسم نہ اس سے کوئی نقصان ہے نہ بھاگنے کی جگہ آدمی کا مقابلے پر بہ نیت ثواب قتل ہونا اس سے ضرور بہتر ہے کہ وہ پشت پھیرتے ہوئے قتل کیا جائے اور اس کی گردن پکڑی جائے یہ گمان نہ کرو کہ اس قوم کے پاس زندگی ہے یہذا ان کے لئے اپنی جانیں خرچ کرو کیونکہ وہ لوگ بھی موت کو ایسا ہی ناپسند کرتے ہیں جیسا کہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔

عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن مطیع سے کہا کہ یوم الحمرہ میں تم نے کیونکر نجات پائی حالانکہ تم نے اہل شام کا جو غلبہ دیکھا دیکھا وہ دیکھا عبداللہ نے کہا کہ ہم دیکھتے تھے کہ اگر وہ لوگ ایک مہینے قیام کریں تب بھی ہم میں سے کسی کو قتل نہ کر سکیں گے جب ہمارے ساتھ جو کیا گیا وہ کیا گیا۔ خدا نے انہیں ہم پر غالب کر دیا اور دُک بھگے تو مجھے حارث بن ہشام کا شعر یاد آیا۔

وہ علمت انی ان اقاتل واحدا
مجھے معلوم ہو گیا کہ اگر میں تنہا قتال کیا تو میں قتل کر دیا جاؤں گا
اقتل ولا یضر وعددی امشہدر
اور میرا موجود ہونا میرے دشمن کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔

یوم الحمرہ کے کچھ اقوال میں چھپ گیا اور ابن زبیر سے جاملہ میں مکمل طور پر تعجب کرتا تھا کہ ابن زبیر کے پاس وہ لوٹ تین مہینے تک کیوں نہیں پہنچے حالانکہ ان پر راستے بند کر دیئے تھے اور منجبتیق نصب کر دی تھی ان کے متعلق ان لوگوں نے مختلف عمل کئے تھے۔ ابن زبیر کے ساتھ اس وقت خوارج کے ایک گروہ اور ایک دوسری مختلف جماعت کے علاوہ کوئی دوسرا دفاع کرنے والا نہ تھا۔ یوم الحمرہ میں ہمارے ساتھ دو ہزار آدمی دفاع کرنے والے تھے مگر اہل شام کو ایک دن سے زیادہ نہ روک سکے۔

عیسیٰ بن طلحہ کہتے تھے کہ عبدالملک بن مروان نے عبداللہ بن مطیع کا ذکر کیا کہ یوم الحمرہ میں مسمم بن عقبہ سے بچ کر مکہ میں ابن زبیر سے مل گئے پھر عراق بھاگے۔ حالانکہ ہر سمت انہوں نے ہم پر بہت زیادتی کی ہے۔ لیکن میری رائے ان سے اور اپنی قوم کے دوسروں سے معاف کرنا ہے۔ ان لوگوں کے قتل سے (گویا) میں اپنے آپ کو

ہی قتل کروں گا۔

ابن زبیر کے اقدامات عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مطیع عبد اللہ بن زبیر کے تمام معاملات میں ان کے ساتھ تھے۔ جب ۶۳ھ سے لوٹے اور ۶۵ھ شروع ہو گیا تو اہل مکہ نے عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کر لی۔ سب سے ان سے بیعت کرنے والے عبد اللہ بن مطیع اور عبد اللہ بن صفوان اور حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور عبید بن عمیر تھے۔

تمام لوگ اور عبد اللہ بن مطیع کو کوفہ اور حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ کو گورنر بصرہ بنایا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ مختار نے ابن ابی عبیدہ سے عراق کی جانب عبد اللہ بن الزبیر سے بغاوت کرنے پر اصرار کیا۔ اس نے اسے اجازت دے دی۔ ابن الزبیر نے ابن مطیع کو ذہب آیا تو ابن مطیع کے پاس آمد و رفت شروع کی اس نے ابن زبیر کی خیر خواہی بیان کی مگر خفیہ طور پر ان کی برائی کے درپے ہوا۔ اور ابن الحنفیہ کی جانب دعوت بیعت دی لوگوں کو ابن مطیع کے خلاف برا بیختہ کیا اور ایک جماعت بنا کر روانہ ہوا۔ معاملہ اس قدر بڑھ گیا کہ اس کے لشکر نے ابن مطیع کے لشکر پر حملہ کر دیا اور لوگوں کو ہلاک کیا اور ابن مطیع بھاگ گئے۔

ابن مطیر ابن زبیر کے پاس محمد بن یعقوب بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ کوفے پر مختار کی نیت خراب ہو گئی تو اس نے ایاس بن المضارب العلجی کو جو ابن مطیع کے دشمن تھے اس کی جانب بھیجا۔ انہوں نے اس کو گرفتار کر لیا اور محل کو لائے راستے میں شیعہ اور موالی مل گئے ان لوگوں نے اسے چھڑا لیا اور ایاس بن المضارب قتل کر دئے گئے اور ان کے ساتھی بھاگ گئے۔

ابن مطیع نے راشد بن ایاس بن المضارب کو دشمن بنایا مختار نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو حشیہ کی ایک جماعت کے ساتھ ان کی طرف روانہ کیا اس نے انہیں قتل کر دیا اور راشد کا سر مختار کے پاس لایا پھر جب عبد اللہ بن مطیع نے دیکھا کہ تو انہوں نے اس شرط پر اپنی جان و مال پر امان طلب کی کہ وہ ابن زبیر کے پاس چلے جائیں گے مختار نے انہیں پناہ دے دی وہ ابن زبیر کے پاس چلے گئے۔

ام بکر بنت المسور سے مروی ہے کہ ابن مطیع امان لئے بغیر بھاگے مختار نے انہیں تلاش نہیں کیا اور کہا کہ میں تو ابن زبیر کا فرمانبردار ہوں ابن مطیع کیوں چلے گئے

عمر بن سعد کا قتل ریاح بن مسلم نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابن مطیع نے عمر بن سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ تم نے ہمدان اور رے کو اپنے چچا کے بیٹے کے قتل پر اختیار کر لیا۔ عمر نے کہا کہ وہ ایسے معاملات ہیں جن کا فیصلہ آسمان سے ہو چکا تھا۔ میں نے جنگ سے پہلے اپنے چچا کے بیٹے سے عذر کیا مگر انہوں نے نہ مانا تھا نہ مانا جب ابن مطیع نکلے اور مختار سے بھاگے تو مختار اپنے ساتھیوں کو عمر بن سعد کے مکان پر لے گیا اور انہیں ان کے مکان پر قتل کر دیا اور ان کے بیٹے کو بھی بہت برے طریقے سے قتل کیا۔

ابن مطیع سے متعلق شکایات عبد اللہ بن ابی فروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب ابن مطیع

کوفہ سے نکلے تو ان کے پیچھے مختار نے عبداللہ بن زبیر کے نام خط بھیجا جس میں اس نے ابن مطیع کی شکایت کی انہیں بزدل بنایا اور کہا کہ میں ابن زبیر کا فرمانبردار بن کر کوفہ آیا یہاں عبداللہ بن مطیع کو بنی معاویہ کے معاملے میں چشم پوشی کرنے والا پایا آپ کی بیعت کا بوجھ اپنی گردن پر لینے کے بعد مجھے اس کی گنجائش نہ تھی کہ میں انہیں اس حالت پر برقرار رکھتا وہ کوفہ سے چلے گئے اور میں اپنی جانب سے آپ کی فرمانبرداری پر ہوں۔

ابن مطیع ابن زبیر کے پاس آئے تو انہوں نے ان کو اس کے خلاف خبر دی کہ وہ ابن الحنفیہ کی بیعت کی دعوت دیتا ہے مگر ابن زبیر نے ان کی بات نہیں مانی اور مختار کو خط لکھا کہ میرے پاس بکثرت تمہارے خلاف یہ بیان کیا گیا کہ میں نے گمان کیا کہ تم اس سے بری ہو لیکن قلب کے لئے ضروری ہے کہ لوگ جو کچھ کہیں وہ اس میں واقع ہو جائے تم نے جب اپنی بہترین رائے کی طرف رجوع کیا تو ہم تم سے قبول کرتے ہیں اور تمہاری تصدیق کرتے ہیں ابن زبیر نے اسے کوفہ پر گورز مقرر کر دیا۔

لوگوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد عبداللہ بن مطیع کے میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مقیم رہے یہاں تک کہ ان کی وفات عبداللہ بن زبیر کے قتل سے کچھ پہلے ہوئی۔

عبدالرحمن بن مطیع..... ابن الاسود بن حارثہ بن نسلہ بن عوف بن عبید بن عوث بن عدی بن کعب ان کی والدہ ام کلثوم بنت معاویہ بن عروہ بن صحر بن یحمر بن نفاشہ بن عدی ابن الدیل بن بکر تھیں۔ عبدالرحمن بن مطیع کے ہاں ہشام پیدا ہوئے جن کا عورتوں کے علاوہ کوئی پس ماندہ نہ تھا۔ اور محمد اکبر و مطیع و عبدالملک و محمد اصغر ان سب کی والدہ ام سلمہ بنت مسعود بن الاسود بن حارثہ بن نسلہ تھیں۔ عبدالرحمن بن مطیع کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔

ان کے بھائی سلیمان بن مطیع..... ابن الاسود بن حارثہ بن نسلہ بن عوف بن عبید بن عوث بن عدی بن کعب ان کی والدہ ام ہشام آمنہ بنت ابی الخیار تھیں ابی الخیار کا نام عبدیاللیل بن عبد مناف بن عامر بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث تھا۔

اولاد سلیمان بن مطیع کے ہاں محمد پیدا ہوئے ان کی والدہ بنی نصر میں سے تھیں

قتل سلیمان بن مطیع یوم الجمل میں قتل ہوئے۔

عبدالرحمن بن سعید..... ابن یربوع بن عتکثہ بن عامر بن مخزوم ان کی والدہ ام عبیداروئی بنت عرک بن عمرو بن قیس بن سوید بن عمرو بنی عدس سے تھیں۔

عبدالرحمن بن سعید کے ہاں عثمان بن ابوبکر و سعید و عمر پیدا ہوئے ان کی والدہ ربیعہ بنت یزید بن عبداللہ

ابن عمرو بن حبیب بن عتاب بن رماح بن عیس میں سے تھیں۔

مختصر احوال..... عباس و خالد و یحییٰ ان کی والدہ ام الحکم بنت بلعہ بن زہیک بن معاویہ ابن الوحید بنی عامر کی تھیں۔

عکرمہ ان کی والدہ ام الفضل بنت عکرمہ بن ربیعہ بن ہلال میں سے تھیں۔
محمد جو ام ولد سے پیدا ہوئے تھے ام حکیم کی والدہ عاتکہ بنت سعد بن العاشی خزاعہ کے بنی المصطلق میں سے تھیں۔

عبدالرحمن کی کنیت ابو محمد تھی۔ ۱۰۹ھ میں ہجرت اسی سال وفات ہوئی۔ حدیث میں ثقہ تھے۔

عمر و بن عثمان ابن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ ام عمرو بنت جندب بن عمرو حمہ بن الحارث بن رفاعہ بن سعد بن ثعلبہ بن لوئی ابن عامر بن غنم بن ویمان بن منہب بن دوس تھیں۔

اولاد..... عمرو بن عثمان کے ہاں عثمان پیدا ہوئے جو لا ولد مر گئے اور خالد دونوں کی والدہ رملہ بنت معاویہ بن ابی سفیان بن امیہ تھیں۔

عبداللہ اکبر بن عمرو جو الممطر ف تھے انکی والدہ حفصہ بنت عبداللہ بن عمر بن خطاب تھیں۔
عثمان اصغر بن عمرو ان کی والدہ بنت عمارہ بن الحارث بن عوف بن ابی حارثہ بن مرہ بن شہہ بن غیظ بن مرہ تھیں۔

عمر بن عمر ومغیرہ ابو بکر وعبداللہ اصغر اور ولید کنی ام ولد سے تھے۔

عائشہ وام سعید ایک ام ولد سے تھیں۔

عمرہ نے اپنے والد اور اسامہ بن زید سے روایت کی ہے ثقہ تھے اور ان کی احادیث ہیں۔
 سعید المقبری سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے جن فرزند ان صحابہ کو سیاہی سے خضاب کرتے دیکھا ان میں سے عمرو بن عثمان بن عفان میں سے تھے۔

عمر بن عثمان..... ابن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ ام عمرو بنت جندب بن عمرو بن حمہ بن الحارث بن رفاعہ بن سعد بن ثعلبہ بن لوئی بن عامر بن غنم بن دہمان بن منہب بن دوس تھیں۔

مختصر احوال..... مر بن عثمان کے ہاں زید و عاصم ام ولد سے پیدا ہوئے۔

عمر بن عثمان نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے۔ ان سے زہری نے روایت کی ہے مدینہ منورہ میں ان کا مکان تھا۔ قلیل الحدیث تھے۔

ابان بن عثمان..... ابن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ ام عمرو بنت جندب بن عمرو بن حمہ بن الحارث بن رفاعہ بن سعد بن ثعلبہ بن لوئی بن عامر ابن غنم بن دیمان بن منسیب بن دوس تھیں۔
 ابان بن عثمان کے باپ سعید پیدا ہوئے جن سے ان کی کنیت تھی ان کی والدہ بنت عبد اللہ بن عامر بن کریم بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس تھیں۔
 عمرو و عبد الرحمن و ام سعید صغریٰ ام ولد سے تھیں۔

مدینہ منورہ کا گورنر بننا..... محمد بن عمر نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی کہ یحییٰ بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ عبد الملک بن مروان کی جانب سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے ان میں حماقت تھی عبد الملک کے پاس بطور وفد کے عبد الملک کی بغیر اجازت گئے۔ عبد الملک نے کہا کہ تمہیں میری اجازت کے بغیر میرے پاس کیا چیز لائی تم نے مدینہ پر کس کو عامل بنایا انہوں نے کہا کہ ابان بن عثمان بن عفان کو اس نے کہا کہ لامحالہ تم وہاں واپس نہ جاؤ عبد الملک بن مروان نے ابان بن عثمان بن عفان کو مدینے پر برقرار رکھا اور انہیں ان کی عمل داری کے متعلق لکھ دیا۔

وفات اور بعد میں آنے والے گورنر ابان نے عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ وقتضاء سے معزول کر دیا اور نوفل بن مساحق کو قاضی بنایا۔ ابان کی ولایت مدینے پر سات سال تک رہی اسی میں دو سال انہوں نے لوگوں کو حج کرایا۔ انہیں کی ولایت کے زمانے میں جابر بن عبد اللہ اور محمد ابن الحنفیہ کی وفات ہوئی۔ گورنر کی حیثیت سے ان دونوں پر نماز پڑھی۔ اس کے بعد عبد الملک بن مروان نے ابان کو مدینہ سے معزول کر دیا اور ہشام بن اسماعیل کو اس کا گورنر بنایا۔

برص کی بیماری..... خارجہ بن الحارث سے مروی ہے کہ ابان کے برص کی بیماری ہاتھ میں جس جگہ داغ تھے اسے رگلتے تھے چہرے کے داغ نہیں رگلتے تھے۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ان میں شدت سے بہرہ پن تھا۔

دیگر ظاہری علامتیں..... بلال بن ابی مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابان بن عثمان کی آنکھوں کے درمیان تھوڑا سا سجدے کا نشان دیکھا۔
 داؤد بن سنان مولائے عمر بن تیمم النخعی سے مروی ہے کہ میں نے ابان بن عثمان کو دیکھا کہ داڑھی زرد رگلتے تھے۔

داؤد بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے ابان بن عثمان کو دیکھا کہ سر اور ڈاڑھی مہندی سے زرد رگلتے تھے

ایک اہم وظیفہ..... حجاج بن فرافصہ نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں ابان بن عثمان کے پاس گیا ابان نے کہا کہ جس نے صبح کے وقت لا الہ الا اللہ العظیم سبحان اللہ العظیم و بحمدہ لا حولہ ولا قوۃ الا با کہا تو وہ اس روز ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ اس زمانے میں ابان جس روز میں اس میں مبتلا ہوا اس روز میں نے

اسے نہیں کہا تھا۔

وفات ... محمد بن عمر نے کہا کہ ابان اپنی وفات سے ایک سال قبل فالج میں مبتلا ہوئے کہا جاتا ہے کہ ابا کو مدینہ میں فالج کی شدت کی وجہ سے فالج ہوا وفات مدینہ میں یزید بن عبد الملک کے زمانے میں ہوئی ابان نے اپنے والد سے روایت کی ہے ثقہ تھے اور ان کی احادیث ہیں۔

سعید بن عثمان ... ابن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ابن عبد مناف ان کی والدہ فاطمہ کی والدہ اسماء بنت ابی جہل بن ہشام بن المغیرہ تھیں اور اسماء کی والدہ ارونی بنت ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔ اردی کی والدہ رقیہ بنت الحارث ابن عبید بن عمر بن مخزوم تھیں اور رقیہ کی والدہ رقیہ بنت اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تھیں رقیہ کی والدہ خالدہ بنت ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

اولاد ... سعید بن عثمان کے ہاں محمد پیدا ہوئے ان کی والدہ رملہ بنت ابی سفیان ابن حرب بن امیہ تھیں۔ وہ قلیل الحدیث تھے۔

حمید بن عبد الرحمن ابن عوف بن عبد عوف بن الحارث بن زہرہ بن کلاب ان کی والدہ ام کلثوم بن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی تھیں۔ اولاد سعید بن عثمان کے ہاں محمد پیدا ہوئے ان کی والدہ رملہ بنت ابی سفیان ابن حرب بن امیہ تھیں وہ قلیل الحدیث تھے۔

حمید بن عبد الرحمن ابن عوف بن عبد عوف بن الحارث بن زہرہ بن کلاب ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی تھیں
ام کلثوم کی والدہ اردی بنت کریم بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف ابن قصی اور اردی کی والدہ ام حکیم البیضاء بنت عبد المطلب بن ہاشم بن عبد ابن قصی تھیں۔ ام حکیم البیضاء کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم اور فاطمہ کی والدہ محرہ بنت عبد بن عمران بن مخزوم تھیں۔ محرہ کی والدہ ثمر بنت عبد بن قصی بن کلاب اور ثمر کی والدہ سلمیٰ بنت عامرہ بن عمیرہ بن ودیعہ بن الحارث بن فہر تھیں۔

اولاد کی تفصیل حمید بن عبد الرحمن کے ہاں ابراہیم پیدا ہوئے جن کا کوئی پس ماندہ نہ تھا اور مغیرہ و حبانہ کبریٰ و ام کلثوم ام حکیم ان سب کی والدہ جویریہ بنت ابی عمرو بن عدی بن علاج بن ابی سلمہ الثقی تھیں جو ان لوگوں کے حلیف تھے۔

عبد اللہ پیدا ہوئے ان کی والدہ قریبہ بنت محمد بن عبد اللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ ابن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔

عبداللہ اصغر و جلال و عونہ و حکیمہ صغریٰ و برکیہ ایک ام ولد سے تھیں۔

افطاری میں تاخیر سے متعلق ایک روایت..... عبدالملک ایک ام ولد سے تھے اور عبدالرحمن بن حمید دوسری ام ولد سے تھے۔

حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ میں نے رمضان میں عمرو عثمان کو دیکھا کہ رات کی تاریکی کو دیکھتے تو مغرب کی نماز پڑھتے اس کے بعد افطار کرتے۔
حمید بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ عمرو عثمان رمضان میں مغرب کی نماز پڑھتے انہوں نے ”میں نے دیکھا“ نہیں کہا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ان دونوں حدیثوں میں ہمارے نزدیک مالک کی حدیث زیادہ ثابت ہے۔
حمید نے عمر کو نہ دیکھا نہ ان سے کچھ سنا شاید انہوں نے عثمان سے سنا ہو اس لئے کہ وہ ان کے ماموں تھے وہ ان کے پاس اسی طرح آتے جاتے جس طرح ان کے چھوٹے بڑے لڑکے ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور معاویہ بن ابی سفیان اور ابو ہریرہ اور نعمان ابن بشیر سے روایت کی ہے اور ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ تھیں۔ ثقہ و عالم و کثیر الحدیث تھے۔

انتقال..... حمید بن عبدالرحمن کی وفات تہتر سال کی عمر میں ۹۵ھ میں مدینہ میں ہوئی۔

محمد بن سعد نے کہا کہ میں نے کسی کو بیان کرتے سنا کہ ان کی وفات ۱۰۵ھ میں ہوئی یہ غلط و خطا ہے اور ممکن نہیں کہ اس طرح ہونہ ان کی عمر کے حساب سے اور نہ ان کی روایات کے حساب سے ۹۵ھ زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

ابو سلمہ بن عبدالرحمن..... ابن عوف بن عبدعوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ بن کلاب ابو سلمہ ہی عبداللہ اصغر تھے ان کی والدہ تماضر بنت الاصم بن عمرو بن ثعلبہ بن الحارث بن حصن بن ضمضم بن عدی بن خباب بن ہبل قضاہ کی شاخ کلب میں سے تھیں وہ پہلی کلبیہ تھیں جن سے قرشی نے نکاح کیا۔

اولاد..... ابو سلمہ بن عبدالرحمن کے ہاں سلمہ پیدا ہوئے جن سے ان کی کنیت تھی اور تماضر پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

حسن و حسین و ابو بکر و عبد الجبار و عبدالعزیز و نائلہ و سالمہ ان سب کی والدہ ام حسن بنت سعد بن الاصم بن عمرو بن ثعلبہ بن الحارث بن حصن بن ضمضم بن عدی بن خباب کلب قضاہ میں سے تھیں۔
عبدالملک و ام کلثوم صغریٰ کی والدہ ام ولد تھیں۔

ام کلثوم کبریٰ جن سے بشیر بن مروان نے نکاح کیا اور ان سے ان کے ہاں اولاد ہوئی ام کلثوم کی والدہ ام عثمان بنت عبداللہ بن عوف تھیں۔

ام عبد اللہ و تماضر صغریٰ و اسماء ان کی والدہ بریہ بنت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مکمل بن عوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ تھیں۔

عمر بن ابی سلمہ جن کی والدہ کا نام ہمیں نہیں بتایا گیا۔

لوگوں نے بیان کیا کہ سعید بن العاص بن سعید بن العاص بن امیہ جب پہلی مرتبہ معاویہ کے گورنر ابی سفیان کی طرف سے قاضی مدینہ ہو کر آئے تو انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کو مدینہ کا قاضی بنایا سعید بن العاص معزول کر دئے گئے اور مروان دوبارہ مدینہ کا گورنر ہوا تو اس نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن کو قضاء سے معزول کر دیا اور ان کے بھائی مصعب بن عبد الرحمن بن عوف کو شحہ اور قضاء کا حاکم بنایا۔

محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب سے مروی ہے کہ بشیر بن مروان کی امارت کے زمانے میں ابوسلمہ بن عبد الرحمن ہم لوگوں کے پاس بصرہ آئے خوبصورت آدمی تھے چہرہ گویا ہر قلی دینا تھا۔

شعیبی سے مروی ہے کہ کوفے میں ابوسلمہ بن عبد الرحمن ہمارے پاس آئے میرے اور ابو بردہ کے درمیان چلنے لگے تو ہم نے ان سے کہا کہ تم نے اپنے شہر میں جن لوگوں کو چھوڑا ان میں سب سے زیادہ فقیہ کون ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص تم دونوں کے درمیان ہے۔

یونس بن یوسف سے مروی ہے کہ ابوسلمہ نے مقام حرج میں ایک بلی خریدی حالانکہ احرام کی حالت میں تھے۔ بعد کو اسے ذبح کر ڈالا سعید بن مسیب کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ وہ چھوٹے ہیں بڑے ان سے زیادہ فقیہ ہیں۔

خضاب لگانا..... ابی اسلمہ سے مروی ہے کہ وہ مہندی اور نیل کا خضاب اتا کرتے تھے کہ قائم رہتا تھا (یعنی بال سفید نہیں ہونے دیتے تھے)۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ وہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن کو اپنے سر اور ڈانگی میں مہندی کا خضاب لگاتے دیکھتے تھے۔

ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن کو سیاہی سے خضاب کرتے دیکھا۔

معن بن عیسیٰ نے دوبارہ اسی حدیث کو اسی سند سے بیان کیا کہ انہوں نے ابوسلمہ کو دسے کا خضاب کرتے دیکھا ان کا نام عبد اللہ تھے۔

سعید بن ابراہیم سے مروی ہے کہ ابوسلمہ دسے کا خضاب کرتے تھے۔

محمد بن عمرو سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوسلمہ پر زرد رنگ کے خز (سوت ریشم ملے ہوئے کپڑے) کی چادر دیکھی۔

حضرت حسان کی شاعری کے متعلق..... ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں نے حسان

بن ثابت کو ابو ہریرہ کو گواہ بناتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اے حسان رسول ﷺ

کو جواب دوائے اللہ روح القدس سے ان کی تائید کر ابو ہریرہ نے کہا کہ ہاں۔

حدیث میں مرتبہ..... محمد بن عمر نے کہا کہ ابوسلمہ نے اپنے والد (عبدالرحمن بن عوف) اور زید بن ثابت اور ابی قتادہ اور جابر بن عبد اللہ ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ ابن عمرو اور ابن عباس اور عائشہ اور ام سلمہ سے روایت کی ہے۔ ثقہ اور فقیہ و کثیر الحدیث تھے۔

وفات..... ابوسلمہ کی وفات بہتر سال کی عمر میں ولید بن عبد الملک کی خلافت کے دور ۹۴ھ میں ہوئی۔ یہ ان لوگوں کے قول سے زیادہ ثابت ہے جو کہتے ہیں کہ ان کی وفات ۱۰۴ھ میں ہوئی۔

مصعب بن عبد الرحمن..... ابن عوف بن عبد عوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ کنیت ابو زرارہ تھی ان کی والدہ ام حریث بہرا کے قیدیوں میں سے اور قضاعہ کے قبیلے میں سے تھیں۔

اولاد کی تفصیل..... مصعب بن عبد الرحمن کے ہاں زرارہ پیدا ہوئے جن سے ان کی کنیت تھی اور عبد الرحمن ان دونوں کی والدہ لیلی بنت الاسود بن عوف ابن عبد عوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ تھیں۔
مصعب بن مصعب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

ام الفضل ان کی والدہ ام سعید بنت الحارث بن عمرو تھیں۔

فاطمہ و ام عون دونوں کی والدہ ام کلثوم بنت عبید اللہ بن شہاب بن عبد اللہ ابن الحارث بن زہرہ تھیں۔

مدینہ منورہ کا گورنر بننا..... لوگوں نے بیان کیا کہ جب مروان بن حکم خلافت معاویہ کے زمانے میں دوبارہ مدینے کا گورنر ہوا تو اس نے مصعب بن عبد الرحمن کو شہنشاہ اور مدینہ کا قاضی بنایا جو مشکوک ہوتے وہ ان پر سخت تھ مدینے کے گورنری قاضی کا انتخاب کرتے اور انہیں مقرر کرتے۔

عمر و کا گھیراؤ..... عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ مصعب بن عبد الرحمن بن عوف عبد اللہ ابن زہیر سے مل گئے اور انہی کے ساتھ رہے۔ عمرو بن زہیر جب عبد اللہ بن زہیر سے جنگ کے ارادے سے مکہ آئے تو عبد اللہ بن زہیر نے مصعب بن عبد الرحمن کو ایک جماعت کے ساتھ ان کی جانب روانہ کیا ان کے ساتھی ان سے جدا ہو گئے اور عمرو گرفتار ہو گئے یہ اس لئے ہوا کہ عمرو بھاگ کر ابن علقمہ کے مکان میں گھس گئے اسے بند کر لیا تو مصعب بن عبد الرحمن نے اسے گھیر لیا۔

شرجیل بن ابی عقون نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے حصین ابن نمیر کی جنگ میں لوگوں کو اس حالت میں دیکھا کہ مسور نے وہ ہتھیار نکالے تھے جنہیں وہ مدینے سے لائے تھے ہم لوگ اس طرح قتال کر رہے تھے کہ مسور پر ان کے ہتھیار تھے اور مصعب بن عبد الرحمن لوگوں کو بہت سختی سے پشت کی طرف بڑھا رہے تھے۔

مطلوبہ کامیابی..... ابن نمیر کے ساتھیوں نے حملہ کر کے ہمیں دھکیل دیا تو مسور نے مصعب بن عبد الرحمن سے کہا کہ اے میرے ماموں کے بیٹے کیا تم اس غلبے کو نہیں دیکھتے جو ان لوگوں نے ہم پر حاصل کیا ہے؟ پوچھا اے ابو عبد الرحمن تمہاری کیا رائے ہے جواب دیا کہ ہم لوگ رہائش گاہ میں چھپیں تو شاید اللہ ہمیں ان پر فتح دے اپنے ساتھ منتخب بہادروں کو لے لو۔

مصعب سو خوارج کے ساتھ ان لوگوں کے لئے کمین گاہ میں چھپے صبح کے وقت روانہ ہوئے ان لوگوں نے وہ کامیابی حاصل کی جو وہ لوگ حاصل کیا کرتے تھے۔ مصعب نے اپنے ساتھیوں سے ان کو گھیر لیا۔ ان میں سوائے ایک شخص کے جو بھاگ گیا تھا اور کوئی نہ بچا یہ خبر مسور کے پاس آئی تو وہ اس سے خوش ہوئے۔

مصعب کے لئے دعا..... ابی عون سے مروی ہے کہ میں مسور کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے اس سے زائد صفوان کے متعلق نہ معلوم ہوا جو کہتے تھے کہ اے ابو عبد الرحمن اس قوم کے ساتھ جو ہم پر غالب تھے، مصعب نے پوچھا کہ کیا اس نے ہمیں خوش کر دیا مسور نے کہا کہ وہ سب کے سردار ہیں اے اللہ مصعب کو ہمارے لئے زندہ رکھ کیونکہ وہ ہمارے ساتھیوں میں سب سے زیادہ کافی اور سب سے زیادہ ہمارے دشمن ہلاک کرنے والے ہیں۔ پھر مسور نے کہا کہ وہ ویسے ہی ہیں۔

ابن سعد ہ کا زخمی ہونا..... یحییٰ بن عباد نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے حسین بن نمیر کی جنگ میں ایک روز اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ ابن نمیر نے ہماری جانب سے بہت سے ہتھیار والا لشکر تیار کیا جس میں عبد اللہ بن سعد الفزاری بھی تھا۔ ان لوگوں نے بہت بری اور نہایت خراب طریقے کی بات ہم سے حاصل کی۔ میں نے والد کو ان لوگوں پر غضبناک دیکھا انہوں نے کہا کہ جنگ میں یہ کون سا طریقہ ہے یہ تو عورتوں کا فعل ہے مصعب سے کہا کہ اے ابو زرارہ ہم لوگوں کے ساتھ حملہ کرو۔ مصعب نے اس طرح حملہ کیا گویا وہ حملہ آور اونٹ ہیں والد نے بھی حملہ کیا اور میں بھی ساتھ ہو گیا ایک جماعت ہمارا ارادہ کر کے آرہی تھی۔ میں نے تلواروں کو دیکھا کہ تھوڑی ر کے رہیں آدمیوں کی کھوپڑیاں اور ان کے ہاتھ گویا گلو یوں کے فکڑے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ عبد اللہ بن سعد ہ کے قریب پہنچ گئے مصعب نے اسے ایسی کاری ضرب ماری کہ تلوار اس کی زرہ کاٹ کر اس کی ران تک پہنچ گئی ابن ابی ذراع نے اسے دوسری طرف سے تلوار ماری انہوں نے اس کے دوسرے مقام کو زخمی کر دیا۔

مجھے معلوم نہیں ہوا کہ ہم لوگوں نے اس کے بعد اسے اپنی جانب نکلتے دیکھا وہ زخمی ہو کر اپنے لشکر میں مقیم رہا یہاں تک کہ زخمی لوگ واپسی کے لئے پلٹے۔

مصعب کی ایک خصوصیت..... شریل بن ابی عون نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم اوروں کے قتل کئے ہوئے لوگوں سے مصعب بن عبد الرحمن کے قتل کئے ہوئے لوگوں کو پہچان لیتے تھے یہ امتیاز مصعب کے جست و خیز سے قائم ہو جاتا تھا (جو بحالت مقابلہ ان سے نمایاں ہو جاتا) میں نے اس مقام کو دیکھا کہ جہاں اس روز ابن

مسعدۃ الفزاری کھڑا جنگ کر رہا تھا۔ جب لوگ واپس ہوئے تو میں نے اہل شام کے مقتولین کو شمار کیا چودہ مقتول پائے۔ ان میں سات سو مصعب بن عبد الرحمن نے قتل کیا تھا جس کو ہم جستونیز سے پہچان لیتے تھے۔ یہ ان کا اچھلنا کو دنا تھا۔

ابن نمیر کے ساتھیوں کا طریقہ..... مسلمہ بن عبد اللہ بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابن زبیر اور ان کے ساتھیوں نے حصین بن نمیر کے ساتھیوں میں بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا لیکن جیسے ہی ان کا کوئی مقتول موتا تھا وہ دفن کر دیا جاتا تھا کوئی مقتول نہ نظر آتا تھا۔
راوی کہتے تھے کہ جس روز غلبہ ابن زبیر کو ہوا مصعب بن عبد الرحمن نکلے پانچ آدمیوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا واپس آئے تو اس طرح تلوار خمیدہ تھی کہ بنے لگے۔

انا النور وھا بیضا ونصدرھا

ہم تلواروں کو سفید لے جاتے ہیں اور سرخ واپس لاتے ہیں

حمر افیھا انحنابعد تقویم

جن میں راستی کے بعد کجی پیدا ہو جاتی ہے۔

والد نے کہا کہ مصعب کی ایک ہی ضرب ایسی ہوتی تھی کہ مضروب کے خاندان میں یتیمی پیدا کر دیتی تھی (یعنی جسے گنتی تھی قتل کر دیتی تھی)۔

مسور اور مصعب کا انتقال..... شرجیل بن ابی عون نے والد سے روایت کی کہ جب مسور کے رخسار اور ان کی بانیں کنپٹی پر پتھر لگا تو ان پر غشی طاری ہو گئی ہم نے انہیں اٹھایا۔ ابن زبیر کو خبر ہوئی تو وہ بھی ہمارے پاس دوڑے ہوئے آئے اور ان کے اٹھانے والوں میں ہو گئے۔ مصعب بن عبد الرحمن بن عوف اور عبید بن عمیر نے بھی ہمیں پالیا۔ مسور مر گئے تو ان لوگوں نے ان کا انتقام کیا اور انہیں دفن کیا اس کے تھوڑے ہی زمانے کے بعد مصعب بن عبد الرحمن کی وفات ہو گئی اور وہ حصین بن نمیر اب تک کے میں ہی تھے۔

ابن زبیر کا بیعت کے لئے دعوت دینا..... مسور بن مخرمہ اور مصعب بن عبد الرحمن کی وفات ہو گئی تو ابن زبیر نے اپنے لئے دعوت (بیعت ظاہر کی لوگوں نے ان سے بیعت کر لی اس سے قبل وہ لوگوں کو سمجھاتے تھے کہ خلافت لوگوں کے مشورے سے ہوگی۔ مسور و مصعب کی وفات سے قبل انکا اشعار لا حکم الا اللہ (سوائے اللہ کے کسی کی حکومت نہیں) تھا۔

مصعب بن عبد الرحمن کی وفات ۶۴ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوئی ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

طلحہ بن عبد اللہ ابن عوف بن عبد عوف بن عبد بن الحارث بن زبیرہ ان لی والدہ فاطمہ بنت مطیع بن الاسود

بن حارثہ بن نھلہ بن عوف بن عبید بن عوف بن عدی بن کعب تھیں

اولاد کی تفصیل..... طلحہ بن عبد اللہ کے ہاں محمد پیدا ہوئے جن سے ان کی کنیت تھی اور عاتکہ اور طیبہ ان سب کی والدہ ام حسن بنت ابی امیلہ حارث بن عباس بن جابر بن عمرو ابن حبیب بن عمرو بن شیبان بن المحارب بن فہر تھیں ابراہیم ان کی والدہ ام ابراہیم بنت المسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہر تھیں ام ابراہیم کی والدہ جویریہ بنت عبد الرحمن بن عوف تھیں۔
ام عبد اللہ ان کی والدہ امتہ بنت المسور بن مخرمہ تھیں۔
ابراہیم و ام ابراہیم لہیا و ریحہ ان سب کی والدہ ہند بنت عبد الرحمن ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔

عبد اللہ ان کی والدہ فاختہ بنت کلیب بن جزئی بن معاویہ بن خثاجہ بن عمرو بن غنبل تھیں۔
عمران کی والدہ ام ولد تھیں اور ایک بیٹی تھیں جن سے مروان بن محمد بن الحکم نے اپنی خلافت سے پہلے نکاح کیا تھا۔ وہ انہیں کے پاس وفات پا گئیں۔
طلحہ بن عبد اللہ بن عوف والی مدینہ تھے سعید بن مسیب جب ان کا ذکر کرتے تھے تو کہتے تھے کہ ہر اکوئی گورنران جیسا نہ ہوا بڑے سخی و کریم تھے۔

فرزوق کے لئے انعام..... فرزوق شاعر مدینے میں آیا اس نے ان کی اور دوسرے قریش کی تعریف کی پہلے طلحہ سے ملاقات کی تو انہوں نے اسے ایک ہزار دینار دیئے پھر وہ دوسروں کے پاس آیا لوگ پوچھنے لگے کہ طلحہ نے اسے کتنا دیا کہا گیا کہ ایک ہزار وہ لوگ بھی اس سے کم دینا پسند نہ کرتے تھے فرزوق کی زبان پر وہ اعتراض کرتے تھے اور اسے برداشت کرتے جو اسے طلحہ نے دیا تھا کہا جاتا تھا کہ طلحہ نے لوگوں کو مصیبت میں ڈال دیا۔

سخاوت..... طلحہ کی یہ حالت تھی کہ جب انکے پاس مال ہوتا تو اپنے دونوں دروازے کھول دیتے تھے احباب و اغیار انہیں کھیر لیتے تھے۔ سب کو کھلاتے انعام دیتے اور سواری عطا کرتے جب ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو اپنے دروازے بند کر لیتے تھے ان کے پاس کوئی نہ آتا۔
بعض لوگوں نے کہا کہ دنیا میں آپ کے احباب سے زیادہ کوئی برا نہ ہوگا جب آپ کے پاس کچھ ہوتا ہے تو وہ لوگ آتے ہیں جب کچھ نہیں ہوتا تو نہیں آتے انہوں نے کہا کہ دنیا میں ان سے بہتر کوئی نہیں۔ اگر یہ لوگ ہمارے پاس تنگی کے وقت آتے تو ہم ارادہ کرتے کہ ان کے لئے تکلیف برداشت کریں جب وہ لوگ ہمارے پاس کچھ آنے تک رہے تو یہ ان کی نیکی و احسان ہے۔

حدیث میں مرتبہ طلحہ نے اپنے چچا عبد الرحمن بن عوف اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے انا ہے ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

وفات۔ ۶۹ھ میں عمر بہتر سال مدینے میں ان کی وفات ہوئی۔

موسیٰ بن طلحہ..... ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ان کی والدہ خولہ بنت القعقاع بن معید بن زرارہ بن عدس بن زید بن تمیم میں سے تھیں۔

قعقاع کو ان کی سخاوت کی وجہ سے ”تیار الفرات“ (دریائے فرات کا جاری کرنے والا) کہا جاتا تھا۔

اولاد..... موسیٰ بن طلحہ کے ہاں عیسیٰ و محمد پیدا ہوئے یہی محمد اس زمانے میں کوفے کے امیر تھے جب لوگ ابی فدیہ خارجی کی جانب گئے تھے اور انہیں (محمد) کے لئے عبید اللہ بن ثعلبہ الجہلی نے کہا تھا

نباری ابن موسیٰ یا ابن موسیٰ ولم تکن

اے محمد بن موسیٰ تم (عمر) بن موسیٰ (بن عبید اللہ بن معمر) سے دوڑ کرتے ہو

یداک جمیعاً تعد لان لہ یداک

حالانکہ تم اے دونوں ہاتھ مل کر بھی اس کے ایک ہاتھ کے برابر نہیں ہیں

ابراہیم بن موسیٰ و عائشہ جن سے عبدالملک بن مروان نے نکاح کیا اس سے ان کے ہاں بکار پیدا ہوئے پھر ان سے علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب نے نکاح کیا اور قریبہ بنت موسیٰ ان سب کی والدہ ام حکیم بنت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق تھیں۔

عمران بن موسیٰ کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام جیدہ تھا انہیں عمران کے بارے میں ایک شاعر کہتا ہے۔

ان یک یا جناح علی دین

اے جناح اگر مجھ پر کچھ قرض ہے تو عمران بن موسیٰ بھی قرض لیتے ہیں

لعمران بن موسیٰ یستدین

یعنی ان کے قرض لینے کے بعد میرا مقروض ہونا تعجب نہیں۔

مختار کے آنے پر رد عمل..... خالد بن زبیر سے مروی ہے کہ کذاب مختار بن عبید کو نہ آیا تو معزز بن بھاگ

کر ہمارے پاس بصرہ آئے ان میں موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ بھی تھے لوگ ان کے زمانے میں سمجھتے تھے کہ وہی مہدی ہیں اور انہیں گھیر لیا میں بھی انہی میں سے تھا۔

موسیٰ بن طلحہ بہت دیر تک خاموش رہے بہت کم بولنے والے تھے بہت غم و فکر کرنے والے بوڑھے تھے انہی دنوں میں سے کسی دن انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ایسا فتنہ ہے جس کی انتہا ہے تو مجھے فلاں و فلاں چیز کے ہونے سے زیادہ پسند تھا۔

ہرج نامی فتنہ..... انہوں نے اسے بہت خطرناک بتایا ایک شخص نے پوچھا کہ اے ابو محمد وہ کیا چیز ہے جس

سے آپ ڈرتے ہیں اور جو فتنہ سے بھی زیادہ شدید ہے انہوں نے کہا کہ میں ”ہرج“ سے ڈرتا ہوں ہرج کیا ہے ہرج یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ بیان کرتے تھے کہ قیامت سے پہلے اس طور پر قتل ہوگا کہ لوگ کسی امام پر

متفق نہ ہوں گے حتیٰ کہ ان پر قیامت قائم ہو جائے گی۔ ہرج ایسا ہی ہے اللہ کی قسم اگر وہ یہی ہے تو مجھے پسند ہے کہ میں کسی پہاڑی کی چوٹی پر ہوتا کہ نہ تمہاری آواز سنتا اور نہ تمہارے بعد کسی داعی کو لبیک کہتا یہاں تک کہ میرے پاس میرے رب کا داعی آ جاتا۔

اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے پھر کہا کہ اللہ عمر بن عمر یا ابو عبد الرحمن پر رحمت کرے اللہ کی قسم میں خیال کرتا ہوں کہ وہ اپنے اسی عہد پر ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان سے لیا تھا کہ نہ فتنے میں مبتلا ہوئے اور نہ ان میں کوئی تبدیلی آئی اللہ کی قسم انہیں اپنے پہلے ہی فتنے میں نہ نکال سکے۔

راوی نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ اپنے والد پر ان کے قتل کے بارے میں اعتراض کرنے والے ہیں۔

وفات..... لوگوں نے کہا کہ موسیٰ بن طلحہ نے کوفہ کی طرف منتقل ہو کر وہیں رہائش اختیار کر لی ۱۰۳ھ میں وفات ہوئی صقر بن عبد اللہ المزنی نے ان پر نماز پڑھی جو عمر بن ہبیرہ کی طرف سے کوفہ کے عامل تھے فضل بن دکین نے کہا کہ ان کی وفات ۱۰۳ھ میں ہوئی۔

عبادات و خصائل..... عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے مروی ہے کہ میں نے موسیٰ کو سیاہی خضاب کرتے دیکھا۔

اسحاق بن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے عیسیٰ و موسیٰ فرزند ان طلحہ کی آستینوں کو دیکھا کہ چار انگلی یا ایک بالشت ان کی انگلیوں سے بڑھ جاتی تھیں۔

عیسیٰ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کے سر پر خز (سوت ریشم ملے ہوئے کپڑے) کی ٹوپی دیکھی۔

ابن زبیر الاسدی سے مروی ہے کہ موسیٰ بن طلحہ نے اپنے دانت سونے سے باندھے تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے اپنی طرف والوں کو اور ان کے اہل بیعت کو ان کی کنیت ابو موسیٰ بیان کرتے دیکھا ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

عیسیٰ بن طلحہ۔۔۔ ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن قحیم بن مرہ ان کی والدہ سعدی بنت عوف بن خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ المری تھیں۔

اولاد..... عیسیٰ بن طلحہ کے ہاں یحییٰ پیدا ہوئے جن کی والدہ عائشہ بنت جویریہ بن عبد اللہ الجبلی تھیں۔

محمد بن عیسیٰ جن کی والدہ ام ضعیب بنت اسماء بن خارجہ بن حصن بن حذیفہ بن عبد بنی فزارہ میں سے تھیں۔

عیسیٰ بن عیسیٰ جن کی والدہ ام عیسیٰ بنت عیاض بن نوفل بن عدی بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تھیں۔

وفات۔۔۔ عیسیٰ کی وفات عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے زمانے میں ہوئی۔

حدیث میں مرتبہ۔۔۔ ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

یحییٰ بن طلحہ..... ابن عبید اللہ جن کی والدہ ام عیسیٰ بنت عیاض بن نوفل بن عدی بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ ابن خارجہ بن شان بن ابی حارثہ المری تھیں۔

یحییٰ بن طلحہ کے ہاں طلحہ پیدا ہوئے جن کی والدہ ام ابان وام اناس بنت ابی موسیٰ الاشعری تھیں یحییٰ بن طلحہ کے اخیانی بھائی عبداللہ بن اسحاق بن طلحہ تھے۔

اولاد..... ان کے ہاں اسحاق بن یحییٰ پیدا ہوئے جن کی والدہ حسنہ بنت زبار بن الابر دقبیلہ کلب کے مصاد بن عدی بن اوس بن جابر بن کعب بن علیم میں سے تھیں۔

سلمہ بن یحییٰ اور عیسیٰ اور سالم اور بلال جن کی حنین الکثانی نے مدح کی ہے۔

بلال بن یحییٰ غرة لا خفابہا

بلال بن یحییٰ پہلی رات کے چاند ہیں جس میں کوئی پوشیدگی نہیں

لکل اناس غرة و هلال

پہلی رات کا چاند سب کے لئے ہے

اور مجمع بن یحییٰ و سلمہ وام محمد یہ سب مختلف ام ولد سے تھے۔

ام حکیم و سعدی جن سے سلیمان بن عبدالملک بن مروان نے نکاح کیا اور وہ بغیر اولاد ہوئے مرگئیں۔ اور

فاطمہ ان سب کی والدہ اور سودہ بنت عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام بن المغیرہ الحزومی تھیں۔

یعقوب بن طلحہ ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ان کی والدہ ام ابان بنت

عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

یعقوب بن طلحہ کے ہاں یوسف پیدا ہوئے جن کی والدہ ام حمید بنت عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن

المغیرہ الحزومی تھیں ام حمید کی والدہ ام کلثوم بنت ابی بکر الصدیق تھیں۔

اولاد..... طلحہ ان کی والدہ ام الحلاس بنت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ بن المغیرہ تھیں۔

اسماعیل و اسحاق دونوں اپنے والد کی زندگی ہی میں لا ولد مر گئے اور ابو بکر قینوں کی والدہ جعدہ بنت

الاشعث بن قیس الکندی تھیں۔

ان کے قتل پر اشعار..... یعقوب بنی و کریم تھے یوم الحمرہ ذی الحجہ ۶۳ھ میں لشکر یزید کے ہاتھوں قتل ہوئے
ان کے قتل اور اہل حرہ کی مصیبت کی خبر کو فہ میں الکروں بن زید الطائی لائے۔ اسی واقعہ کے متعلق عبداللہ بن الزبیر
الاسدی نے مندرجہ ذیل شعر کہے

لعمری لقد جاء الکروس کاظما
میری جان کی قسم الکروس اس خبر پر صبر کرتے ہوئے
علی خبر للمسلمین و جمیع
جو مسلمانوں کے لئے دردناک ہے
حدیث انانی عن لوی بن غالب
لوئی بن غالب کی جانب سے میرے پاس
نمارقات لیل التمام و مرعی
ایسی خبر آئی کہ تمام رات میرے آنسو نہ تھے
یخبر ان لم یبق الا ارا مل
جو یہ خبر دیتے ہیں کہ سوائے یوگان کے
ولاوم قد سال کل مربع
اور سوائے اس خون کے جو ہر سیلاب گاہ میں بہا ہے کوئی نہ بچا
قروم تلاقیت من قریش نانهلک
سرداران قریش نے مقابلہ کیا
باصہب من ماء السمام نقیع
اور انہیں زہروں کا سرخ ٹھنڈا پانی پلایا گیا
+ فکم حول سلحمن عجور مصابہ
کوہ سلح کے گرد کتنی ہی بوڑھیاں تھیں جو مصیبت زدہ تھیں
واہیض فیاض البیدین صریغ
اور کتنے ہی ہاتھوں کے فیاض گورے آدمی (مقتول) چپت پڑے تھے۔
طلوع ثنایا البعد سام بطرفہ
جو بزرگیوں کی گھاٹیوں پر ظاہر ہونے والے
قبیل تلاقہم اشم منیع
اور اپنے خاندان کی وجہ سے بلند تھے جوان لوگوں کے مقابلے سے کچھ پہلے محفوظ سردار تھے۔
وذی سہ لم یبق للشمس قبلہا
ایسے مہر سیدہ کے قتب کے لئے ان کی (روشنی) کے سامنے کچھ باقی نہ رہا۔

رذی صغرة غض العظام رضيع
ایسے خرد سال جن کی ہڈیاں بھی نرم تھیں اور دودھ پیتے بچے تھے۔

شباب کيعقوب بن طلحة اقضرت
يعقوب بن طلحة جیسے جوانوں کے

مناذله من رومته و بقیع
رومہ اور بقیع کے مکانات ویران ہو گئے۔

نوالله ما هذا بعيش فيشتهي
واللہ نہ تو یہ عیش خوشگوار ہے جس کی خواہش کی جائے

هنيئى و لاموت يربيع سريع
اور نہ فوراً آنے والی موت ہے جو راحت دے

ذکر یا بن طلحہ..... ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیمم ان کی والدہ ام کلثوم بنت ابی بکر
الصديق تھیں۔ ام کلثوم کی والدہ حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر بنی الحارث بن الخزرج کے انصار میں سے تھیں
اولاد..... ذکر یا بن طلحہ کے ہاں یحییٰ و عبید اللہ پیدا ہوئے دونوں کی والدہ عیطل بنت خالد بن مالک بن اجمش بن
گوزین موالہ بن ہمام بن عنب بن القین بن مالک بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد تھے۔
ام اسماعیل و ام یحییٰ ان کی والدہ ام اسحاق بنت جبلة بن الحارث کندہ میں سے تھیں ام ہارون جن کی والدہ ام
ولد تھیں۔

اسحاق بن طلحہ۔۔۔ ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیمم ان کی والدہ ام ابان بنت عتبہ بن
ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

اولاد..... اسحاق بن طلحہ کے ہاں عبد اللہ ابو بکر جولا ولد مرگے اور عبید اللہ پیدا ہوئے ان سب کی والدہ ام اناس
بنت ابی موسیٰ الاشعری تھیں۔
مصعب ایک ام ولد سے تھے معاویہ ایک ام ولد سے یعقوب ایک دوسری ام ولد سے اور حفصہ و ام اسحاق
دونوں ایک ام ولد سے تھیں۔

عمران بن طلحہ... ابن عبید بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیمم ان کی والدہ حمہ بنت جحش بن راب بنی
اسد بن خزیمہ میں سے تھیں۔

اولاد... عمران بن طلحہ کے ہاں عبد اللہ و اسحاق و محمد و حمید پیدا ہوئے جنکی والدہ دختر اوفیٰ بن الحارث بن عوف بن

ابی حارثہ تھیں۔ ان کی اولاد کی بھی اولاد تھی جو سب مر گئے عمران کی اولاد میں کوئی زندہ نہ رہا۔

محمد بن سعد... ابن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب ان کی والدہ ماریہ بنت قیس بن معدی بن کرب بن ابی الکسیم بن السمط بن امری القیس بن عمرو بن معاویہ کندہ میں سے تھیں۔

اولاد..... محمد بن سعد کے ہاں اسماعیل و ابراہیم و عبد اللہ کہ دونوں اولاد مر گئے اور ام عبد اللہ و عائشہ مختلف ام ولد سے پیدا ہوئیں۔

مختصر احوال... سعد بن سعد نے عثمان سے سنا ہے ثقہ تھے ان کی احادیث ہیں مگر بہت نہیں ہیں انہوں نے عبد الرحمن بن محمد بن الاعصی کے ہمراہ خروج کیا جنگ دیر الحجام میں موجود تھے۔
قتل..... لوگ حجاج بن یوسف کے پاس لائے تو اس نے انہیں قتل کر دیا۔

ابو بکر بن حصن بن عمر بن سعد سے مروی ہے کہ محمد بن سعد کی کنیت ابو القاسم تھی۔

عامر بن سعد..... ابن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب ان کی والدہ ام عامر تھیں جن کا نام مکیہ بنت عمرو بن کعب بن عمرو بن ذرعمہ بن بہر اتحادہ قضاعہ میں سے تھیں۔

اولاد..... عامر بن سعد کے ہاں داؤد و یعقوب و عبد اللہ پیدا ہوئے موخر الذکر دونوں کے پس ماندہ نہ تھے اور ام اسحاق و حفصہ و حمیدہ و ام ہشام و ام علی ان سب کی والدہ ام عبید اللہ بنت عبد اللہ بن موہب بن رباح بن مالک بن غنم بن ناجیہ اشعرین میں سے تھیں عبد اللہ بن موہب بن زہرہ کے حلیف تھے۔

وفات..... محمد بن عمر نے کہا کہ عامر بن سعد کی وفات ۱۰۴ھ میں ہوئی دوسری روایت میں ہے کہ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ولید بن عبد الملک کی خلافت میں ہوئی

حدیث میں مرتبہ..... وہ کثیر الحدیث تھے۔

عمر بن سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ ان کی والدہ ماریہ بنت قیس بن معدی بن کرب بن ابی الکسیم بن السمط بن امری القیس کندہ میں سے تھیں

اولاد..... عمر بن سعد کے ہاں حفص و حفصہ پیدا ہوئیں۔ جن کی والدہ ام حفص تھیں ان کا نام مریم بنت عامر بن ابی وقاص تھا۔

عبداللہ اکبر جن کی والدہ ام ولد تھیں ان کا نام سلمیٰ تھا۔

عبدالرحمن اصغر و ام عمرو ان دونوں کی والدہ ام یحییٰ بنت عبداللہ بن معدی بن کرب بن قیس بن معدی بن کرب کندہ میں سے تھیں۔

حمزہ و عبدالرحمن و محمد و مغیرہ جن کا کوئی پس ماندہ نہ تھا اور حمزہ و اصغر ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔

محمد اصغر و مغیرہ اور عبداللہ مختلف ام ولد سے تھے۔

عبداللہ اصغر ان کی والدہ کندہ میں سے تھیں۔

ام یحییٰ و ام سلمہ و ام کلثوم و حمیدہ و حفصہ صفریٰ ام صغیرہ و ام عبداللہ مختلف ام ولد سے تھیں۔

گورنر بننا اور حسین سے مقابلہ..... عمر بن سعد کو فے میں تھے عبید اللہ بن زیاد نے رے و ہمدان کا انہیں عامل بنایا تھا ان کے ساتھ ایک لشکر بھیجا حسین بن علی عراق آئے تو عبید اللہ بن زیاد نے عمر بن سعد کو ان کی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ ان کے ساتھ اپنے لشکر کے چار ہزار آدمی بھیجے ان سے کہا کہ اگر حسین میرے پاس نہیں اور اپنا ہاتھ بیعت کے لئے میرے ہاتھ پر رکھ دیں تو خیر ورنہ تم ان سے قتال کرنا۔

عمر نے انکار کیا ابن زیاد نے دھمکی دی کہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو تمہیں خدمت سے معزول کر دوں گا اور تمہارا کان براہوں گا۔ انہوں نے حسین کی جانب روانگی قبول کر لی ان سے قتال کیا یہاں تک کہ حسین قتل کر دئے گئے۔ ابن عبید کو فے پر غالب ہوا تو اس نے عمر بن سعد اور ان کے بیٹے حفصہ کو قتل کر دیا۔

عمر بن سعد ابن ابی وقاص بن ابیہ بن عبد مناف بن زہرہ ان کی والدہ سلمیٰ بنت غصہ بن ثقف بن ربیعہ بن تیمہ بن ت بن ثعلبہ بن عکابہ ربیعہ میں سے تھیں۔

قتل ی الحجۃ ۶۳ھ میں یوم الاحرہ میں قتل کر دئے گئے۔

عمر بن سعد ابن ابی وقاص بن ابیہ بن عبد مناف بن زہرہ ان کی والدہ سلمیٰ بنت غصہ بن ثقف بن ربیعہ بن تیمہ بن ت بن ثعلبہ بن عکابہ ربیعہ میں سے تھیں۔

قتل ی الحجۃ ۶۳ھ یوم الاحرہ میں قتل کر دئے گئے۔

مصعب بن سعد ابن ابی وقاص بن ابیہ بن عبد مناف بن زہرہ ان کی والدہ خولہ بنت عمرو بن اس بن سامہ بن غزیہ بن معبد بن سعد بن زبیر بن تیمہ اللہ بن اسامہ بن مالک بن بکر بن حبیب بن عمرو بن ثعلبہ بن حائل تھیں۔

اسمہ چودہ سال کے تھے کہ انہوں نے طلاق دے دی۔ رسول اکرم ﷺ فرمانے لگے کہ کم خوراک یا نازک پاکیزہ عورت کس کو بتاؤں جو اس سے نکاح کرے گا اس کا خسر میں ہوں گا۔

رسول اللہ ﷺ نعیم کی جانب اشارہ فرمانے لگے نعیم نے کہا کہ شاید آپ کی مراد مجھ سے ہے فرمایا کہ ہاں نعیم نے ان سے نکاح کر لیا اس سے ابراہیم بن نعیم پیدا ہوئے۔

اولاد..... ابراہیم بن نعیم کے ہاں محمد پیدا ہوئے جن کی والدہ دختر عباس بن سعید قبیلہ نمرالا زد میں سے تھیں۔ زید بن عبد اللہ و عبید اللہ و ابو بکر امہات اولاد سے تھے۔

ان کی ایک اور بیٹی تھیں جن کی والدہ رقیہ بنت عمر بن خطاب تھیں۔ رقیہ کی والدہ ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب تھیں اور ام کلثوم کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

یوم حرہ میں حالات..... یوم حرہ میں ابراہیم بن نعیم بھی یک سرگروہ تھے اسی روز ذی الحجہ ۶۳ھ میں قتل کر دئے گئے۔ سرف بن عقبہ کے ہمراہ مروان بن حکم ان پر گزرا وہ اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ پر رکھے ہوئے تھے۔ مروان نے کہا کہ تم نے موت کے بعد بھی اس کی ایسے حفاظت کی جیسی حیات میں کی تھی۔ سرف نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو انہیں جنتی ہی سمجھتا ہوں مگر تمہاری یہ رائے اہل شام نہ سن لیں کہ انہیں فرمانبرداری سے نہ روک دے۔ مروان نے کہا کہ لوگوں نے (دین کو) متغیر کر دیا اور بدل دیا تھا۔

محمد بن ابی الجہم... بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عوث بن عدی بن کعب ان کی والدہ خولہ بنت القعقاع بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن تیمم کی تھیں۔

اولاد... محمد بن ابی الجہم کے ہاں عبید اللہ و حذیفہ و سلیمان و ام خالد و ام جہم و مریم و عبد الرحمن مختلف امہات اولاد سے پیدا ہوئے۔

قتل۔ محمد بن ابی الجہم یوم حرہ میں ایک سرگروہ تھے اور اسی روز ذی الحجہ ۶۳ھ میں قتل کئے گئے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ... ابن ابی ربیعہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ان کی والدہ لیلیٰ بنت عطار و بن حاجب بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن تیمم میں سے تھیں۔

اولاد..... عبد الرحمن بن عبد اللہ کے ہاں عمرو پیدا ہوئے جن کی والدہ ام بشیر بنت ابی مسعود تھیں۔ ابو مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن جدارہ بن عوف بن الحارث خزرج کے تھے۔ ان کے اخائی بھائی زید بن حسن بن علی بن طالب تھے۔

عثمان بن عبد الرحمن و ابراہیم و موسیٰ و ام حمید و ام عثمان ان کی والدہ ام کلثوم بنت ابی بکر صدیق تھیں۔ ام

کثوم کی والدہ حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر بنی الحارث بن الخزرج میں سے تھیں۔
ابوبکر و محمد کی والدہ فاطمہ بنت الولید بن عبد شمس بن المغیرہ تھیں۔ فاطمہ کی والدہ اسماء بنت ابی جہل بن ہشام تھیں۔

عبداللہ و ام جمیل ام ولد سے تھے

وفات عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بھی یوم الحمرہ میں ایک سر لشکر تھے وہ بچے تھے اس روز قتل نہیں ہوئے ان کی وفات اس کے بعد ہوئی۔

عبدالرحمن بن حویطب ابن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن ابن لوئی ان کی والدہ انیسہ بنت حفص بن الاحف بنی عامر بن لوئی کی تھیں۔

اولاد عبدالرحمن بن حویطب کے ہاں عبداللہ پیدا ہوئے جن کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید اللہ ہوئے ان دونوں کی والدہ ام عتبہ بنت عبدالرحمن بن معاویہ ابن عامر عبدالقیس کی تھیں
محمد بن عبدالرحمن و عاتکہ دونوں کی والدہ ام حبیبہ بنت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بنی عدی بن کعب میں سے تھیں۔

قتل عبدالرحمن بن حویطب یوم الحمرہ میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں قتل ہوئے۔

ابوسفیان بن حویطب ابن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی ان کی والدہ آمنہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ تھیں۔ آمنہ کی والدہ صفیاء بنت ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔

اولاد ابوسفیان بن حویطب کے ہاں عبدالرحمن پیدا ہوئے جن کی والدہ امتہ الرحمن بنت عمرو بن علقمہ بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی تھیں۔

عطاء بن یسار رسول اللہ ﷺ کی زوجہ میمونہ بنت الحارث الہلایہ کے مولیٰ تھے۔

غیر خاندان میں نکاح کرنے سے انکار عثیم بن نسطاس سے مروی ہے کہ ایک عرب نے عطاء بن یسار کی لڑکی کا پیام دیا تو عطاء نے ان سے کہا کہ نہ تو ہم تمہاری شرافت و نسب کا انکار کرتے ہیں اور نہ تمہارے مرتبہ کا لیکن ہم اپنے ہی جیسوں سے نکاح کریں گے تم اپنے خاندان میں نکاح کرو۔

عثیم نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب کو اس کی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ عطاء نے جو چاہا اچھا چاہا۔
عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ وہ اور ان کے لوگ ہاتھ میں لائیں لے کر رات کو پیدل چلا کرتے تھے۔

حدیث میں مرتبہ..... عطاء بن یسار نے کعب و عبد اللہ بن مسعود و خوات بن جبیر و ابو یوب ال انصاری و ابو وقدر الیشی و ابو رافع و عبد اللہ بن سلام و زید بن خالد الجہنی و ابو ہریرہ و ابو سعید الخدری و ابن عمر و عائشہ و میمونہ و ابو عبد اللہ الضاہجی سے سنا ہے البتہ مالک بن انس نے کہا کہ عطاء بن یسار نے عبد اللہ الضاہجی سے روایت کی ہے وہ ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

وفات..... اسامہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عطاء کی وفات ہجر چوراسی سال ۱۰۳ھ میں ہوئی۔

محمد بن عمر کے علاوہ دیگر لوگوں سے مروی ہے کہ عطاء کی وفات ۹۳ھ میں ہوئی مگر اس میں اشتباہ ہے ان کی کنیت ابو محمد تھی۔

ان کے بھائی سلیمان بن یسار رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ میمونہ بنت الحارث الہذلیہ کے مولیٰ تھے اور کہا جاتا ہے کہ خود سلیمان ان کے مکاتب تھے۔

حضرت عائشہ سے ملاقات..... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے عائشہ سے ملنے کی اجازت چاہی انہوں نے میری آواز پہچان لی تو کہا کہ کیا تم سلیمان ہو عرض کی کہ جی ہاں سلیمان ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تم نے وہ بدل کتابت ادا کر دیا جس کا اقرار کیا تھا؟ عرض کی کہ جی ہاں صرف تھوڑا سا رہ گیا ہے فرمایا کہ اند آؤ بدل کتابت میں سے تم پر کچھ باقی رہے تو تم مملوک (غلام) ہی ہو۔

حسن بن محمد بن علی سے مروی ہے کہ سلیمان بن یسار سعید بن مسیب سے زیادہ فہیم تھے۔

مونچھیں زیادہ کم کرنا..... عبد اللہ بن یزید الہذلی سے مروی ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار کو دیکھا کہ اپنی مونچھیں اتنی چھوٹی کراتے کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا انہیں مونڈ دیا ہے۔

زہری سے مروی ہے کہ ابو عبد الرحمن کو زید بن ثابت سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ سلیمان بن یسار تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے اپنے اصحاب میں اس معاملے میں اختلاف نہیں دیکھا کہ سلیمان کی کنیت ابو تراب تھی۔ بنی عدیلہ میں رہتے تھے۔ عمر بن عبد العزیز کی جانب سے جو اس زمانے میں ولید بن عبد الملک کی طرف سے والی مدینہ تھے بازار مدینہ کے والی تھے۔

حدیث میں مرتبہ..... سلیمان نے زید بن ثابت و ابی وقدر الیشی و ابی ہریرہ و ابن عمر و عبد اللہ و عبد اللہ فرزند ان عباس و عائشہ و ام سلمہ و میمونہ و عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے ثقہ و بزرگ و بلند مرتبہ فقیہ و کثیر الحدیث تھے۔

وفات سلیمان بن یسار کی وفات ہجرت ہتر سال ۷۵ھ میں ہوئی۔ محمد بن عمر کے علاوہ دیگر لوگوں سے مروی ہے کہ سلیمان کی وفات ۱۰۳ھ میں یزید بن عبد الملک کی خلافت میں ہوئی۔

ان دونوں کے بھائی عبد اللہ بن یسار..... نبی کریم ﷺ کی زوجہ میمونہ بنت الحارث الہدالیہ کے مولیٰ تھے۔ ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

ان تینوں کے بھائی عبد الملک بن یسار۔ وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی ان سے بھی روایت کی گئی ہے یہ چار بھائی تھے سب سے روایت کی گئی ہے عبد الملک قلیل الحدیث تھے۔

فرافصہ بن عمیر ابن شیبان بن سعید بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حذیفہ الجہیم بن علی بن بکر بن وائل ربیعہ میں سے قریش کے حلیف تھے انہوں نے عثمان بن عفان سے روایت کی ہے۔

قبیصہ بن ذویب..... ابن طلحہ بن عمیر بن کلیب بن اصرم بن عبد اللہ بن قمر بن حبشہ بن سلول بن کعب ابن عمرو جو خزاعہ میں سے تھے کنیت ابو اسحاق تھی انہوں نے عثمان بن عفان سے سنا مدینہ میں کوچہ نقاشین میں کھجور والوں کے ہاں مکان تھا ملک شام میں منتقل ہو گئے تھے۔

عبد الملک بن مروان کے نزدیک سب سے زیادہ ذی اثر تھے اس کی مہر پر مامور تھے ذاک انہی کے سپرد تھی۔ خطوط آتے تو وہ پڑھ کر اس کو عبد الملک کے پاس پہنچاتے اور خط کے مضمون کی انہیں اطلاع دیتے۔

ان کے والد کی وفات..... قبیصہ کی وفات ۸۶ھ میں عبد الملک بن مروان کے دور خلافت میں ہوئی ان کے والد صحابی تھے خود وہ بھی ثقہ و مامون و کثیر الحدیث تھے۔

ابن غطفان بن طریف..... المری جو بنی معصم وہمان بن عوف بن سعد بن ذبیان میں سے تھے ابو غطفان عثمان کے ساتھ ہو گئے تھے اور ان کے کاتب تھے۔ مروان کے بھی کاتب تھے اور قلیل الحدیث تھے۔ مدینہ میں عمر بن عبد العزیز کے مکان کے پاس الشدیہ میں ان کا مکان تھا۔ ابو بکر بن محمد سے مروی ہے کہ ابو غطفان بن طریف مروان کے کاتب تھے۔

ابو مرہ..... عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ تھے۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ تھے لیکن عقیل کے ساتھ رہنے سے ان کی ولایت کی طرف منسوب کر دئے گئے پرانے شیخ تھے انہوں نے عثمان بن عفان والی ہریہ والی واقعہ اللیشی سے روایت کی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

جعفر بن عبد اللہ..... ابن عسینہ، عسینہ عبد اللہ کی والدہ تھیں جو ابو مالک حارث ارت الازدی بن

المطلب ابن عبد مناف بن قصی کی دختر تھیں۔ بنی مطلب کے وہ حلیف تھے جعفر بن عبد اللہ ذی الحجۃ ۶۳ھ میں یوم الحرة میں قتل کر دیئے گئے۔

عبداللہ بن عتبہ..... ابن غزوہ ابن جابر بن نسیب بن وہیب بن زید بن مالک بن عبد عوف بن الحارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر، عبداللہ بن عتبہ ذی الحجۃ ۶۳ھ میں یوم الحرة میں قتل کر دیئے گئے۔

ولید بن ابی ولید..... مولائے عثمان بن عفان جنہوں نے عثمان بن عفان سے سنا۔

دوسرا طبقہ

تابعین اہل مدینہ جنہوں نے اسامہ و ابن عمرو و جابر و حدری و رافع و ابن

عمرو ابی ہریرہ و سلمہ و ابن عباس و عائشہ و سلمہ و میمونہ سے روایت کی

عروہ بن الزبیر..... ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق تھیں۔

اولاد..... عروہ بن الزبیر کے ہاں عبداللہ و عمرو و اسودام کلثوم و عائشہ و ام عمر پیدا ہوئیں۔ ان کی والدہ فاخہ بنت الاسود بن ابی البختری بن ہاشم بن الحارث ابن اسد عبد العزیٰ تھیں۔

یحییٰ بن عروہ و محمد و عثمان و ابو بکر و عائشہ و خدیجہ ان سب کی والدہ ام یحییٰ بنت الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔

ہشام بن عروہ و صفیہ ام ولد سے تھے۔

عبید اللہ بن عروہ ان کی والدہ اسماء بنت سلمہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد بنی مخزوم کی تھیں۔

مصعب بن عروہ و ام یحییٰ ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام واصلہ تھا۔

اسماء بنت عروہ ان کی والدہ سودہ بنت عبداللہ بن عمر بن خطاب تھیں سودہ کی والدہ صفیہ بنت ابی عبید بن مسعود اشقی تھیں۔

جنگ جمل سے واپسی کی وجہ..... ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جنگ جمل سے میں

اور ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اس لئے واپس کر دیئے گئے کہ ہم دونوں کو لوگوں نے بچہ سمجھا تھا۔

روایات و حدیث میں مرتبہ..... محمد بن عمرو نے کہا کہ عروہ نے اپنے والد اور زید بن ثابت و اسامہ بن زید و عبد اللہ بن الارقم و ابی ایوب و نعمان بن بشیر و ابی معاویہ و عبد اللہ بن عمرو و عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن زبیر و مسور بن مخرمہ و عائشہ و مروان بن حکم و زینب بنت ابی سلمہ و عبد الرحمن بن عبد بن القاری و بشیر بن ابی مسعود الانصاری و زبید بن صلت و یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب و جہان مولائے المسلمین سے روایت کی ثقہ و بشیر الحدیث و مامون و برتر و مستقل (ثبت) تھے۔

کتابوں کو جلانا..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ یوم الحمرہ میں میرے والد نے اپنی فقہ کی کتابیں جلادیں اس کے بعد وہ کہا کرتے تھے کچھ ان کتابوں کا اپنے پاس ہونا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میرے پاس میرے اہل و مال کے برابر ہو۔

عبادت و خصائل..... محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ اپنی مونچھیں اچھی طرح نہیں کترواتے تھے البتہ ان کا کچھ حصہ اچھی طرح لے لیتے تھے۔
ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ اے میرے بیٹو مجھ سے پوچھو کیونکہ میں اس حالت میں چھوڑ دیا گیا ہوں گویا عنقریب مجھے بھلا دیا جائے گا جب میں (پہلے کی) حدیث کی تحقیق کرتا ہوں تو آج کی حدیث اس سے صاف ہو جاتی ہے۔

لباس..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ ان کے والد روزانہ غسل کرتے تھے۔

اسحاق بن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے عروہ کو زرد چادر اوڑھتے دیکھا۔
ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کی شال (یعنی سر پر اوڑھنے کا رد مال) برگ دینار سے (زرد) رنگا جاتا تھا اور سب سے آخری کپڑا جو انہوں نے پہنا وہ ان کے لئے برگ دینار میں زرد رنگا گیا تھا ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ میں نے عروہ کے جسم پر خز کی چادر دیکھی۔
ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ عروہ گرمی میں سندس (ریشم) کی قبا پہنتے تھے جس کا استر حریر (ریشم) کا تھا محمد بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے عروہ کے جسم پر خز (غیر خالص ریشم) کی خاکی رنگ کی یا اسی قسم کی چادر دیکھی۔

عیسیٰ بن حفص سے مروی ہے کہ میں نے عروہ کے بدن پر خز کا جبہ دیکھا۔
محمد بن عمر سے مروی ہے کہ عروہ قریب سیاحی کے خضاب لگاتے تھے مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ اس میں دسمہ شامل کرتے تھے کہ نہیں۔

عبادات..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے درپے روزے رکھتے تھے۔

ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ ان کے والد سوائے عید الفطر و عید الفصحی کے ہمیشہ روزہ رکھتے تھے ان کی وفات بھی روزے کی حالت میں ہوئی۔

ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ عروہ کے ساتھ سفر کرتے روزے بھی رکھتے اور ترک بھی کرتے تھے مگر وہ نہ ہمیں روزے کا حکم دیتے اور نہ خود ترک کرتے تھے۔

ابوالمقدام ہشام بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے عروہ کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اکلہ کی بیماری سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ عروہ کے پاؤں میں (اکلہ) کی بیماری تھی انہوں نے اپنا پاؤں کاٹ ڈالا تھا۔

علم۔۔۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ مجھ سے عروہ حدیث بیان کرتے پھر عمرہ حدیث بیان کرتیں جس سے حدیث عروہ کی تصدیق ہوتی۔ جب میں نے عمرہ کی گہرائی کا اندازہ کیا تو معلوم ہوا کہ عروہ بحرنا پید کن رہیں۔

خط لکھنے کا طریقہ..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ عروہ سلام ملیک اما بعد لکھنا پسند کرتے تھے جب تک کہ اس کے ساتھ یہ نہ ملائیں کہ فانی احمد الیک الاذی لا الہ الاہو میں تم سے اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

عشاء کے بعد کا معمول..... عبد اللہ بن حسن سے مروی ہے کہ علی بن حسین بن علی بن ابی طالب اور عروہ بن الزبیر عشاء کے بعد مسجد رسول اللہ ﷺ کے آخری حصے میں رات کو بیٹھا کرتے تھے میں بھی ساتھ بیٹھتا تھا۔ بنی امیہ مظالم اور ان کا ساتھ دینے کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ علی و عروہ وغیرہ ہمارے کو بدل نہیں سکتے۔ دونوں حجرات نے اس عذاب الہی کا ذکر کیا جس کا خوف تھا کہ ان لوگوں پر عذاب ہو گا۔ عروہ نے علی سے کہا کہ اے علی جو شخص ظلم کرنے والوں سے الگ رہے اور اللہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کے کربوت سے وہ ناخوش ہے تو خ ﷺ اہ ان سے میل جول کیوں نہ رکھتا ہو مگر ان لوگوں پر عذاب الہی کی سورت میں امید ہے کہ محفوظ رہے گا۔ عروہ نے (وہاں سے) نکل کر وادی عقیق میں رہائش اختیار کی۔ عبد اللہ نے کہا کہ میں وہاں سے سولیعہ چلا گیا

انتقال..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ مجھے والد نے وصیت کی کہ مجھ پر حنوط (عطر میت) نہ چھڑکنا۔

عبد الحکیم بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر کی وفات الفرع کے نواح میں اپنی مجاہ کی زمینداری میں ہوئی اور وہیں جمعہ کے روز ۹۳ھ میں دفن کئے گئے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ اس سال کو فقہاء کی کثرت وفات کی وجہ سے ستہ الفقہاء کہا جاتا ہے ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی مدینے میں انکا بہت بڑا مکان تھا۔

منذر بن الزبیر .. ابن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر الصدیق تھیں۔ قاسم سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ منذر بن الزبیر کی کنیت ابو عثمان تھی۔

اولاد..... منذر کے ہاں محمد پیدا ہوئے جن کی والدہ عاتکہ بنت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھیں۔

عبد الرحمن و ابراہیم و قریبہ ان سب کی والدہ حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق تھیں۔
عبید اللہ ان کی والدہ حسان بن نمشل کی دختر بنی سلمہ بن جندل میں سے تھیں۔
عمرو و ابو عبیدہ و معاویہ و عاصم و فاطمہ جو ہشام بن عروہ کی بیوی تھیں۔ ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔
عمرو و عون و عبید اللہ ام ولد سے تھے۔

مصعب بن الزبیر..... ابن عوام بن خویلد ان کی والدہ رباب بنت انیف بن عبید بن مصاد بن کعب بن عظیم بن خباب قبیلہ کلب کی تھیں۔

مصعب بن زبیر کے ہاں عکاشہ بن عیسیٰ اکبر جو اپنے والد مصعب کے ساتھ قتل کئے گئے اور سیکھنے پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ فاطمہ بنت عبد اللہ بن السائب ابن ابی حمیش بن المطلب بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تھیں۔

ولاد..... عبد اللہ بن مصعب و محمد دونوں کی والدہ عائشہ بنت طلحہ بن عبید اللہ تھیں عائشہ کی والدہ ام کلثوم بنت ابی بکر الصدیق تھیں۔

حمزہ و عاصم و عمر ایک ام ولد سے تھے، جعفر ایک ام ولد سے تھے مصعب بن منبہ جو حفصہ تھے ایک ام ولد سے تھے سعد ایک ام ولد سے منذر ایک ام ولد سے تھے اور عیسیٰ و اصغر ایک ام ولد سے۔
رباب بنت مصعب ان کی والدہ سیکھنے بنت الحسین بن علی بن ابی طالب تھیں۔
سیکھنے بنت مصعب ان کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔

محجیب کنیت..... مصعب بن عبد اللہ بن مصعب الزبیری سے مروی ہے کہ مصعب بن زبیر کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ حالانکہ ان کا کوئی بیٹا نہ تھا جس کا نام عبد اللہ ہو۔

محمد بن عمر نے کہا کہ عبد اللہ بن الزبیر نے اپنے بھائی مصعب بن زبیر کو والی عراق بنایا انہوں نے بصرہ سے ابتدا کی وہاں اترے ایک لشکر عظیم کے ہمراہ مختار بن ابی عبیدہ کی طرف روانہ ہوئے وہ کوفہ میں تھا مصعب نے شگ کی مختار قتل ہوا۔ اس کا سراپہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کے پاس بھیج دیا اور اس کے عاملوں کو دیہات و قصبات میں منتشر کر دیا۔

اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے کہ میں نے منبر پر مصعب بن زبیر سے زیادہ خوبصورت کسی امیر کو نہیں دیکھا۔

قتل

..... مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ میں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے پوچھا کہ مصعب بن زبیر کب قتل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۲ھ میں بروز جمعرات جس شخص نے انہیں قتل کیا وہ عبد الملک بن مروان تھا۔

جعفر بن الزبیر ابن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ان کی والدہ زینب تھیں کہ وہی ام جعفر بنت مرثد بن عمرو بن عبد عمرو بن بشر بن عمرو بن مرثد بن سعد بن مالک ابن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ تھیں۔
اولاد..... جعفر بن الزبیر کے ہاں محمد ام حسن و حمادہ ام ولد سے پیدا ہوئیں۔

ثابت و یحییٰ ان دونوں کی والدہ بشامہ بنت عمارہ بن زید بن ثابت بن الضحیٰ کہ ابن زید بن لؤذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن النجار تھیں
صالح و ہند و ام سلمہ ایک ام ولد سے تھیں۔ شعیب و آدم و عمرو و نوح ایک ام ولد سے تھے ام صالح و عائشہ و ام حمزہ کی والدہ ام ولد تھیں۔ یعقوب و فاطمہ و ام عبیدہ کی والدہ بھی ایک ام ولد تھیں۔ ام عبد اللہ و ام الزبیر سودہ کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔ مریم ایک ام ولد سے پیدا ہوئیں۔ ام عروہ کی والدہ ایک ام ولد تھیں اور عائشہ کی والدہ بھی ایک ام ولد تھیں۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے جعفر بن زبیر کو دیکھا کہ اپنی مونچھ بہت زیادہ نہیں کترتے تھے اسے وہ اچھی طرح کترتے تھے۔

مصعب بن عبد اللہ نے کہا کہ جعفر بوڑھے ہوئے اور زندہ رہے سلیمان بن عبد الملک کے آخری زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

خالد بن الزبیر ابن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تھیں۔ ان کی والدہ ام خالد تھیں جن کا نام امتہ بنت خالد بن سعید بن العاص بن امیہ تھا۔

اولاد..... خالد بن الزبیر کے ہاں محمد اکبر و رملہ پیدا ہوئیں جن کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔
محمد اصغر و موئی و ابراہیم و زبیر ان کی والدہ حفصہ بنت عبد الرحمن بن ازہر بن عوف تھیں۔
سلیمان بن خالد و ام سلیمان دونوں کی والدہ محمد بنت عبد اللہ بن عمرو ابن الحصینذی الغصہ الحارثی تھیں۔
نبیہ بن خالد و ہمیمہ ان دونوں کی والدہ ایک ام ولد تھیں خالد بن خالد اور ہند ایک ام ولد سے پیدا ہوئے اور ام عمرو بنت خالد دوسری ام ولد سے ہوئیں۔

عمرو بن الزبیر..... ابن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ ان کی والدہ ام خالد تھیں وہی امتہ بنت خالد

بن سعید بن العاص تھیں۔

اولاد..... عمرو بن زبیر کے باں محمد و ام عمرو پیدا ہوئیں۔ دونوں کی والدہ ام یزید بنت عدی بن نوفل بن عدی بن نوفل بن اسد بن عبد العزی تھیں۔

عمرو بن عمرو حبیبہ ان کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔
ام عمرو بنت عمرو ان کی والدہ بنی غفار میں سے تھیں۔

ابن زبیر کے لشکر سے مقابلہ..... یزید بن معاویہ نے مدینہ کے عامل عمرو بن سعید بن العاص کو لکھا کہ عبد اللہ بن زبیر کی طرف لشکر روانہ کرو۔ عمرو بن سعید نے عبد اللہ بن زبیر کے سب سے بڑے دشمن کو در یافت کیا تو کہا گیا کہ ان کے بھائی عمرو بن زبیر ہیں انہوں نے ان کو مدینہ کا شہنشاہ بنا دیا عمرو بن زبیر نے قریش اور انصار کے بہت سے آدمیوں کو کوڑے مارے اور کہا کہ یہ لوگ عبد اللہ بن زبیر کے شیعہ ہیں۔

عمرو بن سعید نے انہیں اہل شام کے ایک لشکر کے ساتھ عبد اللہ بن زبیر کی جانب روانہ کیا اور جنگ کا حکم دیا۔ عمرو روانہ ہوئے اور ذی طوی میں اترے۔ عبد اللہ بن زبیر نے ان کی جانب مصعب بن عبد الرحمن کو ایک گروہ کے ساتھ روانہ کیا یہ لوگ ان سے ملے عمرو بن زبیر کی فوج کے کمانڈر انہیں قتل کر دیئے گئے۔ عمرو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھاگے اور لوگ متفرق ہو گئے۔

عبیدہ بن الزبیر عمرو بن زبیر کے پاس آئے اور کہا کہ میں تمہیں عبد اللہ سے پناہ دیتا ہوں وہ انہیں گرفتار کر کے اس طرح لائے کہ دونوں پاؤں سے خون ٹپک رہا تھا عبد اللہ بن زبیر نے پوچھا کہ یہ خون کیسا ہے، عمرو نے کہا کہ

ولسنا علی الا عقاب تدمی کلونا

ہم لوگ ایسے نہیں کہ ہماری ایزبوں پر ہمارے خون بہائیں

ولکن غلی اقدامنا تقطر الدما

لیکن وہ ہمارے قدموں پر خون بہاتے ہیں یعنی پیش قدمی کرتے ہوئے ہم زخمی ہو سکتے ہیں بھاگتے نہیں کہ اس حالت میں مجروح ہو جائیں۔

عبد اللہ نے کہا کہ اے اللہ کے دشمن حرم میں خون ریزی کو حلال سمجھنے والے تو باتیں بھی بناتا ہے اور حکم دیا کہ ان سے ہر شخص کا قصاص لیا جائے جن کو انہوں نے مارا تھا یا ظلم کیا تھا۔

کوڑے کھانا..... مصعب بن عبد الرحمن نے کہا کہ مجھے انہوں نے سو کوڑے مارے حالانکہ وہ نہ گور نہ تھے نہ میں نے کوئی بدی کی تھی نہ کسی ناجائز فعل کا ارتکاب کیا تھا اور نہ کسی فرمانبرداری سے ہاتھ کھینچا تھا۔ عبد اللہ بن زبیر نے حکم دیا کہ عمرو کو کھڑا کیا جائے مصعب کو کوڑا دیا اور کہا کہ مارو مصعب نے انہیں سو کوڑے مارے اس ضرب کے بعد وہ صحیح و سالم ہو گئے۔

وفات نے سے نکلنے کے بعد عمر و اپنی منزل کے بیرونی میدان میں جس میں وہ رہتے تھے بیٹھے ہوئے تھے کہ عبداللہ بن زبیر ان کے پاس سے گزرے پوچھا کہ اے ابویکسوم کیا میں تمہیں زندہ نہیں دیکھتا حکم دیا کہ انہیں قید خانے کی طرف گھسیٹے ہوئے لے جائیں وہ پہنچے بھی نہ تھے کہ راستے میں وفات ہو گئی عبداللہ نے حکم دیا کہ انہیں شعب الجحیف (مرداروں کی گھاٹی) میں پھینک دیا جائے اس کی تعمیل ہوئی۔

شعب الجحیف وہی مقام ہے جہاں عبداللہ بن زبیر کو اس کے بعد سولی دی گئی۔

عبیدہ بن الزبیر . ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی ان کی والدہ زینب تھیں جو ام جعفر بنت مرثد بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ میں سے تھیں۔

اولاد عبیدہ بن زبیر کے ہاں ام ولد سے مندر پیدا ہوئے

زینب ان کی والدہ ام عبداللہ بنت مساحق بن عبداللہ بن مخرمہ بن عبد العزی ابن ابی قیس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی تھیں۔

حمزہ بن الزبیر . ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی ان کی والدہ رباب بنت اثیف ابن عبیدہ بن مصاد بن کعب بن علی بن خباب قبیلہ کلب سے تھیں حمزہ مصعب بن زبیر کے حقیقی بھائی تھے۔

اولاد حمزہ کے ہاں عمارہ پیدا ہوئے ان کی وفات اسی حالت میں ہوئی کہ انہوں نے کوئی پس ماندہ نہ چھوڑا تھا عروہ و جعفر فرزند ان زبیر ان کے وارث ہوئے۔

قاسم بن محمد . ابن ابی صدیق ابو بکر کا نام عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب ابن سعد بن تیم بن مرہ تھا ان کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام سودہ تھا۔

اولاد قاسم بن محمد کے ہاں عبدالرحمن و ام فروہ پیدا ہوئیں۔ ام فروہ جعفر بن محمد ابن علی بن حسین بن ابی طالب کی والدہ تھیں۔

حضرت عائشہ کا رد عمل ام حکیم بنت القاسم و عبدة ان کی والدہ قریبہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق تھیں۔

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو عائشہ ہمارے سر منڈاتی تھیں اور ہمارا حلقہ بنا کر ہمیں مسجد بھیجتی تھیں۔ پھر دوسرے دن ہمارے پاس قربانی کرتی تھیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ قاسم نے عائشہ و ابو ہریرہ و ابن عباس و اسلم مولائے عمر و عبداللہ بن عبد اللہ بن عمرو صالح بن خوات بن جبیر الانصاری سے روایت کی ہے

علمی مرتبہ..... ابن عون سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد حدیث کو اس کے تمام پہلوؤں سے روایت کرتے تھے

عبید اللہ سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد قرآن کی تفسیر نہیں کرتے تھے۔

ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ قاسم امر ظاہر کے علاوہ اور کسی کا جواب نہیں دیتے تھے قاسم سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی بات کے جواب میں کہا کہ میری رائے ہے کہ مگر میں نہیں کہتا کہ وہ حق ہے۔

ابن عون سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد سے کچھ دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس مشورے کی طرف کسی نے مجبور نہیں کیا اور نہ میں اس کے کسی جزو میں ہوں انصاری نے کہا کہ گویا ان کی رائے تھی کہ جب اپنے پاس والے سے کسی علمی بات میں مشورہ کرتے تو اس پر اجتہاد کرنا واجب ہے۔

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ آدمی پر جو کچھ اللہ نے فرض کیا ہے اس کے جاننے کے بعد اس کا جاہل رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہ ہو۔

عمران بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ قاسم نے اس قوم سے جو نقدیر کا ذکر کر رہی تھی کہا کہ تم بھی اس چیز سے باز رہو جس سے اللہ باز رہا۔

حدیث لکھنے سے منع کرنا..... عکرمہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے سالم و قاسم کو قدریہ پر لعنت کرتے سنا۔

عبد اللہ بن العلاء سے مروی ہے کہ میں نے قاسم سے درخواست کی کہ مجھے احادیث لکھوادیں۔ انہوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کے دور میں حدیث کی کثرت ہو گئی تو انہوں نے حکم دیا کہ احادیث ان کے پاس لائی جائیں لوگ جب ان کے پاس لائے تو ان کو جلادینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ اہل کتاب کی نقالی ہے۔ راوی نے کہا کہ قاسم نے مجھے حدیث لکھنے سے منع کر دیا۔

بیان حدیث..... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ وہ اور ان کے ساتھی عشاء کے بعد حدیث بیان کرتے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ قاسم اور سالم بن عبد اللہ کی مسجد نبوی ﷺ میں ایک ہی مجلس تھی ان دونوں کے بعد عبد الرحمن بن قاسم و عبید اللہ بن عمرو ہاں بیٹھتے ان کے بعد مالک بن انس بیٹھتے وہ جگہ قبر و منبر کے درمیان عمر کی کھڑکی کے رو برو تھی۔

مالک بن انس کہتے تھے کہ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ اگر قاسم خلافت کے لئے ہوتے تو بہتر تھا۔

صلہ رحمی..... سلیمان بن قتہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے میرے ہمراہ عبد اللہ ابن قاسم بن محمد کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے میں ابن عمر کے پاس آیا وہ غسل کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ نکالا تو میں نے دینار ان کے ہات میں ڈال دیئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صلہ رحمی ہے ضرورت کی وجہ سے ہمارے پاس آئے ہیں۔ میں قاسم بن محمد

کے پاس آیا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کی بیوی نے کہا کہ اگر قاسم بن محمد ان کے چچ کے بیٹے ہیں تو میں ان کی پھوپھی کی بیٹی ہوں لہذا مجھے دے دو ورنہ ان کو دے دیئے۔

ایوب سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کے جسم پر سبز خز کی ٹوپی اور ساہری چادر دیکھی جس پر نعنیں دھاریاں کسی قدر زعفران سے رنگی ہوئی تھیں۔ ایوب نے کہا کہ وہ ایسے ایک لاکھ درہم بھی چھوڑ دیتے جس میں ہمیں کچھ بھی شک ہوتا۔

تقویٰ اور بزرگی..... علی بن عبد اللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ میں نے سفیان سے قاسم بن محمد بن ابی بکر کا ذکر سنا انہوں نے ان کی بزرگی کی اور کہا کہ ان کے بیٹے عبد الرحمن ابن القاسم کے لئے بھی بزرگی تھی۔ سفیان نے کہا کہ عبد الرحمن نے لوگوں کو کسی زکوٰۃ کے بارے میں جس پر ان کے والد منتظم تھے تذکرہ کرتے سنا تو کہا کہ اللہ کی قسم تم لوگ ایسے شخص سے بات کرتے ہو جس نے اس میں سے کبھی ایک کھجور بھی حاصل نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ قاسم کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے تم اپنی واقفیت کے بقدر یہ کہتے ہو۔ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کا اختلاف لوگوں کے لئے رحمت تھا۔

مسائل کا بیان..... عبد الرحمن بن ابی اموال سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا کہ صبح سویرے مسجد آتے دو رکعت نماز پڑھ کر لوگوں کے درمیان بیٹھتے پھر لوگ ان سے مسائل پوچھتے۔ عبد الرحمن بن ابی اموال سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد اپنے گھر سے صبح سویرے مسجد آتے نماز پڑھتے اور لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے لوگ ان کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔

بڑھاپے کے باوجود پیدل چلنا..... ربیعہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد بہت ضعیف ہو گئے تھے اپنی منزل سے سوار ہو کر مسجد منیٰ میں آتے اور اتر پڑتے پھر مسجد سے جمار (جمعرات) تک پیدل چل کر ان پر رمی کرتے اور پیدل ہی مسجد کی جانب لوٹتے جب مسجد میں آتے تو سوار ہو جاتے۔

انگوٹھی..... فح سے مروی ہے کہ قاسم کی انگوٹھی کا نقش انہیں کا نام تھا

فلح بن حمید سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد کی انگوٹھی کے نگینے میں ان کا اور ان کے والد کا نام لکھا ہوا تھا انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

حظہ سے مروی ہے کہ میں نے قاسم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی جس میں ان کا نام تھا۔ حنظلہ سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد کی انگوٹھی چاندی کی تھی جو ان کے بائیں ہاتھ کی خنجر میں تھی اس کا نقش انقاسم بن محمد تھا۔

عبادات و لباس..... محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے قاسم کو دیکھا کہ اپنی مونچھیں بالکل نہیں کترواتے

تھے اسے اچھی طرح کترواتے تھے۔

مختار بن سعد الاحول مولائے بنی حزن سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کے ناخن سفید دیکھے ان پر کبھی مہندی کی زردی نہیں دیکھی۔

الح بن حمید سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کے کرتے اور جے کی آستینیں دیکھیں جو ان کی انگلیوں سے چار انگل یا ایک بالشت یا اسی کے قریب آگے بڑھ جاتی تھیں۔

موسیٰ بن عبید سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کے بدن پر خز کا جبہ خز کی چادر اور خز کا عمامہ دیکھا۔

موسیٰ بن ابی بکر الانصاری سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد مرو کا کپڑا اور خز پہنتے تھے۔

ابو معشر سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کے بدن پر خز کا جبہ دیکھا۔ الح سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد خز کا جبہ پہنتے تھے اور عبدالرحمن بن قاسم خز کی چادر اوڑھتے تھے۔

عباد بن علی سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کے بدن پر خز کا جبہ دیکھا۔

ایوب سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد پر سبز خز کی ٹوپی دیکھی اور سابری چادر دیکھی جس پر رنگین دھاریں تھیں کسی قدر زعفران سے رنگی ہوئی تھیں۔

عیسیٰ بن حفص سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کے بدن پر خز کا جبہ دیکھا۔

عطف بن خالد سے مروی ہے کہ قاسم کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے بدن پر زرد خز کا جبہ دیکھا اور اون کی چادر دیکھی۔

معاذ بن العلاء سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا کہ کجاوے پر غباری رنگ کے خز کی چادر بدن پر زرد خز کا جبہ اور گیرورنگ کی چادر تھی۔

نضر سے مروی ہے کہ میں نے قاسم کے بدن پر باریک کر تہ دیکھا۔

عیسیٰ بن حفص سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو اس وقت دیکھا جب بیماری میں ان کی عیادت کے لئے گیا تھا۔ ان کے بدن پر زرد رنگ کی ایک چادر تھی جس سے آدھی ران باہر نکلی ہوئی تھی۔

ابو زبر عبد اللہ بن العلاء بن زبر سے مروی ہے کہ میں قاسم بن محمد کے پاس گیا وہ ایک زرد رنگ کے خیمے میں تھے اور نیچے زرد فرش اور سرخ تکیے تھے۔ میں نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق آپ سے پوچھنا چاہتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں سے جسے استعمال کیا جائے کوئی حرج نہیں۔ (شبابہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ) تکلف کا کپڑا مکروہ ہے۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے قاسم کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی۔

سعید بن مسلم بن بانک سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو اس وقت دیکھا جب انہوں نے شادی کی تھی اور قدرے زعفران کے رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

عبدالرحمن بن القاسم سے مروی ہے کہ ان کے والد قاسم بحالت احرام خفیف عصف (زرد رنگ کی گھاس) کی رنگی ہوئی چادریں استعمال کرتے تھے۔

عیسیٰ بن حفص سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا کہ خز کا لباس پہنتے تھے اور بدن پر زرد جہند تھی

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کے سر پر سفید عمامہ دیکھا جو ایک بالشت سے زیادہ پیچھے لٹکا ہوا تھا۔ محمد بن عمرو سے مروی ہے کہ قاسم کے بدن پر خاکی خنز کی چادر دھبی۔

مہندی لگانا..... محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو خضاب لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ابوالعصن سے مروی ہے کہ میں نے قاسم کو اپنا سر اور ڈاڑھی کو مہندی سے رنگتے ہوئے دیکھا۔
فطر سے مروی ہے کہ میں نے قاسم کو دیکھا کہ اپنی ڈاڑھی زرد رنگتے تھے۔

داؤد بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے قاسم کو دیکھا کہ سر اور ڈاڑھی میں مہندی کا خضاب کرتے تھے۔
محمد بن عمرو سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد اپنا سر اور ڈاڑھی قریب میرے خضاب کے رنگتے تھے۔ محمد بن عمرو کی ڈاڑھی کا خضاب زردی مائل مہندی کا تھا اور ان کا سر شوخ سرخ تھا۔
فطر سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا کہ ان کے بدن پر ایک باریک کرت تھا اور وہ اپنی ڈاڑھی تیل سے زرد کرتے تھے۔

وصیت..... افلح بن حمید سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد نے جب اپنی وصیت لکھوائی تو کہا کہ لکھو کاتب نے لکھا یہ وہ ہے جس کی قاسم بن محمد نے وصیت کی جو گواہی دیتا ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ قاسم نے کہا کہ اگر آج سے پہلے ہم اس کے گواہ نہ تھے تو ہم بد نصیب ہیں۔

وفات..... سلیمان بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد کی وفات قدید میں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ میرے انہی کپڑوں میں جن میں نماز پڑھتا تھا (یعنی میرے کرتے اور تہجد اور چادر میں مجھے کفن دینا) ان کے بیٹے نے کہا کہ اے والد آپ دو کپڑے نہیں چاہتے انہوں نے ہا کہ اے میرے بیٹے ابو بکر کو بھی اسی طرح تین کپڑوں میں کفن دیا گیا میت کے مقابلے میں زندہ کپڑے کا زیادہ محتاج ہے۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر تعریف نہ کی جائے۔
یزید سے مروی ہے کہ میں قاسم کی وفات میں موجود تھا ان کی وفات قدید میں ہوئی مشکل میں دفن کئے گئے
قدید اور اس کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے ان کے بیٹے نے تابوت اپنے کندھوں پر رکھ لیا اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ مشکل پہنچ گئے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ قاسم کی وفات ۱۰۸ھ میں ہوئی جب وہ ستیر یا بہتر سال کے تھے تو ان کی نگاہ جاچکی تھی
حدیث میں مرتبہ..... ثقہ و بلند مرتبہ فقیہ امام و کثیر الحدیث و متقی تھے۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔

عبداللہ بن محمد ابن ابی بکر صدیق ان کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام سودہ تھا عبداللہ یوم الحمرہ میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں مقتول ہوئے ان کا کوئی پس ماندہ نہ تھا

عبداللہ بن عبدالرحمن..... ابن ابی بکر الصدیق ان کی والدہ قریبہ صغریٰ بنت ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ ابن عمر بن مخزوم تھیں۔ ان کی خالہ ام سلمہ زوجہ نبی کریم ﷺ تھیں۔

اولاد..... عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر کے ہاں ابوبکر و طلحہ و عمران و عبدالرحمن پیدا ہوئے نفیسہ جن سے ولید بن عبد الملک بن مردان نے نکاح کیا اور ام فروہ ان سب کی والدہ عائشہ بنت طلحہ بن عبید اللہ تھیں عائشہ کی والدہ ام کلثوم بنت ابی بکر الصدیق تھیں۔
ام ایہا بنت عبداللہ ان کی والدہ مریم بنت عبداللہ بن عقیل تھیں۔

عبداللہ بن محمد..... ابن عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق وہی تھے جنہیں ابن ابی عتیق کہا جاتا تھا ان کی والدہ رمیشہ بنت الحارث بن حذیفہ بن مالک بن ربیعہ بن اعیان بن مالک بن علقمہ ابن فراس بن کنانہ میں سے تھیں۔
عبداللہ بن محمد کے ہاں محمد و ابوبکر و عثمان و عبدالرحمن و عمرو و عائکہ و عائشہ و زینب پیدا ہوئیں جن کی والدہ ام ایہات بنت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق تھیں۔
عائشہ بنت عبداللہ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ام کلثوم تھا ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
آمنہ بنت عبداللہ ان کی والدہ ام اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان التیمی تھیں، ام اسحاق کی اخیانی بہن فاطمہ بنت حسین بن علی بن طالب تھیں۔

سالم بن عبداللہ اور ان کی کنیت..... ابن عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی ان کی والدہ ام ولد تھیں سالم کی کنیت ابو عیسر تھی۔

اولاد..... سالم کے ہاں عمرو و ابوبکر پیدا ہوئے جن کی والدہ ام الحکم بنت یزید بن عبد قیس تھیں۔

عاصم و جعفر و حفصہ و فاطمہ جن کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبد العزیز و عبدہ ان دونوں کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

محمد بن ہلا سے مروی ہے کہ سالم کی کنیت ابو عمر تھی ابن ابی فدیہ نے کہا کہ محمد بن ہلال نے ان سے ملاقات کی اور مسائل پوچھے تھے۔

مشابہت.. محمد بن سعد نے کہا کہ سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ عمر کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ عبداللہ تھے۔ اور عبداللہ کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ سالم تھے۔

ایک مسلمان کو قتل کرنے سے انکار..... عطاء بن سائب سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے سالم

بن عبداللہ کو تنواری اور ایک شخص کو قتل کرنے کا حکم دیا سالم نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو اس نے کہا کہ ہاں آپ اس کام کو جاری کیجئے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے پوچھا کہ کیا تم نے صبح کی نماز پڑھی ہے اس نے کہا کہ جی ہاں۔

سالم حجاج کے پاس واپس آئے تنواری اس کے آگے پھینک دی اور کہا کہ اس شخص نے بیان کیا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور آج صبح کی نماز پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔

حجاج نے کہا کہ ہم اسے صبح کی نماز پر نہیں قتل کرتے وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قتل عثمان پر مدد کی تھی۔ سالم نے کہا کہ یہاں مجھ سے زیادہ عثمان سے محبت کرنے والا کون ہے۔

عبداللہ بن سالم کے لئے تعریفی کلمات..... اس کی خبر عبداللہ بن عمر کو ہوئی تو فرمایا کہ سالم نے کیا کیا لوگوں نے کہا کہ انہوں نے یہ یہ کیا ابن عمر نے فرمایا کہ عقلمند ہے عقلمند ہے۔
خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمر کو سالم کی محبت میں ملامت کی جاتی تو وہ کہتے۔

یلومنی فی سالم والو مهم

سالم کے بارے میں لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں اور میں انہیں ملامت کرتا ہوں

وجلدۃ بین العین والانف سالم

سالم تو ایسے ہیں جیسے آنکھ اور ناک کے درمیانی کھال

سالم بن عبداللہ کی انگوٹھی..... حظلہ سے مروی ہے کہ سالم بن عبداللہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی جو ان کے ہاتھ کی خنصر میں تھی اس کا نقش سالم بن عبداللہ تھا۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو اپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا۔
خالد سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو اس طرح دیکھا کہ ہاتھ میں انگوٹھی تھی حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

سالم بن عبداللہ کے سر اور ڈاڑھی کے بال..... محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن

عبداللہ کو دیکھا کہ اپنی مونچھیں بالکل نہیں کتراتے تھے اس میں سے اچھی طرح کترتے تھے۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو دیکھا کہ اپنی ڈاڑھی زرد رنگتے تھے۔

ابوالغصن سے مروی ہے کہ میں نے سالم کے سر اور ڈاڑھی کو سفید دیکھا۔

فطر سے مروی ہے کہ میں نے سالم کے سر اور ڈاڑھی کو سفید دیکھا۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو خضاب کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

سالم بن عبد اللہ کا لباس..... خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ سالم کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی اور میں نے ان کے سر پر سفید عمامہ دیکھا جس کا بالشت سے زیادہ حصہ وہ اپنے پیچھے لٹکاتے تھے۔

امام دارم مقلہ سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ کے بدن پر کتان کا کرتہ دیکھا جو آگ کی طرح سرخ تھا۔ سداؤد بن سنان مولائے عمر بن قسیم الحنفی سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ ان کے بدن پر آدمی پنڈلی کا کرتہ تھا۔

عبد الرحمن بن ابی الموال سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ کتان کا کرتہ اور چادر استعمال کرتے تھے۔

ایوب سے مروی ہے کہ سالم ایک کرتے اور ایک جبے میں جس کے اوپر انہوں نے تہہ باندھ لی تھی اس حالت میں انہوں نے ہماری امامت کی۔

نافع سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ عبد اللہ کے زمانے میں ارغوانی (سرخ) چار جامے پر سوار ہوتے تھے۔

عطاف بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ ایسی چھوٹی تہمند باندھتے تھے جس کا حاشیہ نہ ہوتا تھا حالانکہ اس کا شکم کھلا ہوتا تھا۔

کثیر بن زید سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ ایک کرتہ پہنے نماز پڑھتے گھنڈیاں کھلی ہوتیں۔

اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کے کرتے میں گھنڈیاں نہیں دیکھیں نہ گرمی میں نہ سردی میں۔

فطر سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو تہمند کھولے ہوئے دیکھا۔

عبد الملک بن قدامہ سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کے کرتے کی گھنڈیاں کھلی ہوئی تھیں۔

عبد الملک بن قدامہ انجلی سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو اپنے کرتے کی گھنڈیاں کھول کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

عبد الرحمن بن ابی الموال سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو اس طرح مسجد سے نکلتے دیکھا کہ ان کی گھنڈیاں کھلی ہوئی تھیں۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو کرتے کی گھنڈیاں کھولے ہوئے دیکھا۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ بحالت احرام اکثر اپنی پشت دھوپ میں رکھتے۔

احرام حج..... محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو کئے کے راستے پر حج میں احرام کی

حالت میں دیکھا وہ تلبیہ کہہ رہے تھے حالانکہ پشت کھولے ہوئے تھے اور چادر اپنی راتوں پر ڈالے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ ان کی کھال آفتاب کی وجہ سے اکھڑ رہی تھی۔

موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سالم بن عبد اللہ کے ساتھ عمرے کے سفر سے واپس ہوئے جب وہ ایسے سواروں سے ملتے تھے جو تلبیل یعنی لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے تو وہ ان کے ساتھ تکبیر کہتے۔

نماز بیٹھ کر پڑھنا سلیمان بن ابی ربیع سے مروی ہے کہ میں سالم بن عبد اللہ کے پاس گیا دیکھا کہ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں قیام چارزانوں ہو کر کرتے اور جب بیٹھنے کا ارادہ کرتے تو دوزانوں بیٹھ جاتے۔

سداوگی..... خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو دیکھا کہ ان کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاتا تو وہ درست کر کے ایک ہی جوتی پہنے چلتے جب اس باب میں کہا جاتا تو کہتے کہ اس سے مجھے کیا ضرر پہنچا کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کھجور کی چھال کا تسمہ بنا لیتے۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ سالم گھر آتے تھے تو ہم لوگوں کو کھیلتا ہوا پاتے تھے حالانکہ ہم بچے تھے وہ ہمیں اپنی چادر کے کنارے سے مارتے تھے۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ سالم صبح ہی صدقہ فطر کی کھجوریں لے جاتے اور نوحہ کرنے والی عورتوں کو ناپسند کرتے تھے۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ سالم کی بیٹی کی ایک چھوٹی سی چھلنی دیکھی جس سے وہ ان کے سامنے بھلتی تھیں۔

عبدالرحمن بن الجبر سے مروی ہے کہ ہم لوگ سالم بن عبد اللہ کی گود میں جیم تھے وہ ہمارے پرانے کپڑے جمع کر کے کسی چیز میں پوشیدہ کر دیتے تھے۔

سات گز کپڑے کی تلاش..... ابو عبد الملک مروان جبرائیل سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ ہمارے پاس سات گز کپڑے کی تلاش میں آئے۔ میں نے ان کے سامنے کپڑا پھیلا دیا اتفاق سے وہ سات گز سے کم تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم نے مجھ سے کہا تھا کہ سات گز کا ہے۔ میں نے کہا کہ ہم لوگ اس کا اسی طرح نام رکھ لیتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس طرح تو جھوٹ ہو جاتا ہے۔

قدریوں پر لعنت..... عکرمہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو ان قدریوں پر لعنت کرتے ہوئے سنا جو قدر (تقدیر) کی تکذیب کرتے یہاں تک کہ وہ لوگ اس قدر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائیں (یعنی یہ نہ کہیں کہ بھلائی اور برائی سب اللہ ہی کی طرف سے ہے)۔

عکرمہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو دیکھا کہ جماعت کے قصہ گو وغیرہ کے پاس نہیں آتے تھے موسیٰ معلم سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ ہتھیلیاں بھر بھر کر کھجوریں کھاتے تھے۔

شعبہ بازی سے نفرت..... عطف بن خالد سے مروی ہے کہ میں سالم بن عبد اللہ کے ساتھ کھڑا تھا اس کے پاس ایک لڑکے کو لایا گیا جس کے ساتھ اور لڑکے بھی تھے مگر ان میں سخت ترویعی تھا۔ اس نے اپنی تہہ سے ایک تھاگا ٹھسٹا اور کاٹ کر اسے اپنی دو انگلیوں کے درمیان جمع کیا اس میں دو یا تین مرتبہ پھونکا پھر اسے کھینچا تو بالکل درست تھا کوئی عیب نہ تھا سالم نے کہا کہ اگر اس معاملے میں مجھے کچھ اختیار ہوتا تو میں اسے سولی دے دیتا۔

خالد بن القاسم البیاضی سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کی آستینوں کو دیکھا کہ ان کی انگلیوں کے برابر تھیں۔

عبید اللہ بن عمر بن حفص سے مروی ہے کہ سالم قرآن کی تفسیر نہیں کرتے تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سالم ابو ایوب انصاری اور ابو ہریرہ اور اپنے والد سے روایت کی ہے۔ میں نے عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر سے سنا کہ وہ تعمیر کعبہ کے بارے میں اپنے والد کو حضرت عائشہ کی روایت سناتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے ابراہیم کی بنیادوں میں کمی کر دی۔ سالم ثقہ و کثیر الحدیث متقی اور بلند مرتبہ لوگوں میں سے تھے۔

غذا..... عبید اللہ بن عمر بن حفص سے مروی ہے کہ یوم عرفہ میں ہشام بن عبد الملک نے سالم بن عبد اللہ کو صرف دو کپڑوں میں دیکھا اور اچھی حالت میں پایا پوچھا کہ اے ابو عمر تمہاری غذا کیا ہے انہوں نے کہا کہ روٹی اور روغن زیتون۔ ہشام نے کہا کہ روٹی اور روغن زیتون سے تمہاری طبیعت کیسے بھرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس میں خمیر کمر دیتا ہوں۔ جب مجھے اس کی خواہش ہوتی ہے تو اسے کھا لیتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ اس روز سالم کو بخارا آگیا اور مدینہ آنے تک مسلسل بخار میں مبتلا رہے۔

وفات..... عبد الحکیم بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ کی وفات آخری ذی الحجہ ۱۰۶ھ میں ہوئی اس روز ہشام بن عبد الملک (خلیفہ) مدینے میں ہی تھا۔ اس نے اس سال لوگوں کو حج کرایا تھا۔ پھر وہ مدینہ منورہ آیا تو سالم بن عبد اللہ کی وفات میں شریک ہو گیا اسی نے ان پر نماز پڑھی۔

نماز جنازہ..... خالد بن قاسم سے مروی ہے کہ ہشام بن عبد الملک نے لوگوں کی کثرت کی وجہ سے سالم بن عبد اللہ کی نماز جنازہ بقیع میں پڑھی۔ جب ہشام نے بقیع میں بھی کثرت دیکھی تو اس نے ہشام بن ابراہیم المخزومی کو حکم دیا کہ ان میں سے چار ہزار آدمی جہاد کے لئے منتخب کر لیئے جائیں۔ اس سال کا نام عام الاربعہ آلف یعنی سال چار ہزار رکھ دیا گیا۔ جب لوگ گرمائی لشکر میں داخل ہوتے تو چار ہزار آدمی مدینے سے ساحلوں کی طرف روانہ ہو جاتے اور لوگوں کی واپسی ان کے گرمائی لشکر سے نکلنے تک وہیں رہتے۔

ابو سلمہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ جس روز سالم بن عبد اللہ کی وفات ہوئی میں نے جعفر بن سالم کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی چادر اتار دی اور صرف کرت پہنے ہوئے روانہ ہوئے مجھے قاسم بن محمد نے ان کے

پاس بھیجے کہ تم ان سے کہو کہ اپنی چادر اوڑھ لیں۔

قاسم کی بصارت اس زمانے میں جاچکی تھی مگر انہیں اس چادر اتارنے کی اطلاع کر دی گئی تھی۔

عبداللہ بن عبداللہ..... ابن عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط ابن رزاح بن دی بن کعب بن لوئی ان کی والدہ صفیہ بنت ابی عبید بن مسعود ابن عمرو بن عیسٰ بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن قصی تھیں اور یہی قصی ثقیف تھے۔ صفیہ کی والدہ عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص بن امیہ تھیں اور عاتکہ کی والدہ زینب بنت ابی عمرو بن امیہ تھیں۔

اولاد..... عبداللہ بن عبداللہ کے ہاں عمر پیدا ہوئے ان کی والدہ ام سلمہ بنت المختار بن ابی عبید بن مسعود تھیں۔

عبدالحمید و عبدالعزیز والی مدینہ اور عبدالرحمن و ابراہیم اور ام ابراہیم ان سب کی والدہ ام عبداللہ بنت عبدالرحمن بن زید بن الخطاب تھیں۔
ریح بن عبداللہ ان کی والدہ حبابہ بنت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ تھیں۔ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر اپنے والد عبداللہ بن عمر کے وصی تھے۔

عادات... نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر خز کا لباس پہنتے تھے ابن عمر اپنا ہاتھ ان پر رکھ کر تکیہ لگاتے اور خز کے کپڑے پر اعتراض نہ کرتے تھے۔

وفات محمد بن عمر نے کہا کہ عبداللہ کی وفات ہشام بن عبدالملک کی خلافت کے شروع میں مدینے میں ہوئی تھی اور قلیل الحدیث تھے۔

عبید اللہ بن عبداللہ... ابن عمر بن خطاب ان کی والدہ ام ولد تھیں وہی سالم بن عبداللہ کی والدہ بھی تھیں۔

اولاد..... عبید اللہ بن عبداللہ کے ہاں ابوبکر و عمرو عبداللہ و محمد و ام عمر پیدا ہوئیں۔ ان سب کی والدہ عائشہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق تھیں۔

قاسم بن عبداللہ اور ابوعبیدہ و عثمان و ابوسلمہ و زید و عبدالرحمن و حمزہ و جعفر یہ دونوں (حمزہ و جعفر) تو ام (جزواں) تھے اور قریبہ و اسماء ان سب کی والدہ ام عبداللہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق تھیں۔
اسماعیل ایک ام ولد سے تھے

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن عبداللہ کی کنیت ابوبکر تھی۔

لباس..... خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی اور عمامہ دیکھا جسے وہ اپنے پیچھے ایک بالشت سے زیادہ لٹکالیتے تھے۔
عیسیٰ بن حفص سے مروی ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کے جسم پر کسم کی رنگی ہوئی دو چادریں دیکھیں جن میں وہ بعد عصر وہ جاتے اور انہیں میں وہ عشاء میں آتے۔
محمد بن عمر نے کہا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں عبد اللہ ابن عبد اللہ سے عمر میں زیادہ تھے ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

حدیث میں مرتبہ..... خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ میں نے سالم کو دیکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عمر کے پاس حاضر تھے۔ عبید اللہ کی قبر پر ایک خیمہ تھا اور پانی چھڑکا ہوا تھا ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

حمزہ بن عبد اللہ..... ابن عمر بن خطاب ان کی والدہ ام ولد تھیں وہی سالم بن عبد اللہ کی والدہ بھی تھیں۔ حمزہ کی کنیت ابو عمارہ تھی زہری نے ان سے روایت کی ہے ثقہ و قلیل حدیث تھے۔

اولاد..... حمزہ بن عبد اللہ کے ہاں عمرو ام المغیرہ و عبیدہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام حکیم بنت المغیرہ بن الحارث بن ابی زویب تھیں۔

عثمان و معاویہ و ام عمرو و ام کلثوم و ابراہیم و ام سلمہ و عائشہ و لیلیٰ مختلف امہات اولاد سے پیدا ہوئیں۔

زید بن عبد اللہ..... ابن عمر بن خطاب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

زید بن عبد اللہ کے ہاں محمد و امجد و ام حمید و زید و فاطمہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام حکیم بنت عبید اللہ بن عمر بن خطاب تھیں۔

اولاد..... عبد اللہ بن زید و ابراہیم و عمرو و فاطمہ و حفصہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام ولد حکیمہ تھیں۔

سودہ بنت زید ام ولد یمانیہ سے پیدا ہوئیں۔

زید بن عبد اللہ بن عمر کے سب سے بڑے بیٹے تھے وہ انہیں انکی زندگی ہی میں چھوڑ کر کوفہ آ گئے اور وہیں مقیم ہو گئے ان کی وفات بھی وہیں ہوئی یمن اور کوفہ میں ان کی پس ماندہ اولاد تھی۔

بلال بن عبد اللہ..... ابن عمر بن خطاب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

بلال کے ہاں عبدالرحمن پیدا ہوئے ان کی والدہ ام سعید بنت ابی نعیم ابن عامر بن سیار بن ضبیہ قبیلہ خزاعہ میں سے تھیں۔

واقد بن عبداللہ..... ابن عمر بن خطاب انکی والدہ صفیہ بنت عبید بن مسعود اشقی تھیں،

اولاد واقد بن عبداللہ کے ہاں عبداللہ پیدا ہوئے ان کی والدہ امتہ اللہ بنت عبداللہ بن عمیاش بن ابی ربیعہ بن المغیرہ بنی مخزوم میں سے تھیں

وفات..... زہری سے مروی ہے کہ واقد بن عبداللہ کی وفات احرام کی حالت میں السقیانامی جگہ میں ہوئی۔ ابن عمر نے انہیں پانچ کپڑوں میں کفن دیا جن میں کرت اور عمامہ بھی تھا۔

عبداللہ بن نافع نے اپنے والد سے روایت کی کہ واقد بن عبداللہ کی وفات السقیانامی ہوئی۔ ابن عمر نے کہا نے ان پر نماز پڑھ کر انہیں دفن کر دیا۔ پھر اعراب کو بلایا اور سبق دینے لگے میں نے کہا کہ آپ نے ابھی ابھی واقد کو دفن کیا اور اعراب کو سبق دیتے ہیں۔ فرمایا کہ اے نافع تم پر افسوس ہے تم جب اللہ کو دیکھو کہ وہ کسی امر پر غالب آگیا تو اس سے غافل ہو جاؤ۔

محمد بن جبیر..... ابن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ قتیلہ بنت عمرو بن الارزق بن قیس بن النعمان بن معدی بن کرب بن عکب بن کنانہ بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل تھیں۔

اولاد..... محمد بن جبیر کے ہاں سعید پیدا ہوئے انہی سے ان کی کنیت تھی اور ام سعید و ام سلیمان و ام حبیب و ام عثمان و حمیدہ ان سب کی والدہ فاخہ بنت عدی الاصغر بن الخیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف تھیں۔
سہلہ بنت محمد ان کی والدہ ام سعید بنت عیاض بن عدی بن الخیار بن عدی تھیں۔
عمر بن محمد و ایوب و ابان و ابوسلیمان ان سب کی والدہ ام ایوب بنت سعد بن ابی وقاص تھیں۔
جبیر بن محمد ان کی والدہ کبشہ بنت شرجیل عریب بن عبد کلال تھیں۔
عبدالرحمن و عبداللہ و عبیدہ امہات اولاد سے تھیں۔

وفات عبدالرحمن بن ابی الزناد سے مروی ہے کہ محمد بن جبیر اور ان کے بھائی نافع بن جبیر مدینے میں اپنے والد کے مکان میں رہتے تھے۔ محمد کی وفات سلیمان بن عبد الملک کے دور خلافت میں ہوئی۔

حدیث میں مرتبہ..... ابی مالک الحمری سے مروی ہے کہ میں نے نافع بن جبیر کو جس روز ان کے بھائی محمد بن جبیر کی وفات ہوئی دیکھا کہ اپنی چادر پشت سے اتارے ہوئے جا رہے تھے۔ راوی نے کہا کہ محمد ثقہ و قلیل

الحديث تھے۔

نافع بن جبیر ابن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ ام قتال بنت نافع بن ضریب بن نوفل تھیں۔

اولاد..... نافع بن جبیر کے ہاں محمد و عمر پیدا ہوئے ان سب کی والدہ سعید بن عیاض بن عدی بن الخیار بن عدی بن نوفل تھیں۔

علی بن نافع ان کی والدہ میمونہ بنت عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب ابن ہاشم تھیں۔ نافع کی کنیت ابو محمد تھی۔

عادات..... ولید بن عبد اللہ بن جمیع سے مروی ہے کہ میں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ سیاہی کا خضاب لگاتے تھے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مویب سے مروی ہے کہ میں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ سیاہی کا خضاب لگاتے تھے۔

ابو النضن ثابت بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے نافع بن جبیر کو اپنے دانتوں کو بونے کے گھروں سے اندھے ہوئے دیکھا

عباس..... ابو النضن سے مروی ہے کہ میں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ سفید عمامہ اور بے استر کی ٹوپی پہنتے تھے۔ ابو النضن سے مروی ہے کہ میں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ سفید رنگ کے علاوہ کوئی رنگ نہیں پہنتے تھے۔ موسیٰ بن عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ خز پہنتے تھے۔

تکبر کا علاج..... نافع بن جبیر سے مروی ہے کہ مجھ سے کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ گویا میں تکبر کرتا ہوں اللہ کی تم میں گدھے پر سوار ہوا ہوں اور کملی استعمال کی اور بکری کا دودھ دوہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ فعال کئے اس میں زرا بھی تکبر نہیں۔

عمران بن موسیٰ سے مروی ہے کہ نافع بن جبیر بن مطعم حج کو پیدل جاتے تھے حالانکہ ان کی سواری کجاوہ کسی ہوئی ان کے پیچھے ہوتی تھی۔

جویریہ ابن اسماء و عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سے مروی ہے کہ نافع بن جبیر علار بن عبد الرحمن الحرقی کے حلقہ رس میں بیٹھے جو لوگوں کو پڑھا رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو نافع نے کہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس کیوں بیٹھا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ اس لئے بیٹھے کہ درس سنیں انہوں نے کہا کہ نہیں میں اس لئے تم لوگوں کے پاس بیٹھا کہ تمہارے پاس بیٹھنے سے اللہ کے آگے تواضع کروں۔

وفات..... عبدالرحمن بن ابی الزناد سے مروی ہے کہ نافع بن جبیر کی وفات مدینے میں ۹۹ھ میں خلافت سلیمان بن عبدالملک کے آخری دور میں ہوئی۔ نافع نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ثقہ تھے ان کی اکثر حدیثیں اپنے بھائی سے ہیں۔

ابوبکر بن عبدالرحمن..... ابن الحارث بن ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ان کی والدہ فاختہ بنت عتبہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حصل بن عامر بن لوئی تھیں۔

اولاد..... ابوبکر کے ہاں عبدالرحمن پیدا ہوئے جن کی نسل ختم ہو گئی عبداللہ و عبدالملک و ہشام جن کی کوئی اولاد نہ تھی سہیل جن کی کوئی اولاد نہیں تھی اور حارث و مریم ان سب کی والدہ سارہ بنت ہشام بن الولید بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم تھیں۔

ابوسلمہ جن کا کوئی بقیہ نہ تھا اور عمرو اور ام عمرو جن کا نام رجبہ تھا ان سب کی والدہ قریبہ بنت عبداللہ بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی تھیں۔ قریبہ کی والدہ زینب بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم تھیں اور زینب کی والدہ ام سلمہ بنت ابی امیہ بن المغیرہ زوجہ نبی کریم ﷺ تھیں۔ فاطمہ بنت ابی بکر ان کی والدہ رمیشہ بنت الولید بن طلحہ بن قیس بن عاصم المسقری تھیں۔

راہب قریش کا لقب..... محمد بن عمر نے کہا کہ ابوبکر عمر بن خطاب کی خلافت میں پیدا ہوئے ان کی بزرگی و کثرت نماز کی وجہ سے لوگ انہیں راہب قریش کہتے تھے۔ مینائی جاتی رہی تھی ان کا کوئی نام نہ تھا کنیت ہی سے پکارے جاتے تھے۔ جنگ جمل میں اور عروہ بن زبیر چھوٹے سمجھ کر واپس کر دئے گئے۔ ابومسعود الانصاری و عائشہ و ام سلمہ سے روایت کی ہے ثقہ اور فقیہ و کثیر الحدیث و عالم و عاقل و بلند مرتبہ و نجی تھے۔

لباس..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر بن عبدالرحمن کے جسم پر خز کی چادر دیکھی۔ محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر بن عبدالرحمن کو دیکھا کہ اپنی مونچھیں بالکل نہیں کتراتے تھے بلکہ خوبی کے ساتھ کترتے تھے۔

امانت کا اعلیٰ درجہ..... عثمان بن محمد سے مروی ہے کہ عروہ نے بنی مصعب کے مالوں میں سے کوئی ابوبکر بن عبدالرحمن کے پاس بطور امانت رکھ دیا۔ کل مال یا اس کا کچھ حصہ ابوبکر کے پاس ضائع ہو گیا عروہ نے پیغام بھیجا کہ آپ پر تاوان نہیں ہے آپ تو صرف امین تھے ابوبکر نے کہا کہ مجھے بھی معلوم ہے کہ مجھ پر تاوان نہیں ہے لیکن آپ ایسے نہ تھے کہ قریش سے بیان کرتے کہ میری امانت برباد ہو گئی۔ انہوں نے اپنا کوئی مال فروخت کر کے ادا کر دیا۔

وفات..... عبدالکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمن اپنے غسل خانے میں داخل

ہوئے اسی میں ناگہانی طور پر ان کی وفات ہو گئی۔

عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عبدالرحمن نے عصر کی نماز پڑھی اور غسل خانے میں داخل ہوئے گر پڑے تو کہنے لگے کہ اللہ کی قسم مجھے اس کے دن کے شروع میں کوئی چیز حادث نہیں ہوئی راوی نے کہا کہ مجھے معلوم نہ ہوا کہ ان کی وفات تک سورج غروب ہو گیا تھا یہ ۹۴ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ محمد بن عمر نے کہا کہ اس سال فقہا کی کثرت وفات کی وجہ سے سال فقہا کہا جاتا ہے۔

مقام..... محمد بن عمر نے کہا کہ عبدالملک بن مروان ابو بکر بن عبدالرحمن کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ اس نے ولید و سلیمان کو ان کے اکرام کی وصیت کی تھی، عبدالملک نے کہا کہ اہل مدینہ ہمارے ہاں برا اثر پیدا کرتے ہیں میں ان کے ساتھ کسی امر کرنے کا قصد کرتا ہوں مگر ابو بکر بن عبدالرحمن کو یاد کر کے ان سے شرماتا ہوں اور اس امر کو ترک کر دیتا ہوں۔

عکرمہ بن عبدالرحمن..... ابن الحارث بن ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی تھیں۔

اولاد..... عکرمہ بن عبدالرحمن کے ہاں عبداللہ اکبر پیدا ہوئے ان کی والدہ عاتکہ بنت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ تھیں۔

محمد ان کی والدہ ام سلمہ بنت عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص بن المغیرہ تھیں۔
عبداللہ اصغر حارث ان دونوں کی والدہ دختر عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص بن المغیرہ تھیں۔
عثمان ان کی والدہ ام عبدالرحمن بنت عبدالرحمن بن عبداللہ بن رمحہ بن الاسود تھیں۔
ام سعید بنت عکرمہ ام ولد سے تھیں۔
محمد، ان کی والدہ ام سلمہ عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص بن المغیرہ تھیں۔
عبداللہ اصغر و حارث ان دونوں کی والدہ دختر عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص بن المغیرہ تھیں۔
عثمان، ان کی والدہ ام عبدالرحمن بنت عبدالرحمن بن عبداللہ بن رمحہ بن الاسود تھیں۔
ام سعید بنت عکرمہ ام ولد سے تھیں۔

وفات..... عکرمہ کی کنیت ابو عبداللہ تھی ان کی وفات یزید بن عبدالملک کی خلافت میں مدینے میں ہوئی ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

محمد بن عبدالرحمن . ابن الحارث بن ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم، ان کی والدہ فاختہ بنت عدیہ بن سہیل بن عمرو تھیں۔

اولاد..... محمد بن عبد الرحمن کے ہاں قاسم و فاختہ پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ ام علی بنت یسار بن قیس بن الحارث بن الحارث بن عبد مناة بنی کنانہ سے تھیں۔

خالد و ابو بکر و سلمہ و ہشام و حمہ و ام حکیم ان سب کی والدہ ام سلمہ بنت عبد اللہ بن ابی احمد بن جحش تھیں،

مغیرہ بن عبد الرحمن۔ ابن الحارث بن ہشام بن المغیرہ ان کی والدہ سعدی بنت عوف بن خارجہ ابن سنان بن ابی حارثہ بن مرہ بن نضہ بن غیظ بن مرہ تھیں
مغیرہ کی کنیت ابو ہاشم تھی۔

اولاد..... مغیرہ بن عبد الرحمن کے ہاں حارث و معاویہ و سعدی پیدا ہوئیں۔ ان سب کی عوالدہ ام البنین حبیب بن یزید بن الحارث بنی مرہ کی تھیں۔

عینیہ و ام البنین ان دونوں کی والدہ فارغہ بنت سعید بن عینیہ بن حصن بن حذیفہ ابن بدر الغزازی تھیں۔
ابراہیم و یسع ایک ام ولد سے تھے اور یحییٰ و سلمہ ایک ام ولد سے تھے۔

عبد الرحمن و ہشام و ابو بکر ان تینوں کی والدہ ام یزید بنت الاضحت بنی جعفر ابن کلاب میں سے تھیں۔

عثمان و صدقہ و ربیعہ ان سب کی والدہ یسیم بنت صدقہ بن شعیت قبیلہ کلب کے بنی خباب میں سے تھیں۔

محمد، ان کی والدہ ام خالد بنت خالد بن محمد بن عبد اللہ بن زہیر بن ابی امیہ ابن المغیرہ تھیں۔

ام البنین ان کی والدہ ام البنین بنت عبد اللہ بن حظلہ بن عبیدہ بن مالک بن جعفر تھیں۔

ربیعہ ان کی والدہ قریبہ بنت واقع بن حکیمہ بن نجیہ بن ربیعہ بن رباح تھیں۔

آمنہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ مغیرہ بن عبد الرحمن کئی مرتبہ مجاہدین بن کے ملک شام گئے۔ وہ اس لشکر میں مسلمہ تھے جو ملک روم میں روک لئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کو عمر بن عبد العزیز نے واپس کیا ان کی بیٹائی جاتی رہی مدینے میں واپس آ گئے اور مدینے میں ہی ان کی وفات ہوئی انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ انہیں شہدا کے ساتھ احد میں دفن کیا جائے مگر ان کے متعلقین نے یہ نہیں کیا اور انہیں بقیع میں دفن کیا۔ ان سے روایت کی گئی ہت ثقتہ و قلیل الحدیث تھے، البتہ مغازی (۱ صفحہ نمبر ۲۱۵) رسول اللہ ﷺ کے بڑے راوی تھے جسے عثمان بن ابان سے حاصل کیا تھا۔ مغازی کی تعلیم ان کے ہاں بہت تھی اور ہمیں مغازی کی تعلیم کی تاکید بہت کرتے تھے۔

ابو سعید بن عبد الرحمن..... ابن الحارث بن ہشام بن المغیرہ ان کی والدہ ام رن بنت الحارث بن عبد اللہ بن الحصین ذی النضہ بنی الحارث بن کعب میں سے تھیں۔

اولاد..... ابو سعید کے ہاں محمد پیدا ہوئے ان کی والدہ میمونہ بنت عبید اللہ بن عباس بن عبد المطلب تھیں۔ ولید ان کی والدہ امامہ بنت عبد اللہ ابن الحصین ذی النضہ الحارثی تھیں۔

ابوسعید خلافت یزید بن معاویہ میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں یوم الحمرہ میں قتل کئے گئے۔

تابعین

دوسرا طبقہ

علی بن الحسینؑ..... ان کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام غزالہ تھا ان سے حسین کے بعد حسین بن علی کے آزاد کردہ غلام زبید نے نکاح کیا ان سے ان کے ہاں عبداللہ بن زبید پیدا ہوئے وہ علی بن حسین کے اخیانی بھائی تھے اور ان علی بن حسین کی اولاد حسین سے پس ماندہ اولاد تھی۔ وہ علی اصغر بن حسین تھے۔ لیکن علی اکبر بن حسین نہر کر بلا پر اپنے والد کے ساتھ قتل کر دئے گئے اور ان کی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔ چنانچہ علی اصغر بن حسین بن علی کے ہاں الحسن بن علی پیدا ہوئے جو لا ولد مر گئے اور الحسین اکبر جو لا ولد مر گئے اور ابو محمد ابو جعفر فقیہ اور عبداللہ اور ان سب کی والدہ ام عبد اللہ بنت الحسن بن علی بن ابی طالب تھیں۔ اور عمرو و زید جو کوفے میں قتل کئے گئے جس کو یوسف بن عمر نے ہشام بن عبد الملک کے زمانے میں قتل کر کے دار پر لٹکا دیا۔ اور علی بن علی و خدیجہ اور ان سب کی والدہ ایک ام ولد سے تھیں۔ اور حسین اصغر بن علی و ام علی بنت علی اور انہیں کا نام علیہ تھا اور ان دونوں کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔ اور کثم بنت علی و سلیمان کہ جن کی بقیہ اولاد نہ تھی اور ملیکہ چند ام ولد سے تھے۔ اور القاسم و ام الحسن جن کا نام حسنہ تھا اور ام الحسین و فاطمہ چند ام ولد سے تھیں۔

کر بلا میں..... علی بن حسینؑ اپنے والد کے ساتھ کر بلا میں تھے اس وقت تیرہ سال کی عمر تھی اور بیماری کی حالت میں اپنے بستر پر سو رہے تھے۔ جب حسین علیہ السلام قتل کر دیئے گئے تو ثمر بن ذی الجوشن نے کہا کہ انہیں بھی قتل کر دو۔ اس کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ کیا ہم ایسے نوخیز جوان مریض کو قتل کر دیں جس نے قتال نہیں کیا عمر بن سعد آئے۔ انہوں نے کہا کہ نہ ان عورتوں سے بولو اور نہ اس مریض سے بولو۔

علی بن حسین نے کہا کہ مجھے انہیں میں سے ایک شخص نے پوشیدہ کر دیا اور خوبی کے ساتھ میری مہمان نوازی کی میرے ساتھ خاص برتاؤ کیا۔ جب میں باہر جاتا اور ابدرا تا تو رویا کرتا اور کہتا تھا کہ اگر کسی شخص کے پاس نیکی و وفاداری ہے تو وہ اسی شخص کے پاس ہے۔

گرفتاری..... بالآخر ابن زیاد کے منادی نے ندا دی کہ خبردار جو شخص علی بن حسین کو پائے وہ انہیں میرے

پاس لے

آئے ان کے بارے میں تین سو درہم ہیں (کچھ روپے انعام) مقرر کیا ہے۔

اللہ کی قسم وہ شخص روتا ہوا میرے پاس آیا میرے ہاتھ گردن کی طرف باندھنے لگا اور کہنے لگا کہ میں ڈرتا

ہوں اللہ کی قسم وہ مجھے ان لوگوں کے پاس بندھا ہوا لے گیا اور ان کے حوالے کر دیا اور تین سو درہم لے لئے میں ان درہموں کو دیکھ رہا تھا۔

میں گہ فٹا کر کے ابن زیاد کے پاس پہنچا دیا گیا اس نے کہا کہ آپ کا نام کیا ہے میں نے کہا کہ علی بن حسین پوچھا کہ کیا اللہ نے علی کو قتل نہیں کر دیا۔ میں نے کہا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے جن کا نام بھی علی تھا انہیں لوگوں نے قتل کر دیا اس نے کہا کہ نہیں اللہ نے اسے قتل نہیں کیا میں نے کہا کہ اللہ بتونی الانفس حین موتھا (۱) اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت لے لیتا ہے)۔

قتل سے بچ گئے..... اس نے ان کے قتل کا حکم دیا نہ بن بنت علی (بن ابی طالب) نے چلا کر کہا کہ اے ابن زیاد تجھے ہم لوگوں کے خون (جو تو کر چکا) کافی ہیں میں اللہ کے واسطے تجھ سے درخواست کرتی ہوں مجھینان کے ساتھ قتل کئے بغیر انہیں قتل نہ کرنا اس نے انہیں چھوڑ دیا۔

حسین کا اسباب اور ان کے بقیہ متعلقین جب یزید بن معاویہ کے پاس لائے گئے اور وہ لوگ اس کے پاس داخل کئے گئے تو اہل شام میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ ان لوگوں کے قیدی ہمارے لئے حلال ہیں۔ علی بن حسین نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ذلیل ہے یہ تیرے لئے نہیں ہے جب تک تو ہماری ملت سے باہر نہ ہو جائے۔ اور ہمارے خلاف دین نہ اختیار کر لے۔

یزید نے دیر تک ٹٹکیوں سے دیکھا اور شامی سے کہا کہ بیٹھ اور علی بن حسین سے کہا کہ اگر آپ چاہیں ہمارے پاس قیام کریں تاکہ ہم آپ کے ساتھ احسان کریں اور آپ کے لئے آپ کا حق پہنچائیں تو آپ قیام کیجئے اور اگر آپ چاہیں کہ میں آپ کو آپ کے شہر واپس کر دوں تو میں یہ بھی کر سکتا ہوں۔

علی نے کہا کہ نہیں مجھے میرے شہر کو واپس کر دو اس نے انہیں ان کے شہر واپس کر دیا اور ان کے ساتھ احسان کیا۔

کنیت..... ابو جعفر سے مروی ہے کہ علی بن حسین کی کنیت ابوالحسین تھی اور دوسری حدیث میں ہے کہ ان کی کنیت ابومحمد تھی۔

محبت..... عیز ابن حریت سے مروی ہے کہ میں ابن عباس کے پاس تھا کہ علی بن حسین آئے انہوں نے کہا کہ حبیب ابن حبیب کو مرحبا۔

نصر بن اوس سے مروی ہے کہ میں علی بن حسین کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو انہوں نے کہا کہ قبیلہ طے میں سے انہوں نے کہا کہ خدا تمہیں زندہ رکھے اور تمہاری قوم کو زندہ رکھے جن کی طرف تم نے نسبت کی۔ تمہارا قبیلہ بڑا اچھا قبیلہ ہے میں نے کہا کہ آپ کون ہیں انہوں نے کہا کہ میں علی بن حسین ہوں میں نے کہا کہ کیا وہ اپنے والد کے ساتھ قتل نہیں کئے گئے انہوں نے کہا کہ اے میرے پیارے فرزند اگر وہ قتل کر دئے جاتے تو تم انہیں نہ دیکھتے۔

ہد یہ میں احتیاط..... مقبری سے مروی ہے کہ مختار نے علی بن حسین کو ایک لاکھ درہم بھیجے انہوں نے قبول کرنا بھی پسند نہیں کیا اور واپس کرنے سے بھی ڈرے۔ انہوں نے ان کو لے لیا اور اپنے پاس رہنے دیا۔ جب مختار قتل کر دیا گیا تو علی بن حسین نے عبد الملک بن مروان کو لکھا کہ مختار نے مجھے ایک لاکھ درہم بھیجے تھے۔ میں نے انہیں واپس کرنا بھی پسند نہیں کیا اور انہیں لینا بھی ناپسند کیا وہ میرے پاس ہیں لہذا کسی کو بھیجو کہ وہ انہیں لے لے۔ عبد الملک نے لکھا کہ اے بھتیجے آپ انہیں لے لیجئے وہ میں نے آپ کے لئے حلال کر دئے ہیں انہوں نے ان کو قبول کر لیا۔

مختار پر لعنت..... عیسیٰ بن دینار موزن سے مروی ہے کہ میں نے ابی جعفر سے مختار کو دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ علی بن حسین کعبے کے دروازے پر کھڑے ہوئے مختار پر لعنت کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اللہ مجھے آپ پر فدا کرے آپ اس پر لعنت کرتے ہیں حالانکہ وہ محض آپ ہی لوگوں کے بارے میں ذبح کیا گیا انہوں نے کہا کہ وہ بڑا جھوٹا تھا اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولا کرتا تھا۔

تقیہ کے بغیر نماز پڑھنا... ابی جعفر سے مروی ہے کہ ہم لوگ تھکے کے بغیر ان لوگوں کیچھے نماز پڑھتے ہیں اور میں علی بن حسین پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ بھی ان لوگوں کے پیچھے تھکے کے بغیر نماز پڑھتے تھے۔ علی بن حسین سے مروی ہے کہ ام بالمعروف اور نبی عن المنکر کا چھوڑنے والا کتاب اللہ کو اپنے پس پشت پھینک دینے والے کی طرح ہے سوائے کہ وہ اس سے ڈرتا ہو کہا گیا کہ اس کا خوف کیا ہے انہوں نے کہا کہ سرکش ظالم سے ڈرے کہ وہ اس پر ظلم کرے گا یا شرارت کرے گا۔

محبت کی ترغیب..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے علی بن حسین سے کہا کہ ہم سے اسلامی محبت کرو کیونکہ اللہ کی قسم ہمارے متعلق تمہارے اقوال برابر ہے یہاں تک کہ تم نے ہمیں لوگوں کے نزدیک قابلِ نفرت بنا دیا ان کی تعریف..... عبید اللہ بن عبد الرحمن بن موہب سے مروی ہے کہ ایک جماعت علی بن حسین کے پاس آئی اور ان کی تعریف کی انہوں نے کہا کہ تم لوگ کس قدر جھوٹے ہو کس قدر اللہ پر جرات کرنے والے ہو ہم اپنی قوم کی صالحین میں سے ہیں اور ہمیں یہی کافی ہے کہ ہم اپنی قوم کے صالحین میں سے ہیں۔

زہری کو تسلی دینا..... یزید بن عیاض سے مروی ہے کہ زہری سے قتلِ خطا سرزد ہو گیا تو وہ نکلے اور اپنے متعلقین کو چھوڑ دیا۔ اور ایک خیمہ نصب کر لیا اور کہا کہ مجھ پر کسی مکان کی چھت سایہ فگن نہ ہوگی ان کے پاس سے علی بن حسین گزرے اور کہا کہ اے ابن شہاب تمہاری مایوسی تمہارے گناہ سے بہت زیادہ ہے اللہ سے ڈرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ اس مقتول کے متعلقین کو خون بہا بھیج دو اور خود اپنے متعلقین کے پاس واپس جاؤ۔ زہری کہا کرتے تھے کہ علی بن حسین کا سب سے زیادہ مجھ پر احسان ہے

آزاد کردہ باندی سے نکاح..... عثمان بن عثمان سے مروی ہے کہ علی بن حسین نے ایک لڑکی کا اپنے آزاد کردہ غلام سے نکاح کیا اور اپنی ایک لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔ عبد الملک بن مروان نے اس واقعے پر انہیں لکھ کر اس پر عار دلائی۔ علی نے اسے لکھا کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کے اندر اچھا نمونہ ہے رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حنی کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور زید بن حارثہ کو آزاد کر کے ان سے اپنی پھوپھی کی بیٹی زینب بنت جحش کا نکاح کر دیا۔

حق کی واپسی..... عبد اللہ بن علی بن حسین سے مروی ہے کہ جب حسین قتل کر دئے گئے تو مروان نے میرے والد سے کہا کہ آپ کے والد نے میرے والد سے چار ہزار دینار مانگے تھے مگر وہ میرے پاس موجود نہ تھے۔ آج میرے پاس موجود ہیں اگر آپ چاہیں تو لے لیجئے۔ والد نے وہ لے لئے۔ اولاد مروان میں سے کسی نے ان کے متعلق کچھ نہ کہا یہاں تک کہ جب ہشام بن عبد الملک خلیفہ ہوا تو اس نے والد سے کہا کہ ہمارا وہ حق کیا ہوا جو آپ لوگوں کی طرف ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ محفوظ و قابل شکر گزاری ہے اس نے کہا کہ وہ آپ ہی کا ہے۔

شعیب بن ابی حمزہ سے مروی ہے کہ زہری جب علی بن حسین کا ذکر کرتے تھے تو کہتے کہ وہ اپنے اہل بیعت میں سب سے زیادہ اور سب سے بہتر عبادت گزار اور مروان بن حکم و عبد الملک بن مروان کو ان سب سے زیادہ محبوب تھے۔

واپسی..... ابی جعفر سے مروی ہے کہ ان سے یوم الحرحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اس میں کوئی آپ کے اہل بیعت میں سے بھی نکلا تھا۔ انہوں نے کہا کہ نہ اس میں آل ابی طالب میں سے کوئی نکلا اور نہ ابی عبد المطلب میں سے وہ لوگ اپنے گھروں میں ہی رہے۔ پھر جب صرف آیا اور اس نے لوگوں کو قتل کیا اور عقیق کو گیا تو اس نے میرے والد علی بن حسین کو دریافت کیا کہ آیا وہ موجود ہیں کہا گیا کہ ہاں اس نے کہا کہ مجھے کیا ہوا کہ میں انہیں نہیں دیکھتا۔

والد کو معلوم ہوا تو اس کے پاس آئے ہمراہ محمد بن علی ابن الحنفیہ کے دونوں بیٹے ابو ہاشم عبد اللہ اور حسن بھی تھے۔ جب اس نے والد کو دیکھا تو انہیں مرحبا کہا اور ان کے لئے اپنے تخت پر گنجائش کر دی۔ پوچھا کہ آپ میرے بعد کیسے رہے انہوں نے کہا کہ میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ سرف نے کہا کہ امیر المؤمنین نے مجھے آپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے والد نے کہا کہ اللہ امیر المؤمنین کو صلہ دے۔ پھر اس نے ابو ہاشم اور حسن فرزند ان محمد کو دریافت کیا تو میں نے کہا کہ وہ دونوں میرے چچا کے بیٹے ہیں اس ان دونوں کو مرحبا کہا اور وہ سب اس کے پاس سے واپس ہوئے۔

عبید اللہ کے پاس..... مالک بن انس سے مروی ہے کہ علی بن حسین بن علی بن ابی بطلاب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کے پاس ان سے کچھ پوچھنے کے لئے آئے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کے ساتھی ان کے پاس تھے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ علی بن حسین بیٹھ گئے نماز سے فارغ ہو کر عبید اللہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے۔ ان لوگوں

نے کہا کہ اللہ آپ سے فائدہ حاصل کرنے والا بنائے آپ کے پاس یہ شخص آیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے فرزند اور ان کے جانشین ہیں اور آپ سے کچھ دریافت کرتے ہیں۔ عبید اللہ نے ان لوگوں کو جواب دیا کہ افسوس ہے جو اس شان کو طلب کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ مشقت بھی اٹھائے۔

سائل کا اکرام..... ایک شیخ ہے جن کا نام مستقیم تھا مروی ہے کہ ہم علی بن حسین کے پاس رہتے تھے ان کے پاس سائل آتا تو کھڑے ہو جاتے اور اسے دیتے اور کہتے کہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں پڑنے سے پہلے اللہ کے ہاتھ میں پڑتا ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

مسعود بن مالک سے مروی ہے کہ مجھ سے علی بن حسین نے کہا کہ سعید ابن جبیر کیسے ہیں؟ میں نے کہا کہ نیک ہیں انہوں نے کہا وہ ایسے شخص ہیں جو ہمارے پاس سے گزرتے ہیں تو ہم ان سے فرائض اور اشیاء دریافت کرتے ہیں جن کے ذریعے سے اللہ ہمیں فائدہ دیتا ہے بے شک وہ چیز ہمارے پاس نہیں ہے جس کی یہ اہل عراق ہم پر تہمت لگاتے ہیں۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ علی بن حسین نے کہا کہ اللہ کی قسم عثمان حق کے طور پر قتل نہیں کئے گئے۔

نماز میں حالت..... عبد اللہ بن ابی سلیمان سے مروی ہے کہ علی بن حسین جب چلتے تھے تو ان کے ہاتھ ران سے آگے نہیں بڑھتے تھے اور نہ وہ اپنے ہاتھ ہلاتے تھے۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو لرزہ طاری ہو جاتا ان سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا انہوں نے کہا کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوں اور کس سے مناجات کرتا ہوں۔

صبر کی تلقین..... علی بن محمد سے مروی ہے کہ علی بن حسین جنگ سے منع کرتے تھے اہل خراسان کی ایک جماعت ان سے ملی انہوں نے اس ظلم کی شکایت کی جو انہیں اپنے والیوں سے پہنچتا تھا، علی نے ان لوگوں کو صبر اور بازرہنے کا حکم دیا اور کہا کہ میں وہی کہتا ہوں جو یحییٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزيز الحکیم (اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اگر تو انہیں معاف کر دے تو بے شک تو عزت والا اور حکمت والا ہے)۔

اسلم کو ساتھ بٹھانے کی وجہ..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ علی بن حسین اپنی سواری پر اس طرح مکہ کی جانب روانہ ہوتے اور واپس آتے کہ اسے کوڑا نہیں مارتے تھے۔ اور حضرت عمر کے غلام اسلم کو اپنے ساتھ بٹھا لیتے۔ قریش کے ایک شخص نے کہا کہ آپ قریش کو چھوڑ کر بنی عدی کے ایک غلام کو اپنے ساتھ بٹھا لیتے ہیں۔ علی نے کہا کہ انسان صرف اس جگہ بیٹھتا ہے جہاں اسے نفع ہوتا ہے۔

المباحثون..... یزید بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے علی بن حسین و سلیمان بن یسار کو دیکھا کہ دونوں قبروں و منبر کے درمیان سورج بلند ہونے تک بیٹھ کر باتیں کرتے اور آپس میں تذکرہ کرتے۔ جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تو

عبداللہ بن ابی سلمہ انہیں کوئی سورۃ پڑھ کر سنا تے پھر جب پڑھنے سے فارغ ہو جاتے تو وہ لوگ دعا کرتے حماد نے کہا کہ وہ الماشون تھے۔

خضاب..... علی بن حسین سے مروی ہے کہ وہ سیاہی سے خضاب کرتے تھے۔

موسیٰ بن ابی حبیب الطامی سے مروی ہے کہ میں نے علی بن حسین کو مہندی اور نیل سے خضاب کرتے دیکھا۔

لباس..... حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ علی بن حسین کی زرد خز کی چادر تھی وہ جمعہ کو اوڑھتے تھے۔

عثمان بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے علی بن حسین کے بدن پر خز کی چادر اور خز کا جبہ دیکھا۔
ابی جعفر سے مروی ہے کہ علی بن حسین کو عراق سے کھالوں کا ایک جبہ ہدیہ بھیجا گیا وہ اسے پہنتے تھے مگر جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اسے اتار دیتے۔ ابی جعفر سے مروی ہے کہ علی بن حسین کا لومڑی کی کھالوں کا جبہ تھا وہ اسے پہنتے تھے مگر جب نماز پڑھتے تو اسے اتار دیتے۔

نصر بن اوس الطائی سے مروی ہے کہ میں نے علی بن حسین کے پاس گیا جو اس حالت میں تھے کہ بدن پر سرخ پرانی چادر تھی اور بال کندھوں تک چھوٹے ہوئے تھے۔

یزید بن حازم سے مروی ہے میں نے علی بن حسین کے جسم پر ایک کردی موٹا طیلسان اور یمنی موٹے موزے دیکھے۔

سادگی..... علی بن حسین سے مروی ہے کہ وہ خز کی چادر پچاس دینار میں خریدتے اس میں سردی کا موسم گزارتے پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت خیرات کر دیتے مصر کے شہر الماشون کی بنی ہوئی دو چادروں میں ایک دینار کی ہوتیں گرمی گزار دیتے۔ بیچ میں مختلف کپڑے پہن لیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ من حرم زینتہ اللہ العلیٰ اخرج (اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی کس نے حرام کی) عمامہ باندھتے تھے عیدیں میں ان کے لئے مشکیزے میں جھاگ کے بغیر نمیز بنائی جاتی تھی۔ جب احرام اتار دہ کرتے تھے تو غسل کے بعد تیل یا خوشبو لگاتے تھے۔

عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے مروی ہے کہ علی بن حسین سر پر سفید عمامہ باندھتے اور پس پشت شملہ (بروایت ابن ابی اویس) ایک بالشت یا قدرے لٹکالیے تھے۔

احتیاط..... ابو جعفر سے مروی ہے کہ علی بن حسین بیت الخلاء میں گئے میں دروازے پر کھڑا تھا اور ان کے وضو کا پانی رکھ دیا تھا وہ نکلے اور کہا کہ اے میرے بیٹے میں نے کہا کہ لیبک (حاضر ہوں) انہوں نے کہا کہ میں نے بیت الخلاء میں ایسی چیز دیکھی جس نے مجھے شک میں ڈال دیا ہے میں نے کہا کہ وہ کیا چیز ہے انہوں نے کہا کہ میں نے

کھینوں کو دیکھا کہ نجاست پر گرتی ہیں پھر اڑھ کر انسان کی کھال پر بیٹھتی ہیں، میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک کپڑا بناؤں کہ جب بیت الخلا جاؤں تو اسے پہن لوں پھر کہا کہ مجھے ایسی چیز کی گنجائش نہیں جس کی لوگوں کو گنجائش نہ ہو۔

ابی جعفر سے مروی ہے کہ ان کے والد علی بن حسین نے دو مرتبہ اپنا مال اللہ کے اور اپنے درمیان تقسیم کر دیا (جیسی آدمی دولت اللہ کو دے دی اور آدمی خود اپنے لئے رکھ لی) اور کہا کہ اللہ اس گناہ گار مومن پسند کرتا ہے جو توبہ کرنے والا ہو۔

حج کا معمول..... عبداللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے کہ علی بن حسین (زمانہ حج میں) عرفہ کی رات مزدلفہ کی صبح جب واپس ہوتے تو معمولی رفتار سے چلتے اور کہتے کہ ابن زبیر جب اپنی سواری کو اپنے ہاتھ پاؤں سے مارتے تھے تو وہ درستی پر نہ تھے۔ علی بن حسین ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو سفر میں جمع کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ یہی کرتے تھے حالانکہ نہ آپ جلدی میں ہوتے اور نہ خوف میں۔

جعفر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ علی بن حسین جمار کی طرف (جہاں منیٰ میں رمی کی جاتی ہے) پیدل جاتے تھے منیٰ میں ان کا ایک مکان تھا۔ جب اہل شام انہیں تکالیف دینے لگے تو وہ مقام قرین الثعالب یا قرین الثعالب کے قریب منتقل ہو گئے وہ سوار ہوتے اور جب وہ اپنی منزل میں آ جاتے تو جمار تک پیدل چلتے۔

بچوں سے حسن سلوک..... نصر بن اوس سے مروی ہے کہ علی بن حسین اپنا ہاتھ کھجور پر ڈالتے اور بوڑھے اور بچے کو برابر دیتے۔

حسین بن علی سے مروی ہے کہ ہمارے والد علی بن حسین آئے میں اور جعفر ایک احاطہ میں کھیل رہے تھے والد نے محمد بن علی سے کہا کہ جعفر پر کتنا زمانہ گزرا انہوں نے کہا کہ سات سال انہوں نے کہا کہ انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو۔

مختلف لوگوں کی صبح..... ابن عمرو سے مروی ہے کہ میں علی بن حسین کے پاس گیا اور کہا کہ اللہ آپ کی اصلاح کرے آپ نے کس حالت میں صبح کی، انہوں نے کہا کہ میں اہل مصر کے کسی بوڑھے کو تمہاری طرح خیال نہیں کرتا تھا کہ وہ نہیں جانتا کہ ہم نے کس حالت میں صبح کی، لیکن جب تم نہیں جانتے کہ ہم نے کس حالت میں صبح کی یا تمہیں نہیں معلوم تو میں تمہیں بتاؤں گا۔

ہم نے اپنی قوم میں اس طرح صبح کی جس طرح بنی اسرائیل نے فرعون والوں میں جوان کے بیٹوں کو ذبح کرتے اور عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے ہمارے بوڑھے اور ہمارے سردار نے اس طرح صبح کی کہ منبروں پر ان کی بدگوئی یا گالی سے ہمارے دشمن کے پاس قربت حاصل کی جاتی ہے۔

قریش نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ شمار کرتے ہیں کہ تمام عرب پر انہیں فضیلت ہے اس لئے کہ محمد ﷺ انہی میں سے ہیں۔ آپ کے بغیر ان کی کوئی فضیلت شمار نہیں کی جاسکتی، اور عرب نے اس حالت میں صبح کی کہ بھی قریش کے لئے اس کا اقرار کرتے ہیں۔

عرب نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں غم پر فضیلت حاصل ہے اس لئے کہ محمد ﷺ انہی میں سے ہیں آپ کے بغیر ان کی فضیلت شمار نہیں کی جاسکتی۔ غم نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ بھی عرب کے لئے اس کا اقرار کرتے ہیں۔

اگر عرب سچ کہتے ہیں کہ انہیں عجم پر فضیلت حاصل ہے اور قریش سچ کہتے تھے کہ انہیں عرب پر فضیلت حاصل ہے کہ محمد ﷺ انہی میں سے ہیں تو ہم اہل بیت کو قریش پر فضیلت حاصل ہے اس لئے کہ محمد ﷺ ہم میں سے ہیں انہوں نے اس حالت میں صبح کی کہ ہمارا حق لیتے تھے اور ہمارا حق نہ پہچانتے تھے تم نہیں جانتے کہ ہماری کیا گزری تو جان لو کہ اس طرح گزر گئی۔

معزولی..... راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ ان لوگوں کو سنانا چاہتے تھے جو لوگ بیت اللہ میں موجود تھے ابی جعفر سے مروی ہے کہ ہشام بن اسماعیل علی بن حسین اور ان کے اہل بیت کو ایذا دیا کرتا تھا منبر پر اس کے متعلق بیان کرتا تھا اور علی کی بدگوئی کرتا جب ولید بن عبد الملک والی بنا تو اس نے اسے معزول کر دیا اور لوگوں کے سامنے اسے کھڑا کیا۔ راوی نے کہا کہ ہشام کہا کرتا تھا کہ خدا کی قسم میرے نزدیک سب سے اہم علی بن حسین ہیں میں کہا کرتا تھا کہ وہ نیک مرد ہیں ان کی بات سنی اور مانی جاتی ہے۔

ہشام بن اسماعیل کو مواخذہ کے لئے لایا گیا تو علی بن حسین نے اپنے لڑکوں اور حامیوں کو جمع کر کے منع کر دیا کہ اس شخص کو کچھ نہ کہیں۔

علی بن حسین اپنی کسی ضرورت سے صبح کو ادھر سے گزرے سامنا ہوا تو ہشام بن اسماعیل نے ان سے پکار کر کہا کہ اللہ يعلم حیث بجعل و مالا لہ اللہ جانتا ہے جہاں وہ اپنی چیمبری رکھتا ہے۔

رد عمل..... عبد اللہ بن حسین سے مروی ہے کہ جب ہشام بن اسماعیل معزول کر دیا گیا تو انہوں نے ہمیں ان سے ان امور کا انتقام لینے سے منع کر دیا جنہیں ہم لوگ ناگوار سمجھتے تھے۔ جب والد نے ہمیں جمع کیا تو کہا کہ یہ شخص معزول کر دیا گیا اور اسے لوگوں کے سامنے کھڑا کرنے کا حکم دیا گیا لیکن تم میں سے کوئی شخص ہرگز اس کی روک ٹوک نہ کرے۔ میں نے کہا کہ اے میرے والد یہ کیوں اللہ کی قسم اس کا نقش ہمارے نزدیک بہت برا ہے۔ اور ہمیں بھی ایسے ہی دن کی تلاش تھی انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے ہم اس کو اللہ کچھ اے کرتے ہیں اللہ کی قسم آل حسین میں سے کسی نے ایک حرف بھی نہ کہا یہاں تک اس کی حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

وفات..... ابی جعفر سے مروی ہے کہ علی بن حسین نے وصیت کی کہ ان کی موت کی کسی کو اطلاع نہ دی جائے انہیں لے چلنے میں جلدی کی جائے سوئی کپڑے کا کفن دیا جائے اور عطر میت میں مشک شامل نہ کیا جائے۔ عبد اللہ بن محمد عقیل سے مروی ہے کہ جب علی بن حسین کی وفات ہوئی تو ابو جعفر نے علی بن حسین کی ایک ام ولد کو ان کی شرم گاہ کو غسل دینے کا حکم دیا۔

عبد الحکیم بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے مروی ہے کہ علی بن حسین کی وفات ۹۴ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا اس سال کو فتحیہ کی کثرت انتقال کی وجہ سے سنۃ القہبا کہا جاتا ہے۔

حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ میرے والد علی بن حسین کی وفات ۹۴ھ میں ہوئی ہم نے ان پر بقیع میں نماز جنازہ پڑھی فضل بن دکین کہتے تھے کہ ان کی وفات ۹۲ھ میں ہوئی ان کے اہل بیت اور اہل شہر نے ایسی کوئی چیز نہیں کی جس سے میں انہیں جانتا۔

جعفر بن محمد سے مروی ہے کہ جب علی بن حسین کی وفات ہوئی تو وہ اٹھاون سال کے تھے۔

واقعہ کربلا میں شرکت کرنے کی وجہ..... محمد بن عمر نے کہا کہ یہ تمہیں اس بات پر دلالت کرے گا کہ علی بن حسین تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں واقعہ کربلا میں اپنے والد کے ساتھ تھے۔ جن لوگوں نے کہا کہ وہ بچے تھے کہ سبزہ کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا ان کا قول کوئی چیز نہیں لیکن وہ اس روز بیمار تھے انہوں نے جنگ نہیں کی وہ اس زمانے میں کس طرح اس حالت میں ہو سکتے ہیں کہ ان کے سبزہ کا آغاز نہ ہوا ہو حالانکہ ان کے ہاں ابو جعفر محمد بن علی پیدا ہو چکے تھے ابو جعفر جابر بن عبد اللہ سے ملے ہیں اور لوگوں نے ان سے روایت کی ہے اور جابر کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی

نماز جنازہ..... مقبری سے روایت ہے کہ جب علی بن حسین کو رکھا گیا کہ ان پر نماز پڑھی جائے تو لوگ اور اہل مسجد (نبوی) ان پر ٹوٹ پڑے سعید بن مسیب تنہا رہ گئے تو خشرم نے سعید بن مسیب سے کہا کہ اے ابو محمد آپ مکان صالح میں اس مرد صالح کے پاس حاضر نہیں ہوتے سعید نے کہا کہ مجھے مسجد میں دو رکعت پڑھنا اس مرد صالح کے پاس مکان صالح میں حاضر ہونے سے زیادہ پسند ہے۔

شہم بن نسطاس سے مروی ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار کو دیکھا کہ ان کی جانب روانہ ہوئے انہوں نے ان پر نماز پڑھی اور ان کے ساتھ گئے وہ کہتے تھے کہ مجھے جنازے میں حاضر ہونا نفل نماز سے زیادہ پسند ہے۔

خوراک..... شیبہ بن نعمان سے مروی ہے کہ علی بن حسین کو بخیل کہا جاتا تھا جب ان کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے ان کی یہ حالت پائی کہ مدینے کے سو گھر والوں کو پوشیدہ خوراک دیتے تھے لوگوں نے کہا کہ علی بن حسین ثقہ و مامون و کثیر الحدیث اور عالی مرتبہ و بلند پایا و پرہیزگار تھے۔

عبد الملک بن مغیرہ..... ابن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ان کی والدہ ام ولد تھیں

اولاد..... عبد الملک کے ہاں خدیجہ بنت عبد الرحمن و نوفل و اسحاق و یزید و ضریبہ و حبابہ پیدا ہوئیں۔ ان سب کی والدہ ام عبد اللہ بنت سعید بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب تھیں۔

عبد الملک کی کنیت ابو محمد تھی قلیل الحدیث تھے۔ ان کی وفات عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں ہوئی۔

ابو بکر بن سلیمان... ابن حمہ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عوج بن عدی بن کعب ان کی والدہ امتہ بنت المسیب بن صلی بن عابد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔

اولاد..... ابو بکر بن سلیمان کے ہاں محمد و عبد اللہ اور چند لڑکیاں پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔

حارث ان کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔

ام کلثوم ان کی والدہ دختر شافع بن اس بن عبد بنی معیص بن عامر بن لوی میں سے تھیں۔

ابو بکر بن سلیمان نے سعید بن ابی وقاص سے سنا ہے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے

ان کے بھائی عثمان بن سلیمان..... ابن ابی حمہ بن حذیفہ بن غانم ان کی والدہ میمونہ بنت قیس بن ربیعہ بن ربیعان بن حارثان بن نصر بن عمرو بن ثعلبہ بن کنانہ بن عمرو بن قیس قبیلہ فہم سے تھیں۔

اولاً و..... عثمان بن سلیمان کے ہاں عمرو محمد پیدا ہوئے، ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں عثمان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عبد الملک بن مروان..... ابن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ عائشہ بنت معاویہ بن المغیرہ بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھیں۔

عبد الملک بن مروان کے ہاں ولید پیدا ہوئے جو والی خلافت ہوئے اور سلیمان کہ وہ بھی والی خلافت ہوئے مروان اکبر جو لا ولد مر گئے اور داؤد کہ وہ بھی لا ولد مر گئے اور عائشہ ان سب کی ام الولید بنت العباس بن جرد بن الحارث بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن الحارث بن قطیعہ بن عبس بن بغیض تھیں۔

خلیفہ یزید بن عبد الملک اور مروان اور معاویہ جو لا ولد مر گئے ان سب کی والدہ عائشہ بنت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔

ہشام بن عبد الملک جو والی خلافت ہوئے ان کی والدہ ام ہشام بنت ہشام بن اسماعیل بن ہشام بن الولید بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔

ابوبکر بن عبد الملک ان کا نام بکار تھا ان کی والدہ عائشہ بنت موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ التیمی تھیں۔

حکم بن عبد الملک جو لا ولد مر گئے ان کی والدہ ام ایوب بنت عمرو بن عثمان بن عفان تھیں، ام ایوب کی والدہ ام الحکم بنت زویب بن حنظلہ بن عمرو بن کلیب الاعمی ابن اصرم بن عبد اللہ بن قمر بن حشیہ بن سلول تھیں۔

عبد اللہ بن عبد الملک و مسلمہ و منذر و عنہ و محمد سعید الخیر و حجاج مختلف ام ولد سے تھے۔

فاطمہ بنت عبد الملک جس سے عمر بن عبد العزیز بن مروان نے نکاح کیا۔ ان کی والدہ المغیرہ بنت المغیرہ بن خالد بن العاص بن ہشام بن المغیرہ تھیں۔

ابتدائی حالات..... عبد الملک کی کنیت ابو الولید تھی عثمان بن عفان کی خلافت میں ۲۶ھ میں ان کی

ولادت ہوئی یوم الدار میں اپنے والد کے ساتھ تھے۔ اس وقت عمر دس سال کی تھی انہوں نے ان لوگوں کا حال اور ان کی بات یاد رکھی۔ مسلمان ۴۲ھ میں سرما میں بغرض جہاد ملک روم گئے۔ وہ پہلا سرمائی جہاد تھا کہ وہ لوگ اس کے لئے وہاں گئے۔ معاویہ نے اہل شہر پر عبد الملک بن مروان کو عامل بنایا اس زمانے میں سولہ سال کے تھے۔ عبد الملک بن مروان نے لوگوں کو بحری سفر کرایا۔

چار عادتیں .. محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک سے مروی ہے کہ غنم نے ایک شیخ کو کثیر بن صلت کے مکان

کے پاس بیان کرتے سنا کہ ایک روز معاویہ بن سفیان نے اجلاس کیا ان کے ساتھ عمرو بن العاص بھی تھے۔ عبد الملک بن مروان ان دونوں کے پاس سے گزرے تو معاویہ نے کہا کہ یہ نوجوان کس قدر باادب اور مروت والا ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا کہ امیر المؤمنین اس نوجوان نے چار عادتیں اختیار کر لیں اور تین خصلتیں ترک کر دیں۔ جب بات کرتا ہے تو خوش گفتاری سے کرتا ہے اور اس سے بات کی جاتی ہے تو ہمہ تن سماعت بن جاتا ہے جب

ملاقات کرتا ہے تو خندہ پیشانی سے کرتا ہے اور اس کی مخالفت کی جائے تو بہت کم بار ڈالتا ہے جس گفتگو سے عذر کیا جاتا ہے تو اسے ترک کر دیتا ہے۔ کمینہ لوگوں کی صحبت سے عذر کرتا ہے اور ایسے شخص سے مزاح کو ترک کرتا ہے جس کی عقل و مروت پر بھروسہ نہیں۔

مقبری سے مروی ہے کہ عبد الملک بن مروان اپنے والد کی زندگی اور ان کی گورنری کے زمانے میں ایام حجاز تک مدینہ منورہ میں رہے جب اہل مدینہ نے حملہ کیا اور یزید بن معاویہ کے عامل عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا اور بنی امیہ کو بھی نکال دیا تو عبد الملک اپنے والد کے ساتھ روانہ ہوئے۔ راستے میں مسلم بن عقبہ سے جسے یزید بن معاویہ نے ایک لشکر کے ساتھ اہل مدینہ کی طرف بھیجا تھا۔

اندریشہ..... مروان و عبد الملک بن مروان جن کے چچا نکلی ہوئی تھی اس کے ساتھ واپس ہوئے عبد الملک ذی حشب میں رہ گئے۔ انہوں نے ایک قاصد کو حکم دیا کہ خثیم میں قیام کرے جو مدینہ ذی حشب کے درمیان مدینہ سے بارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ اور دوسرے قاصد کو حکم دیا کہ جنگ میں حاضر ہو کر ان کے پاس اس کی خبر لائے انہیں خطرہ تھا کہ حکومت اہل مدینہ کی ہو جائے گی۔

خوشخبری..... عبد الملک نے ذی حشب میں مروان کے محل میں بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے کہ قاصد اپنا کپڑا ہلاتا ہوا آیا عبد الملک نے کہا کہ بے شک یہ خوشخبری دینے والا ہے ان کے پاس وہ قاصد آیا جو خثیم میں تھا اور خبر دی کہ اہل مدینہ قتل کر دئے گئے اور شامی فوج شہر میں داخل ہو گئی، عبد الملک نے سجدہ شکر ادا کیا اور صحت پانے کے بعد مدینہ میں داخل ہوئے۔

حالات کی خبر..... محمد بن عمر کے علاوہ اور مؤرخین نے کہا کہ اہل مدینہ نے جب ان لوگوں کو نکالا تھا تو ان سے عہد و پیمان لیا تھا کہ وہ ان سے چھپ کر پہاڑی راستوں کو نہ بتائیں مگر لورنہ ان کے خلاف کسی دشمن کی مدد کریں گے۔ پھر جب انہیں وادی القرئی میں مسلم بن عقبہ ملا تو مروان نے اپنے بیٹے عبد الملک بن مروان سے کہا کہ تم مجھ سے پہلے اس کے پاس جاؤ شاید میرے بدلے تم اسے کافی ہو جاؤ۔

عبد الملک اس کے پاس گئے مسلم نے ان سے کہا کہ تمہارے پاس جو خبر ہے وہ لاؤ مجھے لوٹوں کی خبر بتاؤ اور کہو کہ تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے کہا کہ اچھا پھر اسے اہل مدینہ کی خبر دی ان کے پہاڑی راستے بتائے کہ کیونکر ان کے پاس آسکتے ہیں اور کہاں سے ان پر داخل ہوں اور کہاں اتریں۔

مروان ان کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ جو خبر تمہارے پاس ہے لاؤ اس نے کہا کہ کیا عبد الملک تمہارے پاس نہیں آئے اس نے کہا کہ ہاں تو مروان نے کہا کہ جب تم نے عبد الملک سے ملاقات کر لی ہے تو گویا مجھ سے ملاقات کر لی اس نے کہا کہ بے شک مسلم نے کہا کہ عبد الملک بھی کیسے آدمی ہیں میں نے بہت کم قریش کے لوگوں میں سے کسی شخص سے گفتگو کی ہے جو ان کے مشابہ ہو۔

ابن زبیر کے جھگڑے پر تاثرات..... اہل اردن میں سے ایک شخص سے مروی ہے کہ مسلم بن عقبہ

مدینہ آنے کے وقت ہم لوگ اس کے ساتھ تھے ذی انورہ کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو اتفاق سے ایک خوبصورت خوش آویز نوجوان کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا تھوڑی دیر تک ہم نے اس باغ میں چکر لگایا۔ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے مجھ سے کہا کہ اے اللہ کے بندے کیا تم اسی لشکر میں ہو میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ کیا تم لوگ ابن زبیر سے جنگ کا ارادہ کرتے ہو میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ میں پسند نہیں کرتا روئے زمین پر جو کچھ ہے وہ سب میرے لئے ہو اور میں جنگ کے لئے ان کی جانب روانہ ہوں آج روئے زمین پر ابن زبیر سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے۔ راوی نے کہا کہ وہ نوجوان عبدالملک بن مروان تھا، عبدالملک بعد میں ابن زبیر کے ساتھ جتلا ہونے اور ان کو مسجد حرام میں قتل کر دیا۔

لوگوں نے بیان کیا کہ عبدالملک علماء و فقہاء کی صحبت میں بیٹھتے ان سے علم حاصل کرتے اور قبیل الحدیث تھے۔

خلافت کی بیعت..... محمد بن عمر نے کہا کہ ۳ ذی القعدہ ۶۴ میں بروز بدھ کو اجابہ میں مروان بن حکم سے بیعت خلافت کی گئی، پھر اس نے نہاک بن قیس الفہری کا مرج راہط میں مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا اس کے بعد عبدالملک و عبدالعزیز فرزند ان مروان نے اپنے والد کے لئے بیعت خلافت لی۔

ابی الحورث سے مروی ہے کہ یکم رمضان ۶۵ھ میں دمشق میں مروان کی وفات ہوئی اس روز عبدالملک خلافت کی طرف متوجہ ہوئے۔

ابن زبیر بمقابلہ عبدالملک..... ۱۔ اسماعیل بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ مصعب بن زبیر نے عبدالملک کی جانب نکلنے کی تیاری کی اور روانہ ہو گئے، باجمیرا میں آئے جو انبار سے تین فرسخ اسی طرف ساحل فرات پر ایک گاؤں ہے وہاں اترے عبدالملک کو معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے لشکروں کو جمع کیا اور عراق کے ارادے سے مصعب بن زبیر سے جنگ کے لئے روانہ ہوئے۔

جب روح بن زبیر سفر کی تیاری کر رہے تھے تو کہا کہ اللہ کی قسم اس دنیا کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ میں نے اپنے آپ کو اور مصعب بن زبیر کو اس حالت میں دیکھا کہ جس مقام پر ہم دونوں جمع ہوتے تھے وہاں اگر ایک رات کو بھی میں انہیں نہیں پاتا تھا تو گویا بے چین ہو جاتا تھا اور اگر وہ مجھے نہیں پاتے تھے تو وہ بے چین ہو جاتے تھے۔ میرے پاس تھوڑا کھانا بھی لایا جاتا تھا تو میں نہیں سمجھتا تھا کہ میرے لئے اس کا کھانا جائز ہے جب تک کہ میں وہ سب یا اس کا کچھ حصہ مصعب کے پاس نہ بھیج دوں، لیکن اب ہم دونوں تلوار تک پہنچ گئے یہ سلطنت کا میاب نہ ہوتی باپ یا بیٹا جو کوئی اس کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے تلوار ہی ہوتی ہے۔

عبدالعزیز کی ولی عہدی..... عبدالملک یہ گفتگو محض اس لئے کر رہے تھے کہ خالد بن یزید بن معاویہ عمرو بن سعید بن العاص دونوں ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس گفتگو کو انہوں نے ان دونوں کو سنانا چاہا تھا وہ اس زمانے میں دونوں سے ڈرتے تھے انہیں معلوم تھا کہ اہل شام کے نزدیک عمرو بن سعید سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں اور خالد بن یزید بن معاویہ کو مروان نے ولی عہد بنانے کی امید دلائی تھی مگر اس نے عبدالملک کو اور عبدالملک کے بعد

عبدالعزیز کو ولی عہد بنایا خالد مایوس ہو گیا اور امید و آس کی حالت میں عبدالملک کے ساتھ تھا۔

یحییٰ بن عبداللہ بن ابی فروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب عبدالملک دمشق سے جنگ کے ارادہ سے عراق کے لئے روانہ ہوئے تو بطنان حبیب ملیلہ کے اسی طرف تھے کہ خالد بن یزید اور عمرو بن سعید ایک جگہ جا کر بیٹھ گئے دونوں نے عبدالملک کے حال اور باوجود ان کے فریب دینے اور تقوٰیٰ سے کرنے کے ان کے ساتھ روانگی کا ذکر کیا عمرو نے کہا کہ میں تو واپس جاتا ہوں خالد نے انہیں ہمت دلائی عمرو دمشق واپس آئے اور شہر میں داخل ہو گئے حالانکہ اس زمانے میں شہر کے اطراف ایک مضبوط شہر پناہ تھی۔ انہوں نے اہل شام کو بلایا تو لوگ فوراً ان کے پاس آئے عبدالملک نے انہیں نہیں پایا تو پوچھا کہ ابوامیہ کہاں ہیں کہا گیا کہ وہ واپس گئے عبدالملک بھی لوگوں کو دمشق تک واپس لے گئے دمشق کے دروازے پر اترے سولہ دن مقیم رہے یہاں تک کہ عمرو نے اسے ان کے لئے کھول دیا اور ان سے بیعت کر لی

عمرو بن سعید کا قتل..... عبدالملک نے ان سے چشم پوشی کی پھر اسے قتل کا ارادہ کر لیا اور ایک روز انہیں بلا بھیجا عمرو بن سعید کے دل میں خیال آیا کہ یہ شر کا مقام ہے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے پاس گئے انہوں نے ایک زرہ پہنی جس سے اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھے عبدالملک کے پاس گئے اس نے ان سے تھوڑی دیر تک باتیں کیں، پھر یحییٰ بن الحکم کو حکم دیا کہ جب میں نماز کے لئے جاؤں تو ان کی گردن مار دیں۔ عبدالملک ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے ابوامیہ یہ کنویں کیسے ہیں جو ہمارے لئے کھودے جاتے ہیں انہوں نے وہ سب انہیں یاد دلایا جو ان سے سرزد ہوا تھا اور نماز کے لئے چلے گئے واپس آئے تو دیکھا کہ یحییٰ نے ان کی طرف پیش قدمی نہیں کی، عبدالملک نے انہیں گالی دی وہ خود اور ان کے ساتھی عمرو بن سعید پر بڑھے اور انہیں قتل کر دیا۔

جنگ کے لئے آئنا سامنا..... اسماعیل بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ اس سال عبدالملک نے قیام کیا مصعب سے جنگ نہیں کی مصعب واپس کوفہ چلے گئے جب اگلا سال آیا تو مصعب کوفہ سے روانہ ہوئے اور باجمیرا میں آکر مقیم ہو گئے۔ عبدالملک کو معلوم ہوا تو انہوں نے ان کی جانب روانگی کی تیاری کی۔ رجاہ بن حیوہ سے مروی ہے کہ جب عبدالملک نے مصعب کی جانب روانگی طے کر لی تو اس کے لئے تیاری کی اور اہل شام کے بہت بڑے لشکر کے ہمراہ روانہ ہوئے اور مصعب بھی بڑھے یہاں تک کہ مسکن میں دونوں کا مقابلہ ہوا لوگ جنگ کے لئے نکلے قوم میں سے بعض نے بعض کے مقابلے پر مصف باندھ لی۔ ربیعہ وغیرہ نے مصعب سے دھوکہ دیا تو انہوں نے کہا کہ آدمی کو ہر حال میں مرنے سے لہذا اللہ کی قسم اس کا کریم و احسن ہو کر مرنے سے بہتر ہے کہ وہ ان لوگوں سے گریہ و زاری کرے جنہوں نے اسے تنہا چھوڑ دیا میں کبھی ان لوگوں سے مدد نہ چاہوں گا اور نہ کسی اور سے۔

شدید جنگ..... انہوں نے اپنے بیٹے یحییٰ سے کہا کہ تم آگے بڑھ کر جنگ کرو ان کے بیٹے نزدیک گئے اور قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دئے گئے۔ ابراہیم بن الاشتر آگے بڑھا نہایت شدید جنگ کی قوم نے اس پر هجوم کر لیا اور

وہ بھی قتل کر دیا گیا۔

مصعب کا قتل..... لوگ مصعب کی جانب روانہ ہوئے جو اپنے تخت پر تھے انہوں نے تخت پر ہی سے ان لوگوں سے شدید جنگ کی یہاں تک کہ قتل کر دئے گئے حمید اللہ بن زیاد بن ظہیر بن ابی اور ان کا سر کاٹ کر عبد الملک کے پاس لایا، عبد الملک نے اسے ایک ہزار دینار دئے مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا۔

عبد الملک کی بیعت..... شرجیل بن ابی عون نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی کہ جب عبد الملک بن مروان نے مصعب بن زبیر کو قتل کر دیا تو حجاج بن یوسف کو دو ہزار لشکر دے کر اہل شام کے ہمراہ عبد اللہ بن زبیر کی جانب مکہ روانہ کیا۔ طارق بن عمرو کو لکھ کر حکم دیا کہ ان سے مل جائے طارق اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور حجاج سے مل گئے۔

ابن زبیر کا قتل..... ان لوگوں نے ابن ابن زبیر کا محاصرہ کر لیا اور جنگ کی اور ان پر سنگ باری کے آلات نصب کئے گئے ۲۷ھ میں جب ابن زبیر محصور تھے تو حجاج نے لوگوں کو حج کرایا اور حجاج و طارق واپس ہو کر یہ مہمیں پر اترے دونوں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا اور ابن زبیر کے قتل ہونے تک عورتوں اور خوشبو کی قربت کی۔ قتل ابن زبیر کے بعد دونوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور اونٹنوں کی قربانی کی۔

ابن زبیر کیم ذی القعدہ ۲۷ھ سے چھ ماہ سترہ دن تک محصور رہے اور ۷۱ جمادی الاول ۲۸ھ بروز منگل قتل کئے گئے ان کا سر عبد الملک بن مروان کے پاس بھیج دیا گیا۔

شرجیل بن ابی عون نے اپنے والد سے روایت کی کہ ۲۸ھ میں لوگوں نے عبد الملک بن مروان کی بیعت پر اتفاق کر لیا ابن عمر نے بیعت نامہ لکھ دیا، ابوسعید الخدری و سلمہ بن الاکوع نے بھی لکھ دیا۔

دراہم کا ڈھالنا اور ان کا وزن..... عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عبد الملک بن مروان ۵۷ھ میں دینار و درہم ڈھالے وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ان کا ڈھالنا اور ان پر نقش کرنا ایجاد کیا۔

خالد بن ربیعہ بن ابی بلال نے اپنے والد سے روایت کی کہ جاہلیت کے وہ مشقال جن پر عبد الملک بن مروان نے سکے کا نشان لگایا مشقال سے ایک جہ کم بائیس قیراط کے تھے اور وہ سات کے وزن میں دس تھے (۱ ص ۲۳۳ نمبر ۲۳۳)۔

ابن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ ان اوزان پر عبد الملک بن مروان نے اتفاق کر لیا تھا۔

حج..... ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ ۵۷ھ میں عبد الملک بن مروان نے لوگوں کے لئے حج قائم کیا جب وہ مدینے سے گزرے تو اپنے والد کے مکان پر اترے اور چند روز مقیم رہے پھر روانہ ہو کر ذوالحلیفہ تک پہنچ گئے لوگ بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ ابان بن عثمان نے ان سے البیداء سے احرام باندھنے کو کہا عبد الملک نے البیداء سے احرام باندھا۔

قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ میں نے عبد الملک بن مروان کو البیداء سے احرام باندھنے کا حکم دیا۔
عبد اللہ بن نافع نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے عبد الملک بن مروان کو حرم میں داخل ہونے کے
بعد بیت اللہ کا طواف کرنے تک تلبیہ کہتے دیکھا۔ بعد طواف تلبیہ سے رک گئے پھر موقف کی روانگی تک برابر تلبیہ کہتے
رہے۔ راوی نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہ سب دیکھا ہے مگر ہم لوگ تو
بجائے تلبیہ کے صرف تکبیر اختیار کرتے ہیں۔

عبد الملک بن مروان سے مروی ہے کہ انہوں نے حج میں چار روز خطبہ سنایا، (۱) یوم الترویہ (ذی الحجہ
(۲) سے پہلے، یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کو (۳) پھر یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) کی صبح یعنی ۱۱ ذی الحجہ کو (۴) اور
یوم النضر ۱۱ ذی الحجہ (۱۲ ذی الحجہ) کو۔

عبد اللہ بن عمر و ابی العاصی کہتے تھے کہ میں نے عبد الملک بن مروان کو قبیصہ بن ذویب سے کہتے سنا
کہ تم نے رخصتی میں (رسول اللہ ﷺ سے) کسی وقت دعا کو سنا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں تو عبد الملک بن مروان
نے کہا کہ میں نے بھی نہیں سنا۔

ساتویں چکر کا ایک نیا عمل..... حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عبد الملک بن
مروان کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا جب ساتویں چکر پورا ہوا تو وہ مانگنے کے لئے قریب ہو گئے میں نے انہیں کھینچ
لیا تو کہا کہ اے حارث تمہیں کیا ہو گیا ہے، میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جس نے سب
سے پہلے یہ فعل کیا تھا وہ آپ کی قوم کی بوڑھیوں میں سے ایک بڑھیا تھی، عبد الملک روانہ ہوئے اور انہوں نے پناہ
نہیں مانگی۔

عبد الملک کا ایک مسئلہ بتانا..... موسیٰ بن میسرہ سے مروی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے طواف قدوم
کیا جب طواف کی دو رکعتیں پڑھیں تو حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے کہا کہ صفا کی طرف نکلنے سے پہلے حجر اسود
کی طرف چلئے عبد الملک قبیصہ کی طرف متوجہ ہوئے قبیصہ نے کہا کہ میں نے اہل علم میں سے کسی کو اس کی طرف پلٹتے
ہوئے نہیں دیکھا، عبد الملک نے کہا کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ طواف کیا مگر انہیں اس طرح پلٹتے ہوئے نہیں
دیکھا پھر عبد الملک نے کہا کہ اے حارث تم مجھ سے سیکھو جیسا کہ میں نے تم سے سیکھا کہ جب میں نے بیت اللہ سے
پلٹنے کا ارادہ کیا تو تم نے مجھے منع کیا انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین جو آپ کا پہلا علم ہے اس پر عمل کیجئے میں نے
بھی ان کے علم سے فائدہ اٹھایا

اہل مدینہ کے بارے میں سختی..... عوف بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا
کہ عبد الملک کے پاس آئے عبد الملک نے مرحبا کہا اور اپنے پاس بلایا جابر نے کہا کہ اے امیر المؤمنین جیسا کہ آپ
دیکھتے ہیں مدینہ طیبہ وہ شہر ہے جس کا نام نبی علیہ السلام نے طیبہ رکھا اور اس کے باشندے آج محصور ہیں اگر
امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ ان کے ساتھ نیکی کریں اور ان کے حقوق کو پہچانیں تو یہ کریں۔

راوی نے کہا کہ عبد الملک نے اسے ناپسند کیا اور ان سے رخ پھیر لیا جابر اصرار کرنے لگے یہاں تک کہ

عبدالرحمن بن محمد بن عبد سے مروی ہے کہ جب عبدالملک نے وہ تقریر کی جو کی اور میرے والد نے اسے رد کیا تو دربان میرے والد پر چھپٹ پڑے وہ لوگ ان کو عبدالملک بن مروان کے پاس لے گئے انہوں نے اہل شام کے روبرو اس قدر ان پر غصے کا اظہار کیا۔

جب اہل شام چلے گئے تو ان سے کہا کہ اے ابن عبد جو کچھ تم نے کیا میں نے دیکھا ہے اور میں نے اس کو معاف کر دیا ہے لیکن میرے بعد کسی گورنر کے ساتھ ایسا کرنے سے بچنا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تم سے اتنا تحمل نہ کرے گا جتنا میں نے کیا ہے۔ قریش کا یہ قبیلہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے ہمارا حلیف بھی ہم میں سے ہے اور تم بھی ہم سے ایک ہو۔ تمہارا قرض کتنا ہے انہوں نے کہا کہ پانچ سو دینار۔

عبدالملک نے ان کے لئے پانچ سو دینار کا حکم دیا اس کے علاوہ انہیں مزید سو دینار دینے، ایک جوڑا دیا جس میں سبز خز کی چادر تھی کہ اس کا ایک ٹکڑا ہمارے پاس ہے

مغرب کے وقت کے متعلق بحث..... ثعلبہ بن ابی مالک القرظی سے مروی ہے کہ میں نے عبدالملک

بن مروان کو دیکھا کہ انہوں نے شعب میں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی میں نے انہیں جمع (مزدلفہ) سے ادھر ہی مل گیا میں ان کے ساتھ چلا تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھی میں نے کہا کہ جان کی قسم نہیں انہوں نے کہا کہ تمہیں نماز سے کس نے روکا۔ میں نے کہا کہ میں اب تک وقت کے اندر ہوں انہوں نے کہا کہ جان کی قسم نہیں تم وقت کے اندر نہیں ہو۔

پھر انہوں نے کہا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو امیر المؤمنین عثمان پر طعن کرتے ہیں میرے والد نے مجھے شاید بتایا کہ انہوں نے عثمان کو دیکھا کہ مغرب و عشاء شعب میں پڑھی۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے عبدالملک سے کہا کہ امیر المؤمنین آپ جیسے لوگ اس قسم کا کلام کرتے ہیں حالانکہ آپ امام ہیں مجھے ان پر یا اوروں پر طعن کرنے کا کیا حق ہے میں تو ان کے ساتھ تھا، لیکن میں نے عمر کو دیکھا کہ وہ اس وقت تک نماز نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ مزدلفہ نہ پہنچ جاتیں مجھے عمر کی سنت سے زیادہ کوئی سنت پسند نہیں انہوں نے کہا کہ اللہ عمر پر رحمت کرے مگر عثمان عمر کو زیادہ جانتے تھے اگر عمر نے یہ کیا ہوتا تو عثمان ضرور ان کی پیروی کرتے۔ عثمان سے زیادہ عمر کی حالت کی پیروی کرنے والا کوئی نہ تھا۔

نرمی کے علاوہ عثمان نے عمر کی سیرت میں سے کسی چیز سے اختلاف نہیں کیا کیونکہ عثمان نے لوگوں سے یہاں تک نرمی کی کہ وہ خود مغلوب ہو گئے اور اگر ان کی جانب سے بھی لوگوں پر ایسی ہی سختی کی جاتی جیسا کہ ان پر عمرؓ نے کی تھی تو لوگوں کو ان سے وہ کامیابی حاصل نہ ہوتی جو انہوں نے حاصل کی۔

بادشاہ کی سیرت کا اثر..... وہ لوگ کہاں ہیں جن میں عمر بن خطاب کا طریقہ جاری تھا یوں تو لوگ آج بھی

ہیں اے ثعلبہ میری رائے ہے کہ عادت لوگوں کے ساتھ گشت کرتی ہے اگر آج کوئی شخص اس سیرت پر چلے (جو عثمان کی تھی) تو لوگوں کو ان کے گھروں میں لوٹا جائے رہنمائی کی جائے لوگ باہم ظلم کریں اور فتنے برپا ہوں اس لئے گورنر کے لئے ضروری ہے کہ ہر زمانے میں ایسی سیرت رکھے جو اس زمانے کے لئے مفید ہو۔

عبدالملک کا ایک قول..... ابن کعب سے مروی ہے کہ میں نے عبدالملک بن مروان کو کہتے سنا کہ اے اہل مدینہ جو پہلا طریقہ تھا اس کے اختیار کرنے کے سب سے زیادہ تم لوگ ہو اس مشرق کی طرف سے ہمارے پاس ایسی احادیث کا سیلاب آیا ہے جنہیں ہم نہیں جانتے پہچانتے اور ان میں سے قرآن مجید کے علاوہ اور کچھ نہیں پہچانتے لہذا تم لوگ اسی کو اختیار کرو جو تمہارے قرآن میں ہے جس پر تم کو امام مظلوم (عثمان) نے جمع کیا ہے کیونکہ انہوں نے اس کے بارے میں زید بن ثابت سے مشورہ لیا ہے اور خدا ان پر رحمت کرے اسلام کے کیسے اچھے مشیر تھے ان دونوں نے جس کو ثابت پایا اس کو ثابت پایا اس کو ثابت رکھا اور جو ان دونوں کی رائے کے خلاف تھا اسے انہوں نے ساقط کر دیا۔

ولی عہدی میں تبدیلی کا ارادہ..... مؤرخین کا بیان ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے بھائی عبدالعزیز بن مروان کو (ولی عہدی) سے معزول کر دیں اور اپنے دونوں بیٹوں ولید و سلیمان کو اپنے بعد ولی عہد نامزد کر دیں، قبیلہ بن زویب نے منع کیا اور کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ اس سے آپ ایک فتنہ انگیز آواز کو اپنے اوپر برا بیخود کر لیں گے شاید انہیں موت آجائے جس سے آپ کو ان سے راحت مل جائے۔

عبدالملک اس سے باز رہے مگر ان کا دل ان سے جھگڑتا تھا کہ انہیں معزول کر دیں۔ ایک رات ان کے پاس روح بن زباع الجذامی آئے جو عبدالملک کے پاس اس طرح سوتے تھے کہ دونوں کا کلیہ ایک ہوتا تھا اور وہ عبدالملک کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تھے۔

انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین اگر آپ انہیں معزول کر دیں گے تو دو بھیڑیں بھی باہم نہ لڑیں گی انہوں نے کہا کہ اے ابو زرعہ یہ تمہاری رائے ہے کہا کہ جی ہاں ام اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو آپ کی بات قبول کرے گا انہوں نے کہا کہ ہم اعلان کریں گے پھر وہ اسی حالت پر تھے عبدالملک نے جواب دیا کہ اللہ نے چاہا تو یہ ایک چھوٹی سے نصیحت کی بات ہوگی۔ اسی حالت میں تھے کہ عبدالملک بن مروان سو گئے روح بن زباع ان کے پہلو میں تھے یکا یک ان دونوں کے پاس قبیلہ بن زویب رات ہی کو آئے۔ عبدالملک بن مروان نے دربانوں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ قبیلہ بن زویب دن بویا رات ہو جس وقت آنا چاہیں تو انہیں نہ روکا جائے بشرطیکہ میں تنہا ہوں یا کسی ایک شخص کے ساتھ ہوں اور اگر میں عورتوں کے پاس ہوں تو انہیں مجلس میں پہنچا دیا جائے اور مجھے ان کی اطلاع کر دی جائے۔

قبیلہ آئے مہر اور ڈاک انہیں کے سپرد تھی عبدالملک سے پہلے خبریں ان کے پاس آتی تھیں وہ ان سے پہلے خطوط پڑھتے پھر انہیں کھلا ہوا عبدالملک کے پاس لاتے۔

بھائی کا انتقال..... قبیلہ ان کے پاس گئے اور کہا کہ امیر المؤمنین اللہ آپ کو بھائی کے عوض اجر دے عبدالملک بن مروان نے ان اللہ وان اللہ راجعون پڑھا پھر روح کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے ابو زرعہ ہم دونوں نے اتفاق کیا تھا اور جس کا ہم نے ارادہ کیا تھا اس میں ہمیں اللہ کافی ہو گیا اے ابو اسحاق یہ معاملہ تمہارے مخالف تھا۔

قبیصہ نے کہا کہ وہ کیا بات ہے اس پر جوابات تھی اس پر جوابات تھی اس سے انہوں نے آگاہ کیا قبیصہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین پوری عقلمندی تو تاخیر ہی میں ہے اور جلدی میں خرابی ہے۔
عبدالملک نے کہا کہ بسا اوقات غلٹ تاخیر سے بہتر ہوتی ہے کیا تم نے عمرو بن سعید کو نہیں دیکھا کیا ان معاملے میں غلٹ تاخیر سے بہتر نہ تھی۔

بیٹوں کو ولی عہد بنانا..... عبدالملک نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عبدالملک کو مصر پر امیر بنایا اور ولید و سلیمان کو ولی عہد بنایا اور شہروں میں لکھ دیا لوگوں نے ان دونوں کے لئے بیعت کر لی عبدالعزیز کی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔

مختصر حالات..... اہل مدینہ سے مروی ہے عبدالملک نے عثمان سے (احادیث) یاد کی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ابو ہریرہ ابو سعید الخدری عبداللہ وغیرہم سے بھی احادیث سنی تھیں اور خلافت سے پہلے عابد و حاجی تھے۔

نافع سے مروی ہے کہ میں نے عبدالملک بن مروان کو دیکھا کہ مدینے میں کوئی نوجوان ان سے زیادہ تیز رو اور ان سے زیادہ طالب علم اور ان سے زیادہ محنتی نہ تھا۔

ابن قبیصہ بن زویب نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ بھروسے عبدالملک بن مروان کی آواز سنتے تھے کہ اہل نعمت جب عافیت و نعمت دونوں حاصل ہیں تو (اللہ کی نہ فرمائی کر کے) اس میں کچھ کمی نہ کرو۔

محمد بن صہیب سے مروی ہے کہ انہوں نے عبدالملک بن مروان کو منی میں اونٹ خریدتے ہوئے دیکھا

سونے کے دانت باندھنے کے بارے میں رائے..... ابن جریج سے مروی ہے کہ میں نے سونے کے دانت باندھنے کے بارے میں ابن شہاب سے دریافت کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں عبدالملک بن مروان نے دانت سونے سے باندھے تھے۔

زہری سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے دانت سونے سے باندھے تھے۔

عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے دانت سونے سے باندھے تھے۔

وفات..... ابو محشر نجج سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان کی وفات دمشق میں ۱۵ شوال ۸۶ھ بروز

جمعرات کو ہوئی عمر ساٹھ سال کی تھی بیعت سے وفات تک اکیس سال اور ڈیڑھ مہینے خلافت کی اس میں نو سال تک عبداللہ بن زبیر سے جنگ کرتے رہے ان کی شام کی خلافت تسلیم کی جاتی تھی پھر قتل مصعب کے بعد عراق کی عبداللہ بن زبیر کے قتل کے بعد اور سب لوگوں کی ان پر اتفاق کر لینے کے بعد سات دن کم تیرہ سال اور تیرہ مہینے زندہ رہے۔

ہم سے روایت کی گئی ہے کہ ان کی وفات پچھتر سال کی عمر میں ہوئی، پہلی روایت زیادہ ثابت ہے اور ان کی ولادت کے حساب سے درست ہے۔

عبدالعزیز بن مروان..... ابن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ سہلی بنت زبان بن الاصبغ بن عمرو بن ثعلبہ بن الحارث بن حسن بن خثعم بن عدی بن خطاب قبیلہ کلب سے تھیں کنیت ابو ال اصبغ تھی۔

اولاد..... عبدالعزیز کے ہاں عمر پیدا ہوئے جو والی خلافت ہوئے۔ عاصم و ابو بکر پیدا ہوئے اور محمد تھے جو لا و مد مر گئے ان سب کی والدہ یہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطاب بن نفیل بن عدی بن کعب میں سے تھیں۔ اصبغ بن عبدالعزیز جن کے نام سے ان کی کنیت تھی اور ام عثمان و ام محمد ایک ام ولد سے تھے۔ سمیل و سہل و ام الحکم ان کی والدہ ام عبداللہ بنت عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل السہمی تھیں۔ زبان بن عبدالعزیز و جزیا ایک ام ولد سے تھے۔ ام البنین ان کی والدہ لیلیٰ بنت سمیل بن حظلہ بن الطفیل بن مالک ابن جعفر بن کلب تھیں۔ عبدالعزیز نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

خلیفہ کیسے بنے..... مروان بن حکم نے عبدالملک بن مروان کو اور ان کے بعد عبدالعزیز بن مروان کو ولی عہد بنایا انہیں مصر کا گورنر بھی بنایا عبدالملک نے انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا۔ ان کا وجود عبدالملک بن مروان پر گراں تھا انہوں نے ان کے معزول کرنے کا ارادہ کیا کہ ان کے بعد ولید و سلیمان کی بیعت خلافت کی جائے مگر قبیصہ بن زویب نے انہیں اس اکام سے روکا قبیصہ کے سپرد ان کی مہر تھی اور وہ ان کا اکرام و عظمت کرتے تھے وہ اس سے رک گئے۔

وفات..... عبدالعزیز کی وفات مصر میں ۸۵ھ میں ہوئی عبدالملک بن مروان کو یہ خبر رات کو پہنچی صبح ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو بلایا اور اپنے بعد ولید کی طبعیت خلافت لی اس کے بعد سلیمان کی۔

محمد بن مروان..... ابن الحکم بن العاص بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام زہنب تھا۔

اولاد..... محمد بن مروان کے ہاں مروان پیدا ہوئے جو والی خلافت ہوئے اور بنی امیہ کے آخری خلیفہ تھے وہی ہیں جن کو اوداد عباس نے اس وقت قتل کر دیا جس وقت انہوں نے اپنی دعوت (بیعت کا) اظہار کیا ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

یزید ان کی والدہ رملہ بنت یزید بن عبید اللہ بن شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھیں۔ عبدالرحمن ان کی والدہ ام جمیل بنت عبدالرحمن بن زید بن خطاب بن نفیل تھیں۔ منصر ایک ام ولد سے تھے۔ عبدالعزیز ایک ام ولد سے تھے۔

عبدہ رملہ ام ولد سے تھے۔

زہری نے محمد بن مروان سے روایت کی ہے۔

عمر و بن سعید..... ابن العاص بن سعید ابی احمہ بن العاص بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ ام البنین بنت النحر بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔

عمر و بن سعید کے ہاں امیہ و سعید و اسماعیل و محمد و ام کلثوم پیدا ہوئیں ان کی والدہ ام حبیبہ بنت حرث بن سلیم بن عث بن لبید بن قداء بن امیہ بن عبد اللہ ابن رزاح بن ربیعہ بن حرام بن خندہ بن عبد بن کبیر بن عذرہ قضاء میں سے تھیں۔

عبد العزیز و عبد الملک و رملہ ان کی والدہ سودہ بنت الزبیر بن العوام بن خولید تھیں۔
موسیٰ و عمران ان دونوں کی والدہ عائشہ بنت مطیع بن ذی اللحیہ بن عبد ابن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بنی عامر میں سے تھیں۔

عبد اللہ و عبد الرحمن ایک ام ولد سے تھے۔
ام موسیٰ ان کی والدہ ناکلہ بنت فریض بن ربیع بن مسعود بن مصاد بن حصی ابن کعب بن علیم قبیلہ کلب کی تھیں۔

ام عمران بنت عمروان کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔

حسین کے سر کی تدفین..... مؤرخین نے کہا کہ عمرو بن سعید قریش کے لوگوں میں سے تھے یزید نے ان کے پاس حسین کا سر بھیجا انہوں نے اسے کفن دے کر بقیع میں ان کی والدہ حضرت فاطمہ بنت رسول ﷺ کے پہلو میں دفن کر دیا۔

بن زبیر کے مقابلے میں لشکر کی روانگی..... یزید نے انہیں لکھا کہ عبد اللہ بن زبیر کی جانب ایک لشکر روانہ کریں انہوں نے ان کی جانب لشکر روانہ کیا اور اہل لشکر پر عمرو بن زبیر العوام کو عامل بنایا ایک سال عمرو بن سعید نے لوگوں کو حج کرایا۔

اہل شام وہ سب سے زیادہ محبوب تھے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے تھے۔

قتل..... عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوئے تو انہیں ان سے خوف ہوا عمرو انہیں مخالطہ دے کر دمشق میں محفوظ ہو گئے دمشق کو پھر ان کے لئے کھول دیا اور ان سے بیعت خلافت کر لی۔

عبد الملک ان سے بے خوف نہ ہونے کی وجہ سے برابر ان کی گھات میں رہے ایک روز انہیں تنہا بلا بھیجا اور ان امور کی بدولت ان پر عتاب کیا جن کو وہ معاف کر چکے تھے۔ پھر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا عمرو کی کنیت ابو امیہ تھی مروان نے عمر سے روایت کی ہے۔

یحییٰ بن سعید . ابن العاص بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ عالیہ بنت سلمہ بن یزید بن مشجعہ بن النجم بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن بھٹی بن سعد العشرہ تھیں۔

اولاد..... یحییٰ بن سعید کے ہاں سعید و اسماعیل و ربیعہ جو ام رباح تھیں اور فاخہ و رقیہ و ام عمر پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام یحییٰ بنت عبید اللہ بن عمر بن خطاب تھیں۔

عمر و ان کی والدہ ام عمرو بنت عمر بن جریر بن عبد اللہ الجلیلی تھیں۔

ابان و عنہ و حصین و محمد و ہشام مختلف ام ولد سے تھے۔

آمنہ ان کی والدہ ام سلمہ بنت الحلیس بن حبیب بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب تھیں۔

رملہ و علیہ و فاخہ الصغریٰ ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔

ام عثمان ان کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔

حدیث میں مرتبہ..... یحییٰ بن سعید قلیل الحدیث تھے۔

عنہ بن سعید..... ابن العاص بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

عنہ بن سعید کے ہاں ایک ام ولد سے عبد اللہ اور ایک ام ولد سے عبد الرحمن پیدا ہوئے۔

اولاد..... خالدہ ان کی والدہ ام العثمان بنت محمد بن الاشعث بن قیس بن معدی بن کرب ابن معاویہ بن جبہ الکندی تھیں۔

عبد الملک ان کی والدہ اروکی بنت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عامر بن کریمہ بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس تھیں۔

عثمان ایک ام ولد سے تھے۔

سعید و ام عنہ و ام کلثوم ان سب کی والدہ ام عمر بنت عمر بن سعد بن ابی وقاص تھیں۔

حجاج و محمد و سلیمان و زیاد و مروان و آمنہ و ام عثمان و ام ابان و ام خالد مختلف ماؤں سے تھے۔

ام ولید ان کی والدہ رواج بنت عمیر بن السلیل بن قیس بن مسعود بن قیس ابن خالد ذی الحمد بن تھیں۔

عنہ بن سعید نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن قیس..... ابن خرمہ بن المطلب بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ درہ بنت عقبہ ابن رافع بن

امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل اوس میں سے تھیں۔

اولاد..... عبد اللہ بن قیس کے ہاں محمد و موئی و رقیہ پیدا ہوئیں ان کی والدہ ام سعید بنت کباشہ بن عرابہ بن اوس بن

قنظی بن عمرو انصار کی شاخ بنی حارث سے تھیں۔

مطلب و حکیم ان دونوں کی والدہ ام ایاس بنت یزید بن عبد اللہ بن ذی حزن حمیر میں ہے تھیں۔
عبد الرحمن و حکم و عبد اللہ و ام الفضل ان سب کی والدہ ام عبد اللہ بنت عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن ابی معصہ
بن وہب بن عدی بن لک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھیں۔
عبد الملک و ام سلمہ ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

ان کے بھائی محمد بن قیس ابن مخزمہ بن المطلب بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ درہ بنت عقبہ
ابن رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشبل تھیں۔

اولاد محمد بن قیس کے ہاں یحییٰ و اکبر و عمر اکبر و ام القاسم و جمال و صعبہ الکبریٰ و ام عبد اللہ پیدا ہوئیں ان سب
کی والدہ ام جمیل بنت المسیب بن ابی السائب بن عابد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔
حسن و حسین و حکیم و صوبہ الصغریٰ و قیس اکبر و قیس اصغر و محمد اصغر و جمال صغریٰ و حفصہ و ام الحسن و فاطمہ ان
سب کی والدہ ام الحسن بنت الحکیم بن صلت بن مخزمہ تھیں۔
عمر و اصغر ایک ام ولد سے تھے اور یحییٰ اصغر ایک ام ولد سے تھے۔

مغیرہ بن ابی بردہ بنی عبد دار بن قصی میں سے تھے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن ازہر بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ ان کی والدہ ام
سلمہ بنت غفاجہ بن ہرثمہ بن مسعود بنی نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن میں سے تھیں۔

اولاد عبد اللہ بن عبد الرحمن کے ہاں جعفر و عبد الرحمن و ام عمر اور حفصہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام جمیل
بنت عبد اللہ بن مکمل بن عوف بن عبد بن الحارث ابن زہرہ تھیں زہری نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ ابن مکمل بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ ان کی والدہ قبیلہ
حمیر کی شاخ مخضب کی تھیں ان پر گرفتاری کی صورت مصیبت پیش آئی۔

اولاد عبد الرحمن کے ہاں حسن و ام حبیب پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ خدیجہ بنت ازہر بن عبد عوف بن
عبد بن الحارث بن زہرہ تھیں۔

سعد و مروان و بریہ و ام عمرو ہند ان سب کی والدہ ام النعمان بنت عبد الرحمن بن قیس بن خلدہ تھیں۔

روایت عبد الرحمن بن عبد اللہ سے زہری نے روایت کی ہے۔

معاذ بن عبد الرحمن..... ابن عثمان بن عبد اللہ بن عثمان بن عمرو بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... معاذ بن عبد الرحمن کے ہاں عبد الرحمن ہوئے ان کی والدہ زینبہ تھیں جو ام عمرو بنت عتیبہ تھیں اور بنی سعد بن بکر میں سے تھیں۔
اولیس ان کی والدہ مریم بنت عقبہ بن ایاس بن عنمہ بنی سلیم بن منصور میں سے تھیں۔
اسماء ان کی والدہ منقر یہ تھیں۔

ان کے بھائی عثمان بن عبد الرحمن..... ابن عثمان بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد ابن تیم بن مرہ۔

نوفل بن مساحق..... ابن عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک ابن حسل بن عامر بن لوئی ان کی والدہ مریم بنت مطیع بن الاسود بنی عدی بن کعب میں سے تھیں۔

اولاد..... نوفل بن مساحق کے ہاں سعد بن نوفل پیدا ہوئے ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت ابی سبرہ بن ابی رہم بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک تھیں۔
معتقل بن نوفل ان کی والدہ غسبہ بنت سبرہ بن عبد اللہ بن الا علم بنی عقیل ابن کعب میں سے تھیں۔
عبد الملک و مروان و سلیمان مختلف ام ولد سے تھے۔
روایات..... نوفل کی بہت تھوڑی حدیثیں ہیں۔

عیاض بن عبد اللہ..... ابن سعد بن ابی سرح بن الحارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل ابن عامر بن لوئی ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... عیاض کے ہاں وہب و عبد اللہ و سالم پیدا ہوئے ان سب کی والدہ ام حسن بنت عمرو بن اولیس تھیں۔

عثمان بن اسحاق..... ابن عبد اللہ بن ابی حرمہ بن الحارث بن حبیب بن جذیمہ ابن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی ان کی والدہ امیمہ بنت عبد اللہ بن مسعود بن الحارث ابن صبح بن مخزوم بن عاہلہ بن کامل بن الحارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل تھیں۔

اولاد..... عثمان بن اسحاق کے ہاں عبدالرحمن اور ایک اور شخص پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ام حبیب بنت مرہ بنی عقیل میں سے تھیں۔

روایت..... زہری نے عثمان بن اسحاق سے روایت کی ہے۔

محمد بن عبدالرحمن..... ابن ماعز، زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

شعیب بن محمد..... ابن عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... شعیب کے ہاں عمرو و عمر پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ حبیب بنت مرہ ابن عمرو بن عبداللہ بن عمر النخعی تھیں

عبداللہ و شعیب اور عائذہ جن سے حسین بن عبداللہ بن العباس سے نکاح کیا ان سب کی والدہ عمرہ بنت عبید اللہ بن العباس ابن عبدالمطلب تھیں۔

روایت..... شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے عمرو بن شعیب نے روایت کی ہے ان کی حدیث اپنے والد سے ہے اور ان کے والد کی حدیث اپنے دادا یعنی عبداللہ بن عمرو سے ہے

عثمان عبداللہ..... ابن عبداللہ بن سراقہ بن المعتمر بن انس بن اداۃ بن رباح بن عبداللہ ابن بن رزاح بن عدی بن کعب ان کی والدہ زینب بنت عمر بن خطاب تھیں جو اولاد عمر میں سب سے چھوٹی تھیں۔

اولاد..... عثمان کے ہاں عمر پیدا ہوئے انہیں کے نام سے ان کی کنیت تھی اور عبداللہ و عمرو ابو بکر و زبیر و عبدالرحمن ان سب کی والدہ عہدہ بنت زبیر بن المسیب بن ابی السائب صنی بن عابد بنی مخزوم میں سے تھیں۔ حفصہ ایک ام ولد سے تھیں اور فاطمہ ایک ام ولد سے تھیں۔

روایت..... عثمان بن عبداللہ نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔

ہشام بن اسماعیل..... ابن ہشام بن ولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ان کی والدہ امت بنت المطلب بن ابی البختری بن ہشام بن الحارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی تھیں۔

اولاد..... ہشام بن اسماعیل کے ہاں ولید و ام ہشام پیدا ہوئیں جو ہشام بن عبدالملک بن مروان کی والدہ تھیں ان دونوں کی والدہ مریم بنت الحجاز ابن عوف بن خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ تھیں۔

ابراہیم و محمد ایک ام ولد سے تھے اور خالد و حبیب ایک ام ولد سے تھے۔

سعید کا قتل..... پھر عبد الملک کی وفات ہو گئی یہی شخص ہیں جنہوں نے سعید بن مسیب کو مارا تھا۔ جب انہیں ولید بن عبد الملک کی بیعت کی دعوت دی جس وقت انہیں ان کے والد نے خلافت کا ولی عہد بنایا تو سعید نے انکار کیا اور کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ کیا کرتے ہیں تو انہوں نے ان کو مارا اور انہیں گھمایا اور انہیں قید کر دیا عبد الملک کو معلوم ہوا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا اور ان کے فعل سے ناراض ہوئے اور کہا کہ انہیں اور سعید کو کیا ہوا سعید کے پاس مخالفت نہیں ہے۔

محمد بن عمار..... ابن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ قیس بن الحصین بن الوزیم بن ثعلبہ ابن عوف بن حارثہ بن عامر الکبر بن یام بن غس مذحج میں سے تھیں جو قریش کے ابی حذیفہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کے خلفاء میں سے تھے محمد بن عمار سے روایت کی گئی ہے۔

حمزہ و صہیب..... ابن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن النمر بن قاسط بن ربیعہ جو قریش کے عبد اللہ بن جدعان التیمی کے حلیف تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

صفی بن صہیب..... ابن سنان بن مالک۔

عمارۃ بن صہیب..... ابن سنان بن مالک ذی الحجۃ ۳۱ھ میں یوم الحمرہ میں قتل ہوئے۔

عبد اللہ بن خباب..... ابن الارث بن جندلہ بن سعد بن خذیمہ بن کعب بن سعد بن زید ابن مناة بن تمیم میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں خباب پر قید کی مصیبت آئی ام انمار بنت سباغ الخزاعیہ کو ملے جو بنی زہرہ بن کلاب کے حلفاء میں سے تھیں ام انمار نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔

خوارج کے متعلق ایک روایت..... عبد القیس کے ایک شخص جو خوارج کے ساتھ تھے اور بعد میں ان سے جدا ہو گئے سے مروی ہے کہ خوارج ایک گاؤں میں داخل ہوئے عبد اللہ بن خباب گھبرا کر ان کے پاس آئے ان لوگوں نے کہا کہ آپ ڈریئے نہیں انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم تم لوگوں نے مجھے ڈرا دیا ان لوگوں نے کہا کہ آپ ہرگز مت ڈریئے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم تم لوگوں نے مجھے ڈرا دیا انہوں نے کہا کہ آپ تو رسول اللہ کے صحابی خباب کے بیٹے عبد اللہ ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں۔

ایک فتنہ کا ذکر..... انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے اپنے والد سے کوئی حدیث سنی ہے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہو اگر سنی ہے تو ہم سے بیان کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ سے ایک فتنہ کا ذکر کرتے سنا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑے ہونے والا چلنے والے

سے بہتر ہوگا اور چنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس فتنے کو پانا تو اللہ کے مقتول بندے بننا ایوب (راوی) نے کہا کہ میں اس کو سوائے اس کے نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ایسے بندے نہ بننا جو قاتل ہو۔

ان لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث اپنے والد سے سنی ہے کہ وہ اس کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ ہاں وہ لوگ انہیں نہر کے کنارے پر لے گئے اور قتل کر دیا ان کا خون اس طرح بہا کہ گویا جوتے کا تسمہ ہے جو پانی سے نہیں ملا ان لوگوں نے ان کی ام وند کا بھی پیٹ چاک کر دیا اسی سبب سے ان نے ان لوگوں سے جنگ کو حلال سمجھا۔

محمد بن اسامہ..... ابن زید الحب بن شراحیل بن عبدالعزیٰ بن امری القیس بن عامر ابن النعمان بن عہود بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذرہ بن زید ملات بن رقیہ بن ثور ابن کلب زید بن حارثہ کے خاندان کو اس ہندی کی وجہ سے اولاد مدینہ بہا جاتا تھا جس نے عبدالعزیٰ بن قیس کو پالا تھا اسی وجہ سے وہ لوگ اس کی طرف منسوب ہو گئے۔

وفات..... محمد بن اسامہ کی وفات ولید بن عبدالملک کی خلافت میں مدینے میں ہوئی ان سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے روایت کی ہے ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔ ان کے بھائی

حسن بن اسامہ..... ابن زید بن حارثہ ان سے ان کے بیٹے محمد بن الحسن وغیرہ نے روایت کی ہے ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

جعفر بن عمرو..... ابن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبدناشرہ بن کعب بن عبدی ابن عمرو بن بکر بن عبدمنہ بن کنانہ۔

ان پر حملہ..... عبدالرحمن بن ابی الزناد سے مروی ہے کہ جعفر بن عمرو بن امیہ بن عبدالملک ابن مروان کے رضاعی بھائی تھے عبدالملک بن مروان کی خلافت کے زمانے میں ان کے پاس آئے اور مسجد دمشق میں بیٹھ گئے اہل شام اپنے دفاتروں کی ترتیب عبدالملک بن مروان کے سامنے پیش کر رہے تھے یمن کے لوگ ان کے گروہ تھے جو کہہ رہے تھے کہ اطاعت کرو جعفر نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت نہیں ہے، لوگوں نے ان پر حملہ کر دیا اور کہا کہ کیا تم امیر المؤمنین کی اطاعت کو کمزور کرتے ہو یہاں تک کہ ستون سے ان پر حملہ کیا جعفر بڑی مشقت سے بچے۔

عبدالملک کی نصیحت..... یہ خبر عبدالملک کو ہوئی تو انہوں نے ان کو بلایا انہیں ان کے پاس پہنچا دیا گیا عبدالملک نے کہا کہ کیا تم نے اپنے اس قول پر غور کیا اللہ کی قسم اگر تم کو یہ لوگ قتل کر دیتے تو میرے نزدیک تمہارے بارے میں کچھ نہ تھا تمہیں ایسے معاملے میں جانے کی کیا ضرورت تھی جو مفید نہیں تم ایسی قوم کو دیکھتے ہو جو میری سلطنت و اطاعت میں شدت کرتے ہیں پھر تم آتے ہو اور اسے کمزور کرتے ہو اس سے احتیاط کرو۔

محمد بن عمر نے کہا کہ عمرو کی وفات ولید بن عبد الملک کی خلافت میں ہوئی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے ان کی حدیثیں ہیں۔

ان کے بھائی زمرقان بن عمرو..... ابن امیہ بن خویمدان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

ایاس بن سلمہ..... ابن الاکوع ان کا نام سنان بن عبد اللہ بن قشیر بن خذیمہ بن مالک بن سلمان ابن اسلم بن اقصیٰ تھا خزاعہ میں سے تھے۔

مختصر احوال..... ایاس کی کنیت ابو سلمہ تھی وفات ۱۱۹ھ میں مدینے میں ہوئی جبکہ ان کی عمر ستر سال تھی ایاس بن سلمہ اکوع سے مروی ہے کہ ان کی کنیت ابو بکر تھی۔

ثقہ تھے ان کی بہت سی احادیث ہیں۔

محمد بن حمزہ..... ابن عمرو الاسلمی ان سے اسامہ بن زید اللیشی نے روایت کی ہے اور خود انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

عبد الرحمن بن جرد..... ابن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن الحارث بن سلمان بن اسلم بن اقصیٰ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کے بیٹے زرعد بن عبد الرحمن تھے جن سے ابو الزناد نے روایت کی ہے۔

طارق بن ابی مخاشن الاسلمی..... مدینے میں رہتے تھے ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

ابو عثمان بن سنہ الخزاعی..... ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

طاء بن یزید اللیشی..... کنانہ کے لوگوں میں سے تھے کنیت ابو محمد تھی ۶۰ھ میں وفات ہوئی اور اس وقت بیاسی سال کے تھے انہوں نے ابو ایوب اور تمیم الداری اور ابو ہریرہ اور ابو سعید الخدری اور عبید اللہ بن عدی بن النجار سے روایت کی ہے ان سے زہری نے روایت کی ہے کثیر الحدیث تھے۔

عمارہ بن اکیمہ اللیشی..... کنانہ کے لوگوں میں سے تھے کنیت ابو الولید تھی اتالی سال کی عمر میں ۶۰ھ

میں وفات ہوئی انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور ان سے زہری نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ بعض ایسے محدثین ہیں جو یہ کہہ کر ان سے سند نہیں لیتے کہ وہ شیخ مجہول ہیں۔

حمید بن مالک..... ابن الخثعم الدکلی کنانہ میں سے تھے اور قدیم تھے انہوں نے سعد ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ان سے بکیر بن عبد اللہ بن الحج اور زہری نے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

سنان بن ابی سنان الدکلی..... قبیلہ دثلی میں سے تھے بیاسی سال کی عمر میں ۵۷ھ میں وفات ہوئی ان سے زہری نے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ..... ابن عتبہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمع بن فار بن مخزوم بذیل بن مدرکہ میں سے تھے جو بنی زہرہ کے خلفاء تھے ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

شعر گوئی..... عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ ابی عتبہ شعر کہتے تھے اس کے بارے میں ان سے کہا جاتا تھا تو جواب دیتے کہ کیا تم لوگوں نے مریض سینہ کو نہیں دیکھا کہ اگر بلغم نہ تھو کے تو مر جائے گا۔

مختصر احوال..... محمد بن عمر نے کہا کہ عبید اللہ عالم تھے بینائی جاتی رہی تھی انہوں نے ابو ہریرہ و ابن عباس و عائشہ و ابی طلحہ و اہل بن حنیف و زید بن خالد و ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے ثقہ و فقیہ و کثیر العلم و کثیر الحدیث تھے۔ محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ کو دیکھا کہ اپنی مونچھیں کترواتے تھے اسے اچھی طرح چن لیتے تھے ان کی وفات ۹۸ھ میں مدینہ میں ہوئی دوسرے مؤرخین سے مروی ہے کہ ۹۹ھ میں ہوئی۔

وفات..... زہری سے مروی ہے کہ ابو سلمہ ابن عباس سے سوال کر کے ان سے مسائل جمع کرتے تھے عبید اللہ بن عبد اللہ ان سے عمدہ طریقہ سے سوال کر کے کلام میں ان پر غالب آ جاتے تھے۔

یحییٰ بن عبد الرحمن..... ابن حاطب بن ابی بلتعہ جو قبیلہ نخع میں سے تھے کہ بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قصی کا حلیف تھا عثمان بن عفان کی خلافت میں پیدا ہوئے کنیت ابو محمد تھی انہوں نے ابن عمر بن ابی سعید الخدری سے حدیث سنی ہے ثقہ و کثیر الحدیث تھے وفات مدینہ میں ۱۰۴ھ میں ہوئی۔

ان کے بھائی عبد اللہ بن عبد الرحمن..... ابن حاطب بن ابی بلتعہ یزید بن معاویہ کی خلافت میں جنگ حرہ کے دن ذی الحجہ ۶۳ھ میں قتل کر دئے گئے۔

حظلمہ..... یعنی ابن علی بن الاسقع الاسلمی جو سلمیوں میں سے تھے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور زہری سے ان سے

روایت کی ہے۔

عیاض بن خلیفہ الخزاعی..... ابن الحارث بن سجرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن جشم بن الوہب بن مرہ بن
حسین بن اعمری بن عثمان بن نصر بن زہران بن کعب قبیلہ ازد میں سے تھے شہیل بن احرث بن شد و عبد الرحمن
فرزدان ابو بکر صدیق کے ان دونوں کی سوتیلی ماں ام رومان کے رشتے کے بھائی تھے۔ حارث بن سجرہ نے اسراء
سے آکر ابو بکر سے معاہدہ حلف کیا ان کے ساتھ ان کی بیوی تھیں ام رومان بھی تھیں جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی
بیوی سے حضرت ابو بکر صدیق نے نکاح کر لیا۔

عبد الرحمن بن مالک ابن جشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدث بن مرہ بن عبد مناف بن کنانہ ان سے
زہری نے روایت کی ہے اور ان کی احادیث ہیں۔

ربیع بن بسرہ..... الجبنی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے جو صحابی تھے زہری نے ربیع بن بسرہ سے
روایت کی ہے۔

عبید بن السباق الشقی..... انہوں نے مذی کے بارے میں سہل بن خنیف سے روایت کی ہے اور ان
عباس سے روایت کی ہے۔

عبیدہ بن سفیان الحضرمی.... انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے قلیل الحدیث شخص تھے۔

سائب بن مالک الکنانی ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

صفوان بن عیاض..... ابن برادر اسامہ بن زید بن حارثہ الکلبی جو اسامہ کی دختر کے شوہر تھے انہوں نے
اسامہ سے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

ملیح بن عبد اللہ السعدی..... انہوں نے ابو ہریرہ سے اور ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اللیشی نے روایت
کی ہے۔

عراک بن مالک الغفاری..... بنی کنانہ میں سے تھے اور مدینے میں بنی غفار میں رہتے تھے۔ مدینے

میں یزید بن عبد الملک کی خلافت میں وفات پائی انہوں نے ابو ہریرہ سے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے اور
ان کے فرزند خثیم بن عراک پارسا اور اسلام میں سخت مزاج تھے زیاد بن عبید اللہ الحارثی کی جانب سے مدینہ کے افسر
شحنہ تھے زیاد ابو العباس اور ابو جعفر کی ابتدائی خلافت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔

ابو الغصن سے مروی ہے کہ میں نے عراک بن مالک کو دیکھا کہ مثل مونڈنے کے وہ اپنی مونچھیں نہیں
کترواتے تھے بلکہ اسے اچھی طرح چن لیتے تھے۔

ابو الغصن سے مروی ہے کہ میں نے عاکب بن مالک کو دیکھا کہ ممنوع بنوں کے طائفہ (اصفہ نمبر ۲۵۳) وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

محرر بن ابی ہریرہ ابن عامر بن عبد ذی الشری بن طریف بن قتیبہ بن ابی صعصعہ بن منبہ بن سعد بن ثعلبہ بن فہم بن غنم بن دؤس جو از دوس سے تھے وفات مدینہ میں عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں ہوئی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

عمرو بن ابی سفیان ابن اسید بن جاریہ بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد العزیز بن غیرہ بن عوف بن قس ثقفی تھے بنی زہرہ کے حنیف اور ابو ہریرہ کے شاگردوں میں سے تھے ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

نہار بن عبد اللہ القیسی

انہوں نے ابو سعید اخدری سے حدیث سنی ہے۔

النصار کا یمنی طبقہ

عباد بن ابی نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعور بن عبد الاشہل ان کی والدہ ام وبل بنت رومی بن وقش بن زغبہ بن زعور بن عبد الاشہل تھیں۔

اولاد عباد کے ہاں یونس و ام سلمہ و ام عمرو و ام موسیٰ و سلمہ و قریبہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام الحارث بنت النجاشی بن زید بن تیم بن امیہ بن بیاضہ بن خفاف جو علاقہ راجع کے رہنے والے تھے قبیلہ اوس کے جعادہ میں سے تھیں۔

ام الفداء و ام عمرو ان دونوں کی والدہ صفیہ بنت معید بن بشر بن خالد بن ظالم قیس عیلان کے بنی ہارہ بن دینار میں سے تھیں۔

قتل عباد بن ابی نائلہ اور ان کے بیٹے سلمہ بن عباد ذی الحجۃ ۱۳ھ میں یوم الحرة میں یزید بن معاویہ کی خلافت کے دور میں قتل کر دئے گئے۔

زید بن محمد

ابن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمر جو بنیت مالک ابن اداوس تھے ان کی والدہ دام ولد تھیں۔

اولاد..... زید بن محمد کے ہاں قیس دام زید پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ بنی محارب ابن خصفہ بن قیس بن عیلام بن مضر میں سے تھیں۔

قتل..... زید بن محمد یوم الحمرہ میں قتل کئے گئے۔

یوم الحمرہ کے چند احوال..... حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ یوم الحمرہ میں مدینے کے مکانات میں جو مکان سب سے پہلے لوٹا گیا اور جنگ ابھی تک ختم نہ ہوئی تھی وہ بنی عبدالاشہل کا مکان تھا ان لوگوں نے نہ تو مکان میں کوئی اثاثہ چھوڑا اور نہ عورتوں کے بدن پر کوئی زیور اور نہ کپڑا کوئی فرش ایسا نہ تھا جس کا اون نہ نوچا گیا ہو کوئی مرغی اور کبوتر ایسا نہ تھا جو ذبح نہ کر دیا گیا ہو وہ مرغیوں اور کبوتروں کو اپنے میں سے کسی کے پیچھے شکار ہند میں لٹکا لیتے۔

ہم لوگ نکل کر اس گھر سے اس گھر کی طرف جاتے تین روز اسی طرح گزرے سرف عقیق میں تھا اور لوگ مصیبت میں مبتلا تھے ہم لوگوں نے محرم کا چاند اسی حالت میں دیکھا کہ محمد بن سلمہ کے مکان میں شامی گھسے تھے اور عورتیں پرانگندہ حالت میں تھیں۔

زید بن محمد بن مسلمہ اور ان کے ہمراہ ایک جماعت آواز کی طرف بڑھی انہوں نے دس آدمیوں کو لوٹتے ہوئے پایا دروازے پر احاطے میں اور گھروں میں ان لوگوں نے جنگ کی۔ شامی سب کے سب قتل کر دئے گئے جو کچھ لوٹا گیا تھا سب انہوں نے حاصل کر لیا اپنے قیمتی سامان کو انہوں نے اندھیرے کنویں میں ڈال کر اوپر سے مٹی ڈال دی۔

ایک دوسری جماعت سامنے آئی انہوں نے بھی اس مقام پر جنگ کی زید بن محمد بن سلمہ اور سلمہ بن عبد بن سلامہ بن قش اور جعفر بن یزید بن سدکان قتل کر دئے گئے اور وہ سب لوگ کچھڑے ہوئے مئے تھے۔ یزید بن محمد پر تنوار کے چودہ زخم لگے تھے جن میں سے چار ان کے چہرے پر تھے۔

عبداللہ بن رافع..... ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن حبشم بن حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو کہ وہی حبیب بن مالک بن الاوس تھے۔ ان کی والدہ لبتی بنت قرہ بن علقمہ بن علاشہ بنی جعفر بن کلاب میں سے تھیں۔

اولاد..... اور ناعصہ و عائشہ ان دونوں کی والدہ ام الاشعب بنت عبداللہ بن قرہ بن علقمہ بن علاشہ تھیں۔

ام جعفران کی والدہ ام الاشعث بنت رفاعہ بن خدیج بن رافع قبیلہ اوس کے بنی حارثہ میں سے تھیں۔

روایت..... عبداللہ بن رافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

عبید اللہ بن رافع..... ابن خدیض بن رافع بن عدی بن زید بن حبشم بن حارثہ بن الحارثہ بن علاشہ بنی جعفر بن کلاب میں سے تھے۔

بن طرفہ بن مصاد بن الحارث بن مالک بن النمر بن قاسط بن ربیعہ تھیں۔

اولاد..... عبید اللہ کے ہاں فضل پیدا ہوئے جن کے نام سے ان کی کنیت تھی اور عونہ اور ام الفضل و بریبہ و ام رافع ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔

روایت..... عبید اللہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

وفات..... پچاس سال کی عمر میں ہشام بن عبد الملک کی خلافت کے زمانے میں ۱۱۱ھ میں وفات ہوئی۔

عبدالرحمن بن رافع..... ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ ان کی والدہ اسماء بنت زیاد ابن طرفہ بن نمر بن قاسط کے خاندان میں سے تھیں۔

اولاد..... عبدالرحمن کے ہاں بریرہ سلیمہ پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ ام الحسن بنت اسید بن ظہیر بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔

سہل بن رافع..... ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ ان کی والدہ اسماء بنت زیاد بن طرفہ بن نمر بن قاسط کے خاندان میں سے تھیں۔

اولاد..... سہل کے ہاں منذر پیدا ہوئے اور عمران جن کا کوئی پس ماندہ نہ تھا اور سلیمان و محمد و عائشہ و ام عیسیٰ و ام حمیدہ ان سب کی والدہ ام المنذر بنت رفاعہ ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔

رفاع بن رافع..... ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ ان کی والدہ اسماء بنت زیاد بن طرفہ بن نمر بن قاسط کے خاندان میں سے تھیں۔

ولاد..... رفاعہ کے ہاں ایک ام ولد سے عبایہ و امر القیس پیدا ہوئے۔ ام ام ولد سے زمیل اور ام ولد سے نطع پیدا ہوئے۔

سہل و عائشہ و میمونہ ان سب کی والدہ بنت ثعلبہ بن الزبرقان بن بدر التمیمی تھیں۔

عبیدہ و اسماء و ابو بکر ایک ام ولد سے تھیں۔

رفاعہ بن رافع کی کنیت ابو خدیج تھی ان کی وفات مدینہ منورہ میں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں ہوئی۔

عبید بن رافع..... ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ ان کی والدہ ام ولد تھیں عبید کے ہاں رافع و عیاش و رفاعہ پیدا ہوئے ان سب کی والدہ حمیدہ بنت ابی یحس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔

حرام بن سعد..... ابن مخیصہ بن مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ قبیلہ اوس کے تھے ان سے زہری نے روایت کی ہے ثقہ و قلیل الحدیث تھے حرام کی کنیت ابو سعید تھی۔

وفات ستر سال کی عمر میں ۱۱۳ھ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

نملہ بن ابی نملہ..... نام عمرو بن معاذ بن زرارہ بن عمرو بن عدی بن الحارث بن مرہ بن ظفر تھا قبیلہ اوس کے تھے ان کی والدہ کبشہ بنت حاطب بن قیس بن ہشہ بن الحارث بن امیہ ابن معاویہ قبیلہ اوس کے بنی عمرو بن عوف میں سے تھیں ان کی اولاد تھی مگر سب فوت ہو گئے مرین ظفر کی بھی سب اولاد تمام ہو گئی ان میں سے کوئی نہ رہا نملہ نے اپنے والد سے اور زہری نے نملہ سے روایت کی ہے۔

عمرو و محمد یزید ابنائے ثابت..... ابن قیس بن نخطم بن عدی بن عمرو بن سواد ظفر وہ کعب بن انحرز بن عمرو تھے اور وہ نہیت بن مالک بن الاوس تھے ان تینوں کی والدہ ام حبیب بنت قیس ابن زید بن عمرو بن سواد بن ظفر تھیں تینوں یوم الحمرہ میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں قتل کر دئے گئے ان کی کوئی باقی اولاد نہ تھی۔

صالح بن خوات..... ابن جبیر النعمان بن امیہ بن امری القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف جو اوس کے تھے ان کی والدہ بنی فقیہم کے بنی ثعلبہ میں سے تھیں۔

اولاد..... صالح بن خوات کے ہاں خوات و ابو خوات و ابو حنہ و برہ و ام موہی پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام حسن بنت ابی حنہ بن غزیہ بنی مازن بن التجار سے تھیں۔
ہفصہ بنت صالح ان کی والدہ بنی قضاء کے بنی انیف سے تھیں۔
صالح بن خوات نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ قلیل الحدیث تھے۔

حبیب بن خوات..... ابن جبیر بن النعمان بن امیہ بن امری القیس ان کی والدہ بنی فقیہم کے بنی ثعلبہ میں سے تھیں۔

اولاد..... حبیب کے ہاں داؤد پیدا ہوئے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

قتل... حبیب بن خوات ذی الحجہ ۲۳ھ میں یام الحمرہ میں قتل کر دئے گئے۔

عمرو بن خوات..... ابن جبیر بن النعمان ان کی والدہ کا نام ہمیں نہیں بتایا گیا یوم الحمرہ میں قتل ہوئے بقیہ اولاد

نہ تھی۔

یحییٰ بن مجمع..... ابن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف ابن عمرو بن عوف قبیلہ اوس کے تھے ان کی والدہ سلمہ بنت ثابت بن الدحداحہ ابن نعیم بن غنم بن ایس بن بلی قضاہ سے تھیں۔

قتل..... یحییٰ بن مجمع کے ہاں مجمع پیدا ہوئے جن کی کوئی اولاد نہ تھی۔
یحییٰ بن جمع یوم الحمرہ میں قتل کئے گئے۔

ان کے بھائی عبید اللہ بن مجمع..... ابن جاریہ بن عامر بن مجمع بن العطف ان کی والدہ سلمہ بنت ثابت ابن الدحداحہ بن نعیم بلی قضاہ سے تھیں۔

اولاد

عبید اللہ بن جمع کے ہاں عمران دحداحہ و مریم پیدا ہوئیں۔ ان سب کی والدہ لبتی بنت عبد اللہ بن قیس بن قیس بن زید بن ضبیعہ بنی عمرو بن عوف میں سے تھیں۔
عبید اللہ بن جمع یوم الحمرہ میں قتل کئے گئے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

یزید بن ثابت..... ابن ودیعہ بن خدام ابن خالد بن ثعلبہ بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف ابن عمرو بن عوف قبیلہ اوس کے تھے ان کی والدہ بلی قضاہ خلفائے بنی عمرو بن عوف کے بنی انیف سے تھیں۔ یزید کے ہاں عبد اللہ واسماعیل پیدا ہوئے زہری نے یزید بن ثابت بن ودیعہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن جبیر..... ابن عتیک بن قیس بن ہشہ بن الحارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف ابن عمرو بن عوف قبیلہ اوس کے تھے یوم الحمرہ میں قتل کر دئے گئے بقیہ اولاد نہ تھی ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر میں شریک تھے۔

عبد الملک بن جبر..... ابن عتیک انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔

ابو البدر اح بن عاصم..... ابن عدی بن الجعد بن العجلان بنی قضاہ کے ان لوگوں میں سے تھے جو اوس کے بنی عمرو بن عوف کے خلفاء تھے محمد بن عمر نے کہا کہ ابو البدر اح لقب ہے جو ان کے نام پر غالب آ گیا کنیت ابو عمرو تھی وفات ۱۱۷ھ میں ہشام بن عبد الملک کی خلافت کے دور میں ہوئی ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ان کے بھائی عباد بن عاصم..... ابن عدی یزید بن معاویہ کی خلافت میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں یوم الحمرہ

میں قتل کر دئے گئے۔

خارجہ بن زید..... ابن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن مالک بن النجاران کی والدہ ام سعیدہ بن بنت سعد بن الربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امری القیس ابن مالک بن ثعلبہ بنی الحارث بن الخزرج میں سے تھیں۔

اولاد..... خارجہ بن زید کے ہاں زید و عمرو و عبد اللہ و محمد و حبیبہ و ام یحییٰ و ام سلیمان پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام عمرو بنت حزم بنی مالک بن النجار سے تھیں۔

ابراہیم بن یحییٰ بن زید سے مروی ہے کہ خارجہ بن زید کی کنیت ابو زید تھی۔

انگوٹھی..... خارجہ بن زید سے مروی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

سجدے کا نشان..... زید بن سائب سے مروی ہے کہ میں نے خارجہ بن زید کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان دیکھا جو بہت نہ تھا نہ ان کی ناک پر کوئی اثر تھا۔

لباس..... زید بن سائب سے مروی ہے کہ میں نے خارجہ بن زید کو دیکھا کہ جن اوقات میں برہنہ ہوتے تو اپنی چادر لٹکائے رہتے جب انکے بدن پر کرتا ہوتا تو میں انہیں چادر لٹکاتے نہیں دیکھا ان کا جسم خوبصورت تھا۔
زید بن سائب سے مروی ہے کہ میں نے زید بن خارجہ کو خز کی چادر استعمال کرتے ہوئے دیکھا اور زرد رومال اوڑھے دیکھا اور سفید عمامہ باندھے دیکھا خارجہ بن زید نے اپنے والد سے روایت کی ہے ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

خواب..... خارجہ بن زید بن ثابت سے مروی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ستر بیڑھیاں بنائی گئیں ہیں جب میں اس سے فارغ ہوا تو منہدم کر دیا، یہ میرا ستر وہاں سال ہے جس کو میں نے پورا کر لیا ہے اسی سال ان کی وفات ہوئی۔

وفات..... عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ خارجہ بن زید کی وفات ۳۰ھ میں عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان پر نماز پڑھی وہ اس زمانے میں عمر بن عبد العزیز کی جانب سے مدینہ کے گورنر تھے اور میں نے ان کے جنازے پر ایک چادر دیکھی جو لٹکی ہوئی تھی۔
زید بن سائب سے مروی ہے کہ میں خارجہ بن زید کے جنازے پر حاضر ہوا تھا کہ ان کی قبر پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔

سعد بن زید..... ابن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن مالک بن النجاران کی والدہ ام

سعد بنت سعد بن الربیع بنی حارث بن الخزرج سے تھیں۔

اولاد..... سعد بن زید کے ہاں قیس وسعید جو سعد ان تھے اور عبدالرحمن پیدا ہوئے ان سب کی والدہ ایک ام ولد تھیں داؤد وجیبہ ایک ام ولد سے تھیں اور سلیمان وسعد دوسری ام ولد سے۔

وفات..... سعد بن زید سے روایت کی گئی ہے ذی الحجہ ۶۳ھ میں یوم الحمرہ میں قتل کئے گئے۔

سلیمان بن زید..... ابن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبدعوف بن مالک بن التجاران کی والدہ ام سعد بنت سعد بن الربیع بنی حارث بن الخزرج سے تھیں۔

سلیمان بن زید کے ہاں سعید وحید وعبداللہ پیدا ہوئے۔ ان سب کی والدہ ام حمید بنت عبداللہ بن قیس بن صرمد بن ابی انس بنی ہدی بن التجار سے تھیں۔ سلیمان بن زید بن ثابت یوم الحمرہ میں قتل ہوئے۔

یحییٰ بن زید..... ابن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبدعوف بن مالک بن التجاران کی والدہ ام سعد بنت سعد بن الربیع بنی حارث بن الخزرج میں سے تھیں

اولاد..... یحییٰ بن زید کے ہاں زکریا و ابراہیم پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ بستانہ بنت عمارہ بن زید بن ثابت بن الضحاک بنی مالک بن التجار سے تھیں۔ یحییٰ بن زید بن ثابت یوم الحمرہ میں قتل ہوئے۔

اسماعیل بن زید..... ابن ثابت بن الضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبدعوف بن مالک بن التجاران کی والدہ ام سعد بنت سعد بن الربیع بنی حارث بن الخزرج سے تھیں کنیت ابو مصعب تھی۔

اولاد..... اسماعیل بن زید کے ہاں مصعب پیدا ہوئے ان کی والدہ امامہ بنت جلیجہ بن عبادہ بن عبداللہ بن ابی سلول بنی الحکلی میں سے تھے۔

سعد بن اسماعیل ان کی والدہ میمونہ بنت ہلال بنی ہلال سے تھیں۔

روایت..... اسماعیل بن زید۔ زید بن ثابت کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے انہوں نے اپنے والد سے کچھ روایت نہیں کی البتہ دوسروں سے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

سلیط بن زید..... ابن ثابت بن الضحاک بن زید بن لوزان ان کی والدہ ام ولد تھیں سلیط بن زید کے ہاں یسار پیدا ہوئے ان کی والدہ زینب تھیں۔ حبیبہ و خلید ان دونوں کی والدہ نائلہ بنت عمرو بن حزم تھیں۔

قتل..... سلیط بن زید بن ثابت یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے۔

عبدالرحمن بن زید ابن ثابت بن ضحاک ان کی والدہ ام ولد تھیں عبدالرحمن کے ہاں سعید و ام کلثوم و ام ابان پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ عمرو بنت عبدالعلاء بن عمرو بن الربیع بن الحارث بن مالک بن النجار سے تھیں۔

وفات عبدالرحمن بن زید یوم الحمرہ میں قتل ہوئے ان کی باقی اولاد نہ رہی۔

عبداللہ بن زید ابن ثابت بن الضحاک ان کی والدہ ام ولد تھیں یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے بقیہ اولاد نہ تھی۔

زید بن زید ابن ثابت بن الضحاک یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے۔

یوم الحمرہ میں زید بن ثابت کے سات بیٹے مقتول ہوئے۔

عبدالرحمن بن حسان ابن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو بن زید بن مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ان کی والدہ سیرین قبطیہ تھیں۔ جو ماریہ قبطیہ والدہ ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی بہن تھیں جسے آپ ﷺ نے حسان بن ثابتؓ کے حوالے کر دیا تھا، ان سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے وہ ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کے خالہ زاد بھائی تھے عبدالرحمن شاعر تھے انہوں نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی ہے۔

اولاد عبدالرحمن کے ہاں ولید و اسامعیل و ام فراس پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام شعیبہ بنت السائب بن یزید بن عبداللہ تھیں۔

سعید بن عبدالرحمن شاعر تھے ان سے بھی روایت کی گئی ہے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ حسان بن عبدالرحمن و فریب۔

کنیت اور حدیث میں مرتبہ عبدالرحمن بن حسان کی کنیت ابو سعید تھی شاعر و قلیل الحدیث تھے۔

عمارہ بن عقبہ ابن کدیم بن عدی بن حارثہ بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک ابن النجار ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے بقیہ اولاد نہ تھی۔

محمد بن نبیط ابن جابر بن مالک بن عدی بن زید بن مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ان کی والدہ فریہ مہاجرہ بنت ابی اسعد بن زرارہ بن عدس بن مالک بن النجار سے تھیں۔

اولاد محمد بن نبیط کے ہاں ابوامامہ و عبداللہ و ام کلثوم پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام عبداللہ بنت عمارہ بن

الحباب بن سعد بن قیس بن عمرو ابن زید مناة بنی مالک بن النجار بن عدس تھیں۔

اولاد..... عبدالملک کے ہاں ابوامامہ و عمرہ محمد بنیط پیدا ہوئے ان تینوں کی والدہ ام کلثوم بنت یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک بن زریق سے تھیں۔

وفات..... عبدالملک یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے۔

حجاج بن عمرو..... ابن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خضاء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار ان کی والدہ ام الحجاج بنت قیس بن رافع بن اذنیہ قبیلہ اسلم سے تھیں وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبدالرحمن بن ابی سعید الخدری..... نام سعد بن مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن اراہر تھا۔ ابن الاہر خدرہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج تھے۔ ان کی والدہ ام عبداللہ بن الحارث ابن قیس بن ہیشہ بن الحارث تھیں جو اوس کے بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی معاویہ میں سے تھیں۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا کہ ان کی کنیت ابو جعفر تھی۔

اولاد..... عبدالرحمن بن ابی سعید کے ہاں عبداللہ و سعید پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ام ایوب بنت عمیر بن الحویرث تھیں جو الخدرہ کے سعید بن محارب کی اولاد میں تھیں۔ کثیر الحدیث تھے مگر معتبر نہ تھے محدثین انہیں ضعیف سمجھتے ہیں اور ان سے استدلال نہیں کرتے عبدالرحمن نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

وفات..... محمد بن عمر نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابی سعید کی وفات بہتر سال کی عمر میں ۱۱۲ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی

حمزہ بن ابی سعید الخدری..... ان کی والدہ ام عبداللہ بنت عبداللہ بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بنی معاویہ میں سے تھیں۔

اولاد..... حمزہ کے ہاں مسعود پیدا ہوئے ان کی والدہ خولہ بنت الربیع تھیں۔

مالک و ام یحییٰ ان دونوں کی والدہ فارعہ بنت خالد بن سواد بن غزیہ بن وہیب ابن خلف بنی عدی بن النجار کے حلیف بنی قضاعدہ سے تھیں۔

روایت..... حمزہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

سعید بن ابی سعید الخدری..... ان کی والدہ ام عبداللہ بنت عبداللہ بن الحارث بن قیس بن پیشہ بنی معاویہ میں سے تھیں۔

اولاد..... سعید کے ہاں حمزہ وہند پیدا ہوئیں، ہند سے روایت کی گئی ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کی والدہ نعمہ بنت بشیر بن عتیک بن الحارث بن عتیک بن قیس بن پیشہ بن الحارث بن امیہ بن معاویہ قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے تھیں۔
ولید بن سعید ان کی والدہ ام حسن بنت محمد بن الولید بنی قضاہ سے تھیں۔

بشیر بن ابی مسعود..... نام عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن بحیرہ بن عطیہ بن جدارہ بن عوف ابن الحارث بن الخزرج تھا۔
بشیر بن ابی مسعود کے ہاں ام ثعلبہ وام سلمہ پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ قیس بن عیلان کے بنی سہیم بن منصور سے تھیں۔

روایت..... عروہ بن زبیر نے بشیر بن مسعود سے روایت کی ہے۔

محمد بن النعمان..... ابن بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاص بن زید بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج ان کی والدہ ام عبداللہ بنت عمرو بن جروہ بنی حارث بن الخزرج میں سے تھیں۔
محمد کے ہاں نعمان ورواحہ وعبدا لکریم وعبدا حمید مختلف ام ولد سے پیدا ہوئے۔

یزید بن النعمان..... ابن بشیر بن سعد ان کی والدہ نائلہ بنت بشیر بن عمارہ بن حصان بن جبار بن قرط قبیلہ کلب کے بنی مادیہ سے تھیں۔

اولاد..... عبدالعزیز صدقہ و نعیم ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبدالواحد اور عبدالرزاق جو لا ولد مر گئے ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

شہیب، ان کی والدہ ام ولد تھیں

عبدالملک وعبدا لکریم، اسماعیل، جابر و سعید، ام البنین وحمیدہ وخلیدہ، سفیان وابیہ یہ سب ام ولد سے پیدا

ہوئے۔

محمد بن عبداللہ..... ابن زید بن عبد ربہ بن زید بن الحارث بن الخزرج ان کی والدہ سعدی بنت کلیب ابن سیاف بن عتبہ تھیں

اولاد..... محمد بن عبد اللہ بن زید کے ہاں بشیر بن محمد پیدا ہوئے جن کی وفات اپنا پس ماندہ چھوڑے بغیر ہوئی۔

روایت..... محمد بن عبد اللہ بن زید نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ..... ابن خبیب بن یساف بن عتبہ بن خدیج بن عامر بن خبثم بن الحارث بن الخزرج ان کی والدہ عوثہ بنت ابی مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بنی جدارہ سے تھیں۔

اولاد..... عبدالرحمن کے ہاں وہ خبیب بن عبدالرحمن پیدا ہوئے جن سے عبید اللہ بن عمرو و شعبہ و مالک بن انس و غیرہم نے روایت کی ہے۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن خبیب بن یساف بن زید بن معاویہ کی خلافت میں ذی الحجہ ۶۳ھ یوم الحمرہ میں قتل ہوئے۔

خلاد بن السائب..... ابن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امری القیس بن مالک الاغر بن ثعلبہ بنی الحارث بن الخزرج میں سے تھے ان کی والدہ ایسہ بنت ثعلبہ ابن زید بن قیس بن النعمان بن مالک تھیں۔

اولاد..... خلاد بن السائب کے ہاں ابراہیم پیدا ہوئے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

ایک بیٹی جذیمہ پیدا ہوئیں ان کی والدہ جمیلہ بنت تمیم بن یعار بنی جدارہ میں سے تھیں۔
ام سعد و ام سہل ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

روایت میں مرتبہ..... خلا و ثقہ و قلیل الحدیث تھے ان کی والدہ نبی علیہ السلام کے صحابی تھے۔

عباس بن سہل..... ابن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ ان کی والدہ عائشہ بنت خزیمہ بن وحوج بن الازہم بنی سلیم بن منصور میں سے تھیں۔

اولاد..... عباس بن سہل کے ہاں ابی و عبد السلام و ام الحارثہ و آمنہ و ام سلمہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ جمال بنت جعدہ بن مالک بن سعد بن نافذ بنی سلیم بن منصور میں سے تھیں۔
عبدالمہمن و عنبہ ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

مختصر احوال..... عمر کی خلافت کے زمانے میں پیدا ہوئے اور جب عثمان شہید ہوئے تو عباس بن سہل پندرہ سال کے تھے۔ انہوں نے عثمان سے روایت کی ہے اس کے بعد وہ الگ ہو کر عبد اللہ بن زبیر کے پاس مدینہ چلے گئے

انہوں نے ابی حمید الساعدی سے روایت کی ہے ثقہ تھے کثیر الحدیث نہ تھے۔

عباس بن بہل بن سعد سے مروی ہے کہ ہم لوگ عثمان کے زمانے میں تھے میں پندرہ سال کا تھا لوگ سردی و گرمی سے سجدوں میں کپڑوں پر اپنے ہاتھ رکھتے تھے۔

محمد بن عمرو وغیرہ نے کہا ہے کہ عباس بن بہل کی وفات ولید بن عبد الملک کی خلافت میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

حمزہ بن ابی اسید..... نام مالک بن ربیعہ بن البدی بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج ابن ساعدہ تھا ان کی والدہ سلامہ بنت ولان بن سکین بن خدیج قیس عیلان کے بنی فزارہ میں سے تھیں حمزہ کی کنیت ابو مالک تھی۔

اولاد..... حمزہ بن ابی اسید کے ہاں یحییٰ پیدا ہوئے۔
سلمہ بن میمون سے مروی ہے کہ میں نے حمزہ بن ابی اسید الساعدی کے بدن پر ایک چادر دیکھی جس کے سروں کے تار بٹے ہوئے تھے۔

وفات..... ابن غسیل سے مروی ہے کہ حمزہ بن ابی اسید کی وفات مدینے میں ولید بن عبد الملک کی خلافت میں ہوئی۔

روایت..... قلیل الحدیث تھے ان سے ان کے بیٹے یحییٰ بن ابی حمزہ نے روایت کی ہے۔

منذر بن ابی اسید الساعدی..... نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا ان کی والدہ سلامہ بنت وہب بن سلامہ ابن امیہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ تھیں۔

اولاد..... منذر کے ہاں زبیر و سدید و ام الحسن الحوصاد پیدا ہوئیں تینوں کی والدہ مادہ بنت عبد اللہ بنی عذرہ کی تھیں، بشر و خلدہ ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

خالد و حفصہ کی والدہ ام جعفر بنت عمرو بن امیہ بن خویلد الضمری قبیلہ کنانہ سے تھیں۔
سعید بن کے نام سے ان کی کنیت تھی اور عائشہ و سودہ و فاطمہ ان سب کی والدہ عمرہ بنت ابی حمید عبد الرحمن بن عمرو بن بہل بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ ابن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ تھیں۔

عبد اللہ بن کعب..... ابن مالک بن ابی کعب بن القین بن کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ خزرج سے تھے ان کی والدہ عمیرہ بنت جبیر بن صخر بن امیہ بن خضاء بن عبید بن سلمہ سے تھیں۔

اولاد..... عبد اللہ بن کعب کے ہاں عبد الرحمن و عمر معقل و نعمان و خارجہ و عمرہ و عائشہ پیدا ہوئیں ان سب کی

والدہ خالدہ بنت عبد اللہ بن انیس بنی سلمہ کے حلیف بنی البرک بن ویرہ سے تھیں۔

نا بیٹا ہو گئے..... کعب بن مالک نا بیٹا ہو گئے تھے ان کے تمام بیٹوں میں سے عبد اللہ ان کے قائد (لے چلنے والے یا سہارا دینے والے) تھے۔

روایت میں مرتبہ..... عبد اللہ بن کعب نے عثمان سے حدیث سنی ہے ثقہ تھے ان کی بھی احادیث ہیں۔

عبید اللہ بن کعب..... ابن مالک بن ابی کعب بن القین بن کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ان کی والدہ عمیرہ بنت جبیر بن صحر بن امیہ بن خنساء بن عبید بنی سلمہ سے تھیں۔

اولاد..... عبید اللہ بن کعب کے ہاں ام لیہا پیدا ہوئیں ان کی والدہ ملیکہ بنت عبد اللہ بن صحر بن خنساء بن سنان بن سنان بن عبید بنی سلمہ سے تھیں۔

خالدہ ان کی والدہ ام سعید بنت عبد اللہ بن انیس جوان لوگوں کے حلیف تھے۔
ام عثمان وام بشر ان دونوں کی والدہ سہلہ بنت النعمان بن جبیر بن امیہ ابن خنساء بن عبید بنی سلمہ سے تھیں
عمیرہ بنت عبد اللہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

حدیث میں مرتبہ..... عبید اللہ بن کعب کی کنیت ابو فضالہ تھی ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

معبد بن کعب..... ابن مالک بن ابی کعب بن القین بن کعب ان کی والدہ عمیرہ بنت جبران بن صحر بن امیہ بن خنساء بن عبید بنی سلمہ میں سے تھیں۔

اولاد..... معبد کے ہاں کعب وام کلثوم پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ حفصہ بنت النعمان بن جبیر بن صحر بن امیہ بن خنساء بنی عبید سے تھیں۔

روایت..... معبد بن کعب نے ابو قتادہ سے روایت کی ہے۔

عبد الرحمن بن کعب..... ابن مالک بن ابی کعب بن القین بن کعب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... عبد الرحمن کے ہاں بشیر و کعب و محمد و حمیدہ پیدا ہوئیں ان کی والدہ ام البنین بنت ابی قتادہ بن ربیع بنی سلمہ میں سے تھیں۔

ام الفضل ان کی والدہ ام سعید بنت عبد اللہ بن انیس تھیں جو بنی سلمہ کے حلیف تھے۔

مختصر احوال کنیت ابو خطاب تھی ثقہ تھے حدیث میں اپنے بھائی سے بڑھ کر تھے وفات سیدنا بن عبد الملک خلافت کے دور میں ہوئی۔

عبداللہ بن ابی قتادہ ابن ربیع بن بلذہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ قبیلہ خزرج کے تھے ان کی والدہ سلافہ بنت البراء بن معرور بن صخر بنی سلمہ کی تھیں۔

اولاد عبداللہ بن ابی قتادہ کے ہاں قتادہ و سیرہ و ام البنین پیدا ہوئیں ان کی والدہ ام کثیر بنت عبدالرحمن بن ابی المنذر بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سوانی سلمہ کی تھیں۔
یحییٰ و ظبیہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

مختصر احوال عبداللہ بن ابی قتادہ کی کنیت ابو یحییٰ تھی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وفات مدینہ منورہ میں ولید بن عبدالملک کی خلافت میں ہوئی ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

عبدالرحمن بن ابی قتادہ ابن ربیع بن بلذہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی والدہ سلافہ بنت البراء بن معرور بن صخر بنی سلمہ کی تھیں۔

وفات عبدالرحمن بن ابی قتادہ ذی الحجہ ۶۳ھ کے یوم الاحمرہ میں قتل ہوئے انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی
ثابت بن ابی قتادہ ابن ربیع بن بلذہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد ثابت کے ہاں عبدالرحمن و مصعب و ابو قتادہ و کوشہ و عبد و دام البنین پیدا ہوئے ان کی والدہ ام ولد تھیں
مختصر احوال ثابت بن ابی قتادہ کی کنیت ابو مصعب تھی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے مدینہ منورہ میں ولید بن عبدالملک کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی قلیل الحدیث تھے۔

یزید بن ابی الیسر ان کا نام کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا خزرج کے بنی سلمہ کے تھے۔

اولاد یزید کے ہاں سعد و عبداللہ پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ کوشہ بنت ثابت ابن عبید بن النعمان بن عمرو بن عبید بن مالک بن النجار کی تھیں۔

یزید بن یزید و ام سعید ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔
ام ابان بنت یزید ان کی والدہ فاطمہ بنت ابی سلمہ بن عمرو بن قیس بن عدی ابن النجار سے تھیں۔

وفات..... یزید بن ابی سیرہ ذی الحجۃ ۶۳ھ میں یوم الاحرہ میں مقتول ہوئے۔

عبدالرحمن بن جابر..... ابن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ان کی والدہ سہیمہ بنت مسعود بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر تھیں۔

اولاد..... عبدالرحمن کے ہاں عقبہ پیدا ہوئے ان کی والدہ ام البنین بنت سلمہ بن خراش بن الصمہ بن عمرو بن اجموح تھیں۔

ام خاندان کی والدہ ام ایوب بنت یزید بن عبداللہ بن عامر بن نابی بن زید ابن حرام تھیں۔

روایت..... عبدالرحمن نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کی اور ان کے بھائی کی روایت میں ضعف ہے اور دونوں سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

ان کے بھائی محمد بن جابر..... ابن عبداللہ بن عمرو بن حرام ان کی والدہ ام الحارث محمد بن سلمہ بن سلمہ بن خالد بن حارثہ کی تھیں۔

اولاد..... محمد کے ہاں کلیب پیدا ہوئے ان کی والدہ ام سلمہ بنت الربیع بن الطفیل ابن مالک بن خضاء بن عبید بن سمہ کی تھیں۔

روایت..... محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

عبید بن رفاعہ..... ابن رافع بن مالک بن لعلان بن عمرو بن عامر بن زریق خزرج کے تھے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... عبید بن رفاعہ کے ہاں زید و سعید و رفاعہ پیدا ہوئے ان کی والدہ ہند بنت رافع بن خلدہ بن بشر بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن زریق تھیں۔

اسمعیل و ام موسیٰ و حمید و بریہہ و ام البنین کبریٰ و زید و ام عمرو ان سب کی والدہ سمیکہ بنت کعب بن مالک بن ابی کعب بن القین بن کعب بن سود بن غنم بن سلمہ کی تھیں۔
عبدالرحمن و ام عبدالرحمن ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

اسحاق، ان کی والدہ ام صفوان بنت ابی عثمان بن عبداللہ بن وہب ابن رباح تھیں۔ امۃ اللہ و نسیمہ و عائشہ و ام البنین صغریٰ و عبید بن عبید مختلف ام ولد سے تھے۔

معاذ بن رفاعہ..... ابن رافع بن مالک بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق ان کی والدہ ام عبد اللہ سلمی بنت معوذ بن الحارث بن رفاعہ بن الحارث بن سواد بن مالک ابن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔

اولاد..... معاذ بن رفاعہ کے ہاں حارث و سعد و محمد و موسیٰ و امیہ پیدا ہوئے۔ ان سب کی والدہ عمرہ بنت النعمان بن عجلان بن النعمان بن عامر بن العجلان بن عمرو ابن عامر بن زریق تھیں۔

نعمان بن ابی عیاش..... ان کا نام عبید بن معاویہ بن صامت بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق تھا ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... نعمان کے ہاں طلحہ پیدا ہوئے ان کی والدہ ام عبادہ بنت قیس بن عبید بن الحریر بن عمرو بن الجعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار تھیں
محمد و یحییٰ ان دونوں کی والدہ حبیبہ بنت کعب بن عمیر بن فہم بن قیس بن عیلام نعمان کی بقیہ اولاد پس ماندہ ہیں۔

معاذ بن ابی عیاش..... عبید بن معاویہ بن صامت بن زید بن خلدہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... معاویہ بن ابی عیاش کے ہاں محمد و رملہ و جعدہ و ام اسحاق پیدا ہوئیں۔ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ معاویہ بن ابی عیاش کی تمام اولاد ختم ہو گئی ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

سلیمان بن ابی عیاش..... عبید بن معاویہ بن صامت ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد... سلیمان کے ہاں عیسیٰ و حسنا و ام الولید پیدا ہوئے ان کی والدہ ام کلثوم بنت ہلال بن المعلیٰ بن لوزان بن حارث بنی غصب بن حبشم بن الخزرج کی تھیں۔

قتل..... سلیمان بن ابی عیاش یوم الحرة میں مقتول ہوئے ان کی سب اولاد ختم ہو گئی کوئی باقی نہ رہا۔

بشیر بن ابی عیاش

عبید بن معاویہ بنت صامت ان کی والدہ ام ولد تھیں بشیر کے ہاں یحییٰ و ذکریا و ام ایاس و ام القاسم و حکمہ پیدا ہوئیں ان کی والدہ کلب قضاہ کی تھیں۔

اولاد..... ام الحارث ان کی والدہ بنی سلمہ سے تھیں۔

قتل..... بشیر بن ابی عیاش کے یوم الحمرہ میں قتل ہوئے، ان کی اولاد ختم ہو گئی کوئی باقی نہ رہا۔

فروہ بن ابی عبادہ..... سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق ان کی والدہ ام خالد بنت عمرو بن وزفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن الخزرج تھیں۔

اولاد..... فروہ کے ہاں عثمان پیدا ہوئے جو یوم الحمرہ میں اپنے والد کے ساتھ مقتول ہوئے، سلمہ و داؤد و دام جمیل ان سب کی والدہ ام کلثوم بنت قیس بن ثابت بن خلدہ ابن مخلد بن عامر بن زریق تھیں۔
عبدالرحمن، ان کی والدہ کبشہ بنت عبدالرحمن بن الحویرث بن شریح کندہ میں سے تھیں۔

قتل..... فروہ بن ابی عبادہ یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے ان کے والد سعد بن عثمان اہل بدر میں سے تھے۔

عقبہ بن ابی عبادہ..... سعد بن عثمان بن خلدہ بن عامر بن زریق ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
عقبہ کے ہاں سعد و اسماعیل و عبداللہ و عائشہ پیدا ہوئیں۔ ان کی والدہ جمیلہ بنت ابی عیاش بن عبید بن معاویہ بن صامت بن زید بن خلدہ بن عامر ابن زریق تھیں۔

وفات..... عقبہ بن ابی عبادہ یوم الحمرہ میں قتل ہوئے۔

مسعود بن عبادہ..... ابن ابی عبادہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن عامر بن زریق ان کی والدہ ام ولد تھیں
مسعود بن عبادہ یوم الحمرہ میں قتل ہوئے۔

ثابت بن قیس..... ابن سعد بن قیس بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔ ان کی والدہ کبشہ بنت یزید ابن زید بن العمان بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔

اولاد..... ثابت کے ہاں عبدالرحمن و محمد و ام سعید و حفصہ و عائشہ و ام حسن و ام مسعود پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ کبشہ بنت ابی عیاش عبید بن معاویہ بن صامت ابن زید الترقی تھیں۔

عمر بن خلدہ الزرقی

قاضی بننا..... ابو ہریرہ سے حدیث سن ہے عبدالملک بن مروان کی خلافت میں مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔

ربیعہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ انہوں نے ابن خلدہ کو مسجد میں مقامات کا فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا۔

مجرم کا اپنے آپ کو خود قید کرنا..... ابن ابی زب سے مروی ہے کہ میں عمر بن خلدہ کے پاس حاضر ہوا وہ مدینہ کے قاضی تھے ایک شخص سے جو ان کے سامنے پیش کیا گیا کہہ رہے تھے کہ اے خبیث جا اپنے آپ کو قید کروہ شخص یہ حال نہ اس کے ہمراہ کوئی سپاہی نہ تھا ہم لوگ اس کے ساتھ ہو گئے۔ اس وقت ہم نو عمر تھے وہ شخص داروغہ قید خانہ کے پاس آیا اور اپنے آپ کو قید ہونے کے لئے پیش کر دیا۔

مختصر احوال..... محمد بن عمر نے کہا کہ عمر بن خلدہ ثقہ و قلیل الحدیث تھے وہ ہیبت ناک بہادر اور پرہیزگار و متقی تھے عہدہ قضا کی کوئی تنخواہ نہیں لی جب معزول کر دئے گئے تو ان سے کہا گیا کہ اے ابو حفص جس کام میں آپ تھے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے بھائی تھے ہم نے ان سے تعلق قطع کر لیا تھا اور ہماری ایک چھوٹی سے زمین تھی جس سے ہم زندگی بسر کرتے تھے ہم نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت استعمال کر لی۔

محمد بن عمر نے کہا کہ پہلے زمانے میں مدینے میں دو آدمی اس طرح آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ ایک شخص اپنے ساتھی سے کہتا تھا کہ تم تو قاضی سے بھی زیادہ مفلس ہو مگر آج قاضی گورنر بادشاہ صاحب جانداد اور زمیندار اور مالدار بن گئے۔

عمر بن ثابت الخزرجی..... ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

اسحاق بن کعب..... ابن عجزہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن الحارث۔ ہشام بن محمد بن السائب الکلبی و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ ان ملی قضا سے تھے جو بنی عوف بن الخزرج کی شاخ بنی قوقل کے حریف تھے۔

وفات..... اسحاق بن کعب ذی الحجہ ۶۳ھ میں یوم الحمرہ میں قتل ہوئے۔

محمد بن کعب..... ابن عجزہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن الحارث ذی الحجہ ۶۳ھ میں یوم الحمرہ میں قتل ہوئے۔

ابو عفیر..... نام محمد بن سہل بن ابی حشمہ تھا ابو حشمہ کا نام عبد اللہ بن ساعدہ بن عامر ابن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث تھا اس کے تھے ان کی والدہ تحیا بنت البراء ابن عاذب بن الحارث بن عدی بن حشمہ بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث تھیں۔

اولاد..... ابو عفیر محمد بن سہل کے ہاں عفیر و جعفر بن ہاشم اور ایک دختر دبیہ و امیرہ جو طہ تھیں بدیہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ حفراء بنت دحیہ بن محیصہ بن مسعود بن کعب ابن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث تھیں

میں، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

روایت ... ابو عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

عمر بن الحکم ... ابن ابی الحکم فطیون کے بنی عمرو کی اولاد میں تھے۔ یہ لوگ اوس انصار کے حلیف تھے۔ دیوان
مطاع میں بنی امیہ بن زید کے سلسلے میں شامل تھے بنو امیہ بن زید بن سلسلہ اوس کے آخری رکن تھے۔

مختصر احوال ... عمر کی کنیت ابو حفص تھی ثقہ تھے۔ ان کی احادیث درست ہیں ہشام بن عبد الملک کی خلافت
کے دور میں ۷۱ھ میں فوت ہوئے اس زمانے میں وہ اسی سال کے تھے۔

اس طبقہ کے آزاد کردہ غلاموں کی تفصیل

بسر بن سعید یہ حضرمین کے آزاد کردہ غلام تھے۔ یزید بن ہارون نے اپنی ایک حدیث کی سند میں بسر بن
سعید و ابن ابی اسیر کا مودا کہا ہے۔

بسر حضرمین کے مکان میں رہتے تھے جو بنی حدیلہ میں تھا وہاں ان لوگوں کی ایک جماعت تھی۔ بسر نے
سعد بن ابی وقاص و عبد اللہ بن انیس، یزید بن ثابت و ابو ہریرہ و ابو سعید الخدری و عبید اللہ الخولانی سے روایت کی ہے
عبید ایمنہ بنت الحارث کی پرورش میں تھے۔

فرزوق کی رفاقت بسر بن عابد تاریکین و نیا دائل زہد میں سے تھے ثقہ و کثیر الحدیث و متقی تھے ایک دفعہ
کسی ضرورت سے بسر آئے مدینے واپس جانے کا ارادہ کیا تو فرزوق شاعران کے ساتھ گئے اہل مدینہ کو اس وقت
تک خبر نہ ہوئی جب تک کہ یہ دونوں ایک ہی شغف میں نمودار نہ ہوئے اہل مدینہ کو اس سے تعجب ہوا فرزوق کہتے
تھے کہ میں نے بسر بن سعید سے زیادہ بہتر رفیق نہیں دیکھا اور بسر کہتے تھے کہ میں نے فرزوق سے بہتر کوئی رفیق نہیں
دیکھا۔

وفات محمد بن عمر نے کہا کہ بسر بن سعید ۱۰۰ھ میں عمر بن عبد العزیز کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں
وفات ہوئی اس وقت اٹھتر سال کے تھے۔

ماک بن انس سے مروی ہے کہ بسر بن سعید کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ انہوں نے کفن تک نہ چھوڑا
عبد اللہ بن عبد الملک بن مروان کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ انہوں نے اسی مدی سوتا چھوڑا (ایک مدی ۱۹
صاع کے اور ایک صاع سیر) بسر بن عبد العزیز کو دونوں کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اگر ان دونوں کا
تھکانہ ایک ہوتا تو اللہ کی قسم مجھے عبد اللہ بن عبد الملک کی زندگی بسر کرنا زیادہ پسند تھا۔ ان سے مسلمہ بن عبد الملک

نے کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ (کلام یا خیال تو) تو آپ کے اہل بیت کے نزدیک ذبح کرنا ہے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہ تو اہل فضل کو ان کے فضل کو ان کے فضل سے یاد کرنا نہ چھوڑیں گے۔

عبداللہ بن ابی رافع نبی علیہ السلام کو مولیٰ تھے انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے اور وہ ان کے کاتب تھے ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

محمد بن عبدالرحمن ابن ثوبان افنس بن شریف النخعی کے خاندان کے مولیٰ تھے ان میں سے بعض لوگ یمن کی طرف منسوب تھے۔ محمد بن عبدالرحمن کی کنیت ابو عبداللہ تھی انہوں نے زید بن ثابت و ابو ہریرہ و ابو سعید خدری و ابن عباس و ابن عمر و محمد بن ایاس بن ابی بکیر سے اور اپنی ماں سے اور انہوں نے عائشہ سے روایت کی ہے ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

حمران بن ابان مولائے عثمان بن عفان انہوں نے عثمان سے روایت کی ہے بصرہ منتقل ہو کر وہیں رہتے تھے ان کی اولاد نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ لوگ نمر بن قاسط بن ربیعہ سے ہیں کثیر الحدیث تھے۔ میں نے محدثین کو ان کی حدیث سے استدلال کرتے نہیں دیکھا۔

عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج کنیت ابو داؤد تھی محمد بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کے مولیٰ تھے انہوں نے عبداللہ بن عسیمہ و ابی ہریرہ و عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت کی ہے۔

روایت عثمان بن عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ میں نے اس شخص کو دیکھا جو اپنی حدیث کو انہوں نے ابو ہریرہ سے اور رسول اللہ ﷺ سے روایت کی تھی اعرج پڑھ کر سناتے اور کہتے کہ اے ابو داؤد یہ تمہاری حدیث ہے انہوں نے کہا کہ جی ہاں راوی نے کہا کہ پھر میں کہتا کہ مجھ سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی جو میں نے آپ کو پڑھ کر سنائی انہوں نے کہا کہ ہاں کہو کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ہرمز نے بیان کیا ہے۔
عبداللہ بن فضل سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن ہرمز اسکندرہ چلے گئے اور وہیں مقیم ہو گئے۔

وفات ۷۱ھ میں ان کی وفات ہوئی ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

یزید بن ہرمز دوس کے خاندان ابی زباب کے مولیٰ تھے کنیت ابو عبداللہ تھی یوم الحمرہ میں آزاد شدہ غلاموں کے امیر تھے ان کی وفات اس کے بعد ہوئی ان کے بیٹے عبداللہ بن یزید ابن ہرمز گئے ہوئے فقہائے اہل مدینہ میں سے تھے یزید ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

سعید بن یسار ابو الحباب مولائے حسن بن علی بن ابی طالب انہوں نے ابو ہریرہ و ابن عمر سے روایت کی

ہے۔ مدینہ منورہ میں ۷۱ھ ان کی وفات ہوئی۔ سعید کو مولیٰ شمسہ کہا جاتا تھا۔ شمسہ ایک نصرانیہ تھیں جو حسن بن علی کے ہاتھ اسلام لائیں تھیں سعید ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

سلمان ابو عبد اللہ الاغر..... مولائے حمینہ، خطیب تھے انہوں نے ابو سعید الخدری و ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے ان لڑکوں کو کہتے سنا کہ سلمان نے عمر بن خطاب سے ملاقات کی ہے میں ان لوگوں کے سوا کسی اور سے اس بات کو ثابت نہیں پاتا۔ ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

ابو عبد اللہ القراظ..... قدیم تھے انہوں نے سعد بن ابی وقاص و ابی ہریرہ سے حدیث سنی ہے ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

عبد اللہ بن عبید اللہ..... ابن ابی ثور بنی نوفل بن عبد مناف کے مولیٰ تھے۔

سعید ابن مرجانہ..... کنیت ابو عثمان تھی ان کی ذات میں فضیلت تھی ان کی روایت ہے وہ الگ ہو کر علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے پاس ہو رہے تھے۔ ۹۷ھ میں ستر سال کی عمر میں فوت ہوئے ثقہ تھے ان کی احادیث ہیں۔

عبید بن حنین..... خاندان زید بن خطاب کے آزاد کردہ غلام تھے کنیت ابو عبد اللہ تھی ابی فلیح بن سلیمان ابن ابی المغیرہ بن حنین کے چچا تھے کہا جاتا ہے کہ وہ عین التمر کے ان قیدیوں میں سے تھے جنہیں خالد بن الولید نے ابو بکر صدیق کی خلافت میں مدینہ منورہ بھیجا تھا۔ عبید بن حنین نے زید بن ثابت و ابی ہریرہ و ابن عباس سے روایت کی ہے ثقہ تھے کثیر الحدیث نہ تھے۔

سورہ اعراف سنانا..... عبید بن حنین سے مروی ہے کہ میں نے نقل عثمان کے وقت زید بن ثابت سے کہا کہ مجھے سورہ اعراف پڑھ کر سنائیے انہوں نے کہا کہ مجھے یاد نہیں ہے تم اسے پڑھ کر مجھے سناؤ میں نے انہیں پڑھ کر سنائی تو انہوں نے ایک الف یا واؤ کی بھی گرفت نہیں کی۔

محمد بن عمر نے کہا کہ عبید بن حنین پچانوے سال کی عمر میں ۱۰۵ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

عبد اللہ بن حنین..... مولائے عباس بن عبد المطلب بن ہاشم ان کی بقیہ و پس ماندہ اولاد مدینے میں تھی ان کے بیٹے ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین اہل علم کے راویوں میں سے تھے ان سے زہری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

مختصر احوال..... وہ لوگ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ عباس بن عبد المطلب کے آزاد کردہ غلام ہیں آج تک وہ لوگ اس (غلامی) کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حنین مشقب کے مولیٰ تھے مشقب محل کے محل شماس کے اور شماس عباس کے۔
اسامہ بن زید اللیشی سے مروی ہے کہ اس زمانے میں جب کہ یزید بن عبد الملک خیفہ بنائے گئے میں عبد اللہ بن حنین کے پاس گیا ان کی وفات اس واقعے کے قریب ہوئی قلیل الحدیث تھے۔

عمیر . . . ام الفضل بنت الحارث الہذلیہ جو عباس بن عبد المطلب بن ہاشم کے لڑکوں کی والدہ تھیں۔

مختصر احوال . . . عمیر کی کنیت ابو عبد اللہ تھی انہوں نے ام الفضل و ابن عباس سے روایت کی ہے انہوں نے مسواۃ خوف میں ابن عباس سے روایت کی ہے۔ بعض روایات میں عمیر مولائے ابن عباس ہے حالانکہ وہ ابن عباس کی والدہ کے مولیٰ تھے۔ عمیر کی وفات مدینہ منورہ میں ۱۰۴ھ میں ہوئی۔

ان کے بیٹے عبد اللہ بن عمیر . . . ان کو بعض اوقات اپنی روایات میں مولائے ابن عباس کہتے ہیں حالانکہ وہ ام الفضل کے آزاد کردہ غلام تھے

عکرمہ . . . عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

آزادی . . . محمد بن راشد سے مروی ہے کہ ابن عباس کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ عکرمہ غلام تھے انہیں خالد بن یزید بن معاویہ نے علی بن عبد اللہ بن عباس سے چار ہزار دینار میں خرید لیا عکرمہ کو معلوم ہوا تو علی کے پاس آئے اور کہا کہ تم نے مجھے چار ہزار دینار میں فروخت کر دیا انہوں نے کہا کہ ہاں انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے لئے بہتر نہیں ہے کہ اپنے والد کا علم چار ہزار دینار میں فروخت کر ڈالو۔ علی خالد کے پاس آئے اور عکرمہ کو واپس مانگا خالد نے ان کو واپس کر دیا پھر انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔

نکاح کی ترغیب . . . ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ اپنے غلاموں کے نام عرب کے ناموں پر رکھتے تھے (جیسے) کہ عکرمہ و سمیع و کریب۔ انہوں نے ان لوگوں سے کہا کہ تم نکاح کرو۔ کیونکہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اللہ اس سے نوران چھین لیتا ہے۔ بعد میں اللہ اسے اس کی طرف واپس کرے یا روک لے یہ اسے اختیار ہے۔

زبردستی تعلیم دلوانا . . . عکرمہ سے مروی ہے کہ ابن عباس میرے پاؤں میں بیڑی ڈال رقتان و حدیث کی تعلیم دیتے تھے۔

آیت کے متعلق واقعہ . . . عکرمہ سے مروی ہے کہ ابن عباس نے یہ آیت پڑھی لم يعظرن فروعہاں اللہ مہلک ہما و معدبہم عذابا شدید (صفحہ نمبر ۲۷۵) (تم لوگ اس قوم کو نصیحت کیوں کرتے ہو جن کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا ان پر عذاب کرنے والا ہے)۔ عکرمہ نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ قوم

نجات پاگنی یا ہلاک ہوگئی۔ میں براہِ ران سے بیان کرتا رہا اور انہیں سمجھاتا رہا یہاں تک کہ انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ نجات پاگئے عکرمہ نے کہا کہ پھر انہوں نے مجھے ایک جوڑا دیا۔

علمی مقام اور مختلف روایات..... سلام بن مسکین سے مروی ہے کہ عکرمہ سب سے زیادہ تفسیر کے عالم تھے۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ مجھ سے ابن عباس نے اس حالت میں کہا جب ہم لوگ منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ یہ دن تمہارے دنوں میں سے ہے میں ان کے ساتھ رہا ابن عباس مجھ پر (خزانہ علم) کھولنے لگے۔

ایوب سے مروی ہے کہ عکرمہ نے کہا کہ میں بازار جاتا ہوں اور کسی کو کلمہ کہتے ہوئے سنتا ہوں تو اس نے میرے لئے علم کے پچاس دروازے کھل جاتے ہیں۔

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ جابر بن زید نے مجھے چند مسائل دئے کہ میں انہیں عکرمہ سے دریافت کروں اور کہنے لگے کہ یہ عکرمہ ہیں یہ ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ہیں یہ دریا ہیں لہذا ان سے دریافت کرو۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ اگر عکرمہ لوگوں سے اپنی حدیثیں بیان کرنے سے باز رہیں تو ضرور ان کی جانب سفر کیا جائے۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ تم لوگ عکرمہ سے وہ حدیث روایت کرتے ہو اگر میں ان کے پاس ہوتا تو وہ انہیں نہ بیان کرتے عکرمہ آئے اور انہوں نے ان سے وہی سب حدیثیں روایت کیں لوگ خاموش ہو گئے سعید نہیں بولے۔ عکرمہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ اے ابو عبد اللہ تمہارا کیا حال ہے ابن جبیر نے انگلیوں پر تین شمار کر کے کہا کہ درست روایت کی۔

ابو ایوب سے مروی ہے کہ عکرمہ نے کہا کہ کیا تم نے ان لوگوں کو دیکھا کہ جو میرے پیچھے مجھے جھٹلاتے ہیں یہ لوگ میرے روبرو میری تکذیب کیوں نہیں کرتے جب میرے روبرو میری تکذیب کریں گے تو اللہ کی قسم یہ میری تکذیب ہوگی۔

جھوٹ کی تہمت..... عماد بن زید سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایوب سے کہا کہ اے ابو بکر کیا عکرمہ پر

تہمت لگائی جاتی ہے وہ خاموش رہے پھر کہا کہ میں تو انہیں تہمت نہیں لگاتا۔

حبیب سے مروی ہے کہ عکرمہ عطاء و سعید کے پاس سے گزرے اور ان دونوں سے حدیث بیان کی جب عکرمہ کھڑے ہو گئے تو میں نے کہا کہ جو کچھ انہوں نے آپ دونوں سے بیان کیا کیا آپ لوگ اس سے انکار کرتے ہیں دونوں نے کہا کہ نہیں۔

لوگوں کا مسائل پوچھنا..... ایوب سے مروی ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ سفر کر کے عکرمہ کے پاس جاؤں خواہ وہ کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں میں بصرے کے بازار میں تھا کہ اتفاقاً ان کا میرا ساتھ ہو گیا وہ ایک گدھے پر سوار تھے مجھ سے کہا گیا کہ یہ عکرمہ آگئے لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے میں اٹھ کر پاس گیا مگر کسی چیز پر قادر نہیں ہوا ان سے پو

چھتا مسائل مجھے بھول گئے میں ان کے گدھے کے پہلو میں کھڑا ہو گیا لوگ ان سے پوچھنے لگے اور میں یاد کرتا رہا۔
عبدالرزاق نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو بیان کرتے سنا کہ جب عکرمہ الجندی (لشکر) میں آئے تو طاؤس
نے انہیں اپنے اونٹ پر سوار کر دیا ان سے کہا گیا کہ تم نے انہیں اونٹ دے دیا حالانکہ انہیں صرف تھوڑا سا بھی کافی تھا
انہوں نے کہا کہ میں نے اس غلام کا علم اس اونٹ کے عوض خرید لیا۔

عمر بن مسلم سے مروی ہے کہ عکرمہ طاؤس کے پاس آئے تو انہوں نے ان کو ساٹھ دینار کے قیمتی اونٹ پر
سوار کر دیا اور کہا کہ میں اس غلام کا علم ساٹھ دینار میں نہ خرید لوں۔

ایوب سے مروی ہے کہ عکرمہ ہمارے پاس آئے تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے یہاں تک کہ انہیں ایک گھر
کی چھت پر چڑھا دیا گیا۔ ایوب نے کہا کہ سب سے پہلے ہم لوگ عکرمہ کی مجلس میں شریک ہوئے تو جب کسی سوال کا
جواب دیتے تو کہتے کہ تمہارے حسن بھری بھی ایسا ہی اچھا جواب دیتے ہیں۔

طاؤس سے مروی ہے کہ اگر ابن کے یہ غلام اللہ سے ڈریں اور اپنی حدیث بیان کرنے سے باز رہیں تو ان
کی جانب سفر کیا جائے۔

نذر کا مسئلہ..... ایوب سے مروی ہے کہ مجھ سے اس شخص نے جس بت سعید بن المسیب اور عکرمہ کے
درمیان آمد و رفت کی تھی اس شخص کے بارے میں بیان کیا گیا جس نے گناہ کی نذر مانی تھی سعید نے کہا کہ اسے پورا
کیا جائے عکرمہ نے کہا کہ اسے پورا نہ کیا جائے۔ وہ شخص سعید کے پاس گیا اور اسے عکرمہ کے قول کی خبر دی سعید نے
کہا کہ ابن عباس کا غلام باز نہ آئے گا جب تک گردن میں رسی ڈال کر اسے گشت نہ کرایا جائے۔

وہ شخص عکرمہ کے پاس آیا اور انہیں آگاہ کیا انہوں نے کہا کہ تم بہت برے آدمی ہو اس نے کہا کہ
کیوں انہوں نے کہا کہ جس طرح تم نے مجھے خبر پہنچادی اس طرح انہیں بھی پہنچا دو ان سے کہو کہ یہ نذر اللہ کے لئے
ہے یا شیطان کے لئے اگر وہ دعویٰ کریں کہ اللہ کیلئے ہے تو ضرور ضرور غلط کریں گے اور اگر یہ دعویٰ کریں کہ شیطان
کے لئے ہے تو ضرور ضرور کفر کریں گے۔

لوگوں کی توجہ..... ایوب سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک دوست نے بیان کیا کہ میں ایک جماعت کے ساتھ
عکرمہ و طاؤس کے پاس بیٹھا ہوا تھا خیال ہے کہ انہوں نے عطاء کا نام بھی لیا تھا اس روز عکرمہ حدیث بیان کر رہے
تھے لوگوں کی توجہ کی یہ حالت تھی کہ گویا ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔

جب وہ فارغ ہوئے تو بعض اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے تھے انہوں نے تمیں شمار کئے بعض سر کو
جنبش دینے والے اس طرح سر کو جنبش دیتے تھے۔ ان لوگوں نے کسی چیز میں ان کی مخالفت نہیں کی۔ البتہ جب
انہوں نے مچھلی کا ذکر کیا تو کہا کہ اٹھلے پانی میں وہ دونوں مچھلی کو چلاتے تھے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں گواہی دیتا
ہوں کہ ابن عباس کو میں نے کہتے سنا کہ وہ دونوں اس (مچھلی کو) نوکری میں رکھ لیتے تھے۔

مختلف مسائل میں ان کا جواب..... خالد بن صفوان سے مروی ہے کہ میں نے حسن سے کہا کہ آپ
بن عباس سے مولیٰ نہیں دیکھتے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کشید کی ہوئی بنید و حرام نہ کیا۔ انہوں نے

کہا کہ اللہ کی قسم ابن عباس کے آزاد کردہ غلام نے سچ کہا نبی کریم ﷺ نے اس غیبی کو حرام قرار دیا ہے۔
منیرہ بن مسلم سے مروی ہے کہ جب عکرمہ خراسان آئے تو ابو مجلز نے کہا کہ ان سے دریافت کرو کہ حاجی کے گھنٹے کیا ہیں عکرمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس سرزمین میں یہ کہاں ہے حاجی کا جس روانگی ہے ابو مجلز سے کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ سچ کہا۔

ابو الطیب موسیٰ بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے عکرمہ کو سمرقند سے آتے ہوئے دیکھا وہ ایک گدھے پر اس طرح سوار تھے کہ نیچے دو تھیلے تھے جن میں ریشم تھا کہ جو عامل سمرقند نے دیا تھا اس کے ساتھ ایک غلام تھا میں نے عکرمہ کو سمرقند میں سنان سے کہا گیا کہ آپ کو ان شہروں میں کیا چیز لائی تو انہوں نے کہا کہ ضرورت۔

عمامہ صرف امراء کے لیے..... عمران بن حدیر سے مروی ہے کہ میں نے عکرمہ کو اس حالت میں دیکھا کہ عمامہ پہنا ہوا تھا میں نے کہا کہ میں آپ کو عمامہ نہ دے دوں انہوں نے کہا کہ ہم سوائے امراء کے اور کسی سے قبول نہیں کرتے۔

عمران بن حدیر سے مروی ہے کہ میں اور ایک شخص عکرمہ کے پاس گئے ہم نے ان کے سر پر پہنا ہوا عمامہ دیکھا میرے ساتھی نے ان سے کہا کہ یہ عمامہ کیسا ہے ہمارے پاس چند عمامے ہیں عکرمہ نے کہا کہ ہم لوگوں سے کوئی چیز نہیں لیتے ہم تو صرف امراء سے لیتے ہیں میں نے کہا کہ نہیں انسان خود اپنے آپ کو جانتا ہے وہ خاموش ہو گئے میں نے کہا کہ حسن نے کہا کہ اے ابن آدم تیرا عمل تجھ سے زیادہ ثابت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حسن نے سچ کہا۔

خالد الخداء سے مروی ہے کہ وہ تمام چیزیں جن کو محمد نے کہا کہ مجھے ابن عباس سے خبر دی گئی وہ صرف عکرمہ سے انہوں نے سنا جو ان سے مختار کے دور میں کوفہ میں ملے تھے۔

سعید بن یزید سے مروی ہے کہ ہم لوگ عکرمہ کے پاس تھے انہوں نے کہا کہ تم لوگوں کو کیا ہوا کہ مفلس ہو گئے۔

خالد الخداء سے مروی ہے کہ عکرمہ نے ایک شخص سے جو ان سے سوال کر رہا تھا کہا کہ تمہیں کیا ہوا کہ تمہارا سب ختم ہو گیا۔

ایوب سے مروی ہے کہ خالد الخداء عکرمہ سے سوال کر رہے تھے پھر خالد خاموش ہو گئے عکرمہ نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا کہ تمہارے پاس جو کچھ تھا سب ختم ہو گیا۔

لباس وغیرہ..... سعید بن مسلم بن بانک سے مروی ہے کہ میں نے عکرمہ کو دیکھا کہ حنا کا خضاب کرتے تھے۔

ساک سے مروی ہے کہ میں نے عکرمہ کے ہاتھ میں سونے کی انگلی دیکھی ہے۔

فطر سے مروی ہے کہ میں نے عکرمہ کے بدن پر ذبیحی چادر دیکھی ہے۔

عصام بن قدامہ سے مروی ہے کہ عکرمہ صرف ایک سفید جبہ میں ہماری امامت کیا کرتے تھے نہ ان کے بدن پر کرتا ہوتا تھا نہ ہمند نہ چادر۔

بیماری..... ایوب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عکرمہ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ آپ نے کس طرح صبح کی انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شر کے ساتھ صبح کی کہ میں خارش اور بواسیر میں مبتلا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شر کے ساتھ صبح کی پھر انہوں نے بیان کیا کہ انہیں خارش و بواسیر ہے۔

یعلیٰ بن حکیم سے مروی ہے کہ عکرمہ سے کہا گیا کہ آپ نے کیسے صبح کی انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شر کے ساتھ صبح کی کہا گیا کہ اے ابو عبد اللہ آپ اس طرح کیوں کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اے اللہ نے فرمایا ہے **وَابْلَوْكُمْ بِالْأَسْرِ وَالْخَيْرِ فَتَنَةً** (اور ہم ضرور ضرورت تم لوگوں کا شر و خیر کو فتنہ بنا کر امتحان لیں گے)۔

وفات..... عکرمہ کی بیٹی سے مروی ہے کہ عکرمہ کی وفات اسی سال کی عمر میں ۵۷ھ میں ہوئی۔

خالد بن القاسم البیاضی سے مروی ہے کہ عکرمہ اور کثیر عزة شاعر کی وفات ۵۷ھ میں ایک ہی روز ہوئی میں نے دیکھا کہ دونوں پر ایک ہی جگہ بعد ظہر موضع الجناز میں ساتھ ساتھ نماز پڑھی گئی لوگوں نے کہا کہ آج سب سے بڑے فقیہ اور سب سے بڑے شاعر کی وفات ہو گئی۔

خالد بن القاسم کے علاوہ کسی اور سے مروی ہے کہ ان دونوں کی موت میں متفق ہونے اور رائے میں مختلف ہونے پر تعجب کیا، عکرمہ کے متعلق گمان کیا جاتا تھا کہ ان کی رائے خوارج کے موافق تھی جو (دنیا میں حضرت علی کی دوبارہ واپسی) کے انتظار پر تکفیر کرتے تھے اور کثیر شیعہ تھا رجعت (واپسی حضرت علی) پر ایمان رکھتا تھا عکرمہ نے ابن عباس والی ہریرہ و حسین بن علی و عائشہ سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم الفضل بن دکین نے کہا کہ عکرمہ کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی کسی اور نے کہا کہ ۵۶ھ میں ہوئی۔ مصعب بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت الزبیری سے مروی ہے کہ عکرمہ خوارج کی سی رائے رکھتے تھے مدینے کی کسی گورنر بلایا اور داؤد بن الحصین کے پاس پوشیدہ کر دیا انہیں کے پاس ان کی وفات ہوئی لوگوں نے کہا کہ عکرمہ کثیر العلم و کثیر الحدیث اور دریاؤں میں سے ایک دریا تھے ان کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جاتا لوگ ان کے ثقہ ہونے کے بارے میں کلام کرتے ہیں۔

کریب بن ابی مسلم..... کنیت ابو رشدین تھی عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب کے مولیٰ تھے موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ کریب نے ابن عباس کی کتب میں سے ایک اونٹ بھر کر کتابیں ہمارے پاس رکھی تھیں۔ علی بن عبد اللہ بن عباس جب کتاب کا ارادہ کرتے تو انہیں لکھتے تھے کہ ہمیں فلاں فلاں کتاب بھیج دو وہ اسے لکھتے تھے پھر دونوں (اصل و نقل) میں سے ایک بھیج دیتے تھے۔

موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ کریب کی وفات ۹۸ھ میں سلیمان بن عبد الملک ابن مروان کی خلافت کے آخری دور میں مدینہ میں ہوئی ثقہ و حسن الحدیث تھے (یعنی انکی حدیث سند کے اعتبار سے اچھی تھی)۔

ابو معبد..... نام ناقد عبد اللہ بن عباس کے مولیٰ تھے۔

عمر سے مروی ہے کہ ابو معبد ابن عباس کے مولیٰ میں سب سے زیادہ سچے تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو سعید کی وفات ۱۰۴ھ میں آخر زمانہ خلافت یزید بن عبد الملک میں ہوئی ثقہ و حسن الحدیث تھے۔

شعبہ مولائے عبد اللہ بن عباس، کنیت ابو عبد اللہ تھی ان سے ابن ابی زئب و چند اہل مدینہ وغیرہ نے روایت کی ہے، مالک بن انس نے ان سے روایت نہیں کی۔

علمی مرتبہ یحییٰ بن سعید القطان نے کہا کہ میں نے مالک بن انس سے پوچھا کہ آپ شعبہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ قرا (علماء) کے مشابہ نہ تھے ان کی بہت سی احادیث ہیں مگر ان سے استدلال نہیں کیا جاتا ان سے ابن ابی زئب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ شعبہ مولائے ابن عباس کی وفات ہشام بن عبد الملک کی وسط خلافت میں ہوئی۔

وفیف مولائے عبد اللہ بن عباس وفات ۱۰۹ھ میں ہشام بن عبد الملک کی خلافت میں ہوئی حمید الاعرج وغیرہ نے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

ابو عبید اللہ مولائے عبد اللہ بن عباس ابی عبید اللہ مولایا بن عباس سے مروی ہے کہ ابن عباس نے نماز میں انگلیاں چٹکانے سے منع کیا۔

ابو عبید مولائے عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب۔

مقسم مولائے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب مولائے ابن عباس محض اس لئے کہا گیا کہ سب کو چھوڑ کر ابن عباس کے پاس آئے ان کے ساتھ رہنے لگے اور ان سے روایت کی بنی ہاشم سے انہیں بہت محبت تھی۔

مقسم کی کنیت ابو القاسم تھی ام سلمہ سے سن کر روایت کی ہے۔

ذکوان حضرت عائشہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عائشہ کے غلام ذکوان قریش کی امات کیا کرتے تھے اور ان کے پیچھے عبد الرحمن بن ابی بکر بھی ہوتے تھے اس لئے کہ وہ سب سے زیادہ قرآن کے عالم تھے۔

عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ حراء و ثبیر کے درمیان مقیم تھیں۔ ان کے پاس قریش کو لوگ آتے۔ نماز کے وقت عبد الرحمن بن ابی بکر ہماری امامت کرتے اور اگر عبد الرحمن موجود نہ ہوتے تو عائشہ کے غلام ذکوان ہماری امامت کرتے تھے۔

آزادی محمد بن عمر وغیرہ نے کہا کہ عائشہ نے ذکوان کو مدبر بنادیا تھا (یعنی میری وفات کے بعد تم آزاد ہو

(اور کہہ دیا تھا کہ مجھے دفن کرنے کے بعد تم آزاد ہو۔ ان کی احادیث بہت کم ہیں زمانہ جنگ حرہ میں ان کی وفات ہوئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ذی الحجہ ۶۳ھ کے یوم حرہ میں جو یزید بن معاویہ کی خلافت میں ہوا قتل کر دئے گئے۔

ابویونس۔ مولائے حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم ﷺ انہوں نے عائشہ سے اور ان سے قعقاع بن حکیم وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابولبابہ..... حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے نام مروان تھا۔

نبہان۔ مولائے ام سلمہ زوجہ نبی کریم ﷺ آپ نے ان کو مکاتب بنادیا تھا (یعنی ایک معینہ رقم ادا کرنے پر آزادی ملے گی) وہ رقم ادا کر کے آزاد ہو گئے ان سے زہری نے دو حدیثیں روایت کی ہیں نبہان کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔

ثابت..... مولائے ام سلمہ زوجہ نبی کریم ﷺ۔

موسیٰ بن عبیدہ الربذی سے مروی ہے کہ ثابت مولائے ام سلمہ کی وفات عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں مدینہ منورہ میں ہوئی قلیل الحدیث تھے۔

نصاح بن سر جس..... ابن یعقوب مولائے ام سلمہ زوجہ نبی کریم ﷺ یہ مکاتب تھے شیبہ بن نصاح نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ نے مجھے چند قسطوں پر مکاتب بنادیا تھا کہ میں انہیں ادا کروں میں نے ان سے گفتگو کی کہ کچھ کم کر دیں اور سونے یا چاندی پر توڑ کر لیں وہ راضی ہو گئیں میں نے فوراً ادا کر دیا انہوں نے کچھ معاوضہ کم کر دیا

محمد بن عمر نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ نصاح سے سوائے ان کے بیٹے شیبہ بن نصاح کے کسی اور نے بھی روایت کی ہے شیبہ اور ابو جعفر و یزید بن القعقاع اپنے زمانے میں قراۃ میں اہل مدینہ کے امام تھے۔

عبداللہ بن رافع..... ام سلمہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے آزاد کروینے کی وجہ سے مولیٰ تھے۔ انہوں نے ام سلمہ سے حدیث سنی تھی اور یہاں تک زندہ رہے کہ ان سے عبداللہ بن ابی یحییٰ و موسیٰ و جابر بن ابی عمران نے حدیث سنی ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

ناعم بن اجیل..... مولائے ام سلمہ زوجہ نبی کریم ﷺ ان سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

قیس..... مولائے ام سلمہ زوجہ نبی کریم ﷺ کنیت ابو قدامہ تھی انہوں نے ام سلمہ سے اور ان سے سالم بن یسار مولائے ذوسلیم نے روایت کی ہے، اپنے زمانے میں اہل مدینہ کے قاری تھے یہ وہی ہیں جن سے نافع بن ابی نعیم نے پڑھا ہے۔

کثیر بن افلح..... حضرت ابویوب انصاری کے آزاد کردہ غلام تھے۔

خواب..... محمد سے مروی ہے کہ میں سورہا تھا کہ کثیر بن افلح کو خواب میں دیکھا یوم الحمرہ میں وہ قتل ہو گئے تھے مجھے معلوم ہوا کہ وہ مقتول ہیں اور میں خواب میں ہوں اور یہ محض خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے مجھے ناپسند ہوا کہ نہیں ان کی کنیت سے پکاروں اسی مکان میں ہذیل ابن حصہ بنت سیریں بھی تھے دونوں کی کنیت ایک ہی تھی مجھے ہذیل کے بے دار ہو جانے کا اندیشہ ہوا کثیر بن افلح کو ان کے نام سے پکارا تو انہوں نے مجھے جواب دیا میں نے کہا کہ تم قتل نہیں ہوئے انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں میں نے کہا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ بہتر ہے میں نے کہا کہ تم لوگ شہید ہو انہوں نے کہا کہ نہیں مسلمان جب باہم مقابلہ کریں تو ان میں کچھ مقتول ہوں تو وہ شہید نہیں ہوتے البتہ لوگ ندباء (مقتول و مجروح) ہیں۔

سعید نے کہا کہ بعض لوگوں نے مجھ سے اسی بات کو بیان کیا اور مجھے یہ ہشام سے یاد نہیں۔

عبدالرحمن بن افلح..... مولائے ابی ایوب انصاری جو خارجہ بن زید بن ثابت الانصاری کے دودھ شریک بھائی تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے سنا ہے۔

ان دونوں کے بھائی محمد بن افلح..... ابویوب انصاری کے مولیٰ تھے ان سے انہوں نے روایت بھی کی ہے۔

عمر بن رافع..... انہوں نے حصہ سے روایت کی ہے کہ حصہ کے لئے ایک قرآن لکھا گیا تھا رافع حضرت عمر بن خطاب کے آزاد کردہ غلام تھے انہیں کے بارے میں درج ذیل اشعار کہے گئے تھے۔

واخذ مالا قوام حتی نخدم

اے مخاطب تو قوموں کی خدمت کرتا کہ تو مخدوم ہو جائے

تکن شریک رافع و اسلم

تو رافع و اسلم کا خدمت کرنے میں شریک ہو جا۔

ان کے پس ماندہ بقیہ اولاد تھی جو نجم کی طرف منسوب تھے عاصم المیرسم شاعر انہیں کی اولاد سے تھے۔

رافع..... مولائے زبیر بن عوام زبیر کے بعد زندہ رہے ان سے مصعب بن ثابت ابن عبداللہ بن الزبیر نے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

بوحیبہ..... مولائے زبیر بن العوام جو موسیٰ بن عقبہ بن ابی عیاش مولائے زبیر کے دادا تھے موسیٰ بن عقبہ کی الدہ ابی حیبہ کی بنی تھیں۔

جراح..... مولائے ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ زوجہ نبی کریم ﷺ انہوں نے ام حبیبہ سے اور ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر اور تافع نے روایت کی ہے۔

سالم بن شوال..... مولائے ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ زوجہ نبی کریم ﷺ۔

سالم الیراد

سالم ابو عبد اللہ..... مولائے شداد جو سالم الدوسی کے نام سے مشہور تھے ان کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے سعد سے روایت کی ہے۔

سالم بن سلمہ ابو سیرۃ الہذلی

سالم بن سرج..... سالم بن الخربوز کے نام سے مشہور تھے یہ وہ ابو العمان تھے جنہوں نے ام حبیبہ الجہنیہ سے اور ان سے اسامہ بن زید اللیشی نے روایت کی ہے۔

سالم ابو الغیث..... مولائے عبد اللہ بن مطیع العدوی جنہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ثقہ و حسن الحدیث تھے۔

سالم بن سبلان..... مولائے بنی نصر بن معاویہ قبیلہ ہوازن کے تھے ان کی اصل مصر سے تھی از دواج نبی کریم ﷺ کی روانگی و سفر کا سامان ان کے سپرد تھا انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔

ابو صالح السمان (گھی والے) زیات (روغن زیتوں والے) تھے نام ذکوان تھا غطفان کے مولیٰ تھے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت جویریہ کے آزاد کردہ غلام تھے جو خاندان قیس کی خاتون تھیں اور قیس ابو سہیل بن ابی صائر المدنی تھے۔

اہل مدینہ سے عبد اللہ بن دینار و قعقاع بن حکیم وزید بن اسلم و یحییٰ مولائے ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی نے اور اہل کوفہ میں سے حکم و عاصم بن ابی النخو و سلیمان و الاعمش نے ان سے روایت کی ہے۔

مختصر احوال..... ابو صالح ثقہ و کثیر الحدیث تھے کوفہ میں سامان تجارت لاتے محلہ بنی اسد میں اترتے اور بنی کابل کی امامت کرتے تھے۔

محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ ابو صالح نے کہا کہ ایسا کوئی شخص نہیں جو ابو ہریرہ سے حدیث بیان کرتا ہو اور میں اسے جانتا نہ ہوں کہ وہ صادق ہے یا کاذب۔

وفات..... عاصم سے مروی ہے کہ ابوصالح کی ڈاڑھی بڑی تھی وہ اس میں خلل کرتے تھے۔
مورخین نے کہا کہ ابوصالح کی وفات ۱۱۷ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

ابوصالح بازام..... مولائے ام ہانی بنت ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم ان سے سہاک و محمد بن السائب الکلی و اسماعیل بن ابی خالد نے روایت کی ہے۔

ابوصالح سمیع..... انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔

ابوصالح..... مولائے عثمان بن عفان انہیں سے انہوں نے روایت کی ہے۔

ابوصالح الغفاری

ابوصالح مسیرہ

ابوصالح مولائے ضباعہ..... سفاح کے آزاد کردہ غلام تھے ان کا نام عبید تھا ان سے بسر بن سعید نے روایت کی ہے۔

ابوصالح مولائے سعد بن

مسلم بن یسار..... کنیت ابوہشام تھی انصار کے مولیٰ تھے ان سے یحییٰ بن سعید الانصاری وغیرہ اہل مدینہ نے روایت کی ہے اور اہل مکہ نے بھی روایت کی ہے۔

بشیر بن یسار..... مولائے بنی حارث جو انصار سے تھے پھر اوس سے شیخ کبیر و فقیہ تھے اور اکثر صحابہ کرام کو پایا تھا، انہوں نے اپنے گھروالوں میں سے جو بنی حارث کے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے چند آدمیوں کو پایا تھا جن میں رافع بن خدیج و سوید بن العثمان و بھل بن ابی حمزہ تھے انہوں نے ان لوگوں کے ذریعے سے نبی کریم ﷺ سے حدیث قسامت روایت کی ہے ان سے یحییٰ بن سعید الانصاری نے روایت کی ہے۔ قلیل الحدیث تھے۔

نافع..... ابی قتادہ الانصاری یہ وہی ابو محمد تھے جن سے صالح بن کیمان نے روایت کی ہے۔ قلیل الحدیث تھے۔

وہیب..... بوجہ آزاد کرنے کے زید بن ثابت الانصاری کے مولیٰ تھے زید بن ثابت کے کاتب تھے ان سے انہوں نے روایت کی ہے۔

حرمہ..... عبدالرحمن بن ابی الزناد سے مروی ہے کہ وہ اسامہ بن زید بن حارثہ الکلبی کے مولیٰ تھے زید بن ثابت کے ساتھ رہنے لگے جن سے انہیں مولائے زید بن ثابت کہا جانے لگا اور اسی سے شہرت ہو گئی ان سے زہری نے روایت کی ہے فیہ الحدیث تھے۔

زید ابو عیاش..... سعد بن ابی وقاص سے البیضاء بالسلت (سفید رنگ کے جو) کو دریافت کیا تھا۔

حمید بن نافع..... مولائے صفوان بن خالد الانصاری یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید الانصاری سے اسی طرح کہا میں نے ایک شخص سے سنا جو بیان کرتے تھے کہ وہ ابو ایوب انصاری کے مولیٰ تھے۔ انہوں نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے۔ ان کے ہمراہ حج کیا تھا اور ابن عمر سے روایت کی ہے۔ وہ ان اہل بن حمید کے والد تھے جن سے ثوری اور چند اہل مدینہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ترک زینت کا مسئلہ..... شعبہ نے کہا کہ میں نے عاصم الاحول سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا کہ شوہر کی وفات کے بعد ترک زینت کرے۔ انہوں نے کہا کہ حصہ بنت سیرین نے کہا کہ حمید بن نافع نے حمید الحمری کو خط لکھا جس میں زینب بنت ابی سلمہ کی حدیث کا ذکر کیا۔

شعبہ نے کہا کہ پھر میں نے عاصم سے کہا کہ میں نے اسے حمید بن نافع سے سنا ہے انہوں نے پوچھا تم نے میں نے کہا کہ ہاں اور یہ وہی ہیں جو اب تک زندہ ہیں شعبہ نے کہا کہ عاصم کا خیال تھا کہ سو سال سے ان کی وفات ہو چکی ہے۔

رافع بن اسحاق..... مولائے آل شفاء انہیں مولائے ابی طلحہ بھی کہا جاتا تھا انہوں نے ابو ایوب سے سنا ہے اور ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے روایت کی ہے۔

زیاد بن ابی زیاد..... مولائے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ بن المغیرہ الکھزومی۔

مختصر احوال..... مالک بن انس سے مروی ہے کہ زیاد مولائے ابن عیاش عابد و گوشہ نشین تھے ہمیشہ تنہا رہ کر اللہ کا ذکر کرتے زبان میں لکنت تھی پشیمہ پہنتے تھے اور گوشت نہیں کھاتے تھے چند درہم پاس تھے جو علاج کے کام آتے تھے۔

عمر بن عبدالعزیز کے دوست تھے جب وہ خلیفہ ہوئے تو زیاد ان کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کی عمر نے انہیں نزدیک کیا اور ان سے تنہائی میں گفتگو کی اور ان دونوں میں بہت گفتگو ہوئی دمشق میں زیاد کی بقیہ اولاد پس ماند تھے۔

اسماعیل بن ابی خالد وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

اسحاق..... مولائے زائدہ انہوں نے سعد بن ابی وقاص و ابی ہریرہ سے سنا اور ان سے ابو صالح السمان ابو سہیل و بکیر بن عبداللہ بن الاشج نے روایت کی ہے۔

جمہان..... مولائے سلمیین انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا اور عروہ بن زبیر و موسیٰ ابن عبیدہ الربذی نے ان سے روایت کی ہے۔

ان کا نام عبداللہ بن یسار تھا زبیر بن عوام کے مولیٰ تھے۔ کنیت ابو محمد تھی کوفے میں رہنے لگے تھے اور ان سے کوفیوں نے روایت کی ہے۔ مجھے ان کے نام اور کنیت کے متعلق ان کی اولاد میں سے ایک شخص نے خبر دی جن کا نام محمد بن یحییٰ ابن محمد بن عبداللہ انہی تھا۔

ابو السائب..... مولائے ہشام بن زہرہ انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا اور ان سے علاء بن عبدالرحمن نے ان سے یعقوب نے روایت کی۔

ابوسفیان..... مولائے عبداللہ بن ابی احمد بن جحش انہوں نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ابن ابی حبیب سے مروی ہے کہ بنی عبدالاشہل کے آزاد کردہ غلام تھے سب سے الگ ہو کر ابن ابی احمد بن جحش کے ساتھ ہو گئے تھے اس لئے ان کے مولیٰ مشہور ہو گئے۔

ابی سفیان سے مروی ہے کہ میں ماہ رمضان میں بنی عبدالاشہل کے ہاں تراویح پڑھتا تھا میری قرائت محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلمہ بن قش نے سنی وہ دونوں ٹھہر کر سنتے تھے حالانکہ میں اس زمانے میں غلام تھا ان دونوں نے کہا کہ اس امام میں کوئی حرج نہیں۔

داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ ابوسفیان رمضان میں بنی عبدالاشہل کی مسجد میں امامت کرتے تھے حالانکہ وہ مکاتب تھے اور ان میں وہ جماعت بھی تھی جو بدر اور عقبہ میں شریک تھے۔

امامت..... داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ ابوسفیان مولائے ابن ابی احمد بنی عبدالاشہل کی امامت کرتے تھے ان میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جیسے محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلمہ بن قش بھی تھے وہ ان کی امامت کرتے تھے اور انہیں نماز پڑھاتے تھے اگرچہ مکاتب تھے۔

عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن ثابت الانصاری سے مروی ہے کہ ابوسفیان رمضان میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کی امامت کیا کرتے تھے حالانکہ مکاتب تھے ابوسفیان ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ثابت الاحنف..... ابن عیاض مولائے عبدالرحمن بن زید بن خطاب۔

نکاح..... ثابت الاعرج (الاحنف) بن عیاض مولائے عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے مروی ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن زید کی ام ولد زینب سے نکاح کر لیا، عبداللہ بن عبدالرحمن موجود نہ تھے جب وہ آئے تو مجھے بلایا میرے لئے رسیاں اور کوڑے تیار کر لئے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے میرے علم و رضا مندی کے بغیر میرے والد کی ام ولد سے کیونکر نکاح کر لیا۔ میں نے کہا کہ مجھ سے ان کا نکاح اس شخص نے کیا جن کو تم نے ان کے نکاح کا ولی بنادیا تھا میں نے ان سے کھلم کھلا نکاح کیا چھپ کر نہیں کیا۔

راوی نے کہا کہ عبداللہ نے حکم دیا کہ ثابت کو باندھ دیا جائے اور کہا کہ میں انہیں اس وقت تک مارتا رہوں گا جب تک یا تو مرنے جائیں یا انہیں طلاق نہ دے دیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں تین طلاق دے دیں انہوں نے مجھ پر گودہ بنا لئے۔

رجوع..... میں نے وہاں سے نکل کر عبداللہ بن عمر سے اس بارے میں سوال کیا انہوں نے کہا کہ طلاق تم پر لازم نہیں ہے میں سوار ہو کر ابن زبیر کے پاس گیا ابن زبیر اس زمانے میں مکہ کے گورنر تھے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تجھ پر طلاق نہیں ہے اور مجھے زینب کے ساتھ رہنے کا حکم دیا اور میں نے طلاق سے رجوع کر لیا اور ان کے ساتھ رہا میں نے ولیمہ کیا جن کی میں نے دعوت کی تھی ان میں ابن عمر بھی میرے پاس آئے۔
فلیح نے کہا کہ میں نے زینب کو ان کے پاس دیکھا اور میں نے ان سے زینب کے بیٹے کو اب تک دیکھا ہے۔

بیان حدیث..... زیاد بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے ثابت بن الاعرج سے کہا کہ تم نے ابو ہریرہ سے کہاں سنا انہوں نے کہا کہ میرے آقا جعے کے روز مجھے جگہ رکھنے کے لئے بھیجتے تھے ابو ہریرہ آتے اور نماز سے پہلے حدیث بیان کرتے

محمد بن عمر نے کہا کہ جس زمانے میں عبداللہ بن عبدالرحمن نے ثابت الاحنف کو اپنی بیوی کے طلاق دینے پر مجبور کیا اس زمانے میں مدینہ کے والے جابر بن الاسود تھے وہ عبداللہ بن زبیر کی جانب سے گورنر تھے مالک بن انس نے بھی ثابت الاحنف سے یہ حدیث سنی ہے۔

عبدالرحمن بن یعقوب..... وہی ابو العلاء بن عبدالرحمن تھے، حرقہ کے مولیٰ تھے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔

نعیم بن عبداللہ الجحمر..... جو آزاد کرنے کے سبب سے عمر بن خطاب کے مولیٰ تھے۔ انہوں نے ابو ہریرہ و محمد بن عبداللہ بن زید بن عبداللہ بن الانصاری اور علی بن یحییٰ الزرقی سے سنا تھا تھے اور ان کی احادیث ہیں۔

شرجیل بن سعد..... مولائے انصار کنیت ابو سعد تھی دیرینہ شیخ تھے۔ زید بن ثابت و ابی ہریرہ و ابی سعید الخدری

اور اکثر صحابہ کرام سے روایت کی ہے۔ آخر زمانہ تک زندہ رہے یہاں تک کہ حواس میں خلل آگیا اور سخت محتاج ہو گئے ان سے حدیثیں مروی ہیں مگر ان سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

داؤد بن فرابج مولا لے قریش..... محمد بن عمر نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ وہ بنی مخزوم کے مولیٰ تھے انہوں نے ابو ہریرہ و ابو سعید الخدری سے سنا ہے اور قدیم الموت تھے ان کی احادیثیں ہیں۔
داؤد بن فرابج سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے مولیٰ سفیان نے حدیث بیان کی۔

ابو الولید..... عمرو بن خداش کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن وراقہ..... مولا لے آل عثمان بن عفان ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

عطاء..... مولا لے ابن سباع کنیت ابو منصور تھی ان سے زہری نے روایت کی ہے۔

حکم بن مینا..... مولا لے آل ابی عامر الراہب ان کے بیٹے بیان کرتے تھے کہ ابو عامر نے انہیں ابوسفیان بن حرب کو ہبہ کر دیا تھا۔ ابوسفیان نے انہیں عباس بن عبدالمطلب کے ہاتھ فروخت کر دالا عباس نے انہیں آزاد کر دیا آج ان کی بقیہ اولاد ہے جو اپنے مولیٰ ہونے کو عباس کی طرف منسوب کرتے ہیں مینا رسول اللہ ﷺ کے ہرکاب جنوک میں تھے۔

زیاد بن مینا..... مولا لے اشجع ان سے عبد الحمید بن جعفر نے روایت کی ہے۔

مدینہ منورہ کے تابعین کا تیسرا طبقہ

علی بن عبد اللہ..... ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ زرعہ بنت مضر بن معدی بن کرب بن دلیع بن شریفل بن معاویہ بن حجر القرداء بن الحارث الاولادہ بن عمرو بن معاویہ بن الحارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن ثور تھیں، ثور قبیلہ کنذہ کے تھے۔

ان کے نام اور کنیت کی وجہ..... علی کی کنیت ابو محمد تھی رمضان ۳۰ھ میں اس رات پیدا ہوئے جس رات علی بن ابی طالب قتل کئے گئے ان کا نام انہی کے نام پر رکھا گیا اور ان کی کنیت ابو الحسن بھی ان کی کنیت پر رکھی گئی ان سعید الملک بن مروان نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تمہارے لئے نام و کنیت دونوں برداشت نہ کروں گا اور دو میں سے ایک کو بدل دیا کنیت بدل کر ابو محمد کر دیا۔

اولاد کی تفصیل علی بن عبد اللہ کے ہاں محمد بن علی پیدا ہوئے ان کی والدہ عالیہ بنت عبید اللہ بن العباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تھیں۔

داؤد بن علی و عیسیٰ بن علی دونوں ایک ام ولد سے تھے۔

سلیمان بن علی و صالح بن علی دونوں ایک ام ولد سے تھے۔

احمد و بشیر و بشر جن میں سے کسی کی بقیہ اولاد نہ تھی اور اسماعیل و عبد الصمد یہ سب کے سب ایک ام ولد سے تھے۔

عبد اللہ اکبر جن سے اولاد باقی نہ رہی ان کی والدہ ام ایہا بنت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب تھے۔

عبید اللہ بن علی جنکی بقیہ اولاد نہ تھی ان کی والدہ بنی الحریث کی ایک خاتون تھیں۔

عبد الملک بن علی عثمان و عبد الرحمن و عبد اللہ اصغر سفاح جو ملک شام چلے گئے تھے اور یحییٰ و یعقوب و عبد العزیز و اسماعیل اصغر و عبد اللہ اوسط ان کی بقیہ اولاد نہ تھی سب کے سب مختلف ام ولد سے تھے۔

فاطمہ بنت علی و ام عیسیٰ کبریٰ و ام عیسیٰ صغریٰ و امینہ و لبابہ و بریہ کبریٰ و بریہ صغریٰ و ام عالیہ دختران علی جو سب کی سب مختلف ام ولد سے تھیں۔

ام خبیب بنت علی ان کی والدہ ام ایہا بنت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب ابن عبد المطلب تھیں۔

ام عیسیٰ صغریٰ بنت علی بن عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن حسین بن عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب کی زوجہ تھیں مگر ان سے انکے ہاں کوئی اولاد نہ تھی اور وہ انہیں چھوڑ کر وفات پا گئے یہ ان کے ورثے کے ساتھ ان کی وارث ہوئیں۔

امینہ بنت علی یحییٰ بن جعفر بن تمام بن عباس بن عبد المطلب کی زوجہ تھیں مگر ان سے ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔

لبابہ بنت علی بن عبد اللہ بن العباس عبید اللہ بن قثم بن العباس بن عبید اللہ بن العباس بن عبد المطلب کی زوجہ تھیں ان سے ان کے ہاں محمد پیدا ہوئے جو لاؤد مر گئے اور بریہ پیدا ہوئیں بریہ بنت عبید اللہ بن قثم سے ابی امیر المؤمنین المنصور جعفر بن ابی جعفر نے نکاح کیا وہی جعفر اصغر تھے جن کو ابن الکندیہ کہا جاتا تھا لیکن علی بن عبد اللہ بن عباس کی باقی بیٹیوں کو ناموری حاصل نہ ہو سکی۔

فاطمہ بنت علی ان سب لڑکیوں میں سب سے زیادہ عمر والی اور سب سے زیادہ بزرگی والی اور سب سے زیادہ محنتی تھیں ان کے بھائی اور بھتیجے ابو العباس و ابو جعفر منصور و غیرہ ان کی عقل و دانش و تدبیر کی وجہ سے ان کا اکرام اور تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

چند خصائل..... علی بن عبد اللہ بن عباس اپنے والد کی اولاد میں سب سے کم عمر تھے روئے زمین پر سب قریشیوں سے زیادہ حسین و خوبصورت اور سب سے زیادہ نمازی تھے ان کی کثرت عبادت و بزرگی کی وجہ سے انہیں سجاد (بکثرت سجدے کرنے والا) کہا جاتا تھا۔

ابی المغیرہ سے مروی ہے کہ اگر ہم لوگ علی بن عبد اللہ بن العباس کے موزہ اور جو تہ تلاش کرتے تو ہم اسے نہ پاتے جب تک کہ وہ دوسرا نہ بنوائیں اگر وہ غضبناک ہوتے تو تین دن تک ان سے چہرے سے معلوم ہوتا تھا رات دن میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔

وصیت..... عبید اللہ بن محمد ابن عائشہ القرشی ثم اللتیمی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب نے اپنے بیٹے سلیمان کو وصیت کی اعتراض کیا گیا کہ آپ سلیمان کو وصیت کرتے ہیں اور محمد کو چھوڑ دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں انہیں وصیتوں سے آلودہ نہیں کرنا چاہتا۔

عبید اللہ بن محمد سے مروی ہے کہ میرے والد نے کہا کہ میں نے بزرگوں کو کہتے سنا کہ بنی عباس میں خلافت پہنچی تو ایسی حالت میں پہنچی کہ روئے زمین پر کوئی شخص ان لوگوں سے زیادہ قاری قرآن و افضل و عابد مقام حمیمہ میں نہ تھا۔

خضاب..... عطف بن خالد الوالدی سے مروی ہے کہ میں نے علی بن عبد اللہ بن عباس کو دیکھا کہ سیاہی کا خضاب لگاتے تھے۔

روایت..... ان سے عبد اللہ بن طاؤس نے روایت کی ہے وہ ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

وفات..... محمد بن عمر سے مروی ہے کہ علی بن عبد اللہ بن عباس کی وفات ۱۱۸ھ میں ہوئی ابو معشر وغیرہ نے کہا کہ ان کی وفات ملک شام میں ۱۱۷ھ میں ہوئی۔

عباس بن عبد اللہ..... ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم ان کی والدہ زرعہ بنت مشرح بن معدی بن کرب بن ولیدہ تھیں ولیدہ کندہ کے تھے زرعہ ان کے بھائی علی ابن عبد اللہ بن عباس کی والدہ تھیں۔

اولاد..... عباس بن عبد اللہ بن عباس۔ ابن عباس کے بیٹوں میں سب سے بڑے بیٹے تھے انہیں سے ان کی کنیت تھی عباس بن عبد اللہ بن عباس سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عباس بن عبد اللہ کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے ان کی والدہ مریم بنت عباد بن مسعود بن خالد بن مالک بن ربیع بن سلیم بن جندل بن نبشل بن دارم ابن مالک بن حظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن حمیم بن مرہ بن اد بن طانجہ بن الیاس ابن مضر تھیں۔

عون بن العباس ان کی والدہ عبیدہ بنت الزبیر بن العوام بن کویلہ بن اسد بن عبد العزیٰ بن وصی تھیں۔ محمد بن العباس و قریبہ بنت العباس دونوں کی والدہ جعدہ بنت الاشعث ابن قیس بن معدی بن کرب بن معاویہ بن جبلہ الکندی تھیں۔ جعدہ کا نکاح حسن ابن علی بن ابی طالب کے بعد عباس بن عبد اللہ بن عباس سے ہوا۔ عباس بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب کی تمام اولاد ختم ہو گئی کوئی باقی نہ رہا۔ آج عبد اللہ بن عباس بن

عبدالمطلب کی اولاد میں سوائے علی بن عبداللہ ابن عباس کی اولاد کے علاوہ اور کسی سے اولاد نہ چلی خلافت بھی انہی میں ہے اور تعداد بھی انہی کی زیادہ ہے۔

عبداللہ بن عبید اللہ..... ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... عبداللہ بن عبید اللہ کے ہاں حسن و حسین پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ اسماء بنت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم تھیں۔

عبداللہ بن عبید اللہ نے عبداللہ بن عباس سے سن کر روایت کی ہے ان سے ان کے بیٹے حسین بن عبداللہ وغیرہ نے روایت کی ہے وہ ثقہ تھے ان کی احادیث میں عبداللہ بن عبید اللہ کی بقیہ اولاد ختم ہو گئی کوئی باقی نہ رہا۔

ان کے بھائی عباس بن عبید اللہ..... ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم ان کی والدہ ام ولد تھیں وہ ماں کی طرف سے عبداللہ کے بھائی نہ تھے۔

اولاد..... عباس بن عبید اللہ کے ہاں عباس بن عباس پیدا ہوئے جن کا کوئی بقیہ نہ تھا اور سلیمان و داؤد اور قثم اکبر لا ولد مر گئے اور قثم اصغر جو ابو جعفر کی طرف سے عامل یمامہ تھے اور ام جعفر و میمونہ جو محمد کی والدہ تھیں اور عبیدہ بنت عباس و عالیہ و ام جعفر یہ سب مختلف ام ولد سے تھیں۔

عباس بن عبید اللہ کی بقیہ اولاد دو پس ماندگان بغداد میں تھے عباس بن عبید اللہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

جعفر بن تمام..... ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قیس ان کی والدہ عالیہ بنت نہیک بن قیس بن معاویہ بنی ہلال بن عامر بن صعصعہ میں سے تھیں۔

اولاد..... جعفر بن تمام کے ہاں یحییٰ و محمد و علیہ پیدا ہوئے وہ سب ایک ام ولد سے تھے۔

ام حبیب بنت جعفر ان کی والدہ رمون بنت سلیمان بن النعمان بن قیس ابن معدی بن کرب کندہ سے تھیں ام جعفر بن جعفرہ ان کی والدہ ام عثمان بنت ابی بکیر بن قحی قیس تھیں۔ ابو قیس عمرو بن حبیب بن سیار بن نزار بن معیص بن عامر بن لوئی تھے۔

جعفر بن تمام بن عباس کی اولاد بھی ختم ہو گئی ان میں سے کوئی باقی نہ رہا جعفر ابن تمام سے بھی حدیث روایت کی گئی ہے۔

عبداللہ بن معبد..... ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ان کی والدہ ام جمیل بنت السائب بن الحارث بن حزان بن بکیر بن الہزم بن رویہ بن عبداللہ بن ہلال ابن عامر بن صعصعہ تھیں۔

اولاد..... عبداللہ بن معبد کے ہاں معبد و عباس اکبر و عبداللہ بن عبداللہ و ام سلمہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام محمد بنت عبید اللہ بن العباس بن عبدالمطلب ابن ہاشم تھیں۔

محمد بن عبداللہ جن کی کوئی اولاد نہ تھی ان کی والدہ حمزہ بنت عبداللہ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں

ابراہیم بن عبداللہ و عباس اوسط اور عباس اصغر جو مکے کے والی تھے اور عبداللہ ابن عبداللہ و لبابہ یہ سب مختلف ام ولد سے تھے۔

روایت..... عبداللہ بن معبد سے روایت کی گئی ہے وہ ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

عبداللہ بن عبداللہ..... ابن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ان کی والدہ خالدہ بنت معتب بن ابی لہب بن عبدالمطلب بن ہاشم تھیں۔

اولاد..... عبداللہ بن عبداللہ بن الحارث کے ہاں سلیمان و عیسیٰ پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔ عاتکہ و حمادہ دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

روایت..... زہری نے عبداللہ بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت کی ہے ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

اسحاق بن عبداللہ..... ابن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ان کی والدہ ام عبداللہ بنت العباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔

اولاد..... اسحاق بن عبداللہ بن الحارث کے ہاں عبداللہ و عبدالرحمن و طلاب و یعقوب پیدا ہوئے ان کی والدہ ام عبداللہ بنت عبدالرحمن بن العباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔ ہند و ام عمرو دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

صلت بن عبداللہ..... ابن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... صلت بن عبداللہ کے ہاں یحییٰ پیدا ہوئے ان کی والدہ امامہ بنت المغیرہ ابن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔

حمید ان کی والدہ زینب بنت عبداللہ بن ابی احمد بن جحش ابن ربیعہ بالاسدی تھیں۔
فاطمہ ان کی والدہ ام ولد تھیں صلت فقیر و عابد تھے۔

محمد بن عبداللہ..... ابن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ان کی والدہ ہند تھیں کہ ام خالدہ بنت خالد ابن حزام

بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تھیں۔

اولاد..... محمد بن عبد اللہ کے ہاں قاسم و معاویہ پیدا ہوئے دونوں کی کوئی بقیہ اولاد نہ تھی ان دونوں کی والدہ ضریبہ بنت الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب تھیں۔

جعفر و قسیم ان دونوں کی والدہ حمیدہ بنت ابی سفیان بن الحارث ابن عبد المطلب تھیں۔

روایت..... زہری نے محمد بن عبد اللہ بن نوفل سے روایت کی ہے۔

زید بن حسن..... ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم ان کی والدہ ام بشیر بنت ابی مسعود تھیں۔ ابو

مسعود بن عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ ابن جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج تھے۔

زید بن حسن کے ہاں محمد پیدا ہوئے جو بغیر پس ماندہ چھوڑے وفات پا گئے۔ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

حسن بن زید جو ابی جعفر منصور کی جانب سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

نفیسہ بنت زید جن سے ولید بن عبد المطلب بن مروان نے نکاح کیا تھا وہ انہی کے نکاح میں وفات پا گئیں ان کی والدہ لبابہ بنت عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب بن ہاشم تھیں۔

عبد الرحمن بن ابی سلول سے مروی ہے کہ میں نے زید بن حسن کو دیکھا کہ سوار ہو کر سوق الظہر میں آتے اور وہاں ٹھہرتے لوگ ان کی طرف دیکھ کر ان کے عظیم الشان اخلاق سے تعجب کرتے اور کہتے کہ ان کے جد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ زید بن جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔

وفات..... عبد اللہ بن ابی عبیدہ سے مروی ہے کہ جس روز زید بن حسن کا انتقال ہوا میں اپنے والد کے ساتھ سوار

ہو کر گیا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر بطحائے ابن ازہر میں ہوئی، انہیں اٹھا کر مدینہ منورہ لایا

گیا جب ہم دونوں اس اٹھیہ پر آئے جو دونوں مناروں کے درمیان ہے تو اونٹ پر ایک ٹھنل میں زید بن حسن کی

میت نظر آئی۔ عبد اللہ بن حسن بن حسن ان کے آگے پیادہ چل رہے تھے۔ چادر سے اپنی کمر باندھے ہوئے تھے۔ اور

پشت پر (از قسم لباس) کچھ نہ تھا مجھ سے والد نے کہا کہ اے میرے فرزند میں اترتا ہوں تم سواری کو تھام لو اللہ اگر میں

سوار رہا اور عبد اللہ پیدل چلتے رہے تو ان کے نزدیک مجھے کبھی کوئی خیر حاصل نہ ہوگی۔ میں گدھے پر سوار ہو گیا اور

والد اتر کر پیادہ چلنے لگے یہاں تک کہ زید کو ان کے مکان واقع بنی حدیلہ میں داخل کر دیا گیا وہاں انہیں غسل دیا گیا

اور تابوت پر نکال کر بقیع لایا گیا۔

حسن بن حسن..... ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم ان کی والدہ خولہ بنت منظور ابن زبان بن

سیار بن عمرو بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سہمی بن مازن بن فزارہ تھیں۔

اولاد اور ان کے احوال..... حسن بن حسن کے ہاں محمد پیدا ہوئے ان کی والدہ رملہ بنت سعید ابن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن قرط بن عذاح بن عدی بن کعب تھیں۔

عبد اللہ بن حسن جو کوفہ میں ابو جعفر منصور کے قید خانے میں وفات پا گئے۔ حسن بن حسن جو ابی جعفر کے قید خانے میں وفات پا گئے ابراہیم بن حسن ان کی وفات بھی اپنے بھائی کے ہمراہ قید خانے میں ہوئی۔ زینب بنت حسن جن سے ولید بن عبد الملک ابن مروان نے نکاح کیا پھر طلاق دے دی اور ام کلثوم بنت الحسن ان سب کی والدہ فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالب تھیں۔ اور فاطمہ کی والدہ ام اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ تھیں۔

جعفر بن حسن بن داؤد و فاطمہ و ام القاسم قسیمہ ملیکہ ان سب کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔
ام کلثوم بنت حسن ایک ام ولد سے تھیں۔

اہل بیعت کی محبت میں غلو..... فضیل بن مرزوق سے مروی ہے کہ میں نے حسن بن الحسن کو ایک شخص سے کہتے سنا کہ جو ان لوگوں میں سے تھا جو اہل بیعت کا مرتبہ حد سے زیادہ بڑھاتے تھے کہ تم لوگ پر افسوس ہے تم لوگ اللہ کے لئے ہم سے محبت کرو اگر ہم لوگ اللہ کی اطاعت کریں تو تم لوگ ہم سے محبت کرو اگر ہم اللہ کی نافرمانی کریں تو ہم لوگوں سے بغض کرو۔

ایک شخص نے ان سے کہا کہ آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے اہل قرابت اور آپ کے اہل بیعت ہیں اس لئے ہم لوگ آپ کی تعریف میں مبالغہ کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ تم پر افسوس ہے اگر اللہ تعالیٰ بغیر اللہ کی اطاعت کے رسول اللہ ﷺ کی قسم کی قرابت کی وجہ سے کسی کو (اپنے عذاب سے) بچاتا تو وہ بالضرور اس کے سبب سے ان لوگوں کو فائدہ پہنچاتا جو مال اور رشتہ دار کے اعتبار سے ہم سے زیادہ آپ ﷺ کے رشتہ دار ہیں (مثلاً حسن و حسینؑ) اللہ کی قسم میں تو ضرور اللہ سے ڈرتا ہوں کہ ہم میں سے گناہ گار کو دو چند عذاب دیا جائے گا اور مجھے ضرور امید ہے کہ ہم میں سے نیک لوگوں کو ضرور اجر دیا جائے گا تم لوگوں کی خرابی ہو (ہماری مدح میں مبالغہ کرنے سے) اللہ سے ڈرو اور ہم لوگوں کے بارے میں حق کہو کیونکہ حق ہی تمہارے مقاصد کو بہت زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے اور حق سے ہم بھی تم سے راضی ہوں گے

خلافت علی کا مسئلہ..... پھر فرمایا کہ اگر یہی اللہ تعالیٰ کا دین ہے جو تم لوگ کہتے ہو تو بے شک ہمارے بزرگوں نے ہمارے ساتھ برائی کی (کہ دین اور یہ نجات کا راستہ تمہیں بتایا اور ہمیں نہیں بتایا) ان بزرگوں نے نہ تو ہمیں اس دین کی اطلاع دی اور نہ ہمیں اس پر عمل کرنے کی رغبت دلائی۔

اس کے جواب میں ان سے ایک رافضی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے علی کے لئے نہیں فرمایا کہ میں کنٹ مولا ہن علی مولاہ (جس سے میں محبت کرتا ہوں اس سے علی بھی محبت کرتے ہیں) یا جس دین کے تابع میں ہوں اس کے علی بھی تابع ہیں انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اس سے خلافت و سلطنت مراد لیتے تو وہ ان لوگوں سے اس کو اسی طرح صاف صاف بیان فرمادیتے جس طرح آپ ﷺ نے نماز زکوٰۃ و روزہ

رمضان و حج بیت اللہ کو صاف بیان فرمایا آپ ضرور ضرور ان لوگوں سے فرماتے کہ اے لوگو میرے بعد علی تمہارے حاکم و خلیفہ ہیں کیونکہ سب لوگوں سے زیادہ امت کے خیر خواہ آپ ﷺ تھے۔

اگر معاملہ اس طرح ہوتا جس طرح تم لوگ کہتے ہو کہ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد علی کو خلیفہ بنایا اور اللہ اور اس کے رسول نے اس خلافت اور نبی ﷺ کے بعد آپ کی جانشینی کے لئے علی کو منتخب کیا تو اس معاملے میں علی سب لوگوں سے زیادہ مجرم تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جس کا حکم دیا تھا انہوں نے اسے ترک کر دیا (کیونکہ آپ کے بعد انہوں نے یقیناً پچیس سال خلافت حاصل نہیں کی) (اگر انہیں آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کی جانشینی کا موقع نہ مل سکا تھا تو کم از کم یہی کرتے کہ اس بارے میں لوگوں سے معذرت کر دیتے (کہ میں ان وجوہ سے امتثال امر پر قادر نہ ہو سکا)

ابو جعفر محمد..... ابن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ان کی والدہ ام و بد اللہ بنت حسن بن علی بن ابی طالب تھیں۔

اولاد..... ابو جعفر کے ہاں جعفر بن محمد و عبد اللہ بن محمد پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ام فردہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق تھیں۔

ابراہیم بن محمد ان کی والدہ ام خنیم بنت اسید بن المغیرہ بن الاخنس بن شریف انھیں تھیں۔
علی بن محمد و زینب بنت محمد دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔
ام سلمہ بنت محمد ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

جھگڑے سے ممانعت..... جابر سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن علی نے کہا کہ اے جابر باہم جھگڑا نہ کرو کیونکہ خصومت قرآن کی تکذیب کرتی ہے۔
ابی جعفر سے مروی ہے کہ اہل خصومات کے ساتھ نہ بیٹھو۔ کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کی آیات میں گھستے ہیں۔

اہل بیعت کا عقیدہ..... جابر سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی سے کہا کہ کیا آپ اہل بیعت میں سے کوئی شخص (کسی غیر مشرکانہ) گناہ کا خیال کرتا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ کیا آپ کے اہل بیعت میں سے کوئی شخص (دنیا میں علی کی) رجعت (واپسی) کا قائل تھا انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ کیا آپ کے اہل بیعت میں سے کوئی شخص ابو بکر و عمر کو گالی دیتا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہر ایک نے ان دونوں سے محبت کی اور ان دونوں سے دوستی کی اور ان دونوں کے لئے دعائے مغفرت کی۔

عادات و لباس..... ابی الفضل ک سے مروی ہے کہ ابو جعفر نے کہا کہ اے اللہ میں مغیرہ بن سعید سے تیرے آگے اپنی برائت کا اظہار کرتا ہوں۔

جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ اپنی والدہ کے سر میں جوئیں دیکھا کرتے تھے۔
یوسف بن المہاجر الحداد سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر کو ایک خچر پر سوار دیکھا کہ ان کے ہمراہ ایک غلام تھا جو ان کے دونوں جانب پیدل چل رہا تھا۔

معاویہ بن عبدالکریم سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی کے بدن پر خز کا جبہ اور خز کی دستار دیکھی۔
ابی جعفر سے مروی ہے کہ ہم آل محمد غزوہ اور کسم اور گیر و کارنگا ہوا اور یمنی چادر استعمال کرتے ہیں۔
محمد بن علی سے مروی ہے کہ ہم آل محمد یمنی چادریں اور خز اور گیر و کسم کے رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرتے ہیں۔

اسماعیل بن عبدالملک سے مروی ہے کہ میں نے ابی جعفر کے جسم پر ریشمی گوٹ کی چادر دیکھی میں نے اعتراض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ چادر میں دو انگلی کی ریشمی گوٹ میں کوئی حرج نہیں۔
موہب سے مروی ہے کہ میں نے ابی جعفر کے سر پر سرخ شالی رومال کو دیکھا۔
عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ انہوں نے محمد بن علی کو دیکھا کہ اپنا عمامہ پیچھے لٹکا لیتے تھے۔
جابر سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی کے سر پر ایک عمامہ دیکھا جس میں (ریشمی) گوٹ تھی ایک چادر تھی جسے وہ استعمال کرتے تھے اس میں بھی ریشمی گوٹ تھی۔
محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر کو دیکھا کہ ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جسے وہ اپنے پیچھے باندھ لیتے تھے۔

حکیم بن حکیم بن عہاد سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر کو مسجد میں تہ کئے ہوئے طیلسان سے (جو ایک خاص قسم کا ایرانی جبہ ہے) تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔
محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے نزدیک ان معزز اور اہل مروت کا یہی فعل رہا جو مسجد میں رہتے تھے کہ وہ لوگ تہ کئے ہوئے طیلسانوں پر تکیہ لگاتے اور پیاس طیلسان و چادر کے علاوہ ہوتا جو ان کے بدن پر تھا۔

خضاب..... عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی سے دسمہ یعنی سیاہ خضاب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم اہل بیت کا وہی خضاب ہے۔
ثویر سے مروی ہے کہ ابو جعفر نے کہا کہ اے ابوالجہم تم کس چیز کا خضاب لگاتے ہو میں نے کہا کہ مہندی اور نیل کا انہوں نے کہا کہ یہی ہم اہل بیت کا خضاب ہے۔
عروہ بن عبداللہ بن قیس الجعفی سے مروی ہے کہ مجھ سے ابو جعفر نے کہا کہ میں دسمے کا خضاب لگاتا ہوں۔
ہارون بن عبداللہ بن الولید العیسیٰ سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی کی ناک اور پیشانی پر سجدے کا نشان دیکھا جو بہت زیادہ نہ تھا۔

انگوٹھی..... ابو جعفر سے مروی ہے کہ تم لوگ ہنسی یا بہت ہنسی سے پرہیز کرو یہ علم کو ضائع کر دیتی ہے۔

محمد بن علی سے مروی ہے کہ میری انگوشی میں میرا نام کندہ ہے جب میں جماع کرتا ہوں تو اسے اپنے منہ میں کر لیتا ہوں۔

وصیت..... سعید بن مسلم بن بانک ابو مصعب سے مروی ہے کہ انہوں نے محمد بن علی بن حسین کے بدن پر ایک چادر دیکھی انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن علی بن حسین کے آزاد کردہ غلام سالم نے دعویٰ کیا کہ محمد نے وصیت کی تھی کہ انہیں اسی چادر میں کفن دیا جائے۔

کفن..... محمد بن علی سے مروی ہے کہ انہوں نے وصیت کی کہ انہیں اسی کرتے میں کفن دیا جائے جس میں وہ نماز پڑھتے تھے۔

عروہ بن عبد اللہ بن قثیر سے مروی ہے کہ میں نے جعفر سے پوچھا کہ آپ کو کس کپڑے میں کفن دیا جائے انہوں نے وصیت کی کہ ان کے کرتے میں اور میں اس کی گھنڈیاں کاٹ دوں اور ان کی اس چادر میں جسے وہ اوڑھا کرتے تھے اور میں ایک یمنی چادر خریدوں کیونکہ نبی کریم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں ایک یمنی چادر بھی تھی۔

سعید بن مسلم بن بانک سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی بن حسین کی نعش پر حیرہ کی چادر دیکھی تھی یعنی اس پر وہاں ریاں تھیں۔

وفات..... جعفر بن محمد سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی سے سنا جو فاطمہ بنت حسین سے نبی کریم ﷺ کے صدقے کا کچھ تذکرہ کر رہے تھے کہ میرے زندگی کے اٹھاون سال پورے کر دئے جائیں گے۔ اسی وقت (یعنی اٹھاون سال کے ختم پر) ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ہماری روایت میں ہے کہ ان کی وفات ۱۱۷ھ میں ہوئی وہ تہتر سال کے تھے اور وہ نے کہا کہ ان کی وفات ۱۱۸ھ میں ہوئی ابو نعیم الفضل بن دکین نے کہا کہ ان کی وفات ۱۱۳ھ میں مدینے میں ہوئی۔

حدیث میں مرتبہ..... وہ ثقہ و کثیر العلم الحدیث تھے ان سے کوئی ایسا شخص روایت نہیں کرتا جس کی حدیث سے استدلال کیا جائے

عبد اللہ بن علی..... ابن حسین بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت الحسن ابن علی بن ابی طالب تھیں۔ وہی ابو جعفر کی والدہ بھی تھیں۔

اولاد..... عبد اللہ بن علی بن حسین کے ہاں محمد پیدا ہوئے جن کے سیاہ و سفید داغ تھے وہ کفدا (کپڑے تھے) اسحاق جو بھورے (ابيض) تھے ام کلثوم جو بہری تھیں اور ام علی جن کا نام علیہ تھا سب ایک ام ولد سے تھے۔

عمر بن علی..... ابن حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ان کی والدہ ام ولد تھیں عمر بن علی کے ہاں علی و ابراہیم و خدیجہ پیدا ہوئیں۔ ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔

جعفر بن کے چہرے پر دانے تھے ان کی والدہ ام اسحاق بنت محمد بن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔

محمد بن عمرو موی جو پستہ قد اور موئے تھے اور خدیجہ و حبہ و حبیہ و عبدہ ان سب کی والدہ ام موی بنت عمر بن علی بن ابی طالب تھیں۔

ایک چھوٹا قول... فضیل بن مرزوق سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن علی بن حسین بن علی سے پوچھا کہ کیا آپ کے اہل بیت میں کوئی ایسا شخص ہے جس کی اطاعت فرض کی گئی ہو جس کے لئے آپ لوگ یہ پہچانتے ہوں (یعنی آپ کو وہ شخص معلوم ہے جس کی اطاعت فرض کی گئی ہو)۔ اور جس شخص نے اس کے لئے یہ وصف نہیں پہچانا اور مرگیا تو وہ جاہلیت و کفر کی موت مرا، ان دونوں (عمر بن علی و حسین بن علی) نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم یہ شخص ہم میں نہیں ہے جس شخص نے ہم لوگوں کے بارے میں کہا تو وہ کذاب (بڑا جھوٹا) ہے۔

بہتان لگانے والوں پر لعنت... فضیل بن مرزوق سے مروی ہے کہ پھر میں نے عمر بن علی سے کہا کہ اللہ آپ پر رحمت کرے کیا آپ لوگوں کے مان میں یہ مرتبہ علی کے لئے تھا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں وصیت کی تھی پھر حسن کے لئے تھا کہ انہیں علی نے وصیت کی تھی پھر یہ مرتبہ حسین کے لئے تھا انہیں حسن نے وصیت کی تھی پھر علی بن حسین (زین العابدین) نے وصیت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میرے والد کا انتقال ہو گیا مگر انہوں نے دو حروف کی بھی وصیت نہیں کی خدا ان (بہتان باندھنے) والوں کو غارت کرے۔ اللہ کی قسم یہ صرف ہم لوگوں کے ذریعے پیٹ بھرنے والے ہیں۔

راوی نے کہا کہ یہ حمیس خبیث ہے (جس نے آپ لوگوں پر بہتان باندھا ہے انہوں نے کہا کہ حمیس خبیث کون (راوی نے کہا کہ) معنی بن حمیس انہوں نے کہا ہاں معنی بن حمیس اللہ کی قسم میں اپنے بستر پر پڑا ہوا بہت دیر تک سوچتا رہا۔ جس وقت ان لوگوں کو معنی بن حمیس نے گمراہ کر دیا تھا تو میں قوم سے تعجب کرتا تھا جس کی عقلوں کو اللہ نے تاریک کر دیا۔

زید بن علی..... ابن حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... زید بن علی کے ہاں یحییٰ بن زید پیدا ہوئے جو خراسان میں قتل کر دئے گئے سلم ابن احور نے قتل کیا انہیں اس کے پاس نصر بن سہر نے بھیجا تھا ان کی والدہ رطلہ بنت ابی ہاشم عبد اللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب تھیں۔ عیسیٰ بن زید و حسین بن زید نامینا (محمد بن زید) یہ سب ایک ام ولد سے تھے۔

ہشام کے پاس سے کس طرح نکلے..... عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ مجھے سالم حاجب مولائے ہشام نے بتلایا کہ زید بن علی ہشام کے پاس سے اس طرح نکلے کہ اپنی مونچھ ہاتھ میں لئے ہوئے بٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ جب کسی نے زندگی کو دوست رکھا تو وہ ذلیل ہوا پھر وہ چلے گئے ان کا رخ کونے کی طرف تھا۔

بغاوت و انجام..... کوفے میں انہوں نے ہشام بن عبدالملک کے عامل یوسف ابن عمر النعمانی نے بغاوت کی زید بن علی کی جانب ان لوگوں کو روانہ کیا گیا جو ان سے جنگ کریں وہ لوگ زید سے جدا ہو گئے جنہوں نے ان کے ساتھ مل کر بغاوت کی تھی زید قتل کر کے لٹکا دئے گئے۔

پانچ لاکھ درہم..... سالم نے کہا کہ اس کے بعد میں نے ہشام کو اس بات کی خبر دی جو زید نے اس روز کہا تھا جس روز وہ ہشام کے پاس سے نکلے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تیری ماں تجھ پر روئے آج سے پہلے مجھے اس کے متعلق خبر کیوں نہ دی جو چیز زید کو راضی کر سکتی تھی وہ صرف پانچ لاکھ درہم تھے یہ ہم پر اس سے بہت زیادہ آسان تھے جس کی طرف زید گئے۔

نجل بن محمد سے مروی ہے کہ میں نے خلفاء میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس کے نزدیک خون بہانا ہشام بن عبدالملک سے زیادہ ناپسند اور زیادہ باعث تکلیف ہوتا۔ زید بن علی و یحییٰ بن زید کے قتل سے انہیں سخت رنج ہوا انہوں نے کہا کہ مجھے پسند تھا کہ میں ان دونوں کی پیروی کر لیتا۔

عبدالرحمن بن ابی اثرنا اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ خلفاء میں کوئی ایسا نہ تھا جسے ہشام بن عبدالملک سے زیادہ خون ناگوار ہو۔ انہیں زید بن علی کی بغاوت بہت بھاری معلوم ہوئی تا وقتیکہ ان کا سر نہ لایا گیا اور لاش کونے میں نہ لٹکا دی گئی کچھ نہ ہو سکا اس کا انتظام یوسف بن عمر نے ہشام بن عبدالملک کی خلافت میں کیا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ جب اولاد عباس غالب ہوئی تو عبداللہ بن علی بن عبداللہ ابن عباس نے ہشام بن عبدالملک کا ارادہ کیا لاش قبر سے نکال کر لٹکا دی گئی اور کہا کہ یہ اس کا بدلہ ہے جو انہوں نے زید بن علی کے ساتھ کیا زید بن علی صفر ۱۲ھ میں بروز چیر قتل کئے گئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۲ھ میں قتل ہوئے قتل کے روز ان کی عمر پالیس سال کی تھی زید بن علی نے اپنے والد سے حدیث سنی اور زید سے عبدالرحمن بن حارث بن عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ نے روایت کی ان سے بسام الصیری و عبدالرحمن بن ابی اثرنا وغیرہ نے روایت کی۔

حسین الاصغر..... ابن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... حسین بن علی کے باپ عبداللہ و عبید اللہ الاعرج (لنگڑے) و علی و شیمہ پیدا ہوئیں ان سب کی والدہ ام خالد بنت حمزہ بن مصعب بن زبیر بن العوام تھیں۔

محمد بن حسین ایک ام ولد سے تھے۔

حسن الاحول (بھیگے) بن حسین و جاریہ ان دونوں کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔

امیہ بنت حسین ان کی والدہ انصار بنی حارث کی ایک خاتون تھیں۔

ایراہیم و فاطمہ ایک ام ولد سے تھیں۔

حسین بن علی بن حسین اپنے والد کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ اور اس وقت تک زندہ رہے کہ انہیں

محمد بن عمر نے پایا اور ان سے روایت کی ہم نے انہیں ان کے بھائیوں کے طبقے میں شامل کر دیا حالانکہ نہ عمر میں ان لوگوں جیسے اور نہ اہل علم سے ان کو روایت علم کا موقع ملا۔

عبداللہ بن محمد..... ابن الحنفیہ بن علی بن ابی طالب کنیت ابو ہاشم تھی ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... عبداللہ بن محمد کے ہاں ہاشم پیدا ہوئے جن سے ان کی کنیت تھی اور محمد اصغر ان دونوں کا کوئی بقیہ نہ تھا ان

کی والدہ بنت خالد بن علقمہ بن الحویرث بن عبداللہ ابن ابی اللحم بن مالک بن عبداللہ بن غفار بنت عبداللہ ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنت محمد ابن عبید اللہ بن العباس بن عبدالمطلب تھیں۔

علی بن عبداللہ اور ایک اور شخص جن کا نام ہمیں نہیں بتایا گیا ان دونوں کی والدہ ام عثمان بنت ابی حدیر تھیں ابو حدیر عیاش بن عبدہ بن مغیث بن الجعد ابن العجلان بلی قضاء سے تھے۔

طالب و عون و عبید اللہ مختلف ام ولد سے تھے۔

یحییٰ بن زید بن علی جو خراسان میں قتل کئے گئے ان کی والدہ کا نام ریطہ تھا ریطہ کی والدہ بھی ریطہ تھیں جو ام الحارث بنت الحارث بن نوفل بن الحارث ابن عبدالمطلب تھیں۔

ام سلمہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

وفات..... ابو ہاشم (عبداللہ بن محمد) صاحب علم و روایت ثقہ و قلیل الحدیث تھے شیعہ ان سے ملتے اور ان سے

محبت کرتے بنی ہاشم کے ساتھ شام میں تھے کہ وفات کا وقت آ گیا۔ انہوں نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کو وصیت کی کہ تم اس حکومت کے مالک ہو اور وہ تمہاری اولاد میں ہوگی۔ انہوں نے شیعہ کو ان کے پاس بھیج دیا اور اپنی کتابیں اور روایتیں انہیں دے دیں۔ وفات حمیرہ ابن سلیمان بن عبد الملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی

حسن بن محمد.....

ابن الحنفیہ بن علی بن ابی طالب ان کی والدہ جمال بنت قیس بن مخزومہ ابن مطلب بن عبد مناف بن قصی

تھیں۔

مختصر احوال..... حسن کی کنیت ابو محمد تھی بنی ہاشم کے ظریفوں اور عظمندوں میں سے تھے فضیلت و صورت میں

اپنے بھائی ابو ہاشم سے بہتر تھے۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عقیدہ ارجاء میں گفتگو کی۔

زازان و میسرہ سے مروی ہے کہ ہم حسن بن محمد بن علی کے پاس گئے اور اس کتاب پر ملامت کی جو انہوں

نے مسند ارجاء میں تالیف کی تھی انہوں نے زازان سے کہا کہ اے ابو عمر مجھے یہ پسند تھا کہ میں اسے نہ لکھتا اور مرجاتا۔
ابو العریان انیس سے مروی ہے کہ میں نے حسن بن محمد کے بدن پر ایک بار ایک کرتا اور بار یک عمامہ دیکھا

وفات محمد بن عمر نے کہا کہ حسن بن محمد کی وفات عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں ہوئی ان کا کوئی پس ماندہ نہ تھا۔

محمد بن عمر ابن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ان کی والدہ اسماء بنت عقیل ابن ابی طالب بن عبدالمطلب تھیں۔

جعفر بن محمد ان کی والدہ ام ہاشم بنت جعفر بن جعفر بن جعدہ بن ہبیرہ بن ابی وہب ابن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں۔

معاویہ بن عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب ان کی والدہ ام ولد تھیں پھر معاویہ بن عبد اللہ پیدا ہوئے جو مروان بن محمد کے آخر زمانہ میں کوفہ چلے گئے تھے اور جعفر بن معاویہ جن کا کوئی بقیہ نہ تھا اور محمد ان سب کی والدہ ام عون بنت عون ابن العباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔
سلیمان بن معاویہ ایک ام ولد سے تھے۔

حسن و یزید صالح و حمادہ و ابیہ ان سب کی والدہ فاطمہ بنت حسن بن حسن ابن علی بن ابی طالب تھے۔
علی بن معاویہ جن کو عامر بن عدیارہ نے قتل کر دیا ان کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔
یزید بن عبداللہ بن الہاد نے معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے۔

اسماعیل بن عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اسماعیل بن عبداللہ کے ہاں عبداللہ و ابوبکر و محمد پیدا ہوئے ان سب کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔
ام کلثوم و جعفر ایک ام ولد سے جبکہ زید دوسری ام ولد سے تھے۔

اسماعیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن مصعب ابن ثابت نے روایت کی ہے۔

عمر بن عبدالعزیز ابن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطاب بن نفیل بنی عدی بن کعب میں سے تھیں عمر کی کنیت ابو حفص تھی۔

اولاد عمر بن عبدالعزیز کے ہاں عبداللہ و ابوبکر و ام عمارہ پیدا ہوئیں ان تینوں کی والدہ لمیس بنت علی بن الحارث بن عبداللہ بن الحصین ذی النصبہ بن یزید بن شداد ابن قحان الحارثی تھیں۔

ابراہیم بن عمران کی والدہ ام عثمان بنت شعیب بن زبان بن الاصح بن عمرو ابن ثعلبہ بن الحارث بن حصن بن ضمضم بن عدی بن خباب تھیں۔

اسحاق بن عمرو یعقوب و مویٰ جو لولد مرگئے ان سب کی والدہ فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان تھیں، عبد الملک بن عمرو ولید و عاصم و یزید و عبد اللہ و عبد العزیز و ابان امتہ و ام عبد اللہ ان سب کی والدہ ایک ام ولد تھیں۔

ولادت عمر کی ولادت ۳۳ھ میں ہوئی جس سال رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت میمونہ کی وفات ہوئی۔

حضرت عمر کی تمنا نافع سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے فرمایا کہ کاش اپنی اولاد میں سے مجھے وہ شاندار شخص معلوم ہوتا جو زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی۔

نصیف کا خواب نصیف سے مروی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھے ہوئے ہیں جن کی دائیں طرف ایک دوسرے شخص ہیں اور بائیں جانب بھی ایک شخص ہیں اتنے میں عمر بن عبد العزیز آئے اور چاہا کہ ان صاحب اور ان کی داہنی طرف والے صاحب کے درمیان بیٹھیں مگر وہ ساتھی اپنے صاحب سے مل گئے جس سے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی عمر گھوم گئے اور چاہا کہ ان صاحب اور ان کی بائیں جانب والے ساتھی کے درمیان بیٹھیں مگر وہ بھی اپنے صاحب سے مل گئے پھر انہیں درمیانی صاحب نے کھینچ کر اپنی آغوش میں بٹھالیا (خواب دیکھنے والے نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ ہیں اور یہ ابو بکر و عمر بن خطاب ہیں۔

نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ میں اکثر ابن عمر کو کہتے سنا کرتا تھا کہ اولاد عمر میں وہ کون شخص ہے جس کے چہرے پر علامت ہے جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔

عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے کہ وہ ہلال بن عبد اللہ بن عمر ہیں ان کے چہرے پر مسابھی تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبد العزیز کو لایا ان کی والدہ ام ناعمہ بنت عاصم بن عمر بن خطاب تھیں۔ اس حدیث کے راوی یزید نے کہا کہ عمر بن عبد العزیز کو ان کے والد کے ایک گھوڑے نے مار کر سر زخمی کر دیا ان کے والد خون پونچنے لگے اور کہنے لگے کہ تم سعید ہوتے اگر تمہارا سر بنی امیہ کا زخمی کیا ہوا تھا۔

عبد العزیز بن مروان کی شادی ابن شاذب سے مروی ہے کہ جب عبد العزیز بن مروان نے عمر بن عبد العزیز کی والدہ سے نکاح کیا تو اپنے منتظم سے کہا کہ میرے لئے پاک مال میں سے چار سو دینار جمع کرو میں ایک ایسے خاندان میں نکاح کرنا چاہتا ہوں جن میں صلاحیت و تقویٰ ہے انہوں نے عمر بن عبد العزیز کی والدہ سے نکاح کیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا گورنر مدینہ بننا عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز ربیع الاول ۸۷ھ میں پچیس سال کی عمر میں مدینہ کے گورنر ہوئے ولید بن عبد الملک جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے عمر کو یہ ولایت سپرد کی عمر نے ابو بکر بن محمد بن عمر بن ہزم کو مدینہ کا قاضی بنایا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز اور حضرت انس بن مالک..... حفص بن عمر بن ابی طلحہ الانصاری سے مروی ہے کہ ولید بن عبد الملک کی خلافت اور عمر بن عبد العزیز کے مدینہ منورہ کی خلافت کے زمانے میں جب عمر نے مدینہ سے حج ارادہ کیا تو ان کے پاس انس بن مالک آئے وہ اس زمانے میں مدینے میں ہی تھے اور کہا کہ اے ابو حمزہ کیا تمہیں ﷺ کے خطبات سے آگاہ نہ کروں پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) کے دوسرے دن اور یوم النضر (۱۲ ذی الحجہ) کے دوسرے دن خطبہ ارشاد فرمایا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو اس نوجوان یعنی عمر بن عبد العزیز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مشابہ ہو

حضرت عمر بن عبد العزیز کی عبادت..... ضحاک نے کہا کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پیچھے نماز پڑھتا تھا وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور آخری رکعتوں میں تخفیف کرتے۔ عصر کی قرات کو مختصر کرتے مغرب میں قصار المفصل (یعنی سورہ زلزال سے سورہ ناس تک) پڑھتے عشاء میں اوساط المفصل (یعنی سورہ طارق سے بیہ تک) پڑھتے اور مغرب میں طوال المفصل (یعنی سورہ حجرات تا سورہ بروج) پڑھتے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ضحاک کو یہ حدیث شریک بن نمر سے بیان کرتے سنا شریک نے اس میں شک نہیں کیا ضحاک سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ دوران وعظ کلام انہیں موضوع سے باہر لے لیا وہ منبر پر ہی تھے کہ موضوع کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ استغفر اللہ استغفر اللہ (میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں) عبد الحکیم بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ عید گاہ پیدل جاتے تھے۔

عل بن یدیم سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو مدینہ منورہ میں دیکھا کہ سب سے اچھا لباس پہنتے تھے سب سے زیادہ خوشبو لگاتے تھے اور سب سے آہستہ چلتے بعد کو میں نے انہیں دیکھا کہ راہیوں کی طرح تیز چلتے تھے، لہذا جو شخص تم سے یہ کہے کہ رفتار بھی فطری معاملہ ہے کہ اس کی تیزی یا سستی میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی تو عمر کے اس عمل کے بعد تم اس کی تصدیق نہ کرنا۔

اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے قاضی ابوبکر بن محمد ابن عمرو بن حزم سے کہا کہ میں کوئی ایسا امر نہیں پاتا جو میرے نزدیک اس حق سے زیادہ خوش مزہ ہو کہ خواہش کے موافق نکلے۔

یحییٰ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز پیر جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

ابن مسیب کی حضرت عمر بن عبد العزیز کے متعلق رائے..... عبد البجاری بن ابی معن سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے اس وقت سنا جب ان سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اے ابو محمد مہدی کون ہیں تو سعید نے کہا کہ کیا تم مروان کے مکان میں گئے ہو اس نے کہا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ مروان کے مکان جاؤ تم مہدی کو دیکھ لو گے۔

عمر بن عبد العزیز نے دربار میں آنے کی لوگوں کو اجازت دی وہ شخص بھی گیا مروان کے مکان میں داخل

ہوا تو امیر کو اس حالت میں پایا کہ لوگ ان کے پاس جمع تھے۔

وہ شخص سعید بن مسیب کے پاس واپس گیا اور کہا کہ اے ابو محمد میں مردان کے مکان میں گیا مگر کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ اسے مہدی کہتا۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ اور میں سعید کا قول سن رہا تھا کہ کیا تم نے زنی سروالے عمر بن عبد العزیز کو تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا اس نے کہا کہ جی ہاں انہوں نے کہا کہ بس وہی مہدی ہیں۔

محمد بن علی سے مروی ہے کہ نبی ہم میں تھے اور مہدی بنی عبد شمس میں ہوں گے میں سوائے عمر بن عبد العزیز کے اور کسی کو مہدی نہیں سمجھتا۔ یہ قول عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں کہا گیا تھا۔

مولائے ہند بنت اسماء سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن علی سے کہا کہ لوگوں کا گمان ہے کہ مہدی آپ لوگوں میں ہیں انہوں نے کہا کہ یہ ایسا ہی معتبر ہے جیسا کہ ہے البتہ وہ بنی عبد شمس میں ہیں راوی نے کہا کہ گویا انہوں نے عمر بن عبد العزیز کو مراد لیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی آل علیؑ سے محبت..... فاطمہ بنت علی بن ابی طالب نے عمر بن عبد

العزیز کا ذکر کیا اور بہت بہت رحمت کی دعا دی کہا میں اس زمانے میں ان کے پاس گئی جب وہ مدینہ منورہ کے امیر تھے انہوں نے ہر خواہش اور دربان کو نکال دیا گھر میرے اور ان کے علاوہ کوئی نہ تھا پھر انہوں نے کہا کہ اے علی کی بنی اللہ کی قسم مجھے رونے زمین پر کوئی خاندان آپ لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں اور آپ لوگ تو مجھے اپنے متعلقین سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

فقہاء کی مدینہ منورہ طلبی..... عبدالرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب عمر بن عبد

العزیز مدینہ منورہ کے گورنر بن کر وہاں آئے تو دربانوں نے ملاقاتیوں کے نام لکھے وہ لوگ اندر گئے اور عمر بن عبد العزیز کو سلام کیا نماز پڑھ لی تو دس فقہاء مدینہ منورہ کو بلایا (۱) عروہ بن زبیر (۲) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ (۳) ابوبکر بن عبد الرحمن بن الحارث و (۴) ابوبکر بن سلیمان بن ابی شمرہ (۵) سلیمان بن یسار (۶) وقاص بن محمد (۷) سالم بن عبد اللہ (۸) عبد اللہ بن عبد اللہ ابن عمر (۹) عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ (۱۰) و خارجہ بن زید بن ثابت۔

فقہائے مدینہ سے خطاب..... عمر نے اللہ کے شایان شان حمد و ثناء کی اور کہا کہ میں نے آپ لوگوں کو

ایسے معاملے کے لئے بلایا ہے جس پر آپ لوگوں کو ثواب ملے گا اور آپ لوگ میرے مددگار ہوں میں چاہتا ہوں کہ بغیر آپ کی رائے یا ان کی رائے جو آپ لوگوں میں موجود ہوں کسی معاملے کا فیصلہ نہ کروں اگر آپ کسی سرکاری ملازم کو ظلم کرتا دیکھا یا آپ کو میرے کسی عامل کے ناحق کچھ لینے کی خبر معلوم ہو تو میں ہر اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جسے معلوم ہے کہ وہ مجھے ضرور خبر دے ان لوگوں نے انہیں جزائے خیر کی دعا دی اور چلے گئے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی خوش پوشی..... حجاج الصواف (کبل بیچنے والے) سے مروی ہے کہ

جب عمر بن عبد العزیز مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو انہوں نے مجھے اپنے لئے کپڑا خریدنے کا حکم دیا میں نے ان کے لئے کپڑے خریدے ان میں سے ایک کپڑا چار سو درہم کا تھا انہوں نے اس کا کرتا بنوایا ہاتھ سے چھوا تو کہا کہ یہ کس

قدر سخت اور مونا ہے۔ پھر جب وہ خیفہ تھے تو اپنے سے ایک پٹا خریدنے کا حکم دیا لوگوں نے اسے چودہ درہم میں خرید انہوں نے اسے ہاتھ سے چھوا تو کہا کہ میں اللہ یہ کیسا نرم اور باریک ہے۔

محمد بن خالد سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز قریش میں سب سے زیادہ معطر رہنے والے اور سب سے زیادہ خوش لباس تھے کب وہ خیفہ ہوئے تو سب سے زیادہ معموں لباس اور سب سے زیادہ موٹی غذا پر زندگی بسر کرنے کے جتنی زائد چیزیں تھیں وہ سب چھوڑ دیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا نماز کے لئے حکم

ابراہیم بن محمد بن عمار بن سعد القرظی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم وہ عمر بن عبدالعزیز کو ان کے مکان میں نماز کی اطلاع دیتے تھے کہتے تھے کہ اسلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حی الصلاۃ حنی علی الفلاح الصلاۃ رحمک اللہ (اے امیر اسلام صلیک ورحمۃ و برکات نماز کے سے ہے فلاح و کامیابی کے لئے ہے اللہ آپ پر رحمت کرے نماز کا وقت آگیا) کا ائمہ وگوں میں فتنہا بھی تھے جو اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔

ابراہیم بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز جب مدینہ منورہ کے گورنر تھے تو کہا کہ ظہر یا عشاء کے لئے اذان ہو تو دو رکعت نماز پڑھو پھر اتنی دیر بیٹھو یہ یقین ہو جائے کہ تمہاری اذان مدینہ کے دور دراز حصے کے آدمی نے سن لی اور اس نے قناتے حاجت کے بعد وضو کیا اپنے سے پہلے اور آسانی کے ساتھ چل کر مسجد میں چار رکعت نماز پڑھی اور بیٹھ گیا تم اتنی دیر کے بعد اقامت ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی امامت
عبدالغیر بن عبداللہ بن ابی فروہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز مدینے میں ہم لوگوں کی امامت کرتے مگر ہم اللہ الرحمن الرحیم بند آواز سے نہ پڑھتے۔

سلیمان بن عبدالملک کی علالت
رجاء بن حیوۃ سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن سلیمان بن عبدالملک نے خنز کے ہنر پیر سے پہلے اور آٹھینے میں دیکھا تو کہا کہ اللہ کی قسم میں جو ان بادشاہوں مسجد کی طرف گئے کہ وگوں و نماز پڑھا میں۔ مگر واپس بھی نہ ہوئے تھے کہ بن کر آیا۔

جب وہ سخت بیمار ہوئے تو فرمان بھیجے کہ اپنے بیٹے ایوب کو ولی مقرر کیا جائے کہ وہ نابالغ لڑکے تھے میں نے کہا کہ امیر المؤمنین آپ کیا کرتے ہیں خیفہ جب اپنی قبر میں ہوتا ہے تو جو چیز اس سے یادگار رہتی ہے یہ ہے کہ وہ کسی مرد صالح کو جانشین بنائے۔

سلیمان نے کہا کہ یہ ایسا فرمان ہے جس میں اللہ سے استیصال کرتا ہوں اور غور کرتا ہوں میں نے ابھی منعم ارادہ نہیں کیا ہے ایک یا دو دن ٹھہر کر انہوں نے اس فرمان کو چاہ کر لیا۔

مجھے یاد آیا اور پوچھا کہ داؤد بن سلیمان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے میں نے کہا کہ وہ قسط ظنیہ میں ہیں اور آپ کو معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہیں یا مر گئے کہا کہ اے رجاء تمہاری رائے کیا ہے کس کی ہے عرض کی کہ امیر المؤمنین رائے تو آپ ہی کی ہے میں چاہتا ہوں کہ جس کو بیان کیا جائے اس پر غور کر لوں۔

سلیمان نے کہا عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں تمہاری رائے یہی ہے اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں انہیں

فضل و برگزیدہ مسلمان جانتا ہوں۔

انہوں نے کہا ان صفات کے باوجود اگر میں انہیں ولی عہد بنادوں اور عبدالملک کی اولاد میں سے کسی کو ولی عہد نہ بناؤں تو ضرور فتنہ ہوگا اور لوگ کبھی ان کو اپنے اوپر والی نہ رہنے دیں گے۔ سوائے اس صورت کے کہ میں ان میں سے کسی کو عمر بن عبدالعزیز کے بعد والی کروں۔

یزید بن عبدالملک اس زمانے میں حج کو گئے تھے انہوں نے کہا کہ یزید بن عبدالملک کو عمر کے بعد والی کر دوں گا یہ ان ترابیر میں سے ہے جس سے ان لوگوں کی تسکین ہو جائے گی اور وہ راضی ہو جائیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ کی رائے درست ہے انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔

سلیمان بن عبدالملک کی وصیت..... بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ فرمان اللہ کے بندے سلیمان امیر المؤمنین کی جانب سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے میں انہیں اپنے بعد انہیں خلیفہ نامزد کیا اور ان کے بعد یزید بن عبدالملک کو لہذا تم لوگ ان کی بات سننا ان کی اطاعت کرنا اللہ سے ڈرنا اور اختلاف نہ کرنا (بصورت اختلاف دشمنوں کی طرف سے) تم میں طمع کی جائے۔

فرمان پر مہر لگا دی کعب بن حاضر شحہ کو حکم دیا کہ میرے متعلقین کو جمع کرو کعب نے ان لوگوں کو بلا کر جمع کر دیا۔ سلیمان نے رجا سے کہا کہ یہ فرمان ان لوگوں کے پاس لے جاؤ کہو کہ یہ فرمان میرا ہے اور حکم دو کہ وہ اس شخص سے بیعت کریں جس کو میں نے خلیفہ منتخب کیا ہے۔

رجاء نے یہی کیا اور ان لوگوں سے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص اس فرمان میں ہے ہم اس کی اطاعت کریں گے اور سنیں گے پھر خواہش کی کہ ہم اندر جا کر امیر المؤمنین کو سلام کریں گے رجا نے کہا کہ بہتر۔

لوگ اندر گئے سلیمان نے اس فرمان کی طرف اشارہ کیا جو رجا بن حیوۃ کے ہاتھ میں تھا اور لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے کہا کہ یہی میرا فرمان ہے یہی میری وصیت ہے اس فرمان میں نے جس کو نامزد کیا ہے اس کی سنو اس کی اطاعت کرو اور بیعت کرو لوگوں نے ایک ایک کر کے عمر سے بیعت کر لی پھر انہوں نے مہر لگا کر فرمان رجا کے ذریعے روانہ کر دیا۔

جب لوگ منتشر ہو گئے تو میرے پاس عمر بن عبدالعزیز آئے اور کہا کہ اے ابوالمقدم سلیمان کی مجھ سے محبت تھی میرا احترام تھا اور میرے ساتھ مہربان اور میرے محسن تھے اندیشہ ہے کہ وہ اس حکومت کا کوئی حصہ میرے سپرد نہ کر دیں لہذا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں میرے احترام اور میرے محبت کا واسطہ اگر ایسا ہی ہے تو تم مجھے آگاہ کر دو میں اسی وقت اس سے مستعفی ہو جاؤں اس سے پہلے کہ وہ حالت آئے کہ میں اس بات پر قادر نہ ہوں جس پر اب ہوں رجا نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ایک حرف بھی نہ بتاؤں گا عمر ناراض ہو کر چلے گئے۔

مجھے ہشام بن عبدالملک ملے اور کہا کہ اے رجا مجھے تمہارے ساتھ پرانی محبت و احترام ہے اور میں شکر گزار ہوں گا لہذا مجھے آگاہ کر دو کہ کیا یہ حکومت میری ہوگی اگر مجھے ملے تو میں معلوم کر لوں اور اگر کسی اور کو ملے تو میں گفتگو کروں کیونکہ مجھ جیسے کوئی نہیں جس کے ساتھ کوتاہی کی گئی ہو اور یہ حکومت اس سے علیحدہ کی گئی ہو لہذا مجھے خبر دوا اللہ گواہ ہے کہ میں تمہارا نام کبھی بیان نہ کروں گا میں نے انکار کیا اور کہا کہ نہیں اللہ کی قسم میں تمہیں ایک حرف بھی نہ

بتاؤں گا جو مجھ سے بطور راز امیر المؤمنین نے کہا ہے۔

ہشام واپس گئے وہ مایوس تھے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے اور کہتے کہ جب یہ حکومت مجھ سے علیحدہ کی جائے گی تو کس کو ملے گی کیا عبد الملک کی اولاد سے نکل جائے گی اللہ کی قسم میں تو خاص اولاد عبد الملک ہوں

سلیمان بن عبد الملک کا انتقال..... میں سلیمان بن عبد الملک کے پاس گیا نزاع کا عالم تھا موت کی سکرات نے گھیر لیا تھا میں انہیں قبلہ رخ کرنے لگا، بچکیاں لینے کی حالت میں کہنے لگے اے رجا اب تک اس کا وقت نہیں آیا میں نے یہ دو مرتبہ یا تیسری بار انہوں نے کہا کہ اے رجا اگر تم کچھ چاہتے ہو تو اب سے کرو اشہد ان الله لا اله الا الله و اشہد ان محمد عبده و رسوله .

میں نے ان کا رخ بدل دیا وفات ہو گئی ان کی آنکھیں بند رویں اور ایک سبز چادر سے ڈھانک کر دروازہ بند کر دیا ان کی بیوی نے کہا کہ جو انکا انتظار کر رہی تھی مجھ سے دریافت کیا کہ ان کی کیا حالت ہے میں نے کہا کہ کہ سو گئے ہیں اور اوڑھ لیا ہے قصہ کو چادر سے ڈھکا ہوا دیکھ تو واپس کیا اور ان کی بیوی کو خبر دی انہوں نے مان لیا اور یقین آ گیا کہ وہ سوتے ہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی بیعت..... میں نے دروازے پر ایسے شخص کو بٹھا دیا جس پر اعتبار تھا اور اس و نہایت سردی کہ وہ اس جگہ سے نہ ہٹے جب تک کہ میں اس کے پاس نہ آ جاؤں ورنہ خیفہ کے پاس کی کو جانے

میں نکلا اور عب بن حاضر الغنسی کو بلا بھیجا انہوں نے امیر المؤمنین کے اعزہ کو جمع کیا وہ مسجد و البق میں جمع ہو گئے میں نے ان سے کہا کہ بیعت کرو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تو ایک مرتبہ بیعت کر چکے ہیں دوبارہ بیعت کے بیٹے ہیں میں نے کہا کہ امیر المؤمنین کا حکم ہے کہ اس مہر کئے ہوئے فرمان میں جس امر کا حکم دیا گیا ہے اور جس شخص کو مقرر کیا گیا ہے اس سے بیعت کرو ان لوگوں نے فردا بیعت دوبارہ بیعت کی۔

سلیمان کی وفات کے بعد جب لوگ بیعت کر چکے تو میں نے خیال کے کہ اب معاملہ مضبوط ہو گیا میں نے کہا کہ اب انھہ اپنے امیر المؤمنین کے پاس جاؤ کیونکہ ان کی وفات ہو گئی ہے لوگوں نے ان الله وان اليہ راجعون کہا میں نے انہیں فرمان پڑھ کر سنایا جب عمر بن عبد العزیز کے تذکرے تک پہنچا ہشام نے چار مرتبہ کہ ہم تو ان سے بیعت نہیں کریں گے میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تمہاری گردن مار دوں گا اٹھو اور بیعت کرو وہ اپنے پاؤں گھسیٹتے ہوئے اٹھے۔

میں نے عمر کے دونوں بازو پکڑ کر انہیں منبر پر بٹھا دیا جو واقعہ ان کے متعلق ہوا اس پر وہ انا الله وان اليہ راجعون پڑھ رہے تھے اور ہشام خلافت نکل جانے کی وجہ سے انا الله پڑھ رہے تھے۔

سلیمان بن عبد الملک کی تجہیز و تکفین جب ہشام ممر کے پاس پہنچے تو کہا کہ انا الله وان اليہ راجعون عبد الملک کے بیٹے کے مقابلے میں کس وقت یہ خلافت تمہارا ہے پاس پہنچ گئی مرنے کا کہ انا الله وان اليہ راجعون جب وہ باوجود میری ناکواری کے میرے پاس پہنچ گئی۔

سلیمان کو غسل و کفن دیا گیا ان پر عمر بن عبد العزیز نے نماز پڑھائی۔

شاہی سوار یوں کی واپسی..... تدفین سے فراغت ہو گئی تو عمر کے پاس شاہی سوار یوں اور ترکی گھوڑیاں اور گھوڑے اور خچر اس طرح لائے گئے کہ ہر جانور کے لئے ایک سائیکس بھی تھا آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ شاہی سواریاں ہیں عمر نے کہا کہ میرا جو نور میرے لئے زیادہ مناسب ہے اور اپنے خچر پر سوار ہوئے اور سب جانور واپس کر دیئے۔

پھر وہ آئے تو کہا گیا کہ آپ تو منزل خلافت میں قیام فرمائیں گے انہوں نے کہا کہ اس میں تو ابو ایوب کے اہل و عیال ہیں میرا خیمہ کافی ہے یہاں تک کہ وہ لوگ منتقل ہو جائیں وہ اپنی منزل میں مقیم رہے یہاں تک کہ بعد میں ان لوگوں نے منزل خلافت کو خالی کر دیا۔

فرمان لکھوانا..... جب رات کا وقت آیا تو عمر نے کہا کہ اے رجا، میرے لئے کاتب کو بلا لاؤ میں نے اسے بلا دیا میں ان سے وہ چیز دیکھ چکا تھا جو پورے طور پر مجھے مسرور کرتی تھی انہوں نے سوار یوں اور منزل سلیمان کے بارے میں جو کچھ کرنا تھا وہ کیا میں نے کہا کہ کاتب کے بارے میں کیا کرتے ہیں فرمان لکھواتے ہیں یا کچھ اور؟ کاتب بیٹھ گیا انہوں نے ایک فرمان اپنی زبان سے بول کر کاتب سے بغیر کسی نقل کے لکھوایا انہوں نے لکھوایا اور خوب لکھوایا اسے مکمل و مختصر کیا پھر اس فرمان کے متعلق حکم دیا تو سب شہروں میں لکھ کر بھیجا گیا۔

عبد العزیز بن ولید کی دمشق کی جانب پیش قدمی..... عبد العزیز بن ولید باہر تھے جہان کے پاس سلیمان بن عبد الملک کی وفات کی خبر پہنچی انہیں عمر سے لوگوں کی بیعت اور سلیمان کا نہیں ولی عہد بنانے کا حال معلوم نہ تھا ساتھیوں نے ان سے بیعت کر لی وہ دمشق پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے پھر انہیں معلوم ہوا کہ سلیمان کی وصیت کے مطابق لوگوں نے عمر بن عبد العزیز سے بیعت کر لی ہے۔

ابن ولید کی اطاعت..... وہ آئے اور عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے ان سے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم نے اپنی جانب سے بیعت کر لی اور دمشق کا ارادہ کیا انہوں نے کہا کہ ایسا ہوا تھا اس لئے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ خلیفہ مرحوم نے کسی کو نامزد کیا ہے مجھے مال کے لٹ جانے کا اندیشہ ہوا۔ عمر نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر تم سے بیعت کر لی جاتی تو تم والی حکومت ہو جاتے تو میں تم سے جھگڑا نہیں کرتا عبد العزیز نے کہا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ آپ کے علاوہ اور کوئی اس حکومت کا والی ہو انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے بیعت کر لی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی حکومت سے بیزاری..... رجا، بن حیوۃ سے مروی ہے کہ جب سلیمان بن عبد الملک کی حالت خراب ہوئی تو عمر بن عبد العزیز مجھے دار الخلافہ میں آتے جاتے اور آمد و رفت کرتے دیکھا بلا کر مجھ سے کہا کہ اے رجا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ اور اسلام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم امیر المؤمنین سے میرا

کرنا اگر وہ تم سے میرے متعلق مشورہ کریں تو انہیں مشورہ نہ دینا اللہ کی قسم مجھے اس حکومت کی قوت نہیں ہے اگر تم میری جانب سے امیر المؤمنین کو برگشتہ نہ کرو تو میں تمہیں ایسا کرنے پر اللہ کی قسم دیتا ہوں۔
میں نے انہیں ڈانٹ دیا اور کہا کہ تم ضرور خلافت کے حریص اور اس میں طمع کرتے ہو کہ میں تمہارے متعلق مشورہ دوں وہ شرما گئے اور میں اندر چلا گیا۔

مجھ سے سلیمان نے کہا کہ اے رجا، اس حکومت کے لئے تم کس کو مناسب سمجھتے ہو اور تمہاری رائے میں کس کو ولی عہد بناؤں میں نے کہا کہ امیر المؤمنین اللہ سے ڈریے آپ اللہ کے پاس جائے والے ہیں وہ آپ سے اس حکومت کو اور جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کے متعلق پوچھنے والا ہے انہوں نے کہا کہ پھر تم کس کو مناسب سمجھتے ہو میں نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز کو۔

سلیمان نے کہا کہ میں امیر المؤمنین عبدالملک کی اس وصیت کا کیا کروں جو انہوں نے ولید کو اور مجھ کو فرزند ان کا تکہ کے بارے میں کی تھی کہ ان دونوں میں سے جو زندہ رہے اسے ولی عہد بنانا۔ عرض کیا کہ دونوں کو عمر کے بعد کر دیجئے انہوں نے کہا کہ تم نے درست کہا اور تمہیں خیر کی توفیق دی گئی۔ میرے پاس کاغذ لے لے۔

ولی عہد کی وصیت میں کاغذ لایا تو انہوں نے عمر اور ان کے بعد یزید کی ولی عہد کی لکھ دی اور اس پر مہر کر دی میں نے لوگوں کو بلایا جو ان کے پاس گئے خلیفہ نے ان لوگوں سے کہا کہ میں نے کاغذ میں اپنی وصیت لکھ کر رہا ہوں، دے دیا اور انہیں اپنا حکم بتا دیا ہے اور وہی اس کاغذ میں ہے تم لوگ بھی گواہ رہو اور کاغذ پر مہر کر دو لوگ اس پر مہر کر کے چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد سلیمان کی وفات ہو گئی۔

نوحہ زاری سے ممانعت میں نے عورتوں کو نوحہ زاری سے روکا اور نکل کر لوگوں کے پاس آیا لوگوں نے کہا کہ اے رجا، امیر المؤمنین کیسے ہیں میں نے کہا کہ جب سے بیمار ہوئے اس وقت سے زیادہ سکون کا وقت نہیں آیا لوگوں نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر میں نے کہا کہ تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ امیر المؤمنین کی وصیت ہے اور تم لوگ اس پر گواہ ہو انہوں نے کہا کہ بے شک میں نے کہا کہ کیا تم لوگ اس سے خوش ہو ہشام نے کہا کہ بشرطیکہ اس میں عبدالملک بن مروان کی اولاد میں سے کوئی ہو ورنہ نہیں میں نے کہا کہ اگر اس میں اول عبدالملک میں سے کوئی شخص ہو تو ہشام نے کہا کہ اس وقت ہاں۔

میں اندر گیا اور تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پھر عورتوں سے کہا کہ چلا کر روؤ اور میں باہر آ گیا فرمان پڑھا لوگ جمع تھے عمر بالا خانے کے کونے پر تھے۔

ثقیف کے بزرگوں سے مروی ہے کہ سلیمان کی وفات کے بعد عمر کی ولی عہد کی پڑھ کر سنائی گئی عمر وابق کے مقام میں تھے ثقیف کا ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام سالم تھا اور عمر کے مامووں میں سے تھا اس نے عمر کا بازو پکڑ کر انہیں کھڑا کیا عمر نے کہا کہ اللہ کی قسم تو تم اس سے اللہ کے طالب ہو اور نہ اس کی بدولت تمہیں دنیا ملے گی۔

خالد بن بشر نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ سنایا ان کے لئے فرش بچھایا گیا منبر سے اترے اور فرش چھوڑ کر ایک کنارے بیٹھ گئے کہا گیا کہ آپ سلیمان کے محل

منتقل ہو جائیں تو بہتر ہوگا انہوں نے مثل کے طور پر اشعار ذیل پڑھے۔

فلولا التقیٰ ثم النهی خشیتہ الردیٰ
اگر تقویٰ نہ ہوتا عقل نہ ہوتی ہلاکت کا خوف نہ ہوتا
لعاصبت فی حب الصبحی کل زاجر
تو عشق و محبت میں ہر ایک نصیحت گر کی میں تا فرمائی کرتا
قضیٰ ما قضیٰ فیما مضیٰ ثم لا تریٰ
سابق میں جو کیا گیا اب زندگی بھر تم
لہ صبرۃ اخریٰ لللیالی الضوایر
ان سے کوئی اخلاقی کمزوری نہ دیکھو گے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خطبہ..... سیار بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عمر بن عبد
العزیز سے جو چیز انوکھی معلوم ہوئی وہ یہ تھی کہ جب انہوں نے سلیمان بن عبدالملک کو دفن کیا تو ان کے پاس سلیمان کا
گھوڑا لایا گیا جس پر وہ سوار ہوتے تھے مگر وہ اس پر سوار نہیں نہ ہوئے اپنے اسی گھوڑے پر بیٹھے جس پر آئے تھے محل
کے اندر گئے تو ان کے لئے فرش بچھائے گئے جن پر سلیمان بیٹھا کرتے تھے مگر وہ نہیں بیٹھے وہاں سے نکل کر مسجد کو گئے
اور منبر پر چڑھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی پھر کہا کہ۔

اما بعد

بے شک تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ اس کتاب کے بعد جو ان پر نازل کی گئی اور کتاب ہے
دیکھو خبردار اللہ نے جو حلال کر دیا وہ قیامت تک حلال ہے اور جو حرام ہے وہ قیامت تک حرام ہے آگاہ ہو کہ میں حکم
دینے والا نہیں ہوں بلکہ میں اللہ کے حکم کو نافذ کرنے والا ہوں، مبتدع (نیا کام کرنے والا) نہیں ہوں بلکہ تتبع (پیروی
کرنے والا) ہوں کسی شخص کا یہ حق نہیں کہ اللہ کی تا فرمائی میں اس کی اطاعت کی جائے میں تم سے بہتر نہیں ہوں میں
تمہیں میں ہی سے ایک شخص ہوں البتہ اللہ نے مجھے تم سے زیادہ گراں بنا دیا ہے۔ پھر انہوں نے اپنی حاجت بیان کی

ارمنی فرش کا استعمال..... اسماعیل بن ابراہیم کا تب زیاد بن عبید اللہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ
جب عمر سلیمان کی قبر سے واپس ہوئے تو سلیمان کے گھوڑے ان کے پاس پیش کئے گئے وہ مسکرائے اور اپنے سفید
نچر کی طرف اشارہ کیا اسے لایا گیا اس پر سوار ہو کر واپس ہوئے دیکھا کہ سلیمان کے فرش ان کی منزل میں بچھے ہوئے
ہیں انہوں نے کہا کہ تم لوگوں نے جلدی کی ایک ارمنی فرش لے کر اس کو اپنے اور زین کے درمیان ڈال لیا اور کہا کہ
دیکھو اللہ کی قسم اگر میں مسلمانوں کے کاموں میں مشغول نہ ہوتا تو تجھ پر نہ بیٹھتا۔

منذر بن عبید سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نماز جمعہ کے بعد خلیفہ بنائے گئے تو میں نے عصر میں ان کی
حالت بدلی ہوئی پائی۔

ابو بکر بن محمد کا مدینہ منورہ پر گورنر بننا..... عبدالرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ

سلیمان بن عبد الملک نے ابو بکر بن محمد بن حزم کو مدینے کا والی بنایا تھا جب سلیمان کی وفات ہو گئی تو عمر بن عبد العزیز والی خلافت ہوئے تو عمر نے ابو بکر کو مدینے کا امیر بنایا اور انہوں نے ابوطوالہ کو قاضی بنایا۔

عمال کا تقریر..... عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب کو والی جو ذہ بنایا ابوالثرناد کو کاتب بنا کے ان کے ماتحت کیا وہ عمر کی وفات تک کوفے کے محکمہ حرب و خراج پر رہے اور انہوں نے عامر الشعمی کو کوفے کا قاضی بنایا عدی بن ارقطہ کو بصرہ کی ولایت سپرد کی۔ انہوں نے حسن بن ابی الحسن کو قاضی بنایا عامر نے خلیفہ کو استعفیٰ دیا انہوں نے منظور کر لیا۔

عروہ بن محمد بن عطیہ السعدی کو والی یمن بنایا عدی بن عدی الکندی کو والی جزیرہ اور اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر کو افریقہ محمد بن سوید القہری کو دمشق اور جراح بن عبد اللہ الحکمی کو خراسان کا گورنر بنایا۔

حقوق کی واپسی..... سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ عمر بن عبد العزیز جس روز خلیفہ بنائے گئے وفات تک حقوق واپس کرتے رہے۔

عبد الحمید بن سہیل سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ حقوق کی واپسی اپنے اعزہ سے شروع کی جو حقوق ان لوگوں کے قبضے میں تھے انہوں نے واپس کر دیے بعد میں دوسروں کے ساتھ بھی کیا۔ اس پر عمر بن ولید کہتے تھے کہ تم لوگ عمر بن خطاب کی اولاد میں سے ایک شخص کو لائے اور اس کو اپنے اوپر خلیفہ بنایا اس نے تمہارے ساتھ یہ کیا کہ حقوق واپس کر دیئے۔

ابو بکر بن ابی ہرہ نے کہا کہ جب عمر بن عبد العزیز نے حقوق واپس کرائے تو انہوں نے کہا کہ مناسب یہی ہے کہ اپنے آپ سے پہلے اور کسی سے شروع نہ کروں جو زمین اور سامان ان کے قبضے میں تھا اس پر نظر ڈالی اور ادا کر کے اس سے بری ہو گئے حتیٰ کہ انگوٹھی کا ٹک دیکھ کر کہا کہ یہ ان اشیاء میں سے ہے جو مجھے ولید بن عبد الملک نے اس مال سے دی تھی جو ان کے پاس ملک مغرب سے آیا تھا وہ اس سے بری ہو گئے۔ اسحاق بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز معاویہ کے وقت سے اپنی خلافت تک کے حقوق واپس دلاتے رہے انہوں نے معاویہ و یزید بن معاویہ کے ورثا کے قبضے سے حقوق نکالے۔

ایوب السخنیانی سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے حقوق (یعنی وہ جائیداد و اسباب جو ناحق لوگوں کو مل گیا تھا) لے کر بیت المال کو واپس کر دیا۔ اگر بیت المال میں کسی کا حق آ گیا تھا تو اسے بھی واپس کر دیا۔ اور حکم دیا کہ جتنے سال تک یہ مال دوسری جگہ رہا اس کے مالک کی طرف زکوٰۃ دی جائے اس کے بعد دوسرا فرمان نافذ کیا کہ جب وہ مال باہر رہا تو ایک سال سے زیادہ کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

عراق کی غضب شدہ املاک کی واپسی..... عبد الرحمن بن ابی الثرناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز نے ہمیں عراق میں اہل حقوق کے حقوق واپس کرنے کے لئے لکھا ہم نے واپس کر دیئے عراق کے بیت المال میں جو کچھ تھا سب ختم ہو گیا یہاں تک کہ عمر نے شام سے ہمارے پاس مال بھجوا دیا۔

ابوالثرناد نے کہا کہ عمر اہل حقوق کو قطعی شہادت کے بغیر ان کے حقوق واپس کر دیتے اس میں کم از کم پر

کفایت کرتے جب وہ کسی کے حق کی صورت معلوم کر لیتے تو اس کو واپس کر دیتے شہادت پیش کرنے کی تکلیف نہ دیتے تھے اس لئے کہ وہ اس کو حکام کا ظلم سمجھتے تھے۔

ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس عمر کوئی فرمان ایسا نہ آتا تھا جس میں کسی حق کی واپسی سنت کے احیاء بدعت کو مٹانے اور تقسیم یا عطاء کے اندازہ کرنے یا نیکی کا حکم نہ ہوتا یہاں تک کہ وہ دنیا سے چلے گئے۔

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے لکھا کہ دفاتر کو حقوق کے بارے سے پاک کرو جو ظلم کو دیکھو جو مجھ سے پہلے کسی مسلم یا معابد کے حق میں ہوا اور اس کو اسے واپس کرو اور ان کا ملک مرچے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دو۔

مساوات کا درس موسیٰ بن عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کا ایک فرمان سنا جو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے نام تھا کہ تم اپنے گھر کے اندر اجلاس کرنے سے بچنا لوگوں کے سامنے مجلس عام میں بیٹھ کر خوش منظری کے ساتھ سچ کرانا تمہارے نزدیک ایک دوسرے پر ترجیح نہ ہو برگز نہ کہنا کہ لوگ امیر المومنین کے اعزہ ہیں کیونکہ آج میرے نزدیک امیر المومنین کی اعزہ اور دوسرے لوگ برابر ہیں بلکہ مجھے امیر المومنین کے اعزہ کے متعلق گمان کرنے کا حق ہے کہ ان سے جو جھگڑتا ہے وہ اس پر زبردستی کرتے ہیں جب تمہیں کوئی کام مشکل معلوم ہو تو اس کے بارے میں مجھے لکھنا۔

بدعت کا خاتمہ ... حزم بن ابی حزم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ بدعت جسے اللہ میرے ہاتھ پر میرے گوشت کے ٹکڑے کے عوض مردہ کر دے اور ہر وہ سنت جسے اللہ میرے ہاتھ پر قائم کر دے یہاں تک کہ اس کا انجام میری جان ہو تو میرے لئے یہ آسان ہے۔

حماد بن ابی سلمان سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز مسجد دمشق میں کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے پکارا کہ اللہ کی نافرمانی میں ہماری اطاعت واجب نہیں۔

مظلوم کی دادرسی سیر سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز لوگوں سے کہا کرتے کہ اپنے وطن چلے جاؤ کیونکہ میں تم کو تمہارے شہروں میں یاد رکھوں گا اور یہاں ہونے پر تم کو بھول جاؤں گا البتہ اگر کسی شخص پر ولی کا ظلم کرے تو اسے مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں وہ میرے پاس آجائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا آخری خطبہ ... عبداللہ بن واقد سے مروی ہے کہ سب سے آخری خطبہ جو عمر بن عبدالعزیز نے پڑھایا تھا کہ اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا اے لوگو اپنے شہروں کو واپس جاؤ کیونکہ میں تم کو تمہارے شہروں میں یاد رکھوں گا اور اپنے پاس رہنے میں بھول جاؤں گا میں نے تم پر لوگوں کو عامل بنایا ہے میں نہیں کہتا کہ وہ تم میں بہتر ہیں لیکن وہ ان سے بہتر ہیں جو ان میں بدتر ہیں۔ اگر کوئی عامل کسی کا حق تلف کرے تو اسے میرے پاس آنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ اللہ کی قسم میں اس مال کو اپنی ذات اور اپنے اعزہ سے رووں

اور تم لوگوں کو دینے میں بخل کرو تو اس وقت میں بڑا بخیل ہوں گا اللہ کی قسم میں سنت قائم نہ کروں یا حق کی سیرت نہ اختیار کروں تو مجھے اتنی دیر بھی جینا پسند نہیں جتنی دیر کہ ایک کے بعد دوسرے تھن کو دوہتے ہیں گنتی ہے۔

بنی مروان کا احتجاج..... اسماعیل بن ابی حکم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس شخص بنی مروان کی جانب سے ایک خط آیا جس نے انہیں غضبناک کر دیا غصے سے بھڑک اٹھے اور کہا کہ اللہ کے واسطے بنی مروان میں قربانی ہوگی اللہ کی قسم اگر یہ قربانی ہوگی تو میرے ہاتھوں سے ہوگی ان لوگوں کو یہ معلوم ہوا تو باز آگئے وہ ان کے استقبال کو جانتے تھے کہ اگر کسی معاملے میں پڑ گئے تو اسے پورا کر کے رہیں گے۔

ابی عمرو الباہلی سے مروی ہے کہ بنی مروان عمر کے پاس آئے اور کہا کہ پہلے بادشاہ جو ہمارے ساتھ سوکھ کرتے تھے آپ نے اس میں کمی کر دی ہے۔ یہ کہہ کر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا عمر نے کہا کہ اگر تم لوگوں نے اس قسم کی باتوں کا پھر اعادہ کیا تو میں اپنا اونٹ کسوں گا اور مدینہ منورہ پہنچ کر اس معاملے و مجلس شوریٰ کے سپرد کروں گا دیکھو میں صاحب شوریٰ اعمیش کو یعنی قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق کو پہچانتا ہوں۔

فلح بن حمید سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو کہتے سنا کہ آج ہر وہ شخص بول سکتا ہے جو پہلے نہ بول سکتا تھا ہمیں سلیمان کے حق میں ان کے عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنانے کی وجہ سے رحمت کی امید ہے عمر بن عبدالعزیز نے اپنی وفات کے وقت کہا کہ اگر حکومت میں سے میرا کچھ ہوتا تو میں قاسم بن محمد سے تجاوز نہ کرتا (یعنی انہی کو والی بناتا) قاسم بن محمد کو معلوم ہوا تو انہوں نے ان کے لئے دعائے رحمت کی اور کہا کہ قاسم تو اپنے چھوٹے سے خاندان کے انتظام میں بھی کمزور ہے امت محمدیہ کے معاملے کو کیسے قائم کر سکتا ہے۔

اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ اگر حکومت میں میرے بچے دیکھ ہوتا تو میں قاسم بن محمد اور عیص کے اسماعیل بن عمرو بن سعید ابن العاص سے تجاوز نہ کرتا اسماعیل بن عمرو عابد و بے تعلق تھے گوشہ نشینی اختیار کر کیا عیص میں قیام کر لیا تھا سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سلیمان کے لئے عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنانے کی وجہ سے رحمت کی امید کرتے ہیں۔

عمرو بن عثمان سے مروی ہے کہ میں نے یہی روایت خارج بن زید ابن ثابت سے سنی۔

ذاتی سامان کی فروختگی..... سلمہ بن عثمان القرظی سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ بنائے گئے تو اپنے غلام لباس و عطر پر اور ضرورت سے زائد اشیاء پر نظر کی ہر وہ چیز فروخت کر دی جس کی ضرورت نہ تھی اس کی قیمت تیس ہزار درہم کو پہنچ گئی انہوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا۔

عمر بن عبدالعزیز کے ایک بیٹے سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے کسی خادم نے مجھے خبر دی کہ جس دن سے وہ خلیفہ بنے اپنی وفات تک کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

رفاعی کام..... محمد بن قیس سے مروی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے ہر مقام کی چنگی منسوخ کر دی اور ہر مسلمان کا جزیہ منسوخ کر دیا۔

اسماعیل بن ابی حکم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے حکم دیا کہ پانی کی

جتنی دوسیاں اور نوریں ہیں سب کے لئے ہیں اور سب ان سے پانی بھر سکتے ہیں البتہ جو بہت چھوٹے کم سب ہیں وہ ان سے مستثنیٰ ہیں۔

یحییٰ بن واضح سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ خراسان کے راستے پر مسافر خانے بنائے جائیں۔

عمر و بن عثمان بن ہانی سے مروی ہے کہ میں دو تقسیموں میں موجود تھا جو عمر بن عبدالعزیز نے دونوں کے درمیان کی تقسیم انہوں نے اپنے طور پر پوری مساوات کی تھی۔

محمد بن ہدال سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن ہذم کو لکھا کہ تاجر کے مال وہ سب کے لئے صحت مقرر کر دو۔

ربیعہ بن سوطاء بن یعقوب مولائے ابن سباع الخزاعی سے مروی ہے کہ میں سینماں بن یسار کے پاس جا کر بیٹھا اور ان سے عمر بن عبدالعزیز کے ان فرمان کے متعلق ذکر کیا جو ابو بکر بن حزم کے پاس آیا تھا کہ خیمہ ست میں تاجر کا حصہ نہ لگایا جائے انہوں نے کہا کہ عمر نے درست کیا تاجر تو اپنی تجارت کی وجہ سے مسلمانوں کے اصلاحی کاموں سے علیحدہ ہے۔

شرف عطاء..... محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کچھ لوگوں کے لئے عطاء زیادہ سے زیادہ دو ہزار مقرر کی کہ ”شرف عطا“ (باعزت مقدار یہی ہے۔

عطایا کی تقسیم..... غسان بن عبدالحمید نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے دو سال و دو دن دن کم پانچ مہینے میں اہل مدینہ کے لئے تین عطا تیں نکالیں۔

ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں میری قوم کے لئے میرے ذریعے تین عطا تیں جاری ہوئیں اور لوگوں کے لئے دو عام تقسیمیں۔

سعید بن مسلم بن بانک سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو جب وہ خلیفہ تھے کہتے سنا کہ تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ مردہ لوگوں کے لئے عطاء لوان کی ہمیں اطلاع دو اور پیدا ہونے والی کی ہمیں تحریری اصداع دو کہ ہم اس کا حصہ مقرر کر دیں۔

ثابت بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کا وہ فرمان سنا کہ جو ہمیں پڑھ کر سنایا رہا تھا کہ ہر مولود کی ہمیں خبر دو ہم اس کا حصہ مقرر کر دیں گے اور اپنے مردوں کی بھی ہمیں خبر دو کیونکہ وہ تو تمہارا ہی مال ہے (یعنی مردوں کا جو حصہ بند کیا جائے گا ہم تمہیں کو واپس کر دیں گے)۔

محمد بن عمر سے مروی ہے کہ مجھ سے والد نے بیان کیا کہ مجھے میری دایہ ابو بکر بن حزم کے پاس سے لکھی انہوں نے میرے ہاتھ پر ایک دینار رکھ دیا میں بچہ تھا ۱۰ھ میں پیدا ہوا تھا آٹھ سال ہمیں ایک اور دینار دیا گیا اس طرح ۱۰ دینار ہو گئے اسی سے میں نامزد کیا گیا۔

یشم بن واقد سے مروی ہے کہ میری ولادت ۹ھ میں ہوئی عمر خلیفہ بنائے گئے تو میں تین سال کا تھا میں

نے ان کی تقسیم میں تین دینار پائے۔

الجار کے غلہ کی تقسیم..... محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے الجار کے غلے کی تقسیم لوگوں میں برابری کا اجر کا غلہ زیادہ سے زیادہ فی کس ساڑھے چار اردب ہوتا تھا (ایک اردب ۲۴ صاع اور ایک صاع سے)

فتح بن حمید سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے الجار کے غلے کی تقسیم میں صرف ان لوگوں میں برابری کی جن کے لئے حصہ مقرر کیا یا تھا اور وہ شخص جس کو اس (حصے یا تقسیم) سے پہلے کچھ ملتا تھا وہ اس کو بیتا رہا۔ کیونکہ عمر بن خطاب نے بھی الجار کے غلے میں لوگوں کے درمیان کمی بیشی کی تھی۔

ابراہیم بن یحییٰ سے مروی ہے کہ الجار کے غلے میں میرے بیس اردب تھے جب مر خیفہ ہوتے تو وہ قائم رکھے گئے انہوں نے میرے ان اعزہ میں برابری کی جن کے لئے حصہ مقرر کیا۔

ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے ابوبکر بن محمد ابن حزم کو عمر کے کہنے سے رات کو بھی اسی طرح کام کرتے دیکھا جس طرح وہ دن میں کام کرتے تھے۔

مقدمات کا فیصلہ..... محمد بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر بیت امیہ سے شمع منگاتے کہ مسلمانوں کے معاملات و مقدمات میں فرمان لکھیں اور وہ ہر مقام پر بھیج دیتے۔ جب صبح ہوتی تو اداۃ حقوق کے لئے اجلاس کرتے اور صدقات مستحقین میں تقسیم کرنے کا حکم دیتے۔ جس شخص کو صدقہ دیا جاتا تھا اس نے دیکھا کہ وہ دوسرے مال اس کے پاس اتنے اونٹ ہوتے کہ ان پر زکوٰۃ عائد ہوتی۔

زکوٰۃ کی تقسیم..... مہاجر بن یزید سے مروی ہے کہ ہمیں عمر بن عبدالعزیز نے بھیجا ہم نے لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کرنے میں نے لوگوں کو اس حالت میں دیکھا کہ دوسرے سال ان سے زکوٰۃ وصول کی گئی جن کو زکوٰۃ دی گئی تھی۔ میں عمر کو دیکھا کرتا تھا کہ اپنے اعزہ کو یا اپنی ذاتی ضرورت کے متعلق کچھ لکھتے تو بیت المال کی شمع اٹھاتے اور دوسری شمع منگاتے تھے جو ان کی ذاتی تھی۔

میں انہیں دیکھتا تھا کہ اپنے کپڑے خود دھوتے تھے اور اتنی دیر ہمارے پاس نہ آتے ان کے پاس اس کے ماہیہ اور کوئی کپڑے نہ تھے۔

انہوں نے ہمارے ساتھ کوئی نئی بات نہیں کی میں نے ان کی ایک دہلیز دیکھی جو نوٹ گئی تھی اس کی مرمت کے بارے میں کہا گیا تو کہا کہ اے مزاحم کیا مناسب نہیں کہ ہم اس کو چھوڑ دیں اور دنیا سے چپے جائیں اور کوئی نیا کام نہ کریں۔

انہوں نے ہر سہ روز میں میں طلا (اصفیٰ نمبر ۳۲۶) کو حرام کر دیا تھا۔

عبداللہ بن حلاء بن زہر سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ کئی سال غربت میں گزر گئے کیونکہ میں نے فرمانوں میں تھا اور میری عطاء روک دی گئی تھی عمر نے میری عطاء جاری کر دی اور حکم دیا کہ نشتہ سوطہ بھی مجھے دی جائے۔

ابن سیرین کی عطا کی بحالی..... خلید بن علی سے مروی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو حسن و ابن سیرین کو بلا کر ان دونوں سے کہہ رہے تھے تمہاری جو عطائیں روک دی گئیں تھیں انہیں جاری کرتا ہوں بن سیرین نے کہا کہ اگر یہی اہل بصرہ کے ساتھ کیا جائے تو میں قبول کرتا ہوں ورنہ نہیں عمر نے لکھا کہ مال میں گنجائش نہیں ہے حسن نے بے چوں چراں قبول کر لیا۔

ابراہیم بن یحییٰ سے مروی ہے کہ عمر نے لکھا کہ خارجہ سے جو روک دیا گیا تھا وہ انہیں دیوان سے دیا جائے خارجہ ابو بکر بن حزم کے پاس گئے اور کہا کہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ امیر المؤمنین پر اس کی وجہ سے حجت قائم کی جائے کیونکہ میرے جیسے اور لوگ بھی ہیں اگر اس معاملے میں امیر المؤمنین سب لوگوں کو شامل کر لیں تو میں بھی منظور کر لوں گا۔ اگر انہوں نے اس میں مجھے مخصوص کیا ہے تو میں ان کے لئے اسے پسند نہیں کرتا۔ عمر نے لکھا کہ مال میں اس کی گنجائش نہیں ہے گنجائش ہوتی تو ضرور کرتا۔

قیدیوں کے لئے عطا..... ابی بکر بن حزم سے مروی ہے کہ ہم لوگ عمر بن عبدالعزیز کے فرمان کے مطابق قیدیوں کے لئے عطاء کا انتظام کیا کرتے تھے قیدی اپنی عطاء لینے نکلتے عمر نے مجھے لکھا کہ جو تھوڑے ہی دن سے نائب ہو یا اس کی موت کی خبر آنے تک اس کی عطاء ملتوی کر دو اور جو بزریر وکیل حیات نامہ پیش کرے اس کی عطاء اس کے وکیل کو دے دو۔

قرض کی ادائیگی..... عیسیٰ بن ابی عطاء سے مروی ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا کہ انہوں نے مقروض لوگوں کے لئے مختص کئے گئے حصے سے ایک مقروض کی جانب پچھتر دینار ادا کئے۔

یعقوب بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ عاصم بن عمر بن قتادہ اور بشیر ابن محمد عبداللہ بن زید بن عبد ربیع عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی خلافت کے زمانے میں آئے اور خناسرہ میں ان سے ملے دونوں نے اپنے قرض کا آکر نیا تو انہوں نے ہر ایک کی جانب سے چار چار سو دینار ادا کئے پروانہ جاری ہو گیا کہ بنی کلب کی جو زکوٰۃ بیت المال میں پہنچی ہوئی رکھی ہے اس میں سے انہیں زکوٰۃ دی جائے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ یہ پیچیم ہوئی زکوٰۃ وہ بھی کہ بنی کلب میں کوئی ایسا شخص نہیں پایا گیا جس کی جانب سے قرض ادا کیا جاتا اس کا زائد بطور عزل (بقیہ) کے بیت المال میں داخل کر دیا گیا کہ اس سے مدیونین کی جانب سے قرض ادا کیا جائے اس (پہلی ہوئی زکوٰۃ) کا مطلب یہی ہے۔

عبد الرحمن بن بکر سے مروی ہے کہ قاسم بن حمیرہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور ان سے اپنا قرض ادا کرنے کی درخواست کی مرنے لگا کہ تمہارا قرض کتنا ہے انہوں نے کہا نو سو دینار انہوں نے کہا کہ مدیونین کے حصے میں سے تمہاری جانب سے ادا کر دیا۔ عرض کی کہ امیر المؤمنین مجھے تجارت سے بے نیاز کر دیکھئے پوچھا کہ اس طرح عرض کی کہ فریضے (وظیفے یا حصے) سے انہوں نے کہا کہ ہم نے تمہارے لئے ساٹھ درہم وظیفہ مقرر کر دیا رخادم و مکان کا بھی حکم دے دیا۔ قاسم بن حمیرہ کہتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے تجارت سے بے نیاز کر دیا میں ضرور اپنا دروازہ بند کر دوں گا اور اس کے بعد مجھے کوئی فکر نہ ہوگی۔

ابو عقیل محمد بن سہل بن ابی حشمہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز جب خلیفہ تھے تو انہوں نے میری جانب سے بنی کلاب کی زکوٰۃ سے دوسو دینار ادا کئے اور اس کے متعلق لکھ دیا۔

مال خمس کا صحیح استعمال..... طلحہ بن عبید اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق سے مروی ہے کہ ایک دن

انہوں نے کہا کہ عمر بن عبد العزیز کی ہمیشہ یہی رائے رہی جو ان کے مشیر تھے ان کی بھی یہی رائے تھی کہ جو خلیفہ ہو اس پر لازم ہے کہ خمس کا مال مستحق لوگوں پر خرچ کرے وہ لوگ ایسا نہیں کرتے تھے۔ عمر جب خلیفہ ہوئے تو خمس میں غور کیا اس کو انہوں نے پانچوں مقامات میں تقسیم کیا ایک حصہ اللہ اور اس کے رسول کا اور چار حصے غنیمت حاصل کرنے والوں کے انہوں نے خمس میں اہل ضرورت مند لوگوں کو ترجیح دی خواہ وہ کہیں بھی تھے اگر حاجت (ہر جگہ) نیک ہوئی تو خمس کی مقدار تک اس میں وسعت کر دیتے۔

مہاجر بن یزید سے مروی ہے کہ انہوں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ مال خمس میں لونڈی غلام بھی ان کے پاس لائے جاتے اکثر میں نے دیکھا کہ ان کو ایک ہی قسم میں رکھتے تھے میں نے عمر بن عبد العزیز سے اس کے متعلق پوچھا جو راستے میں رکھا جاتا ہے اور اسے خیرات کیا جاتا ہے کہ میں اسے پیوں انہوں نے کہا کہ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ میں والی مدینہ تھا مسجد کے لئے پانی تھا جو خیرات کیا جاتا تھا کسی فقیہ کو نہیں دیکھا جو اس پانی کے پینے سے پرہیز کرتا۔

غیر مسلموں سے حسن سلوک..... عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ وہ اکثر ان لوگوں کو مال دیا کرتے تھے جنہیں اسلام کی رغبت دلائی جاتی تھی۔

عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک بطریق کو ہزار دینار دئے جس کو اسد م کی رغبت در کی تھی۔

ابو الجویریہ الجرمی سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کا فدیہ لیا جس کو ایک لکھ درہم کے عوض واپس کر دیا۔

عمر بن عبد العزیز کا حکم تھا کہ اہل شہر پر مسافروں کی مہمانداری لازم نہیں (خلفت کی جانب سے اس کا انتظام کیا تھا)۔

عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ امام کے حصے کے علاوہ ایک تہائی سے زائد نہ دیا جائے۔

عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ ترکی گھوڑوں کو عربی گھوڑوں میں ملا دو (یعنی تقسیم غنیمت میں دونوں کو یکساں سمجھو)۔

نافع سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز جب خلیفہ تھے تو تمام اطراف میں حکام کو لکھا کہ چودہ سال واسے کو جنگ میں نہ مزد نہ کریں اور پندرہ سال اور اس سے زائد والوں کو جنگ کے لئے نامزد کریں۔

محمد بن بشر بن حمید سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ عمر بن عبد العزیز سے سنا کہ جب عط نکالتے تو اپنے حکام کو لکھتے کہ جس شخص کے سودینار ہوں اس سے عربی گھوڑے اور زرہ اور تمور اور نیزہ کے سودینار

قبول نہ کیا جائے۔

مرتد کی سزا..... عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ مرتد سے تین دن تک توبہ کا مطالبہ کیا جائے اگر توبہ کر لے تو خیر ورنہ اس کی گردن مار دی جائے۔

سزائے کا اختیار..... عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ اس آیت میں سلطان کو سزا کا اختیار دیا گیا ہے
 اَلَّذِينَ يَحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ (جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں (یعنی اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں) اور زمین میں فساد برپا کرتے پھرتے ہیں تو ان کی سزا یہی ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا سولی دی جائے۔ یہ ان کے ہاتھ اور پاؤں ادھر ادھر سے کاٹ دئے جائیں یا ملک سے نکال دیا جائے)۔
 عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ شہر کے اندر جنگ نہیں ہونی چاہیے۔

طاہر و فاسق کی سزا..... عثمان بن سلیمان سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو جب وہ خلیفہ تھے کہتے سنا..... چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے والوں کو اور نہ کسی حاکم کو ان میں کچھ گنجائش ہے وہ دونوں صرف اللہ کے ہستی سے ہیں جن کو حاکم قائم کرے۔ ایک یہ کہ ملک میں ظلم و فساد کی وجہ سے قتل کیا جائے دوسرے وہ جو فریب سے قتل کیا جائے۔

قیدی عورت سے نکاح کی ممانعت..... عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ قیدی عورت سے جب تک کہ وہ قید رہے ہرگز نکاح نہ کیا جائے۔

سیمان بن حبیب سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ قیدی اپنے مال میں جو تصرف کرے اسے جائز رکھو۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ جب آدمی جنگ میں گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھا جنگ کر رہا ہو تو وہ اپنے مال میں جو تصرف کرتے وہ جائز ہے۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ذمی کا (کسی کو) امان دینا جائز نہیں۔

اہل الاغشی سے مروی ہے کہ ملک روم ہمیں عمر بن عبدالعزیز کا ایک فرمان پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے ہمارے قلعے پر منجنیق نصب کرنے کا حکم دیا تھا سالم بن عبداللہ میرے پاس فرمان کو سن رہے تھے مگر انہوں نے اسے ناپسند نہیں کیا۔

الح بن محمد بن زائد سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز قلعوں میں دشمن پر دھواں چھوڑنے میں حرج نہیں سمجھتے تھے۔

مسلم اور ذمی جاسوسوں کو سزا..... عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ملک روم میں ان کے پاس

دو جاسوسوں کو لایا گیا جن میں ایک مسلمان اور ایک ذمی تھا انہوں نے ذمی کو قتل کر دیا اور مسلمان کو سزا دی۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے جانور کے ہاتھ پاؤں کاٹنے سے منع کیا جب وہ کھڑا ہو۔

خمس اور زکوٰۃ کے احکام..... عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت کے زمانے میں لکھا کہ معدن سے خمس نہ لیا جائے بلکہ زکوٰۃ لی جائے۔

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اچھا کیا جو انہوں نے معدن سے زکوٰۃ لی پہلے اسی طرح تھا۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ عمر میں خمس ہے۔

اسامیل بن ابی حکم سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے ان کی آخر عمر میں سنا کہ عمر میں زکوٰۃ وغیرہ نہیں ہے۔

قاصد اور وکیل کا مال غنیمت کا حصہ..... عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ قاصد ڈاک لے

جانے والے اور وکیل جو لشکر سے بھیجے جائیں مسلمانوں کے ساتھ غنیمت میں ان کے حصے لگائے جائیں گے۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ اس شخص کے ہاتھ مال غنیمت پہنچنے کا حکم دیتے تھے جو زائد قیمت دے۔
عمر بن شراحیل سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ سامری (اصفیٰ نمبر ۳۳۱) فرقے کے ذبیحوں میں کوئی حرج نہیں۔

صالح بن محمد سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو کہتے سنا کہ (غنیمت میں ایک شخص کے دو گھوڑوں کا حصہ لگایا جائے گا ان دو کے علاوہ اور گھوڑے بھی ہوں تو اسپ جیت سمجھے جائیں گے۔

عبدالعزیز بن عمر نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کی خلافت کے زمانے میں گھوڑوں کی دوڑ ہوتی تھی خالد بن ربیعہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ جب موسم گرما کے جہاد کا وقت آئے تو کسی شخص کو قوت و آدمی و لشکر و سامان کے بغیر کفار کے پیچھے ہرگز نہ داخل ہونے دینا۔

مسلم قیدیوں کی رہائی..... ربیعہ بن عطاء سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے میرے ساتھ فرمان لکھا

اور مال سارل عدن بھیجا تا کہ میں مرد و عورت اور غلام و ذمی کا فدیہ ادا کروں۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے فدیے میں ایک مسلمان کے عوض دس رومی کا فردیے اور مسلمان کو لے لیا۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک قیدی لایا گیا جس کو مسلمہ بن عبدالملک نے گرفتار کیا تھا ان کے رشتہ داروں کی طرف سے درخواست آئی کہ وہ لوگ سو مشقال اس کا فدیہ دیں گے عمر نے اس کو واپس کر دیا اور سو مشقال (اصفیٰ نمبر ۳۳۲) لے لیا۔

ربیعہ بن عطاء سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سنا کہ جب خیفہ تھے تو قیدیوں کا قتل ناپسند کرتے تھے وہ لوگ غلام بنائے جاتے تھے یا آزاد کر دئے جاتے تھے۔

چور زانی کی سزا..... عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ جو شخص دارالحرب میں چوری کر کے وہاں سے نکل آئے گا تو بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

یزید بن ابی سبیہ سے مروی ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس تھا انہوں نے ایک شخص کو جس نے دارالحرب میں کسی پر (زنا) کی تہمت لگائی تھی جب وہ لوگ وہاں نکلے تو اسی درے کی حد لگائی۔

شرابی کی سزا..... خازم بن حسین سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو خنصرہ میں دیکھا کہ ایک شخص لایا گیا جس کے خلاف یہ شہادت دی گئی کہ اس نے دارالحرب میں شراب پی انہوں نے اسے اسی کوڑے لگائے۔
ابی صحر سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے چوری کی تھی پوچھا گیا وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے مال غنیمت پر گھوڑا دوڑایا ہے (یعنی جنگ میں شریک ہوا ہے) کہا گیا کہ نہیں انہوں نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

منذر بن عبید مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو واجب دیکھا تھا کہ جب وہ پوری نماز پڑھتے تھے تو دو جمعے کی نماز پڑھاتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی مسافر ہونے کی وجہ سے قصر کرتے تھے) تو تین نماز نہیں پڑھاتے تھے البتہ وہ کسی ایسے شہر پر گزرتے جہاں جمعہ پڑھایا جاتا تھا (تو وہ بھی جمعے کی نماز پڑھاتے تھے)۔

عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ جہاد کا پورا چلہ چالیس دن کا ہے۔
ابان بن صالح سے مروی ہے کہ میں نے واجب میں عمر بن عبد العزیز کو کہتے سنا کہ ہم لوگ رباط میں ہیں عبد اللہ بن عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو کہتے سنا کہ سوائے ان آویزشوں کے لوگ کہیں ہلاک نہ ہوں گے وہ لکھا کرتے تھے جماعت و صاحب قوت کے علاوہ جنگ کے لئے اور کوئی نہ جائے ان سے بعض بعض کو اختیار کرے کہ سب واپس آئیں یا سب ہلاک ہو جائیں۔

شرائط جنگ..... صفوان بن عمرو سے مروی ہے کہ ہمارے عمر بن عبد العزیز جب وہ خلیفہ تھے اپنے عامل کے پاس فرمان آیا کہ رومیوں کے کسی قلعے پر اور ان کی کسی جماعت سے برگزبرگز قتال نہ کرنا جب تک انہیں اسلام کی دعوت نہ دے دو اگر وہ قبول کر لیں تو باز رہو اگر انکار کریں تو جزیہ ہے اور جزیہ سے بھی انکار کریں تو ان سے مساوی جنگ کرو۔

عبد العزیز بن عمر سے مروی ہے کہ میرے والد کی تلوار کے قبضے پر چاندی چڑھی ہوئی تھی اسے انہوں نے اتاڑا اور اس پر لوہا چڑھا لیا۔

خالد بن القاسم سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو چیتوں پر سوار دیکھا۔
عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ وہ فتح کے وقت بلند آواز سے نکیر کہتے تھے۔
عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ ہم جس کو امن دے دیں خواہ وہ جس زبان میں ہو اسے امن ہے۔

مسلمان کی امان..... منذر بن عبید سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اس ذمی شخص کے بارے میں یہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کرے اور دشمن کو پناہ دے دے مجھے لکھا کہ اس کا امان جائز نہیں رسول اللہ ﷺ نے صرف یہ فرمایا کہ مسلمان کی جانب سے کوئی ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے اور یہ ذمی مسلم نہیں۔

اچانک حملہ سے ممانعت..... اسحاق بن یحییٰ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب خیفہ تھے تو دشمنوں کی کھیتی پر اچانک حملہ کرنے پناہ مانگتے تھے اور کہتے تھے کہ عمر بن خطاب بھی دشمن کی کھیتی پر شہر کے چائیک حمد سے بیزاری خاہر کرتے تھے۔ عیاش بن مسلم سے مروی ہے کہ اس ذمی (کافر رعایا) کے بارے میں جو انیس کے متعلق وصیت کر کے اپنے مال میں سے یہودی انصاری کے لئے کچھ وقف کر دے عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ جائز ہے۔

نومسلم سے جزیہ لینے کی ممانعت..... عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ اگر کوئی اس حاست میں اسلام لائے کہ اس کا جزیہ ترازو کے پلڑے میں ہو تو وہ اس سے نہ لیا جائے گا۔
عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ وہ ذمی جو سال پورا ہونے سے ایک دن بھی پہلے اسلام لائے اس سے جزیہ نہ لیا جائے۔

قیدیوں سے حسن سلوک..... موسیٰ بن عبیدہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ قیدیوں کے بارے میں غور کیا جائے اور خطرناک لوگوں سے ضمانت لی جائے ان لوگوں کے گرمی اور چڑے کی خوراک کے لئے بھی لکھا۔ موسیٰ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ ہمارے پاس ان لوگوں کو ہر ماہ خوراک دی جاتی تھی، اور ایک جوڑا سردی میں دیا جاتا تھا اور ایک گرمی میں۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے لشکر کے سپہ سالار کو لکھا کہ جو لوگ قید خانوں میں ہیں ان کے حال پر نظر کرو ایسے لوگ جن کے ذمے کوئی حق ہے انہیں اس وقت تک قید نہ کرو جب تک کہ وہ حق ثابت نہ ہو جائے جس کا معاملہ دشوار ہو مجھے لکھو خطرناک لوگوں سے ضمانت لو کیونکہ قیدان کے لئے عذاب ہے سزا میں حد سے زیادہ نہ بڑھو ایسے مریضوں کا خیال رکھو جن کا کوئی نہ ہو اور نہ ان کے پاس مال ہو جب تم کسی قوم کو قرض میں قید کرو تو ان کو اور بد معاش خطرناک لوگوں کو ایک کوٹھڑی میں اور ایک ہی قید خانے میں جمع نہ کرو عورتوں کے لئے عیسجدہ عیسجدہ قید خانے بناؤ جس کو قید خانے کا داروغہ بناؤ وہ ایسا شخص ہو جس پر بھروسہ کیا جائے اور وہ رشوت نہ لیتا ہو کیونکہ جو رشوت لیتا ہے وہ وہی کرتا ہے جو رشوت دینے والا ہے کہتا ہے

عبداللہ بن ابی بکر سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن عمرو بن حذم کو لکھا کہ ہر ہفتہ قیدیوں کے کا معائنہ کریں اور خطرناک اور بد معاش لوگوں سے ضمانت لیں۔

حجاج سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبد الجبار کو بد معاش (خطرناک) لوگوں کے بارے میں لکھا کہ انہیں قید خانے کا پابند کریں سردی میں ایک لبادہ اور گرمی میں دو چادریں انہیں اڑھائیں وغیرہ وغیرہ جو ان لوگوں کے مناسب تھا۔

بی ہر بن عمر بن حمزہ سے مروی ہے کہ مجھے عمر بن عبد حمزہ نے کہا کہ مدوحاتوں و رنہ یوں و بیڑی میں بھڑوہ میں نے میں روایت کیا کہ ان دوں و تین بیڑی ڈالنی جائے۔ پس بے شک مدوحاتوں و بیڑی کے زیادہ سخت چیز میں مبتلا کرے ہوں کہ ایسی بیڑی ڈالنی جائے کہ جو مدوحاتوں و بیڑی کے بیڑی کے آسمان پہنچیں بیڑی کا جواز تو میں نے و خبر ہوا کہ ان کے ہاتھ میں تین قمیصیں سن مروج مروانی وغیرہ تھے میرے پاس بیڑی ڈال کے بھیجا جائے۔

حمام میں عورتوں کے جانے کی ممانعت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ ہمارے پاس عمر بن عبد حمزہ کا فرما آیا اور وہ ہمیں پڑھ کر سنایا کہ حمام کے اندر بھی تہ بند کرنے پانا یا یہ کہ میں نے دیکھا کہ حمام کے وادہ جو تھیں۔ پس اندر جاتا تھا سن و مدوحاتی تھی۔ میں نے دیکھا کہ عمر بن زید نے کہا کہ عورتوں کو حمام میں قہر رخ کروانے بن دینے میری طرف متوجہ ہوئے میں ان کے پاس تھا انہوں نے کہا کہ یہ عورتوں کا ایک ہے۔

مقتل بن حیدر مد سے مروی ہے کہ عمر بن عبد حمزہ نے کہا کہ مدوحاتوں و بیڑی کے حمام میں تہ بند کے بغیر داخل نہ ہو اور عورتیں قطعاً نہ جائیں۔

خوارج سے جنگ عبد الرحمن بن ابی ارناء نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد حمزہ کی مصافحت میں عراق میں خوارج کی ایک جماعت نے بغاوت کی میں ان زمانے میں عبد حمید بن عبد الرحمن بن زید عالم عراقی کے ساتھ عراق میں تھا۔ جب ان لوگوں کے معبود کی اصلاح تک پہنچی تو انہوں نے عبد حمید و فہم کے ساتھ وہ ان لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دینے کی وجہ سے سختی سے چکے و رشتہ ہوا تو عمر نے کہا کہ ان سے جنگ نہ کیونکہ اللہ نے ان لوگوں کے لئے کوئی سند نہیں بنائی جس سے وہ ہم پر جہت برکتیں عبد حمید نے ان کی جانب ایک لشکر جمع کیا جس کو خوارج نے شکست دی عمر کو معلوم ہوا تو انہوں نے مسلم بن عبد الملک و اہل شام کے ایک لشکر کے ساتھ ان لوگوں کی جانب روانہ کیا و عبد حمید و فہم کے ساتھ عمر کے دو بدکاروں کا لشکر سے جو پہنچا گیا مجھے معلوم ہوا میں نے مسلم بن عبد الملک و فہم کے پاس بھیجا ہے مدان کے و لوگوں کے ارمیان و ستہ صاف کر دو۔

مسلمہ نے شرمی لشکر کے ہمراہ ان لوگوں سے مقابلہ کیا جنگ شروع ہوئی تو اللہ نے انہیں خوارج پر غالب کر دیا۔

عمر بن عبد اللہ بن قتبہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد حمزہ نے اپنی خلافت میں مجھے ان خوارج کی جانب بھیجا جنہوں نے ان کے خلاف بغاوت کی تھی میں نے ان لوگوں سے شکوک کی کہ وہ کیا چیز ہے جس سے تم لوگ ناراض ہو انہوں نے کہا کہ ہم صرف اس لئے ناراض ہیں کہ وہ سینے سے پیچہ والے مل بیت پر لعنت نہیں کرتے یہ اس کی بدانت (یعنی بدیہی) ہے میں ان کے قتل سے باز رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے لوگوں کا مال یا اور بیڑی کی عبد حمید نے کے متعلق کہا تو عمر نے کہا کہ جب ان لوگوں نے ہمارے اور راستے کو خوفناک کر دیا تو ان سے جنگ نہ کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔

عمون بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ خوارج کو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی دعوت دی جائے۔

خازم بن حسین سے مروی ہے کہ میں نے خوارج کے بارے میں عمر بن عبد العزیز کا وہ فرمان پڑھا جو ان کے عامل کے نام تھا کہ اگر تم کو اللہ ان پر غالب کر دے اور فتح دے تو جو مال و اسباب ان کا پانا ان کے مالکوں کو واپس کر دینا۔

قیدی خوارج کے بارے میں فرمان..... منذر بن عبید سے مروی ہے کہ عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید کے نام عمر بن عبد العزیز کا فرمان آیا جو خوارج کو گرفتار کرنا انہیں قید کرنا یہاں تک کہ وہ لوگ سیدھی راہ پر آجائیں عمر بن عبد العزیز کا اس حالت میں انتقال ہوا کہ ان کی قید میں خوارج کی ایک جماعت تھی۔ کثیر بن زید سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں خناصرہ میں آیا دیکھا کہ وہ مؤزنوں کو بیت النماں سے تنخواہ دیتے تھے۔

منذر بن عبید سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو اپنے مؤزن سے کہتے سنا کہ (تکبیر) اقامت جلدی کہا کرو اور اس میں ترجیح نہ کرو۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی پابندی نماز... سیمان بن موی سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز جب خیفہ تھے میں نے ان کے مؤزن کو خناصرہ میں دیکھا کہ وہ ان کے دروازے پر سلام کرتا تھا اسامہ بنک امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ علیہ بڑا کاتب وہ سلام ختم کرنے نہ پاتا تھا کہ عمر نماز کے لئے نکل آتے تھے۔ ابی عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے خناصرہ میں مؤزن کو عمر کے دروازے پر کھڑے دیکھا وہ کہتا تھا کہ اسامہ بنک امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ علیہ بڑا کاتب نماز کو آئیے نماز تیار ہے اللہ آپ پر رحمت کرے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ مؤزن دو دو بارہ کنبے کی ضرورت پڑی ہو۔ اکثر ہم ان کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہیں مگر جب مؤزن نے قدامت الصلوٰۃ کہا تو انہوں نے کہا کہ لوگو کھڑے ہو جاؤ۔

میں نے عمر بن عبد العزیز کو ان کی خلافت میں قبلے کی طرف رخ کرنے والوں اور اس کی تعظیم کرنے والوں کے حلقے میں دیکھا کہ مؤزن اذان کہتا تھا تو لوگ اپنے حلقوں سے کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز کی اقامت کہی جاتی تو اقامت کے وقت کھڑے ہو جاتے میں نے یہ مغرب میں دیکھا۔

مسلم بن زیاد سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اس اندیشے کے پیش نظر تیرہ مؤزن مقرر کئے تھے کہ وہ لوگ ان کے نکلنے سے پہلے اذان ختم نہ کر دیں مسلم بن زیاد نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ کے علاوہ ان لوگوں کو مل کر اذان کہتے کبھی نہیں دیکھا عمر اکثر پہلی اذان میں نکلتے تھے اور کبھی دوسری اذان میں کبھی تیسری اذان میں۔

عمرہ بن المبارک سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو کہتے سنا کہ کلمات اذان دو مرتبہ ہیں اور کلمات اقامت ایک مرتبہ میں نے سالم بن عبد اللہ اور ابوقلابہ کو عمر بن عبد العزیز کے ساتھ اس حالت میں دیکھا کہ ان کی اذان دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ ہوتی تھی مگر یہ دونوں ان سے اختلاف نہ کرتے تھے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا غسل و وضو... عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ وہ اپنے گھر میں بندپن کر غسل کرتے تھے۔ زید بن ابی مالک سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو تانبے (کے برتن) سے تانبے (کے برتن) میں وضو کرتے دیکھا ہے منذر بن عبید سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ وضو کر کے رومال سے اپنا منہ پونچھتے تھے۔

عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ وہ اس چیز کے کھانے سے وضو کرتے تھے جس کو گ نے چھوا ہے یہاں تک کہ شکر سے بھی۔

زہری سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز گرم پانی سے وضو کرتے اور اسے پیٹتے تھے اس دن جبہ سے وضو نہ کرتے تھے۔

آزاد کردہ کنیز عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ جب وہ چھتے کی طرف جاتے تھے تو اپنا سر ڈھانک بیٹے تھے۔

اسحاق بن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو اپنے بھائی سمیل بن عبد العزیز پر نماز جنازہ پڑھتے دیکھا انہوں نے ہر تکبیر میں دونوں ہاتھ تک اٹھائے اور طرف آہستہ آہستہ سے سلام پھیرا میں نے انہیں جنازے کے آگے چلتے دیکھا اس روز تابوت دونوں پایوں کے درمیان اٹھائے ہوئے تھے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی امامت نماز..... میں نے خناصرہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھی پہلی تکبیر میں انہیں آواز بلند کرتے اور قرائت کرتے ہوئے سنا بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے جب وہ واپس ہوئے تو میں نے (اسحاق نے) پوچھا کہ یا امیر المؤمنین کیا آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آہستہ پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر میں آہستہ پڑھتا تو ضرور بلند آواز سے بھی پڑھتا۔

عمر بن حنن بن ہانی سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو جمعہ کے دن خطبے میں اتنا جبر (بند آوازی) کرتے دیکھا کہ اکثر اہل مسجد ان کا خطبہ سن لیتے تھے حالانکہ وہ چلا تاتھ۔

سعید بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے دمشق کے وزیر عثمان ابن سعد کو لکھا کہ جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو قرائت سناؤ اور خطبہ سناؤ تو اسے سمجھاؤ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا عصا... مروی بن المہاجر سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ جمعہ کے دن دو خطبے پڑھتے اور بیٹھ جاتے دونوں کے درمیان سکوت کرتے پہلا خطبہ ہمیں بیٹھ کر سناتے ہاتھ میں عصا ہوتا جس کو وہ اپنی رانوں پر رکھ لیتے تھے لوگوں کا گمان تھا کہ وہ عصا آپ ﷺ کا ہے۔ پہلے خطبے سے فارغ ہو کر قدرے سکوت کرتے پھر کھڑے ہو کر اسی عصا پر سہارا لگا کر دوسرا خطبہ پڑھتے تھک جاتے تو اس پر سہارا نہ لگاتے اور اسے اٹھائے رہتے۔ جب نماز شروع کرتے تو اسے اپنے قریب رکھ لیتے۔

محمد بن المہاجر سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز بیعت کی نماز میں جب تشہد (احتیات) پڑھنے کے لئے بیٹھتے تو سلام پھیرنے تک عصا کو اپنی رانوں پر رکھتے رہتے۔

میں نے پوچھا کہ کیا اس معرے میں کوئی چیز متحول ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں، محبت اور ایمان بدستور ہیں۔
 نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن جب تک کچھ حنا پیتے تھے عید کا دن جانتے ہی
 تھا کہ آپ یہ حکم دیتے تھے کہ کوئی شخص عید کا دن نہ بات نہ کرے۔

صدقہ دینے کی تلقین

صدقہ دینے والے شخص

نور بن عثمان بن ہانی کے مروی ہے کہ میں نے اس عید غفر کے دن

خانیہ تھے عید غفر سے ایک روز پہ خطبہ پڑھا تھا ان کا کہنا ہے کہ میں نے اس عید غفر

کہا کہ ہر انسان پر ایک صاع کھجور اور دو مد گیسوں دینا ضروری ہے اور جس کا صدقہ نہیں دے گا میں نے اس عید غفر

روز انہوں نے اسے شہر کیا نہیں گئے ستودہ اور اسے جاتے اور اسے قبول کرتے تھے۔

یزید بن ابی سہل سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز اپنی خدمت میں سے یہودیوں کو باغیوں میں تاخیر پر اندکرت تھے البتہ فجر میں شہک ہوتا تو کھانے پینے سے باز رہتے۔

قسمت کا مسئلہ

فسامہ کا مسئلہ ۔ عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے جب یہ دیوانہ کو اس علم کے بغیر قتل کر دیا کہ اسے
کھاتے ہیں تو انہوں نے ان کے قتل اور قتل و موائے کے ایت (خون) کو دیکھا تو یہ کہہ کر ان کے لیے
مشتوبہ کی شش پانی چائے اور قاتل کا پتہ نہ لے تو مقتول کے رستہ سے کتاب پر گرتے سے پانچ سو روپیہ کی قسم لے لی
جس کے نہ ہمارے قاتل یہ اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے اس کے بعد انہوں نے قاتل کو مل جل کر سہاں کر کے قاتل کے
ورثہ کو دے دیا جائے گا۔

ایوب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے یوسف کو قتل کیا یہ ایمان بن مومنان سے تھا کہ یہیں کہیں قتل ہو کر وہ قتل کیا گیا تو اس کے بدلے قتل ہو کر مر گیا اور نہ اس قتل پر یہاں تک سیاحت کی وقت ہوئی اور عمر بن عبدعزیز خلیفہ ہوا اس کے بعد میں عمر بن عبدعزیز خلیفہ بنے اس کے بعد اس شخص کو قتل پر واپس دینے کا وقت ملا اس میں قتل کر دینے کا حکم دیا گیا اسے قتل نہ کرو۔

قسمتوں میں تقسیم کھانے والوں کی سہرا

فسامہ میں سب کھانے والوں کی سزا
 زمانے میں ہمارے پاس ان کافران کی جو شش قسم میں قسمی تھی اسے نیکو کوڑے لگائے جائیں۔

ابو بکر بن محمد بن عمر بن حزم سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنی خلافت میں مجھے صاحب کاتب نامہ
کوز سر نو تعمیر کروا کر دیا۔

عائلہ کو دیہات

عالم حج کو ہدایات
عبدالرحمن بن یزید بن عقبہ سے مروی ہے کہ میں نے عبدالعزیز بن ابیہر بن حزام
کو جن کو انہوں نے عالم حج بنایا تھا کہا کہ تمہارے عمل کی ابتدا (۱۰۰ کی ایک) سے ایک دن بیتہ وقت کے بعد
وفا زکھریہ اور تمہارے عمل کا آخری وقت یہ ہے کہ مٹی کے آٹھ دن (۱۰۳ کی ایک) آفتاب غروب ہو جائے
محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک بھی یہی بات ہے۔

منیٰ میں عمارت بنانے کی ممانعت..... عبدالعزیز بن ابی رواد سے مروی ہے کہ ہرے پاکستان
میں مکہ مکرمہ میں عمر بن عبدالعزیز کا فرمان آیا جس میں انہوں نے مکے کے مکانات کرایہ سے اور منیٰ میں عمارت
بنانے سے منع کیا تھا۔

۱۔ عیسیٰ بن امیہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو کہتے سنا کہ منصف (اصفیٰ نمبر ۳۴۲) شراب
کے حکم میں ہے۔

شراب پر پابندی..... ہارون بن محمد نے اپنے وال سے روایت کی کہ میں نے خناصرہ میں عمر بن عبدالعزیز
کو دیکھا کہ شراب کی مشکوں کو پھاڑ ڈالنے اور شیشوں کو توڑ ڈالنے کا حکم دیتے تھے۔

سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت میں لکھا کہ ذمی مسلمانوں کے
شہروں میں شراب نہ رائیں وہ لوگ نہیں لاتے تھے۔

عبدالمجید بن سہیل سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں خناصرہ آیا ایک مکان میں شرابیوں اور
کسینوں کی جماعت تھی میں نے کوئال سے بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ شراب پر جمع ہیں ضرور وہ شراب کی دکان ہے
ٹھنڈے نے کہا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے بیان کیا تھا انہوں نے کہا کہ جو لوگ مکانوں میں پوشیدہ ہیں انہیں چھوڑ
دو۔

شرابیوں کو سزائیں..... عبادہ بن نسئی سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر ہوا ایک شخص کو
شراب پینے کی سزا دے رہے تھے انہوں نے ان کے کپڑے اتار کر اسی کوڑے مارے میں نے دیکھا کہ بعض کوڑوں
نے کھال پھاڑ دی اور بعض نے کھال نہیں پھاڑی اس سے کہا کہ اگر تو دوبارہ پئے گا تو تجھے ماروں گا جب تک تو نیک
نہ بن جائے تجھے قید رکھوں گا اس نے کہا کہ دوبارہ پینے سے اللہ سے توبہ کرتا ہوں عمر نے اسے چھوڑ دیا۔
محمد بن قیس سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت میں مصر کے گورنر کو لکھا کہ تم حد کے حد اوہ کسی
سزا میں تیس سے زیادہ نہ لگانا۔

بدکاری کی سزا..... صحر المدحی سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی خلافت میں ایسے شخص لایا
گیا جس نے چوپائے سے بدکاری کی تھی انہوں نے اسے حد نہیں لگائی بلکہ حد سے کم مارا۔
ابوسلمہ بن جبید اللہ سے مروی ہے کہ خناصرہ میں عمر بن عبدالعزیز کو ایک ایسی جہمت میں لایا گیا کہ
نے ایک ہی طہر (اصفیٰ نمبر ۳۴۳) میں ایک باندی سے صحبت کی تھی انہوں نے ان لوگوں کو دردناک سزا دی۔ اور اس
کے بچے کے لئے قیافہ شناسوں کو بلایا۔

حق شفعہ کے متعلق احکام..... عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ جب بیع ہو جائے اور حد مقرر ہو
جائے اور راستے پھیر دئے جائیں تو پھر شفعہ نہیں۔

زہری سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت میں عبدالحمید کو لکھا کہ محض پڑوس کی وجہ سے شفعہ کا حکم نہ دیں۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے ذمی کی موافقت میں شفعہ کا فیصلہ کیا۔

اسماعیل بن ابی حکیم سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو ان کی خلافت میں دیکھا کہ شفعہ کے بارے میں غائب کو حلف دیتے تھے کہ تم کو اس مکان کا فردخت ہونا نہیں معلوم ہوا اگر وہ خاموش رہا تو خیر ورنہ اس نے قسم کھالی تو اسے حق شفعہ دیتے تھے۔

عبدالرحمن بن محمد بن ابی بکر نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ انہوں نے عمر بن عبدالعزیز و جب وہ خلیفہ تھے ایک تحریر لکھی جس میں خطرہ کے مقدمات تھے اس پر حد مہر لگادی ان کا ساتھی اسے لے گیا اس پر کوئی گواہ نہ تھا مگر عمر بن عبدالعزیز نے انے جائز رکھا۔

اسماء بن ابی حکیم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز صبح کے وقت تلاوت قرآن بہت کم مانگے کرتے تھے اور زیادہ دیر تک نہ کرتے۔

جویریہ ابن اسماء سے مروی ہے کہ عمر نے کہا کہ اے مزاحم میرے قرآن کے لئے ایک رحل لاؤ وہ ان کے پاس رحل لائے جس سے خوش ہو کر پوچھا کہ تمہیں یہ کہاں سے ملا انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین میں خزانے میں گیا وہاں لکڑی پائی جس سے میں نے رحل بنوائی انہوں نے کہا کہ جاؤ بازار میں اس کی قیمت معلوم کرو وہ گئے تو لوگوں نے اس کی قیمت نصف دینار لگائے عمر کے پاس آکر اطلاع دی انہوں نے کہا کہ اگر تمہاری رائے میں ہم بیت المال میں ایک دینار رکھ دیں تو اس سے بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ لوگوں نے اس کی قیمت نصف دینار لگائی ہے حکم دیا کہ بیت المال میں دو دینار رکھ دو۔

جویریہ ابن اسماء سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کا تب کو اس بات پر معزول کر دیا کہ اس نے بسم اللہ کا ہم لکھا اور سین نہیں بنائی۔

خوف خدا..... مغیرہ بن حکیم سے مروی ہے کہ مجھ سے فاطمہ بنت عبدالملک زوجہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ اے مغیرہ میری رائے میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو عمر سے زیادہ نمازی اور روزہ دار ہوں گے مگر میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو عمر سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو اور اللہ کا خوف رکھتا ہو جب وہ دن کی آخری نماز (یعنی) عشاء پڑھتے تھے تو اپنے آپ کو نماز کی جگہ ڈال کر دعا کرتے اور روتے یہاں تک کہ نیند ان پر غالب آجاتی پھر بیدار ہوتے اور روتے یہاں تک کہ نیند پھر غالب آجاتی صبح تک وہ اسی حالت میں رہتے تھے،

حلال کی کمائی..... ابن علاقہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے چند مصاحب تھے جو ان کے پاس حاضر رہتے اور مشورہ دیتے تھے عمر ان کی سنتے تھے ایک روز وہ حاضر ہوئے مگر خلیفہ نے صبح دیر کر دی ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج امیر المؤمنین ناراض ہیں یہ بات مزاحم نے سنی تو اند گئے کسی سے کہہ کر انہیں بیدار کرایا اور مصاحبین کی گفتگو سے آگاہ کیا عمر نے ان لوگوں کو بلایا جب وہ لوگ ان کے پاس گئے تو انہوں نے

میں نے آج رات چنا اور مسور کھا یا اس نے مجھے پیٹ کی تکلیف دینی بعض صحابہ نے کہا کہ یہ میرا مہمان مدد دینی اپنی قربانی میں فرماتا ہے کہ کلو من طببات ماروقنا کم (ہم نے پانی و رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ) عمر نے کہا کہ افسوس تم اس آیت کو اس کے راستے کے خلاف لے گئے اس کی مراد صرف طب الکسب (پاک ملائی ہے) نہ طیب الطعام (پائیزہ و عمدہ کھانا)۔

محمد بن ابی سدرہ سے جو بڑھے آدمی تھے مروی ہے کہ میں نے ایک رات عمر بن عبد العزیز سے پانی یا ریت سے دھو کر پی رہے تھے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین آپ کو کیا بوائے انہوں نے کہا کہ میں نے مسور کھائی تھی اس سے تکلیف ہوئی چہ کہ نہ میرا پیٹ میرا پیٹ تو گن ہوں میں آؤ وہ سب اتن ابی سدرہ نے کہا کہ سب موزن ہوتے تھے عمر بن عبد العزیز لوگوں کو قبل رخ کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے۔

میمون بن مہران سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز علماء کے معلم تھے۔

عبد العزیز بن عمر سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز آخری نماز عشاء کے بعد وتر سے پہلے پانی پیتے تھے کرباب تر پڑھتے تھے تو پھر کسی سے بات نہیں کرتے تھے۔

بیت المال کے مشک سے اجتناب ریات بن عبیدہ سے مروی ہے کہ میں خزانوں سے مشک لے کر لاتا تھا جب وہ عمر کے سامنے رہی جاتی تو وہ اس کی خوشبو محسوس ہونے کے خطرہ سے اپنی ناک بند کر دیتے تھے۔

عمر بن انس سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ میں قاضی (حکم دینے والا) نہیں ہوں میں منقذ حکم لمی ناظر کرنے والا ہوں تم میں سے کسی سے بہتر نہیں ہوں البتہ تم سے زیادہ بوجھ والا ہوں میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں اپنی طرف سے کوئی حکم دینے والا نہیں ہوں۔

سعد بن زید سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے قاضی ابو بکر بن حریر سے کہا کہ میں نے کسی امر کو اپنے نزدیک اس حق سے زیادہ لگا دیا جو خواہش کے موافق ہو۔

نعمان بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ فخر کے اندیشے سے بہت کا مترے سرویت

عبد اللہ بن ابی بلال سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے قیدیوں کے بارے میں کہا کہ کسی کے ایسی چیز کی نہ دے جو نماز پوری کرنے سے روک دے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا پہلا فرمان ابو سعید سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز سب سے پہلا فرمان جس کو قاضی عبد الحمید نے پڑھا وہ تھا جس میں ایک سطر یہ تھی اما بعد انسان کی بقا شیعان کے دھوکے اور انسان کے خیم کے بعد نہیں ہے لہذا میرا فرمان جب تمہارے پاس پہنچے تو تم حذر و اس کا حق ادا کرنا۔

انام جنگی ہا ایت عمر بن قیس سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے انہیں مومہ سے کہا کہ یہ بھی ہے۔

کہ اے عمرو تم سب سے آگے نہ ہونا کہ قتل کر دئے جاؤ تو تمہارے ساتھی بھاگیں گے اور نہ سب سے آخر میں ہونا کہ لوگوں کو بزدل کر دو تم وسط میں رہنا جہاں لوگ تمہارا ہونا دیکھیں اور تمہاری بات سنیں جو مسلمانوں اور ان کے غلاموں اور ذمیوں پر تمہیں موقع ملے ان کا فدیہ ادا کرنا۔

بیت المال کی اشیاء سے اجتناب..... خالد الخداسے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز پر پچھونے یا شمعیں جو رفاہ عام کے لئے ہوتیں ذاتی اغراض یا اپنے عزیزوں کے لئے استعمال نہ کرتے خاص کھانے سے بھی پرہیز کرتے کہا گیا کہ اگر آپ کھانے سے ہاتھ روکے گئیں تو اور لوگ بھی ہاتھ روک لیں گے انہوں نے حکم دیا کہ تین یا چار درہم بیت المال میں جمع کر دو پھر شریک طعام ہوئے۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ عبدالحمید بن عبدالرحمن نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ مجھ سے ایک شخص کی شکایت کی گئی ہے کہ آپ کو گالی دیتا ہے میں نے گردن مارنے کے ارادے سے اسے قید کر دیا اب جو حکم ہو اس سے آگاہ فرمائیے عمر نے لکھا کہ اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میں تم سے اس کا قصاص ضرور لیتا کوئی شخص سی کو گالی دینے کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاسکتا البتہ نبی کریم ﷺ کو اگر کوئی گالی دے نعوذ باللہ تو تم چاہو تو اسے بھی گالی دے دو ورنہ رہا کر دو۔

قاضی کے اوصاف..... مزاحم بن زفر سے مروی ہے کہ میں اہل کوفہ کے ایک وفد کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا وہ ہم لوگوں سے شہر کے امیر اور قاضی کے بارے میں پوچھنے لگے پھر کہا کہ پانچ خصالتیں ہماری ایسی ہیں کہ اگر قاضی میں ان میں سے ایک بھی کم ہو تو وہ ناقص ہو گا اس کا نہیں ہونا، اس کا حلیم ہونا، او پارسا ہونا، سخت ہونا، اور اس کا عالم ہونا کہ جو نہ جانتا ہو وہ اس سے دریافت کر لے۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ قاضی کے لئے اس وقت تک قاضی ہونا مناسب نہیں جب تک اس میں پانچ خصالتیں نہ ہوں پاکدامن، ہونا او پارسا ہونا، حلیم و بردبار جو کچھ اس سے پہلے ہو چکا ہو اسے جانتا ہو ڈی رائے لوگوں سے مشورہ لیتا ہو لوگوں کی ملامت کی پرداہ نہ کرتا ہو۔

جسمانی کمزوری..... یحییٰ بن فلان سے مروی ہے کہ محمد بن کعب القرظی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے عمر اچھے جسم کے تھے وہ انہیں دیکھنے میں اتنا محو ہو گئے کہ پلک تک نہ چھپکاتے تھے عمر نے کہا کہ اے ابن کعب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو اس سے پہلے کبھی ایسے نہیں دیکھتے تھے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین میں نے جب آپ کو دیکھا تھا تو اچھے تن و توش کا دیکھا تھا اب دیکھتا ہوں کہ رنگ زرد پڑ چکا ہے جسم لاغر ہو گیا ہے اور بال گر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ابن کعب اس وقت تم پر کیا گزرے گی جب مجھے میری قبر میں اس حالت میں دیکھو کہ آنکھوں کے ڈھیلے رخساروں پر نکل پڑے ہوں اور تھنوں اور منہ سے پیپ جاری ہو کیڑے پڑے ہوں اس حالت میں تم مجھ سے زیادہ نفرت کرو گے۔

محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں ان کے پاس گیا اور بہت غور سے انہیں دیکھنے لگا انہوں نے کہا کہ اے کعب تم میری طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہے ہو کہ مدینے میں ایسی نظروں

سے نہیں دیکھتے تھے میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین بے شک مجھے اس سے تعجب ہو رہا ہے کہ آپ کا جسم لاغر ہو گیا ہے بال گر گئے ہیں رنگ بدل گیا ہے عمر نے کہا کہ اس وقت کیا ہوگا جب تم قبر میں مجھے اس حالت میں دیکھو گے کہ نقضوں سے کیزے نکل رہے ہوں گے اور آنکھوں کے ڈھیلے رخساروں سے نکل پڑے ہوں گے اس وقت تم سب سے زیادہ مجھ سے نفرت کرو گے۔ پھر انہوں نے کہا کہ تم نے مجھ وہ حدیث جو تم نے بروایت ابن عباس بیان کی تھی دوبار یہ سناؤ میں نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شے کے لئے شرف ہوتا ہے اور سب سے زیادہ شریف وہ مجلس ہے جس کا رخ قبلہ کی طرف کیا جائے تم لوگ صرف امانت کے ساتھ ہم نشینی کرو سونے والوں کا قصد نہ کرو نہ باتیں کرنے والوں کا اور نہ دیواروں کو چھپاؤ سانپ بچھو کو نماز میں بھی مار ڈالو۔

دیب بن الدرد سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ محمد بن کعب عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے عمر نے دیکھا کہ وہ انہیں گھور رہے ہیں کہا کہ اے کعب میں تم کو اپنی طرف ایسی تیز نظروں سے دیکھتا ہوا پاتا ہوں جیسے پہلے نظروں سے نہ دیکھا تھا محمد نے کہا کہ امیر المؤمنین آپ کے حال پر بہت ہی تعجب ہے جو ہمارے بعد بدل گیا۔ عمر نے کہا کہ تم نے کیا محسوس کیا محمد بن کعب نے کہا کہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہے مگر یہ آپ ہی کی طرف سے ظاہر ہو عمر نے کہا کہ اے ابن کعب پھر کیا ہوگا جب تین سال کے بعد مجھے اس حالت میں دیکھو کہ قبر میں آنکھوں کے ڈھیلے نکل آئے ہوں اور رخساروں پر بستے ہوں اور دونوں ہونٹ دانتوں سے جدا ہو کر سڑ گئے ہوں۔ منہ کھل گیا ہو پیٹ پھول کر سینے سے اوپر ہو گیا ہو آنتیں مرین سے باہر آگئی ہوں۔

محمد بن کعب کا مشورہ..... محمد بن کعب نے کہا کہ اے اللہ کے بندے اگر خود آپ کو اس امر کا الہام ہوا ہے تو غور کیجئے اللہ کے بندوں کو اپنے نزدیک تین مراتب دیکھئے جو آپ سے بڑے ہوں انہیں ایسے مرتبے میں رکھئے گویا وہ آپ کے باپ ہیں جو ہم عمر ہوں انہیں ایسے مرتبے میں رکھئے گویا وہ آپ کے بھائی ہیں اور جو آپ سے چھوٹے ہوں انہیں ایسے مرتبے میں رکھئے گویا وہ آپ کے فرزند ہیں پھر ان تینوں میں سے ایسا کون ہے جس کے ساتھ آپ بدی کرنا پسند کریں یا وہ آپ کو ایسی حالت میں دیکھے جو اسے ناگوار ہو۔

عمر نے کہا کہ اے اللہ کے بندے میں ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی بدی کرنا پسند نہیں کروں گا۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رات کے وقت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ تھا انہوں نے باتیں کیں اور نصیحت کی وہ ایک شخص کو تازہ گئے جس نے آنسو بہائے تھے اور خاموش ہو گئے عرض کی کہ امیر المؤمنین اپنا کام جاری رکھئے شاید اللہ آپ کے سبب اس شخص کو نفع دے جس کو وہ پہنچے اور وہ اسے سنے انہوں نے کہا کہ اے میمون کلام فتنہ ہے انسان کے لئے عمل قول سے زیادہ بہتر ہے۔

مجلس شبینہ..... میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک رات عمر بن عبدالعزیز کی مجلس میں شبینہ تھا میں نے کہا کہ یا امیر المؤمنین اس حالت پر جس پر میں آپ کو دیکھتا ہوں آپ کا رہنا نہیں ہو سکتا آپ دن کو لوگوں کی ضروریات اور ان کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اس وقت ہمارے ساتھ ہیں نا اللہ ہی زیادہ جانتا ہے جس پر آپ اعتماد کرتے

ہیں انہوں نے میری بات کو ٹال دیا اور کہا کہ اے میمون لوگوں کی ملاقات کو میں نے ان کی عقل شناسی کا ذریعہ پایا۔

اطاعت خداوندی کا درس..... سلام سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر چڑھے اور کہا کہ اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اللہ ہی خوف میں ماسوا کا بدل ہے اور اللہ کے خوف کا کوئی بدل نہیں لوگو! اللہ سے ڈرو اور اس کی اطاعت کرو اور جو اللہ کی اطاعت کرے اس کی اطاعت نہ کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ جو شخص علم کے بغیر کوئی عمل کرے گا اس سے اصلاح کے بجائے فساد سرزد ہوگا اور جس نے اپنے کلام و عمل میں موافقت نہیں کی اس کی غلطیاں بہت ہوں گی اور پسندیدہ باتیں بہت کم مومن کی جائے پناہ صبر ہے۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ آج میرے لئے تمام امور میں کوئی مرضی کو موافق بات نہیں ہوئی سوائے ان امور کے جن میں اللہ کا فیصلہ جاری ہوا۔

موت کو کثرت سے یاد رکھنے کی ہدایت..... محمد بن عمر سے مروی ہے کہ عتبہ بن سعید نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ آپ سے خلفاء ہم لوگوں کو انعام دیا کرتے تھے میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ اس مال کو خود اپنے اور اپنے اعزہ سے روک دیا ہے ہم لوگوں کے اہل و عیال ہیں لہذا ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم لوگ اپنی جائداد اور تالابوں کی طرف رجوع کریں انہوں نے کہا کہ بے شک مجھے تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو یہ کرے کیونکہ جب تم جب اپنی زندگی اور حالت کی تنگی میں ہو گے اور موت کو یاد کرو گے تو یہی حالت تمہیں فراخی معلوم ہوگی تم جب کسی سرور و خوش حالی میں ہو اور موت کو یاد کرو تو یہ حال تم پر تنگ ہو جائے گا۔

اشعار..... محمد بن زبیر الخطلی سے مروی ہے کہ عائشا میں اس رات کو عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا روٹی کے ٹکڑے اور روغن زیتون کھا رہے تھے انہوں نے کہا کہ قریب آ کر تم بھی کھاؤ میں نے کہا کہ جسے سردی لگی ہو اس کا کھانا برا ہے پھر انہوں نے یہ شعر سنائے۔

اذا ما ماتمیت من تمیم

جب قبیلہ تمیم میں سے کوئی مر جائے

وسرک ان یعیش فجی بذاد

اور تمہیں پسند ہو کہ وہ جی اٹھے تو تو شہ لاؤ

بنخبذا و بلحم او بتمر

روٹی یا گوشت

او الشنی الملقف البجاد

یا ایسی چیز جو لپٹی ہوئی ہو

اور انہوں نے ایک تیسرا شعر بھی پڑھا جس کا یہ قافیہ تھا

لیاکل راس لقمان بن عاد

تاکہ لقمان بن عاد کا سر کھائے
عرض کی کہ امیر المؤمنین میں نہیں خیال کرتا کہ یہ شعر بھی اسی میں ہے انہوں نے کہا کہ بے شک وہ اسی
میں ہے۔

عبید اللہ نے کہا کہ اس مصرع کا شروع یہ ہے

تراہ ينقل البطحا نشهرا

تم اسے اس حالت میں دیکھو گے کہ مہینہ بھر

لیا کل راس لقمان بن عاد

سگریں ادا دھرا دھرا اٹھا اٹھا کے رکھتا رہے گا کہ ملے تو لقمان بن عاد کا سر کھالے

عبید اللہ بن محمد التیمی سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد وغیرہ کو بیان کرتے سنا کہ جب عمر بن عبد العزیز
خفیہ بنائے گئے تو ان کے رشتہ داروں کو جو وظائف ملتے تھے تو وہ انہوں نے بند کر دیئے اور ان سے وہ جاگیریں بھی لی
میں جو ان کے قبضے میں تھیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز اور ام عمر کی گفتگو..... لوگوں نے ان کی پھوپھی ام عمر سے شکایت کی وہ
ان کے پاس گئیں اور کہا کہ تمہارے رشتہ دار تم سے شکایت کرتے ہیں کہ تم نے ان سے وہ چیزیں لے لی ہیں جو
تمہارے سوا دوسروں نے انہیں دی تھیں انہوں نے کہا کہ میں نے انکا کوئی حق یا ایسی کوئی چیز جو ان کی ہو بند نہیں کی
اور نہ میں نے ان سے کوئی حق یا کوئی کمائی یا کوئی شے جو ان کی تھی لی۔

ام عمر نے کہا کہ میں ان لوگوں کو اعتراض کرتے دیکھتی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ کسی سخت دن وہ لوگ تم پر
نوٹ پڑیں گیا نہوں نے کہا کہ سوائے قیامت کے میں کسی دن سے نہیں ڈرتا اس روز قیامت کے شر سے مجھے اند
بچائے۔

انہوں نے ایک دینار ایک نلکا اور ایک انگیٹھی منگائی دینار کو آگ میں ڈال دیا کچھ آواز آنے لگی اور
دھواں اٹھنے لگا انہوں نے کہا کہ اے پھوپھی آپ کو اس قسم کی تکلیف سے اپنے بھتیجے پر رحم نہیں آتا۔

ام عمر اٹھ کر رشتہ داروں کے پاس گئیں اور کہا تذرو جون البعمر فاذا نزلوا الشبه جزعتم امبروالہ
(عمر بن خطاب کے خاندان میں نکاح کرتے ہو اور ادا میں جب ان کی شہادت ظاہر ہوتی ہے تو جزع و فزع کرتے ہو
اب اس پر صبر کرو۔

چال میں تبدیلی..... عبید اللہ بن عمر نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز سے کہا گیا کہ آپ
نے ہر چیز بدل دی یہاں تک کہ اپنی رفتار بھی بدل دی انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم جیسی رفتار میری تھی میں تو اسے جنون
سمجھتا ہوں جب وہ چلتے تھے تو ہاتھ اٹھاتے اور چھوڑتے تھے۔

آخرت کا خوف..... عمر بن جاشع یسروہی ہے کہ ایک روز عمر بن عبد العزیز مسجد کی طرف چلے پھر رک گئے
اور رونے لگے لوگوں نے کہا کہ امیر المؤمنین کو کس چیز نے رلایا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ کو حرکت دی بعد کو

اندیشہ ہوا کہ آخرت میں اللہ اس میں ہتھکڑی نہ ڈال دے۔

جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ ایک شخص عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور خیالات و عقائد کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا کہ اعرابی اور اس بچے کا طریقہ اختیار کرو جو کتب میں ہوتا ہے اس کے سوا جو اس کو چھوڑ دو عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے ہاں علماء مثل شاگردوں کے تھے۔

سفیان سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عمر کی غیبت کی کہا گیا کہ تجھے ان کے سامنے کہنے سے کیا چیز مانع ہے اس نے کہا کہ متقی منہ میں لگام دی ہوئی ہے۔

ابی مجلز سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نوروز مہر جان (جو مشرکین کی عید کے دن ہیں) اپنے پاس تحفہ لانے سے منع کیا۔

ربیعہ الشعوزی سے مروی ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس جانے کے لئے ڈاک کے گھوڑے پر سوار ہوا مگر وہ ملک شام کے کسی مقام پر رک گیا۔ میں ایک سواری بیگار لے کر ان کے پاس آیا وہ خناصرہ میں تھے پوچھا کہ مسلمان پر کیا ہوئے میں نے کہا کہ مسلمان کے بارے میں کیا؟ کہا کہ ڈاک میں نے کہا کہ وہ فلاں جگہ پر ختم ہو گئی انہوں نے کہا کہ پھر تم کیسے ہمارے پاس آئے میں نے کہا کہ بیگار کی سواری پر جو غلطیوں سے لی تھی انہوں نے کہا کہ میری سلطنت میں بھی تم بیگار لیتے ہو پھر انہوں نے حکم دیا تو مجھے چالیس کوڑے مارے اللہ ان پر رحمت کرے۔

اہل کوفہ کے لئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا فرمان ابوالعلاء تاجر چوب سے مروی ہے کہ جس وقت عمر بن عبدالعزیز کا فرمان کوفے کی مسجد میں لوگوں کو پڑھ کر سنایا گیا تو میں بھی وہاں موجود تھا لکھا تھا کہ جس کے ذمے امانت ہو اور وہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کو اللہ کے مال میں سے دیدہ کوئی شخص عورت سے نکاح کرے اور مہر دینے سے قاصر ہو تو اسے بھی اللہ کے مال میں سے دے دو (صفحہ نمبر ۳۵۲) فیذہ حلال ہے لہذا جو مشک میں ہوا سے پیو۔ لوگوں نے پیا ابوالعلاء نے کہا کہ پھر تو یہ ہو گیا کہ کوئی شادی ہوتی تو لوگ اتنی بڑی مشک بنا لیتے کہ اس سے دس مٹکے بھر جائیں۔

حجاج کی بھیڑوں کی فروختگی کا حکم یونس بن عبداللہ التمیمی سے مروی ہے کہ عبدالحمید بن عبد الرحمن نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ یہاں ایک ہزار بھیڑیں ہیں جو حجاج کی تھیں یا حجاج کے پاس تھیں عمر نے لکھا کہ انہیں فروخت کر کے قیمت اہل کوفہ میں تقسیم کر دو عبدالحمید نے لوگوں کو کہا کہ لکھو انہوں نے بد نظمی کی اور غلط لکھا عمر کو اطلاع دی کہ لوگوں نے بد نظمی کی ہے عمر نے لکھا کہ ہم ان کو وہی سپرد کریں گے جو اللہ نے ہمیں سپرد کیا ہے انہیں اسی طرح دے دو جس طرح انہوں نے لکھا ہے۔ لوگوں کو سات سات درہم ملے ہر روز عمر بن عبدالعزیز کی جانب سے خیر ہی آتی تھی۔

سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے دمشق کے دار الضرب کے افسر کو لکھا کہ مسلمانوں کے فقراء تمہارے پاس جو ناقص درہم لائیں اس پورے وزن کے دینار سے بدل دو۔

ابوثوبان سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حق کے مطابق زکوٰۃ لی اور حق ہی کے مطابق خرچ کی

عالمین کو بقدر ان کے عمل کے اتنا دیا جتنا ان کے برابر والوں کو ملتا تھا اور کہا کہ اللہ یہی کے لئے حمد ہے جس نے مجھے موت نہ دی جب تک اس کے فرائض میں سے ایک فریضے کو قائم نہ کر لیا۔
عمر بن مہاجر سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کہتے تھے کہ ہر واعظ قبلہ ہے۔

عرب کے آزاد شدہ غلاموں میں مساوات..... ابو جگر بن ابونعیم سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عرب اور آزاد کردہ غلاموں کو وظیفہ اور اعانت اور عطا میں برابر کر دیا انہوں نے آزاد کردہ موالی کا حصہ بچیس دینار مقرر کیا تھا۔

عمر بن مہاجر ابی عبید سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو کہتے سنا کہ اگر میں لوگوں کو کسی چیز کی تادیب کرتا تو میں مؤذن کو اقامت شروع کرتے ہی کھڑے ہونے پر مارتا کہ آدمی اپنے داہنے اور بائیں والے کو برابر کر لے۔

سرداران لشکر کو حکم..... اوزاعی سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے سرداران لشکر کو لکھا کہ جہاد میں تمہاری سواری ایسی ہو کہ جتنے مسلمان سوار یوں ان سب کے مقابلے میں تمہارا ہی جانور کمزور نکلے۔
سعید بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو عالمین کی ترقی کے بارے میں مشورہ دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کا اپنی خیانت کے ساتھ اللہ سے ملنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اس سے ان کے خونوں کے ساتھ ملوں۔

عالمین کو ہدایات..... میمون سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے عامل کو لکھا کہ اما بعد مالکان زمین کو ان خراجی زمینوں کے فروخت کرنے کی اجازت دے دو جو ان لوگوں کے قبضے میں ہیں وہ لوگ جو کچھ فروخت کرتے ہیں مسلمانوں ہی کی غنیمت اور جز یہ معینہ ہے۔

میمون سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک عامل آیا پوچھا کہ تم نے کتنی زکوٰۃ جمع کی انہوں نے کہا کہ اتنی اتنی پوچھا کہ تم سے پہلے جو عامل تھا اس نے کتنی جمع کی بھی اس نے کہا کہ اتنی اتنی اس نے اس سے زائد بیان کیا جو خود جمع کیا تھا عمرو نے کہا کہ (زائد) کہاں سے آیا تھا اس نے کہا کہ امیر المؤمنین جزیئے میں فارسیوں سے ایک دینار خادم سے ایک دینار اور کھیت سے پانچ درہم لے جاتے ہیں آپ نے یہ سب کم کر دیا انہوں نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم میں نے اسے کم نہیں کیا بلکہ اللہ نے کم کر دیا۔

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایسی بھیڑ بکریاؤں کے جائز ہونے کا حکم دیا جو کسی کی ملکیت نہ ہوں اور چھوڑے پھرتے ہوں وہ ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ نے پیدا کیا لہذا کوئی ایک شخص کسی دوسرے سے زیادہ اس کا مستحق نہیں (یعنی سب کا حق برابر ہے)۔

فرمان سنت کا احیاء..... ابوالسلیح سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے فرمان سنت کے زندہ کرنے اور

بدعت مٹانے کے لئے آئے اور یہ کہ تم لوگوں کے لئے مناسب ہے کہ میرے متعلق تمہارا گمان یہ ہو کہ مجھے نہ تمہارے مال کی ضرورت ہے نہ اس کی جو میرے قبضے میں ہے اور نہ جو تمہارے قبضے میں ہے اور یہ کہ اللہ کے گناہوں کا جوار تکاب کرے وہ اس کے عذاب کا مستحق ہے۔

فرات بن مسلم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا سیب کھانے کو جی چاہا انہوں نے اپنے گھر بھیجا مگر کچھ نہ ملے کہ سیب خریدتے وہ سوار ہوئے اور ہم سوار ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوئے ایک گرجا پر گزر رہا تھا انہیں گرجا والوں کے غلام نے جن کے پاس سیب کے خوان تھے وہ ان میں سے ایک خوان کے پاس کھڑے ہو گئے اور سیب لے کر سوٹکھا پھر خوان میں رکھ دیا اور کہا کہ تم لوگ اپنے گرجا میں چلے جاؤ میں نہیں جانتا کہ تم نے میرے ساتھیوں میں کسی کو کچھ بھیجا ہے۔

راوی نے کہا کہ میں نے اپنے فخر کو حرکت دی اور اس کے پاس پہنچ کر کہا امیر المؤمنین سیب کھانے کے لئے آپ کا جی چاہا مگر نہ ملے ہدایا کے طور پر دیا گیا تو آپ نے واپس کر دیا انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں میں نے کہا کہ کیا آپ ع ابو بکر و عمر بدیعہ قبول نہیں کرتے تھے انہوں نے کہا کہ ان حضرات کے لئے وہ بدیعہ تھا مگر وہی ان کے بعد عمال حکومت کے لئے رشوت ہے۔

ابن مسلم کے کاغذ کی واپسی درات بن مسلم سے مروی ہے کہ ہر جمعے کو اپنے خطوط عمر بن عبدالعزیز کے پاس پیش کیا کرتا تھا ایک مرتبہ پیش کیا تو انہوں نے ایک بچا ہوا کاغذ جو بقترا ایک بالشت یا چار انگل کے تھا لے لیا اور اس پر اپنی ضرورت کی کوئی چیز لکھی میں نے کہا کہ امیر المؤمنین سے غفلت ہو گئی کہ (ہ) پرایا کاغذ استعمال کیا دوسرے دن بھیجا کہ آؤ اور اپنے خطوط لے جاؤ میں خطوط ان کے پاس لے گیا انہوں نے مجھے کسی کام سے بھیج دیا واپس آیا تو کہنے لگے کہ اب اتنا وقت نہیں رہا کہ ہم تمہارے خطوط کو دیکھیں میں نے کہا کہ نہیں آپ نے کل دیکھا تھا انہوں نے کہا کہ ان خطوط کو لے دو دوبارہ جب بلاؤں تو لاتا۔

میں نے اپنے خطوط کھولے تو ان میں اتنا ہی بڑا کاغذ پایا جتنا انہوں نے لیا تھا۔
معمر سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ اما بعد کسی عامل کو عام و خاص سے دو دو عطاء نہ دو اس لئے کہ کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ دہری عطاء لے اور جس نے اس میں سے کچھ لیا اس سے لے لو پھر وہیں لوٹا دو جہاں سے لی تھی۔ والسلام

قیدیوں اور غلاموں کے حق میں حکم معمر سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ اما بعد جو لوگ تمہارے قید خانوں اور تمہارے ملک میں ہوں ان کے متعلق نیکی کی وصیت قبول کرو تا کہ تمہیں انہیں ہلاکت تک نہ پہنچا دو ان کے لئے مناسب روٹی و آرام کا انتظام کرو۔

حبید اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ میرے لئے کوئی مخصوص دعا نہ کرو عام مؤمنین و مومنات کے لئے دعا کرو اگر میں بھی مومن ہوں گا تو ان کے ساتھ شریک ہو جاؤں گا۔

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ میرے نزدیک جرائم کی قرآنی نہ اقامت کرنا ایسا ہی

ہے جیسے نماز زکوٰۃ قائم کرنا۔

پلوں اور گزرگاہوں ج زکوٰۃ کی وصولی کی تسخیر..... جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا میں نے خیال کیا تھا کہ اگر پلوں اور گزرگاہوں پر عامل مقرر کر دئے جائیں گے تو وہ قعدہ کے مطابق زکوٰۃ میں گئے مگر ہرے عالموں نے حکم کی خلاف ورزی کر کے ظلم کیا میرے رائے ہے کہ ہر شخص میں ایک شخص مقرر کروں جو صاحب زکوٰۃ سے زکوٰۃ لے پلوں اور گزرگاہوں سے زکوٰۃ نہ لی جائے۔

یزید بن الاصم سے مروی ہے کہ میں سلیمان بن عبد الملک کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص آیا جس کا نام ایوب تھا بیچ کے پل پر اس مال کو لادتا جو بطور زکوٰۃ کے لیا جاتا تھا۔ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ یہ شخص فساد کرنے والا ہے جو برا مال لادتا ہے تخت نشین ہوئے تو انہوں نے پلوں اور گزرگاہوں پر زکوٰۃ دینے سے لوگوں کو آزاد کر دیا۔

احتیاط..... وہیب بن الورد سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے مساکین و فقراء و مسافرین کے لئے دار الطعام (کھانے کی جگہ) بنایا تھا کو حکم تھا کہ اس لنگر خانے کے خود کچھ نہ لیں یہ محض فقراء و مساکین و مسافرین کے لئے ہے۔

ایک روز تشریف لائے دیکھا کہ ان کی ایک آزاد کردہ کنیر کے پاس ایک پیالہ ہے جس میں گھونٹ بھر دودھ ہے پوچھا کہ کیا ہے اس نے کہا کہ آپ کی فلاں بیوی حاملہ ہے جیسا کہ آپ کو بھی معلوم ہے ان کا گھونٹ بھر دودھ کو چاہا عورت جب حاملہ ہو اور کسی چیز کو اس کا جی چاہے اور وہ اسے نہ دی جائے تو جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے اس کے گر جانے کا اندیشہ ہے اس لئے یہ ایک گھونٹ دودھ میں نے دار الطعام سے لے لیا ہے۔

عمر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی بیوی کے پاس لے گئے وہ بلند آواز تھے اور کہہ رہے تھے کہ جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اگر اسے صرف مساکین و فقراء کا کھانا روک سکتا ہے تو اللہ اسے نہ روکے پھر وہ اپنی بیوی کے پاس گئے بیوی نے کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ کنیر خیال کرتی ہے کہ جو کچھ تمہارے پیٹ میں ہے اسے مساکین و فقراء کا کھانا ہی روک سکتا ہے اور اگر اسے یہی روک سکتا ہے تو اللہ اسے نہ روکے۔

بیوی نے کنیر سے کہا کہ تیری خرابی ہو اسے واپس لے جاؤ اللہ کی قسم میں اسے نہ چکھوں گی اس نے اسے واپس کر دیا۔

حضور ﷺ کی شان میں گستاخی..... سہیل بن ابی صالح سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ نبی کو گالی دینے کے علاوہ اور کسی گالی دینے میں کوئی قتل نہیں کیا جائے گا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا عجز..... مالک بن انس سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ جس کی شان اسلام کے سوا کوئی اور شان ہو تو ہوا کرے میری شان تو وہی جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے جس پر عمل کرنے کا حکم ہوا میں اسی پر عامل رہا اور جس چیز میں کوتاہی کا حکم تھا میں نے اس میں کوتاہی کی میں نے جو نیکی کی اللہ کی مدد اور اس کی رہبری سے کی اور میں اس سے اس کی برکت مانگتا ہوں اس کے سوا ہوا تو میں خدائے بزرگ و برتر سے اپنے

گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں۔

ابی سنان سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب بیت المقدس آئے تو اسی مکان میں اترے جس میں تھا انہوں نے کہا کہ ابوسنان اس گھر میں اس وقت تک کوئی ہانڈی نہ چڑھائے جب تک کہ میں باہر نہ چلا جاؤں جب بستر پر آتے تو اپنی رجز میں خوش آواز سے پڑھتے تھے ان ربکم الذی خلق السموات والارض (پوری آیت) پھر پڑھتے افا من اهل القرى ان یاتیہم باسنا بیانا وہم نائمون سے وہم یلعبون۔ وہ اسی قسم کی آیات کو تلاش کرتے تھے اور پڑھتے تھے جن میں قیامت و عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہو۔

محمد بن عینیہ المہلبی سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کا پیغام پڑھا جو یزید بن المہلب کے نام تھا۔ سلام علیک میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اما بعد سلیمان بن عبد الملک جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے تھے اللہ نے انکے عمدہ اوقات و احوال پر اٹھالیا اللہ ان پر رحمت کرے انہوں نے مجھے خلیفہ بنایا ہے لہذا تم ان لوگوں سے جو تمہارے پاس ہیں میری اور عبد الملک کی بشرطیکہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں بیعت لو اگر یہ خلافت جس کا میں والی ہوں بیویاں بنانے اور مال جمع کرنے کے لئے ہے تو اللہ مجھے اس جگہ پہنچادے جہاں اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو پہنچایا ہے مجھے قیامت میں سخت حساب اور باریک باز پرس کا اندیشہ ہے البتہ اگر اللہ تعالیٰ اعانت کرے تو آسانی کی امید ہے السلام ورحمتہ

شراب پر محصول کی ممانعت..... عمر بن بہرام الصراف سے مروی ہے کہ ہمیں عمر بن عبدالعزیز کا یہ فر

مان پڑھ کر سنایا گیا کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز کی جانب سے عدی بن ارطاة اور ان مسلمین و مؤمنین جو کہ ان کے پاس ہوں سلام علیک

اما بعد ذمیوں کے حال پر نظر کرو اور ان کے ساتھ مہربانی کرو جب ان میں سے کوئی بوڑھا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی نہ ہو اس پر تم خرچ کرو اگر اس کا کوئی دوست ہو تو حکم دو کہ وہ اس پر خرچ کرے اس کے زخم کا بدلہ لوجیسا کہ اگر کوئی تمہارا غیر مسلم غلام ہو اور وہ بوڑھا ہو جائے تو تمہارے لئے اس پر خرچ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں یہاں تک کہ وہ مر جائے یا آزاد ہو جائے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم شراب پر محصول لیتے ہو اور اس کو بیت المال میں جمع رہنے دیتے ہو خبردار اللہ کے بیت المال میں پاک مال کے سوا کوئی دوسرا مال داخل نہ کرو والسلام علیک۔

مشکلہ کی ممانعت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک عامل کو لکھا کہ خبردار مجھے مشکلہ کی

اطلاع نہ ہونے پائے سر اور ڈاڑھی منڈانا بھی مشکلہ ہے

خراج کی وصولی میں عدل و نرمی..... عبدالرحمن الطویل سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے میمون

بن مہران کے نام خط لکھا کہ میمون تم نے مجھے لکھ کر حکم و خراج جمع کرنے کی شدت کا ذکر کیا ہے حالانکہ میں نے اس سے متعلق تمہیں کسی کام کی تکلیف نہیں دی جو تمہیں دشواری میں ڈال دے جو حق ہو اور پاک ہو (خراج میں) وصول

کرو اور جو تمہیں خوب واضح ہو جائے اس کے موافق فیصلہ کرو اگر کوئی معاملہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو میرے سامنے پیش کرو کس معاملے کو جو تم پر گراں ہو لوگ ترک کر دیں تو نہ دین قائم رہ سکتا ہے اور نہ دنیا۔

عوام سے حسن و سلوک کا حکم..... میمون نے کہا کہ میں دیوان دمشق پر مقرر کیا گیا تھا لوگوں نے ایک پانچ شخص کے لئے وظیفہ مقرر کیا میں نے کہا کہ پانچ کے ساتھ احسان کرنا مناسب ہے مگر وہ تندرست آدمی کے برابر وظیفہ لے تو یہ من سب نہیں ان لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز سے میری شکایت کیا اور کہا کہ یہ شخص ہمیں مشکل میں ڈالتا ہے ہم پر گرا ہے اور ہم پر سختی کرتا ہے انہوں نے مجھے لکھا کہ جب تمہارے پاس ہمارا یہ فرمان آئے تو لوگوں کو دشواری میں نہ ڈالنا اور ان سے ساتھ سختی نہ کرنا اور نہ ان پر گراں ہونا کیونکہ میں ان باتوں کو پسند نہیں کرتا۔

باندی کے لباس کے لئے حکم..... عبدالرحمن بن حسن نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ کنیز کو سر بند کا (اوڑنی جو سر پر باندھی جاتی ہے اور اس کے اوپر دوپٹہ ہوتا ہے) لباس ہرگز نہ دیا جائے اور نہ آزاد عورتوں کے مشابہ کیا جائے۔

عادل یمن کے نام فرمان..... ایوب بن موسیٰ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عادل یمن عروہ کو لکھا کہ اباعد میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ مسلمانوں کے حقوق واپس کر دو مگر تم مجھ سے رجوع کرتے ہو اور اپنے اور میرے درمیان کے فاصلہ کے بھی خیال نہیں کرتے اور نہ موت آنے کو سمجھتے ہو میں نے اگر کبھی لکھا کہ کسی مسلمان کو ایک بہری جو اس کا حق ہے واپس کر دو تو یہ بھی لکھ دیا کہ وہ خاکی رنگ کی ہو یا سیاہ رنگ کی لہذا غور کر لو کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق واپس کر دو اور مجھ سے رجوع نہ کرو۔

عذاب قیامت کا خوف..... سفیان سے مروی ہے کہ لوگوں نے عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ تمہارے والد نے قوم کی مخالفت کی اور یہ کیا وہ کیا انہوں نے کہا کہ میرے والد کہتے ہیں انسی اخفاف ان صیت ربی عذاب یوم عظیم (صفحہ نمبر ۳۵۹) (اگر میں اپنے پروردگار کی نہ فرمانی کروں تو مجھے روز قیامت عذاب کا خوف ہے) اپنے والد کے پاس گئے اور ان سے کہا پوچھا کہ پھر تم نے یہ کیوں نہ کہا میرے والد کہتے ہیں ان اخفاف ان عصیت ربی عذاب عظیم عرض کیا کہ میں نے یہی کہا۔

عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا جکہ ابواللہ اللہ آپ کو باقی رکھے میں نے کہا کہ اس بات سے تو فراغت ہو چکی نیکی و پرہیزگاری کی دعا کرو عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ مجھے سرخ اونٹ اچھے معلوم نہیں ہوتے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو اس میں اختلاف تھا۔

جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے پیغام میں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں اباعد لکھا ہے۔

سفیان سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی بیوی یا مٹی کو پت لیٹ ستر سوتے دیکھا تو انہیں منع کیا۔

موزن کو تنبیہ..... عمر بن سعید بن ابی حسین سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے ایک موزن تھے جب وہ آزان کہتے تو ڈرتے اور کانپتے تھے عمر نے اپنی ایک کنیز کہتے سنا کہ کیوتر آزان دے رہا ہے انہوں نے موزن کو بلا بھیجا کہ سیدھی طرح آزان کہو ورنہ اپنے گھر میں بیٹھو۔

نخچر کی فروختگی..... طلحہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنا ایک نخچر جس کے چارے کی انہیں قدرت نہ تھی چرنے کے لئے جنگل بھیجا پھر اسے فروخت کر ڈالا۔

صحابہ کرام کا احترام..... محمد بن المنصور سے مروی ہے کہ لوگوں نے عمر بن عبد العزیز کے پاس صحابہ کرام کے اختلاف کا ذکر کیا انہوں نے کہا کہ یہ ایسا امر ہے جس کو اللہ نے تم لوگوں کے ہاتھوں سے باہر کر دیا ہے لہذا اپنی زبانوں کو بھی کام میں نہ لاؤ۔

قنادہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز اہل دیوان سے آدھار ہم صدقہ الفطر لیا کرتے تھے۔
عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فرد کے عمل سے پوری قوم کو عذاب میں نہیں ڈالتا مگر جب یہ نافرمانیاں غالب آجاتی ہیں تو سب پر عذاب آجاتا ہے۔

بال کاٹنے کا حکم..... اسامہ سے مروی ہے کہ جب عمر بن عبد العزیز جمعے کی نماز پڑھتے تھے تو دربانوں کو بھیجتے اور حکم دیتے تھے کہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوں اگر کوئی ایسا شخص ان کے پاس سے گزرے جس کے بال لمبے ہوں اور بالوں میں کنگھی نہ کرتا ہوں تو اس کے بال کتر ڈالیں۔

حمیدہ دایہ عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز اپنی بیٹیوں کو چت لیٹ کر سونے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تم میں سے جب کوئی چت لیٹی ہو تو شیطان اس پر غالب آکر بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔

اہل بصرہ کی خوشحالی..... ابی ہاشم سے مروی ہے کہ عدی بن ارطاة نے عمر بن عبد العزیز کو لکھا کہ اہل بصرہ کو اتنا مال حاصل ہو گیا کہ مجھے ان کے اترانے کا اندیشہ ہے عمر نے جواب لکھا کہ اللہ تعالیٰ جب اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا تو ان کے الحمد للہ کہنے سے خوش ہوگا لہذا جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں الحمد للہ کہنے کی تلقین کرو۔
مغیرہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے چند مصاحب تھے جو لوگوں کے معاملات میں غور کیا کرتے تھے عمر انھیں کا ارادہ کرتے تو ان کے ساتھیوں کے درمیان یہ علامت تھی کہ وہ کہتے کہ اذا شئتم تم لوگ جب چاہو موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ اگر میں سنت قائم نہ کروں اور حق کی خصلت اختیار نہ کروں تو مجھے اتنی دیر بھی زندہ رہنے پسند نہیں جتنی دیر بکری کا ایک تھن دودھ کے دوسرا تھن دوہنے میں لگتی ہے
یعقوب بن عبد الرحمن نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاة کو لکھا کہ لوگوں سے ماندہ نو بہ اور مکس (محصول) کے اقسام اٹھا لو میری جان کی قسم یہ کسی مکس نہیں ہے بلکہ نجس (نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لا تبغوا الناس اشياء هم ولا تعنوا فی الارض مفسدین) لوگوں کی چیزوں میں خیانت

نہ سرو اور نہ زمین میں فساد کرتے پھرو) جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اسے قبول کر لو اور جو نہ لائے تو اللہ اس سے حساب لینے والا ہے۔

عمال کو عدل و احسان کی تلقین..... یعقوب بن عبد الرحمن نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز نے بعض عاملوں کو لکھا کہ اگر تم اس قدر عدل و احسان اصلاح میں رہنے پر قادر ہو جس قدر جس قدر تم سے پہلے کے لوگ جو جو رو و ظلم و عدوان (سرکشی) میں تھے لاحول و لا قوۃ الا باللہ (گناہ سے باز رہنا اور نیکی کی طاقت بغیر اللہ کی مدد کے نہیں ہے)۔

یعقوب بن عبد الرحمن نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے عمر بن عبد العزیز سے کہا کہ امیر المؤمنین آپ پر سلام ہو اسلام علیک انہوں نے کہا کہ اپنے سلام کو عام کرو (یعنی اسلام علیک تم سب پر سلام ہو کہو)

نو مسلم لوگوں سے جزیہ لینے ممانعت..... یعقوب بن عبد الرحمن نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز کو والی مصر عیاں بن شریح نے لکھا کہ غیر مسلم رعایا تیزی کے ساتھ اسلام لارہے ہیں اور انہوں نے جزیہ کو توڑ دیا ہے عمر نے لکھا کہ اما بعد اللہ نے محمد ﷺ کو حق کی دعوت دینے والا بنا کر بھیجا آپ کو محصول جمع کرنے کے لئے نہیں بھیجا جب میرا فرمان تمہیں پہنچے اور دیکھو کہ اہل ذمہ تیزی سے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور انہوں نے جزیہ توڑ دیا ہے تو اپنی مراسلت بند کر کے چلے آؤ۔

ابی سہیل نافع سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اسی آیت کی تلاوت کی فانکم وما تعبدون ما انتم علیہ بقائتین الامن هو صالی الجحیم (پھر تم اور جن کو تم پوجتے ہو خدا کی (راہ) سے کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اس کو جو خود جہنم میں جانے والا ہے) اور کہا کہ اے ابو سہیل اس آیت نے قدریہ (صفحہ نمبر ۳۶۱) کے لئے کوئی حجت نہیں چھوڑی ان لوگوں کے بارے میں کیا رائے ہے میں نے کہا کہ ان سے تو یہ کرنے کے لئے کہا جائے اگر تو یہ کر لیں تو خیر در نہ نہیں انہوں نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے یہی رائے ہے۔

امیر معاویہ کو برا کہنے پر سزا..... ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو خلافت کے زمانے میں کسی کو مارتے نہیں دیکھا علاوہ ایک شخص کے جس نے معاویہ کو برا کہا تھا انہوں نے اسے تیس کوڑے

— — —

معتبر گواہ کو ایذا دینے والوں کو سزا..... عبد الرحمن بن حسن نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس حاضر تھا جس وقت کہ قریش کے کچھ لوگ ان کے سامنے جھگڑا کر رہے تھے اور مقدمہ پیش کر رہے تھے ان میں سے بعض لوگ بعض کی مدد کرنے لگے عمر نے کہا کہ مجھے ان کے درمیان مدد دینا سے بچنا چاہیے اگر ایسا معاملہ ہوتا تو میں تم لوگوں کو حکم دیتا تو تم لوگ ضرور مجھ سے ناراض ہوتے ان کے پاس گواہ آ کر گواہی دینے لگے جس کے خلاف شہادت تھی وہ گواہ کی طرف گھورنے لگے عمر نے کہا کہ اے ابن سراقہ عنقریب لوگ باہم حق کی گواہی نہ دیں کیونکہ میں کو دیکھتا ہوں کہ گواہ کو گھور رہا ہے جو شخص معتبر گواہ کو ایذا دے اسے تم میں کوڑے مارو اور منظر عام پر کھڑا کرو

ابن شہاب سے مروی ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے ان سے باتیں کیں اور بہت کیں عمر نے کہا کہ تم جو کچھ بیان کرتے ہو ہم اسے سن چکے مگر تم بیان کر کے بھول جاتے ہو اس لئے بار بار کہتے ہو۔
محمد بن قیس سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حکم دیا کہ وہ پانی جس سے وضو اور غسل کرتے ہیں مطبخ عام میں گرم نہ کیا جائے۔

محمد بن قیس سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عامل مصر کو لکھا کہ اللہ کی (مقرر کردہ حد) (سزاؤں کے سوا اور کوئی سزائیں کوروں سے زیادہ نہ بڑھانا۔

جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ جو عید گاہ پیدل جانے کی طاقت رکھتا ہوں اسے پیادہ جانا چاہیے۔

طلحہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جنازے پر (نماز کی) تکبیر نہ کہتے تھے جب تک کہ اس سے حنوط (عطر میت) نہ زائل کر دیا جاتا۔

اسماعیل بن رافع سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے خلیفہ ہونے کے بعد ایک گرجا میں (جو مسجد بن گیا تھا) نماز کی امامت کی۔

عثمان بن عبدالحمید بن لاحق نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس کچھ بڑھا وہاں ایک گروہ بھی تھا گروہ سے ایک شخص نے کہا کہ اس نے غلطی کی عمر نے کہا کہ تم نے جو کچھ سنا اس نے تمہیں غلطی کرنے سے باز نہیں رکھا۔

خیار سے مروی ہے کہ میں ایک مجلس میں تھا عمر بن عبدالعزیز خلافت سے پہلے ہمارے پاس آئے اور بیٹھ گئے سلام نہیں کیا پھر انہیں یاد آیا تو کھڑے ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔

رجاء بن حیوۃ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کھول سے کہا کہ خبردار مسئلہ تقدیر میں تم اس بات کے قائل نہ ہو جانا جس کے یہ لوگ یعنی غیلان اور ان کے ساتھی قائل ہیں۔

ربیع بن ہبرہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عامل کو لکھا کہ تریاق میں جلدی کرنے سانپ کے علاوہ اور کوئی زخمی جانور نہ ڈالو۔

مقدمہ کا فیصلہ..... عبدالرحمن بن حسن بن القاسم الازرقی نے جن کے ماموں جراح ابن عبداللہ الحکمی تھے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے قریش کے کچھ لوگ ان کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کر رہے تھے انہوں نے فیصلہ کر دیا جس کے خلاف فیصلہ تھا اس نے کہا کہ اللہ امیر کی اصلاح کرے میرے گواہ ہیں جو اس وقت موجود نہیں عمر نے کہا کہ حق کو حق دار کے لئے سمجھ لینے کے بعد فیصلے میں تاخیر نہیں کر سکتا تم جاؤ اور اپنی شہادت و حق کو میرے پاس لاؤ جو ان لوگوں کے حق سے زیادہ مستحکم ہو تو میں سب سے پہلا شخص ہوں گا کہ خود اپنے فیصلے کے خلاف کروں گا۔

ذمیوں کو دعوت اسلام..... عبدالرحمن بن حسن نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ

تھے تو عامل حج خراسان جراح بن عبداللہ الحکمی کو لکھا کہ جزیہ ادا کرنے والوں کو اسلام کی دعوت دیں اگر وہ اسلام لائیں تو انکا اسلام قبول کریں جزیہ ختم کر دیں ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو مسلمانوں پر ہیں۔

ذمیوں کا قبول اسلام..... شرفائے اہل خراسان میں سے ایک شخص نے کہا کہ دعوت اسلام کی ترغیب صرف اس صورت ہو سکتی ہے کہ ان کا جزیہ معاف کر دیا جائے لہذا آپ خطہ کے ذریعے ان کا امتحان لیجیئے عمر نے کہا کہ میں فتہ کی وجہ سے انہیں اسلام سے برگشتہ کر دوں گا وہ لوگ اگر اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہو تو وہ خود ہی تیزی کے ساتھ پاکی کی طرف جائیں گے۔ ان کے ہاتھ پر تقریباً چار ہزار آدمی اسلام لائے۔

چرواہوں کے تاثرات..... مالک بن دینار سے مروی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز لوگوں پر عامل بنائے گئے تو بکریوں کے چرواہوں نے جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر تھے کہا کہ یہ کون نیک شخص ہے جو حاکم بنا ہے کہا گیا کہ تم اس کے متعلق کیا جانتے ہو انہوں نے کہا کہ جب وہ لوگوں پر خلیفہ بنے گا رو عدل کرے گا ہماری بکریوں سے بھیڑے رو کے جائیں گے۔

موسیٰ بن امین سے مروی ہے کہ محمد بن عینیہ کے چرواہے تھے مروی ہے کہ ہم لوگ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں کرمان میں بکریاں اور بھڑے اور وحشی جانور ایک ہی مقام پر چرتے تھے ایک رات ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بھڑیا بکریوں کے غلے میں آیا ہم نے کہا کہ غالباً وہ نیک بندہ عمر بن عبدالعزیز وفات پا گیا حماد نے کہا کہ مجھ سے انہوں نے یاد دوسرے شخص نے بیان کیا کہ وہ لوگ منتظر رہے معلوم ہوا کہ ان کی وفات اسی رات ہوئی۔

یونس بن ابی شیب سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بننے سے پہلے اس طرح بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا کہ تہ بند پیٹ کی بنوں میں پوشیدہ تھا (یعنی بہت موٹے تھے) میں نے انہیں خلیفہ بننے کے بعد دیکھا کہ اگر میں ان کی پسلیوں کو اس کے علاوہ کہ انہیں چھوؤں شمار کرنا چاہتا تو انہیں شمار کر لیتا۔

یونس بن ابی شیب سے مروی ہے کہ کسی عید کے موقع پر میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا قوم کے سردار آئے اور منبر کو گھیر لیا ان کے اور لوگوں کے درمیان جگہ خالی تھی عمر آئے منبر پر چڑھ کر انہوں نے لوگوں کو سلام کیا خالہ جگہ دیکھی تو لوگوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا لوگ آگے بڑھے یہاں تک کہ سرداروں سے ٹل گئے۔

ابی ہاشم تاجرانار سے مروی ہے کہ ایک شخص عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بنی ہاشم نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز کہاں ہیں کہ ان کے بجائے مجھ سے شکایت کرتے ہو۔

اہل بیت سے محبت..... جویریہ بن اسماء سے مروی ہے کہ میں نے قاطمہ بنت علی بن ابی طالب سے سنا کہ انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر کیا ان کے لئے دعائے رحمت کی اور کہا کہ جس زمانے میں وہ مدینہ کے امیر تھے میں ان کے پاس گئی انہوں نے ہر پہرے والے دربان اور خواجہ سراؤں کو وہاں سے ہٹا دیا پھر میں میرے اور ان کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا انہوں نے کہا کہ اے علی کی بیٹی روئے زمین پر کوئی خاندان مجھے تم لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں تم

لوگ تو مجھے اپنے خاندان سے زیادہ محبوب ہو۔

باغ فدک..... ابراہیم بن جعفر بن محمد الانصاری نے اپنے والد سے روایت کی کہ فدک رسول اللہ ﷺ کا مخصوص حصہ تھا جو مسافروں کے لئے وقف تھا آپ ﷺ کی صاحبزادی نے درخواست کی کہ آپ فدک انہیں ہبہ کر دیں مگر رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا کسی لالچ کرنے والے نے اس کا لالچ نہیں کیا۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فدک کا معاملہ اسی طریقے پر رہا ابو بکر خلیفہ ہوئے انہوں نے اس کو اسی طریقہ پر چلایا جو رسول اللہ ﷺ کا تھا ابو بکر کی وفات کے بعد عمر خلیفہ ہوئے انہوں نے بھی اس کو اسی طریقہ سے چلایا اس کے بعد عثمان خلیفہ ہوئے فدک کا معاملہ اسی طرح رہا۔

باغ فدک پر مروان کا قبضہ..... ۴۰ میں معاویہ پر جب جماعت غالب آگئی تو انہوں نے مروان بن حکم کو مدینہ کا گورنر بنایا مروان نے معاویہ کو لکھ کر فدک مانگا انہوں نے اسے دے دیا فدک مروان کے قبضے میں رہا جو اس کے پچھل ہر سال دس ہزار درہم میں فروخت کر ڈالتے تھے مروان مدینہ منورہ سے علیحدہ کر دئے گئے معاویہ ان سے ناراض ہو گئے اور فدک بھی ان سے لے کر اپنے وکیل مدینہ منورہ کو دے دیا۔

معاویہ سے ولید بن عتبہ بن ابی سفیان نے مانگا مگر انہوں نے انکار کر دیا سعید بن عاص نے مانگا انہیں دینے سے بھی انکار کیا جب معاویہ نے دوبارہ مروان کو مدینہ منورہ کا گورنر بنایا تو انہوں نے انہیں بغیر مانگے باغ فدک واپس کر دیا اور اس کی گزشتہ آمدنی بھی انہیں واپس کر دی۔

باغ فدک پر عمر بن عبدالعزیز کا قبضہ..... فدک مروان کے قبضہ میں رہا انہوں نے اس کا آدھا عہد الملک کو اور آدھا عبدالعزیز بن مروان کو دیا عبدالعزیز نے نصف حصہ جو ان کے قبضے میں تھا عمر بن عبدالعزیز کو ہبہ کر دیا عبدالملک کی وفات ہو گئی تو عمر بن عبدالعزیز نے ولید سے ان کا حق اور سلیمان سے ان کا حق مانگا دونوں نے اپنا حق ہبہ کر دیا۔ اس طرح فدک عبدالملک سے نکل کر عمر بن عبدالعزیز کا ہو گیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز اس حالت خلیفہ بنے کہ ان کے اہل و عیال کا خرچ باغ فدک سے چلتا تھا آمدنی کم و بیش دس ہزار دینار سالانہ تھی جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے اور باغ فدک کو دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور حضرت عثمان کے دور میں جس طریقہ پر باغ فدک رہا اس سے انہیں آگاہ کیا گیا عمر نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو ایک فرمان لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمر کی جانب سے ابو بکر بن محمد کو سلام علیک میں تم سے اسی اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اب بعد میں نے باغ فدک کے بارے میں غور کیا اور اس کے حال سے بحث کی معلوم ہوا کہ وہ میرے لئے مناسب نہیں میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اسے اسی حال پر واپس کر دوں جس پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان کے دور میں رہا اور ان حضرات کے بعد جو کچھ ہوا اسے ترک کر دوں لہذا جیسے ہی تمہیں میرا یہ فرمان پہنچے اس پر قبضہ کر کے اس پر کسی ایسے شخص کو مقرر کر دو جو اس میں حق قائم کرے والسلام

میک۔

خیبر کے قلعے..... ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت کے زمانے میں مجھے لکھا کہ کیتہ (خیبر) کے متعلق دریافت کر کے مجھے بتاؤ کہ وہ خمس میں تھا یا رسول اللہ کا خاص حصہ تھا۔

ابو بکر نے کہا کہ میں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بنی ابی الحقیق سے صلح کر لی تو حضور ﷺ نے قلعہ نظاۃ اور قلعہ شق (واقع خیبر) کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا کیتہ بھی انہیں کا ایک جزو تھا رسول اللہ ﷺ نے پانچ حصے مقرر کر دیئے اس کے ایک حصے پر اللہ (اللہ کے لئے) لکھ دیا اور فرمایا کہ اے اللہ تو اپنا حصہ کیتہ میں کر دے سب سے پہلے یہی سہم کیتہ تھا جس پر اللہ ملا کیتہ رسول اللہ ﷺ کا خمس تھا دوسرے حصے بے نشان تھے کوئی علامتیں نہ تھیں وہ اٹھارہ حصے ہو کر مساوی طور پر مسلمانوں کے لئے تھے۔ ابو بکر نے کہا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اسی طرح لکھ دیا۔

باغ فدک کی واپسی..... محمد بن بشر بن حمید المزنی نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بلا کر کہا کہ یہ چار ہزار یا پانچ ہزار دینار لو اور ابو بکر بن حزم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ یہ پانچ یا چھ ہزار دینار کیتہ کے مال میں شامل کرو کہ دس ہزار دینار ہو جائیں یہ رقم بنی ہاشم پر تقسیم کرو مرد و عورت چھوٹے بڑے میں مساوات کرو۔

ابو بکر نے اسی طرح کیا زید بن حسن ناراض ہوئے ابو بکر سے شکایت کی کہ عمر میرے اور بچوں کے درمیان مساوات کرتے ہیں ابو بکر نے کہا کہ آپ کی جانب یہ گفتگو امیر المؤمنین کو نہ پہنچنی چاہیے کہ وہ ناراض ہوں آپ لوگوں کے بارے میں ان کی رائے اب تک اچھی ہے۔

زید نے کہا کہ میں خدا کے واسطے تم سے درخواست کرتا ہوں کہ انہیں لکھ دو اور اس سے آگاہ کر دو ابو بکر نے عمر کو لکھا کہ زید بن حسن نے ایسی بات کہی جس میں سختی تھی اور زید نے جو کچھ کہا اس سے عمر بن عبدالعزیز کو آگاہ کیا۔ راوی نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ زید کے قرابت دار اور سگے رشتہ دار ہیں جس کی وجہ سے انہیں زیادہ ضرورت ہے عمر نے ان کی شکایت اور سخت کلامی کی پروا نہیں کی اور انہیں چھوڑ دیا۔

فاطمہ بنت حسین کا حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نام پیغام..... فاطمہ بنت حسین نے بھی انہیں خط لکھا جس میں ان کے احسان کا شکریہ ادا کیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ امیر المؤمنین آپ نے اسے خادم دیا جس کے پاس کوئی خادم نہیں تھا اسے پوشاک دی جس کے پاس پوشاک نہیں تھی اس سے عمر خوش ہوئے۔

یحییٰ بن ابی یعلیٰ سے مروی ہے کہ جب ابو بکر بن حزم کے پاس مال مذکور آیا تو انہوں نے اسے تقسیم کر دیا ہر شخص کے پچاس دینار تھے مجھے فاطمہ بنت حسین نے بلایا اور کہا کہ لکھو میں نے لکھا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمر کو فاطمہ بنت حسین کی طرف سے سلام میک میں آپ کے سامنے اسی اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اما بعد اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی اصلاح کرے اور جو خلافت کا بوجھ

ان کے سپرد کیا گیا ہے اس میں ان کی مدد کرے اور ان کے دین کی حفاظت کرے۔

امیر المؤمنین نے ابو بکر بن حزم کو لکھا کہ ہم لوگوں میں کتبہ (قلعہ خیبر) کا مال تقسیم کیا جائے یہ وہ معاملہ ہے جو ان سے پہلے ہدایت یافتہ ائمہ راشدین کیا کرتے تھے ہمیں اس کا علم ہوا مال ہم میں تقسیم کر دیا گیا اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کو صلہ دے اور ان کو بہتر جزائے خمدے اس نے اپنے والیوں میں سے کسی کو دی ہے کیونکہ ہم لوگوں پر مصیبت آگئی تھی اور ہم اس کے محتاج تھے کہ ہمارے ساتھ حق کا برتاؤ کیا جائے۔

امیر المؤمنین میں آپ سے اللہ کی قسم کھاتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے جس کے پاس کوئی خادم نہیں تھا اس نے خادم رکھ لیا جو برہنہ تھا اس نے لباس بنالیا اور جس کے پاس خرچ نہ تھا اس کو خرچ مل گیا فاطمہ نے یہ خط ایک قاصد کے ذریعے عمر کے پاس بھیجا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا اظہار مسرت..... راوی نے کہا کہ مجھے اس قاصد نے بتایا کہ میں عمر کے پاس آیا فاطمہ کا خط پڑھ کر سنایا ان کی یہ حالت ہوئی کہ اللہ کا شکر ادا کرتے اور اس کی حمد کرتے میرے لئے انہوں نے دس دینار کا حکم دیا فاطمہ کو پانچ سو دینار بھیجے اور کہا کہ جو مصیبت آپ کو پیش آئے اس سے مدد حاصل کیجئے انہیں ایک خط لکھا جس میں ان کے اور ان کے اہل بیت کے فضائل لکھے اور اس حق کا ذکر کیا جو اللہ نے ان لوگوں کے لئے واجب کیا ہے۔

آل عبدالمطلب کا اظہار طمانیت..... جعفر بن محمد سے مروی ہے ہ عمر بن عبدالعزیز نے ذی القریٰ کی آمدنی عبدالمطلب کی اولاد میں تقسیم کر دی اور ان بیویوں کو جو اولاد عبدالمطلب میں نہ تھیں کچھ نہ دیا صرف ان کی بیویوں کو دیا جو عبدالمطلب کے خاندان کی تھیں

یحییٰ بن شہل سے مروی ہے کہ میں علی بن عبداللہ بن عباس اور ابو جعفر بن محمد بن علی کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص آیا اور عمر بن عبدالعزیز کی غیبت کرنے لگا دونوں سے اسے منع کیا اور کہا کہ معاویہ کے زمانے سے آج تک خمس ہم لوگوں پر تقسیم نہیں کیا گیا تھا عمر بن عبدالعزیز نے اسے اولاد عبدالمطلب میں تقسیم کر دیا میں نے کہا کہ کیا انہوں نے اولاد عبدالمطلب پر تقسیم کر دیا گیا میں نے کہا کہ کیا انہوں نے اولاد بن عبدالمطلب کو دیا انہوں نے کہا کہ عمر نے اسے اولاد عبدالمطلب سے آگے نہیں بڑھایا (یعنی ان کو دیا اور کسی کو نہیں دیا)۔

یزید بن عبدالملک النوفلی نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ہمارے یہاں خمس کا مال آیا جس میں ان کے پاس کا اور کتبہ کا مال تھا یہ سب انہوں نے بنی ہاشم کے مردوں عورتوں پر تقسیم کر دیا اس پر بنی عبدالمطلب کے بارے میں عرض کیا گیا تو انہوں نے لکھا کہ وہ تو بنی ہاشم میں ہیں اور انہیں بھی دیا گیا۔

عبدالملک بن مغیرہ نے کہا کہ بنی ہاشم کی ایک جماعت نے ایک خط لکھا اور اسے قاصد کے ہاتھ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بھیجا اس خط میں انہوں نے عمر کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا جو ان لوگوں کے ساتھ کیا گیا اور یہ کہ جب معاویہ خلیفہ ہوئے یہ لوگ برابر مصیبت میں رہے۔

عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ آج سے پہلے میری بھی یہی رائے تھی اور میں نے ولید بن عبدالملک اور سلیمان

سے اس کے بارے میں گفتگو کی تھی مگر ان دونوں نے انکار کر دیا تھا جب میں خود خلیفہ بنا تو اس چیز کا ارادہ کیا جس کو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ حق کے زیادہ موافق ہے۔

آل عبدالمطلب میں مساوی تقسیم..... حکیم بن محمد سے جو بنی عبدالمطلب میں سے تھے مروی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کا فرمان آیا کہ بنی ہاشم پر تقسیم کیا جائے تو ابو بکر بن حزم نے ہم لوگوں کو ملحدہ کرنے کا ارادہ کیا اولاد عبدالمطلب نے کہا کہ ہم ایک درہم بھی نہ لیں گے اگر وہ لوگ نہ لیں چند روز تک ابو بکر ہم لوگوں کے پاس آتے جاتے رہے پھر عمر بن عبدالعزیز کو لکھا مشکل سے آتیس دن گزرے ہوں گے کہ ان کے پاس جواب آیا کہ اپنی جان کی قسم میں نے ان میں تفریق نہیں کی وہ لوگ قدیم معاہدہ حلف میں ہیں لہذا ان سب کو اولاد عبدالمطلب ہی کی طرح

۹۹

عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے مری ہے کہ سب سے پہلا مال جس کو عمر بن عبدالعزیز نے تقسیم کیا تھا جو انہوں نے ہم اہل بیت کے پاس بھیجا تھا خواتین کو اتنا ہی دیا جتنا مرد کو دیا تھا اور بچے کو بھی عورت کے برابر کر دیا ہم اہل بیت کو تین ہزار دینار بھیجے انہوں نے ہمیں لکھا کہ اگر میں زندہ رہا تو میں آپ کے تمام حقوق ادا کروں گا۔

فارس کے باغات پر عشر کے متعلق حکم..... یحییٰ بن اسماعیل بن ابی المہاجر نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاة کو لکھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ فارس کے عامل پھلوں کو ان کے مالکوں کے پاس اندازہ کر کے قیمت ایسے نرخ لگاتے ہیں جس پر لوگ باہم خرید و فروخت نہیں کرتے اس اندازہ کی ہوئی قیمت پر اس کی چاندی لیتے ہیں کر دن کے چند گروہ راستے سے عشر (آمدنی کا دسواں حصہ وصول) کرتے ہیں۔

اگر مجھے معلوم ہوا کہ ان معاملات میں سے تم نے کسی معاملے کا حکم دیا ہے اس کے معلوم ہونے کے بعد تم اس پر راضی ہو تو انشاء اللہ میں ایسی کوئی بحث نہیں کرتا جو تمہیں ناگوار معلوم ہوتی میں نے بشر بن صفوان و عبداللہ بن عجمان و خالد بن سالم کو بھیجا ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کریں اگر وہ اس کو بیچ پائیں تو لوگوں کو وہ پھل واپس کر دیں جو ان سے لیا گیا اور اس نرخ کے مطابق لیں جس پر اہل ملک ان کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں جو باتیں مجھے معلوم ہوئی ان میں سے کوئی بات وہ لوگ تحقیق کے بغیر نہ چھوڑیں گے لہذا تم ان کو نہ روکنا۔

بدری صحابہ کی فضیلت..... یونس بن عبید سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور کہا کہ امیر المؤمنین میں فلاں ابن فلاں ہوں میرے دادا جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ولید جنگ احد میں وہ اپنے بزرگوں کے مناقب بیان کرنے لگا۔ عمر نے عنبرہ بن سعید کی طرف دیکھا جو ان کے پاس تھے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ مناقب تم لوگوں کے نہیں ہیں اے مسکن و دیر الجہا جم کے رہنے والو۔

تلك المكارم لاتعبان من لبن

بزرگیوں یہ ہیں دودھ کے دوپیلے نہیں

شیبا بماء نعاذا بعد ابوالا

جن میں پانی ملا گیا ہو کہ بعد پیشاب بن کر نکل جائے

بشر بن عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے بشر بن سلمہ کو لکھا کہ اما بعد اس معاملے کو درست رکھو جو تمہارے اور اللہ کے درمیان ہے اور جان لو کہ میں نے تمہیں بہت بڑی امانت میں شریک کیا ہے اگر تم نے اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق ضائع کر دیا تو تم اس کے نزدیک اس کی مخلوق بھر سے ذلیل ہو گے اور عمر تمہیں اسے ہرگز نہ بچا سکے گا۔

نوحہ خوانی ممانعت..... خالد بن یزید نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز نے نوحہ کر کے میت پر رونے سے منع کیا اور کھیل تماشوں کے بارے میں عاملوں کو لکھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بیوقوفوں کی عورتیں زناہ جابلیت کے فعل کی طرح میت پر اپنے بال کھول کر نوحہ کرتی ہوئی نکلتی ہیں حالانکہ انہیں جب سے حکم دیا گیا ہے کہ بضر بن بخمر من حیو بہن (اپنے دوٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے ہیں) دوٹے اتارنے کیا جائز نہیں دی گئی اتم لوگ نوحہ خوانی کے روکنے میں سختی سے حکم دو۔

لبو لعب سے ممانعت..... یہ نجی ایسی چیزوں سے کھیلنے ہیں جو شیطان نے ان کے لئے خوبصورت بنا دی ہیں تم ان مسلمانوں کو جو تمہارے پاس ہیں سختی سے منع کرو میری جان کی قسم ان کے لئے وہ وقت آ گیا ہے کہ اس کو ترک کر دیں حالانکہ وہ کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں (کھیل تماشے سے باز نہیں آتے) لہذا اس باطل لبو لعب سے جو گناہوں یا اس کے مشابہ کوئی اور چیز سختی سے منع کرو اگر وہ باز نہ آئیں تو جو ان میں سے ارتکاب کرے اسے اس طرح سزا دو کہ حد سے زیادہ نہ بڑھے۔

فاطمہ بنت عبد الملک کے ہیرے کی بیت المال میں واپسی..... خلید بن عجلان سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک کے پاس ایک ہیرا تھا۔ عمر نے پوچھا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا انہوں نے کہا کہ میرے والد امیر المؤمنین نے دیا ہے انہوں نے کہا کہ یا تو تم اسے بیت المال میں داخل کر دو یا طلاق کی اجازت دو مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے اور تمہارے ساتھ یہ ہیرا بھی ایک ہی گھر میں ہو انہوں نے کہا کہ اگر اس سے زائد بھی میرے پاس ہوں تو اس پر بھی آپ کو ترجیح دیتی ہوں یہ کہا اور اس کو بیت المال میں داخل کر دیا۔

جب یزید بن عبد الملک خلیفہ ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ اگر تم چاہو تو وہ یا اس کی قیمت تمہیں واپس کر دوں انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی خواہش نہیں میں نے عمر کی زندگی میں بطیب خاطر اسے دیا تھا ان کی وفات کے بعد اسے واپس لوں مجھے اس کی ضرورت نہیں یزید نے اسے اپنی بیوی بچوں میں تقسیم کر دیا۔

ایک بری رسم کا خاتمہ..... لوط بن یحییٰ الغامدی سے مروی ہے کہ بنی امیہ کے تمام خلفاء اور گور بر عمر بن عبد العزیز سے پہلے علی کو گالی دیتے تھے۔

جب عمر خلیفہ ہوئے تو وہ اس سے باز رہے اس پر کثیر عزا الخزاعی نے (غالی شیعہ حضرت علی کی رجعت کا

قائل تھا عمر نے اس کی تکفیر کی تھی (اشعار زیل کہے

ولیت فلم تشتم علیا ولم تخف

اے عمر بن عبدالعزیز آپ خلیفہ ہوئے مگر علی کو گالی نہیں دی

بریا ولم تتبع مقالہ معجوم

نہ گالی سے الگ رہنے والے کو خوف دلایا اور نہ کسی مجرم کی بات کی پیروی کی

تکلمت بالحق المبین وانما

آپ نے کھلے ہوئے حق کو بیان کر دیا

تبین آیات الہدی بالتکم

اور ہدایت کی نشانیاں تو بیان کرنے سے ہی ظاہر ہوتی ہیں

نصفت معروف الذی قلت بالذی

پھر آپ نے اس خیر کی تصدیق کی جو آپ نے کہا اسی کو پسند کیا

نعلت ناضحی زاضیا کل مسلم

لہذا ہر مسلمان خوش ہو گیا۔

اور یس بن قادم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے میمون بن مہران سے کہا کہ میمون اس خلافت کے مددگاروں پر میرے لئے کیا صورت ہے کہ میں ان پر بھروسہ کروں اور ان سے مطمئن ہو جاؤں انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین اس میں اپنا دل نہ لگائیے کیونکہ آپ تو بازار ہیں اور ہر بازار میں وہی چیز لائی جاتی ہے جو اس میں رائج ہوتی ہے۔ جب لوگ جان جائیں گے کہ آپ کے پاس صحیح کے سوا کچھ نہیں چلتا تو صحیح لائیں گے۔

صحابہ کے متنازعہ مسائل پر خاموشی..... خالد بن یزید بن بشر نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز سے علی عثمان اور جنگ جمل وصفین اور اس واقعے کو جوان لوگوں کے درمیان ہوا پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ خون ہیں جن سے اللہ نے میرا ہاتھ روک دیا میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ اپنی زبان کو اس میں آلودہ کروں۔ خالد بن یزید بن بشر نے اپنے والد سے روایت کی کہ مسلمانوں کو موسم گرما کی لشکر کشی میں رومیوں کا ایک کم سن غلام ملا انہوں نے کہا کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر ہم اس کے کم سن ہونے کی حالت میں فدیہ لے لیں امید ہے کہ اللہ اس کے بڑے ہونے کے بعد اس کی گرفتاری کا موقع دے گا ان لوگوں نے اس سے بہت مال فدیہ لے لیا ہشام کی خلافت کے آخر میں گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔

زمین پر بسم اللہ لکھنے کی ممانعت..... محمد بن الزبیر الحنفلی سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو زمین پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ رہا تھا انہوں نے اسے منع کیا اور کہا کہ دوبارہ نہ لکھنا۔ ابو یعقوب بن زید سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید ابن عبدالرحمن کو جوان کی طرف عراق کے عامل تھے دس ہزار درہم کا انعام دیا۔

شہادت کی تمنا..... یزید بن عیاض بن جعدہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے سلیمان بن ابی کریمہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے خوف کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے مجھ سے زیادہ سخت حساب میں پڑنے والا اور اللہ کے نزدیک ذلیل نہیں ہے۔ میں جس حال میں ہوں اس کے انجام پر قادر نہیں سمجھتا اندیشہ ہے کہ وہ مرتبہ جس پر میں ہوں کہیں ہلاکت نہ ہو سوائے اس کے اللہ اپنی رحمت سے اس کا تدارک کر دے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتے ہو میرے بھائی میں چاہتا ہوں کہ جب تم اپنا مورچہ لینا تو اللہ سے دعا کرنا کہ مجھے بھی شہادت عطا کرے کیونکہ میرا حال سخت ہے اور خطرہ بڑا میں اس اللہ سے دعا کرتا ہوں جس نے مجھے اس چیز میں مبتلا کیا جس میں اس نے مجھے مبتلا کیا ہے کہ وہ مجھ پر رحمت کرے اور معاف کر دے۔

خالد بن یزید سے مروی ہے کہ بشر نے اپنے والد سے روایت کی کہ میمون بن مہران ورجاء بن حیوہ ورجاء بن عبیدہ الکندی عمر بن عبدالعزیز کے مخصوص لوگوں سے تھے اور جماعت جوان کے نزدیک ان لوگوں سے کم تھی عمرو بن قیس و عون بن عبداللہ بن عتبہ و محمد بن زبیر و عیسیٰ بن عقیل و عیسیٰ بن عقیل تھے۔

عادل کی اہلیت..... مسلمہ بن محارب وغیرہ سے مروی ہے کہ بلال بن ابی بردہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن ابی بردہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور مسجد کے معاملے میں ان کے سامنے جھگڑا کیا عمران دونوں سے شک میں پڑ گئے (کہ واقعی کون مؤزن بننے کا مستحق ہے)۔

عمر نے خفیہ طور پر ایک کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ان دونوں سے علیحدہ علیحدہ دریافت کرے کہ اگر میں امیر المؤمنین سے کہوں کہ وہ تم کو عراق کا خلیفہ بنادیں تو تم میرے لئے کیا کرو گے اس شخص نے بلال سے ابتدا کی ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں ایک لاکھ درہم دوں گا وہ شخص ان کے بھائی کے پاس آیا انہوں نے بھی اسے ایسا ہی کہا۔

اس شخص نے عمر کو خبر دی انہوں نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنے شہر چلے جاؤ عبدالحمید بن عبدالرحمن کو لکھا کہ بلال کو جو بلال شر ہے گورنر نہ بنانا اور نہ موسیٰ کی اولاد میں سے کسی اور کو۔

بعض نے کہا کہ انہوں نے لکھا بلبل شر کو گورنر نہ بنانا انہوں نے بلال کی (تحقیر کے لئے) تصغیر کر دی۔

مسرفین سے خفگی..... عوانہ بن حکم الکفی سے مروی ہے کہ سلیمان بن عبدالملک کی وفات واقع میں ہوئی اور عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے عمر نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں نے اس کی خواہش کی اور نہ اس کی تمنا کی بس اللہ سے ڈرو اپنی جانب سے حق ادا کرو اور حقوق واپس کر دو کیونکہ اللہ کی قسم مجھے اہل قبلہ میں سے کسی پر غصہ نہیں ہے سوائے اسراف کرنے والوں کے یہاں تک کہ اللہ اسے میانہ روی کی طرف واپس کر دے انہوں نے مسلمہ کو جو ملک روم میں تھے لکھ کر واپس آنے کا حکم دیا اور لوگوں کو واپسی اور اجازت کو کہلا بھیجا۔

سیرت فاروق لکھنے کی فرمائش..... مثنیٰ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے سالم کو لکھا

کہ عمر فاروقی سیرت لکھیں سالم نے جواب دیا کہ عمر ایک ایسے زمانے میں تھے جو آپ کا ساز، نہ تھا وہ ایسے لوگوں کے ساتھ تھے جو آپ کے ساتھیوں کے جیسے نہ تھے اگر آپ اپنے زمانے اور اپنے لوگوں میں ویسا ہی عمل کریں گے جیسا عمر اپنے زمانے میں اپنے لوگوں میں کیا تو عمر کی طرح بلکہ افضل بن جائیں گے۔

عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے مروی ہے کہ لوگ سلیمان بن عبدالملک کے پاس گھوڑے لے گئے اس سے پہلے کہ وہ اسے جاری کریں ان کا انتقال ہو گیا عمر لوگوں سے شرمائے اور انہوں نے ان گھوڑوں کو جاری کر دیا جو جمع کئے گئے تھے آخری گھوڑا بھی جو آیا تھا اسی طرح دے دیا کہ انہوں نے کسی کو نامراد نہیں رکھا اس کے بعد وفات تک کوئی گھوڑا جاری نہیں کیا۔

مسلم بن محارب سے مروی ہے کہ عمر نے عدی کو لکھا کہ سربراہ اور دکان قبائل کے نائب تو ہم مرتبہ ہیں تم سردار ان لشکر کے نائبوں کو دیکھو جس کی دیانت داری ہمارے لئے اور اس کی فوج کے لئے راضی ہو اسے باقی رکھو اور جس سے راضی نہ ہو اس کو ایسے شخص سے بدل دو جو اس سے بہتر ہو اور دیانت داری اور تقویٰ میں زیادہ افضل ہو۔

حسن بن ابی العرطہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بننے سے پہلے دیکھا اس وقت یہ حالت تھی کہ تم ان کے چہرے پر خیر پہچان لیتے جب وہ خلیفہ ہوئے تو مجھے ان کی پیشانی پر موت نظر آئی۔

مالک بن انس سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب مدینہ سے روانہ ہوئے تو کہا کہ اے مزاحم ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینے نے نکال دیا ہے۔

کنیروں کا حق آزادی..... عمر بن عبدالعزیز کے متعلقین کے کسی مخصوص شخص سے مروی ہے کہ جس وقت عمر بن عبدالعزیز کو خلافت ملی تو لوگوں نے ان کے مکان میں رونے کی بلند آواز سنی دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ عمر نے اپنی کنیروں کو کنیری میں رہنے یا آزاد ہو جانے کا اختیار دیا ہے اور کہا کہ مجھ پر ایک ایسا مشکل مرحلہ آ گیا ہے کہ جس نے ہمیں تم سے روک دیا ہے جو چاہے کہ میں اسے آزاد کر دوں تو میں نے اسے آزاد کر دیا اور جسے میں رکھوں تو اسے مجھ سے کوئی فائدہ نہ ہو گا وہ ان سے مایوس ہو کر رونے لگیں۔

ابی عبیدہ بن عقبہ بن نافع القرظی سے مروی ہے کہ میں فاطمہ زوجہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز کا حال بتاؤ انہوں نے کہا کہ جب سے اللہ نے انہیں خلیفہ بنایا ہے اس وقت سے اپنی وفات تک مجھے تو معلوم نہیں کہ انہوں نے کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کیا ہو۔

فرائض خلافت کا احساس..... ہشام سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت عبدالملک نے کہا فقہاء میں سے کسی کو بلا بھیجا اور کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ امیر المؤمنین جو کچھ کرتے ہیں اس کی انہیں طاقت نہیں پوچھا کہ وہ کیا ہے۔ فاطمہ نے کہا کہ جب سے وہ خلیفہ بنے ہیں اپنی بیوی سے کوئی تعلق نہیں رکھا وہ شخص عمر سے لے اور کہا کہ امیر المؤمنین مجھے ایسی بات معلوم ہوئی ہے کہ اندیشہ ہے کہ آپ کو اس کی قدرت نہ ہوگی پوچھا کہ وہ کیا ہے اس نے کہا کہ آپ کے متعلقین کے لئے بھی آپ پر حق ہے عمر نے کہا کہ وہ شخص اس کے پاس کیسے آ سکتا ہے جس کی گردن میں آپ ﷺ کا کام ہو جس کو قیامت میں اللہ پوچھنے والا ہو۔

ایک شیخ سے مروی ہے کہ جب وابق میں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو رات کو گشت کے لئے نکلے ہمراہ ایک سپاہی بھی تھا وہ مسجد گئے تاریکی میں ایک شخص کے پاس سے گزر رہے تھے اسے ان کی خبر ہو گئی سراٹھا کر کہا کہ کیا تم پاگل ہو عمر نے کہا کہ نہیں سپاہی نے مارنے کا ارادہ کیا عمر نے کہا کہ خبردار اس نے مجھے دریافت کیا کہ کیا تم مجنون ہو میں نے کہا کہ نہیں۔

سفیان سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ آپ ہمارے لئے فرصت نکالتے تو بہتر تھا عمر نے کہا کہ فرصت کہاں فرصت تو گئی فرصت تو اللہ کے علاوہ کہیں نہیں ہے۔

سفیان سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ مجھے فرصت دو میرے لئے کام ہیں حوائج ہیں۔

آخرت پر نظر..... سری بن یحییٰ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اللہ کی حمد بیان کی پھر آنسوؤں کی روانی نے ان کا حلق بند کر دیا انہوں نے کہا اے لوگو تم اپنی آخرت درست کرو دنیا خود بخود درست ہو جائے گی تم اپنے باطن کو درست کرو ظاہر خود بخود درست ہو جائے گا اللہ کا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اس کے اور آدم کے درمیان اس کا کوئی باپ ہو اور وہ مر گیا نہ ہو بے شک موت ہی اس کے رگ و پے میں پیوست ہو جانے والی ہے۔

ریاح بن زید سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عروہ کو لکھا کہ تم میرے پاس خطوط کی مراسلت کرتے ہو میں جس کے متعلق تمہیں لکھوں اسے نافذ کر دیا کرو کیونکہ موت کا وقت جاننے کا کوئی آلہ ہم نہیں جانتے۔

مزید بن حوشب برادر عوام سے مروی ہے کہ میں نے حسن اور عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا دوزخ انہی دونوں کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

موت سے بے خوفی..... ارطاط بن المنذر سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک جماعت تھی جو ان سے درخواست کرتی تھی کہ اپنے کھانے کی نگرانی کیجئے (کہ کوئی زہر نہ دے دے) نماز پڑھیے تو تمہیں ہوا کہ حملہ کرنے والا قتل نہ کر دے طاعون جہاں ہو وہاں سے دور ہو جائے انہیں یہ لوگ کہتے کہ پہلے خلفاء کا یہی عمل تھا عمر ان سے پوچھتے کہ پھر وہ لوگ کہاں گئے جب ان لوگوں نے بہت زور دیا تو کہا کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں قیامت کے علاوہ کسی اور دن سے ڈرتا ہوں تو میرے خوف کو امن نہ دے۔

مہد سے مروی ہے کہ ہم لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے گمان یہ تھا کہ وہ ہم سے استغفار کریں گے جب ہم وہاں سے نکلے تو انہیں کے محتاج تھے۔

حنیف نے کہا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔

رسم خوشبو کا خاتمہ..... محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز سے پہلے خلفاء مسجد رسول اللہ ﷺ کے لئے جمعہ کے دن لوبان سلگانے اور رمضان میں اس کی صفائی و خوشبو کا خرچ عشر و صدقہ (زکوٰۃ زمین و مال) سے جاری کرتے تھے۔

عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اس رسم کو بند کرنے اور مسجد سے خوشبو مٹانے کا حکم لکھا ابن

عجلان نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ خوشبو کے نشان پانی اور رومالوں سے دھوتے تھے۔

احتیاط پر عمل..... عبید بن الولید سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد کو بیان کرتے سنا کہ عمر بن عبد العزیز کے لئے عام مطبخ میں پانی گرم کیا جاتا تھا جس سے وہ وضو کرتے ان کو اس کا علم نہ تھا بعد میں معلوم کیا کہ کتنی مدت سے پانی گرم کرتے ہو لوگوں نے کہا کہ ایک مہینہ یا اس کے قریب انہوں نے مطبخ میں اتنا ایندھن ڈال دیا۔

عبید بن الولید نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز جب رعایا کے معاملے کی بات کرتے تو بیت المال سے چراغ جلاتے اور جب اپنے ذاتی معاملے کے مطابق باتیں کرتے تو اپنا ذاتی چراغ جلاتے تھے ایک رات وہ اسی حالت میں تھے کہ چراغ دھیمہ ہو گیا اٹھ کر قریب گئے اور اسے درست کیا کہا گیا کہ امیر المؤمنین ہم لوگ آپ کی خدمت کے لئے کافی ہیں انہوں نے کہا کہ میں کھڑا ہوں جب بھی عمر ہوں اور بیٹھوں جب بھی عمر ہوں۔

جھوٹ سے نفرت..... ابراہیم بن سکری سے مروی ہے کہ سلیمان بن عبد الملک اور عمر بن عبد العزیز کے آزاد کردہ غلاموں کے درمیان گفتگو ہوئی اس کو سلیمان نے عمر سے بیان کیا جس وقت وہ ان سے گفتگو کر رہے تھے سلیمان نے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا عمر نے کہا کہ جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جھوٹ بولنا عیب ہے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

مجاہد سے مروی ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا مجھے تم میں درہم دیئے اور کہا کہ اے مجاہد یہ میرے وظیفے میں سے ہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کے غلام کی آزادی..... حفص سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے ایک غلام کو آزاد نہیں کیا وہ ان کے لئے لکڑیاں جمع کرتا اور منیکدیاں چٹا تھا غلام نے ان سے کہا کہ میرے اور آپ کے علاوہ سب لوگ غیر میں ہیں انہوں نے کہا کہ جاؤ تم بھی آزاد ہو۔

اسحاق بن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس ان کی خلافت کے زمانے میں آیا انہیں اس حالت میں پایا کہ شمس کے لئے علیحدہ بیت المال بنایا تھا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ اور غنیمت کے لئے علیحدہ۔

کفایت شعاری..... عمر بن میمون سے مروی ہے کہ عمر امت کے معاملات میں حفاظت کیا کرتے تھے میں نے ان سے کہا کہ امیر المؤمنین ان دفتروں کو دیکھئے کہ موئے قلم سے لکھ کر طول دیا جاتا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کے بیت المال کا ہے عمر نے تمام اطراف میں لکھا کہ موئے قلم سے دفتروں میں نہ لکھا جائے اور طول نہ دیا جائے ان کے فرمان بھی مختصر ہو کر ایک بالشت یا اس سے کم ہو گئے۔

حفص بن عمر بن ابی الزبیر سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ابو بکر بن حزم کو لکھا کہ اب بعد تم نے اپنے خط میں بیان کیا ہے کہ وہ کاغذ جو تمہارا رہے پاس تھے وہ ختم ہو گئے ہیں ہم نے تمہارے لئے اس سے کم مقرر نہیں کئے تھے جتنے تم سے پہلے والوں کے لئے مقرر کئے جاتے تھے لہذا تم اپنے قلم کو باریک اور سطروں کو قریب کرو جامع طور پر اپنی ضروریات ظاہر کرو کیونکہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے بیت المال سے وہ چیزیں نکالوں جس سے وہ

نفع نہ اٹھائیں۔

عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے مسلمانوں کے بیت المال سے کبھی کچھ مال نہیں لیا اور نہ اسے کم کیا اسی پر ان کی وفات ہو گئی۔

عدل و انصاف..... سبرہ بن عبدالعزیز بن الربیع بن سبرہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ اللہ کی قسم میری دلی خواہش ہے کہ ایک روز عدل کروں اور اسی حالت میں اللہ مجھے اٹھالے ان کے بیٹے عبدالملک نے کہا کہ امیر المؤمنین اللہ کی قسم میں تو چاہتا ہوں کہ اونٹنی کا دودھ دوہنے میں ایک تھن سے دوسرے تھن تک ہاتھ لے جانے میں جتنی دیر لگتی ہے اتنی دیر آپ عدل کریں اور اس حالت میں اللہ آپ کو اپنے پاس بلا لے پھر کہا کہ اللہ کی قسم وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگرچہ مجھ کو اور آپ کو ہاڈیاں اہل دیں عمر نے کہا کہ اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔

احتساب نفس..... جویریہ ابن اسماء سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ میرا نفس بڑا ہی حریص ہے جب اسے کوئی چیز دی گئی اسے اس سے بہتر کی حریص پیدا ہو گئی جب اسی وہ چیز دی گئی جس سے افضل دنیا میں کوئی چیز نہ تھی یعنی خلافت تو اسے اس چیز کا شوق ہوا جو اس سے بھی افضل ہے (یعنی جنت) سعید نے کہا ہ جنت خلافت سے افضل ہے۔

میمون سے مروی ہے کہ میں چھ مہینے عمر بن عبدالعزیز کے پاس مقیم رہا مگر میں نے یہ نہیں دیکھا کہ انہوں نے اپنی چادر بدلی ہو سوائے اس کے کہ ایک جتے سے دوسرے جتے تک دھو دی جاتی تھی اور ہلکا سا زعفرانی رنگ دیا جاتا تھا۔

ہاتھی دانت سے پرہیز..... عمر بن عبدالعزیز کی ایک ام ولد سے مروی ہے کہ عمر نے مجھ سے تیل مانگا تیل اور ہاتھی کی ہڈیوں کا کٹھا ان کے پاس لائی انہوں نے کٹھا واپس کر دیا اور کہا کہ یہ مردار ہے میں نے کہا کہ اسے مردار کس نے بنایا انہوں نے کہا کہ تم پر افسوس ہے ہاتھی کو کس نے ذبح کیا۔

اسامیل بن ابی حکیم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے اور مزاحم کو فجر کی نماز سے بلا بھیجا ہم ان کے پاس آئے انہوں نے نہ تیل لگایا تھا اور نہ تیار ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے تیل سے جلدی کیا کیا تم میں سے یہ نہیں کر سکتا کہ کٹھا منگا کے اسے اپنی ڈاڑھی میں کرے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا لباس..... اسامیل بن عیاش سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو چوبداروں کے سردار عمرو بن المہاجر سے پوچھا کہ عمر اپنے گھر میں کیا پہنتے تھے انہوں نے کہا کہ استردار سیاہ جبہ۔ یعلیٰ بن حکیم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی چادریں چھ ہاتھ ایک بالشت لمبی اور سات بالشت چوڑی تھیں۔

عمرہ بن ابی حفصہ سے مروی ہے کہ مسلمہ بن عبد الملک عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے اپنی بہن فاطمہ بنت عبد الملک زوجہ عمر بن عبد العزیز سے کہا کہ آج امیر المؤمنین نے افاقے کی حالت میں صبح کی میں ان کا کرتہ میاں دیکھتا ہوں ہذا انہیں اس کے علاوہ کرتہ پہنا دو کہ ہم ان کے پاس لوگوں کو آنے دیں وہ خاموش ہو گئیں انہوں نے پھر کہا کہ امیر المؤمنین کو اس کے علاوہ کرتہ پہنا دو تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس کرتے کے سوا کوئی دوسرا کرتہ ان کے پاس نہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کے کرتے کی قیمت..... عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں ریشم کا ٹکڑا سلیمان بن عبد الملک کے پاس لایا ان کے یہاں عمر کو دیکھا کہ سب سے زیادہ سخت اور موٹی گردن والے تھے عمر کے خلیفہ ہونے کے بعد ایک ہی سال گزرا تھا کہ میں ان کے پاس آیا انہوں نے باہر آ کر ہمیں نماز پڑھائی حالت یہ تھی کہ بدن پتر ایک کرتہ تھا جو ایک دینار یا اس کے قریب کی قیمت کا تھا ایک رومال بھی اسی کی قیمت کا تھا اور عمدہ تھا جس کو انہوں نے اپنے کے درمیان لٹکا لیا تھا اور وہ دبے ہو گئے تھے گردن بھی پتلی ہو گئی تھی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کے لباس کی قیمت..... رجا بن حیوۃ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز سب سے زیادہ عطر لگانے والے تھے اور سب سے اچھا لباس پہننے والے تھے اور چلنے میں سب سے آہستہ خرام تھے۔ جب خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے ان کے کپڑوں کی قیمت کا اندازہ بارہ درم کیا یہ کپڑے ٹوپی عمامہ کرتہ قبائلی رومال موزے اور مصری چادر پر مشتمل تھے۔

سعید بن سوید سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے لوگوں کو جمعے کی نماز پڑھائی حالت یہ تھی کہ بدن پر ایک کرتہ تھا جس کے چاک میں آگے اور پیچھے پیوند لگا ہوا تھا نماز سے فارغ ہو کر وہ بھی بیٹھے اور ان کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے جماعت میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر آپ لباس پہنیں اور بنائیں تو بہتر ہے تھوڑی دیر تک سر جھکائے رہے جس سے ہم سمجھے کہ یہ بات انہیں ناگور لگی ہے پھر انہوں نے اپنا سراٹھایا اور کہا کہ بہترین میانہ روی غصے کے وقت اور بہترین عفو قدرت کے وقت ہے۔

لباس کے متعلق روایات..... ازہر سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو خناصرہ میں لوگوں کو خطبہ سناتے دیکھا بدن پر ایک پیوند لگا ہوا کرتہ تھا۔

عمر بن مہاجر سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے جبے ٹخنے اور جوتے تھے کے درمیان دیکھے۔
معرف بن واصل سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ اس طرح کئے آئے کہ بدن پر دو ہنر چا دریں تھیں۔

عبید بن الولید بن ابی السائب الدمشقی سے مروی ہے کہ میں نے والد کو بیان کرتے سنا کہ عمر بن عبد العزیز کے پس خنز کی ایک خاکی اور ایک زرد چادر تھی جب خاکی جبہ پہنتے تو زرد چادر اوڑھتے اور جب زرد جبہ پہنتے تو خاکی چادر اوڑھتے پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔

عمر بن موسیٰ الانصاری سے مروی ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا وہ باہر آئے سر پر ایک خاکی

رنگ کی شالی رو مال تھا۔ میں نے عمر سے کہا کہ یہ خنز کا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔

ربیع بن صبیح سے مروی ہے کہ مجھ سے عمر بن عبد العزیز کے کسی دیکھنے والے نے بیان کیا کہ وہ طیلسہ کا بیٹا ہے میں تہ بند کے بغیر نماز پڑھتے تھے۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ وہ اپنی مونچھیں بائیں نہ رتے تھے بلکہ اچھی طرح تراشتے تھے۔

ابو الغصن سے مروی ہے کہ مجھے عمر بن عبد العزیز سے مشک خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ پیشانی پر سجدے کا نشان نہ تھا۔

ابو الغصن سے مروی ہے کہ میں نے منبر پر عمر بن عبد العزیز کے پاس کبھی تلواریں نہیں دیکھی۔

مدینہ نہ آنے کی وجہ..... ایوب سے مروی ہے کہ مجھے خبر دی گئی کہ عمر بن عبد العزیز سے چوتھی قبر کا مقام بیان کیا گیا جو نبی علیہ السلام کے پاس قبر کے پاس ہے لوگوں نے اس کو ان کے لئے پیش کیا اور کہا کہ اگر آپ مدینہ کے قریب ہوتے تو وہاں دفن ہونے کا امکان تھا انہوں نے کہا کہ مجھے اللہ کا آگ کے ہر قسم کا عذاب کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ وہ یہ جانے کہ میں اپنے کو اس مقام کا اہل سمجھتا ہوں۔

ایوب سے مروی ہے عمر بن عبد العزیز سے کہا گیا کہ اگر امیر المؤمنین اگر آپ مدینہ منورہ آتے اور وہاں اللہ تعالیٰ آپ کو موت دیتا تو رسول اللہ ﷺ و ابو بکر و عمر کے ساتھ آپ دفن لئے جاتے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے اللہ کا مجھے سوائے آگ کے ہر قسم کا عذاب دینا جس پر مجھے صبر بھی نہ ہو سکے اس سے زیادہ پسند ہے کہ اللہ یہ جانے کہ میں اپنے آپ کو اس کا اہل سمجھتا ہوں۔

خوف خدا..... اوزاعی سے مروی ہے کہ محمد بن المقدم نے فاطمہ بنت عبد الملک زوجہ عمر بن عبد العزیز سے پوچھا کہ آپ کی رائے میں عمر بن عبد العزیز کے مرض و وفات کی ابتدا کس سے ہوئی۔؟ انہوں نے کہا کہ میری رائے میں اس کی ابتدا یا اس کے اکثر حصے کی ابتدا خوف الہی سے ہوئی۔

عبد المجید بن سہیل سے مروی ہے کہ میں نے طیب کو دیکھا کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس سے نکلا ہم نے پوچھا کہ آج آپ نے ان کا قارورہ کیسا دیکھا انہوں نے کہا کہ قارورہ سے کوئی اندیشہ نہیں البتہ انہیں لوگوں کے معاملات کی فکر ہے۔

ابن لہیعہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے بعض خطوط میں پایا کہ عمر بن عبد العزیز کو خوف خدا قتل کر دے گا۔

قبر کے لئے زمین کی خریداری..... محمد بن قیس سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز کے ابتدائی مرض میں موجود تھا۔ کچھ ۱۰۱ھ کو بیمار ہوئے بیس روز بیمار رہے کسی ذمی کو بلا بھیجا ہم لوگ دیر سمعان میں تھے اس سے اپنی قبر کے لئے زمین کی قیمت چکانی ذمی نے کہا کہ امیر المؤمنین یہ تو بڑی مبارک بات ہے کہ آپ کی قبر میری زمین میں ہو میں نے اسے آپ کے حلال کر دیا ہے مگر عمر نے انکار کیا آخر اس زمین کو دودینار میں خریدا اور دونوں دینار منگا کر اسے دے دیئے۔

ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے وفات سے پہلے اپنی قبر کی مین دس دینار میں خریدی۔

مرض الموت..... شیخ اہل مکہ مکرمہ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت عبدالملک اور ان کے بھائی مسلمہ عمر بن عبد العزیز کے پاس تھے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ ان پر گراں ہوں دونوں اس وقت گئے کہ قبے کی دوسری طرف رخ کئے ہوئے تھے تھوڑی دیر کے بعد واپس ہوئے تو منہ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے تھے کوئی کہنے والا کہتا تھا کہ ہم انہیں نہیں دیکھیں گے تو وہ کہتے **تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یسربدون علوانیا لا رضوا لافساد لعاقبة للمتقین** (یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لئے کریں گے جو زمین میں برتری و فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور آخرت کی بھلائی پر ہیزگاروں کے لئے ہے۔

متعلقین کو وصیت..... عمارہ بن ابی حفصہ سے مروی ہے کہ مسلمہ بن عبدالملک عمر بن عبدالعزیز کے پاس مرض الموت میں آئے اور کہا کہ آپ اپنے متعلقین کے لئے کس چیز کی وصیت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب میں اللہ کو بھول جاؤں تو یاد دلاؤ دینا دوبارہ انہوں نے یہی پوچھا کہ اپنے متعلقین کے لئے آپ کس چیز کی وصیت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ان کا اور میرا دوست اللہ ہے جس نے قرآن نازل کیا وہ صالحین سے محبت کرتا ہے (ان ولی فیہم اللہ الذی نزل الکتاب وہو ابیولی الصالحین)

یزید بن عبدالملک کو وصیت..... سلیمان بن عبدالملک سے مروی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات کا وقت قریب آیا تو یزید بن عبدالملک کو لکھا کہ اما بعد تم اس سے بچنا کہ تمہیں غلبے کے وقت پھڑکانا پڑے کہ پھر اس کو لغزش کہا جائے اور تمہیں (اصلی حالت پر) لوٹنے کا موقع نہ دیا جائے اور جس کو تم نے پیچھے کر دیا وہ تمہاری تعریف نہ کرے گا اور جس کے خلاف تم نے فیصلہ کیا وہ تمہیں معذور نہ سمجھے گا والسلام،

سالم بن بشیر سے مروی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یزید بن عبد الملک کو لکھا کہ سلام علیک اما بعد مجھے یہی چیز نظر آتی ہے جو میرے ساتھ ہے (یعنی موت) میرا گمان یہی ہے کہ خلافت عنقریب تمہیں پہنچے گی امت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ سے ڈرنا تم دنیا اس شخص کے لئے چھوڑ دو جو تمہاری مدح نہ کرے اور اس کو پہنچاؤ جو تمہیں معذور نہ جانے والسلام علیک۔

کپڑوں کی تعداد..... عبدالعزیز بن عمر سے مروی ہے کہ میرے والد نے وصیت کی تھی کہ انہیں پانچ سوتی کپڑوں کا کفن دیا جائے۔

ابو بکر بن محمد بن حزم سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے وصیت کی تھی کہ انہیں پانچ کپڑوں کا کفن دیا جائے جن میں کرتہ اور عمامہ بھی ہو۔

خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے وصیت کی تھی کہ انہیں پانچ کپڑوں کا کفن دیا جائے جن میں کرتہ اور عمامہ بھی ہو انہوں نے کہا کہ ابن عمر کے اعزہ میں سے جو بھی مرنا تھا وہ اس کو اسی طرح کفن دیتے تھے

کفن میں رسول اللہ ﷺ کے بال اور ناخن رکھنے کی وصیت..... عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کے کچھ بال اور ناخن منگائے اور کہا کہ جب میں مر جاؤں تو یہ بال اور ناخن میرے کفن میں رکھ دینا لوگوں نے یہی کیا۔

سفیان بن عاصم سے مروی ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا انہوں نے اپنی آزاد کردہ کنیر سے کہا کہ میرا گمان ہے کہ تم میرے لئے حنوط (عطر میت) کا انتظام کرو گی اس میں مشک شامل نہ کرنا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات..... سفیان بن عاصم سے مروی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو وصیت کی کہ انہیں داہنی کروٹ پر قبلہ رخ کر دیا جائے۔

مغیرہ بن حکیم سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت عبدالملک نے کہا کہ میں عمر بن عبدالعزیز کو مرض موت میں کہتی سنتی تھی کہ اے اللہ ان لوگوں پر میری موت کو پوشیدہ رکھ اگر چہ وہ دن کی ایک ساعت ہی کے لئے ہو جب وہ دن ہوا جس دن ان کی وفات ہوئی تو میں ان کے پاس سے چلی گئی تھی اور دوسرے مکان میں بیٹھی تھی میرے اور ان کے درمیان دروازہ حائل تھا وہ اپنے خیمے میں تھے میں نے انہیں کہتے سنا کہ تلک الدار نجعلها للذین یريدون علو ان الارض ولا فساد والعاقبة للمتقين اتنے میں ان کی آواز بند ہو گئی جب کوئی حرکت سننے میں نہ آئی تو میں نے ان کے خادم وصیف سے کہا کہ امیر المؤمنین کو دیکھا سو کیا وہ سوتے ہیں جب وہ ان کے پاس گئے تو چیخ ماری میں بھی دوڑی تو جان بحق تسلیم کر چکے تھے آنکھیں ڈھانک لی تھیں ایک ہاتھ منہ پر رکھ لیا تھا اور دوسرا آنکھوں پر۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تجہیز و تکفین..... رجاء بن حیوہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے مرض موت میں مجھ سے کہا کہ تم بھی ان لوگوں میں ہونا جو مجھے غسل دیں اور میری قبر میں اتریں جب مجھے میری لحد میں رکھ دینا تو کفن کی گرہ کھول کر میرے چہرے کو دیکھنا کیونکہ میں نے تین خلفاء کو دیکھا ہے کہ ہر ایک کو جب قبر میں رکھا تو گرہ کھول دی چہرہ کو دیکھا تو سیاہ تھا اور قبلہ رخ سے پھرا ہوا تھا۔

تدفین..... رجاء نے کہا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو غسل و کفن دیا اور ان کی قبر میں اترے جب میں نے گرہ کھول کر دیکھا تو کاغذوں کی طرح تھا اور قبلہ رخ تھا۔

مخلد بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے پچاس دن سے مدقات کی وہ بی بی تھیں جو مجھے فاضل و بہترین دین رہی تھیں۔

یوسف بن مالک سے مروی ہے کہ جس وقت ہم لوگ عمر بن عبدالعزیز کی قبر پر مٹی برابر کر رہے تھے آسمان سے ایک کاغذ اُجس میں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کو درجۂ شہادت سے پہنچا دے۔

مدت خلافت و تاریخ وفات..... عمرو بن عثمان سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی وفات ۲۰ رجب

۱۰۰ھ کو وفات ہوئی اس وقت وہ انتالیس سال اور چند ماہ کے تھے خلافت دو سال پانچ ماہ کی وفات دیر سمعان میں ہوئی۔

نیشم بن واقد سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز واپس میں ۲۰ صفر ۹۹ھ میں خلیفہ بنائے گئے جو عطاء انہوں نے سالانہ مسلمانوں میں تقسیم کی اس سے مجھے تین دینار ملے وفات ۲۵ رجب ۱۰۱ھ یوم چہار شنبہ کو خنصرہ میں ہوئی جس دن بیمار رہے ان کی خلافت دو سال پانچ مہینے اور چار دن رعی انتالیس سال اور چند ماہ کی عمر میں وفات پائی اور دیر سمعان میں دفن کئے گئے۔

عبدالرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز کی وفات انتالیس سال پانچ ماہ کی عمر میں ہوئی۔

سعید بن عامر سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز وفات کے دن انتالیس سال اور اور چند ماہ کے تھے۔ ابو بکر بن عیاش سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز پر انتالیس سال گزرے تھے۔

سفیان بن عیینہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز چالیس سال کے تھے سفیان نے کہا کہ میں نے ان کے بیٹے سے پوچھا کہ وہ کس سن کو پہنچے تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ چالیس سال سے زائد نہ تھے اور دو سال سے کچھ زائد ضیفہ رہے۔

معدویہ بن صالح سے مروی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے لوگوں کو وصیت کی کہ میری قبر کھودنا مگر گہری نہ کرنا کیونکہ زمین کا بہترین حصہ اوپر کا اور بدترین حصہ نیچے کا ہے۔

زبیب بن الورد سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز کی جب وفات ہو گئی تو فقہاء ان کی بیوی کے پاس تعزیت کے لئے آئے اور کہا کہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ عمر کی تعزیت کریں۔

چھٹا طبقہ

مالک بن انس..... ان کا نسب نامہ اس طرح ہے مالک بن انس بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن غیمان بن خثیل بن عمرو بن الحارث۔

ان سے مروی ہے کہ حمل کی مدت کبھی تین سال تک ہوتی ہے اور بعض لوگ تین سال تک حمل میں رہے (اس سے ان کی اپنی ذات مراد ہے یعنی خود تین سال تک ماں کے پیٹ میں رہے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے کئی لوگوں سے سنا کہ مالک بن انس تین سال تک ماں کے پیٹ میں رہے۔

جسم..... مطرف بن عبداللہ ستاری سے مروی ہے کہ مالک بن انس لمبے قد والے بھاری جسم والے تھے ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے البتہ سرخی کی طرف مائل تھے اور عمدہ قسم کا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے اور مونچھیں مونڈنا پسند کرتے اور اسے مثلہ (صفحہ نمبر ۳۸۷) قرار دیتے گویا ان کے نزدیک مونچھیں مونڈنا گویا ایک مثلہ ہے

انگوٹھی کا نقش..... اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس سے مروی ہے کہ مالک بن انس کے انتقال کے وقت ان

کے ہاتھ میں جو انگوٹھی تھی اس کا نگینہ سیاہ پتھر کا تھا اور اس پر حسبی اللہ و نعم الوکیل (مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے) کے الفاظ کندہ تھے۔ وہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور کئی مرتبہ میں ان کی انگوٹھی ان کے دائیں ہاتھ میں دیکھی مجھے اس میں شک نہیں کہ قضایہ حاجت کے وقت اپنی انگوٹھی بائیں جانب سے دائیں جانب بدل لیتے ہوں گے۔

وہ اپنے طور پر تقویٰ پر عمل کرتے اور ایسی احتیاط برتتے تھے کہ جو دوسروں پر لازم نہیں کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت تک کوئی شخص عالم نہیں بن سکتا جب تک اس بات پر خود عمل نہ کرے جس کا دوسروں کو فتویٰ دیتا ہے اور آپ ایسی باتوں سے بھی احتیاط فرماتے تھے کہ اگر ان کو ترک کر دیا جائے تو بھی ان کی وجہ سے گناہ نہ ہو۔

معن بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے ہوئے دیکھا۔ محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ بڑھاپے نے مالک کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔

خاص نقش کی وجہ..... مطرف بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز مالک بن انس سے پوچھا کہ آپ کی انگوٹھی کا نقش کیا ہے فرمایا کہ اس پر حسبی اللہ و نعم الوکیل لکھا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ نے دوسروں سے ہٹ کر ایسا نقش کیوں اختیار کیا فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ نے ایک قوم کی تعریف یوں فرمائی کہ جب انہوں نے یہ کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل تو وہ اپنے رب کی نعمت اور فضل لے کر لوٹے اور انہیں کوئی ناگواری پیش نہ آئی مطرف کہتے ہیں کہ یہ جواب سن کر میں نے اپنی انگوٹھی کا نقش مٹا کر اس پر بھی حسبنا اللہ و نعم الوکیل لکھوایا۔

مالک بن انس فرماتے ہیں کہ میں ایک روز ابن عمر کے آزاد کردہ غلام نافع کے پاس آیا دو پہر کا وقت تھا اور دھوپ سے بچنے کے لئے میرے پاس کچھ نہ تھا ان کا گھر بقیع سے کچھ آگے تھا میں وہاں پہنچا وہ باہر نکلے میں نے سلام کیا اور ان سے پوچھا کہ ابن عمر نے فلاں فلاں معاملے میں کیا کیا انہوں نے بتلادیا تو میں واپس لوٹ آیا۔

مالک بن انس سے مروی ہے کہ ابن ہریرہ فقہا میں سے تھے میں ان کے پاس صبح سویرے آتا اور رات تک وہیں رہتا۔

خواب..... زید بن داؤد کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک ساتھی نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبر پھٹی اچانک وہاں سے رسول اللہ ﷺ نمودار ہوئے اور وہاں بہت سے لوگ موجود ہیں ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ مالک بن انس کہاں ہیں میں نے دیکھا کہ مالک بن انس آگئے ہیں یہاں تک حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انس کو کوئی چیز دی اور فرمایا کہ اسے لوگوں میں تقسیم کرو چنانچہ آپ وہاں سے نکلے اور اسے لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کیا میں نے غور کیا تو وہ مشک تھا۔

مطرف بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھ سے پوچھ رہا ہے کہ فلاں فلاں مسئلہ میں مالک بن انس کا کیا قول ہے میں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں البتہ مجھے اتنا معلوم ہے کہ ایسا بہت کم ہوا ہے کہ انہوں نے جواب دینے سے پہلے ماشاء اللہ نہ کہا ہو یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ اگر میں اس بات کو جانتا تو صحیح بات تک پہنچتا۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھتے..... مطرف سے مروی ہے کہ آپ جب اپنے گھر میں جاتے تو اپنا پاؤں داخل کرتے اور فرماتے کہ ماشا اللہ لا قوۃ الا باللہ ان اے جب کہا گیا کہ جب آپ گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے فرمایا کہ میں نے قرآن مجید میں پڑھا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ کیوں نہیں کہہا ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اس لئے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات پڑھتا ہوں۔

روایات نقل کا انداز..... اسماعیل بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ مالک سے ان کی حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپ نے وہ سنی ہے یا صرف عرض (اصفہ نمبر ۴) ہے فرمایا کہ یہی سنا ہے یہی عرض ہے ہمارے یہاں کوئی عرض سننے سے کم نہیں۔

دلیل..... مطرف بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ اس شخص کے بارے میں امام مالک سے پوچھا کہ جو صرف عرض سے استدلال کرتا ہے کہ اسے بالمشافہ کے بغیر روایت کرنا جائز ہے یا نہیں تو مالک بن انس نے میری اس بات پر شدید انکار کیا اور فرمایا کہ اگر آپ کسی قاری کے سامنے قرآن مجید پڑھیں اور پھر کوئی آپ سے پوچھے کہ آپ کو کس نے قرآن پڑھایا تو آپ نہیں کہتے کہ فلاں بن فلاں حالانکہ اس نے آپ کو قرآن پڑھ کر نہیں سنایا بلکہ آپ نے جو قرآن پڑھا وہی کافی ہوا حالانکہ یہ قرآن کا معاملہ ہے تو کیا حدیث میں یہ بات کافی نہیں ہوگی جبکہ قرآن کا مرتبہ حدیث سے زیادہ ہے۔

موطا کے بارے میں طرز عمل..... مطرف بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں مالک بن انس کے پاس بیٹھا تھا تب تک رہا میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کسی پر اپنی کتاب (موطا) پڑھ کر سنائی ہو۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے فرمایا کہ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو محدث سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسے حدیث پڑھ کر سنائے۔ حالانکہ خود محدث نے وہ حدیث عرض کے ذریعے حاصل کی تو وہ اسے کیسے پڑھ کر سنا سکتا ہے۔

ابو بکر بن عبید اللہ ابن ابی بھرہ سے پوچھا گیا کہ محدث کا خود حدیث پڑھ کر سنایا محدث کے سامنے حدیث پڑھنے کے درمیان مرتبہ کا کیا فرق ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ دونوں برابر ہیں اور یہی ہمارے شہر کا طریقہ ہے۔

ایک لاکھ حدیث..... ایک شخص نے امام مالک سے پوچھا کہ کیا آپ نے ایک لاکھ حدیث سنی ہیں امام نے تعجب سے فرمایا ایک لاکھ حدیث تمہاری مثال اس شخص کی ہے جو رات کے وقت قشعہ جمع کرتا ہے اس نے پوچھا کہ قشعہ کیا ہے فرمایا کہ وہ لکڑیاں جنہیں انسان رات کے وقت تلاش کرتا ہے۔

ایمان کے متعلق رائے..... امام مالک سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ کم اور زیادہ ہوتا ہے

کہ نہیں فرمایا کہ وہ بڑھتا ہے اور اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا کلم بھی ہوتا ہے فرمایا کہ میں گزشتہ بات سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔

اسماعیل بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ ان کے بیٹے محمد کی کنیت کیا ہے فرمایا کہ ابو القاسم گویا محمد نام کے ساتھ ابو القاسم کی کنیت کو ناپسند کر رہے تھے۔

محمد بن عمر سے مروی ہے کہ جب محمد بن عبد اللہ بن حسن مدینہ منورہ سے نکلے تو امام مالک نے ان کا گھر لازم پکڑ لیا اور اس وقت تک نہیں نکلے جب تک محمد بن عبد اللہ شہید نہ ہو گئے۔

امیر المؤمنین نے آپ کی بات مان لی..... محمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو یہ کہتے سنا کہ جب ابو جعفر منصور نے حج کیا تو اس نے مجھے بلایا میں اس کے پاس گیا گفتگو ہوئی اس نے مجھ سے کچھ پوچھا میں نے جواب دیا پھر اس نے کہا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری کتاب مؤطا لکھنے کا حکم دوں اور پھر مسلمانوں کے ہر شہر میں اس کا نسخہ بھیجوں اور مسلمانوں کو اس کا علم حاصل کرنے کا حکم دوں اور یہ کہوں کہ اس محدث کے علم کے علاوہ باقی تمام علوم چھوڑ دو کیونکہ میرے نزدیک اصل علم مدینہ کی روایت اور اس علم ہے۔

میں نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین آپ ایسا نہ کریں کیونکہ لوگوں کے پاس بہت سے اقوال ہیں اور انہوں نے بہت سی احادیث سنی ہیں اور مختلف قسم کے روایات بیان کئے ہیں اور جس قوم کے پاس جو چیز پہلے پہنچی اس نے اسے لے لیا اور اسی کے زیادہ قریب اگر لوگوں کو ان کے اعتقاد سے دور کیا گیا تو لوگ اسے دور کریں گے اور اپنے علم پر عمل کریں گے ابو جعفر نے کہا کہ میری جان کی قسم اگر آپ میری بات مان لیتے تو میں اپنے ارادے کا حکم دے دیتا۔

لوگوں کا حسد..... محمد بن عمر سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین کی طرف سے امام مالک کو بلایا گیا اور ان سے مشورہ کیا گیا اور پھر ان کی بات مانی گئی تو لوگوں نے ان سے حسد کرنا شروع کیا اور ہر چیز میں ان سے بغاوت شروع کی جب جعفر بن سلیمان مدینہ منورہ کے گورنر ہوئے تو لوگ اس کے پاس آئے اور امام مالک کے خلاف شکایت بیان کیں اور کہا کہ امام مالک کا کہنا ہے کہ لوگوں نے جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں اور ان کی دلیل وہ روایت ہے جو ثابت الاحف سے مروی ہے کہ جس میں کہا گیا ہے کہ زبردستی کی حاست میں دی گئی طلاق نہیں ہوتی۔

تکالیف کا دور.. جعفر بن سلیمان کو غصہ آیا اس نے امام مالک کو بلایا اور اس پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا پھر بنگا لٹایا اور کوڑے لگوائے اور اتنے کوڑے لگوائے کہ ان کے کندوں کے جوڑ بازوؤں سے الگ ہو گئے اور بعد میں بھی لوگوں کے مجمع کے اندر ان کے ساتھ یہی سلوک کیا لیکن اس ظلم سے امام مالک کا مرتبہ اور بڑھ گیا گویا یہ کوڑے ان کے لئے زیورات ثابت ہوئے جس سے انکا حسن دوبالا ہوا۔

طبیعت میں کمزوری آگئی..... راوی کہتے ہیں کہ امام مالک مسجد میں آتے نمازیں ادا کرتے اور جمعہ ادا

کرتے لوگوں کے حقوق ادا کرتے اور مسجد میں بیٹھتے اور آپ کے ساتھی آپ کے پاس بیٹھتے پھر آپ ے مسجد میں بیٹھنا چھوڑ دیا نماز پڑھتے اور فوراً چلے جاتے نمازہ جنازہ کی نماز میں بھی شریک ہونا چھوڑ دیا بہتے اپنے دوستوں کے پاس اظہار ہمدردی کے لیے آتے یہاں تک کہ آپ نے یہ سب کچھ چھوڑ دیا نماز میں آتے اور نہ جمعہ میں نہ کسی کے پاس تعزیت کے لئے جاتے اور نہ کوئی حق ادا کرتے۔ اس کے باوجود لوگ آپ کی طرف بہت رغبت کرتے اور آپ کی عزت کرتے تھے اور محبت کرتے تھے یہاں تک کہ اس حال میں آپ کا انتقال ہو گیا بعض مرتبہ جب لوگ آپ سے ان سب کاموں کو چھوڑ دینے کی وجہ پوچھتے تو فرماتے کہ ہر شخص کے لئے اپنا مذہب بیان کرنا ضروری نہیں۔

لوگوں کے ساتھ میل جول کا طریقہ..... راوی کہتے ہیں کہ امام مالک کے ہاں جو مہمان آتا خواہ وہ قریبی ہو انصاری ہو یا عام شخص آپ اسے اپنے گھر کے اندر بھیجی ہوئی چٹائی پر دائیں بائیں بٹھاتے اور آپ کی مجلس بڑی پروقار اور حلم سے بھری ہوئی تھی اور آپ بارعب اور خوبصورت شخص تھے آپ کی مجلس فضول گوئی اور بلند گفتگو سے پاک ہوتی تھی لوگ آپ سے حدیث کے بارے میں دریافت کرتے تو ایک حدیث کے بعد دوسری حدیث کا جواب دیتے بعض مرتبہ لوگوں کو حدیث پڑھ کر سنانے کی بھی اجازت دیتے تھے۔

آپ کا ایک کاتب تھا جس نے آپ کی کتابیں لکھیں اس کا نام حبیب تھا وہ لوگوں کے سامنے حدیث پڑھتا حاضرین میں سے کسی کو اس کے قریب ہونے یا اس کی کتاب دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی اور اس کی وجہ امام مالک کا رعب تھا اور جب وہ پڑھنے میں غلطی کرتا تو امام مالک سے اسے لقمہ دیتے البتہ وہ غلطیاں بہت کم کرتا تھا۔

بچے لگوانا..... مطرف بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو بدھ اور ہفتہ (شنبہ) کے علاوہ کسی اور روز بچے لگواتے نہیں دیکھا۔

انتقال..... اسماعیل بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ امام مالک انتقال سے کچھ روز پہلے بیمار ہوئے میں نے ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ بیماری کے دوران وہ کیا فرماتے تھے گھر والوں نے بتایا کہ کلمہ شہادت پڑھتے اور پھر فرماتے کہ اللہ الامر من قبل ومن بعد آپ کا انتقال ہارون رشید کے دور خلافت میں چودہ ربیع الاول ۱۷۹ھ میں ہوا عبید اللہ بن محمد ابراہیم نے نماز جنازہ پڑھائی جو کہ زینب بنت سلیمان کے بیٹے ہیں اور والدہ کے نام کی وجہ سے مشہور تھے چنانچہ انہیں عبد اللہ بن زینب کہا جاتا تھا ان دنوں وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے انہیں نے جنازہ گاہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا انتقال کے وقت آپ کی عمر پچاسی سال تھی۔

عمر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے مصعب بن عبد اللہ زبیری سے امام مالک کی موت کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ ان کی موت کا واقعہ یاد ہے وہ صفر المظفر ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔
معن بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کی قبر پر کنکریاں دیکھیں اور امام مالک ثقہ محفوظ متقی اور ابو عالم باجمہ تھے۔

ابو اولیس..... ان کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن اولیس بن مالک بن ابو عامر الصبحی ہے اور ابو عامر کا تعلق حمیر سے تھا

آپ امام مالک کے چچا زاد بھائی تھے ابو اویس زہری وغیرہ نے روایت لی ہے۔

ہشام بن سعد..... ان کی کنیت ابو عبادہ تھی یہ ابولہب بن عبدالمطلب کے آزاد کردہ غلام تھے اور ابوطالب کی آل کے شیعہ تھے۔ خلیفہ مہدی کی خلافت کے ابتدائی دور میں ان کا انتقال ہوا ان کی اکثر روایات ضعیف ہیں۔

محمد بن صالح

مغازی میں مہارت..... یہ ابن دینار کے بیٹے ہیں ابن دینار عائشہ بنت جزعہ بن عمرو بن عامر کے آزاد کردہ غلام تھے عائشہ عمرو بنت قتادہ کی والدہ ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے زہین آدمی تھے علماء سے ملے اور علم مغازی میں مہارت حاصل کی۔

عبدالرحمن بن ابی الزناد سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اگر آپ مغازی کا علم صحیح طور پر جانا چاہتے ہیں تو محمد بن صالح کے پاس چلے جاؤ۔

حدیث میں مرتبہ..... آپ ثقہ تھے البتہ آپ سے بہت کم روایت مروی ہیں۔

وفات..... محمد بن عمر سے مروی ہے کہ محمد بن صالح کا انتقال ۱۶۸ھ میں ہوا اس وقت آپ کی عمر اسی سال سے زیادہ تھی۔

محمد بن ہلال..... محمد بن ہلال اپنی داوی سے نکلے کرتے ہیں جو حضرت عثمان کے پاس ان دنوں سے جایا کرتی تھیں جب آپ محصور تھے اس وقت ہلال پیدا ہوئے ایک روز وہ گم ہو گئے پھر مل گئے۔
حضرت عثمان سے کہا گیا کہ ان کے ایک بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے اس بچے کا بچپس درہم وظیفہ مقرر کیا اور فرمایا کہ یہ تمہارے بچے کی خوراک و لباس کا وظیفہ ہے ایک سال کے بعد وظیفہ سو درہم ہو گیا۔

زبیر بن عبد اللہ..... ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ حضرت عثمان بن عفان کے آزاد کردہ غلام تھے خلیفہ مہدی کی خلافت کے ابتدائی دور میں فوت ہوئے۔

محمد بن خوط..... محمد بن عمر کہتے ہیں کہ محمد بن خوط مسجد نبوی کے ایک حلقہ میں تھے ان کے شرکاء انہیں ان کے نسک (صفحہ نمبر ۱۱) اور عبادت کی وجہ سے پہچانتے تھے میں اور جو لوگ افعال حج کا علم حاصل کرنا چاہتے تھے ان کے پاس آکر بیٹھے ان کے بارے میں کہا گیا کہ خوطیہ (یعنی قبیلہ خوطیہ کے لوگ) اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں ان سے متعدد روایات مروی ہیں۔

ابو مودود..... ان کا نام عبدالعزیز بن ابوسلیمان تھا یہ بڑے مرتبے والا شخص تھے یہ بڑے واعظ تھے۔ لوگوں کو

وعظ اور نصیحت کرتے کافی عمر پائی اور پھر انتقال ہو گیا۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مجھے ابو مودود کے بارے میں بتلایا گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید اس حال میں دیکھا کہ ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے۔

صالح بن حسان النضری یہ قبیلہ اوس کے حلیف تھے محمد بن عمر کہتے ہیں کہ انہوں نے خلیفہ مہدیؑ زہد نہ پایا۔ خوبصورت تھے اور جب کسی مجلس میں گفتگو کرتے تو اہل مجلس پر بھاری ہو جاتے البتہ انکے پاس گانے و عورتیں بھی تھیں جن کی وجہ سے ان کا مرتبہ گر گیا یہ محمد بن کعب القرظی سے روایت کرتے تھے کوفہ آئے اور وہاں سے کوفہ کے لوگوں نے روایات نقل کیں ان کی روایات کی تعداد کم ہے۔

سعید بن مسلم بن بانک

نافع بن ابو نعیم القاری یہ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مرویات شیبہ بن نصاح او ابن عیاش کے آزاد کردہ غلام ابو جعفر کو پڑھ کر سنا میں۔

سلمہ بن بخت بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام تھے معتبر محدث ہیں عکرمہ وغیرہ سے روایات کرتے ہیں۔

حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے بیچ کے مقام پر رہتے تھے۔

فاطمہ بنت حسینؑ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کو ایک جنگ میں بھیجا جس میں آپ قیدی ان کے ہاتھ آئے۔ ان میں حضرت علیؑ کے آزاد کردہ غلام ضمیرہ بھی تھے ان کے ساتھ ان کا بھائی بھی قید ہوا آپ ﷺ نے صرف انہیں فروخت کرنے کا حکم دیا تو یہ دونوں بھائی رونے لگے آپ ﷺ نے رونے کی وجہ چھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں آپس میں جدا کیا جا رہا ہے آپ نے فرمایا کہ انہیں جدا نہ کیا جائے ان دونوں اکٹھے فروخت کر دو۔

محمد بن عبداللہ ان کا نسب نامہ اس طرح ہے محمد بن عبداللہ بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ اسفر بن

شہاب بن عبداللہ بن الحارث بن زہرہ ان کی والدہ کا نسب نامہ یہ ہے ام حبیب بنت حبیب بن حبیب بن حویطہ بن علی بن حسل بن عامر بن لوی زہری کے بھتیجے ہیں۔

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے زہری کے بھتیجے محمد بن عبداللہ سے پوچھا کہ آپ اپنے چچے سے کس طرح روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ جب انہیں ہشام بن عبدالملک نے احادیث لکھنے کا حکم دیا تو میں ان کے ساتھ تھا اور میں ان کے سامنے وہ کتابیں رکھتا جس سے زہری لوگوں کو املا کراتے اور دوسرے لوگ لکھتے بعض مرتبہ مجھے کسی حاجت کی وجہ سے اٹھنا پڑتا تو زہری احادیث لکھوانا بند کر دیتے یہاں تک کہ جب میں واپس آ جاتا دوبارہ احادیث لکھواتے۔

ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے ان کے کسی بیٹے کے کہنے پر ان کے غلام نے انہیں قتل کر دیا ان کا لڑکا کم عقل اور میاں حاصل کرنے کے لئے اس نے آپ کو قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ابو جعفر کی خلافت کے آخری دور میں پیش آیا بعد میں کسی غلام نے آپ کے بیٹے کو بھی قتل کر دیا اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔

محمد بن عبد اللہ سے بہت روایات مروی ہیں اور ان کی روایات قابل استدلال ہیں۔

بد اللہ بن جعفر..... ان کا نسب نامہ اس طرح ہے عبد اللہ بن جعفر بن عبد الرحمن بن مسور بن مخرمہ بن نوفل ابیت بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب ان کی کنیت ابو جعفر ہے۔

ان کی والدہ کا نسب نامہ یہ ہے بریدہ بنت محمد بن عبد الرحمن بن مصعب بن عبد الرحمن بن عوف ان کے ایک بیٹا جعفر اور ایک بیٹی مسور پیدا ہوئیں انہوں نے دونوں کا نکاح کر دیا ان کی والدہ کلثم بن محمد بن ہاشم ہیں۔

ی مقام..... محمد بن عمر کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر مدینہ منورہ کے اہم محدثین میں سے تھے انہیں مغازی اور ی کا بہت علم تھا۔

غنی بننے سے انکار..... آپ کو مدینہ منورہ کا قاضی بننے کی پیش کش ہوئی لیکن آپ نے اس سے انکار کر دیا اور اسی انکار کی حالت میں ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔
آپ کا قد رنگ کالا اور بد صورت تھا۔

ابو الزناد کہتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ کا کوئی قاضی فوت ہوتا یا اس سے معزول کیا جاتا تو یہ کہا جاتا تھا کہ عبد اللہ بن جعفر قاضی ہوں گے اور یہ بات لوگوں کی زبان پر اس لئے عام تھی کہ یہ اعلیٰ اخلاق اور کمال فن کے تھے لیکن آپ قاضی بننے سے پہلے فوت ہو گئے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے قاضی بننا لئے قبول نہیں کیا کیونکہ انہوں نے محمد بن عبد اللہ کے ساتھ نمل کرم خروج کیا تھا۔

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے عبد اللہ بن محمد احمی کے سامنے انکا ذکر کیا تو انہوں نے ان کے ق کی تعریف کی۔

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر نے مجھ سے کہا کہ عبد اللہ بن محمد کو بلا کر میرے پاس لاؤ اس وقت عبد اللہ بن محمد بیچے تھے مجھے یہ بات گراں گزری میں نے کہا کہ میں ایک بیچے کے ساتھ آپ کے پاس آؤں فرمایا کہ اللہ کی میں نے تجھے اس کے باپ کے ساتھ دعوت دی ہے۔

بن عبد اللہ کے ساتھ خروج..... عبد اللہ بن جعفر محمد بن عبد اللہ بن حسن کے ثقہ ساتھیوں میں سے اور یہ انہیں کا علم رکھتے تھے اور جب محمد بن عبد اللہ مدینہ منورہ میں چھپ کر داخل ہوئے تو عبد اللہ بن جعفر کے پاس رتے اگلے روز عبد اللہ امراء وغیرہ کے پاس جاتے ان کی باتیں سنتے اور محمد بن عبد اللہ کے متعلق ان کی آراء اس کی کے متعلق کوششیں جیسی معلومات حاصل کرتے اور پھر یہ ساری بات آ کر محمد بن عبد اللہ کو بتاتے۔

ندامت..... جب محمد بن عبد اللہ نے خروج کیا تو عبد اللہ بن جعفر نے بھی ان کے ساتھ خروج کیا جب محمد بن عبد اللہ قتل ہوئے تو یہ چھپ گئے اور مسلسل چھپے رہے یہاں تک کہ آپ کو امان حاصل ہو گیا عبد اللہ بن جعفر کہا کرتے تھے کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ کے ساتھ خروج نہیں کرنا چاہیے تھا جب کہ ہمیں ان کے معاملے میں شک تھا اس کے بعد انہوں نے کسی کے ساتھ مل کر کوئی جنگ نہیں کی گویا وہ اس خروج پر ندامت کرتے تھے۔

حقوق کی ادائیگی کا احتمال..... محمد بن عمر کہتے ہیں کہ جب ابو عمر بن واقد یعنی میرے والد کے انتقال کی خبر آئی تو میں تین دن گھر رہا ایک روز نکلا تو دیکھا کہ عبد اللہ غلہ منڈی میں اپنے خچر پر سوار ہو کر جا رہے ہیں جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اپنا خچر روکا میں نے کہا کہ آپ نے مجھ سے ملاقات کیوں نہیں کی۔ میں نے اپنے بیٹے محمد سے آپ کے آنے کے بارے میں پوچھا تھا اس نے نفی میں جواب دیا یا شاید اس نے مجھے آپ کی جگہ نہیں بتلائی۔ پھر اس نے کہا کہ آپ کو کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا میں نے جواب دیا کہ میرے والد کے انتقال کی خبر آئی ہے انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور اپنا خچر ہانک کر چلتے بنے پھر پیدل چل کر میرے گھر آئے اور میرے والد کی تعزیت کی میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آپ پیدل میرے گھر آ کر میرے والد کے انتقال پر تعزیت کریں انہوں نے جواب دیا کہ میرے نزدیک پسندیدہ کام وہ ہے جس میں حقوق کی ادائیگی ہو خواہ وہ مشقت والا ہو پھر فرمایا کہ کیا تم نے ام بکر بنت مسور کی روایت نہیں سنی میں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے ام بکر بنت مسور نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مسور بیمار ہوئے تو ابن عباسؓ دوپہر کے وقت آپ کے پاس آئے مسور نے عرض کیا کہ آپ کسی اور وقت تشریف لاتے اس وقت آنے سے آپ کو تکلیف ہوئی تو ابن عباس نے فرمایا کہ میرے نزدیک پسندیدہ لمحات وہ ہیں جن میں حقوق کی ادائیگی کی جائے خواہ اس میں مشقت ہو۔

وفات..... محمد بن عمر کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر کا انتقال مدینہ منورہ میں ۷۰ھ میں ہوا یہ وہ سال ہے جس میں ہارون رشید خلیفہ بنا انتقال کے وقت ان کی عمر ستر سال سے زائد تھی۔

حدیث میں مرتبہ..... ان سے بہت سی روایات مروی ہیں۔ اور ان کی روایات معتبر ہیں۔

ابراہیم بن سعد..... ان کا نسب نامہ اس طرح ہے ابراہیم بن سعد بن عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ ان کی والدہ کا نام امتہ الرحمن تھا جو کہ عبد بن زمعہ بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی اولاد سے ہیں۔

اولاد..... اولاد میں دو بیٹے ہیں ان کا نام محمد اور سعد ہے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ ان کی کنیت ابو اسحاق ہے یہ زہری صالح بن کیسان حارث اور عبد اللہ بن عکرمہ وغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

روایت میں مرتبہ..... ان کی روایت معتبر ہیں اور ان کی مرویات کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ اپنی اولاد سمیت بغداد میں رہائش پزیر ہو گئے یہ بیت المال کے نگران تھے محمد بن اسحاق سے مغازی کی روایات نقل کرتے ہیں انتقال..... ۱۸۳ھ میں بغداد میں ان کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔

محمد بن عبد اللہ..... ان کا نسب نامہ یہ ہے محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابوسبرہ بن ابورحم بن عبد العزیز بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

زیاد بن عبید اللہ الحارثی نے انہیں مدینہ منورہ کا قاضی بنایا زیاد ہی دور حکومت میں ان کا انتقال ہوا۔

ابوبکر بن عبد اللہ..... یہ محمد بن عبد اللہ کے بھائی ہیں ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں بڑے درجے کے عالم تھے ان کے بہت سی روایات مروی ہیں زیاد بن عبید اللہ نے انہیں مکہ مکرمہ کا قاضی بنایا۔

انتقال..... مدینہ منورہ میں فتویٰ دینے کا کام کرتے تھے پھر موسیٰ بن مہدی نے انہیں بغداد بلایا اس وقت موسیٰ ولی عہد تھے بغداد میں ۱۶۲ھ میں انتقال ہوا یہ خلیفہ مہدی کا دور تھا انتقال کے وقت ان کی عمر ساٹھ سال تھی۔

جب ان کا انتقال ہوا تو امام ابو یوسف کو بلا کر ان کی جگہ قاضی بنایا گیا۔ آپ کے ساتھ رہ کر وہاں قضاء کا کام کرتے رہے اس دور میں موسیٰ ولی عہد تھے پھر انہی کے ساتھ جرجان سے خروج کیا۔

حدیث میں مقام..... ابوبکر بن ابی سبرہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن جریج نے کہا کہ میں اپنی روایات میں کچھ عمدہ احادیث لکھ کر بھیجو میں نے ایک ہزار احادیث لکھ کر ان کی طرف بھیجیں یہ روایات ایسی تھیں کہ نہ میں نے خود کسی کے سامنے پڑھی تھیں اور نہ کسی نے میرے سامنے پڑھی تھیں۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن جریج نے اپنی روایات کے اندر ان روایات کو بھی شامل کر لیا۔

ابوبکر بن عبد اللہ سے اگرچہ بہت سی روایات مروی ہیں لیکن ان کی روایات معتبر نہیں۔

شعیب بن طلحہ..... یہ حضرت ابوبکرؓ کی اولاد میں سے ہیں ان کی والدہ ام ولد تھیں ان کی اولاد کے نام یہ ہیں صالح، عیسیٰ اسحاق، محمد، ابراہیم، ہارون اور اسماء ان سب کی والدہ ام ولد تھیں ان کے علاوہ حکمہ بنت منذر سے ان کی ایک لڑکی عبدة بھی پیدا ہوئی۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی ان کا انتقال ۷۴ھ یا ۷۵ھ میں ہوا۔

منکدر بن محمد..... ان کا نسب نامہ یہ ہے منکدر بن محمد بن منکدر بن عبد اللہ بن ہدیر بن عبد العزیز بن الحارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبد العزیز بن المطلب..... ان کا نسب نامہ یہ ہے عبد العزیز بن المطلب بن عبد اللہ بن المطلب بن

حطب بن الحارث بن عبید بن عمرو بن مخزوم ان کی والدہ کانسب نامہ اس طرح ہے ام الفضل بنت کلیب بن حزن بن معاویہ بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن عامر بن لوئی۔

ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سہیل تھا ان کی کنیت ابوالمطلب تھی ابو جعفر کے دور میں مدینہ منورہ کے قاضی تھے ان سے بھی بہت سی روایات مروی ہیں۔

عطاف بن خالد..... ان کا نسب نامہ اس طرح ہے عطاف بن خالد بن عبد اللہ بن عثمان بن احاص بن وابصہ بن خالد بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ان کی والدہ کانسب نامہ اس طرح ہے ام المسور بن صلت بن مخرمہ بن نوفل بن اسیت بن عبد مناف بن زہرہ ان کی کنیت ابو صفوان تھی۔

سعید بن عبد الرحمن..... ان کا نسب نامہ اس طرح ہے سعید بن عبد الرحمن بن جمیل بن عمرو بن حزم بن سلیمان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جحج۔ ان کی والدہ معاذ بن عبد اللہ المری کی بیٹی تھیں ان کا قبیلہ بنو سلم تھے یہ مہدی کے دور میں بغداد کے قاضی رہے اور بغداد ہی میں ان کی وفات ہوئی۔

ابراہیم بن الفضل..... یہ ہشام بن اسماعیل کے آزاد کردہ غلام تھے ان سے ابو یحییٰ وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

علی بن ابی علی..... ان کا نسب نامہ یہ ہے علی بن ابی علی بن عتبہ بن ابو غلیظ بن ابولہب بن عبد المطلب ان کی والدہ ام ولد تھیں ان سے محمد بن اسماعیل اور محمد بن عمرو وغیرہ نے روایات کیں۔

عبد الرحمن بن محمد..... ان کا نسب نامہ اس طرح ہے عبد الرحمن بن محمد بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد عوف بن مالک بن النجار ان کی والدہ کانسب نامہ اس طرح ہے امتہ الوہاب بنت عبد اللہ بن عبد اللہ بن حظلہ بن ابو عامر ان کا تعلق قبیلہ بن عمرو بن عوف سے تھا۔

ان کی اولاد کے نام یہ ہیں ابو بکر، عبید اللہ امتہ الوہاب ان کی والدہ عائشہ بنت محمد بن عبد الرحمن بن عائشہ اور ان کی والدہ دونوں ام ولد تھیں ان کی کنیت ابو محمد ہے اور ابو جعفر منصور کے دور خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

عبد الملک بن محمد بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم..... ان کی کنیت ابو طاہر ہے ان کی والدہ حظلہ بن ابو عامر کی پوتی ہیں حضرت حظلہ غسیل المملکت (اصفحہ نمبر ۲۰) کے لقب سے مشہور ہیں ان کے ہاں دو بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن پیدا ہوئے ان کی والدہ ہندہ بنت ثابت تھیں ان کے علاوہ ایک بیٹی امتہ الملک بھی پیدا ہوئیں۔

بارون رشید کے دور میں قاضی تھے جب انتقال ہوا تو بارون رشید نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور عباسی قبرستان میں انہیں دفن کیا گیا ان سے بہت کم روایات ہیں۔

خارجہ بن عبد اللہ ان کا نسب نامہ اس طرح ہے خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت بن الضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد عوف بن مالک بن النجار و امہ ولد خارجہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا اس کا نام عبد اللہ تھا ان کی والدہ کا نسب نامہ اس طرح ہے ام عبیدہ بنت سعید بن سلیمان بن زید بن ثابت بن بنی مالک بن النجار ان کی کنیت ابو زید تھی مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ۱۶۵ھ میں ہوا یہ مہدی کی خلافت کا دور تھا۔ ان سے کم روایات مروی ہیں۔

حارثہ بن ابوالرجال ان کا نام محمد ہے ان کا نسب نامہ اس طرح ہے محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حارثہ بن نعمان بن نفیع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار ان کی والدہ کا نسب نامہ یہ ہے حمیدہ بنت سعید بن قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن الحارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔ ان کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبد اللہ تھا اس کی والدہ کا نام معینہ بنت ایوب تھا۔

مالک بن ابوالرجال یہ حارثہ کے بھائی ہیں ان کی والدہ کا نسب نامہ یہ ہے ام ایوب بنت رفاعہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن صصعہ بن وہب بن بنی عدی بن النجار۔

عبد الرحمن بن ابوالرجال یہ مالک کے بھائی ہیں اور ان کی اور مالک بنی و نوں کی والدہ ایک ہیں۔

عبد الرحمن بن عبد العزیز ان کا نسب نامہ اس طرح ہے عبد الرحمن بن عبد العزیز بن عبد اللہ بن عثمان بن حنیف بن واہب بن الحکیم بن ثعلبہ بن حارث بن مجدعہ بن حنیف ان کی والدہ کا نام مندوس بنت حکیم تھا۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے انہیں حنلی کہا جاتا ہے ان کی بیٹائی چلی گئی تھی یہ سیرت وغیرہ کے بڑے عالم تھے اس سے بہت سی روایات منقول ہیں ان کا انتقال ۱۶۲ھ میں ہوا انتقال کے وقت ان کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔

عبید اللہ بن عبد العزیز یہ عبد الرحمن بن عبد العزیز کے بھائی ہیں ان کی والدہ بھی مندوس بنت حکیم ہیں ان سے بہت کم روایات مروی ہیں۔

مجمع بن یعقوب ان کا نسب نامہ یہ ہے مجمع بن یعقوب بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن العطف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن اوس ان کی والدہ کا نسب نامہ یہ ہے حنت بنت جاریہ بن بکیر بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن العطف ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کی والدہ ام ولد تھیں اس کے علاوہ ایک لڑکی ام اسحاق بھی پیدا ہوئی ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی مہدی کے دور خلافت کے ابتدائی دور میں ۱۶۰ھ میں فوت ہوئے آپ ثقہ راوی ہیں البتہ آپ سے بہت کم روایات منقول ہیں۔

عبدالرحمن بن سلیمان..... ان کا نسب نامہ اس طرح ہے عبدالرحمن بن عبداللہ بن حظلہ (غسل المملکت بن ابوعامر الراہب بن صفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیہ بن زیدان کا تعلق قبیلہ بنو عمرو بن عوف سے تھا ان کی والدہ اسماء بنت حظلہ ہیں ان کے ہاں عمر، کثیم، اور وتیبہ پیدا ہوئے ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔ آپ کو ذہ شریف لائے اور پھر وہیں مقیم ہو گئے اس لئے اہل کوفہ آپ سے روایات نقل کرتے ہیں۔

محمد بن الفضل..... ان کا نسب نامہ اس طرح ہے محمد بن الفضل بن عبداللہ بن رافع بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن الحارث بن الخزرج ان کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام عبدة بنت رفاعہ تھا ان کے ہاں ن سعید اور مریم پیدا ہوئے ان کی والدہ کا نام حمادہ بنت ہریرہ تھا ان کی کنیت ابو عبید اللہ تھی ابو جعفر منصور کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

چھٹا طبقہ

بن رافع بن خدیج و طہاح ان کی والدہ ام یحییٰ بنت طہاح ابن عبد الحمید بن رافع بن خدیج تھیں محمد ک کنیت ابو عبد اللہ تھی وفات ابو جعفر کی خلافت میں مدینہ میں ہوئی۔

عبداللہ بن الہریرہ..... ابن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج ان کی والدہ سہلہ بنت حابس ابن امری القیس بن رفاعہ بن رافع بن خدیج تھیں۔

سہرہ و عیسیٰ و المنذر و عفرہ، وام رافع ان کی والدہ نامہ بنت بن عیسیٰ بن سہل ابن رافع بن خدیج تھیں۔

محمد بن یحییٰ..... ابن سہل بن ابی حشمہ کا نام عبداللہ بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم ابن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث تھا ان کی والدہ قیس صلیان کے اشجع میں سے تھیں۔

اولاد..... محمد بن یحییٰ کے ہاں حمادہ پیدا ہوئیں ان کی والدہ ام الحسن بنت عمر ابن عبدالعزیز بن محمد بن ابی عیسٰ بن جبیر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن الحارث تھیں۔

وفات..... محمد بن یحییٰ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی ان کی وفات مہدی کی خلافت میں ۱۶۶ھ میں ہوئی۔

عبدالحمید بن ابی عبس..... ابن محمد ابن ابی عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن الحارث ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... عبدالحمید بن ابی عبس کے ہاں احمد و مریم پیدا ہوئیں ان دونوں کی والدہ شریفہ بنت القاسم بن محمد بن

ابی عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن حبشم بن حارثہ تھیں۔

وفات..... عبدالجید کی کنیت ابو محمد تھی وفات مہدی کی خلافت ۱۶۴ھ میں ہوئی۔ قلیل الحدیث تھے

عبداللہ بن حارث..... ابن الفضیل بن الحارث بن عمیر بن عدی بن خرشہ بن امیر بن عامر بن حطمہ ان کا نام عبداللہ بن حبشم بن مالک بن اولاس تھا ان کی والدہ مریم بنت عدی ابن الحارث بن عمیر انکی تھیں۔

عبداللہ بن الحارث کے ہاں حارث و عیسیٰ پیدا ہوئے دونوں کی والدہ حبایہ بنت عیسیٰ بن معن بن معبد بن شریق بن اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن حطمہ تھیں۔

عبداللہ کی کنیت ابو الحارث تھی وفات مہدی کی خلافت ۱۶۴ھ میں ہوئی۔

خالد بن القاسم..... ابن عبدالرحمن بن خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن عامر بن ہاشم و الخزرج کے تھے۔

مختصر احوال..... خالد بن القاسم ہاں دو بچے پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔

خالد کی کنیت ابو محمد تھی وفات ترانوے سال کی عمر میں ۱۶۳ھ میں ہوئی۔ قلیل الحدیث تھے۔

سعید بن محمد..... ابن ابی زید جو مغلّی بن لوزان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن مالک اس زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن حبشم بن الخزرج کی اولاد میں سے تھے۔

قناعت..... محمد بن عمر سے مروی ہے کہ سعید بن محمد بن ابی زید دین تقویٰ و فضل و عقل والوں میں سے تھے ان کی چھوٹی سی شوز زمین میں تھی جس سے دو دینار سالانہ ملتے تھے وہ اسی آمدنی پر ثابت قدم تھے وہ اسی پر قناعت کرتے تھے ان کی کنیر اور وہ خود صبح جاتے اپنی زمین سے کچی گری ہوئی کھجوریں چنتے اور اس کنیر کے ذریعے سے اپنے متعلقین کے پاس بھیج دیتے مصاحب پر بہت صابر تھے تھوڑا یا بہت اس کا کبھی کسی سے شکوہ نہ کرتے۔

کچھ بھیجا تھا تو کہتے کہ میں مالدار ہوں اور جو کچھ انہیں بھیجا جاتا اس سے سخت ناراض ہوتے اور رنجیدہ ہوتے سب سے زیادہ اپنے نفس کو عیوب سے پاک رکھتے ہمارے پاس صرف دو کپڑوں میں آکر حدیث بیان کرتے یہی دو کپڑے جاڑے میں بھی اور گرمی میں ہوتے جن کو ہم ہمیشہ صاف و ستھرا رکھتے تھے۔

دعوت کا کھانا نہ کھانا..... ویسے کی دعوت قبول تو کر لیتے مگر کچھ کھاتے نہ تھے اور دعوت کرنے والوں کو

دعا دیتے تھے۔ کہا جاتا کہ ابو محمد آپ کیوں نہیں کھاتے جواب دیتے کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ پیٹ کو عمدہ کھانے کا عادی بناؤں جس سے یہ اس پر راضی نہ ہو جو اسے میں کھلاتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ اس کی خواہش کروں۔

ہدیہ کی اپسی جب عبدالرحمن بن ابی الزناد خراج مدینے کے گورنر بنے تو انہوں نے سعید بن محمد بن ابی زید کو سودینا بھیجے سعید نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ان کو قبول نہ کروں گا اور نہ یہ میرے لئے مناسب ہیں سبحان اللہ کیا انہیں اس ہدیہ سے شرم نہیں آتی عبدالرحمن نے سعید کو کسی ولایت کا والی بنایا اور قبیلہ اسد و طے کا محصول وصول کرنے کا عہدہ دار مقرر کیا انہوں نے کہا کہ میں یہ خدمت بھی نہ کروں گا۔

عبدالرحمن ان کے پاس قاصد بھیجتے رہے آخر سعید بن محمد ان کے پاس آئے اور کہا کہ میں سمجھ گیا کہ تم میرے ساتھ احسان کرنا چاہتے ہو میرے ساتھ تمہارا پورا احسان یہ ہے کہ مجھے ان خدمات سے معاف رکھو مجھے ان کی ضرورت نہیں الحمد للہ میرے پاس اس سے بچنے بھڑکا ہے عبدالرحمن نے انہیں چھوڑ دیا اور معاف کر دیا۔

ابن ابی حبیبہ نام ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ تھا اور کنیت ابواسماعیل عبداللہ بن سعید ابن زید الاشہلی کے آزاد کردہ غلام تھے بڑے نمازی و عبادت گزار تھے ساٹھ برس روزے رکھے وفات بیاسی سال کی عمر میں بعد خلافت مہدی ۱۶۵ھ میں ہوئی قلیل الحدیث تھے۔

کثیر بن عبداللہ بن عوف قلیل الحدیث تھے ضعیف سمجھے جاتے تھے۔

یزید بن عیاض ابن جعد بہ اللیشی انہیں (لیشیون) میں سے تھے کنیت ابوالحکم تھی بصرہ منتقل ہو گئے تھے اور وہیں مہدی خلافت میں وفات ہوئی قلیل الحدیث تھے اور ضعیف سمجھے جاتے تھے۔

اسامہ بن زید ابن اسلم مولائے عمر بن الخطاب بن نفیل کنیت ابو زید تھی قاسم بن محمد و سالم بن عبداللہ اور نافع مولائے ابن عمر سے سنا تھا کثیر الحدیث تھے مگر معتبر نہ تھے وفات ابو جعفر کی خلافت مدینہ منورہ میں ہوئی۔

عبداللہ بن زید ابن اسلم مولائے عمر بن الخطاب حدیث میں اسلم کی اولاد میں سے زیادہ معتبر تھے وفات مہدی کی ابتدائی دور خلافت میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

عبدالرحمن بن زید ابن اسلم مولائے عمر بن الخطاب وفات ابتدائے خلافت ہارون رشید میں مدینہ منورہ میں ہوئی کثیر الحدیث مگر نہایت ضعیف تھے۔

داؤد بن خالد ابن دینار مولائے آل حنین بنی عباس بن عبدالمطلب کے موالی میں سے تھے کنیت ابو سیمان تھی۔

ان کے والد کا عجیب واقعہ جل بن محمد بن ابی یحییٰ سے مروی ہے کہ خالد بن دینار تھے بڑے بامروت تھے۔

میں والد کے ساتھ مسجد میں تھا کہ ایک پکارنے والا دروازے پر نداء دے رہے تھے جو خالد بن دینار کے جنازے پر آئے اللہ اس پر رحمت کرے لوگ اپنے گھروں سے نکلے ابھی جنازے کے منتظر تھے کہ ایک شخص ان کے مکان سے نکل کر آیا اور کہا کہ اللہ تم لوگوں کو اجر دے واپس جاؤ ان کی نبض چل رہی ہے لوگ واپس ہو گئے۔

ان کے والد کی اولاد..... اس کے بعد زندہ رہے اور تین بیٹے پیدا ہوئے داؤد بن خالد و شمس بن خالد و یحییٰ بن خالد سب کے سب عامل حدیث و راوی علم ہوئے خالد کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں ان کے بیٹے بھی بالغ ہوئے اور ان کے ہاں بھی اولاد ہوئی وہ لوگ تاجر تھے۔

عبد الصمد بن علی مدینہ نوره کے گورنر بنے تو انہوں نے ان لوگوں کو تعلق والا (آقا و غلام ہونے) کی وجہ سے بلا بھیجا اور جو عہدہ خالی تھا پیش کیا ان لوگوں نے کہا کہ اللہ امیر کی اصلاح کرے ہم لوگ تو تاجر ہیں ہمیں شاہی عہدے میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں لہذا ہمیں اس سے معاف کیجئے انہوں نے ان لوگوں کو معاف کر دیا وہ ان کا اکرام کیا کرتے تھے۔

شمیل بن خالد..... ابن دینار مولائے آل حنین موالیٰ بنی عباس بن عبد المطلب ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

یحییٰ بن خالد..... ابن دینار مولائے آل حنین موالیٰ بنی عباس بن عبد المطلب ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عبد العزیز بن عبد اللہ..... ابن ابی سلمہ الماحون کنیت ابو عبد اللہ تھی آل بدر القیمی کے مہم کی وفات مہدی کی خلافت میں ہجری نبوی کے ۱۶۳ھ سال بعد بغداد میں ہوئی مہدی نے ان پر نماز پڑھی اور مقابر قریش میں دفن کیا۔ ثقہ و کثیر الحدیث تھے بہ نسبت اہل مدینہ کے اہل بغداد نے ان سے زیادہ روایت کی ہے۔

یوسف بن یعقوب..... ابن ابی سلمہ یعقوب بنی ماحون تھے ان کے اور ان کے چچا کے بیٹے اس نام سے منسوب ہو گئے۔

یوسف بن الماحون سے مروی ہے کہ سلیمان بن عبد الملک کے زمانے میں پیدا ہوا سلیمان نے میرے لئے وظیفہ مقرر کیا جب عمر بن عبد العزیز والی ہوئے تو انہوں نے دیوان کا معائنہ کیا میرے نام پر پہنچے تو کہا کہ مجھے اس لڑکے کی ولادت کا کسی نے نہیں بتایا یہ چھوٹا ہے اور اہل فرانس میں سے نہیں ہے انہوں نے مجھے نام کا مہم واپس کر دیا

عبد الرحمن بن ابی اموال

فلیح بن سلیمان..... ابن ابی المغیرہ بن حنین کے خاندان زید بن الخطاب بن نفیل العدوی کے مولیٰ تھے عبید بن حنین جنہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ابو فلیح سلیمان ابن ابی المغیرہ کے چچا تھے فلیح کا نام عبد الملک تھا مگر

لقب نام پر غالب آگیا لیکن جب ابو جعفر کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر بنے تو حسن بن زید بن حسن بن علی پر سختی کی دونوں کے درمیان سخت کلامی بھی ہو گئی تھی حسن بن زید انہیں تکالیف اور پریشان کرتے۔

عبدالرحمن بن ابی الزناد..... نام عبداللہ بن ذکوان تھا ذکوان رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے مولیٰ تھے رملہ بنت شیبہ عثمان بن عفان کی زوجہ تھیں۔

عبدالرحمن کی کنیت ابو محمد تھی ولادت ۱۰۰ھ میں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں ہوئی۔

قاضی بننے کی روایت..... عبدالرحمن بن ابی الزناد سے مروی ہے کہ محمد بن عبدالعزیز الزہری ابو الزناد کے پاس آئے اور مدینہ منورہ کے قاضی بنے عبدالرحمن بن ابی الزناد اور عبداللہ بن محمد بن سمعان کے درمیان بحث و جھگڑا ہوا عبدالرحمن نے عبداللہ کو باتیں سنائیں عبداللہ نے لوگوں سے کہا کہ ان کے خلاف گواہی دو اور انہیں محمد بن عبدالعزیز (قاضی مدینہ) کے سامنے لائے عبدالرحمن کے خلاف شہادت دی قاضی نے ان کو قید کر دیا اور سترہ کوڑے مارے۔

مختصر احوال..... محمد بن عمر نے کہا کہ اس کے بعد عبدالرحمن بن ابی الزناد مدینے کے خراج کے ذمہ دار ہو گئے اصحاب خیر و تقویٰ اور علمائے حدیث سے مدد لیا کرتے تھے اپنے کام میں بڑے فاضل اور کثیر الحدیث عالم تھے ایک شخص نے انہیں قرآن سنایا قرائت کی خوش الحانی سے کی جو لوگ وہاں موجود تھے ان میں سے بعض بنسے عبدالرحمن خاموش رہے جب وہ شخص وہاں سے چلا گیا تو انہوں نے لوگوں پر عتاب کیا اور کہا کہ تمہیں اس غلط حرکت سے شرم نہیں آتی۔

حفظ حدیث..... راوی نے کہا کہ ایک شخص نے ان کو حدیث سنائی جس کو وہ لکھتے تھے اور یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کو ہر شخص سے جب وہ شخص کھڑا ہوا تو وہ عبدالرحمن کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اگر میں ان سے کہتا کہ اس کو پوشیدہ رکھنا تو وہ اس پر غل مچاتے لیکن میں نے انہیں چھوڑ دیا وہ نہیں جانتے کہ میں اس کو پوشیدہ رکھتا ہوں انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور وہ ان کی تمام حدیثوں کی طرح رہی جو ان کے پاس تھیں۔

وفات..... عبدالرحمن بن ابی الزناد بغداد آئے لوگوں سے حدیث بیان کی بیمار ہوئے واپس ۱۷۷ھ میں چوتھری سال کی عمر میں وفات پائے کثیر الحدیث و ضعیف تھے۔

ابوالقاسم بن ابی الزناد..... ان سے بھی روایت کی گئی ہے وہ بھی بغداد گئے تھے اور لوگوں نے ان سے سنا عبدالرحمن بن ابی الزناد کے بھائی ہیں۔

محمد بن عبدالرحمن..... ابن ابی الزناد کی کنیت ابو عبداللہ تھی ان کی اور ان کی والد کی عمر میں سترہ سال کا فرق

تھا اور موت میں اکیس راتوں کا فرق رہا دونوں باب التہن کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

عبدالرحمن بن ابی الزناد سے مروی ہے کہ مجھ سے ابو بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم سے لے اور کہا کہ عبدالرحمن تمہارے یہاں اولاد ہوئی میں نے کہا کہ ہاں پوچھا کہ تم کتنے سال کے ہو میں نے سترہ سال کا تھا کہ میرے ہاں محمد پیدا ہوئے۔

والد کا احترام..... محمد بن عمر نے کہا کہ محمد بن عبدالرحمن نے علقمہ و شریک بن عبداللہ بن ابی نمر اور سوائے ابو الزناد کے جتنے ان کے والد کے راوی تھے سب سے ملاقات کی اور ان سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی جاتی تو انکار کرتے اور کہتے کہ میں کیسے حدیث بیان کروں حالانکہ والد (ابھی زندہ ہیں) مگر وہ حدیث بیان کرتے جو ان سے خاص تھی۔

والد بزرگوار کی خدمت اور تعظیم میں کوئی کسر نہ چھوڑتے اور ان سے بہت زیادہ ڈرتے تھے میں نے ایک روز انہیں اس حالت میں دیکھا کہ پہلی درد میں تھا دروازے پر بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے کہ والد اجازت دیں تو واپس جائیں حالانکہ درد شدید تھا جب ان کے والد کا قاصد نکلا اور کہا کہ واپس جائیے تو وہ واپس ہوئے۔ میں ان سے کہا کہ اگر آپ چلے جاتے تو کوئی حرج نہ تھا انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ کیا اس وقت ضرورت تھی؟ اگر میں اتنا ٹھہرنا جتنا اللہ چاہتا اور والد اجازت نہ دیتے تو میں اپنی جگہ سے نہ ہٹتا۔

اہم عادتیں..... محمد بن عبدالرحمن میں ایسی خصلتیں تھیں کہ ان میں ایک بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی ان کی عادتوں میں سے ایک بھی کسی شخص میں ہو تو وہ کامل ہو جائے قرائت قرآن قرائت سنت عربیت عروض حساب اجازت نامے دفاتر میں رکھنا اور حقوق (مقدمات) کی یادداشتیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے قاضی محمد بن عمران ^{رحمہ اللہ} اکی سے اس وقت سنا کہ ان کے پاس ایک خط لایا گیا اور سنایا جا رہا تھا کہ اسے محمد بن عبدالرحمن کے سامنے پیش کر دیا گیا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ لے جاؤ اور ان کے سامنے پیش کر دو پھر میرے پاس لاؤ۔

تقسیم و فرائض اور اس کے حساب اور اس کی تقسیم اور حدیث کو یقین اور فہم کے ساتھ سبب سے زیادہ وہی جانتے تھے۔

سلیمان بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو زید بن اسلم پر جرات کرے اور ان سے کہے کہ کیا آپ نے محمد بن عبدالرحمن کے سوا بھی سنا ہے مگر میں نے ان کو زید بن اسلم سے کہتے سنا کہ اے ابو اسامہ میں نے سنا ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ محمد بن عبدالرحمن سب سے زیادہ اپنے والد کے ساتھ نیکی کرتے تھے ان کے والد حلقہ میں تھے اور وہ پیچھے ہوتے تھے ان کے والد کہتے کہ اے ابو محمد وہ اس وقت وہ اس وقت تک جواب نہ دیتے تھے کہ اپنے والد کے سر ہانے آ کے نہ کھڑے ہو جاتے پھر لبیک کہتے ان کے والد اپنی ضرورت بتاتے ہیبت کی وجہ سے سمجھ نہ سکتے اور دوبارہ سمجھنے کی درخواست کرتے پھر وہ انہیں بتاتے تھے۔

وفات محمد بن عمر نے کہا کہ محمد بن عبد الرحمن اپنے والد عبد الرحمن بن ابی الزناد کے ساتھ بغداد میں تھے وفات والد کے ایس دن کے بعد ۳۷۱ھ میں ہوئی اس وقت ستاون سال کے تھے دونوں باپ بیٹے باب التہن میں دفن کئے گئے محمد بن عمر کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی۔

ابو معشر نخع..... بنی مخزوم کی کسی عورت کے مکاتب تھے بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہو گئے تھے ام موسی بنت منصور الحمر یہ نے ان کا ولا (حق میراث آقا بعد آزادی غلام) خرید لیا تھا وفات بغداد میں ۳۷۱ھ میں ہوئی کثیر الحدیث وضعیف تھے۔

اسمعیل بن ابراہیم ابن عقبہ موسی بن عقبہ کے بھتیجے تھے کنیت ابو اسحاق تھی نافع مولائے ابن عمرو عتہ بنت سعد بن ابی وقاص کو دیکھا تھا اور دونوں سے صحیح حدیث روایت کی واقعات جنگ کے متعلق اپنے چچا موسی بن عقبہ سے روایت کرتے تھے ج سے محمد بن عمر و اسمعیل بن ابی اویس وغیرہ نے سنا وفات مہدی کی خلافت کے شروع میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

محمد بن مسلم... الجوفی مولائے بنی مخزوم کنیت ابو عبد اللہ تھی وفات ۱۶۰ھ ہوئی۔

محمد بن مسلم... ابن جہاز مولائے بنی تمیم بن مرہ کنیت ابو عبد اللہ تھی فقیہ تھے اور احادیث کے متعلق اپنی رائے میں بصیرت رکھتے تھے لیکن اس کو ترک کر کے عبادت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے وفات ۱۷۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہارون کی خلافت میں ہوئی۔

پرنا لے کا واقعہ... محمد بن عمر سے مروی ہے کہ جب محمد بن مسلم بن جہاز کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے پندہ تیار کی۔ وہی وصیت نہیں کی انہوں نے کہا کہ میں گھر والوں کی حکایت سنا کرتا تھا جو ہمارے اس پرنا کے متعلق کرتے تھے کہ ان کے مکان کے رات میں ہے۔

میں نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح اس مکان میں پایا کہ پرنا اپنے مقام پر تھا میں نے ارادہ کیا کہ ات دوسری جگہ بدل دوں مگر مکان میں کوئی ایسا موقع نہ پایا جو اس کے لئے مناسب ہو منتقل کرنے کے ارادے سے جا تھا مگر بہت نہ ہوتی تھی ڈرتا تھا کہ اپنی بھتیجیوں کو جو چھوٹی چھوٹی پردہ نشین لڑکیاں ہیں منتقل کروں تو ان کے والد کی جار ہی میں دفن ہوئی ہے۔ وہ غمگین ہوں گی لہذا چاہتا تھا کہ تم لوگ صاحب خانہ سے پرنا لے کے بارے میں گفتگو کر کہ مجھے اس کی اجازت دے دیں البتہ اگر اس میں نقصان ہو تو بحال رکھا جائے۔

روشنندان کا مسئلہ... اسحاق بن شعیب بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ نے مجھ سے اجازت چاہی تھی کہ میں روشنندان مولیس جوان کے تاریک مکان کو روشن کر دے اور وہ روشنندان کی بلندی تک اونچی کریں گے کہ

ہماری بے پردگی نہ ہو میں نے انہیں اجازت دے دی تو دو سامان لائے پھر مجھے خیال آیا کہ میرے بھائی کی لڑکیاں کمسن ہیں اور مجھے ان کی بے پردگی کا اطمینان نہیں ہے اس لئے میں نے انکار کیا لہذا تم لوگ اسحاق سے گفتگو کرو کہ وہ میرے ہاں کہنے اور پھر نہ کہنے کو معاف کر دیں۔

وفات یہ تین درم ہیں کہ تیس سال سے زائد مدت سے میرے صندوق کے خانے میں پڑے ہیں میں ہتھیاری مشق کرتا تھا معصوم نہیں کہ وہ میرے متعلقین نے ایک مرتبہ اس میں کھانا کھایا ہے لہذا اس کے مالک سے میرے لئے معاف کرالو اگر وہ معاف کر دے تو خیر ورنہ دو دینار اسے واپس کر دو جو نفقہ میں نے چھوڑا ہے وہ تقریباً ستر دینار ہیں ان کی کا ایک تہائی بطور وصیت میرے بھائی کی لڑکیوں کے لئے ہے اور دو تہائی بطور میراث میرے بھائی کے بیٹوں کے لئے۔

سجل بن محمد ابن ابی یحییٰ ابن یحییٰ کا نام سمعان تھا کہ اسلمیین کے مولیٰ تھے سجل کا نام عبداللہ تھا اور کنیت ابو محمد تھی فاضل و عاقل و کریم تھے۔

وفات ۶۲ھ میں بعد خلافت مہدی مدینے میں ہوئی کچھ زیادہ قلیل احدیث نہ تھے۔

سلیمان بن بلال کنیت ابو محمد تھی قاسم بن محمد بن محمد بن ابوبکر الصدیق کے مولیٰ تھے وہ بربری (زنجیری) خوبصورت خوش ہیت و عاقل تھے مفتی شہر اور مدینے کے والی خراج تھے وفات ۷۲ھ میں بزمانہ خلافت ہارون رشید میں ہوئی ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

عبداللہ بن یزید ابن عبداللہ بن قسیط اللیشی انہیں لیثیوں میں سے تھے۔

قاسم بن یزید ابن عبداللہ قسیط اللیشی انہیں لیثیوں میں سے تھے۔

مغیرہ بن عبدالرحمن ابن عبداللہ بن خالد بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ ان کی والدہ ام ولد تھیں ابوالزناد وغیرہ سے روایت کی ہے قصی کہلاتے تھے اور اسی نام سے مشہور تھے۔

ابی بن عباس ابن سہل بن سعد بن مالک بن خالد بن خزرج کے بنی ساعدہ میں سے تھے ان کی والدہ جمال بنت جعدہ بن مالک بن سعد بن نافع بن غیظ بن عوف بن سلیم کی تھیں۔

ابی کے ہاں سہل و قثم پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ عاتکہ بنت عبدالرحمن بن خزیمہ بن فراس بن حارث بن سلیم کی تھیں۔

عبدالمسیک بن عبدالرحمن بن عباس ابن سہل بن سعد بن مالک بن خالد بن خزرج کی بنی ساعدہ میں سے تھے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبدالمہمّن بن عباس کے ہاں عمرو ظبیہ پیدا ہوئیں دونوں کی والدہ امیمہ بنت عبد اللہ بن اربیع بن سلیم سے تھیں۔

عمر و ابیہ ان دونوں کی والدہ عبدہ بنت عمران جہنیہ میں سے تھیں۔
سیدہ ان کی والدہ ام عمر بنت سہم بن معروف جہینہ کی شاخ حرثہ سے تھیں۔

ایوب بن النعمان ابن عبد اللہ بن کعب بن مالک بن ابی کعب بن القیس بن کعب بن سواد کہ بنی سہم کی تھیں ان کی والدہ ام عثمان تھیں بنت عمرو بن عبد اللہ بن انیس جو بنی سلمہ کے حلیف تھے۔
ایوب بن النعمان کے ہاں ثواب پیدا ہوئے ان کی والدہ سکیلہ بنت مطروف بن عبد العزیز بن ابی اربیع اسلم کی تھیں۔

عثمان بن الضحاک ابن عثمان بن عبد اللہ بن خالد بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی محمد بن عمر الواقدی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

ضحاک بن عثمان ابن الضحاک بن عثمان بن عبد اللہ بن خالد بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی جن سے مصعب بن عبد اللہ الزبیری وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے یہ عثمان بن ضحاک کے بیٹے ہیں۔

ہشام بن عبد الملک ابن عکرمہ بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی ان کی والدہ بنی مرہ کی تھیں ہشام بن عروہ بنی کے ساتھ رہتے تھے اور ان کے خاص لوگوں میں سے تھے۔ ان سے انہوں نے بہت کچھ سنا مگر کوئی روایت نہیں کی انہیں مرد بزرگ سمجھا جاتا تھا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر کار بند تھے۔

حج جب امیر المؤمنین ہارون نے حج کیا تو ابو بکر بن عبد اللہ الزبیری کہ اس زمانے میں مدینہ کے گورنر تھے ہارون سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے اہل مدینہ کے کچھ معززین کو بھی اپنے ساتھ لے گئے جن میں ہشام بن عبد اللہ تھے ابو بکر بن خنیفہ سے مقام نقرہ میں ملے اور سلام کیا انہوں نے ان لوگوں کو در یافت کیا جو ہمراہ تھے۔ ابو بکر بن ہشام بن عبد اللہ کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی ہارون نے ان کو بلایا وہ گئے سلام کیا دعا دی اور ایسی نصیحت آمیز باتیں کیں جن سے خوش ہو کے ان کو اضیٰ مدینہ منورہ کا قاضی بنا دیا چار ہزار دینار انعام دیئے۔
ہشام مخی تھے اعزہ کے ساتھ نیکی کرتے کنیت ابو الولید تھی۔

قاسم بن عبد اللہ ابن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ ابن دینار مولائے عبد اللہ بن عمر بن خطاب۔

عبداللہ بن عبدالرحمن..... ابن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق۔

ساتوں طبقہ

در اوروی نام عبدالعزیز بن محمد بن عبید بن ابی عبید تھا کنیت ابو محمد تھی قبیلہ قضاعہ کے برک بن دبرہ برادر کلب بن دبرہ کے مولیٰ تھے۔

مختصر احوال خاندانی تعلق خراسان کے ایک گاؤں در اورد سے تھا وہ خود مدینے میں پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پائی مدینے میں ہی علم حاصل کیا اور احادیث سنیں اور وہیں رہے ۱۸۷ھ میں ان کی وفات ہوئی کثیر الحدیث تھے اور غلطی کرتے تھے۔

عبدالعزیز بن ابی حازم ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار تھا بنی اثبع کے مولیٰ تھے عبدالعزیز کی کنیت ابو تمام تھی۔

مختصر احوال ۱۷۰ھ میں ان کی ولادت ہوئی ۱۸۴ھ میں مسجد نبوی ﷺ میں ناگہانی طور پر وفات ہو گئی ان کا مکان فروخت کیا گیا تو اس میں چار ہزار دینار مدفون پائے گئے کثیر الحدیث تھے مگر درادری سے کم۔

ابو علقمہ الفروی نام عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابی فروہ تھا آل عثمان بن عفان کے مولیٰ تھے نافع و سعید بن ابی سعید المقبری و صلت بن زبید سے ملے ہیں اور ان لوگوں سے روایت بھی کی ہے انہیں اتنی عمر ملی کہ ہم لوگ ۱۸۹ھ میں مدینے میں ان سے ملے اس کے بعد ان کی وفات ہوئی ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ابراہیم بن محمد ابن ابی یحییٰ مولائے اسلم کنیت ابو اسحاق تھی اپنے بھائی بکل سے دس سال چھوٹے تھے وفات ۱۸۴ھ میں مدینے میں ہوئی کثیر الحدیث تھے ان کی حدیث ترک کر دی گئی تھیں لکھی نہیں جاتی تھی۔

حاتم بن اسمعیل محمد بن مرہ سے مروی ہے کہ حاتم بن اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ بنی عبد امدان بن لہیان کے جو بنی الحارث بن کعب سے تھے مولیٰ تھے انہوں نے مجھے اپنے والد کا دفتر دیا اور کہا کہ جب تک کہ میں مر نہ جاؤں اس کا ذکر نہ کرنا اس کا خاندان کوئی تھا مگر وہ دینہ منتقل ہو کر رہ پڑے اور یہیں ۱۸۶ھ میں ہارون رشید کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی ثقہ و قابل اطمینان و کثیر الحدیث تھے۔

محمد بن عمر ابن واقد کنیت ابو عبدالواقدی تھی اسلم کی شاخ بنی سہم کے مولیٰ تھے مدینہ منورہ سے منتقل ہو کر بغداد میں رہائش اختیار کر لی۔ امیر المؤمنین عبداللہ بن ہارون کی جانب سے چار سال تک عسکر مہدی میں قاضی رہے میرت و فروج کے زبردست عالم اور حدیث اور احکام میں لوگوں کے اختلاف اور اتفاق کے جید عالم تھے انہوں نے

ان کتابوں میں واضح طور پر بیان کیا ہے کہ جن کو تصنیف و تالیف کیا اور ان سے حدیثیں بیان کیں ہیں۔

مشاہد کی زیارت..... عبداللہ بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ مجھ سے واقفی نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین ہارون رشید نے حج کیا اور مدینہ آئے اور یحییٰ بن خالد سے کہا کہ مجھے ایسے شخص کی تلاش ہے جو مدینہ منورہ اور مشہد (اصفہ نمبر ۳۹۹) سے

خوب واقف ہو اس بات سے بھی واقف ہو کہ جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ پر کیوں کر نزول کیا کرتا تھا اور آپ کے پاس کس صورت میں آتے تھے اور قبور شہدا کو بھی جانتا ہو۔

یحییٰ بن خالد نے دریافت کیا تو سیر نے میرا ذکر کیا انہوں نے مجھے بلا بھیجا میں ان کے پاس آیا یہ عصر کے بعد کا وقت تھا مجھ سے کہا کہ اے شیخ امیر المؤمنین عز اللہ چاہتے ہیں کہ آپ عشاء کی نماز مسجد میں پڑھیں اور ہمارے ساتھ ان مشہد تک چلیں ہمیں ان سے اور ان مقامات سے آگاہ کریں جہاں جبرائیل علیہ السلام آتے تھے اس کے سلسلے میں آپ مقرب ہو جائیں گے۔

میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو باہر چراغ نظر آئے اور دو شخص گدھوں پر سوار میرے پاس آئے یحییٰ نے کہا کہ وہ شخص کہاں ہے میں نے کہا کہ میں ہوں انہیں مسجد کے مکانات کی طرف لایا اور بتایا کہ یہی وہ مقام ہے جہاں جبرائیل علیہ السلام تشریف لاتے تھے ہارون رشید و یحییٰ اپنے گدھوں سے اترے دو دو رکعت نماز پڑھی اور تھوڑی دیر تک اس بندہ سے دعا کی پھر سوار ہو گئے اور میں ان کے آگے ہوا۔

کوئی مقام یا مشہد ایسا نہ تھا جہاں میں ان کو نہ لے گیا ہوں نہ جگہ وہ نماز پڑھتے اور دعا کرتے تمام رات اسی طرح گزار دی مسجد کو جس وقت واپس ہوئے تو فجر طلوع ہو چکی تھی اور مؤذن نے اذان کہہ دی تھی جب وہ اپنی قیام گاہ پہنچے تو یحییٰ بن خالد نے مجھ سے کہا کہ اے شیخ جانا نہیں۔

النعام..... میں نے صبح کی نماز مسجد میں پڑھی وہ مکہ مکرمہ نوروانگی کے لئے تیار تھے صبح ہونے کے بعد یحییٰ بن خالد نے مجھے اپنے پاس آنے کی اجازت دی اور قریب بٹھایا اور کہا کہ امیر المؤمنین برابر روتے رہے تم نے انہیں جو کچھ بتایا اس سے بہت خوش ہوئے تمہارے لئے دس ہزار درہم کا حکم دیا ہے سر بند توڑہ مجھے دیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ اے شیخ اسے لو یہ تمہارے لئے مبارک ہو ہم لوگ آج روانگی کے لئے تیار ہیں کوئی حرج نہیں کہ تم ہم سے ملو خواہ ہم کہیں ہوں اور کسی جگہ بھی ٹھہرے ہوں۔

امیر المؤمنین نے سفر شروع کیا اور میں اپنے مکان آ گیا ساتھ یہ مال بھی تھا ہم نے اس سے قرض ادا کیا بعض لڑکوں کی شادی کی ہمیں فراخی ہو گئی۔

امیر المؤمنین سے دوبارہ ملاقات کی کوششیں..... اس کے بعد زمانہ نے ہمارا ساتھ نہیں دیا

اور بدی کی میری بیوی ام عبداللہ نے کہا کہ اے ابو عبداللہ تمہارا بیٹھنا مناسب نہیں امیر المؤمنین کے وزیر نے تمہیں پہچان لیا ہے اور وہ جہان کہیں ہوں اپنے پاس آنے کی اجازت دی ہے۔

میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوا خیال تھا کہ امیر المؤمنین عراق میں ہوں گے لہذا عراق آیا امیر المؤمنین کی

خبر دریافت کی لوگوں نے کہا کہ وہ رقبہ میں ہیں میں نے مدینہ جانے کا ارادہ کیا پھر سوچا کہ وہاں پریشانی حال ہوں گا اس لئے رقبہ کے ارادے سے اس جگہ گیا جہاں کرائے کی سواری ملتی تھی۔

لشکر کے چند نوجوان ملے جو رقبہ جانے کا ارادہ رکھتے تھے میں نے مختصر اپنا حال بیان کیا اور بتایا کہ رقبہ جانا چاہتا ہوں اونٹ والوں کے کرایہ پر غور کیا تو اسے اپنے لئے دگنا محسوس کیا انہوں نے کہا کہ اسے شیخ کیا تم کشتی کا سفر پسند کرتے ہو ہمارے لئے اونٹوں کے کرایہ سے زیادہ آسان ہے میں نے کہا کہ میں اس کے متعلق کچھ نہیں جانتا یہ معاملہ تم لوگوں کے سپرد ہے۔

ہم بوٹ کشتیوں تک گئے اور کرائے کا فیصلہ کیا میں نے ان لوگوں سے زیادہ اپنے ساتھ شفقت و نہلی کرنے والا اور حزم و احتیاط برتنے والا نہیں دیکھا وہ لوگ میری خدمت اور اہتمام میں ایسی مشقت برداشت کرتے تھے جو میٹا ہی اپنے باپ کے لئے کر سکتا ہے۔

بالآخر ہم رقبہ کے اس مقام تک پہنچے جہاں پروانہ رہداری جاری کیا جاتا تھا یہ نہایت مشکل معاملہ تھا ان لوگوں نے سردار کو اپنی جماعت کے متعلق لکھا اور مجھے بھی اس میں شریک کر لیا اور چند روز ٹھہرے نام بنام ہر شخص کی اجازت آگئی اس جماعت کے ساتھ میں بھی چلا اور انہی کی قیام گاہ میں ٹھہرا۔

میں ان لوگوں کے ساتھ چند روز مقیم رہا یحییٰ بن خالد سے ملنا چاہا تو دشواری ہوئی ابو النجری کے پاس آیا جو مجھے پہچانتے تھے ان سے ملا تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عبد اللہ تم نے اپنے آپ کو دھوکہ دیا اور غلطی کی یحییٰ سے تمہارے ذکر کو ترک نہ کروں گا۔

واپسی صبح و شام ان کے دروازے پر جاتا رہا اس آمد و رفت میں خرچ کم ہو گیا ساتھیوں سے شرم آنے لگی کپڑے پھٹ گئے ابو النجری کی جانب سے بھی مایوس ہو گیا میں نے اپنے ہمراہیوں کو کچھ خبر نہ دی اور مدینے کی طرف واپس ہوا کبھی کبھی بیٹھتا اور کبھی پیادہ چلتا اس طرح تکلیف میں اترتا۔

بازار میں سستا رہا تھا کہ بغداد سے ایک قافلہ آیا اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مدینہ رسول اللہ ﷺ کے رہنے والے ہیں ان کے ساتھ بکار الزبیری ہیں جن کو امیر المؤمنین نے مدینے کا قاضی بنا کر بھیجا ہے۔

زبیری سے ملاقات زبیری میرے بڑے گہرے دوست تھے سوچا کہ قیام کر لیں اور تھکان دور ہو جائے تو ان سے مل لوں جب وہ بیدار ہوئے اور صبح کا ناشتہ کر لیا تو میں ان کے پاس آیا میں نے اجازت چاہی تو انہوں نے مجھے اجازت دی۔

میں ان کے پاس گیا اور سلام کیا پوچھا کہ اے ابو عبد اللہ اتنے دن باہر کیا کرتے رہے میں نے اپنا اور ابو النجری کا حال بتایا انہوں نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ ابو النجری کسی سے تمہارا ذکر اور نام لینا نہیں چاہتے پھر اب کیا رائے ہے میں نے کہا کہ رائے یہ ہے کہ مدینہ واپس چلا جاؤں انہوں نے کہا کہ یہ تو مناسب نہیں تم جس وجہ سے وہاں سے نکلے تھے اسے جانتے ہی ہو بہتر ہے کہ میرے ساتھ چلو میں یحییٰ سے تمہارے معاملے کا ذکر کروں گا۔

دوبارہ روانگی میں اس جماعت کے ساتھ سوار ہو روانہ ہوا رقبہ پہنچ گیا جب ہم پروانہ رہداری کے مقام

سے آگے بڑھتے انہوں نے پوچھا کہ میرے ساتھ چلتے ہو میں نے کہا کہ نہیں میں اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤں گا اور کل صبح تمہارے پاس آؤں گا پھر دونوں یحییٰ بن خالد کے پاس چلیں گے۔

میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا معلوم ہوتا تھا کہ میں گویا آسمان سے اتر پڑا ہوں ان لوگوں نے کہا کہ اب ابو عبد اللہ تمہارا کیا حال ہے ہم تو تمہارے معاملے سے غم میں تھے میں نے اپنا حال بتایا اس جماعت نے مجھے زبیری کے ساتھ رہنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ کھانے پینے کی فکر نہ کرنا۔

صبح کو زبیری کے مکان پر گیا معلوم ہوا کہ وہ یحییٰ بن خالد کے پاس سوار ہو کر گئے ہیں یحییٰ بن خالد کی ڈیوڑھی پر یادیر تک بیٹھا رہا بڑے انتظار کے بعد زبیری نکلے مجھ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ ان سے تمہارا حال بیان کرنا بھول گیا تم ٹھہرو میں پھر جاتا ہوں۔

امیر المؤمنین سے ملاقات ... وہ اندر گئے میرے پاس دربان آیا اور کہا کہ اندر چپے میں بری حاست میں ان کے پاس گیا یہ واقعہ رمضان میں پیش آیا ختم ماہ کو تین چار روز باقی تھے یحییٰ بن خالد نے مجھے اس حال میں دیکھ تو ان کے چہرے سے رنج ظاہر ہوا مجھے سلام کیا اور مجھے اپنے پاس بٹھالیا کچھ لوگ اور بھی تھے جو ان کے پاس گفتگو کر رہے تھے گفتگو میرے سامنے دبرائی میں اسے قبول کرنے سے باز رہا اور ایا سے داخل پیش کئے جو ان کے موافق نہ تھے وہ لوگ عمدہ جواب دینے لگے میں خاموش ہو گیا۔

افطاری کی دعوت مجلس ختم ہو گئی لوگ چلے گئے میں بھی نکلا یحییٰ بن خالد کا خادم آیا مجھے پردے کے پیچھے سے ملا اور کہا کہ وزیر آپ کو آج شام اپنے پاس روزہ افطار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

میں نے اپنے ساتھیوں کو اس واقعے کی خبر دی اور کہا کہ اندیشہ ہے کہ انہوں نے میرے متعلق غلطی کی ان میں سے بعض نے کہا کہ یہ دور و ثیاں اور ایک ٹکڑا پیڑ کا ہے اور یہ جانور ہے جس پر تم سوار ہونا غلام تمہارے پیچھے ہی ہو گا اگر دربان اجازت دے دے تو اندر جانا اور توشہ غلام کو دے دینا دوسری صورت پیش آئے تو مسجد ج کرکھنا کھینا میں واپس آیا اور یحییٰ بن خالد کی ڈیوڑھی پر پہنچا لوگ مغرب کی نماز پڑھ چکے تھے دربان نے دیکھا تو کہا کہ شیخ تم نے دیر کر دی متعدد مرتبہ قاصد تمہاری تلاش میں باہر آچکا ہے جو کچھ پاس تھا غلام کو دے دیا اور اسے ٹھہرنے کو کہا اس کے بعد اندر گیا لوگ پہنچ چکے تھے میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا پانی لایا گیا ہم نے ہاتھ دھوئے میں دوسروں کے مقابلے میں ان کے قریب تھا ہم نے افطار کھائی عشاء کا وقت آ گیا تو انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہم اپنی جگہ بیٹھ گئے۔

گفتگو یحییٰ مجھ سے سوال کرنے لگے حالانکہ میں سب سے الگ تھا لوگ ایسے جواب دے رہے تھے کہ میرے پاس ان کے خلاف دلائل تھے جب رات زیادہ ہو گئی تو لوگ باہر نکلے میں بھی ان کے پیچھے نکلا ایک خادمہ اور کہا کہ وزیر تمہیں حکم دیتے ہیں کہ کل شام کو ان کے پاس آج جس وقت آئے تھے اس سے پہلے آنا یہ قریب تھیلی دی۔

النعام ... مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں کیا ہے مگر اس نے مجھ میں خوشی بھردی میں غلام کے پاس آیا اور سوار ہو گیا ساتھ دربان بھی تھا اس نے مجھے ساتھیوں تک پہنچایا میں ان کے پاس گیا اور کہا کہ چراغ منگاؤ تھیلی کو کھولا تو دینار تھے ساتھیوں نے کہا کہ یحییٰ کی طرف سے کیا چیز تمہارے ذمے کی گئی ہے؟ میں نے کہا کہ غلام نے حکم دیا ہے کہ ان کے پاس آج رات کے وقت سے پہلے پہنچوں دینار گئے تو پانچ سوتھے۔

بعض نے کہا کہ تمہاری سواری کا جانور میرے ذمے ہے کسی نے کہا کہ زین و لگام جو اس کے مناسب ہو میرے ذمے ہے کسی نے ڈاڑھی کا خضاب اور خوشبو اپنے ذمے لی اور کسی نے لباس مہیا کرنے کا ذمہ یا میں غور کرتا تھا کہ جماعت کس بیت میں ہے۔

حالت کی بہتری میں نے سو دینار گئے اور صاحب اہتمام کو دئے سب نے قسم کھائی کہ ایک بھی دینار بے جا صرف نہ ہو گا صبح ہوئی تو ہر شخص اپنے ذمے کی چیز مہیا کرنے کے لئے روانہ ہوا میں ظہر کی نماز پڑھنے بھی نہ پایا تھا کہ سب سے بھلا آدمی بن گیا باقی رقم زبیری کے پاس لے گیا۔

انہوں نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو بہت خوش ہوئے میں نے کل واقعہ سنایا انہوں نے کہا کہ میں مدینے جانے والا ہوں میں نے کہا کہا چھاتم جانتے ہو کہ میں اپنے اہل عیال کو چھوڑ آیا ہوں دو سو دینار دئے کہ انہیں پہنچادیں۔

دوبارہ حاضری ان کے پاس سے نکلا تھیلی لے کر ساتھیوں کے پاس آیا عصر کی نماز پڑھی اچھی طرح بیت درست کی پھر یحییٰ بن خالد کے در پر حاضر ہوا دربان نے دیکھا تو اٹھ کر میرے پاس آیا اور اندر جانے کی اجازت دی۔

یحییٰ کے پاس گیا انہوں نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو بہت خوش ہوئے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا جو حدیث وہ مجھ سے پوچھتے بیان کرتا لوگوں نے جو کچھ بیان کیا تھا اس کے مخالف و مغائر میرے جوابات تھے ان کے شہروں سے میں اس کا اندازہ کر رہا تھا یحییٰ متوجہ ہو کر یہ حدیث اور وہ حدیث مجھ سے پوچھنے لگے اور جو کچھ وہ پوچھتے میں اس کا جواب دیتا۔ حاضرین خاموش تھے کوئی کچھ نہیں بول رہا تھا۔

مغرب کا وقت ہوا تو یحییٰ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی دستار خوان بچھا اور ہم لوگوں نے کھانا کھایا پھر انی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے علمی مباحث شروع ہو گئے اور یحییٰ نے یہ کیا کہ قوم کے بعض لوگوں سے پوچھتے تھے اور رک جاتے تھے واپسی کا وقت ہوا تو سب لوگ واپس ہوئے میں بھی ان کے ساتھ نکلا۔

قاصد ملا اور کہا کہ وزیر آپ کو روزانہ اسی وقت آنے کا حکم دیتے ہیں جس وقت آج آئے تھے اس نے مجھے تھیلی دی میں واپس ہوا دربان کا قاصد بھی ساتھ تھا جس نے مجھے اپنے ساتھیوں تک پہنچایا ان کے پاس چراغ تھا تھیلی ان لوگوں کے حوالے کر دی مجھ سے زیادہ اس تھیلی سے خوش ہوئے۔

صبح ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ یہاں قریب ہی ایک مکان سنیر، غلام جو روتی پکاسکے اور اسباب و سامان خانہ داری فراہم کردو ظہر کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی کہ انہوں نے یہ سب میرے لئے مہیا کر دیا میں نے درخواست کی کہ

افطار میرے پاس کریں اس کو انہوں نے بڑی دشواری کے ساتھ قبول کیا۔

روزانہ ملاقات اور انعامات کی بارش..... میں ہر شب یحییٰ بن خالد کے پاس آتا مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور روزانہ پانچ سو دینار دیتے تھے عید کی رات آئی تو کہا کہ اے ابو عبد اللہ کل تم امیر المؤمنین سے ملنے کے لئے ایسا لباس پہنو جو قاضیوں کے لباس سے بہتر ہو اور ان کے ساتھ رہو مجھ سے تمہارا حال پوچھیں گے تو بتاؤں گا۔

عید کی صبح ہوئی تو میں بہت اچھے لباس میں روانہ ہوا امیر المؤمنین بھی عید گاہ تشریف لے چلے مجھے نکلیوں سے دیکھتے رہے میں برابر شاہی جلوس میں تھا ان کے واپس ہونے کے بعد میں یحییٰ بن خالد کے گھر گیا۔ یحییٰ امیر المؤمنین کے مکان میں داخل ہونے کے بعد ہمیں ملے مجھ سے کہا کہ ابو عبد اللہ ہمارے ساتھ اندر آؤ میں اندر گیا لوگ بھی اندر گئے مجھ سے کہا کہ ابو عبد اللہ امیر المؤمنین نے تمہیں دریافت کیا ہے میں نے انہیں حج کا واقعہ بتایا اور کہا ہتم وہی شخص ہو جس نے سیر کرائی تھی تمہارے لئے تیس ہزار درہم کا حکم دیا ہے میں انشاء اللہ کل ادا کر دوں گا۔

اس روز میں واپس ہوا دوسرے دن یحییٰ بن خالد کے پاس گیا اور کہا کہ اللہ وزیر کو نیک کرے ایک ضرورت پیش آگئی ہے میں نے اس کا فیصلہ وزیر پر رکھا ہے اللہ انہیں اس کو پورا کرنے کی عزت دے پوچھا کہ وہ کیا ہے میں نے کہا کہ مکان جانے کی واپسی کی اجازت کیونکہ اہل و عیال کا بہت اشتیاق ہے انہوں نے کہا کہ ایسا نہ کہو میں ان سے گفتگو کرتا رہا۔

آخر اجازت دے دی اور تیس ہزار درہم عطا فرمائے حکم دیا کہ ایک کشتی اس کے پورے سامان کے ساتھ تیار کی جائے اور ملک شام کے تحائف خریدے جائیں کہ میں اپنے ساتھ مدینہ لے جاؤں وکیل عراق کو حکم دیا کہ مدینے تک کا کرایہ ادا کر دیں مجھے ایک دینار بھی خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔

میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا انہیں اس واقعہ سے آگاہ کیا اور قسم دی کہ جو کچھ پیش کروں وہ اسے قبول کر لیں مگر ان لوگوں نے قسم کھائی کہ میرے ایک دینار یا ایک درہم کا بھی نقصان نہ کریں گے اللہ کی قسم اخلاق میں ان لوگوں سے جیسا کوئی نہیں دیکھا، پھر مجھے اپنے محب محبوب خالد کی مدح کے لئے کیوں کر ملامت کی جاسکتی ہے۔

کثرت دعا..... عبد اللہ بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں واقعہ کی پاس بیٹھا تھا یحییٰ بن خالد بر ملک کا ذکر کیا گیا انہوں نے ان کے لئے رحمت کی دعا کی اور بہت زیادہ رحمت کی دعا کی ہم نے کہا کہ اے ابو عبد اللہ تم بہت زیادہ ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہو جواب دیا کہ میں کس طرح اس شخص کے لئے دعائے رحمت نہ کروں جس کے حال سے تمہیں خبر دیتا ہوں۔

حاجت کے لئے بھائی کے پاس جانا..... شعبان کے دس روز سے کم باقی رہ گئے تھے مکان میں نہ آتا تھس نہ ستواور نہ دنیا کے امان میں سے کوئی چیز دل میں اپنے تین بھائیوں کا خیال آیا کہ ان سے اپنی حاجت بیان کروں۔

میں ام عبداللہ کے پاس گیا جو میری بیوی تھیں انہوں نے کہا کہ اے ابو عبداللہ آخر کیا کرنے والے ہو ہم لوگ اس حالت میں ہیں کہ گھر میں نہ تو سامان دنیا میں سے کچھ ہے اور نہ کھانا، ستوا اور نہ کوئی اور چیز رمضان کا مہینہ آگیا ہے۔

میں نے کہا کہ اپنے تین بھائیوں کا انتخاب کیا ہے جن سے حاجت بیان کروں گا پوچھا کہ وہ مدنی ہیں یا عراقی میں نے کہا کہ بعض مدنی اور بعض عراقی کہا کہ بیان کرو کون ہیں میں نے کہا کہ فلاں شخص انہوں نے کہا کہ آدمی تو شریف اور مالدار ہے مگر احسان جتاتے ہیں میں مناسب نہیں سمجھتی کہ تم ان کے پاس جاؤ لہذا دوسرے کا نام بتاؤ میں نے دوسرے کا نام لیا انہوں نے کہا کہ آدمی شریف اور مالدار ہے مگر بخیل ہے میں تمہارے لئے مناسب نہیں سمجھتی کہ تم ان کے پاس جاؤ پھر کہا کہ فلاں شخص انہوں نے کہا کہ وہ کریم و شریف آدمی ہے مگر اس کے پاس کچھ نہیں وہاں جانے میں کوئی حرج نہیں۔

میں ان کے پاس گیا دستک دی تو انہوں نے اپنے پاس آنے کی اجازت دی اندر گیا تو مرحبا کہا اور مجھے نزدیک بٹھالیا پوچھا کہ ابو عبداللہ تمہیں کیا چیز میرے پاس لائی میں نے رمضان کی آمد اور اپنی تنگی کا ذکر کیا انہوں نے تھوڑی دیر غور کیا پھر مجھ سے کہا کہ فرش کی تہ الٹ کر تھیلی لے لو اسے دھواؤ اور خرچ کرو اس میں سرمہ آلود رہم ہیں۔ میں تھیلی لے کر اپنے مکان آیا ایک شخص کو بلایا جو میری ضروریات فراہم کرتا تھا۔ اس نے کہا آتا دس قفیز (پیمانہ) لکھ لو چار لول ایک قفیز اور شکراتی تمام چیزیں لکھا دیں۔

ایشیاء ہم اس حالت میں تھے کہ دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سنی میں نے کہا کہ دیکھو کون ہے، کینر نے کہا کہ فلاں بن فلاں بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔ میں نے کہا انہیں (اندر آنے کی) اجازت دو ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا مرحبا کہا اور قریب کہا اور قریب بٹھالیا پوچھا اے فرزند رسول آپ کو کیا چیز لائی انہوں نے کہا کہ چچا اس رمضان کی آمد نے نکالا ہے حالت یہ ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔ تھوڑی دیر تک غور کرتا رہا پھر کہا کہ فرش کی تہ الٹ کر تھیلی میں جو کچھ ہے لے لیجئے انہوں نے تھیلی لے لی اپنے دوست سے کہا کہ جائیے وہ چلے گئے ام عبداللہ آئیں اور پوچھا کہ اس نوجوان کی حاجت کے متعلق کیا کیا میں نے کہا کہ وہ تھیلی انہیں دے دی بولیں تمہیں توفیق دی گئی اور تم نے نیکی کی۔

میں نے مکان کے قریب اپنے ایک دوست کے بارے میں غور کیا جو تپہنا اور ان کے پاس گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے اجازت دے دی مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھالیا پوچھا کہ ابو عبداللہ تمہیں کیا چیز لائی رمضان کی آمد اور اپنی تنگی کی بیان کی تو کچھ سوچ میں پڑ گئے پھر مجھ سے کہا کہ فرش کی تہ الٹ کر تھیلی نکال لو نصف تم لے لو اور نصف ہمیں دے دو اتفاق سے وہ مہینہ میری تھیلی تھی میں نے پانچ سو درہم لئے اور پانچ سو درہم انہیں دے دیئے۔ مکان پہنچ کر اس شخص کو بلایا جو میری ضروریات مہیا کرتا تھا اور کہا کہ لکھ لو پانچ قفیز آتا اس نے تمام چیزیں لکھ لیں۔

یچی کے پاس اتنے میں دروازے پر کسی نے دستک دی میں نے خادم سے کہا کہ دیکھو تو کون ہے وہ تنگی

اور واپس آکر کہا کہ معزز خادم ہے میں نے کہا کہ اسے آنے دو وہ آیا اور یحییٰ بن خالد کا ایک خط دیا انہوں نے مجھے فوراً اپنے پاس آنے کی درخواست کی تھی۔

اس شخص سے کہا کہ تم باہر جاؤ کپڑے پہنے اور اپنی سواری پر خادم کے ساتھ روانہ ہوا یحییٰ بن خالد کے پاس لایا گیا اپنے مکان کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے سلام کیا تو انہوں نے مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھالیا خادم سے کہا کہ تکیہ لاؤ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔

مجھ سے کہا کہ ابو عبد اللہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے میں نے کہا کہ نہیں کہنے لگے کہ رات تمہارے حال اور ماہ رمضان کی آمد نے مجھے بیدار رکھا تمہارے پاس کیا ہے میں نے کہا کہ اللہ وزیر کی اصلاح کرے۔ میرا قصہ طویل ہے انہوں نے قصہ طویل ہے تو زیادہ دلچسپ ہوگا۔

میں نے ام عبد اللہ کی گفتگو اپنے بھائیوں کا ذکر اور ان بھائیوں کے بارے میں ان کا جواب بیان کیا انہیں طہیسی کی اور دوسرے بھائی کی جس نے ہمدردی کی تھی خبر دی۔

حکم ہوا کہ غلام دوات لاؤ خازن کو ایک رقعہ لکھا تو ایک تھیلی آئی جس میں پانچ سودینا رتھے تھے مجھ سے کہا کہ ابو عبد اللہ رمضان میں اس سے مدد حاصل کرو خازن کو ایک اور رقعہ لکھا تو ایک پوٹلی آئی جس میں دو سودینا رتھے فرمایا کہ یہ ام عبد اللہ کیسے ان کی نیک رائے اور حسن عقل کی بنا پر ایک اور رقعہ بھیجا تو دو سودینا آئے اور کہا کہ یہ طہیسی کے لئے چوتھا رقعہ بھیجا تو ایک پوٹلی آئی جس میں دو سودینا رتھے کہا کہ یہ تمہارے ہمدرد کے لئے ہیں پھر مجھ سے کہا کہ ابو عبد اللہ اللہ کی تہبہ بی میں روانہ ہو جاؤ۔

میں فوراً سوار ہو کر اپنے دوست کے پاس آیا جنہوں نے تھیلی سے ہمدردی کی تھی انہیں دو سودینا دیئے اور یحییٰ بن خالد کے واقعے سے آگاہ کیا طالبی کے پاس آیا پوٹلی دی اور یحییٰ بن خالد سے جو گفتگو ہوئی اس کی خبر دی انہوں نے دعا کی اور شکر یہ ادا کیا میں اپنے مکان واپس آیا اور ام عبد اللہ کو بلا کر انہیں پوٹلی دی انہوں نے دعا دی اور جزائے خیر کی دعا دی۔

اس کے بعد مجھے کس طرح براء مکہ کی محبت پر خاص کر یحییٰ بن خالد پر ملائمت کی جاسکتی ہے۔
وفات ذی الحجہ ۲۰۷ھ میں ہوئی جو اس وقت قاضی تھے محمد بن ساعدہ انہی نے جو اس زمانے میں بغداد کے غربی جانب کے قاضی تھے ان پر نماز پڑھی۔

محمد بن عمر نے عبد اللہ بن بارون امیر المؤمنین کو وصیت کی تھی، انہوں نے ان کی وصیت قبول کی اور قرض ادا کیا وفات کے دن محمد بن عمر کی عمر اٹھتر سال کی تھی۔
محمد بن سعد نے کہا کہ ان کی وفات ۳۰۳ھ کے شروع میں ہوئی۔

حسین بن زید..... ابن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کنیت ابو عبد اللہ تھے نظر جاتی رہی تھی والدہ ام ولد تھیں۔

اولاد..... حسین بن زید کے ہاں ملکہ پیدا ہوئیں اور میمونہ میمونہ سے امیر المؤمنین مہدی نے نکاح کیا مہدی کی

وفات کے بعد عیسیٰ بن جعفر اکبر بن منصور بنے نکاح کیا مگر ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور علیہ بنت حسین ان سب کی والدہ کلثم الصماء بنت عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تھیں۔

یحییٰ بن حسین و سکیذہ کو ابھی تک جوان نہیں ہوئی تھیں اور قاطرہ بنت حسین جن سے محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے نکاح کیا اور حسن و سلیمان و خدیجہ و زینب اور حسین جن کی بقیہ اولاد نہ تھی پیدا ہوئے ان کی والدہ خدیجہ بنت عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تھیں۔
علی و جعفر ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔
حسین کی احادیث ہیں۔

عبد اللہ بن مصعب ابن ثابت بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد بن اسد ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

عبد اللہ بن مصعب کے ہاں ابو بکر پیدا ہوئے جو امیر المؤمنین ہارون کی جانب سے مدینے کے گورنر تھے ان کی والدہ عہدہ تھیں یہی ام عبد اللہ بنت طلحہ ابن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق تھیں۔
مصعب ان کی والدہ امتہ الجبارہ بنت ابراہیم بن جعفر بن مصعب ابن الزبیر تھیں امتہ الجبارہ کی والدہ فاختہ بنت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن الاسود بن ابی النضر تھیں۔

محمد اکبر و محمد اصغر اور علی و احمد ان سب کی والدہ خدیجہ بنت ابراہیم ابن ابراہیم بن عثمان تھیں عثمان ہی قرین بن عبد اللہ بن عثمان بن عبد اللہ بن حکیم ابن حزام تھے۔ قرین کی والدہ سکیذہ بنت الحسین بن علی بن ابی طالب تھیں۔
عبد اللہ بن مصعب کی کنیت ابو بکر تھی وفات بہتر سال کی عمر میں ربیع الاول ۱۸۴ھ میں رقبہ میں ہوئی ان کے فرزند کی ولادت وفات کے بعد ہوئی جن کا نام عبد اللہ رکھا گیا ان کی والدہ ام ولد تھیں ان کی احادیث ہیں۔

عامر بن صالح ابن عبد اللہ بن عروہ بن ابی بکر بن العوام بن خویلد بن اسد ان کی والدہ ام حبیبہ بنت محمد صفوان بن امیہ بن خلف انھی تھیں وفات ہارون کی خلافت میں بغداد میں ہوئی۔
عامر شاعر لوگوں کے امور کے عالم تھے کنیت ابو الحارث تھی۔

عبد اللہ بن عبد العزیز ابن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب بڑے عابد تھے ان کی والدہ امتہ الحمیدہ بنت عبد اللہ بن عیاض بن عمرو بن طبل بن ہلال بن اجمہ بن الجلاح اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف میں سے تھیں۔

عبد اللہ بن عبد العزیز وابدوناسک (حاجی) اور عالم تھے وفات ۱۸۴ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

عبد اللہ بن محمد ابن عمران بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب ابن سعد بن تیمہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

امیر المؤمنین ہارون نے انہیں مدینہ منورہ کا قاضی بنایا وہاں سے معزول کر کے مکہ معظمہ کا قاضی بنادیا

دوبارہ معزول کر کے مدینہ منورہ کا قاضی بنایا تھا پھر معزول کر دیا تو امیر المؤمنین کے پاس چلے گئے اور انہی کے ساتھ رہے ہارون رہے گئے تو وہ بھی ساتھ گئے ۱۸۹ھ میں رہے ہی میں ان کی وفات ہوئی۔
عبداللہ بن محمد کی کنیت ابو محمد تھی قلیل الحدیث تھے۔

ابن ابی ثابت الاعرج..... نام عبدالعزیز بن عمران بن عبدالعزیز بن عمرو بن عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ تھا ان کی والدہ امتہ الرحمن بنت حفص بن عمر ابن عبدالرحمن بن عوف تھیں۔
عبدالعزیز بن عمران کے ہاں عبیدہ کمری پیدا ہوئیں ان کی والدہ امتہ الواحد بنت عامر بن معن بن عبد اللہ بن عاصم بن عدی بن الجعد بن العجلان تھیں۔
فطمہ و عبیدہ صغریٰ یہی نصیحہ تھیں۔ ان کی والدہ صعہ بنت عبداللہ بن ربیعہ بن ابی امیہ ابراہیم دام یحییٰ دام یحییٰ و امتہ الرحمن دام حفص دام البنین دام عمروان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔
برہ دام محمد ان دونوں کی والدہ حمیدہ بنت محمد بن بلال بن ابی بکر بن عبداللہ ابن عبداللہ بن عمر بن الخطاب تھیں۔

ابن الطویل..... نام محمد بن عبدالرحمن تھا عبدالرحمن الطویل بن طلحہ بن عبداللہ بن عثمان ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بنکے کعب بن سعد بن تیم نمرہ تھے قلیل الحدیث تھے۔

ابو ضمیرہ..... نام انس بن عیاض اللیشی تھا قبیلہ لیث میں سے تھے ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔

محمد بن معن..... ابن محمد بن معن النفاڑی کنیت ابو معن تھی ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ابراہیم بن جعفر..... ابن محمود بن عبداللہ بن محمد بن محمد بن سلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن محمد بن حارثہ اوس کے تھے ان کی والدہ کبلہ بنت السائب قیس عیلان کے بنی محارب بن خصفہ میں سے تھیں۔
ابراہیم بن جعفر کے ہاں یعقوب و اسماعیل و امامہ مختلف ام ولد سے پیدا ہوئے۔
ابراہیم بن جعفر کی کنیت ابو اسحاق تھی وفات ۱۹۱ھ میں ہوئی۔

زکریا بن منظور القرظی..... کنیت ابو یحییٰ تھی کانے تھے ابو حازم و عمر مولا غضرہ سے ملے تھے۔

معن بن عیسیٰ..... ابن معن کنیت ابو یحییٰ تھی اشجع کے آزاد کردہ غلام تھے مدینہ میں ریشم کا کپڑا بناتے ریشم خریدتے بننے کے لیے غلام تھے وہ خرید کر انہیں بتاتے تھے ۱۹۸ھ میں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی ثقہ و قیس الحدیث و قابل اعتماد تھے۔

محمد بن اسماعیل.. ابن مسلم بن ابی فدیہ کنیت ابو اسماعیل تھی بنی عدیل سے مولے تھے ۱۹۹ھ میں مدینہ

منورہ میں وفات ہوئی حمید الخراط و محمد بن اسحاق و عبدالرحمن ابن حرمہ و ضحاک بن عثمان و ربیعہ بن عثمان و یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی ہے کثیر الحدیث تھے مگر ان کی حدیث حجت نہیں۔

عبداللہ بن نافع الصائغ..... کنیت ابو محمد تھی بنی مخزوم کے مولیٰ تھے بڑی پابندے کے ساتھ مالک بن انس کے ساتھ رہتے تھے اور کسی کو ان پر مقدم نہیں کرتے تھے رمضان ۲۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی معن سے کم تھے۔

ابوبکر الاعشی..... نام عبدالحمید بن عبداللہ تھا عبداللہ بن ابی اویس بن عبداللہ بن ابی اویس ابن مالک بن عامر تھے ان کی والدہ مالک بن انس کی بہن تھی ابوبکر عربیت و قرأت روایت کے ماہر تھے یہ چیزیں انہوں نے نافع بن ابی نعیم و سیمان بن بلال وغیرہ سے حاصل کی تھیں۔

اسماعیل بن عبداللہ..... عبداللہ بن ابی اویس بن عبداللہ بن ابی اویس ابن مالک بن عامر تھے ان کی والدہ مالک بن انس کی بہن تھیں اسماعیل کی کنیت ابو عبداللہ تھی انہوں نے مالک بن انس اور اپنے والد اور کثیر بن عبداللہ و نافع بن ابی نعیم و دیگر مدینہ منورہ کے بڑے محدثین سے روایت کرتے ہیں ابوبکر الاعشی کے بھائی تھے۔

مطرف بن عبداللہ..... ابن یسار الیساری کنیت ابو مصعب تھی یسار قبیلہ اسلم کے ایک شخص کے مکاتب تھے عبداللہ بن ابی فروہ نے ان کی جانب سے بدل کتابت ادا کر دیا اور آزاد ہو گئے پھر وہ اور ان کے بیٹے عبداللہ بن ابی فروہ کے خاندان کے ساتھ اور ان کی دعوت میں ہو گئے مطرف بن مالک بن انس کے شاگردوں میں تھے ثقہ اور بہرے تھے ۲۲۰ھ کے شروع میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

عبدالعزیز بن عبداللہ..... ابن عمرو والا کبر بن اویس بن سعد الاکبر بن ابی سرح بن الحارث بن الحبیب بن جذیرہ ابن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی۔

عبداللہ بن نافع..... ابن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ ابن قیس ان کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام عصیمہ تھا۔

مصعب بن عبداللہ..... ابن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام ان کی والدہ امتہ البجاری بنت براہیم بن جعفر بن مصعب بن الزبیر بن العوام تھیں۔

عتیق بن یعقوب..... ابن صدیق بن موسیٰ بن عبداللہ بن زبیر بن العوام کنیت ابوبکر تھی ان کی والدہ حفصہ بنت عمر بن عتیق بن عامر بن عبداللہ بن ابن الزبیر تھیں حفصہ کے دادا عمر بن عتیق اور ان کے والد عتیق بن عامر بن زبیر میں قتل کر دئے گئے عتیق ابن یعقوب سوار قیہ میں رہنے لگے پھر مدینہ میں آکر وہیں رہنے لگے مالک بن انس

کے ساتھ رہے ان کی کتابیں مؤطا وغیرہ لکھیں عبداللہ بن عبدالعزیز العمری العابد کے اتھ رہا کرتے تھے اور شقیق ہمیشہ بہترین مسلمان رہے ۲۲۷ھ تا ۲۲۸ھ وفات ہوئی۔

عبدالجببار بن سعید..... ابن سلیمان بن نوفل بن مسحق بن عبداللہ بن مخزوم بن عامر بن لوی میں سے تھے ان کی والدہ بنت عثمان الزبیر بن الولید بن عثمان بن عفان تھیں یہی ان کی اور ان سب بھائیوں کی والدہ تھیں عبد الجبار امیر المؤمنین مامون کی جانب سے مدینہ منورہ کے قاضی تھے ان کے والد سعید بن سلیمان بن مہدی کی جانب سے مدینہ کے والی قضاء تھے عبد الجبار کے پاس احادیث تھیں اور ان سے سنی گئی وفات ۲۲۹ھ میں مدینہ میں ہوئی

ابو غزیہ..... نام محمد بن موکی تھا بنی مازن بن التجار میں سے تھے۔ نانیہال کی جانب سے اسامہ بن زید بن حارثہ اسلمی کی اولاد میں سے تھے۔ روایت و فتویٰ و فقہ میں علم و بصیرت رکھتے تھے عبید اللہ بن الحسن معلوی کی ولایت مدینہ کے زمانے میں مدینہ کے قاضی تھے یہ زمانہ امیر المؤمنین مامون کی خلافت کا زمانہ تھا۔

ابو مصعب..... نام احمد بن ابی بکر بن مصعب بن عبدالرحمن بن عوف تھا مالک بن انس سے سنان سے روایت کی فقہائے اہل مدینہ منورہ تھے ابو غزیہ کے بعد عبید اللہ بن الحسن کی جانب سے مدینہ منورہ کے قاضی رہے۔

یعقوب بن محمد..... ابن عیسیٰ بن عبد الملک بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف کنیت ابو یوسف تھی ان کے والد محمد بن عیسیٰ مدینہ کے بلند مرتبہ اور اہل مروت میں سے تھے جسیم و خوبصورت تھے یعقوب کثیر العلم تھے بکثرت احادیث سنی تھیں مالک بن انس کی صحبت نہیں پائی لیکن مالک کے بعد فقہا اور ان لوگوں کے راویوں اور ان کے علم سے ملے تھے حافظ حدیث تھے۔

محمد بن عبید اللہ..... ابن محمد بن ابی زید کنیت ابو ثابت تھی۔ عثمان بن عفان کے مولیٰ اور تاجر تھے انہوں نے مالک وغیرہ راویاں اہل مدینہ سے سنا تھا فاضل و برزیدہ تھے محرم ۲۲۷ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

ابراہیم بن حمزہ..... ابن محمد بن حمزہ بن مصعب بن الزبیر بن العوام ان کی والدہ خالدہ ابن الزبیر بن العوام کے خاندان سے تھیں ان کے والد کی والدہ ام ولد تھیں اور دادا کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔ ابراہیم کی کنیت ابو اسحاق تھی حمزہ بن مصعب اور ان کے بیٹے عمارہ بن حمزہ قدیر میں قتل کر دئے گئے۔

ابراہیم بن حمزہ نے مالک بن انس کی صحبت نہیں پائی عبد العزیز ابن محمد الدردادی اور عبد العزیز بن ابی حازم وغیرہ راویان اہل مدینہ سے سنا تھا ثقہ اور حدیث میں نہایت صادق تھے۔ ربذہ میں اکثر گھر ٹھہرتے تھے اور وہاں اس میں تجارت کرتے تھے عیدین کے موقع پر مدینہ میں حاضر ہوتے۔

عبد الملک بن عبد العزیز..... ابن عبد اللہ بن ابی سلمہ الماشون، کنیت ابو مروان تھی مالک بن انس کے

شاگرد تھے صاحب فقہ و روایت تھے۔

حضور اکرم ﷺ کے وہ صحابہ جو مکہ معظمہ میں مقیم ہو گئے تھے

ابوسبرہ بن ابی رہم..... ابن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن ۷ مر ابن لونی ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی تھیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابوسبرہ کے علاوہ مہاجرین اہل بدر میں سے ہم کسی کو نہیں جانتے جو نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد مکہ معظمہ واپس آکر وہاں مقیم ہو گئے تھے اور انکا یہ فعل مسلمانوں نے پسند نہ کیا ان کے لڑکے انکار کرتے تھے اور اس کی تردید کرتے تھے کہ مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد واپس آکر اس میں مقیم ہو گئے اس کے ذر سے وہ لوگ ناراض ہوتے تھے۔ ابوسبرہ بن ابی رہم کی وفات عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی۔

عیاش بن ابی ربیعہ..... ابن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ان کی والدہ اسماء بنت مخزوم بن حنظل بن ابیر بن نہشل بن دارم بنی تمیم میں سے تھیں ابو جہل بن ہشام کے اخیانی بھائی تھے۔ عیاش مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی وفات تک مدینہ منورہ میں ہی رہے بعد کو شام چلے گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا واپس آکر مکہ مکرمہ میں وفات تک مقیم رہے۔ لیکن ان کے بیٹے عبداللہ بن عیاش وفات تک مدینہ منورہ ہی میں رہے۔

عبداللہ بن ابی ربیعہ..... ابن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ان کی والدہ اسماء بنت مخزوم بن حنظل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھیں زمانہ جاہلیت میں عبداللہ کا نام بحیر تھا وہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا مگر بن الخطاب نے انہیں والی یمن بنایا تھا۔

حارث بن ہشام..... ابن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ان کی والدہ اسماء بنت مخزوم بن حنظل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھیں۔ حارث بن ہشام فتح مکہ مکرمہ کے دن اسلام لائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک مکہ معظمہ ہی میں رہے۔ ابو بکر الصدیق کی خلافت میں شام گئے۔ جنگِ خیبر و اجنادین میں شریک ہوئے ۱۸ھ میں عمر بن خطاب کی خلافت کے دور میں عمواس کے طاعون میں وفات پائی۔

عکرمہ بن ابی جہل..... ابو جہل کا نام عمرو بن ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا ان کی والدہ ام مجالدہ بنت یربوع بنی ہلال بن عامر کی تھیں۔

مختصر احوال..... عکرمہ فتح مکہ کے دن اسلام لانے اور مکے میں مقیم رہے حجتہ الوداع ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں قبیلہ ہوازن پر عامل بنایا تھا کہ وہ ان سے زکوٰۃ وصول کریں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس زمانے میں وہ تباہ میں تھے پھر مجاہدین بن کر شام چلے گئے ابو بکر بن الصدیق کی خلافت میں جنگِ اجنادین میں شہید ہو گئے

عبداللہ بن السائب..... ابن ابی السائب بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کنیت ابو عبد الرحمن تھی ان کی والدہ رملہ بنت مروہ ذی البردین بنی ہلال بن صعصعہ میں سے تھیں۔

مختصر احوال..... عبداللہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور مکے ہی میں مقیم رہے عبداللہ بن الزبیر کے زمانے میں وہیں ان کی وفات ہوئی۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس کو دیکھا کہ جب وہ عبداللہ بن السائب کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ ان سے فارغ ہو کر کھڑے ہو گئے تو ابن عباس کھڑے ہوئے ان کے پاس ٹھہرے دعا کی اور پھر واپس ہوئے۔

مجاہد سے مروی ہے کہ ہم چار کا ذکر لوگوں سے فخر یہ کرتے تھے اپنے فقیہ گو موزن اور قاری کا ہمارے فقیہ ابن عباس تھے موزن ابو مخدرہ قاری عبداللہ بن السائب اور قصہ گو عبید بن عمیر تھے۔

خالد بن العاص..... ابن ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم ان کی والدہ عاتکہ بنت الولید ابن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔ عکرمہ بن خالد اور الحارث بن خالد شاعران کے فرزند تھے خالد بن العاص فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور وہیں مقیم رہے۔ ان کی بقیہ اولاد ہے۔ خالد بن العاص والی مکہ معظمہ ہوئے تھے۔ عطاء سے مروی ہے کہ میں نے ابو مخدرہ کو دیکھا کہ جب تک خالد بن العاص کو دروازہ مسجد میں داخل نہ ہوتے دیکھ لیتے اس وقت تک اذان کہتے تھے۔

قیس بن السائب..... مجاہد کے مولیٰ کو آزاد کیا تھا۔

مجاہد سے مروی ہے کہ یہ آیت میرے آقا قیس بن السائب کے بارے میں نازل ہوئی وَعَلَى الَّذِينَ يَطِيقُونَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ (اور ان لوگوں پر جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے ایک مسکین کی خوراک فدیہ ہے انہوں نے روزہ ترک کیا اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا۔

عتاب بن اسید..... ابن ابی العیض بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ اروئی بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔

فتح مکہ پر اسلام لائے رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لے گئے تو عتاب بن اسید کو مکے پر عامل بنایا جو لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے ان سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کن لوگوں پر عامل بنایا ہے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ میں نے تمہیں اہل اللہ (اللہ والوں) پر عامل بنایا ہے۔

اس سال عتاب نے لوگوں کے لئے حج کا انتظام کیا ہجرت کا اٹھواں سال تھا رسول اللہ ﷺ کی وفات تک عتاب بن اسید عامل مکہ تھے۔

خالد بن اسید..... ابن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور وہیں مقیم رہے عتاب بن اسید کے بھائی تھے۔

حکم بن ابی العاص..... ابن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ رقیہ بنت الحارث بن عبید بن عمر ابن مخزوم تھیں فتح مکہ پر اسلام لائے اور عثمان بن عفان کی خلافت تک وہیں مقیم رہے عثمان نے باا یا تو مدینہ منورہ چلے گئے اور وہیں ان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ مردان بن حکم کے والد اور عثمان بن عفان کے چچا تھے۔

رقبہ بن الحارث..... ابن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ خدیجہ یا امامہ بنت عیاض بن رافع خزاعہ کی تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ عقبہ بن الحارث سے سنا کہ میں نے ام یحییٰ بنت ابی وہب سے نکاح کیا ایک حبشی عورت آئی اور دعویٰ کیا کہ اس نے ہم دونوں کو دودھ پالا ہے میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا عرض کی کہ کیا وہ جھوٹی ہے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے اور جو کہنا تھا وہ کہہ دیا تم اسے اپنے آپ سے جدا کر دو۔

عثمان بن طلحہ..... ابن ابی طلحہ ابی طلحہ کا نام عبداللہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار ابن قصی تھا ان کی والدہ سلافہ الصغریٰ بنت سعد بن الشہید انصار میں سے تھیں۔ محمد بن عمر نے کہا کہ عثمان مکہ واپس آ کر مقیم ہو گئے معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت کے ابتدائی دور میں وہیں ان کی وفات ہوئی۔

شبیہ الحاحب..... ابن عثمان بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی ان کی والدہ ام جمیل بنت عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن الدار بن قصی تھیں۔ شبیہ قریش کے ہمراہ قبیلہ ہوازن کے پاس حنین چلے گئے اور وہیں اسلام لائے شبیہ ہی صغیر بنت شبیہ کے والد تھے یزید بن معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے۔

نضر بن الحارث..... ابن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن الدار بن قصی کنیت ابو الحارث تھی ان کی والدہ حارث بن عثمان بن عبدالدار بن قصی کی بیٹی تھیں۔

حنین میں اسلام لائے رسول اللہ ﷺ نے انہیں حنین کے مال غنیمت میں سے سواونٹ دے دیے تھے ان کے بھائی نضر بن الحارث کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے علی بن ابی طالب نے بدر ہی کے دن صفراء میں بہادری کے ساتھ قتل کر دیا تھا۔

نضیر کی اولاد میں محمد بن المرتفع بن النضیر تھے جن سے سفیان بن عیینہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابو السنا بل بن بعلک ابن الحارث بن السباق بن عبدالدار بن قصی ان کی والدہ عمرہ بنت اوس ابن ابی عمرو بنی عذرہ میں سے تھیں سبیحہ بن الحارث الاسمیہ ان کی بی بی تھیں۔

صفوان بن امیہ ابن خلف بن وہب بن حذافہ بن جح بن عمرو بن مصعب بن کعب بن لوی کنیت ابو وہب تھی ان کی والدہ صفیہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جح تھیں۔
صفوان بن حنین میں اسلام لائے رسول اللہ ﷺ نے انہیں حنین کے مال غنیمت سے پچاس اونٹ دیئے۔

آنحضرت ﷺ سے محبت ہو گئی صفوان بن امیہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال عطا فرمایا آپ ﷺ میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت تھے پھر اتنا فرمایا کہ آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔
محمد بن نے کہا کہ صفوان بن امیہ سے کہا گیا کہ اس کا اسلام نہیں جو ہجرت نہ کرے وہ مدینے گئے اور اس کی اطلاع دی فرمایا کہ اے ابو وہب جب تم نے مکے کی ریگستانی زمین کی طرف لوٹے تھے تو میں نے تمہارے خلاف ارادہ کیا تھا۔
ہجرت کے بعد وہ پھر مکے واپس آ گئے اور وہیں مقیم رہے جس وقت لوگ مکہ سے جنگ جمل کے لئے نکلے ان کی وفات ہوئی یہ شوال ۳۶ھ میں ہوا۔ لوگوں کو جنگ جمل میں شریک ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔

ابو مخدرہ نام اوس بن معمر بن لوزان بن ربیعہ بن عوث بن سعد بن جح تھا ان کی والدہ خزاعیہ تھیں۔

نام ابن سعد نے کہا کہ ایک شخص کو ابو مخدرہ کا نسب بیان کرتے سنا کہ ان کا نام سمرہ بن عمیر بن لوزان بن وہب بن سعد بن جح تھا ان کا ایک حقیقی بھائی تھا جس کا نام اوس تھا اور جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔
ابو مخدرہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور مکے ہی میں مقیم رہے ہجرت نہیں کی۔

موزن بنی کا واقعہ زبیر بن المنذر بن ابی اسید الساعدی نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو ابو مخدرہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کا موزن بنوں کا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اذان کہا کرو وہ بلال کے ساتھ اذان کہا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینے واپس ہوئے تو ابو مخدرہ رہ گئے کہ مکہ میں اذان کہیں انہوں نے ہجرت نہیں کی۔
محمد بن عمر نے کہا کہ اب تک اذان مسجد حرام مکہ میں ان کے بیٹوں کے بیٹوں میں ورثہ چلی آتی ہے ابو مخدرہ کی وفات مکہ میں ۵۹ھ میں ہوئی۔

مطیع بن الاسود ابن حارث بن نعلہ بن عوف بن عبید بن عوث بن عدی بن کعب ان کی والدہ انیسہ بنت

امام ابن الفضل خزاعہ کی تھے اور عجماء (یعنی گونگی) تھیں مطہج فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔

عامر سے مروی ہے کہ عصاة قریش (یعنی جن کا عاصی منہی نافرمان تھا) میں سے فرمانبردار کے کوئی شخص نہیں پایا گیا جس کا نام عاصی (نافرمان) ہو اور رسول اللہ ﷺ نے مطہج رکھ دیا۔
محمد بن سعد نے کہا کہ مطہج کی وفات عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی۔

یونہم بن حزیفہ..... ابن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ان کی والدہ بشیرہ بنت عبد اللہ بن عدی بن کعب میں سے تھیں فتح مکہ میں اسلام لائے۔ عمر بن خطاب کی شہادت کے بعد ان کی وفات ہوئی

یوقافہ..... نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی تھا ان کی والدہ قتیلہ بنت اداہ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب تھیں۔

قبول اسلام..... اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے مکے میں داخل ہوئے مضمین ہو گئے اور مسجد میں بیٹھے تو ابو بکر آپ کے پاس ابو قحافہ کو لائے رسول اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ اے ابو بکر تم نے ان بوڑھے کو کیوں نہ چھوڑ دیا میں خود ہی ان کے پاس آتا عرض کیا کہ یا رسول اللہ انہیں زیادہ مناسب ہے کہ وہ آپ کے پاس آئیں بجائے اس کے کہ آپ اللہ کے پاس جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے آگے بٹھالیا دست مبارک ان کے سینے پر رکھا اور فرمایا کہ اے ابو قحافہ سلام قبول کرو تو سلامت رہو گے (ورنہ دوزخ میں جاؤ گے) وہ مشرف بہ اسلام ہوئے اور کلمہ شہادت پڑھ لیا جب نہیں رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچایا گیا تو سر اور ڈاڑھی کی یہ کیفیت تھی کہ شغامہ کے سفید درخت کی طرح معلوم ہوتی تھی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس بڑھاپے کے رنگ کو بدل دو اور اسے سیاہی سے بچاؤ۔

مہندی لگوانا..... امیر سے مروی ہے کہ یوم النسخ میں ابو قحافہ کو لایا گیا ان کا سر شغامہ معلوم ہوتا تھا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کو از دواج مطہرات کے پاس لے جاؤ (غالباً حضرت عائشہ کے پاس جو ابو قحافہ کی حقیقی پوتی تھیں) کہ بڑھاپے کے رنگ کو بدل دیں انہیں سیاہی سے (یعنی کالے خضاب سے) بچانا۔

عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ ابو قحافہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا ان کا سر شغامہ (سفید درخت معلوم ہوتا تھا چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا کہ بڑے میاں کا سر رنگ حنا سے بدل دو۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو قحافہ کی ڈاڑھی میری نظر میں ہے ایسی سرخ معلوم ہوتی تھی جیسے درخت مرغ کی چنگاری۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو قحافہ نے ہجرت نہیں کی مکے ہی میں رہے ابو بکر صدیق کی وفات ہوئی تو ابو قحافہ چھٹے حصے کے ان کے وارث ہوئے اس کو انہوں نے ابو بکر کی اولاد کو واپس کر دیا ابو قحافہ کی وفات مکے میں محرم ۱۲ھ میں ہوئی اس وقت ستانوے سال کے تھے۔

مہاجر بن قنفذ..... ابن عمیر بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ان کی والدہ ہند بنت ای رث بن مسروق بنی غنم بن مالک بن کنانہ میں سے تھیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے، مہاجر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

مطلب بن ابی وداعہ..... ابی وداعہ کا نام حارث بن ضمیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہضیس ابن کعب بن لوی تھا ان کی والدہ اروئی بنت الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ابن عبدمناف تھیں۔

سہیل بن عمرو..... ابن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ان کی والدہ حمی بنت قیس بن ضحیس خزاعہ میں سے تھیں۔

مختصر احوال..... سہیل بن عمرو اپنے شرک قائم ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حنین گئے پھر البحرانہ میں اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں غنائم حنین سے سوانٹ عطا فرمائے۔ سہیل نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہیں۔

ابن سعد بن ابی نضالہ الانصاری سے جو صحابی تھے مروی ہے کہ جن ایام میں ابوہرصدیق نے مجھے اور سہیل بن عمرو کو غازی بنایا تو میں اور وہ یہ ملک شام تک ساتھ رہے پھر میں نے سہیل سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں تھوڑی دیر کھڑا رہنا بھی اپنے متعلقین میں ساری عمر عبادت سے بہتر ہے۔ سہیل سے سنا کہ میں دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہوں گا جب تک کہ مجھے موت نہ آجائے اور میں مکہ مکرمہ کبھی واپس نہ جاؤں گا۔ ۸ھ کی وبا نے عمواس میں ملک شام میں وفات پا گئے کنیت ابو یزید تھی۔

عبداللہ بن السعدی..... سعدی کا نام عمرو بن واقد ان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل ابی عامر بن لوی تھا ان کی والدہ حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم کی بیٹی تھیں عبداللہ بن السعدی فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔

حویطب بن عبدالعزیٰ..... ابن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کنیت ابو محمد تھی ان کی والدہ زینب بنت علقمہ بن غزو ان بن یزوع ابن الحارث بن مناف تھیں حویطب بن عبدالعزیٰ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔

مختصر احوال..... منذر بن الجهم سے مروی ہے کہ حویطب بن عبدالعزیٰ العامری ایک سو بیس سال کی عمر کو اپنے ساتھ سال جاہلیت میں اور ساتھ سال اسلام میں رہے فتح مکہ کے دن اسلام لائے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین طائف میں حاضر ہوئے رسول اکرم ﷺ نے انہیں حنین کے مال غنیمت سے سوانٹ عطا فرمائے حویطب کی وفات

۵۴ھ میں معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ہوئی۔

ضرار بن الخطاب..... ابن مرواس بن کبیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب ابن فہر قریش کے شہ سوار اور شاعر تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور مکہ ہی میں مقیم رہے یمامہ گئے اور شہید ہو گئے۔

ابو عبد الرحمن الفہری..... میں نے ایک شخص سے سنا کہ ان کا نام کرز بن جابر تھا ابی عبد الرحمن الفہری سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے انہوں نے اس کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی ہے۔

عتبہ بن ابی لہب..... ابولہب کا نام عبد العزیٰ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھا ان کی والدہ ام جمیل بنت حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور مکہ ہی میں مقیم رہے ہجرت نہیں کی غزوہ حنین میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کاب تھے اس روز رسول اللہ ﷺ کے جواہل بیت آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے ان میں یہ بھی تھے۔ بنی ہاشم میں سے فتح مکہ کے بعد سوائے عتبہ و معتبہ فرزند ان ابولہب کے کسی نے مکہ میں قیام نہیں کیا۔

معتبہ بن ابی لہب..... ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ان کی والدہ ام جمیل بنت حرب بن امیہ تھیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ کاب حنین گئے اور اس روز رسول اللہ ﷺ کے جواہل بیت و صحابہ ثابت قدم رہے ان میں وہ بھی تھے اسی روز ان کی آنکھ زخمی ہوئی۔

یعلیٰ بن امیہ..... ابن ابی بن عبیدہ بن ہمام بن الحارث بن بلیر بن زید بن مالک بن حنظلہ ابن مالک بن زید بن مناتہ بن قسیم ان کی والدہ منیہ بنت جابر بن وہب بن نصیب ابن زید بن مالک بن الحارث بن عوف بن مازن بن منصور تھیں یعلیٰ بن امیہ بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے وہ خوف اور ان کی والدہ امیہ اور ان کے بھائی سلمہ بن امیہ اسلام لائے۔ یعلیٰ و سلمہ فرزند ان امیہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تبوک میں حاضر ہوئے یعلیٰ نے عمر سے روایت کی ہے۔

یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین و بدر میں تھا یہ میرا سب سے زیادہ قبول عمل تھا۔

حجیر بن ابی اہاب..... ابن عزیز بن قیس بن سوید بن ربیعہ بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن قسیم۔ تھے اور بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔

عمیر بن قناوہ..... ابن سعد بن عامر بن جندع بن لیث بن بکر بن عبدمنافہ بن کنانہ عبید بن عمیر اللیثی کے والد تھے۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ اسلام کیا ہے آپ نے اس کے طریقے بتائے حدیث طویل ہے۔

ابوعقرب..... نام خویلد بن خالد بن بحیر بن عمرو بن حماس بن عرتج بن بکر بن عبدمنافہ بن کنانہ تھا اسلام لائے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے ان کے بیٹے۔

عمرو بن ابی عقرب..... نبی کریم ﷺ کی صحبت پائی آپ کو دیکھا اور آپ سے روایت کی ابی نوفل بن ابی عقرب کے دادا تھے ابی نوفل کا نام معاویہ بن مسلم بن عمرو بن ابی عقرب تھا ابونوفل آخر تک بصرہ میں رہے اور ان سے بصرہ میں روایت کی

ابوالطفیل..... نام عامر بن واہلہ بن عبداللہ بن عمیر بن جابر بن حمیس بن جزء بن سعد بن لیث تھا۔

کلدہ بن حنبل..... صفوان بن امیہ کے اخیانی بھائی تھے۔

کلدہ بن حنبل سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن صفوان بن امیہ نے نبی کریم ﷺ کو میرے ہاتھ پیوسی اور ہرن کا بچہ اور کھیرے بھیجے نبی کریم ﷺ وادی کے بالائی حصے میں تھے میں اندر گیا نہ اجازت مانگی اور نہ سلام کیا نبی کریم ﷺ نے کہا کہ باہر جاؤ اور کہو کہ اسلام علیکم میں اندر آتا ہوں یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے ایک روایت اور بھی ہے مگر اس میں امیہ نے یہ نہیں کہا میں نے کلدہ سے سنا ہے۔

یسر بن صفوان..... ابن عمرو بن عویم بن صرمہ بن عبداللہ خزاعہ کے تھے انہیں کو نبی کریم ﷺ نے اسلام کی تحریری دعوت دی تھی۔

کرز بن علقمہ..... ابن ہلال بن جریرہ بن عبدنہم بن حلیل بن حیوہ بن سلول خزاعہ کے تھے۔

یہ وہی شخص ہیں جب نبی کریم ﷺ اور ابو بکر ہجرت کر کے مدینے کی طرف چلے تو آپ کے نقش قدم پر چلے اور اس غار تک پہنچ گئے جس میں آپ دونوں تھے اور کہا کہ نشان قدم یہاں تک ختم ہو گیا۔

یہ وہی شخص ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا قدم مبارک دیکھ کر کہا کہ یہ اسی قدم کا حصہ ہے جو مقام ابراہیم میں ہے یعنی قدم ابراہیم علیہ السلام کا۔

کرز نے بڑی عمر پائی فتح مکہ کے دن اسلام لائے معاویہ بن ابی سفیان نے عامل مکہ کو لکھا کہ اگر علقمہ زندہ ہوں تو ان سے کہو کہ علامات حرم بتادیں۔ انہوں نے بتادیئے وہی اب تک ان لوگوں کی علامات ہیں۔

تمیم بن اسد..... ابن سوید بن اسعد بن مشوع بن عبد بن جبر خزاعہ سے تھے اور شاعر تھے نبی کریم ﷺ نے انہیں فتح مکہ کے دن حرم کے بتوں کو توڑنے کا حکم دیا۔

اسود بن خلف سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن قرن کے پاس لوگوں سے بیعت لیتے دیکھا قرن وہ مصقلہ (میتل کرنے کا مقام) تھا جس کی طرف ابی ثمامہ کے مکانات کا پانی بہتا تھا اور جو ابن سمرہ کے مکان اور اس کے اطراف کے درمیان تھا اسود نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ مرد عورتیں بچے بوڑھے حاضر ہوئے اور اسلام پر کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ پر بیعت کر رہے تھے۔

بدیل بن ورقاء..... ابن عبد العزیٰ بن ربیعہ بن جرئی بن عامر بن مازن بن عدی بن عمرو ابن ربیعہ خزاعی تھے یہ وہی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسلام کی تحریری دعوت دی تھی۔

ابو شریح الکعبی..... نام خویلد بن صخر بن عبد العزیٰ بن معاویہ بن الخثرش بن عمرو بن زمان ابن عدی بن عمرو بن ربیعہ تھا خزاعی تھے زمان و مازن دونوں بھائی تھے۔

نافع بن عبد الحارث..... ابن حبالہ بن عمیر بن الحارث حارث ضبشان بن عبد عمرو بن عمرو بن لوی ابن مکان بن انصی تھے جو خزاعی تھے نافع بن عبد الحارث کے پر عمر بن خطاب کے والی تھے۔

علقمہ بن الغفواء..... ابن عبید بن عمرو بن زمان بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی تھے۔

محرش الکعبی..... بعض راوی انہیں محرش کہتے ہیں۔

عبد الرحمن بن صفوان..... عبد الرحمن بن صفوان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن میں نے کپڑے پہنے اور روانہ ہوا نبی کریم ﷺ جس وقت بیت اللہ سے برا آمد ہوئے تو میں قدم بوس ہوا میں نے عمر سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا کیا انہوں نے کہا کہ دو رکعت نماز پڑھی۔

لقیط بن صبرۃ العقیلی..... کے کے قریب رکیہ و جلدان کے گرد رہا کرتے تھے اور کثرت سے مکہ آ کر رہتے تھے۔

کیسان..... انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں برء العلیا کے پاس نماز پڑھائی عبد الرحمن بن کیسان نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ شنیہ العلیاء میں دن کی آخری دو نمازیں ظہر یا عصر میں سے ایک نماز ایک ہی چادر میں پڑھ رہے تھے جس کو آپ اس طرح اوڑھے ہوئے تھے کہ اس کا ایک کنارہ دوسرے ہاتھ پر ڈال دیا تھا۔

مسلم..... بنت مسلم نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا کہ عراب (کوا) فرمایا کہ تمہارا نام مسلم ہے۔

عبدالرحمن بن ابزی مولاؑ خزامہ..... عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزی نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضرت ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو تکبیر نہیں کہتے تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابزی کے کے گورنر تھے نافع بن الحارث جب عمر بن خطاب کے پاس روانہ ہوئے تو انہیں اپنا جان نشین بنا گئے تھے۔

اہل مکہ کا وہ پہلا طبقہ جس نے عمر بن خطابؓ سے روایت کی

علی بن ماجدۃ السہمی..... ماجدہ کے والد تھے ابو بکر و عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔

عبید بن عمیر..... ابن قتادہ اللیشی کنیت ابو عامر تھی ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

ابو خلف مولاؑ بنی نجح نے ایک حدیث عائشہ سے روایت کی ہے جس میں عبید بن عمیر کا ذکر ہے ان کی کنیت ابو عامر تھی۔

پہلے قصہ گو..... ثابت سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب کے زمانے میں سب سے پہلے جس نے قصہ بیان کیا وہ عبید بن عمیر تھے۔

کسی نے عطاء سے کہا کہ جن لوگوں نے قصہ بیان کیا ان میں سے سب سے پہلے کون ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عبید بن عمیر۔

عطاء سے مروی ہے کہ میں اور عبید بن عمیر عائشہ کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ یہ کون ہیں۔ عرض کیا کہ میں عبید بن عمیر ہوں فرمایا کہ اہل مکہ کے قصہ گو عرض کیا کہ جی ہاں فرمایا کہ کئی کرو کیوں کہ ذکر کا ثواب کہیں زیادہ ہے عبدالواحد بن ایمن سے مروی ہے کہ میں نے عبید بن عمیر کو دیکھا کہ سر کے بال ان کی گدی تک یا اس کے قریب تک تھے۔

عبدالواحد بن ایمن سے مروی ہے کہ میں نے عبید بن عمیر کو دیکھا کہ ڈاڑھی زرد تھی۔

ابو سلمہ بن سفیان..... ابن عبدالاسد الخزومی ان کی والدہ ام جمیل بنت المغیرہ بن ابی العاص ابن امیہ تھیں انہوں نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔

حارث بن عبد اللہ..... ابن ابی ربیعہ بن المغیرہ ان کی والدہ ام ولد تھیں قلیل الحدیث تھے۔

نافع بن علقمہ

عبد اللہ بن ابی عمار..... جو قریش سے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے عمر بن خطاب کو ایسی جگہ نماز پڑھتے دیکھا جہاں لوگوں میں آسیب کا خطرہ تھا قلیل الحدیث تھے۔

سباع بن ثابت..... بنی زہرہ کے حلیف تھے عمر سے روایت کی ہے قلیل الحدیث تھے۔

ہشام بن خالد الکعبی..... خزاعہ کے قبیلے سے تھے اور قلیل الحدیث تھے انہوں نے عمر سے سنا ثبوت لفت کے پیچھے قریہ میں رہتے تھے ان کے والد خالد الاشعر اور کرز بن جابر انصاری فتح مکہ کے دن شہید کر دیئے گئے۔ یہ دونوں راستہ بھول گئے تھے مشرکین کا ایک لشکر ملا جس نے ان لوگوں کو قتل کر دیا یہی ان حزام بن ہشام کے والد تھے جن سے عبد اللہ بن مسلمہ بن تغلب اور ابوالضر ہاشم بن القاسم اور محمد بن عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن صفوان..... ابن امیہ بن خلف انہوں نے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔

سعید بن الحویرث..... قلیل الحدیث تھے۔

خیثم..... قارہ کے ایک شخص تھے عبد اللہ بن عثمان بن خیثم سے روایت کی ہے۔

قبیلہ قارہ کے ایک شخص خیثم سے مروی ہے کہ سعید نے کہا کہ وہ ابن خیثم کے دادا تھے انہوں نے کہا عمر بن خطاب آئے جو لوگوں کو مروی پہاڑ کے پاس زمین دے رہے تھے۔ میں نے کہا کہ امیر المؤمنین مجھے بھی زمین دیجئے جو میرا اور میری اولاد کا مکان ہو۔ عمر نے انکار کیا اور کہا کہ وہ اللہ کا حرم ہے اس میں وہاں کارہنے والا اور ہاہر کارہنے والا برابر ہے۔

مجاہد بن جبر..... ان کی کنیت ابوالحجاج تھی قیس بن السائب انجووی کے مولیٰ تھے۔

مجاہد سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا سائب کی جو نابینا تھے رہبری کرتا تھا وہ کہتے کہ اے مجاہد کیا آفتاب ڈھل گیا میں ہاں کہتا تو وہ اٹھ کر ظہر کی نماز پڑھتے۔

ابراہیم بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ مجاہد کی کنیت ابوالحجاج تھی۔

فضل بن میمون سے مروی ہے کہ میں نے مجاہد کو کہتے سنا کہ میں نے قرآن کے تیس دور ابن عباس سے

کئے ہیں۔

عادات و لباس..... فطر سے مروی ہے کہ میں نے مجاہد کو دیکھا کہ سر اور ڈاڑھی سفید تھی۔

قرہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے مجاہد کو دیکھا کہ سر اور ڈاڑھی سفید تھی

لیث سے مروی ہے کہ عطاء اور طاؤس اور مجاہد انگوٹھی نہیں پہنتے تھے۔

اعمش سے مروی ہے کہ میں جب مجاہد کو دیکھتا تو خیال کرتا تھا کہ وہ ایسے خربندج (اصفہ نمبر ۴۳۰) ہیں جس کا گدھا کھو گیا ہو اور وہ فکر میں ہیں۔

مجاہد سے مروی ہے کہ میں نے اعمش سے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ جو مجاہد کی تفسیر سے پرہیز کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ لوگ سمجھتے تھے کہ مجاہد اہل کتاب سے پوچھتے ہیں دوسری روایت میں ہے کہ وہ لوگ سمجھتے تھے کہ مجاہد جابر کی کتاب سے روایت کرتے ہیں۔

وفات..... مجاہد کے بعض شاگردوں سے مروی ہے کہ مجاہد کی وفات بجدے کی حالت میں ہوئی۔

سیف بن سلیمان سے مروی ہے کہ مجاہد کی وفات کے میں ۱۰۲ھ میں ہوئی۔

ابن جریج سے مروی ہے کہ مجاہد کی وفات کے دن تراسی سال کی عمر کو پہنچ گئے تھے۔

فضل بن دکین سے مروی ہے کہ مجاہد کی وفات ۱۰۲ھ بجدے کی حالت میں ہوئی۔

یحییٰ بن سعید القطان سے مروی ہے کہ مجاہد وفات ۱۰۲ھ میں ہوئی فقیہ عالم ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔

عطاء بن ابی رباح..... ابی رباح کا نام اسلم تھا عطاء الجند کے جوہن کے دیہات میں سے تھا غیر خالص عربوں میں سے تھے کے میں پیدا ہوئے اور ابو میسرہ بن ابی خثیم الفہری کے خاندان کے مولیٰ تھے۔

مختلف احوال..... عطاء سے مروی ہے کہ میری اتنی عمر تھی کہ قتل عثمان کو سمجھتا تھا۔

عبد الملک سے مروی ہے کہ عطاء کی کنیت ابو محمد تھی۔

عطاء سے مروی ہے کہ وہ قرآن کی تعلیم دیتے تھے لوگوں نے کہا کہ وہ ثقہ و عالم و فقیہ و کثیر الحدیث تھے۔

علمی مرتبہ..... اسلم المنقری سے مروی ہے کہ میں ابو جعفر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ عطاء بن ابی رباح ان کے

پاس سے گزرے کہنے لگے کہ روئے زمین پر عطاء بن رباح سے زیادہ مسائل حج کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔

بسام الصیرفی سے مروی ہے کہ کسی نے ابو جعفر کے پاس مسائل حج کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ روئے زمین پر عطاء بن ابی رباح سے زیادہ مسائل حج کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔
قنادہ سے مروی ہے کہ عطاء سب سے زیادہ مسائل حج کا علم رکھتے تھے۔

اسلم المنقری سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ ابو محمد کہاں ہیں؟ لوگوں نے سعید بن جبیر کی طرف اشارہ کیا پھر اس نے کہا کہ ابو محمد کہاں ہیں؟ سعید نے کہا کہ اس جگہ عطاء کے ہوتے ہوئے ہمارے لئے کچھ نہیں ہے۔

سلسلہ سے مروی ہے کہ ان تین شخصوں عطاء و طاؤس و مجاہد کے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو اس علم سے صرف خدا کی خوشنودی چاہتا ہو۔

اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ عطاء کلام کرتے تھے جب ان سے مسئلہ دریافت کیا جاتا (تو ان کے علم کی یہ حالت تھی) گویا (منجانب اللہ) ان کی تائید کی جاتی تھی۔

یعقوب بن عطاء سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد کو کوئی چیز اس قدر یاد کرتے نہیں دیکھا جس قدر خرید و فروخت کے مسائل کو یاد کرتے تھے۔

محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے بہتر کوئی مفتی نہیں دیکھا، ان کی مجلس میں صرف اللہ ہی کا ذکر ہوتا تھا جس کا سلسلہ نہ ختم ہوتا اور لوگ بھی اسی میں مشغول رہتے تھے اگر وہ کلام کرتے یا ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو اچھا جواب دیتے تھے۔

معاذ بن سعید الاعمور سے مروی ہے کہ ہم لوگ عطاء کے پاس تھے ایک شخص کوئی حدیث بیان کی دوسرے شخص نے درمیان سے اسے کاٹ دیا عطاء ناراض ہوئے اور کہا کہ یہ کیسے اخلاق ہیں اور یہ کیسی طبعیتیں ہیں، واللہ ایک شخص ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہے جو میں اس سے زیادہ جانتا ہوں اور اکثر تو وہ اسے مجھ سے سنے ہوئے ہوتا ہے مگر میں اس کے آگے خاموش ہو جاتا ہوں اور اسے یہ یقین کراتا ہوں کہ گویا میں نے اس کے قبل اسے نہیں سنا۔

عمرو بن عاصم نے کہا کہ میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن المبارک سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں اپنا جوتانہ اتاروں گا جب تک کہ مہدی (راوی حدیث) کے پاس جا کر اس کو ان سے نہ سن لوں۔

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے اور ایک اور شخص نے حج کیا میں عطاء بن ابی رباح کے پاس آیا کہ ان سے کوئی مسئلہ دریافت کروں، ان کے پاس بیٹھ گیا، ایک صبحی حنا کا خضاب لگا رہا تھا ان کے پاس گورنر مکہ کا قاصد آیا اور اس نے انہیں اٹھا دیا میں پلٹ کر ان کے پاس نہیں آیا۔

ابن جریج سے مروی ہے کہ عطاء جب کچھ بیان کرتے تو میں پوچھتا کہ یہ علم ہے یا آپ کی رائے؟ اگر وہ مقتول ہوتا تو علم کہتے اور اگر ان کی رائے ہوتی تو رائے کہتے۔

ایمان و اعمال عبد الرحمن سے مروی ہے کہ واللہ تمام اہل زمین کے ایمان کو میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

کے برابر نہیں سمجھتا اور میں اہل مکہ کے ایمان کو عطاء کے ایمان کے برابر نہیں سمجھتا۔

عطاء سے مروی ہے کہ اپنے مردہ والدین کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے اور وفات تک اسے ادا کرتے

رہے۔ ابو معاویہ انصاری سے مروی ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدے کا نشان دیکھا۔ فھر سے مروی ہے کہ میں نے عطا کو دیکھا کہ ڈاڑھی میں زرد خضاب کرتے تھے۔

بعض اہل علم سے مروی ہے کہ عطاء کالے، کانے، چھٹی ناک والے، گنچے اور لنگڑے تھے، اس کے بعد نابینا ہو گئے تھے، اہل مکہ کا فتویٰ ان کے اور مجاہد کے زمانے میں انہیں دونوں کے پاس تھا اور اس کا اکثر حصہ سوط، کے پاس تھا۔

محمد بن عمرو سے مروی ہے کہ عطاء کی وفات مکہ میں ۱۱۵ھ میں ہوئی۔
ابو اسحاق سے مروی ہے کہ عطاء کی وفات ۱۱۴ھ میں ہوئی، جب میمون کو ان کی خبر مرگ پہنچی تو کہا کہ انہوں نے اپنے بعد کوئی اپنے جیسا نہیں چھوڑا۔

یوسف بن ماکہ..... انہوں نے اپنی والدہ سے جن کا نام مسیکہ تھا روایت کی ہے۔
ابن جریر سے مروی ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ یہ یوسف بن ماکہ ہے جو موت کی تمنا کرتے ہیں، انہوں نے اس کی مذمت کی اور کہا کہ انہیں کیا معلوم کہ موت سے کیسا واسطہ پڑیگا۔

وفات ام یوسف بنت ماکہ سے مروی ہے کہ جب یوسف کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ انہیں ان کے کپڑوں میں کفن دیا جائے، انہیں کپڑوں میں وہ جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے اور یہ وصیت کی کہ ان کے چہرے پر اور اس کپڑے پر جو جنازے پر ڈالا جائے حنوط (عطریت) نہ لگائیں اور کہا کہ میرے دونوں پاؤں کسی عمدے سے باندھ دیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ یوسف بن ماکہ کی وفات ۱۱۳ھ میں ہوئی، میں نے کسی اور سے سنا کہ ان کی وفات ۱۱۴ھ میں ہوئی، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

مقسّم عبد اللہ بن عباس کے صحبت یافتہ اور عبد اللہ بن الحارث بن نوفل ابن الحارث بن عبد المطلب کے آزاد کردہ غلام تھے، کنیت ابو القاسم تھی، ابن عباس کے ساتھ رہے اور ان سے روایت کی ہے، بعض لوگ ابن عباس کے ساتھ رہنے اور خدمت کرنے کی وجہ سے انہیں ابن عباس کا آزاد کردہ غلام کہتے تھے حالانکہ وہ عبد اللہ بن الحارث ہی کے مولیٰ تھے، سب نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ان کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی، کثیر الحدیث وضعیف تھے۔

عبد اللہ بن خالد ابن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف، ان کی والدہ ریہہ بنت عبد اللہ بن خزاعی بن اسید ثقیف کی تھی۔

اولاد کی تفصیل..... عبد اللہ بن خالد کے ہاں خالد و امیہ و عبد الرحمن پیدا ہوئے، ان سب کی والدہ ام حجیر بنت شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار ابن قصی تھیں۔ عثمان بن عبد اللہ، ان کی والدہ ام سعید بنت عثمان بن عفان تھیں۔ عبد العزیز و عبد الملک، ان دونوں کی والدہ ام حبیبہ بنت جبیر بن مطعم بن عدی بن

نوفل بن عبد مناف تھیں۔

عمران بن عبد اللہ و عمرو و قاسم و ام عمرو و زینب، ان سب کی والدہ سریہ بنت عبد عمرو حصین بن حزیفہ بن بدر الفزاری تھیں۔

محمد و حصین و مخارق و ام عبد العزیز و ام عبد الملک و ام محمد و مریم، ان سب کی والدہ مدیکہ بنت لخصین بن عبد یغث بن الازرق قبیلہ مراد کی تھی۔

ابو عثمان بن عبد اللہ ایک ام ولد سے تھے اور حارث بن عبد اللہ ایک ام ولد سے، عبد اللہ بن زلد قبیلہ احدیث تھے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ..... ابن عبد الرحمن بن سابط بن ابی حمیضہ بن عمرو بن اہیب بن حذافہ بن جحج، اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ۱۱۸ھ میں ہوئی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

عبد اللہ بن عبید اللہ ابن عبد اللہ بن ابی ملیکہ بن عبد اللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن (سعد بن) تیم ابن مرہ، ان کی والدہ میمونہ بنت الولید بن ابی الحسین بن الحارث بن عامر بن نوفل ابن عبد مناف تھیں، ابی مدیکہ کا نام زبیر تھا عبد اللہ بن عبید اللہ کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

قاضی بننا..... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ مجھے ابن زبیر نے قاضی بنایا تھا۔

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ابن زبیر نے مجھے طائف کا قاضی بنا کر بھیجا، میں نے ابن عباس سے کہا کہ انہوں نے مجھے قضاء طائف پر مامور کر کے بھیجا ہے مگر مجھے آپ سے مسائل قضا پوچھے بغیر چ رہ نہیں انہوں نے مجھ سے کہا کہ اچھا تمہیں جو معاملہ پیش آئے مجھ سے دریافت کر لینا۔ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ میں طائف میں قاضی تھا۔

نافع بن عمرو سے مروی ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ رمضان کی تراویح میں قاریوں کی قرأت کو گراں سمجھتے تھے، مجھ سے کہا کہ میں تو تراویح کی ایک رکعت میں سورۃ ملائکہ پڑھتا تھا مگر کسی نے اس کی شکایت نہیں کی۔ محمد بن عمرو نے کہا کہ عبد اللہ بن السائب کے بعد ابن ابی ملیکہ رمضان میں مکہ میں لوگوں کو تراویح پڑھاتے تھے۔

وفات..... ابن ابی ملیکہ کی وفات مکہ میں ۱۱۷ھ میں ہوئی، انہوں نے ابن عباس و عائشہ ابن الزبیر و عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہیں، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

ابو بکر بن عبید اللہ ابن عبد اللہ بن ابی ملیکہ بن عبد اللہ بن جدعان، ان کی والدہ میمونہ بنت الولید ابن ابی حصین بن الحارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھیں۔

ابو بکر بن عبید اللہ کے ہاں عبد الرحمن پیدا ہوئے ان کی والدہ عونہ بنت مصعب ابن عبد الرحمن بن عوف بن

عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ تھیں، انہوں نے ابو بکر سے روایت کی ہے، قلیل الحدیث تھے۔

ابو یزید..... عبید اللہ بن ابی یزید کے والد تھے، ان سے ان کے فرزند نے روایت کی ہے۔

ابو نوح ثقیف کے موٹی اور عبد اللہ بن ابی نوح کے والد تھے، ابی نوح کا نام یسار تھا، قلیل الحدیث تھے۔
واقعی نے کہا کہ ان کی وفات ۱۰۹ھ میں ہوئی۔

عبد اللہ بن عبید..... داؤد العطاء سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر اہل مکہ میں سے سے زیادہ فصیح تھے
ایک ایسے شخص سے مروی ہے جو عبد اللہ بن عبید بن عمیر کی بیماری میں ان کے پاس تھے کہ ان سے کہا گیا
کہ آپ کا جی کیا چاہتا ہے تو انہوں نے کہا کہ میرا جی صرف ایسے ماہر قاری کو چاہتا ہے جو میرے پاس قرأت کرے۔
محمد بن عمرو نے کہا کہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر کی وفات مکہ مکرمہ میں ۱۱۳ھ میں ہوئی، ثقہ و صالح تھے، ان
کی احادیث ہیں۔

عمرو بن عبد اللہ... ابن صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جحجیح، ان کی والدہ بنت مطیع بن
شریح بن عامر بن عوف بن ابی بکر بن کلاب تھیں، ان سے عمرو بن دینار و زہری نے روایت کی ہے، قلیل الحدیث تھے
صفوان بن عبد اللہ..... ابن صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جحجیح، ان کی والدہ حقہ بنت
وہب بن امیہ ابن الصلت النخعی تھیں،
صفوان بن عبد اللہ بن صفوان کے یہاں عبد اللہ و آمنہ پیدا ہوئیں، ان کی والدہ ام الحکم بنت امیہ بن
صفوان تھی۔ زہری نے ان سے روایت کی ہے، قلیل الحدیث تھے۔

یحییٰ بن حکیم... ابن صفوان بن امیر بن خلف، ان کی والدہ ابی بن خلف کی بیٹی تھیں۔
یحییٰ بن حکیم کے ہاں شریل پیدا ہوئے، ان کی والدہ حیینہ بنت ہندہ ابن اخیل تھی۔
یحییٰ بن حکیم، یزید بن معاویہ کی جانب سے والی مکہ تھے ان سے روایت بھی کی گئی ہے۔

عکرمہ بن خالد..... ابن العاص بن ہشام بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم، ان کی والدہ کلیب بن
حزن بن معاویہ بن خثاجہ بن عمرو بن عقیل کی بیٹی تھی۔
عکرمہ بن خالد کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے ان کی والدہ حفصہ بنت عبد اللہ بن کلیب بن حزن تھی، سیمان
دام سعید ایک ام ولد سے تھیں، ام عبد العزیز، ان کی والدہ جلالہ بنت عبد اللہ بن کلیب بن حزن تھی ثقہ تھے، ان کی
احادیث ہیں۔

محمد بن عباد..... ابن جعفر بن رفاعہ بنت امیہ بن عابد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم، ان کی والدہ زینب بنت

عبداللہ بن السائب بن ابی السائب المحزومی تھیں، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ہشام بن یحییٰ ابن ہشام بن العاص بن ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم، ان کی والدہ ام حکیم بنت ابی حبیب بن امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن المحزوم تھیں۔
ہشام بن یحییٰ کے ہاں یحییٰ و عبدالرحمن و اسماعیل پیدا ہوئے، ان سب کی والدہ ام حکیم بنت خالد بن ہشام بن العاص بن ہشام بن المغیرہ تھیں، ان کی احادیث ہیں۔

مسافع بن عبداللہ الاکبر ابن شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ، ابی طلحہ کا نام عبداللہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی تھا، ان کی والدہ ام ولد تھی۔

مسافع بن عبداللہ کے ہاں عبداللہ و مصعب و عبدالرحمن پیدا ہوئے، ان سب کی والدہ سعدہ بنت عبداللہ بن وہب بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی تھی، مسافع قلیل الحدیث تھے۔

عبدالحمید بن جبیر ابن شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ، ان کی والدہ ابی عمرو بن الجحج بن المرقع کی بیٹی تھی اور قبیلہ ازد کی شاخ غامد سے تھی۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ ہشام بن محمد السائب الکلمی نے بیان کیا ہے کہ جحج ابن المرقع بطور وفد کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔
عبدالحمید ثقہ و قلیل الحدیث تھے، ان سے ابن جریج و سفیان نے روایت کی ہے۔

عبدالرحمن بن طارق .. ابن علقمہ بن غنم بن خالد بن عریج بن جذیمہ بن سعد بن خوف بن الحارث بن عبدمناتہ بن کنانہ۔ عبدالرحمن قلیل الحدیث تھے۔

نافع بن مرزجس ثقہ و قلیل الحدیث تھے

مسلم بن یناق قلیل الحدیث تھے

ایاس بن خلیفہ البکری قلیل الحدیث تھے

ابو المنہال نام عبدالرحمن بن مطعم تھا، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ابو یحییٰ الاعرج نام صدع تھا، معاذ بن عضر، انصاری کے مولیٰ تھے ان کی احادیث ہیں۔

ابوالعباس الشاعر نام سائب بن فروخ تھا، بنی جذیمہ بن عدی بن الدیل بن بکر بن عبدمناتہ ابن کنانہ

کے آزا کہ وہ علام تھے، قلیل الحدیث تھے اور شاعر تھے، ابن الزبیر کے زمانے میں مکہ میں تھے مگر ان کا دل بنی امیہ کے ساتھ تھا۔

عطاء بن مینا ... ان سے کم روایات مروی ہیں۔

تیسرا طبقہ

امیہ بن عبد اللہ ابن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس، ان کی والدہ ام حجیر بنت شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزئی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی تھی، قلیل الحدیث تھے۔

ابراہیم بن ابی خدّاش ابن قتبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصی، ان کی والدہ صفیہ بنت اراکہ بنی الدیل کی تھی۔
ابراہیم بن ابی خدّاش کے ہاں عتبہ پیدا ہوئے، ان کی والدہ ہند بنت قیس ابن طارق سکا سک سے تھی، حمیر کے حلیف تھے۔

محمد بن المرتفع ... ابن النضر بن الحارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی، ان کی والدہ ام ولد تھی۔ محمد بن المرتفع کے ہاں ایک ام ولد سے جعفر پیدا ہوئے۔ محمد بن المرتفع ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ابن الرہین نضر بن الحارث بن کلدہ کی اولاد سے تھے جو غزوہ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔

قاسم بن ابی بزہ ... بعض اہل مکہ کے مولیٰ تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی وفات ۱۲۳ھ میں مکہ میں ہوئی، ثقہ و قلیل الحدیث تھے، محمد بن سعد بن ابی بزہ کی روایت کے مطابق نام نافع تھا۔

حسن بن مسلم ابن یناق، وفات طاؤس سے پہلے ہوئی، طاؤس کی وفات ۱۰۶ھ میں ہوئی۔
برز برادر حسن بن مسلم نے ایک شخص سے کہا کہ جب تم کوفہ آنا تو لیث بن ابی سلیم کو تنگ کرنا اور کہنا کہ ابن حسن مسلم کی کتاب واپس کر دیں، کیوں کہ وہ انہوں نے ان سے لی ہے، حسن بن مسلم ثقہ تھے، ان کی احادیث ہیں۔
عمر و بن دینار باذان کے مولیٰ تھے، عجمی تھے، عرب میں پیدا ہوئے۔

علماء کے قیف ... طاؤس سے مروی ہے کہ ابن دینار نے اپنا کان ہر عالم کے لئے قیف بنا دیا تھا۔
ابن طاؤس سے مروی ہے کہ مجھ سے والد نے کہا کہ جب تم مکہ آنا تو عمرو بن دینار ہی کے پاس رہنا کیونکہ ان کے دونوں کان علماء کے قیف تھے۔

سفیان نے کہا کہ عمر مسجد (حرم) میں آتا ترک نہ کرتے تھے حالانکہ انہیں گدھے پر سوار کر کے لایا جاتا تھا، میں نے انہیں اپنا ہج ہی پایا، کم عمری کی وجہ سے انہیں سوار نہیں کرا سکتا تھا، پھر ان کی سوار کرانے کی مجھ میں طاقت آگئی، ان کا مکان (حرم سے) دور تھا انکی صحیح ہمیں پورے معلوم نہ تھی۔

روایات لکھنا۔ ایوب کہتے ہیں کہ جو روایت مروی کی وجہ سے کسی سے روایت کی جاتی تھی تو میں انہیں آگاہ کرتا تھا کہتے تھے کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو آپ کے لئے لکھ دوں تو وہ کہتے تھے ہاں۔ سفیان نے کہا کہ عمرو بن دینار سے کہا گیا کہ سفیان آپ کی روایت لکھتے ہیں تو وہ کروٹ لیٹ گئے اور روئے، اور کہا کہ میں اسے منع کرتا ہوں جو میری روایت لکھے، سفیان نے کہا کہ پھر ہم نے ان سے کوئی روایت نہیں لکھی ہم تو یاد رکھتے ہیں۔

معمر سے مروی ہے کہ میں نے عمرو بن دینار کو کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ ہم سے رائے دریافت کرتے ہیں انہیں ہم آگاہ کرتے ہیں تو وہ اسے اس طرح لکھ لیتے ہیں کہ گویا وہ پتھر میں نقش ہیں، ممکن ہے کہ کل ہم اس سے رجوع کر لیں۔

احتیاط..... ایک شخص نے عمرو بن دینار سے کچھ دریافت کیا انہوں نے جواب نہیں دیا اس شخص نے کہا کہ اس کے متعلق میرے دل میں جو کچھ ہے لہذا مجھے جواب دیجئے، عمرو نے کہا واللہ تمہارے دل میں جس ابی قیس کے برابر (اعتراض و شبہ) ہوتا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میرے دل میں اس میں سے بال کے برابر بھی ہو۔

سفیان سے مروی ہے کہ عمرو بن دینار نے کہا کہ مجھ سیابن، ہشام نے کہا کہ میں آپ کے لئے وظیفہ جاری کر دوں کہ آپ لوگوں کو فتویٰ دیا کریں، میں نے کہا کہ میں اسے نہیں چاہتا۔

سفیان سے مروی ہے کہ عمرو معالی بیان کرتے تھے اور وہ فہم تھے۔ سفیان سے مروی ہے کہ میں نے ایوب کو کچھ روایتیں لکھ دیں اور ان کے متعلق عمرو بن دینار سے دریافت کیا۔ سفیان سے مروی ہے کہ عمرو خضاب نہیں لگاتے تھے۔

وفات..... فضل بن دکین سے مروی ہے کہ عمرو بن دینار کی وفات ۱۲۶ھ میں ہوئی، بلد حرام کے منتقل تھے، ان کی وفات کے بعد ابن ابی نجیح فتویٰ دیا کرتے تھے، عمرو ثقہ و شبث (حافظ) و کثیر الحدیث تھے۔

ابوالزبیر..... نام محمد بن مسلم بن تدریس تھا،

عطاء سے مروی ہے کہ ہم لوگ جابر بن عبد اللہ کے پاس رہتے تھے وہ ہم سے حدیث بیان کرتے، جب ہم ان کے پاس سے نکلتے تو باہم ان کی حدیث کا ذکر کرتے، ابوالزبیر ہم سب سے زیادہ حدیث یاد رکھتے تھے۔

مختصر حالات..... سفیان سے مروی ہے کہ ابوالزبیر خضاب نہیں لگاتے تھے۔

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ عطاء مجھے جابر کے آگے کر دیا کرتے تھے کہ میں لوگوں کے لئے حدیث دریافت

کیا کروں۔

ثقفہ و کثیر الحدیث تھے البتہ شعبہ نے انہیں کسی وجہ سے ترک کر دیا تھا، ان کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے کسی معاملہ میں ان کا کوئی فعل دیکھا تاہم دیگر لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

عبید اللہ بن ابی یزید..... خاندان قاضی کے مولیٰ تھے، بنی کنانہ کے ان لوگوں میں سے تھے جو بنی زہرہ کے حریف تھے، ابن جریج و سفیان بن عیینہ نے ان سے روایت کی ہے۔

سفیان نے کہا کہ میں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے کہا کہ آپ کس کے ساتھ ابن عباس کے پاس جاتے تھے تو انہوں نے کہا کہ عطاء اور عوام کے ساتھ، طاؤس خواص کے ساتھ جاتے تھے۔

سفیان نے کہا کہ میں ان سے پوچھتا کہ آپ نے ابن عباس کو کیا کام کرتے دیکھا اور کس حاست سے دیکھا، میں ان سے مسائل دریافت کرتا اور جو کچھ وہ چاہتے ان کے پاس لاتا۔

پرانے شیخ..... راوی نے کہا قبل اس کے کہ میں ابن جریج سے ملتا وہ ہم سے عبید اللہ کی حدیث بیان کرتے،

ہم ان سے ان کے بارے میں پوچھتے تو وہ کہتے کہ یہ پرانے شیخ تھے، اس سے ہمیں شبہ ہوتا کہ ان کی وفات ہو چکی۔

ایک مرتبہ میں مکہ میں کسی مکان کے دروازے پر اپنے کام میں مصروف تھا کہ ایک شخص کو کہتے سنا کہ ہمیں

عبید اللہ بن ابی یزید کے پاس لے چلو، میں نے کہا کہ کون عبید اللہ بن ابی یزید؟ اس نے کہا کہ اس مکان میں ایک شخص

ہیں جنہوں نے ابن عباس سے ملاقات کی ہے مگر وہ اس قدر کمزور ہو گئے ہیں کہ باہر نہیں نکل سکتے، میں نے کہا کہ کیا

میں تم لوگوں کے ساتھ ان کے پاس چل سکتا ہوں، ان لوگوں نے کہا ہاں۔

ہم انکے پاس گئے وہ لوگ ان سے مسائل پوچھنے لگے اور وہ ان لوگوں سے بیان کرنے لگے میں نے کہا

کہ میں انہیں وہ حدیثیں بتاؤں گا جو ابن جریج نے ان کی روایت سے ہم سے بیان کی ہیں وہ مجھ سے ان حدیثوں

کے متعلق بیان کرنے لگے۔

اس روز میں نے ان سے چند حدیثیں سنیں پھر ابن جریج کے پاس آیا اور پاس بیٹھ گیا انہوں نے حدیث

بیان کرنا شروع کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن ابی یزید نے یہ حدیث بیان کی، میں نے کہا

کہ عبید اللہ بن ابی یزید نے مجھ سے یہ بیان کیا بولے کہ تم بھی ان کے پاس جا پہنچے۔

راوی نے کہا پھر میں ان کی وفات تک مسلسل ان کے پاس آمد و رفت کرتا رہا۔

محمد بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا کہ عبید اللہ بن ابی یزید کی وفات کب

ہوئی، تو انہوں نے کہا کہ ۱۲۶ھ میں، وہ ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

ولید بن عبد اللہ..... ابن ابی مغیث، قلیل الحدیث تھے۔

عبد اللہ بن عمرو والقاری..... قلیل الحدیث تھے

قیس بن سعد..... کنیت ابو عبید اللہ، عطاء بن ابی رباح کے بعد ان کی مجلس کے خلیفہ تھے، انہیں کے قول کے مطابق فتویٰ دیے اور اسی میں مستقل ہو گئے تھے لیکن ان کی عمر زیادہ نہیں ہوئی، ہشام بن عبد الملک کی خلافت میں ۱۱۹ھ میں وفات ہو گئی، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

عبد اللہ بن ابی شیح..... کنیت ابو یبار تھی، ثقیف کے مولیٰ تھے۔

سفیان سے مروی ہے کہ ابن ابی شیح خضاب نہیں لگاتے تھے، ۱۳۱ھ کے طاعون سے پہلے ان کی وفات ہو چکی تھی۔ محمد بن عمر نے کہا کہ عبد اللہ بن شیح کی وفات ۱۳۲ھ میں مکہ میں ہوئی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے، لوگ بیان کرتے ہیں کہ قدرا کے قائل تھے۔

سلیمان الاحول..... ابن ابی شیح کے ماموں تھے، ثقہ تھے، ان کی حدیثیں ہیں۔

عبد الحمید بن رافع..... ان سے سفیان الثوری نے روایت کی ہے، قلیل الحدیث تھے۔

ہشام بن حجر..... سفیان بن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے کہا کہ مکہ میں ہشام بن حجر کا نظیر نہ تھا، ثقہ تھے، ان کی احادیث ہیں۔

ابراہیم بن میسرہ..... بعض اہل مکہ کے مولیٰ تھے۔

سفیان سے مروی ہے کہ ابراہیم بن میسرہ حدیث جیسی سنتے تھے ویسی ہی بیان کرتے تھے۔
سوائے عبد الرحمن بن یونس کے مروی ہے کہ ابراہیم بن میسرہ کی وفات مروان بن محمد کی خلافت میں ہوئی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ ابن ابی غمار قریش سے تھے، ان کے والد وہی ہیں جنہوں نے حضرت عمرؓ سے یہ روایت کی کہ انہوں نے ان کو خوب صورت فرش پر نماز پڑھتے دیکھا، ثقہ و کثیر الحدیث ہیں۔

عبد اللہ بن کثیر الداری..... ثقہ تھے، ان کی حدیثیں صحیح ہیں۔

اسماعیل بن کثیر..... ابو نعیم الفضل بن دکین سے مروی ہے کہ اسماعیل بن کثیر کی کنیت ابو ہاشم تھی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

کثیر بن کثیر..... ابن المطلب بن ابی وداعہ بن ضیرہ بن سعید بن سعد بن کسم، ان کی والدہ عائشہ بنت عمرو

۱ یعنی قدر یہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے، اس کی تفصیل پیچھے گزر گئی ہے۔ اعجاز

بن ابی عقرب تھیں، ابی عقرب، خویلد بن عبداللہ بن خالد بن بحیر بن حماس بن عریج بن بکر بن منقہ بن کنانہ تھے، انہیں سفیان بن عیینہ نے دیکھا ہے اور ان سے روایت کی ہے ان کی وفات اس طرح ہوئی کہ کوئی پس ماندہ نہ تھا، شاعر قلیل الحدیث تھے۔

صدیق بن موسیٰ ابن عبداللہ بن الزبیر بن العوام، کنیت ابو بکر تھی ان کی والدہ ام اسحاق بنت مجمع بن زید بن جابر یہ بن العطف بن عمرو بن عوف میں سے تھی، ابن جریر نے صدیق ابن موسیٰ سے روایت کی ہے۔

صدقہ بن یسار ... غیر خالص عرب اور بعض اہل مکہ کے آزاد شدہ غلاموں میں سے خلافت بنی عباس کے ابتدائی دور میں وفات ہوئی۔

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ میں نے صدقہ بن یسار سے کہا کہ لوگوں کا گمان ہے کہ تم لوگ خورج ہو، انہوں نے کہا کہ میں ان میں تھا پھر اللہ نے مجھے بچا دیا، ان کا خاندان اہل جزیرہ تھے، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی حسین، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

عمر بن سعید، ابن ابی حسین

عثمان بن ابی سلیمان ابن جبیر بن مطعم بن قدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی، ثقہ تھے، ان کی احادیث ہیں۔

حمید بن قیس الاعرج زبیر بن العوام کے خاندان کے مولیٰ تھے، اہل مکہ کے قاری تھے، ثقہ و قلیل الحدیث ہیں۔

وہیب بن الورد سے مروی ہے کہ اعرج مسجد (حرم) میں قرأت کرتے تھے جب وہ قرآن ختم کرتے تو لوگ ان کے پاس جمع ہوتے، جس رات انہوں نے قرآن ختم کیا ان کے پاس عطار آئے تھے۔
سفیان بن عیینہ نے کہا کہ حمید الاعرج اہل مکہ میں سب سے زیادہ علم حساب و علم فرائض جانتے تھے اہل مکہ ان کی قرأت کے علاوہ کسی کی قرأت پر جمع نہیں ہوتے تھے انہوں نے مجاہد سے قرأت حاصل کی تھی، مکہ میں ان سے اور عبداللہ بن کثیر سے اچھا کوئی قاری نہ تھا۔

عمر بن قیس لقب سندل تھا، لوگوں کے ساتھ فحش کلامی اور عجلت کرتے اس لئے لوگ ان کی حدیث سے باز رہے اور انہیں ترک کر دیا، حدیث ضعیف اور ناقابل اعتبار ہیں۔

یہ حمید بن قیس کے بھائی ہیں، محمد بن سعد کہتے ہیں کہ عمر بن قیس وہی ہے کہ جس نے مالک کے ساتھ گستاخی کی تھی انہوں نے کہا کہ کبھی وہ خطا کرتے ہیں اور کبھی صحیح بات تک نہیں پہنچتے، یہ واقعہ مکہ کے گورنر کے پاس آیا

تو اس نے ان سے کہا کہ لوگ مالک جیسے ہوتے ہیں اور شیخ نے بے پروائی کی ہے، مالک کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں ان سے کبھی نہیں بولوں گا۔

منصور بن عبد الرحمن ابن طلحہ بن الحارث بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار، ان کی والدہ صفیہ بنت شبہ الحی جب بن عثمان بن ابی طلحہ تھیں۔

منصور بن عبد الرحمن کے ہاں امۃ الکرمیم صفیہ پیدا ہوئیں، ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔ ہشام بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے منصور بن عبد الرحمن کو جو خالد بن عبد اللہ کے زمانے میں بیت اللہ کے حاجب (دربان) تھے دیکھا ہے بہت بوڑھے تھے، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

سعید بن ابی صالح وفات ۱۲۹ھ میں ہوئی، قلیل الحدیث تھے۔

عبد اللہ بن عثمان ابن خثیم، قارہ کے تھے اور بنی زہرہ کے حلیف تھے ان کی وفات آخر خلافت ابوسعہس واول خلافت ابو جعفر میں ہوئی، ثقہ تھے اور ان کی احادیث حسن ہیں۔

داؤد بن عاصم الشقی ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

مزاحم بن ابی مزاحم قلیل الحدیث تھے۔

مصعب بن شبہ ابن جبیر بن شبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار، ان کی والدہ ام عمیر بنت عبد الاکبر بن شبہ بن عثمان بن ابی طلحہ تھیں، قلیل الحدیث تھے۔

یحییٰ بن عبد اللہ ابن صنیٰ الحزومی، ثقہ تھے۔

وہیب بن الورد ابن ابی الورد، مولائے بنی مخزوم، سکونت مکہ میں تھی عبادت گزاروں میں سے تھے، ان کی زہد و مواعظ کی حدیثیں ہیں، نام عبد الوہاب تھا، تصغیر کر کے وہیب کہہ دیا گیا، ان سے عبد اللہ بن المبارک وغیرہ نے روایت کی ہیں۔

عبد المبارک بن الورد ابن ابی ملیکہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، وہیب بن ورد کے بھائی ہیں۔

سلیمان بنی ابرساع کے آزاد کردہ غلام ہیں، قلیل الحدیث تھے۔

عمر بن یحییٰ ابن قنطہ، قلیل الحدیث تھے۔

یعقوب بن عطاء..... ابن ابی رباح، ان کی احادیث ہیں۔

عبداللہ..... اساء کے آزاد کردہ غلام ہیں، قلیل الحدیث تھے۔

عبدالرحمن بن فروخ..... ان سے ابن عیینہ نے روایت کی ہے، قلیل الحدیث تھے۔

مبنوذ بن ابی سلیمان..... ان سے ابی عیینہ نے روایت کی ہے، قلیل الحدیث تھے۔

وردان بن صالح..... وہ مکہ میں تھے، ان سے سفیان بن عیینہ نے روایت کی کہ میں نے ابن عمر سے سونے کے بدلہ میں سونا (لینے دینے) کے بارے میں پوچھا۔

زُرَّار..... سفیان بن عیینہ نے کہا کہ وہ جبیر بن مطعم کے مولیٰ اور قلیل الحدیث تھے۔

عبدالواحد بن ایمن..... عبدالواحد بن ایمن سے مروی ہے کہ مجھ سے والد نے بیان کیا کہ وہ عتبہ بن ابی لہب کے غلام تھے، عتبہ کی وفات ہو گئی تو ان کے بیٹے کے وارث ہوئے، پھر انہیں ابن ابی عمرو نے خرید کر آزاد کر دیا، فرزند ان عتبہ نے ولہ (میراث غلام) کی شرط ٹھیرالی (کہ یہ مریں گے تو ان کے مال کے ہم وارث ہوں گے) وہ عائشہ کے پاس گئے اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بریرہ روایت کی۔

محمد بن شریک..... ان سے وکیع بن الجراح اور ابو نعیم الفضل بن دکین نے روایت کی ہے۔

چوتھا طبقہ

عثمان بن الاسود الحنفی..... وفات ۱۵۰ھ میں مکہ میں ہوئی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

ثنیٰ بن الصباح..... غیر خالص عرب تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی وفات ۱۴۹ھ میں ہوئی، دوسروں نے کہا ۱۴۷ھ میں ہوئی۔

داؤد بن عبدالرحمن الطارودی سے مروی ہے کہ میں نے اس مسجد (حرم) میں ثنیٰ بن الصباح اور زنجی بن حامد سے زیادہ عبادت گزار کسی کو نہیں پایا، ان کی احادیث ہیں، حدیث میں ضعیف تھے۔

عبید اللہ بن ابی زیاد..... اہل مکہ کے کسی شخص کے آزاد کردہ غلام تھے، وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی۔

عبدالملک بن عبدالعزیز ابن جریج، کنیت ابو الولید تھی، جریج ام حبیب بنت جبیر کے غلام تھے جو عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ کی بیوی تھی، اس لئے وہ ان کی ولایت کی طرف منسوب ہو گئے (یعنی مولیٰ کہلانے لگے) عبدالملک بن عبدالعزیز عام الحجاف ۸۰ھ میں پیدا ہوئے، مکہ معظمہ میں ایک سال سیلاب آیا تھا اس کا نام عام الحجاف تھا۔

محمد بن عبدالانصار سے مروی ہے کہ ابن جریج ہم لوگوں کے پاس بصرہ میں سفیان بن معاویہ کی حکومت میں ابراہیم بن عبداللہ کے خروج سے ایک سال پہلے آئے۔

محمد بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے ابن جریج سے محدث کے پاس حدیث پڑھنے کو پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تم جیسے (فضل) اس کو دریافت کریں، لوگوں نے صحیفے (تحریری احادیث) کے بارے میں اختلاف کیا ہے کہ اسے لے کر یہ کہے کہ جو کچھ اس میں ہے میں اسے بیان کرتا ہوں اور انہیں پڑھنے نہیں، لیکن جب اسے پڑھ لیں تو وہ برابر ہے (خواہ وہ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو)

ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ سے مروی ہے کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے احادیث سن لکھ دو، میں نے ایک ہزار حدیثیں لکھ کر ان کے پاس بھیج دیں جو انہوں نے مجھے پڑھ کر سنائیں اور نہ میں نے انہیں پڑھ کر سنیں۔ محمد بن عمر نے کہا اس کے بعد میں نے ابن جریج کو بہت سی احادیث اس طرح بیان کرتے سنا کہ ہم سے ابوبکر بن سبرہ نے بیان کیا۔

عبدالرحمن ابن ابی الزناد سے مروی ہے کہ میں ابن جریج کے پاس موجود تھا جب وہ ہشام بن مروہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ ابوالمنذر جو کتاب تم نے فلاں شخص کو دی ہے وہ تمہاری ہی حدیث ہے انہوں نے کہا ہاں۔ محمد بن عمر نے کہا اس کے بعد میں نے ابن جریج کو اتنی بار یہ کہتے سنا، مجھ سے ہشام بن مروہ نے حدیث بیان کی، کہ میں گن نہیں سکتا۔

ابن جریج نے کہا کہ میں یمن کے ویران ملک میں آیا اور لوگوں کے لئے علم کا صندوق جھاڑ دیا۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ابن جریج کی عشرۃ ذی الحجہ ۱۵۰ھ کے ابتداء میں وفات ہوئی، اس وقت وہ چھتر سال کے تھے وہ اعلیٰ درجہ کے ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

حظلمہ بن ابی سفیان ابن عبدالرحمن بن صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جح، ان کی والدہ حفصہ بنت عمرو بن ابی عقر ب بنی عریج بن بکر بن عبدمنافہ بن کنانہ میں سے تھی، وفات ابو جعفر کی خلافت میں ۱۵۱ھ میں ہوئی، ثقہ تھے، ان کی احادیث ہیں۔

زکریا بن اسحاق عبدالرزاق نے کہا کہ مجھ سے والد نے کہا کہ تم زکریا بن اسحاق کے ساتھ رہا کرو کیوں کہ میں نے انہیں ایک ہی مقام میں ابن ابی شیح کے پاس دیکھا ہے میں ان کے پاس آیا وہ بھول گئے تھے اور البادیہ میں رہنے لگے تھے پھر مجھے معلوم ہوا کہ ابن المبارک ان کے پاس آئے اور اپنے ساتھ ان کی کتاب لے گئے، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

عبد العزیز بن ابی رواد..... مولائے مغیرہ بن المہلب بن ابی صفرة العنکی، احمد بن محمد الزرقانی سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد کی وفات ۱۵۹ھ میں مکہ ہوئی ان کی احادیث ہیں، فرقہ مرجیہ میں سے تھے، صلح و تقویٰ و عبادت میں مشہور تھے۔

سیف بن سلیمان..... بعض لوگ ابن ابی سلیمان کہتے ہیں، بنی مخزوم کے مولیٰ تھے، ان کی وفات ۱۵۰ھ کے بعد مکہ میں ہوئی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

طلحہ بن عمرو الحضرمی..... وفات ۱۵۲ھ میں مکہ میں ہوئی، کثیر الحدیث اور (روایت میں) بہت ہی ضعیف تھے، اطلحہ سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

نافع بن عمر الجعفی..... شہاب بن عباد العبیدی سے مروی ہے کہ نافع بن عمر الجعفی کی وفات ۱۶۹ھ میں مکہ میں ہوئی، ثقہ و قلیل الحدیث تھے، ان کے بارے میں کچھ اختلاف تھا۔

عبداللہ بن الموکل المخزومی..... شہاب بن عباد نے کہا کہ عبداللہ بن الموکل کی وفات مکہ میں حسین والے سال ۱۶۸ھ میں ہوئی یا اس کے ایک سال بعد، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

سعید بن حسان المخزومی..... قلیل الحدیث تھے۔

عبداللہ بن عثمان..... ابن ابی سلیمان، قلیل الحدیث تھے۔

محمد بن عبدالرحمن..... ابن عبداللہ بن ابی ربیعہ، قلیل الحدیث تھے۔

ابراہیم بن یزید الخوزی..... عمر بن عبد العزیز کے آزاد کردہ غلام، خوزی اس لئے کہلاتے تھے کہ مکہ میں شعب الخوز میں رہتے تھے، وفات ۱۵۱ھ میں ہوئی، ان کی احادیث ہیں، لیکن ضعیف ہیں۔

رباح بن ابی معروف..... قلیل الحدیث تھے۔

عبدالرحمن بن ابی بکر..... ابن ابی ملیکہ، انہیں کو شوہر جبرہ کہا جاتا ہے، احادیث ضعیف ہیں۔

سعید بن مسلم..... ابن قنابذ، قلیل الحدیث تھے۔

حزام بن ہشام..... ابن خالد الاشعری الکعبی، قدید میں رہتے تھے ان سے ابوالمضرب ہاشم بن القاسم و محمد بن عمرو عبد اللہ بن مسلمہ بن تغلب وغیرہم نے روایت کی ہے، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

عبدالوہاب بن مجاہد..... ابن جبر، اپنے والد سے روایت کرتے تھے، حدیث میں ضعیف تھے۔

پانچواں طبقہ

سفیان بن عیینہ..... ان کی کنیت ابو محمد تھی، بنی ہلال بن عامر بن صعصعہ والے بنی عبد اللہ ابن روہبہ کے مولیٰ تھے۔

مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کرنا..... ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے، خاندان کوفہ کا تھا ان کے والد خالد بن عبد اللہ القسری کے عاموں میں سے تھے، جب خالد عراق سے معزول کر دیئے گئے اور یوسف بن عمرو اشقی عراق کے گورنر بنے تو انہوں نے خالد کے عمال کی تلاش شروع کی چنانچہ وہ لوگ بھاگے، عیینہ بن ابی سفیان مکہ میں آ گئے اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔

عبدالرحمن بن یونس سے مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں سب سے پہلے جس کی مجلس میں بیٹھا وہ ابوامیہ عبدالکریم تھے، اس وقت میری عمر پندرہ سال کی تھی، ان کی وفات ۱۲۶ھ میں ہوئی۔

حج..... سفیان نے کہا کہ میں نے ۱۱۶ھ میں پھر ۱۲۰ھ میں حج کیا، زہری ہمارے پاس ابن ہشام خلیفہ کے ساتھ ۱۲۳ھ میں آئے اور ۱۲۴ھ میں روانہ ہوئے، میں نے ان سے سعد بن ابراہیم کی موجودگی میں حدیث پوچھی انہوں نے جواب نہ دیا سعد نے کہا کہ اس لڑکے کو جو اس نے آپ سے پوچھا جواب دیجئے انہوں نے کہا کہ میں تو اسے اس کا حق ادا کر دوں گا، میں اس زمانہ میں سولہ برس کا تھا، سفیان نے کہا کہ میں ۱۵۰ھ اور ۱۵۲ھ میں یمن گیا، بوڑھے زندہ تھے، اور ثوری مجھ سے ایک سال پہلے گئے تھے۔

حسن بن عمران بن عیینہ بن ابی عمران، فرزند برادر سفیان سفیان سے مروی ہے کہ میں نے اپنے چچا سفیان کے ساتھ ۱۹۷ھ میں حج کیا اور یہ ان کا آخری حج تھا، ہم مزدلفہ میں تھے اور وہ نماز پڑھ چکے تھے کہ اپنے بستر پر لیٹ گئے اور کہا میں اس جگہ ستر سال میں آیا ہوں۔

وفات..... ہر سال یہی کہا کرتے تھے کہ یا اللہ! اس مقام کی زیارت کا میرے یہ آخری موقع نہ کر، میں یہ بات بکثرت اللہ سے مانگنے سے شرماتا ہوں، وہ واپس ہوئے اور آنے والے سال میں یکم رجب ۱۹۸ھ بروز اتوار انکی وفات ہو گئی، حجون میں دفن کئے گئے، ثقہ و مثبت وجہ و کثیر الحدیث تھے، اکانوے سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

داؤد بن عبد الرحمن العطار..... احمد بن محمد بن الولید الارزقی سے مروی ہے کہ داؤد العطار کے والد عبد الرحمن شام کے نصرانی طبیب تھے، مکہ مکرمہ آکر رہ گئے اور وہیں ان کی اولاد پیدا ہوئی جو سب کے سب اسلام لائے وہ انہیں کتاب و قرآن و فقہ کی تعلیم دیتے تھے، جیسر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کے خاندان نے ان سے روایت کی۔

مختصر حالات..... داؤد بن عبد الرحمن ۱۰۰ھ میں پیدا ہوئے ان کے والد عبد الرحمن من رۃ مسجد حرام کے نیچے جو صفائی کا کام کرتا تھا بیٹھتے تھے، ان کے متعلق مثل کہی جاتی ہے کہ عبد الرحمن سے زیادہ کافران کے اذان و مسجد کے قریب ہونے اور ان کے لڑکوں کے حال اور ان کے اسلام کی وجہ سے (یہ مثل کہی جاتی تھی) وہ لڑکوں کو اعمال لشکر کی اجازت دیتے اور ادب کی تاکید کرتے اور مسلمان اہل خیر کی صحبت پر برا بیچتے کرتے، داؤد بن عبد الرحمن کی ۱۷۳ھ میں مکہ میں وفات ہوئی، کثیر الحدیث تھے۔

زنجی..... نام مسلم بن خالد بن سعید بن جوبہ تھا، ان کا خاندان شام کا تھا، سفیان بن عبد الاسد المخزومی کے خاندان کے مولیٰ تھے، کہا جاتا ہے کہ موالاۃ تھے، مولائے عتاقہ نہ تھے۔

مختصر حالات..... ابو بکر بن محمد بن ابی مرۃ الہکی سے مروی ہے کہ مسلم بن خالد سرخی مائل گورے تھے، زنجی لقب تھا جو انہیں بچپن میں دیا گیا تھا۔

احمد بن محمد بن الولید الارزقی سے مروی ہے کہ زنجی بن خالد فقیہ و عابد تھے ہمیشہ روزہ رکھتے تھے کنیت ابو خالد تھی، وفات مکہ میں ۱۸۰ھ میں ہارون کے زمانہ خلافت میں ہوئی، کثیر الحدیث تھے اور اپنی حدیث میں بکثرت خط و غلطی کرتے تھے، اپنی ذات تک بہت اچھے آدمی تھے لیکن غلطی کرتے تھے، داؤد العطار حدیث میں ان سے بندرتبہ تھا۔

محمد بن عمران الجعفی..... قلیل الحدیث تھے۔

محمد بن عثمان المخزومی..... قلیل الحدیث تھے۔

یحییٰ بن سلیم الطائفی..... مکہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی، چمڑے کا کام کرتے تھے، انہوں نے اسماعیل بن کثیر و عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہے، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

فضیل بن عیاض التیمی..... بنی یربوع کے ایک فرد تھے، کنیت ابو علی تھی ولادت خراسان کے ایک گاؤں

۱۔ یعنی ان کی ترغیب کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوئے تھے اسے موالاۃ کہا جاتا ہے، مولائے عتاقہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے آزاد کرنے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب نہ تھے۔ اعجاز

ابی ورد میں ہوئی، بڑے ہو کر کوفہ آ گئے، منصور بن الحسمر وغیرہ سے حدیث سنی، عابد بن کر مکہ منتقل ہو گئے اور وہیں رہائش اختیار کر لی اور آغاز ۱۸۰ھ میں بزمانہ خلافت ہارون وفات ہوئی، ثقہ و ثبت و فاضل و عابد و متقی و کثیر الحدیث تھے۔

عبد اللہ بن رجاء..... کنیت ابو عمران تھی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے لنگڑے تھے، بصرہ کے رہنے والے تھے بعد میں منتقل ہو کر مکہ میں رہائش اختیار کر لی اور وہیں ان کی وفات ہو گئی۔

عبد المجید بن عبد العزیز..... ابن ابی رواد، کنیت ابو عبد المجید تھی، کثیر الحدیث اور ضعیف تھے فرقہ مرجیہ سے تعلق تھا۔

حمزہ بن الحارث..... ابن عمیر، ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔

ابو عبد الرحمن المقرئ..... نام عبد اللہ بن یزید تھا، رجب ۲۱۳ھ میں مکہ میں وفات پائی، ان کا خاندان بصرہ کا تھا، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

عثمان بن الیمان..... ابن ہارون، کنیت ابو عمرو تھی، ان کی وفات یکم ذی الحجہ ۳۱۲ھ کو مکہ مکرمہ میں ہوئی، ان کی حدیثیں ہیں۔

موئل بن اسماعیل..... ثقہ تھے لیکن ان سے بکثرت غلطی ہوتی تھی۔

علاء بن عبد الجبار العطار..... بصرہ کے تھے، مکہ میں سکونت اختیار کر لی، کثیر الحدیث تھے۔

سعید بن منصور..... کنیت ابو عثمان تھی، ۲۱۷ھ میں مکہ میں وفات پائی۔

احمد بن محمد..... ابن الولید الارزقی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

عبد اللہ بن الزبیر الحمید المکی..... بنی اسد بن عبد العوی بن قصی کے تھے، سفیان بن عیینہ کے شاگرد اور ان کے راوی تھے، ربیع الاول ۲۱۹ھ میں مکہ میں ان کی وفات ہوئی، ثقہ و کثیر الحدیث تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جنہوں نے طائف میں رہائش

اختیار کر لی تھی

عروہ بن مسعود..... ابن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف جو قسی بن مذہب بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عمید ان بن مضر تھے، عروہ کی کنیت ابو یغفور تھی، ان کی والدہ سبیعہ بنت عبد شمس بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

عبد اللہ بن یحییٰ نے متعدد اہل علم سے روایت کی کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ فرمایا تو عروہ بن مسعود طائف میں نہیں تھے بلکہ جوش میں دیابات و تحقیق کا کام سیکھتے تھے۔

قبول اسلام..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کے بعد طائف آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں میں اسلام ڈال دیا، ربیع الاول ۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ آئے اور مسلمان ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اسلام سے بہت خوش ہوئے، عروہ ابو بکر صدیقؓ کے پاس اترے تھے مگر مغیرہ بن شعبہ نے انہیں نہ چھوڑا اور اپنے پاس لے گئے۔

عروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم کے پاس جانے کی اجازت چاہی کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو وہ لوگ تم سے جنگ کریں گے، عرض کی، وہ لوگ اگر مجھے سوتا ہوا پائیں گے تو بیدار نہ کر سکیں گے۔

عروہ روانہ ہوئے، پانچ رات چلے عشاء کے وقت طائف آئے اور مکان میں داخل ہوئے ان کے پاس (بنی) ثقیف آئے اور طریقہ جاہلیت کے مطابق سلام کیا انہوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا تمہیں اہل جنت کا سلام، اسلام، اختیار کرنا چاہیے لوگوں نے انہیں ایذا دی اور سخت ست کہا مگر انہوں نے انہیں معاف کر دیا۔

زخمی ہونا..... لوگ ان کے پاس سے چلے گئے اور مشورہ کرنے لگے صبح ہوئی تو عروہ اپنی کھڑکی پر آئے اور اذان کہی، ہر طرف سے بنی ثقیف نکل کر ان کے پاس آ گئے، اوس بن مالک نے انہیں تیر مارا جو رگ برفت، ندام میں لگا اور خون بند نہ ہوا۔

غیاب بن سلمہ اور کنانہ بن عبد یلیل اور حکم بن عمرو اور معزز بن حلفاء اٹھ کھڑے ہوئے اور ہتھیار سے مسلح ہو کر کہا کہ یا تو ہم اپنے آخری شخص تک مرجائیں گے یا بنی مالک کے دس سرداروں سے انتقام میں گئے۔ عروہ نے یہ دیکھا تو کہا کہ میرے بارے میں جنگ نہ کرو میں نے اپنے خون کرنے والوں کو معاف کر دیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم لوگوں میں صلح کراؤ، یہ تو ایک کرامت ہے جس کے ذریعے سے اللہ نے میرا کرم کیا ہے اور شہادت ہے جسے اللہ نے مجھ تک بھیجا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں جنہوں نے مجھے اس کے متعلق خبر دے دی تھی کہ تم لوگ مجھے قتل کرو گے۔

اے وہ جسکی آلات جن کے ذریعے سے پتھر پھینکے جاتے ہیں۔ اعجاز

وفات انہوں نے اپنی قوم کو بلا کر کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے ان شہداء کے ساتھ دفن کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتل ہوئے، اس طرح ان کی وفات ہوگئی تو لوگوں نے انہیں ان شہداء کے ساتھ دفن کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے قتل کی خبر پہنچی تو فرمایا عروہ کی مثال صاحب یمن کی ہے کہ اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی تو ان لوگوں نے انہیں قتل کر دیا۔

ابو ملیح بن عروہ

ابن مسعود بن معتب بن مالک راوی کہتے ہیں جب عروہ بن مسعود قتل کر دیئے گئے تو ان کے فرزند ابو ملیح ابن عروہ اور ان کے بھتیجے قارب بن الاسود بن مسعود نے اہل طائف سے کہا کہ تم نے عروہ کو قتل کر دیا ہے ہم کسی بات پر تم سے اتفاق نہیں کریں گے۔

دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جسے چاہو موالاة (عقد محبت) کر لو، عرض کی، ہم تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے موالاة کرتے ہیں۔

قرض کی ادائیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوسفیان بن حرب تمہارے ماموں ہیں لہذا ان سے معاہدہ حلف کر لو، اس ارشاد کی تکمیل کی اور مغیرہ بن شعبہ کے پاس اترے، رمضان ۹ھ میں وفد ثقیف کے آنے تک مدینے میں مقیم رہے ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معاہدہ کرنا تھا کیا اور اسلام لائے، ابواسیح اور قارب بن الاسود بھی اس وفد کے ساتھ واپس گئے ابواسیح نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے والد تو قتل کر دیئے گئے ان پر دوسو مثقال سونا قرض ہے اگر آپ کے زیورات سے ادا کرنا مناسب سمجھیں تو ادا فرمادیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

قارب بن الاسود ابن مسعود بن معتب بن مالک، عروہ بن مسعود کے برادر زادے تھے۔

ابواسیح بن عروہ نے اپنے والد کا قرض ادا کرنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی قارب بن الاسود نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد اسود بن مسعود کی جانب سے (بھی قرض ادا کیجئے) کیونکہ انہوں نے بھی عروہ کی طرح قرض چھوڑا ہے لہذا اسے بھی سرکشوں کے مال سے ادا فرما دیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسود کفر کی حالت میں مرا ہے قارب نے کہا کہ آپ اس کا حق قرابت ادا فرمائیں گے قرض تو مجھ پر ہے اور مجھ ہی سے اس کا مطالبہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تب تو میں ادا کروں گا، آنحضرت نے عروہ اور اسود کا قرض سرکشوں کے مال سے ادا فرمادیا۔

حکم بن عمرو ابن وہب بن معتب بن مالک، اس وفد ثقیف میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام لائے۔

غیلان بن سلمہ..... ابن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف، سلمہ بن معتب کی والدہ کنہ بنت کسرہ بن ثمالہ ازد کی تھیں، ان کی اخیانی بھائی اوس بن ربیعہ ابن معتب تھے دونوں کنہ کے فرزند تھے جن کی طرف منسوب کئے جاتے تھے۔ غیلان بن سلمہ شاعر تھے، کسریٰ کے پاس گئے اور اس سے درخواست کی ان کے لئے طائف میں قلعہ بنوادے اس نے قلعہ بنوادیا۔

قبول اسلام اور چھ بیویوں کو چھوڑنا..... اسلام آیا تو غیلان مسلمان ہوئے اس وقت ان کے پاس دس عورتیں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لو اور بقیہ کو چھوڑ دو انہوں نے کہا کہ یہ عورتیں اس طرح تھیں کہ ان میں سے کوئی یہ نہیں جانتی تھی کہ ان میں سے کون مجھے زیادہ محبوب ہے لیکن آج وہ یہ معلوم کر لیں گے۔

چنانچہ ان میں سے چار کو منتخب کر لیا، جسے رکھنا چاہتے تھے اس سے کہتے کہ سامنے آؤ اور جس کو نہیں چاہتے تھے اس سے کہتے پیچھے جاؤ، اس طرح چار کو منتخب کر لیا اور بقیہ کو چھوڑ دیا۔
 عروہ بن غیلان بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ نافع غیلان بن سلمہ کے غلام تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ کر آئے اور اسلام لائے، غیلان ابھی مشرک تھے، غیلان اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میراث واپس کر دی۔

شرحبیل بن غیلان..... ابن سلمہ بن معتب، وہ بھی اس وفد میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا، شرحبیل کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی،۔

عبد یلیل بن عمرو..... ابن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف، اس وفد ثقیف کے رئیس تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا وہ لوگ اسلام لائے، عبد یلیل عروہ بن مسعود کے ہم عمر تھے۔

کنانہ بن عبد یلیل..... ابن عمرو بن عمیر بن عقدہ بن غیرہ بن عوف، شریف (سردار) تھے وفد ثقیف کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

حارث بن کلدہ..... ابن عمرو بن علاج، نام عمیر بن ابی سلمہ بن عبد العزیٰ بن غیرہ بن ثقیف تھا، طبیب عرب تھے جس کو کوئی بیماری ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس جانے کا مشورہ دیتے، پھر ان سے اس کی بیماری کو معلوم کرتے تھے، سمیہ والدہ زیادۃ الحارث بن کلدہ کی کنیز تھیں۔

نافع بن الحارث..... ابن کلدہ، عبد اللہ کے والد تھے جو بصرہ منتقل ہو گئے تھے وہاں انہوں نے لشکر کا تعلق ترک کر دیا تھا۔ حارث کے بیٹے ہیں۔

علاء بن جاریہ ابن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد العزئی بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ، بنی زہرہ کے حقیف تھے۔

عثمان بن ابی العاص ابن بشر بن عبد وہمان بن عبد اللہ بن ہتمام بن بان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف۔

قبول اسلام اور حفظ قرآن عثمان بن العاص وفد ثقیف کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سب سے کم عمر تھے لوگ انہیں اپنے کجاؤں پر چھوڑ جاتے کہ اس کی حفاظت کریں۔ جب وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آ کر سو گئے اور دو پہر ہو گئی تو عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، ان لوگوں سے پہلے چھپ کے اسلام لائے اور اپنے اسقام کو پوشیدہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کو دریافت کرتے اور آپ سے قرآن کریم سننے لگے ، چند سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر پڑھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتا ہوا پاتے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف چلے جاتے اور ان سے دریافت کرتے اور پڑھواتے ، ابی بن کعب کے پاس جاتے ، ان سے پوچھتے اور قرآن سنتے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور آپ کو ان سے محبت ہو گئی۔

امیر بننا جب وفد اسلام لایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے وہ تحریر لکھ دی جس پر ان سے صلح تھی اور ان لوگوں نے اپنے وطن کی واپسی کا ارادہ کیا تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کو امیر بنا دیجئے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر عثمان بن ابی العاص کو امیر بنا دیا حالانکہ وہ سب سے چھوٹے تھے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام پر ان کی حرص دیکھی تھی۔

آپ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت عثمان نے کہا کہ آخری وصیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی وہ یہ تھی کہ کوئی ایسا مؤذن بناؤ جو اذان کا معاوضہ نہ لے ، قوم کی امامت کرو تو ان کی کمزور ترین لوگوں کا اندازہ کر لو اور جب خود نماز پڑھو تو پھر تمہاری مرضی ہے کہ طویل پڑھو یا خفیف۔

عبد اللہ بن الحکم سے مروی ہے کہ عثمان بن ابی العاص کو کہتے سنا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائف کا عمل بنایا ، آخری وصیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ یہ تھی کہ لوگوں کو نماز آسان پڑھانا۔

عثمان بن ابی العاص سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طائف پر عامل بنایا تو فرمایا کہ لوگوں کو نماز آسان پڑھانا ، آپ نے آگاہ کیا یا اندازہ مقرر کر دیا کہ اقرأ باسم الذی خلق اور قرآن کی اسی کے مشابہ سورتیں پڑھانا اور بڑی سورتیں نہ ہو۔

۱۔ اس سے مراد پوری سورہ علق ہے جو انیس مختصر آیات پر مشتمل تیسویں پارہ کی ایک سورت ہے۔ اعجاز

موسیٰ بن عمران بن مثنیٰ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو عثمان بن ابی العاص طائف کے عامل تھے۔

مطرف سے مروی ہے کہ عثمان بن ابی العاص کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

محمد بن عمرو نے کہا کہ عثمان بن ابی العاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک طائف کے عامل رہے، عمر نے بحرین پر عامل مقرر کرنا چاہا تو لوگوں نے عثمان بن ابی العاص کا نام لیا انہوں نے کہا کہ یہ وہ میر ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف پر مامور فرمایا اسلئے میں اسے معزول نہیں کروں گا۔

لوگوں نے کہا کہ امیر المومنین انہیں حکم دیجئے کہ جسے چاہے اپنا جانشین کر دیں اور ان سے مدد لیجئے اس صورت میں معزول کرنا نہیں ہوگا انہوں نے کہا کہ ہے تو اچھا، انکو لکھا کہ جس کو چاہے خیفہ بنا دیجئے اور آپ میرے پاس آئیے۔

عثمان نے اپنے بھائی حکم بن ابی العاص کو طائف پر اپنا قائم مقام مقرر کیا اور خود عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے آگئے، عمر نے انکو بحرین کا گورنر بنا دیا، بحرین سے معزول ہوئے تو اپنے گھر والوں کے ساتھ بصرہ میں رہائش اختیار کر لی اور وہاں کے شرفاء میں شامل ہو گئے بصرہ کا وہ مقام جسے شط عثمان کہا جاتا ہے انہی کی طرف منسوب ہے۔

حکم بن ابی العاص..... انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔

اوس بن عوف الشقفی..... بنی مالک کے ایک فرد تھے یہی وہ شخص تھے کہ عروہ بن مسعود الشقفی کو تیر مار کر قتل کیا تھا اس کے بعد وفد ثقیف کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔

صلح..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثقیف سے صلح کرنے سے پہلے انہیں ابی بلیح بن عروہ اور قارب بن الاسود بن مسعود سے خوف تھا اس بناء پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو انہوں نے ان دونوں کو منع کر دیا اور کہا کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو، انہوں نے کہا کہ بیشک ہیں، کہا کہ شرک کے زمانے کا انتقام لیتے ہو حالانکہ یہ اسلام کے ارادے سے آئے ہیں اور انہیں ذمہ داری و امان ہے اگر وہ مسلمان ہوتے تو ان کا خون تم لوگوں پر حرام ہو جاتا۔ ابو بکر نے ان کے درمیان صلح کرادی، سب نے باہم مصافحہ کیا اور وہ لوگ ان سے باز آ گئے۔

وفات اوس بن عوف کی وفات ۵۹ھ میں ہوئی۔

اوس بن حذیفہ الشقفی عمرو بن اوس نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم وفد ثقیف کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، احلافیین مغیرہ بن شعبہ کے پاس اترے اور مالکین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمے میں اتارا۔

قریش کے متعلق روایت..... راوی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد ان لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے اور کھڑے کھڑے باتیں کرتے پاؤں دیکھنے لگتے تو کبھی ایک پاؤں پر تو کبھی دوسرے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر گفتگو اہل مکہ و قریش کی شکایت ہوتی، فرماتے کہ ہمارے اور ان کے درمیان جنگ برابر تھی کبھی ہمارے خلاف ہوتی تو کبھی مفید۔

جنات کے پاس جانا..... ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے، ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! رات آپ کو ہم لوگوں سے کس چیز نے روک رکھا؟ فرمایا، جنوں کی ایک جماعت میرے پاس اتری تھی قرآن کی تلاوت کچھ باقی رہ گئی ہے اس لئے اسے پڑھے ہوئے بغیر مسجد سے نکلنا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔

محمد بن عبد اللہ الاسدی نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ صبح ہوئی تو ہم نے صحابہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ آپ کے پاس جنوں کی ایک جماعت ایسے وقت میں اتری کہ آپ پر قرآن کا وظیفہ باقی تھا، آپ لوگ قرآن کا وظیفہ کس طرح پڑھتے ہیں؟

انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تین سورتیں، پانچ سورتیں، سات سورتیں، نو سورتیں، گیارہ سورتیں پڑھتے ہیں اور حزب مفصل جو سورہ قاف سے ختم تک ہے تلاوت کرتے ہیں۔

اوس بن حذیفہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ احلاف و بنی مالک کے متر آدمی طائف سے نکلے، احلافین مغیرہ بن شعبہ کے پاس اترے اور ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خیمے میں اتارا جو دولت خانہ اور مسجد کے درمیان تھا اس کے بعد انہوں نے وہی مضمون بیان کیا جو درج بالا حدیث میں بیان ہوا۔

جمعہ کے متعلق روایت..... محمد بن عمر نے کہا کہ اوس بن حذیفہ کی وفات واقعہ حرہ کے دوران ہوئی۔

اوس بن اوس الشققی..... اوس بن اوس الشققی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے دن جو شخص طہارت کرے، نہائے، جلدی مسجد جائے، امام کے قریب بیٹھے، خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اس کے لئے ہر اس قدم پر جو وہ چلے گا ایک سال کے روزے نماز کا ثواب ہوگا۔

نعلین میں نماز پڑھنا..... انکے پوتے سے مروی ہے کہ میرے دادا نے نماز میں اشارہ کیا کہ میرے جوتے مجھے دید میں نے جوتے انہیں دے دیئے انہوں نے جوتے کے ساتھ نماز پڑھی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

اوس بن اوس یا اوس بن اوس سے مروی ہے کہ میں آدھا مہینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا، آپ کو دیکھا کہ دو برابر کے نعلین میں نماز پڑھتے تھے اور نماز میں اپنے داہنے اور بائیں تھوکتے تھے۔

۱۔ نعلین میں نماز پڑھنے کی اجازت ابتداء اسلام میں تھی۔ اعجاز

حارث بن عبد اللہ

حج کے متعلق مسئلہ حارث بن عبد اللہ بن اوس الثقفی سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اس عورت کا مسئلہ پوچھا جسے (منیٰ سے رمی کے بعد) روانہ ہونے سے پہلے حیض آجائے انہوں نے کہا کہ اس کا سب سے آخری فعل بیت اللہ ہونا چاہیے، حارث نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھے اسی طرح فتویٰ دیا ہے، عمرؓ نے کہا کہ کیا تم اپنے ہامنے ہی (کی بات) سے شک میں تھے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ملنے پر بھی مجھ سے پوچھا حالانکہ) تم مجھ سے پوچھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے کہ میں خلاف نہ بتاتا۔

محمد بن سعد نے کہا کہ ابو غسان مالک بن اسماعیل التہذیبی نے ہم سے یہی حدیث بیان کی مگر نام میں خطا کی، انہوں نے سند حدیث میں حارث بن عبد اللہ کے بجائے عبد اللہ بن الحارث سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حج یا عمرہ کرے تو اس کا آخری زمانہ بیت اللہ میں ہونا چاہیے۔ محمد بن سعد نے کہا کہ وہ حارث بن عبد اللہ بن اوس ہی ہیں جیسا کہ ابو عوانہ نے یعلیٰ بن عطاء کی روایت سے یاد رکھا۔

حارث بن اویس الثقفی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی ہے۔

شرید بن سوید الثقفی شریذ بن سوید الثقفی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکان کا پڑوسی اس کے غیر سے اس مکان کا زیادہ حق دار ہے (یعنی اسے حق شفعہ حاصل ہے)

شرید، عمر بن الشریذ کے والد تھے، ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر اپنا ہم نشین بنایا تھا اور امیہ بن ابی ا لصلت کے شعر پڑھوائے تھے انہوں نے کہا میں شعر سنانے لگا تو فرمایا عنقریب وہ اسلام لائیں گے، شریذ بن سوید کی وفات یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ہوئی۔

نمیر بن خرشہ الثقفی وفد ثقیف کے ان افراد میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا۔

ابوزہیر بن معاذ الثقفی ان کی یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے النباۃ علاقہ طائف میں خطبہ ارشاد فرمایا ان سے ان کے بیٹے ابو بکر بن ابی زہیر نے روایت کی ہے۔

کردم بن سفیان الثقفی ابن جریج سے مروی ہے کہ کردم بن سفیان الثقفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ جو انہ میں دس اونٹ کی قربانی دوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے نذر مانی ہے اس وقت زمانہ جاہلیت کی کوئی بات تمہارے دل میں تھی، عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! کچھ بھی نہیں تھی، فرمایا کہ جاؤ اور قربانی کرو۔

وہب بن خویلد ابن تلویلم بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف، مسلمان ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی وفات پائی، ان کی میراث میں بنو غیرہ نے جھگڑا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میراث وہب بن امیہ بن ابی الصلت کو دی۔

وہب بن امیہ..... ابن ابی الصلت بن ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف اسلام لائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی، امیہ بن ابی الصلت شاعر بھی تھے۔

ابو محجن بن حبیب..... ابن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف، شاعر تھے، ان کی احادیث ہیں۔

حکم بن حزن الکلفی..... بنی کلفہ بن عوف بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن میں سے تھے۔

شعیب بن ذریق الطامی سے مروی ہے کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اور نام حکم بن حزن الکلفی تھا، انہوں نے کہا کہ میں وفد کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا میں سات ساتواں یا نوکانوں شخص تھا، ہمارے لئے اجازت مانگی گئی، اجازت کے بعد ہم حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی زیارت اس لئے کی ہے کہ ہمارے لئے کوئی عمدہ چیز منگائیں، لہذا آپ ہمارے متعلق حکم دیجئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اتارا اور ہمارے لئے کچھ کھجوروں کا حکم دیا، حالت یہ تھی کہ یہ بھی تھوڑی تھی اس سے ہم نے نے چند روز گزارے، انہیں ایام میں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمعہ میں حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصا یا کمان پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء میں چند مبارک و پاکیزہ کلمات فرمائے پھر فرمایا کہ اے لوگو! تم کو جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ان سب کی بجالائی تمہیں ہرگز طاقت نہ ہوگی یا تم ہرگز نہیں کر سکو گے لہذا اپنی حالت درست کرو اور خوشخبری حاصل کرو۔

زفر بن حرثان..... ابن الحارث بن حریان بن ذکوان بن کلفہ بن عوف بن نصر بن معاویہ بن ابی بکر بن ہوازن، وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لائے۔

مقرس بن سفیان..... ابن غفاجہ بن النابغہ بن عمر بن حبیب بن وائلہ بن وہان بن نصر بن معاویہ بن

ابی بکر بن ہوازن، وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے، جنگ حنین میں شریک ہوئے، عباس بن مرداس نے اپنے شعر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

یزید بن الاسود العامری..... بنی سواۃ میں سے تھے۔

دوباری جماعت میں شریک ہونے کا حکم.... جابر بن یزید بن الاسود السوائی نے اپنے والد سے روایت کی کہ حجۃ الوداع میں ہم نے مسجد منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پوری کر کے متوجہ ہوئے تو دو آدمیوں کو دیکھا کہ نماز نہیں پڑھی تھی فرمایا کہ ان دونوں کو میرے پاس لاؤ، ان دونوں کو اس حالت میں لایا گیا کہ (خوف سے) انکے کندھے کانپ رہے تھے، فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا ہے، عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے اپنے کجاؤں میں نماز پڑھ لی، فرمایا کہ جب تم لوگ آؤ اور امام نماز پڑھتا ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھو کیونکہ وہ تمہارے لئے نفل ہے۔

یزید بن الاسود سے مروی ہے کہ وہ حنین میں مشرکین کے ساتھ تھے پھر اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی، کنیت ابو حازمہ ہے۔

عبید اللہ بن معیۃ السوائی..... سعید بن السائب الطامی سے مروی ہے کہ میں نے بنی سواۃ کے ایک شیخ سے بنی عامر بن صعصعہ کے ایک شخص سے سنا جن کا نام عبید اللہ بن معیۃ تھا اور ان کی پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یا اس کے قریب ہوئی تھی، زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا کہ غزوہ طائف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص طائف کے باب بنی سالم کے پاس قتل کر دیئے گئے انہیں اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو حکم دیا کہ ان کو اسی مقام پر دفن کر دیا جائے جہاں وہ زخمی ہوئے یا جہاں ان سے مقابلہ کیا گیا، دونوں اپنے مقتل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دفن کئے گئے اور اسی جگہ قبر بنائی گئی جہاں ان سے مقابلہ کیا گیا تھا۔

ابورزین العقیلی..... نام لقیط بن عامر بن المثنیٰ تھا

ابی رزین سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے والد اس قدر بوڑھے ہیں کہ نہ حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ ہی سفر، فرمایا کہ تم اپنے والد کی جانب سے حج و عمرہ کرو۔ محمد بن سعد نے کہا کہ ابو الولید نے اپنی روایت میں سفر کا ذکر نہیں کیا، عفان و یحییٰ بن عباد نے اپنی روایتوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔

طائف کے فقہاء و محدثین

عمر بن الشریذ بن سوید الثقفی

عاصم بن سفیان الثقفی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو ہندیہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، یہ محمد بن ابی ہندیہ کے والد تھے جن سے سعید بن السیب نے روایت کی ہے۔

عمر بن اوس ابن حذیفہ الثقفی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

عبدالرحمن بن عبداللہ ... ابن عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن الحارث بن حبیب بن الحارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف، ان کی والدہ ام الحکم بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ تھیں، اور ماموں معاویہ بن ابی سفیان تھے انہیں کوام الحکم کا بیٹا کہا جاتا تھا، ان کے دادا عثمان بن عبداللہ تھے جو غزوہ حنین میں مشرکین کا جھنڈا لئے ہوئے تھا، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اسے دور کرے، وہ قریش سے دشمنی رکھتا تھا۔

عبدالرحمن بن عبداللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ دالی مصر و کوفہ تھے، آج ان کی اولاد کی سکونت دمشق میں ہے۔

وکیع بن عدس شعبہ نے یعلی بن عطاء کی روایت سے اس طرح کہا ہے، ابورزین العقیلی کے بھتیجے تھے، کنیت ابو مصعب تھی انہوں نے اپنے چچا ابورزین سے اور ان سے یعلی بن عطاء نے روایت کی ہے۔
حماد بن سلمہ و ابو عوانہ نے کہا کہ یعلی بن عطاء نے وکیع بن عدس سے روایت کی ہے۔

یعلی بن عطاء بنی امیہ کے آخر زمانہ سلطنت میں واسطہ آ کر مقیم ہو گئے تھے ان سے شعبہ و ہشیم و ابو عوانہ اور ان کے ساتھیوں نے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن یزید الطائفی وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

بشر بن عاصم

ابن سفیان الثقفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

بشر بن عاصم بن سفیان الثقفی سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اپنے صدیقین (صدقہ وصول کرنے والے) کو گرمیوں کے آغاز میں بھیجا کرتے تھے۔

ابراہیم بن میسرہ

عطیف بن ابی سفیان وفات ۱۴۰ھ میں ہوئی۔

عبید بن سعد

محمد بن ابی سوید

ابوبکر بن ابی موسیٰ بن ابی شیخ

سعید بن السائب الطائفی کعب و حمید الرواسی و معن بن عیسیٰ نے ان سے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمن ابن لیلیٰ بن کعب الثقفی، کعب و ابو عاصم النہیل و ابو نعیم و محمد بن عبداللہ الاسدی وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔

یونس بن الحارث الطائفی جن سے کعب بن الجراح و ابو عاصم النہیل وغیرہما نے روایت کی ہے۔

محمد بن عبداللہ ابن صالح الطائفی، کعب وغیرہ نے ان سے سنا ہے۔

محمد بن ابی سعید الثقفی

محمد بن مسلم ابن سون الطائفی، مکہ میں رہتے تھے ان سے کعب بن الجراح و ابو نعیم و معن بن عیسیٰ وغیرہم نے سنا ہے۔

یحییٰ بن سلیم الطائفی وفات تک مکہ مکرمہ ہی میں رہے، چڑے کا کام کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو یمن میں رہتے تھے

ابیض بن حمال المازنی..... ان کا تعلق قبیلہ حمیر سے تھا۔

عبد المنعم بن ادریس بن سنان نے کہا کہ ازد کے تھے اور عمرو بن عامر کی ان اولاد میں تھے جنہوں نے مائرب میں رہائش اختیار کر لی تھی۔

جاگیر کا واقعہ..... ابیض بن حمال سے مروی ہے کہ وفد کی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ملحق کو جاگیر میں مانگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمادیا، جب سامنے سے بٹا تو کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ انہیں کیا چیز بطور جاگیر عطا فرمادی، آپ نے انہیں بہتے پانی کا کنواں عطا فرمادیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر واپس لے لی۔

راوی نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! پیلو کے جو درخت تقسیم نہ کئے گئے ہوں میں لے لو، فرمایا کہ جن پر چرنے کے لئے اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچتے ہوں وہ لے لو۔

ابیض بن حمال سے مروی ہے کہ وہ بطور وفد مدینے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اپنے تین بھائیوں پر جو کندہ کے تھے اسلام لائے، تینوں زمانہ جاہلیت میں ان کے غلام تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ستر (کپڑے کے) جوڑوں پر صلح فرمائی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مائرب کا صلح شدہ بطور جاگیر مانگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دے دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس مانگا تو انہوں نے اسے واپس کر دیا، بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جوف مراد میں پہاڑوں کی پشت پر زمین عطا فرمادی۔ ابیض بن حمال سے مروی ہے کہ ان کے چہرے پر مرض داد تھا جس نے چہرے کا رنگ بدل دیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر مسح کیا اس روز سے وہ نہ بڑھا اگرچہ نشان باقی تھا۔

فروہ بن مسیک..... ابن الحارث بن سلمہ بن الحارث بن اللہ و میب بن مالک بن مہبہ بن عطیف بن عبد اللہ بن ناجیہ بن یحییٰ بن مالک بن اددو تھے اور مدح سے تھے۔

محمد بن عمارہ بن حمزیمہ بن ثابت سے مروی ہے کہ فروہ بن مسیک کندہ چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو گئے اور ۱۰ھ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، شریف آدمی تھے انہیں سعد بن عبادہ نے اپنے پاس اتارا، صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے سلام کیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنی قوم سے پیچھے ہو گیا ہوں، (یعنی اسلام میں میں نے اپنی قوم سے تاخیر کی) فرمایا تم کہاں اترے، عرض کی سعد بن عبادہ کے پاس، فرمایا اللہ سعد پر برکت کرے۔

عامل بننا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھے تو وہ حاضر ہوتے اور قرآن و فرائض و شرائع اسلام سیکھتے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قبیلہ مرادوز بید و مدح سب پر عامل بنا دیا وہاں وہ جایا کرتے تھے، آنحضرت

نے ان کے ساتھ خالد بن سعید بن ابی العاص کو بھی صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک وہیں ان کے ساتھ رہے۔

انعام..... نجش بن وہب الخزاعی نے اپنی قوم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن مسیک کو بارہ اوقیہ (سونا) انعام دیا اور ایک عمدہ اونٹ سواری کے لئے اور ایک حلو (جوڑا) عمان کے بنے ہوئے کپڑوں کا بھی عطا فرمایا۔

استقامت محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو فروہ بن مسیک اسلام پر قائم رہ کر اپنے فرماں برداروں کے ساتھ مخالفین پر حملہ کرتے رہے وہ مرتد نہیں ہوئے جیسا کہ قبائل یمن کے اور لوگ مرتد ہو گئے تھے۔
ہشام بن محمد الکسبی سے مروی ہے کہ فروہ بن مسیک شاعر تھے۔

قیس بن مکشوح..... مکشوح کا نام ہبیرہ بن عبد یغوث بن الغزیل بن سلمہ بن بدایہ بن عامر بن عوشان ابن زاہر بن مراد تھا، ہبیرہ بن عبد یغوث قبیلہ مراد کے سردار تھے، کث (پہلو) آگ سے داغ دیا گیا تھا اس لئے انہیں مکشوح کہا گیا، ان کے بیٹے قیس بن مکشوح مذحج کے سوار تھے، وفد کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں اسود العنسی نے قتل کیا جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

عمرو بن معدی کرب..... ابن عبد اللہ بن عمرو بن عصم بن عمرو بن زبید الصغیر، وہ منیہ بن ربیعہ بن سلمہ ابن مازن بن ربیعہ بن منیہ تھے اور منیہ زبید کے مورث اعلیٰ قبیلہ مذحج کے تھے، عمرو بن معدی کرب عرب کے مشہور شہسوار تھے۔

سعد کی خدمت میں..... محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے مروی ہے کہ عمرو بن معدی کرب قبیلہ زبید کے دس آدمیوں کے ساتھ مدینہ آئے اس وقت وہ اپنے اونٹ کی نگل پکڑے ہوئے آبادی میں داخل ہوئے تو کہا کہ اس لشیبی ہستی کے باشندوں میں بنی عمرو بن عامر کا سردار کون ہے؟ کہا گیا کہ سعد بن عبادہ ہیں، وہ اپنی سواری کو بٹکاتے ہوئے آگے بڑھے اور ان کے دروازے پر اونٹ بٹھا دیا۔

سعد ان کے پاس آئے مرحبا کہا کجا وہ کھلوا یا ان کا اکرام کیا اور حفاظت کی پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور چند روز تک شہرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی انعام دیا جس طرح آپ وفد کو انعام دیا کرتے تھے پھر وہ اپنے شہر واپس چلے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو مرتد بن یمن کے ساتھ عمرو بن معدی کرب بھی مرتد ہو گئے پھر انہوں نے اسلام کی طرف رجوع کیا اور عراق کو ہجرت کی، فتح قادسیہ وغیرہ میں شریک ہوئے ان کا اچھا امتحان لیا گیا

صرد بن عبد اللہ الازدی..... جرش میں رہتے تھے۔

منیر بن عبد اللہ الازدی سے مروی ہے کہ صرد بن عبد اللہ الازدی اپنی قوم کے انیس آدمیوں کے ساتھ آئے اور فروہ ابن عمرو البیاضی کے پاس اترے انہوں نے ان کی حمایت کی اور اکرام کیا یہ لوگ دس روز تک ان کے پاس مقیم رہے صردان میں سب سے زیادہ قوت فیصلہ رکھنے والے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش ہوتے اور ان کی قوم کے اسلام لانے والوں پر امیر بنا دیا، مشرکین یمن میں سے جو ان کے قریب تھے انہیں مسلمانوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا اور انہیں اس جماعت کے ساتھ جو ان کے ساتھ تھے نیکی کی وصیت فرمائی۔

یمنیوں سے مقابلہ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وہ روانہ ہوئے، جرش میں اترے اس زمانہ میں وہ ایک محفوظ اور بند شہر تھا بعض یمنی قبائل وہاں قلعہ بند تھے، صرد نے انہیں اسلام کی دعوت دی جو اسلام لایا اسے تو چھوڑ دیا اور اپنے ساتھ ملا لیا اور جس نے انکار کیا اس کی گردن مار دی، انہوں نے لوگوں کا مقابلہ کیا اور کامیاب ہوئے پھر بہت دن چڑھے قتل کیا۔

موسیٰ بن عمران بن مٹاخ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صرد بن عبد اللہ الازدی جرش کے عامل تھے۔

نمط بن قیس..... ابن مالک بن سعد بن مالک بن لائی بن سلیمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب ہمدان کے تھے، بطور وفد اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اناج کی زمین دی جو آج تک ان لوگوں کے پاس ہے۔

حذیفہ بن الیمان الازدی..... موسیٰ بن عمران بن مٹاخ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت دہانامی علاقے کے عامل حذیفہ بن الیمان تھے۔

صحرا الغامدی الازدی

قیس بن الحصین..... ذی الغصہ بن یزید بن شداد بن قحان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن الحارث بن کعب مذحج سے تھے۔

قیس بن الحصین خالد بن الولید کے ساتھ بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنی الحارث پر امیر بنا دیا، ایک فرمان لکھ دیا اور ساڑھے بارہ اوقیہ انعام دیا وہ اور ان کے ساتھی اپنے شہر نجران یمن میں واپس ہوئے، چار ہی مہینے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

عبداللہ بن عبد الممدان..... ان کا نام عمرو بن الدیان تھا اور ان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن الحارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن الحارث بن کعب تھا۔

اور قبیلہ مذحج سے تھا، عبداللہ اس وفد میں تھے جو خالد بن الولید کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا ان کا نام عبد المجہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں عبد المجہ ہوں، فرمایا تم عبداللہ ہو۔

یزید بن عبد الممدان..... ابن الدیان بن قطن بن زیاد بن الحارث بن مالک، شریف و شاعر تھے اور وفد میں تھے اور عبداللہ بن عبد الممدان کے بھائی ہیں۔
شام بن الکسلی نے کہا کہ،، الدیان الحاکم،، دیان حاکم تھے۔

یزید بن الحجل..... ان کا نام معاویہ بن حزن بن موالہ بن معاویہ بن الحارث بن مالک بن کعب بن الحارث بن کعب تھا، مذحج سے تھے اس وفد میں وہ بھی تھے جو خالد بن الولید کے ہمراہ نجران سے آیا تھا انہیں خالد نے اپنے مکان میں اتارا تھا ان کے والد کا نام حجل اس سفیدی کی وجہ سے کہا جاتا تھا جو ان میں تھی، وہ رئیس تھے۔

شہاد بن قراو..... بنی الحارث بن کعب میں سے تھے اور اس وفد میں تھے جو خالد بن الولید کے ساتھ نجران سے آیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دس اوقیہ انعام دیا تھا وہ ان کے ساتھ جو ہم قوم تھے اپنے وطن واپس آ گئے، چار ہی ماہ گزرے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

زُرْعہ ذویزن الحمیری..... شہاب بن عبد اللہ الخولانی سے مروی ہے کہ زُرْعہ ذویزن اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تحریر فرمایا کہ محمد گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، مالک ابن مرارہ الرباوی نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حمیر میں سب سے پہلے تم اسلام لائے اور تم نے مشرکین کو قتل کیا لہذا تم خریٰ خوشخبری سنو اور خیر کی امید رکھو۔

حارث و نعیم فرزند ان عبد کلال و نعمان

قیل ذی رعیں..... شہاب بن عبد اللہ الخولانی سے مروی ہے کہ حارث و نعیم فرزند ان عبد کلال و نعمان قیل ذی رعیں (رئیس ذی رعیں) و معافرو ہمدان اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو بلا کر فرمایا کہ ان لوگوں کو لکھو کہ:

،، ملک روم سے مدینہ واپس آنے پر ہمیں تم لوگوں کا قاصد ملا، تم نے جو کچھ بھیجا وہ اس نے پہنچایا، تمہارے یہاں کی خبر دی اور ہمیں تمہارے اسلام اور قتل مشرکین سے آگاہ کیا، بیشک اللہ نے تمہیں اپنی ہدایت کا راستہ بتا دیا ہے

اگر تم لوگ نیکی کرو گے اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبرداری کرو گے، اچھی طرح نماز ادا کرو گے، زکوٰۃ دو گے، مال غنیمت سے اللہ کا خمس اور نبی کا حصہ اور اس کا خاص حصہ اور وہ صدقہ جو مومنین پر فرض ہے دو گے تو تمہیں فلاح وہ کامیابی ہوگی۔۔۔

مالک بن مرارہ الرہادی..... رہا، قبیلہ مذحج کی ایک شاخ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے فرمان کے ساتھ شاہان حمیر کے پاس بھیجا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو یہ ان کے ساتھ تھے اپنے ایک فرمان میں ان لوگوں کے متعلق انہیں وصیت کی تھی۔

مالک بن عبادہ..... وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان قاصدوں میں سے تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کے ہمراہ یمن بھیجا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرمان میں زرعذی یزن کو ان لوگوں کے متعلق وصیت فرمائی تھی اور حکم دیا تھا کہ زکوٰۃ جمع کر کے قاصدوں کو دے دیں۔

عبد اللہ بن زید..... وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان قاصدوں میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کے ساتھ یمن بھیجا تھا۔

زرارہ بن قیس..... ابن الحارث بن قداء بن الحارث بن عوف بن جشم بن کعب بن قیس بن سعد بن مالک بن النخع، قبیلہ مذحج کے تھے، اس وفد نخع میں تھے جو محرم ۱۱ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا وہ دو سو آدمی تھے، رملہ بنت المحمّد کے مکان پر اترے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلام کا اقرار کرتے ہوئے آئے، معاذ بن جبل سے یمن میں بیعت کر چکے تھے۔

عجیب واقعہ..... زرارہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس سفر میں ایک عجیب خواب دیکھا فرمایا تم نے کیا دیکھا؟ عرض کی، میں نے خوب میں ایک گدھی کو دیکھا کہ قبیلے میں چھوڑا ہے اس کے ہاں بھورے رنگ کا بھیڑ کا بچہ پیدا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی کوئی کنیز چھوڑی ہے جو حمل کے حالت میں ہے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ میں نے اپنی کنیز چھوڑی ہے جو حاملہ ہے فرمایا اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جو تمہارا بیٹا ہے۔ عرض کی اس کے بھورے، ہنز و سرخ ہوئی کیا تعبیر ہے، فرمایا کہ میرے قریب آؤ وہ آپ کے قریب گئے تو فرمایا کہ کیا تمہارے اوپر سفید داغ ہے جسے تم چھپاتے ہو؟ عرض کی جی ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کا کسی کو علم نہیں اور نہ آپ کے علاوہ اس پر کسی کو اطلاع ہے فرمایا وہ بھورا رنگ یہی ہے۔

دوسرے خواب..... عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے نعمان بن المنذر کو خواب میں اس طرح دیکھا کہ انکے بدن پر دو بندے، دو چوڑیاں، اور دو پازیب ہیں، فرمایا کہ یہ ملک عرب ہیں جو اپنی عمدہ شکل و صورت کی طرف واپس آئے ہیں۔

عرض کی کہ میں نے ایک کھجڑی بال والی بوڑھیا کو خواب میں دیکھا جو زمین سے نکلی ہے فرمایا کہ یہ دنیا کی بقیہ عمر ہے۔

عرض کی میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین سے ایک آگ نکلی جو میرے اور میرے بیٹے عمرو کے درمیان حائل ہوگئی، وہ کہتی ہے کہ مینا ونا مینا جلا جلا، تم مجھے کھالو، میں تمہارے متعلقین و مال کو کھالوں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک فتنہ ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

عرض کی یا رسول اللہ! فتنہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کو قتل کر دیں گے اور آپس میں لڑیں گے، سر سے سر مل جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو باہم ملا کر اور نکال کر اشارہ فرمایا (اس فتنے میں) بدکار اپنے کو نیکو کار سمجھے گا اور مومن کا خون مومن کے نزدیک پانی پینے سے زیادہ حلال ہوگا، اگر تمہارا بیٹا مر جائے گا تو تم اس فتنے کو پاؤ گے اور اگر تم مر گئے تو تمہارا بیٹا اس کا پائے گا۔ عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ میں اسے نہ پاؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ اس فتنے کو نہ پائے، چنانچہ ان کی وفات ہوگئی اور عمر زندہ رہے، وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے کوفہ میں عثمان سے بغاوت کی تھی۔

ارطاط بن کعب..... ابن شراحیل بن کعب بن سلمان بن عامر بن حارث بن سعد بن مالک بن النخع۔

وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے، ان کے لئے جھنڈا باندھا گیا جسے وہ لے کر قادیسیہ آئے، قتل کر دیئے گئے تو وہ جھنڈا ان کے بھائی درید بن کعب نے لے لیا اور وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔

ارقم بن یزید..... ابن مالک بن عبد اللہ بن الحارث بن بشر بن یاسر بن جشم بن مالک بن بکر بن عوف بن النخع، وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لائے۔

وہ بن یحسین..... ان غیر خالص عربوں میں سے تھے جو یمن میں تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے روانہ ہو کر یمن کے غیر خالص عربوں کے پاس آئے، نعمان بن بزرج کی لڑکیوں کے پاس اترے وہ سب اسلام لائیں انہوں نے فیروز بن الدیلمی کو بلا بھیجا وہ مسلمان ہوئے، مرکبوز کو بلا یا وہ بھی اسلام لائے ان کے بیٹے عطا بن مرکبوز پہلے شخص تھے جنہوں نے صنعا میں قرآن کو جمع کیا یمن میں باذان اسلام لائے اپنے اسلام لانے کی اطلاع رسول اللہ کو بھیجی، یہ واقعہ ۱۰ھ کا ہے

فیروز بن الدیلمی..... فارس کے ان لوگوں کی اولاد میں ہیں جن کو کسریٰ نے سیف بن ذیک یزن کے ہمراہ یمن بھیجا تھا انہوں نے حبشیوں کو یمن سے نکال کر اس پر قبضہ کر لیا جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال معلوم ہوا تو فیروز بن الدیلمی وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر احادیث روایت کی ہیں، بعض محدثین تو کہتے ہیں ہم سے فیروز بن الدیلمی نے حدیث بیان کی اور بعض کہتے ہیں کہ الدیلمی نے، دونوں ایک ہی شخص ہیں سب کی مراد فیروز بن الدیلمی ہیں، یہ

بات اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے جس کو ایک ہی شخص نے روایت کیا ہے لوگ ان کے نام میں اختلاف کرتے ہیں جیسا کہ میں نے تم سے بیان کیا۔

شراب کے بارے میں سختی..... دیلمی سے مروی ہے کہ عرض کی یا رسول اللہ! ہم لوگ مرد ملک میں ہیں اور گہیوں کی شراب سے مدد لیتے ہیں، فرمایا کیا اس سے نشہ ہوتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا بس تو پھر اسے نہ پیو، انہوں نے دوبارہ پوچھا فرمایا کیا اس سے نشہ ہوتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا بس تو پھر اسے نہ پیو، عرض کیا گیا کہ لوگ تو اس سے باز نہیں آسکتے فرمایا اگر اس سے باز نہ آئیں تو قتل کر دو۔ محمد بن سعد نے کہا کہ یہ حدیث ہمیں دیلم الحمیری کی روایت سے بھی پہنچی ہے۔

فیروز بن الدیلمی نے ایک حدیث قدر کے بارے میں روایت کی ہے، فیروز کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ عبدالمعتم بن ادریس نے کہا کہ ان کی اولاد بنی ضبہ کی طرف منسوب تھی ان لوگوں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں ہم لوگوں پر گرفتاری کی مصیبت آئی، فیروز ان لوگوں میں تھے جنہوں نے اس اسود بن کعب العنسی کو یمن میں قتل کیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ اسے مرد صالح فیروز بن الدیلمی نے قتل کیا، فیروز کی وفات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یمن میں ہوئی۔

داؤد یہ..... غیر خالص عربوں میں سے تھے، بہت بوڑھے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے وہ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے اسود بن کعب العنسی کو قتل کیا اس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ قیس بن مکشوح، عنسی کے قوم سے ڈرے انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ داؤد یہ نے اسے قتل کیا ہے اور داؤد یہ پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا کہ اس سے عنسی کی قوم کو خوش کریں۔

گرفتاری..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہاجر بن ابی امیہ کو لکھا کہ قیس بن مکشوح کو بیڑیاں ڈال کے ان کے پاس بھیج دیں انہوں نے بیڑیاں ڈال کر انہیں بھیج دیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے مرد صالح داؤد یہ کو قتل کر دیا، انہوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا۔

قیس نے گفتگو کی اور قسم کھائی کہ میں نے قتل نہیں کیا اور کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ! اپنی جنگ کے لئے مجھے باقی رکھئے، مجھے جنگ میں بصیرت ہے اور دشمن کے لئے داؤد گھات معلوم ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں باقی رکھا، عراق بھیج دیا اور حکم دیا کہ کوئی کام ان کے سپرد نہ کیا جائے صرف جنگ میں مشورہ لیا جائے۔

نعمان..... سبائہ کے یہودی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے مسلمان ہوئے، پھر اپنی قوم کے ملک کو واپس گئے، اسود بن کعب العنسی کو معلوم ہوا تو اس نے انہیں بلا بھیجا اور پکڑ کر ان کا ایک ایک عضو ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

یمن کے محدثین کا پہلا طبقہ

مسعود بن الحکم الشقی..... عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے طے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

سعد الاعرج..... یعلیٰ بن مدیہ کے ساتھیوں میں سے تھے انہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔

عبدالرحمن بن البلیمانی..... عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اخماس میں سے تھے (یعنی غلام تھے اور مال غنیمت کے اس پانچویں حصے میں آیا تھا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا تھا) عبدالمنعم بن ادریس نے کہا کہ وہ یمن کے ایرانیوں کی اولاد میں سے تھے، عبدالرحمن نجران میں رہتے تھے، ولید بن عبدالملک کی ولایت میں انکی وفات ہوئی۔

حجر المدری..... ہمدان کے تھے انہوں نے زید بن ثابت اور ان سے طاؤس نے روایت کی ہے۔

ضحاک بن فیروز الدیلیمی..... ابنائے اہل فارس سے تھے اپنے والد سے روایت کئے۔

ابوالاشعث الصنعانی..... شراحیل بن شریمل بن کلیب بن اذہ، ابنائے فارس میں سے تھے، آخر عمر میں دمشق کی سکونت اختیار کر لی تھی، ان سے شامیوں نے روایت کی ہے، وفات معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کے قدیم زمانہ خلافت میں ہو گئی تھی۔

حنش بن عبداللہ الصنعانی..... وہ بھی ابنائے فارس میں سے تھے پھر منتقل ہو کر مصر کی سکونت اختیار کر لی تھی، ان سے مصریوں نے روایت کی ہے، وہیں پر ان کی وفات ہوئی۔

شہاب بن عبداللہ الخولانی

وہب الذماری..... یمن کا ایک گاؤں زمار میں رہتے تھے انہوں نے آسانی کتب پڑھی تھی۔

دوسرا طبقہ

طاؤس بن کیسان..... حبیب بن ثابت سے مروی ہے کہ طاؤس کی کنیت ابو عبدالرحمن تھی۔

محمد بن عمرو سے مروی ہے کہ طاؤس، بحیر بن ریمان الحمیری کے آزاد کردہ غلام تھے اور جند میں رہتے تھے،

فضل بن دکین وغیرہ نے کہا کہ وہ ہمدان کے آزاد کردہ غلام تھے، عبدالمعتم ابن ادریس نے کہا کہ ابن ہوزۃ الہمدانی کے آزاد کردہ غلام تھے، طاؤس کے والد جواہل فارس میں سے تھے دور سے آئے تھے اور اس گھروالوں سے موالاة کر لی تھی وہ جند میں رہا کرتے تھے۔

خضاب لگانا..... بنی طاؤس سے مروی ہے کہ طاؤس زردی کا خضاب لگاتے تھے۔

جریر بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے طاؤس کو دیکھا کہ تیز سرخی والی مہندی کا خضاب کرتے تھے۔
فطر سے مروی ہے کہ میں نے طاؤس کو دیکھا کہ وہ مہندی سے خضاب کرتے تھے۔

چہرہ چھپانا..... فطر سے مروی ہے کہ میں نے طاؤس کو سب سے زیادہ کپڑے سے چہرہ چھپاتے دیکھا۔
راوی نے کہا کہ میں نے فطر سے کہا کہ کیا وہ بکثرت کپڑے سے چہرہ چھپاتے تھے تو انہوں نے کہا ہاں۔
ہانی بن ایوب الجعفی سے مروی ہے کہ طاؤس اس طرح کپڑے سے چہرہ چھپاتے کہ کبھی اس کو ترک نہ کرتے۔
خارجہ بن مصعب سے مروی ہے کہ طاؤس کپڑے سے چہرہ چھپاتے تھے اور جب رات ہوتی تو کھول دیتے تھے۔
یونس بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے طاؤس کو کپڑے سے چہرہ چھپاتے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

لباس..... طاؤس سے مروی ہے کہ ساہری باریک کپڑے کو اس کی تجارت کو ناپسند کرتے تھے۔

عمارہ بن راذان سے مروی ہے کہ میں نے طاؤس یعنی کو دیکھا کہ ان کے جسم پر دو گيروے رنگ کی چادریں تھیں۔

ابوالاھب سے مروی ہے کہ میں نے احرام کی حالت میں طاؤس کو دیکھا کہ جسم پر گيروے رنگی ہوئی دو چادریں تھیں۔

ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ اس طرح عمامہ باندھنا پسند کرتے تھے کہ اس کا کچھ حصہ ٹھوڑی کے نیچے نہ کریں۔

ایوب السخثانی سے مروی ہے کہ وہ عبد اللہ بن طاؤس سے پوچھتے کہ آپ کے والد سفر میں کیا پہنتے تھے انہوں نے کہا کہ تلے اوپر دو کرتے پہنتے جن کے نیچے بند نہیں باندھتے تھے۔

یعقوب بن قیس سے مروی ہے کہ میں حالت احرام میں طاؤس کے بدن پر گيروے رنگی ہوئی دو چادریں دیکھیں۔
عبدالرحمن بن ابی بکر السلیکی سے مروی ہے کہ میں نے طاؤس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) سجدوں کا نشان دیکھا۔

نام پر اعتراض..... اسماعیل بن مسلم سے مروی ہے کہ لوگوں نے حسن کے پاس طاؤس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ طاؤس، طاؤس (مور) کیا ان کے عزیزوں سے یہ نہ ہوسکا کہ وہ اس کے علاوہ انکا کوئی اور نام یا اس سے بہتر نام رکھتے۔

بعض عادات ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے پاس جب خطوط جمع ہو جاتے تو وہ انہیں جلوادیتے۔

حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ مجھ سے طاؤس نے کہا کہ جب میں تم سے حدیث بیان کروں اور وہ ثابت کر دوں تو پھر اس کو ہرگز کسی سے نہ پوچھو۔

طاؤس سے مروی ہے کہ وہ یمن سے اس وقت آتے کہ لوگ عرفہ میں ہوتے اور مکہ سے پہلے عرفہ سے حج شروع کرتے۔

عبد الکریم بن ابی المخارق سے مروی ہے کہ طاؤس نے ہم لوگوں سے کہا کہ جب میں طواف کروں تو مجھ سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ طواف بھی نماز ہی ہے۔

ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ انسان کے اللہ کے نام پر بھیک مانگنے کو ناپسند کرتے تھے۔ طاؤس سے مروی ہے کہ وہ اپنی کسی لڑکی کو خواہ وہ کالی ہو یا نہ ہو اس کے بغیر نہ رہنے دیتے تھے کہ اس سے عید الفطر و عید الاضحیٰ میں ہاتھ پاؤں میں پھندی لگواتے اور کہتے کہ یہ عید کا دن ہے۔

حفظہ سے مروی ہے کہ میں طاؤس کے ساتھ جا رہا تھا، ایک قوم پران کا گذر ہوا جو قرآن فروخت کر رہے تھے انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

محمد بن سعید سے مروی ہے کہ طاؤس کی دمایہ تھی کہ اللہم احرم منی المال والولد وارزقنی الایمان والعمل (اے اللہ مجھے مال اور اولاد سے محروم رکھ اور مجھے ایمان و عمل عطا کر)۔

طاؤس سے مروی ہے کہ میں کسی ساتھی کو مالدار اور ذی شرف سے زیادہ برا نہیں جانتا۔ عبد اللہ بن طاؤس سے مروی ہے کہ طاؤس کہتے ہیں کہ جب تمہیں یہودی و نصرانی سلام کرے تو اس سے کہو کہ عطاک السلام، (سلامت تجھ پر غالب رہے)۔

سلمہ بن وہرام سے مروی ہے کہ لوگ ایک چور کو طاؤس کے پاس لے گئے انہوں نے ایک دینار اس کا فدیہ دیا اور اسے آزاد کر دیا۔

طاؤس سے مروی ہے کہ وہ بروایت ابن عباس خلع و طلاق کا تذکرہ کرتے اور سعید بن جبیر اعتراض کرتے طاؤس ان سے ملے اور کہا کہ میں نے تمہارے پیدا ہونے سے پہلے قرآن پڑھا ہے اور ایسے وقت میں اسے سنا ہے کہ تم اس وقت بھیگی روٹی کے فکرمیں رہتے تھے۔

ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اپنے ان عراقی بھائیوں سے تعجب ہے جو حجاج (ابن یوسف) کو مومن کہتے ہیں۔

طاؤس سے مروی ہے کہ تم حج و کچھ سیکھتے ہو اپنے لئے سیکھو کیوں کہ لوگوں سے امانت چلی گئی، وہ حدیث کا حرف حرف شمار کرتے تھے۔ قیس بن سعد سے مروی ہے کہ طاؤس ہم میں ایسے ہی تھے جیسے ابن سیرین تم لوگوں میں ایوب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے ایک مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے گلے میں رسی ڈال کر نچایا جائے۔

ایوب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے ایک مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے اسے جھڑک دیا اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں تو آپ کا بھائی ہوں، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو میرا کوئی نہیں۔
داؤد بن شاپور سے مروی ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے کہا کہ ہمارے دعا کیجئے انہوں نے کہا کہ میں اس وقت اس کے لئے خلوص نہیں پاتا۔

ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے طاؤس کو تحصیل وصول کے بعض کاموں پر مقرر کیا ابراہیم نے کہا کہ میں نے طاؤس سے پوچھا کہ آپ نے کس طرح کام کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم آدمی سے کہتے تھے کہ خدا تم پر رحم کرے تم اس مال کی زکوٰۃ دیتے ہو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اگر وہ ہمیں دیتا تو اس سے لے لیتے اور اگر وہ پیٹھ پھیرتا تو ہم اسے بلاتے نہ تھے۔

محمد بن یوسف کے جانے کا واقعہ..... ابو اسحاق الصنعانی سے مروی ہے کہ طاؤس وہب بن منہ کسی اچھے وقت محمد بن یوسف برادر حجاج بن یوسف کے پاس گئے جو ہم پر عامل تھا، طاؤس کرسی پر بیٹھ گئے محمد نے کہا اے غلام طلیسان (چادر فارسی) ابو عبد الرحمن (طاؤس) کو از حدو، ان لوگوں نے وہ انہیں از حدی وہ اپنے شانے ہلاتے رہے یہاں تک کہ اپنے اوپر سے طلیسان کو گرا دیا۔

محمد بن یوسف کو غصہ آیا تو وہب نے طاؤس سے کہا کہ واللہ اگر تمہیں اس کے ہم پر ناراض کرنے کی پروا نہیں ہے تو نہ ہو، تم طلیسان کو لے کر فروخت کر دیتے اور اس کی قیمت مساکین کو دے دیتے انہوں نے کہا ہاں، اگر ایسا نہ ہوتا کہ میرے بعد یہ کہا جاتا کہ اسے طاؤس نے لے لیا ہے پھر اس میں وہ نہ کیا جاتا جو میں کرتا ہوں تو میں ضرور کرتا۔

عمران بن عثمان سے مروی ہے کہ عطا کہا کرتے کہ اس مسئلہ میں طاؤس کیا کہتے ہیں، میں کہتا کہ ابو محمد آپ اسے کس سے لیتے ہیں انہوں نے کہا ثقہ طاؤس سے۔

حج کے متعلق واقعات..... ابی بشر سے مروی ہے کہ طاؤس نے قریش کے چند نوجوانوں سے جو کعبے کا طواف کر رہے تھے کہا کہ تم لوگ ایسا لباس پہنتے ہو جو تمہارے بزرگ نہیں پہنتے تھے اور تم لوگ ایسی چال چلتے ہو جو ناپنے والے بھی اچھی طرح نہیں چل سکتے۔

عبد الملک سے مروی ہے کہ طاؤس حج قرآن کے نیت سے آتے تھے، مگر عرفات جانے تک مکہ مکرمہ نہیں آتے تھے۔

عبد اللہ بن طاؤس سے مروی ہے کہ والد کے ساتھ ہمارا سفر مکہ ایک مہینے تک ہوتا تھا جب ہم لوگ واپس ہوتے تو وہ ہمیں دو مہینے تک چلاتے تھے، ہم نے ان سے کہا تو انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آدمی اپنے مکان آنے تک اللہ ہی کی راہ میں رہتا ہے۔

لیث سے مروی ہے کہ میں نے طاؤس کو مرض موت میں دیکھا کہ اپنے بستر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

۱۔ حج قرآن اسے کہتے ہیں جس میں ایک ہی احرام سے حج اور عمرہ کیا جاتا ہے۔ اعجاز

وفات سیف بن سلیمان سے مروی ہے کہ طاؤس کی وفات مکہ میں ۸/ ذی الحجہ سے ایک روز پہلے ہوئی، ہشام بن عبد الملک نے اس سال حج کیا تھا اور وہ اسی ۱۰۶ھ میں خلیفہ ہوئے تھے انہیں نے طاؤس کی نماز جنازہ پڑھائی، وفات کے دن ان کی عمر ننانوے سال کی تھی۔

وہب بن منبہ ان کا تعلق فارس سے تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی عبادہ بن الصامت سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں دو شخص ہوں گے جن میں ایک وہب ہوگا جس کو اللہ حکمت عطا کرے گا اور دوسرا غیلان ہوگا جس کا فتنہ اس امت پر شیطان کے فتنے سے بدتر ہوگا۔

کفر کی ایک صورت داؤد بن قیس الصنعانی سے مروی ہے کہ میں نے وہب بن منبہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے بانوے کتاب پڑھی ہیں جو سب کے سب آسمان سے نازل کی گئی ہیں انہیں سے بہتر مسیحی عبادت گاہوں اور لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں اور میں کو چند کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، میں نے ان سب میں یہ مضمون پایا کہ جس نے مشیت کا کوئی حصہ بھی اپنی طرف منسوب کر لیا وہ کافر ہے۔

عبادت ثنی بن الصباح سے مروی ہے کہ وہب بن منبہ چالیس سال تک اس حالت میں رہے کہ کسی ذی روح کو برا نہ کہا اور بیس سال تک اس طرح رہے کہ عشاء اور صبح کے درمیان وضو نہیں کیا، وہب نے کہا کہ میں نے تیس کتابیں پڑھی ہیں جو تیس نبیوں پر نازل ہوئی ہیں۔

وفات عبد الحمیم بن ادریس سے مروی ہے کہ وہب بن منبہ کی وفات صنعاء میں ۱۰۷ھ میں ہشام بن عبد الملک کی دور خلافت میں ہوئی۔

ہمام بن منبہ ابنائے فارس میں سے تھے، اپنے بھائی وہب بن منبہ سے بڑے تھے ابو ہریرہؓ سے ملے ہیں اور ان سے بہت سی روایت کی ہیں، وفات وہب سے ۱۰۷ھ یا ۱۰۸ھ میں ہوئی، کنیت ابو عقبہ تھی۔

معقل بن منبہ ابناء میں سے تھے، کنیت ابو عقیل تھی، وفات اپنے بھائی وہب سے پہلے ہوئی، ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عمر بن منبہ ابناء میں سے تھے ان سے بھی روایت کی گئی ہے، قاری قرآن تھے، وہ اور وہب بن منبہ بظاہر پہلے شخص تھے جنہوں نے یمن میں قرآن جمع کیا۔

مغیرہ بن حکیم الصنعانی..... ایفاء میں سے تھے۔

سماک بن الفضل الخولانی..... اہل صنعاء میں سے تھے۔

عمرو بن مسلم الجندی

زیاد بن الشیخ..... ایفاء اہل صنعاء میں سے تھے۔

تیسرا طبقہ

عبداللہ بن طاؤس..... کنیت ابو محمد تھی، وفات امیر المومنین ابوالعباس کی خلافت کے شروع میں ہوئی۔

حکم بن ابان..... اہل عدن میں سے تھے ۱۵۴ھ میں وفات ہوئی۔

سلم الصنعانی..... جو عطاء سے روایت کرتے ہیں۔

اسماعیل بن شروس..... ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

معمر بن راشد..... کنیت ابو عروہ تھی، قبیلہ ازد کے مولیٰ تھے، راشد کی کنیت ابو عمرو تھی اور ازد کے مولیٰ تھے وہ اہل بصرہ سے تھے پھر منتقل ہو کر یمن میں رہ گئے جب معمر بصرہ سے روانہ ہوئے تو ابو ایوب بھی کچھ دور تک ان کے ساتھ چلے اور ان کی دعوت کی، معمر اپنی ذات کے اعتبار سے بامروت و حلیم و نجی آدمی تھے۔

عبید اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ میں بصرہ میں ایوب کا مکہ سے آنے کا انتظار کر رہا تھا وہ اس طرح آئے کہ معمر اونٹ پر ان کے ہم نشین تھے، معمر اپنی والدہ کی زیارت کے لئے آئے تھے میں انکے پاس آیا تو وہ مجھ سے عبدالکریم کی حدیث پوچھنے لگے میں بیان کرنے لگا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی وفات رمضان ۱۵۳ھ میں ہوئی، عبدالمنعم ابن ادریس نے کہا کہ ان کی وفات شروع ۱۵۰ھ میں ہوئی۔

سفیان بن عیینہ سے مروی ہے کہ عبدالرزاق سے دریافت کیا کہ مجھے اس کے متعلق بتائیے جو لوگ معمر کے بارے میں کہتے ہیں کہ جو کچھ علم تم لوگوں کے پاس تھا وہ انہیں کے ساتھ جاتا رہا، عبدالرزاق نے کہا کہ معمر کی وفات ہمارے پاس ہوئی، ان کی بیوی سے ہمارے قاضی مطرف ابن مازن نے نکاح کیا۔

یوسف بن یعقوب..... ابن ابراہیم بن سعید بن داؤد، ایفاء میں سے تھے، کنیت ابو عبداللہ تھی، صنعاء کے قاضی و مفتی تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی وفات ۱۵۳ھ میں ہوئی اور عبدالمنعم بن ادریس نے کہا کہ ۱۵۱ھ میں ہوئی۔

یگثار بن عبداللہ..... ابن سہوک، ابناء میں سے تھے، جند میں رہتے تھے ان سے عبداللہ بن المبارک وغیرہ نے روایت کی ہے۔

عبدالصمد بن معقل..... ابن منبہ، وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں۔

چوتھا طبقہ

رباح بن زید..... مولائے خاندان معاویہ بن ابی سفیانؓ، محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے انہیں دیکھا ہے، صاحب فضل اور معمر بن راشد کی حدیث کے عالم تھے۔

مطرف بن مازن..... کنیت ابوایوب تھی، صنعا کے محکمہ قضا کے والی تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ وہ کنانہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور پنج میں ان کی وفات ہوئی، عبدالمنعم بن ادریس نے کہا کہ قیس کے آزاد کردہ غلام تھے اور وفات ہارون کے دور خلافت میں رقبہ میں ہوئی۔

ہشام بن یوسف..... کنیت ابو عبدالرحمن تھی، ابناء میں سے تھے اور قاضی یمن تھے، معمر بن جریج وغیرہما سے بکثرت روایت کی ہے وفات ۱۹۷ھ میں یمن ہوئی۔

عبدالرزاق بن ہمام..... ابن نافع، کنیت ابو بکر تھی، قبیلہ حمیر کے آزاد کردہ غلام تھے، وفات وسط شوال ۲۱۱ھ کو یمن میں ہوئی، ہمام بن نافع کی روایت ہے جو انہوں نے سالم بن عبداللہ وغیرہ سے کی ہے۔

ابراہیم بن الحکم بن ابان

غوث بن جابر

اسماعیل بن عبدالکریم..... ابن معقل بن منبہ، کنیت ابو ہشام تھی، وفات ۲۱۰ھ میں یمن میں ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو یمامہ میں رہتے تھے

مجاہد بن مرارہ اس وفد بنی حنیفہ میں شامل تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے تھے۔

گرفتاری ذیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن الولید یمامہ کے ارادے سے جب فرض میں اترے تو انہوں نے دو سوار کے لشکر کو آگے بھیجا اور کہا کہ تم جن لوگوں کو پاؤ انہیں گرفتار کر لو، وہ لوگ روانہ ہوئے انہوں نے مجاہد بن مرارہ الحظلی کو ان کی قوم کے تجیس آدمیوں کے ساتھ جو بنی نمیر کے ایک شخص کی تلاش میں نکلے تھے گرفتار کر لیا۔

مجاہد سے پوچھا گیا تو کہا کہ اللہ کی قسم! میں مسلمہ کے قریب بھی نہیں جاتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ہوں، پھر میں اسلام لایا اور تبدیل و تغیر نہیں کیا، قوم کو خالد کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے سب کی گردن مار دی، مجاہد کو باقی رکھا انہیں قتل نہیں کیا وہ شریف تھے انہیں مجاہد الیمامہ کہا جاتا تھا۔

معاہدہ ساریہ بن عمرو نے خالد بن الولید سے کہا کہ اگر آپ کو اہل یمامہ کی ضرورت ہے تو ان کو یعنی مجاہد بن مرارہ کو باقی رکھئے، خالد نے انہیں قتل نہیں کیا، لوہے کی ایک مضبوط زنجیر میں جکڑ کر اپنی بیوی ام تمیم کے حوالہ کر دیا انہوں نے مجاہد کو اور مجاہد نے حنیفہ کے کامیاب ہونے کی صورت میں ان کو قتل کرنے سے پناہ دے دی اس پر باہم معاہدہ ہو گیا۔

خالد انہیں بلاتے، باتیں کرتے اور یمامہ و بنی حنیفہ و مسلمہ کا حال دریافت کرتے، مجاہد کہتے کہ اللہ کی قسم! میں نے اس کی پیروی نہیں کی ہے میں تو مسلمان ہوں انہوں نے کہا کہ پھر تم کیوں نہ ہمارے پاس چلے آئے یا تم نے اس طرح کی گفتگو نہیں کی جس طرح کی ثمامہ بن اثال نے کی تھی انہوں نے کہا کہ اگر آپ کی رائے ان سب باتوں کو معاف کرنے کی ہو تو معاف کر دیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے معاف کر دیا۔

امان نامہ یہ وہی شخص ہے جنہوں نے قتل مسلمہ کے بعد یمامہ اور اس کے اندر کی تمام چیزوں کے متعلق خالد بن الولید سے صلح کی تھی، خالد بن الولید انہیں وفد کے ساتھ ابو بکر صدیق کے پاس لائے اور ان کے اسلام اور کار گذار دی کا تذکرہ کیا ابو بکر نے انہیں معاف کر دیا اور مان دے دی، ان کے اور وفد کے لئے امان نامہ لکھ دیا۔ اور ان لوگوں کو ان کے وطن یمامہ واپس کر دیا۔

ثمامہ بن اثال

قبول اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قاصد ان کے پاس سے گذرے، ثمامہ نے ان کے قتل کا

ارادہ کیا ان کے چچا نے اس سے روکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمامہ کا خون حلال کر دیا۔

اس کے بعد تمامہ عمرے کی نیت سے روانہ ہوئے جب مدینہ کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں نے کسی عہد و پیمان کے بغیر انہیں گرفتار کر لیا اور رسول کی خدمت میں لائے، انہوں نے کہا کہ اگر آپ سزا دیں گے تو ایک گناہ گار کو سزا دیں گے اور اگر معاف کریں گے تو ایک شکر گزار کو معاف کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گناہ معاف کر دیا اور وہ اسلام لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے لئے مکہ جانے کی انہیں اجازت بھی دے دی، چنانچہ وہ گئے اور عمرہ کر کے واپس آئے انہوں نے قریش پر تنگی کر دی، یمامہ سے ایک دانہ بھی ان کے پاس نہ جانے دیتے۔

مسلمہ کذاب کے خلاف رد عمل..... جب مسلمہ ظاہر ہوا اور نبوت کا دعویٰ کیا تو تمامہ بن اثال اپنی قوم میں کھڑے ہو گئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور کہا کہ ایک ہی معاملہ کے لئے دو نبی جمع نہیں ہوتے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ایسے رسول ہیں کہ ان کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہے اور نہ کسی قسم کی نبوت کے ساتھ کوئی نبی شریک کیا جاتا ہے، انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی:

حم تنزيل الكتاب من الله العزيز العليم غافر الذنب وقال التوب شديد العقاب ذي الطول لا اله الا هو اليه المصير (حم کتاب کا نازل کرنا اللہ زبردست دانائے طرف سے ہے جو گناہ کا معاف کرنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا، قدور والا ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کے پاس پھر جانا ہے۔) یہ کلام اللہ ہے، یہ (کلام مسلمہ) اس کے مقابلہ میں کہاں ہے، اے مینڈک! یہ ایسی پاک و صاف ہے کہ نہ شراب کو روکتی ہے اور نہ پانی کو گندہ کرتی ہے، واللہ تم لوگ بھی سمجھتے ہو کہ یہ وہ کلام ہے جو کہنے سے نہیں نکلا ہے۔

خالد بن الولید یمامہ آئے تو ان کے اس فعل کو پسند کیا اور اس سے ان کے اسلا کی صحت کو پہچانا۔

علی بن شیبان..... ابن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزیٰ بن حمیم بن مرہ بن الدول بن حنیفہ۔

ان کی روایت..... انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منکھیوں سے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا، نماز پوری کر لی تو فرمایا اے مسلمانو! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوسری نماز پڑھی، آپ نے نماز پوری کر لی، ایک شخص تنہا صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا آپ نماز پوری کر کے اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے اس شخص نے بھی نماز پوری کر لی تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھو کیوں کہ صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز نہیں ہوتی۔

عبدالرحمن بن علی شیبان نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے درمیان پشت سیدھی نہیں کرتا۔

طلق بن علی الحنفی..... وہ ابو قیس بن طلق تھے۔

چرچ توڑ کر مسجد بنانا..... طلق سے مروی ہے کہ ہم لوگ بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہوئے، خدمت نبوی میں آئے اور بیعت کی ساتھ نماز پڑھی۔

عرض کی، ہمارے وطن میں ایک چرچ ہے ہم نے خواہش کی کہ وضو کا بچا ہوا پانی عنایت ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگو اس سے وضو کیا اور کھلی کی پھر اسے ایک چڑے کے برتن میں ڈال دیا اور فرمایا اسے لے جاؤ، جب تم اپنے وطن میں پہنچ جاؤ تو اس چرچ کو توڑ ڈالنا اور اس کی جگہ اس پانی سے دھو کر مسجد بنالینا۔

عرض کی یا رسول اللہ! گرمی سخت ہے اور وطن دور، پانی خشک ہو جائیگا فرمایا اس میں پانی ملاتے رہنا، کیونکہ وہ اس کی پاکیزگی بڑھائیگا۔ ہم لوگ روانہ ہوئے اپنے وطن آئے چرچ توڑ ڈالا اور اس جگہ کو دھویا وہاں مسجد بنا کر اذان کہی گئی اور نماز پڑھی گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعریف فرمانا۔ طلق سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد بنا رہے تھے اور مسلمان اس میں کام کر رہے تھے میں مٹی کا گارا بنانا جانتا تھا پھاوڑہ لے کر گارا بنانے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ کر فرما رہے تھے کہ یہ حنفی گارے کا کام جتنا ہے۔

روایت..... قیس بن طلق نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کو نہ روکے خواہ وہ عورت کجاوے پشت پر کیوں نہ ہو۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہے۔

خدمت نبوی میں ایک شخص آیا عرض کی یا نبی اللہ! ہم میں سے جب کوئی اپنی شرم گاہ چھوئے تو کیا وضو کرے، فرمایا وہ تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے (جیسے اور حصوں کو چھونے سے وضو نہیں تو فنا اسی طرح اس سے بھی نہیں ٹوٹتا)

ایک کپڑے میں نماز کا حکم..... ایک شخص بعد ظہر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا، عصر کی نماز کا وقت آیا تو اپنا تہ بند کھول ڈالا اور چادر پہنہ بند باندھ کے دونوں کو اپنے کندھے پر ڈال دیا جب نماز ادا کر لی اور فارغ ہوئے تو فرمایا کہ وہ شخص جو ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو دریافت کر رہا تھا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا کہ یا نبی اللہ! میں ہوں فرمایا کیا ہر شخص دو کپڑے پاسکتا ہے۔

ہر ماس بن زیاد الباہلی..... ہر ماس بن زیاد الباہلی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اس حالت میں دیکھا کہ والد مجھے اپنے اونٹ پر اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تھے، میں چھوٹا بچہ تھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ وہ کوئٹہ میں اپنی کان کنی اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

ہر ماس بن زیاد الباہلی سے مروی ہے کہ میں یوم الاضحیٰ کو اونٹ پر والد کا ہم نشین تھا اور منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

جاریہ ابو نمران الحنفی نمران بن جاریہ الحنفی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک قوم نے ایک جھونپڑی کے بارے میں باہم جھگڑا کیا اور مقدمہ نبی صلی اللہ کے پاس لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کو ان کے ساتھ کر دیا، حذیفہ نے فیصلہ ان لوگوں کے حق میں کیا جن کے قریب رسی تھی، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا۔

یمامہ کے فقہاء و محدثین

ضمضم بن حوس الہرقانی انہوں نے ابو ہریرہ و عبد اللہ بن حنظلہ سے اور ان سے عکرمہ بن عمار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ہلال بن سراج ابن مجاز الحنفی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے۔

ابو کثیر الغمری نام یزید بن عبد الرحمن بن امیہ بن اذینہ السحیمی تھا، ابو ہریرہ سے ملے اور ان سے روایت کی ہے، ابو کثیر سے اوزاعی و عکرمہ بن عمار نے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن اسود محکمہ ذاک کے افسر تھے۔

ابو سلام نام مطور تھا، ان سے یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر ملے کے مولا، اور اہل بصرہ میں سے تھے، یمامہ میں منتقل ہو گئے۔

یحییٰ بن کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر الیمامی سے مروی ہے کہ میں نے اپنے چچا نصر بن یحییٰ بن ابی کثیر کو دیکھا ہے، انہیں کے نام سے یحییٰ بن ابی کثیر الیمامی کی کنیت تھی، (ابو نصر) دوسرے راوی نے کہا کہ یحییٰ بن ابی کثیر کی کنیت ابو ایوب تھی۔

ایوب السختیانی سے مروی ہے کہ روئے زمین پر یحییٰ بن ابی کثیر جیسا کوئی باقی نہیں ہے۔

اسماعیل بن علیہ سے مروی ہے کہ میں ایوب کے پاس حاضر تھا جب وہ یحییٰ بن ابی کثیر کو خط لکھ رہے تھے۔

سفیان بن عیینہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ یحییٰ بن ابی کثیر کے اپنے پاس آنے کی امید کرتے تھے۔

ابو نعیم الفضل بن دکین سے مروی ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر کی وفات ۱۲۹ھ میں ہوئی۔ بنی تمیم کے ایک اہل علم نے کہا کہ کثیر کا نام دینا رقتھا۔

عکرمہ بن عمار الجعفی..... انہوں نے ایاس بن سلمہ بن الاکوع، ہرماس بن زیاد الباہلی، عاصم بن شیبہ الغیلانی سے جو بنی تمیم کے ایک فرد تھے، عطاء بن ابی رباح، ضمضم بن حوس، حضرمی بن لاحق، یحییٰ بن ابی کثیر، رافع بن خدیج کے آزاد کردہ غلام ابوالنجاہی، طارق بن عبدالرحمن القرشی اور سماک الجعفی ابو زمیل سے روایت کی ہے۔ قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، نافع مولائے عبداللہ بن عمر، طاؤس ابو کثیر الغمری اور یزید الرقاشی سے سنا ہے۔

ایوب بن عتبہ..... کنیت ابو یحییٰ تھی، یمامہ کے قاضی تھے انہوں نے ایاس بن سلمہ بن الاکوع، قیس بن طلحہ اور عبداللہ بن بدر سے روایت کی ہے، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم و طیسلہ ابن علی و ابو کثیر الغمری انہیں ابوالنجاہی و یحییٰ بن ابی کثیر و یزید بن عبداللہ بن قسیط سے سنا ہے۔

عبداللہ بن یحییٰ..... ابن ابی کثیر، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

خالد بن الہیثم..... کنیت ابو الہیثم تھی، بنی ہاشم کے مولیٰ تھے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اور ان سے محمد بن عمر نے بہت سی احادیث روایت کی ہے۔

محمد بن جابر الحنفی..... کوفہ میں پیدا ہوئے، عمیر بن سعید سے سنا ہے۔

ایوب بن النجار الیمامی..... یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے۔

عمر بن یونس الیمامی..... جگر مرہ بن عمار سے روایت کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو بحرین میں تھے

انج عبدالقیس..... محمد بن سعد نے کہا کہ ہم سے ان کے نام میں اختلاف کیا گیا۔

وفد کے سردار..... عروہ بن الزبیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے بحرین کے میں آدمی حاضر خدمت ہوئے جن کے سردار عبداللہ بن عوف الاشجعی تھے، ان میں بنی عبید کے تین آدمی بنی غنم کے تین آدمی اور بنی عبدالقیس کے بارہ آدمی تھے جاو و نصرانی بھی ساتھ تھے۔

عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ جس وقت یہ لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! وفد عبدالقیس حاضر ہے فرمایا انہیں مرحبا، عبدالقیس کیسی اچھی قوم ہے اس روز ان کے رئیس عبداللہ بن عوف الاشجعی تھے۔

وفد آیا جب ان لوگوں سے ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے سب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کریں گے وہ لوگ اپنے کپڑوں میں آئے، اونٹ رملہ بنت الحکمہ کے مکان کے دروازے پر بٹھا دیئے تھے ارکان وفد یہی کیا کرتے تھے۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دریافت فرمانے لگے کہ تم میں عبد اللہ بن عوف الاشجعی کون ہے؟ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ابھی آتے ہیں، عبد اللہ نے اپنے سفر کے کپڑے اتار کر اچھے کپڑے پہن لئے تھے گندی رنگ کے آدمی تھے جب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گندی رنگ کا آدمی دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعریف کرنا..... عبد اللہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! انسان کی کھال کی مشک میں پانی نہیں پیا جاتا، انسان کو تو صرف اس کی دوسب سے چھوٹی چیزوں کی حاجت ہوتی ہے یعنی دل اور زبان کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے عرض کی یا رسول اللہ! وہ دونوں کونسی ہیں؟ فرمایا حلم اور انتظار، عرض کی یا رسول اللہ یہ وہ چیز ہے جو پیدا ہوگئی ہے یا میری فطرت اسی پر ہیں فرمایا تمہاری فطرت اسی پر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبد القیس کی دس روز تک ضیافت کی، عبد اللہ الاشجعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقہ و قرآن دریافت کرتے اور جب بیٹھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے نزدیک کر لیتے، ابی بن کعب آتے اور انہیں قرآن سناتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کے لئے انعامات کا حکم دیا ان سب پر عبد اللہ الاشجعی کو فضیلت دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی عطا فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد کو جو انعامات دیا کرتے تھے یہ اس سے زیادہ تھا۔

یونس سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے دعویٰ کیا کہ اشجعی بنی عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم میں دو عادتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے عرض کی، وہ دونوں کونسی ہیں؟ حلم و حیا، عرض کی یہ دونوں پرانی ہے یا نئی، فرمایا پرانی، عرض کی، تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ایسی دو خصلتوں پر پیدا کیا جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشجعی عبد القیس سے فرمایا کہ تم میں دو عادتیں ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ فرمایا حلم و حیا، عرض کی کیا اس کو میں نے اسلام میں حاصل کیا ہے یا میری فطرت اسی پر ہے فرمایا تمہاری فطرت اسی پر ہے، عرض کی تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ایسی فطرت پر پیدا کیا جسے وہ پسند کرتا ہے۔

نام ہشام بن محمد بن سائب الکھمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ شیخ عبدالقیس کا نام منذر بن الحارث بن عمرو بن زیاد بن عمرو بن عوف بن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن اقصیٰ بن عبدالقیس بن اقصیٰ بن دغی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ تھا، لیکن علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی یوسف المدائنی نے کہا کہ ان کا نام منذر بن عائد بن الحارث بن المند بن النعمان بن زیاد بن عمرو تھا۔
حسن سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائد بن المند رالاشیخ سے فرمایا۔
محمد بن بشر العبدي نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ سحری سے اشج کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ان کا نام منذر بن عائد تھا۔

چارود ... نام بشر بن عمرو بن حنش بن المعلیٰ تھا، جو حارث بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار تھے۔

چارود کیوں کہا گیا؟ انہیں چارود اس لئے کہا گیا کہ عبدالقیس کا علاقہ ان کے باعث تباہ ہو گیا، کچھ لوگ بقیہ رہ گئے تھے تو وہ اسے اپنے مانوؤں کے ہاں جو بنی شبان کے بنی عید میں سے تھے جلدی سے لے گئے اور ان میں مقیم ہو گئے ان کا اونٹ خارش تھا اس نے ان لوگوں کے اونٹوں میں خارش پھیلا دی تو وہ مر گئے، لوگوں نے کہا بشر نے سب کو تباہ کر دیا بس اس طرح ان کا نام چارود (ہلا کو) رکھ دیا گیا۔ شاعر کہتا ہے:

جودنا بالسيف من كل جانب كما جرد الجارود بکر بن وائل
ترجمہ: ہم نے ان کو ہر طرف سے تلوار سے ہلاک کیا، جیسا کہ چارود نے بکر بن وائل کو ہلاک کیا۔

قبول اسلام چارود کی والدہ درمکہ بنت رویم ہمشیرہ یزید بن رویم پدر خوشب ابن یزید الشیبانی تھیں، چارود جاہلیت میں شریف تھے نصرانی تھے، وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام لانے کی دعوت دی اور اس کو اس کے سامنے پیش کیا، چارود نے عرض کی میں ایک دین پر تھا اب آپ کے دین کے لئے اپنا دین ترک کر دوں گا تو کیا آپ میرے دین کے ذمہ دار ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ اللہ نے تمہیں ایسے دین کی ہدایت کی جو اس سے بہتر ہے، چارود اسلام لائے ان کا اسلام اچھا تھا کذب کا ان پر الزام نہیں لگایا گیا تھا۔
وطن کی واپسی کا ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ جس پر تمہیں سوار کرادوں، عرض کی یا رسول اللہ! میرے اور میرے وطن کے درمیان بہت سے راستہ بھولے ہوئے اونٹ ہیں کیا میں ان پر سوار ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو دوزخ کا ایندھن ہیں ان کے قریب نہ جانا

زمانہ ارتداد میں استقامت ... جارود نے ارتداد کا زمانہ پایا تھا جب معرور بن المنذر بن النعمان کے ساتھ ان کی قوم میں واپس آئے تو جارود کھڑے ہوئے، شہادت حق ادا کی، اسلام کی دعوت دی، اور کہا کہ اے لوگو! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اور جو شہادت نہ دے گا میں اس کے لئے کافی ہوں، پھر یہ شعر پڑھا:

رضینا بدين الله من كل حادث وباللہ والرحمن ترضی بہ ربنا

ترجمہ: ہم ہر حادثہ میں اللہ کے دین پر راضی ہیں، اور ہم اللہ والرحمن کے رب ہونے کو پسند کرتے ہیں۔
عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر بنایا، ودامہ اپنے عہدے پر روانہ ہو گئے انہوں نے اس طرح انتظام کیا کہ نہ تو کسی مقدمہ میں شکایت کی جاتی تھی نہ کسی خلل کی البتہ وہ نماز میں حاضر نہ ہوتے تھے۔

قدامہ کے خلاف گواہی سردار عبدالقیس جارود، عمر بن الخطابؓ کے پاس آئے اور کہا کہ امیر المومنین قدامہ نے شراب پی ہے میں نے اللہ کے حدود میں سے ایک حد دیکھی ہے، مجھ پر واجب ہے کہ اسے آپ کے پاس پہنچا دوں، عمرؓ نے کہا کہ تمہارے بیان پر کون لوگ گواہ ہیں؟ جارود نے کہا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔
عمرؓ نے قدامہ کو اپنے پاس آنے کو لکھا وہ آئے جارود آ کر عمرؓ سے گفتگو کرنے لگا اور کہنے لگے کہ ان پر کتاب اللہ کو قائم کیجئے، عمرؓ نے پوچھا کہ تم گواہ ہو یا فریق، جارود نے کہا کہ میں گواہ ہوں، عمرؓ نے کہا کہ تم نے اپنی شہادت ادا کر دی ہے جارود خاموش ہو گئے۔

دوسرے روز پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ ان پر حد قائم کیجئے عمرؓ نے کہا کہ مجھے تو تم فریق ہی معلوم ہوتے ہو ان کے خلاف صرف ایک شخص گواہ ہے، دیکھو خبردار تم اپنی زبان قابو میں رکھو ورنہ میں تم سے بری طرح پیش آؤں گا، جارود نے کہا اللہ کی قسم! یہ تو حق نہیں ہے کہ شراب تمہارے چچا کا بیٹا پیئے اور برائی تم میرے ساتھ کرو، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا۔

قدامہ پر حد جاری ہوئی عبدالرحمن بن سعید بن ربیعہ سے مروی ہے کہ جارود العبدی جب آئے تو انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ملے اور کہا اللہ کی قسم! امیر المومنین تمہیں ضرور ماریں گے، جارود نے کہا اللہ کی قسم! تمہارے، مومن کو، ماریں گے یا تمہارے والد اپنے رب کا گناہ کریں گے، اے عبداللہ بن عمر! تم اس خبر سے مجھے دل شکستہ کرنا چاہتے ہو۔

جارود عمرؓ کے پاس گئے اور کہا کہ ان پر کتاب اللہ قائم کیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑک دیا کہ

واللہ اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو تمہارے ساتھ یہی کرتا، جارود نے کہا کہ واللہ اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اس کا ارادہ نہ کرتا، حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم نے سچ کہا ہے واللہ تم گھر سے کنارہ کش اور بڑے خاندان والے ہو، عمرؓ نے قدامہ کو بلا کر کوڑے مارے۔

علی بن محمد سے مروی ہے کہ جارود کہا کرتے تھے کہ میں عمرؓ کے بعد قریشی کے خلاف قریشی کے سامنے شہادت دیتے ڈرتا تھا۔

حکم بن ابی العاص نے جارود کو جنگ سرگ میں بھیجا، ۲۰ھ میں عقبہ الطین میں شہید کر دیئے گئے اس لئے اس کو عقبہ الجارود کہا جاتا تھا، جارود کی کنیت ابو غیاث تھی، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابو المزد تھی۔

اولاد..... ان کی اولاد میں منذر و حبیب و غیاث تھے جن کی والدہ امامہ بنت النعمان جذیمہ کے خصلات میں سے تھیں۔

عبداللہ وسلم، ان دونوں کی والدہ دختر جد تھیں کہ عبدالقیس کے بنی عایش کے ایک فرد تھے۔
مسلم و حکم، جن کی بقیہ اولاد نہ تھی، وہ جستان میں قتل کر دیئے گئے اور ان کے بیٹے اشراف تھے۔

گورنر بننا..... منذر بن جارود سردار و بختی تھے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں اصطر کا گورنر بنایا تھا جو شخص ان کے پاس آتا وہ اس کے ساتھ احسان کرتے، عبید اللہ بن زیاد نے انہیں سرحد ہند کا والی بنایا۔

وفات..... وہیں ۶۱ھ یا شروع ۶۲ھ میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت وہ ساٹھ سال کے تھے۔

صحار بن عباس العبیدی..... بنی مرہ بن ظفر بن الدیل کے تھے، کنیت ابو عبدالرحمن تھی، وہ بھی وفد عبدالقیس میں تھے۔

خالدہ بنت طلق سے مروی ہے کہ مجھ سے والد نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ صحار عبدالقیس آئے، عرض کی یا رسول اللہ! اس شراب کے بارے میں کیا حکم ہے جو ہم اپنے پھلوں سے بناتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا، انہوں نے تین مرتبہ یہی پوچھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، نماز ادا کر لی تو فرمایا کہ نشہ کرنے والی چیز کو کون دریافت کرتا تھا، تم مجھ سے نشہ والی چیز کو پوچھتے ہو تو نہ اسے تم خود پوچھو اور نہ ہی اپنے بھائی کو پلاؤ کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اسے نشہ کی لذت حاصل کرنے کے لئے پیئے اور پھر وہ اسے قیامت کے دن شراب پلائے، صحار ان لوگوں میں تھے جنہوں نے خون عثمانؓ کا مطالبہ کیا تھا۔

سفیان بن خولی..... ابن عبد عمرو بن خولی بن ہمام بن الناتک بن جابر بن جلا جان بن عساس بن لیث

بن حداد بن ظلم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن اقصیٰ بن عبد القیس، وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

محارب بن مزیدہ..... ابن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن خطمہ بن عمرو بن محارب عبد القیس کے تھے، بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

عبیدہ بن مالک..... ابن ہمام بن معاویہ بن شبابہ، بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

زرار بن الوزاع العبیدی..... وفد عبد القیس میں تھے، اس کے بعد انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابان العبیدی..... وفد میں تھے، بعض نے حدیث میں کہا کہ وہ غسان کے تھے۔

جابر بن عبد اللہ العبیدی

منقذ بن حیان العبیدی..... یہ ان اٹح کے بھانجے تھے جن کے چہرے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا تھا اور داؤ کی شکایت رک گئی تھی۔

عمرو بن المرحوم..... مرجوم کا نام عبد قیس بن عمرو بن شہاب بن عبد اللہ بن عصر بن عوف ابن عمرو تھا، عبد القیس کے تھے وفد میں تھے یہی ہیں جو خاندان عبد القیس میں سب سے پہلے بصرہ آئے۔

شہاب بن المتمر وک..... متروک کا نام عباد بن عبید بن شہاب بن عبد اللہ بن عصر تھا، عبد القیس کے تھے اور وفد میں تھے۔

عمرو بن عبد قیس..... بنی عامر بن عصر سے تھے اٹح کے بھانجے اور ان کی دختر امامہ بنت الاٹح کے شوہر تھے۔

قبول اسلام..... انہیں اٹح نے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حاصل کریں اور کھجور ساتھ کر دی جس سے ظاہر ہوا کہ اسے فروخت کرنا چاہتے ہیں، ساتھ بنی عامر ابن الحارث کا ایک رہبر جس کا نام اریقظ تھا کر دیا، ان سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدیہ قبول فرماتے ہیں اور صدقہ نہیں کھاتے اور دونوں کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے، لہذا تم اس کا علم حاصل کرو۔

عمر بن عبد قیس روانہ ہوئے ہجرت کے سال مکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھجوریں لائے، عرض کی، یہ صدقہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول نہیں فرمایا پھر اس کو انہوں نے کسی اور کے ہاتھ بھیجوا یا اور کہا یہ بدیہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا، انہوں نے حیلہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے کندھوں کے درمیان دیکھ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی وہ اسلام لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں السحمد اور اقراء باسم ربک الذی خلق .. تعلیم فرمائی اور فرمایا اپنے ماموں کو دعوت دو۔

اپنا اسلام چھپانا عمرو واپس ہوئے ان کا رہبر مکہ میں مقیم ہو گیا یہ بحرین آئے، گھر میں اسلامی سلام کے ساتھ داخل ہوئے ان کی بیوی نفرت سے اپنے والد کے پاس چلی گئیں اور کہا کہ رب کعبہ کی قسم! عمرو بے دین ہو گئے باپ نے بیٹی کو تھڑک دیا اور کہا کہ میں اس عورت کا دشمن ہوں جو اپنے شوہر کی مخالفت کرے،

ابن الحان کے پاس آئے تو انہیں واقعہ بتایا گیا اور کچھ زمانہ تک اس نے اپنا اسلام کو چھپایا پھر وہ اپنے اسلام کو پوشیدہ کئے ہوئے اہل ہجر کے سترہ اور بقول بعض بارہ آدمیوں کے ساتھ بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اسلام لائے۔

طریف بن ابان ابن سلمہ بن جاریہ جو بنی جدیلہ بن اسد بن ربیعہ کے تھے بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔

عمرو بن شعیث عبد القیس کے بنی عصر میں سے تھے، بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

جاریہ بن جابر بنی عصر کے تھے اور وفد میں شریک تھے۔

ہمام بن ربیعہ بنی عصر کے تھے اور وفد میں شریک تھے۔

خزیمہ بن عبد عمرو بنی عصر کے تھے اور وفد کے ایک رکن تھے۔

عامر بن عبد قیس بنی عامر بن عصر کے تھے اور وفد میں شریک تھے عمرو بن عبد قیس کے بھائی تھے جن کو الانج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

عقبہ بن جروہ بنی صباح بنکیز بن افسی بن عبد القیس کے تھے اور وفد میں تھے۔

مطر عقبہ بن جروہ کے اخیانی بھائی اور قبیلہ عنزہ کے حلیف تھے۔

سفیان بن ہمام .. بنی ظفر بن ظفر بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افسی بن عبد القیس سے تھے، بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے۔

عمرو بن سفیان..... یہ وہی شخص ہے کہ ابن الاشعث جب بصرہ آئے تو ان کے مکان میں اترے بعد میں زاویہ نامی علاقہ میں چلے گئے۔

حارث بن جندب العبدی..... بنی عائش بن عوف بن الدیل سے تھے اور بطور وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ہمام بن معاویہ..... ابن شبابہ بن عامر بن حطمہ، عبد القیس سے تھے، اور وفد کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اختتام طبقات ابن سعد

حصہ پنجم

طبقات ابن سعد

حصه ششم

کوفہ میں رہنے والے محدثین کے طبقات

صحابہ کرام، تابعین عظام اور دیگر فقہاء محدثین کا ذکر جو کوفہ میں رہتے تھے

کوفہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تاثرات..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوفہ میں بڑے علم والے اور لوگوں کے نگاہوں میں معزز لوگ رہتے ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ انہوں نے اہل کوفہ کو خط لکھا تو اس کا عنوان یہ تھا، اہل اسلام کے سربراہوں کے نام، اور ایک مرتبہ خط میں لکھا، عرب کی سرکطرف، ان کے علاوہ بعض خطوط میں آپ نے ان کے لئے یہ الفاظ استعمال فرمائے، اللہ کا نیزہ، ایمان کا خزانہ، عرب کا سر، سرحدوں کی حفاظت کرنے والے، شہروں کو تہذیب و تمدن سے آراستہ کرنے والے،

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ عراق میں ایمان کا خزانہ ہے وہ اللہ کی تلوار ہیں اور اس کا نیزہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے رکھ دیتا ہے، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ ضرور بضرور ان کی مدد کریگا اور یہ مدد پورے مشرق و مغرب تک کے لئے ہوگی جس طرح اس نے کنگریوں کے ذریعے (اصحاب فیل کے خلاف اہل مکہ کی) مدد کی۔

حفاظت کا عجیب جذبہ..... سالم سے مروی ہے کہ سلیمان نے فرمایا، کوفہ اسلام اور اہل اسلام کا قبہ ہے، انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ جس جوش و جذبہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مدینہ منورہ کی حفاظت کی جاتی ہے سب جیسا جوش و جذبہ کے ساتھ کوفہ کی حفاظت کی جاتی ہے اور جو شخص اسے خراب یا ویران کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم کسی بستی اور شہر کے لوگ اپنے علاقے کی حفاظت اور دفاع اس طرح نہیں کرتے جس طرح اہل کوفہ اپنے شہر کوفہ کی کرتے ہیں البتہ صحابہ کرام نے ان سے زیادہ مدینہ منورہ کی حفاظت کی، اگر کوئی شخص ان سے جنگ کرنے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیں گے۔

یہی بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بعض دوسری روایات سے بھی مروی ہے۔

دجال سب سے پہلے کہاں آئیگا؟..... ابوصادق کہتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ معلوم ہے کہ دجال سب سے پہلے کس شہر کا دروازہ کھٹکنائیگا؟ یہ سن کر اہل کوفہ میں سے کسی شخص نے پوچھا کہ بتائیے کہ وہ کونسا شہر ہوگا؟ تو آپ نے جواب دیا اہل کوفہ وہ تم ہی لوگ ہو گے۔

اہل کوفہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک ہدایت قرظہ بن کعب الانصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے کوفہ جانے کا ارادہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار فرمایا کہ وہ ہمیں رخصت کرنے کے لئے چلیں گے، چنانچہ وہ رخصت کرنے کے لئے تشریف لائے لیکن اس سے پہلے انہوں نے دو مرتبہ وضو اور غسل کیا اور پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں جھوڑنے کے لئے کیوں آ رہا ہوں، ہم نے عرض کیا جی ہاں، آپ اس لئے تشریف لارہے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ بات تو ہے ہی اس کے علاوہ بھی ایک دوسری بات ہے کہ تم لوگ ایسے علاقے کی طرف جا رہے ہو کہ جہاں کی لوگ قرآن مجید کی تلاوت خوب کرتے ہیں اور اس طرح گنگنااتے ہیں جس طرح شہد کی کھیاں بجھناتی ہیں تم انہیں احادیث کی اندر اس طرح مشغول نہ کر دینا کہ وہ لوگ قرآن مجید سے اپنی توجہ نہ ہٹالیں لہذا ان کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو کم بیان کرنا، اب جاؤ اور میں بھی تمہارا شریک ہوں۔

اہل کوفہ کے نام خط..... حبہ العرنی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اہل کوفہ کو درج ذیل خط لکھا: اے اہل کوفہ! تم عرب کے سردار اور عرب کا تاج ہو اور تم میرے ایسے تیر ہو جو ادھر ادھر پھینکا جاتا ہے (یعنی جہاد اور دین پھیلانے کا کام خوب کر رہے ہو) اور میں نے تمہارے اوپر ایسے شخص کو گورنر مقرر کیا ہے جسے میں نے تمہارے مقابلہ میں اپنے اوپر زیادہ ترجیح ہے۔

حارث بن مغرب کہتے ہیں کہ میں نے وہ خط پڑھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے نام لکھا اس کا مضمون یہ تھا: میں تمہارے اوپر عمار بن یاسر کو گورنر اور عبد اللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مرتبہ صحابہ میں سے ہیں ان کی بات توجہ سے سننا اور ان پر عمل کرنا، میں نے عبد اللہ بن مسعود کو اپنی ذات پر ترجیح دی ہے۔

حارث کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خط پڑھا گیا:

اے اہل کوفہ! میں نے تمہارے طرف عمار بن یاسر کو گورنر اور عبد اللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرامی قدر صحابہ ہیں اور میں نے عبد اللہ بن مسعود کو بیت المال کا نگران بھی مقرر کیا، ان دونوں سے علم حاصل کرو اور ان کی باتوں پر عمل کرو بلاشبہ میں نے عبد اللہ بن مسعود کے معاملہ میں تمہیں اپنے اوپر ترجیح دی ہے۔

بکریوں کا تحفہ..... حارث کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو مدائن کا گورنر بنایا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

ان تینوں کے لئے بکریاں اس طرح بھیجیں کہ آدمی بکریاں عمار کے لئے، اور چوتھائی چوتھائی عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ کے لئے۔

حارشہ کہتے ہیں کہ اہل کوفہ کے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا گیا، وکیع کی روایت میں ہے کہ ہمارے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خط پڑھا گیا:

،، بعد میں نے تمہارے پاس عمار بن یاسر کو گورنر اور عبداللہ مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے۔،،
ابو نعیم اور قبیصہ کی روایت میں معلم اور وزیر کے بجائے مودب اور وزیر کے استعمال ہوئے ہیں اور باقی الفاظ وہی ہیں جو مذکورہ بالا روایات میں ہیں، البتہ وکیع کی روایت میں یہ اضافہ ہے:

،، میں نے عبداللہ بن مسعود کو بیت المال کا نگران اور عثمان بن حنیف کو سواد کا نگران بھیجا ہے میں نے ان کے لئے ہردن کے بدلے ایک بکری کا بدلہ اس طرح مقرر کیا ہے کہ آدھا اور اس کاٹن عمار بن یاسر کے لئے اور باقی سب کے لئے۔،،

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر، عبداللہ مسعود اور عثمان بن حنیف کو اس طرح بکریاں دیں کہ بکری کا پیٹ اور اس کا کچھ حصہ عمار بن یاسر کے لئے اور عبداللہ بن مسعود اور عثمان بن حنیف کے لئے بکری کا چوتھائی، چوتھائی حصہ مقرر کیا۔

حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عبداللہ کے معاملہ میں اہل کوفہ کو اپنے اوپر ترجیح دی، ایک اور روایت میں ہے کہ میں ابن ام عبدل کے معاملہ میں اہل کوفہ کو اپنے اوپر ترجیح دی۔ عبداللہ بن مسعود مرتبہ میں ہم سب سے بلند اور علم سے بھرے ہوئے برتن ہیں، ایک اور روایت میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کا بھرا ہوا برتن ہے جس کے معاملہ میں میں نے اہل قادیسیہ کو اپنے اوپر ترجیح دی ہے۔

اہل شام کو انعام میں ترجیح کیوں دی گئی؟..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی ابو خالد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اہل شام بھی وہاں موجود تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انعام دینے میں اہل شام کو ہمارے مقابلہ میں ترجیح دی، ہم نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ اہل شام کو ہمارے مقابلہ میں فضیلت دے رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا اس میں شکایت کی کیا بات ہے میں نے اہل شام کو یہ فضیلت ان کے دور ہونے کی وجہ سے دی ہے اور تمہیں عبداللہ مسعود دیکر فضیلت دی ہے (تو کیا تمہارے یہ فضیلت کم ہے؟)

ابراہیم کہتے ہیں کہ کوفہ کے اندر تین سو اصحاب الشجرة ۲ اور ستر بدری صحابی تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کسی نے نماز قصر کی ہو اور نہ ہی وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

مسجد کوفہ کی فضیلت..... عثمان بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ ہم سالم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت ان کے پاس آئی اور دئی مسئلہ پوچھا اور کہنے لگی کہ میری گود میں حضرت عائشہ کا سر ہے کیا میں اس کی جوئیں صاف کروں

؟ پھر کہا کہ مجھے کسی مسجد میں چار رکعت پڑھنا اتنا پسندیدہ نہیں جتنا کوفہ کی مسجد میں۔

اہل کوفہ ہدایت یافتہ لوگ..... عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عراق والوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس روز تمہارے اس دریائے فرات پر جنت کی برکات کے کئی مثال نہ اترتے ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ لوگ اہل کوفہ ہیں۔

بستی کے چراغ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ساتھی اس بستی (کوفہ) کے چراغ ہیں، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی قول مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھی اس بستی (کوفہ) کے چراغ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود کے فضائل..... عامر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی شخص بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود سے زیادہ دینی معاملات کی سمجھ بوجھ رکھنے والا نہیں تھا۔
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے سب سے زیادہ سچے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ممتاز شاگرد..... ابراہیم بھی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں میں ستر افراد موجود تھے، ابو یعلیٰ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو ثور میں تیس افراد اہل علم کے رہتے تھے ان میں سے ربیع کے علاوہ تمام ابن مسعود کے شاگردوں میں سے تھے، ابراہیم بھی فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں میں بڑے بڑے ارباب علم و فقہ چھ ہیں جو قاری اور مفتی تھے ان کے نام یہ ہیں۔

علقمہ، اسود، مسروق، عبیدہ، حارث بن اقیس اور عمرو بن شریل رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔
ابو بکر محمد سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے پانچ زیادہ معروف تھے ان میں سے بعض عبیدہ کو مقدم سمجھتے تھے اور بعض لوگ علقمہ کو، البتہ اس میں کوئی اختلاف نہ تھا کہ شریح کا نمبر سب سے آخر میں تھا اور ان پانچ حضرات کے نام یہ ہیں عبیدہ، علقمہ، مسروق، حمدا نی اور شریح۔
حماد کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ حمدا نی کا نام پہلے لیا تھا یا شریح کا۔

ہشام محمد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے وہ جلیل القدر شاگرد جنہوں نے ان کی احادیث کو یاد کر رکھا تھا۔ وہ پانچ تھے ان میں سب سے آخری نمبر پر شریح کا نام آتا تھا البتہ بقیہ افراد کے ناموں کی ترتیب میں اختلاف ہے بعض حارث کو مقدم کرتے ہیں اور عبیدہ کو دوسرے نمبر پر لاتے ہیں بعض عبیدہ کو پہلا درجہ دیتے ہیں اور پھر علقمہ اور پھر مسروق کا درجہ شمار کرتے ہیں۔

اہل کوفہ کی علمی فضیلت..... عبد الجبار بن عباس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ حضرت عطاء کے پاس موجود تھا میں نے ان سے کچھ سوالات پوچھے (تاکہ میں ان کا جواب

حاصل کروں) انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں فرمایا کہ ہم نے تو تم لوگوں سے ہی علم حاصل کیا ہے۔

عمارہ بن قحطاف فرماتے ہیں کہ میں شیر کر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں قبیلہ بنی ثور کے لوگوں سے زیادہ کسی قبیلے کے لوگوں کو غیر تمند، عبادت گزار اور دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا نہیں دیکھا۔

محمد کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں جن لوگوں کو چھوڑا ہے ان سے زیادہ علم و فقہ کو جاننے والا اور بہادر کسی کو نہیں دیکھا۔

ایک شخص نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے ابوسعید! علم میں اہل کوفہ کا مرتبہ زیادہ ہے یا اہل بصرہ کا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل کوفہ سے ابتداء کیا کرتے تھے، کوفہ میں ہی اہل عرب کے گھر ہیں یہ فضیلت بصرہ کو حاصل نہیں۔

شعسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوفہ میں جتنے صحابہ بھی آئے ہیں ان میں سے کو عبد اللہ بن مسعود سے بڑا علم والا، نافع اور فہم نہیں دیکھا، اور دوسری روایت میں ہے کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود سے زیادہ کسی کو بردبار، عالم اور خونریزی سے زیادہ بچنے والا نہیں دیکھا۔

مسعر کہتے ہیں کہ میں نے حبیب بن ابی ثابت سے پوچھا کہ علم کے زیادہ مرتبہ کن لوگوں کا تھا ان کا یا انکا؟ (یعنی بصرہ والوں کا یا کوفہ والوں کا) فرمایا ان کا (یعنی کوفہ والوں کا)۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے: علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ آپ کی کنیت ابوالحسن علی، آپ کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ یہ ہے: فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

کوفہ کی طرف منتقل ہونا..... آپ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے ہیں (خلیفہ بننے کے بعد) آپ کوفہ منتقل ہو گئے اور وہاں ایک کشادہ زمین پر قیام اختیار کیا اس جگہ کو رجبہ علی کہا جاتا ہے گویا آپ نے اپنے قیام کے لئے اس حکومتی محل کو پسند نہیں کیا جس میں پہلے کے بادشاہ رہائش اختیار کرتے تھے۔

وفات..... آپ سترہ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز جمعہ میں صبح کی نماز میں شہید ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی آپ کی تدفین کوفہ کی جامع مسجد قصر امارۃ میں ہوئی، آپ کے قاتل کا نام عبد الرحمن بن ملجم ہے اس کا تعلق خارجی فرقہ سے تھا۔ لعنہ اللہ علیہ

روایات..... حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہت سی روایات نقل کرتے ہیں بدری صحابہ کے اسماء گرامی کے ذیل میں ہم نے انکا نام بھی تحریر کیا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص

نسب نامہ ان کے والد نام مالک ہے، ان کا نسب نامہ اس طرح ہے سعد بن مالک (ابو وقاص) بن اُحیٰب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب، ان کی کنیت ابو اسحاق ہے ان کی والدہ کا نسب نامہ یہ ہے حمزہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔

کوفہ منتقل ہونا اور واپسی..... آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ کو فاتح قادسیہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ بھی کوفہ منتقل ہو گئے اور وہاں عرب قبائل کو آباد کیا اور ان کیلئے مکانات تعمیر کرائے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کو کوفہ کا گورنر بنایا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں بھی آپ گورنر رہے لیکن بعد میں آپ کو اس عہدہ سے ہٹا دیا گیا اور آپ کی جگہ حضرت خالد بن ولید گورنر بنے۔ معزول ہونے کے بعد آپ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔

وفات..... آپ کا انتقال ”مقام عقیق“ میں ہوا۔ آپ کا یہ مکان مدینہ منورہ سے دس میل کے فاصلے پر ہے۔ لیکن لوگ آپ کا جنازہ کندھوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائے اور جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔ یہ سنہ ۵۵ھ کا واقعہ ہے۔ مدوان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت مدوان امیر معاویہؓ کی جانب مدینہ کا گورنر تھا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔ محمد بن عمر کی روایت کے مطابق آخری عمر میں آپ کی بینائی چلی گئی تھی۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ کا انتقال سنہ ۵۰ھ میں ہوا۔ بدری صحابہ کے ذیل میں ہم نے ان کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

حضرت سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔ سعد بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب۔ آپ کی کنیت ابو الاعمور ہے۔ آپ کی والدہ کا نسب نامہ یہ ہے۔ فاطمہ بنت بوجہ بن امید بن خویلد بن خالد بن المصور بن حیان بن غنم بن ملیح بن خزاعہ۔

وفات..... آپ بھی بدر میں شریک ہوئے۔ آپ کوفہ منتقل ہوئے لیکن پھر مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ آپ کا انتقال بھی مقام ”عقیق“ پر ہوا اور پھر آپ کے جنازہ کو مدینہ منورہ لایا گیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابن عمرؓ نے آپ کو قبر میں اتارا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔ یہ حادثہ سنہ ۵۰ھ میں پیش آیا۔ آپ کے انتقال سے متعلق یہ تفصیل محمد بن عمر کی روایت کے مطابق ہے۔ دیگر بعض مسوٰر خین کا کہنا ہے کہ آپ کا انتقال حضرت معاویہؓ کے دور حکومت میں کوفہ کے اندر ہوا اور اس وقت کوفہ کے گورنر مغیرہ بن شعبہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھا۔ بدری صحابہ کے ذیل میں ان کا ذکر بھی کر چکے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ سے تھا۔ یہ قبیلہ بنو زہرہ کا خلیفہ تھا۔

کوفہ ہجرت اور واپسی..... آپ بھی بدر میں شریک ہوئے۔ آپ نے حمص کی طرف ہجرت کی لیکن کچھ عرصہ بعد حضرت عمر فاروقؓ آپ کو کوفہ کی طرف بھیج دیا۔ اور کوفہ والوں کو یہ خط لکھا اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ بعض قبیلے ایک دوسرے سے معاہدہ کر لیتے تھے کہ اگر ہم میں سے کسی ایک پر کسی نے حملہ کیا تو ہم دونوں ملکر لڑیں گے۔ ایسے قبیلوں کو ایک دوسرے کا خلیفہ کہا جاتا تھا۔

میں نے عبداللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر تمھاری طرف بھیجا اور میں نے اسکے معاملے میں تمھیں اپنے اوپر ترجیح دی ہے۔ ان سے دین سیکھو۔

آپ کوفہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں مسجد کے قریب اپنا مکان بنالیا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے دور میں واپس آ گئے۔

وفات..... مدینہ منورہ میں سنہ ۳۲ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔ بدری صحابہ کے اسماء میں ہم نے انکا ذکر بھی کیا ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا تعلق یمن کے قبیلہ حنین سے تھا۔ یہ قبیلہ بنی مخزوم نامی قبیلہ کا حلیف تھا۔ آپ کی کنیت ابو الیقطان ہے۔

کوفہ ہجرت اور انتقال..... آپ نے بھی کوفہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ حضرت علیؓ کے ساتھ اور ان کے حالات و واقعات کا مشاہدہ کیا۔ سنہ ۴۳ھ میں جنگ حنین کے اندر قتل ہوئے اور وہیں دفن کئے گئے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ترانوے سال تھی۔ بدری صحابہ کے ذیل میں ہم نے انکا ذکر بھی کیا ہے۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ ام انمار نامی عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ام انمار کا تعلق قبیلہ بنو خزاعہ سے تھا جو کہ بنو زھرہ کا حلیف تھا۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ نے بھی بدر میں شرکت فرمائی۔

غلام بننے سے آزادی تک..... محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے انکا تذکرہ اس طرح سنا ہے کہ آپ عرب تھے قبیلہ بنو سعد سے آپ کا تعلق تھا آپ ایک جنگ میں قیدی ہو کر غلام بن گئے۔ ام انمار نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا۔

کوفہ ہجرت اور وفات..... آپ بھی کوفہ منتقل ہو گئے اور وہیں اپنا گھر بنالیا اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ سنہ ۴۳ھ میں سورج حمیس نامی جگہ پر آپ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ آپ کا جنازہ حضرت علیؓ نے پڑھایا اور آپ کو کوفہ کی پچھلی جانب دفن کیا گیا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔ بدری صحابہ کے ذیل میں ہم نے انکا تذکرہ بھی کیا ہے۔

حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔ سہیل بن حنیف بن واہب بن عکیم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ آپ کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا۔ آپ کی کنیت ابو عدی ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

گورنر بننا..... جب حضرت علیؑ مدینہ منورہ چھوڑ کر کوفہ منتقل ہوئے تو آپ کو مدینہ کا گورنر بنایا۔ لیکن بعد میں اپنے پاس آنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ حضرت علیؑ کے پاس چلے گئے۔

انتقال..... آپ انہیں کے پاس رہے یہاں تک کہ جنگ صفین میں ان کا ساتھ دیا۔ پھر کوفہ لوٹ آئے اور انتقال تک وہیں رہے۔ آپ کی وفات سنہ ۳۷ھ میں ہوئی۔ حضرت علیؑ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جنازہ میں چھ تکبیریں کہیں۔ اور پھر (چھ تکبیریں کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ یہ بدری صحابی ہیں۔ ان کا ذکر بھی بدری صحابہ کے ذیل میں بیان ہو چکا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا اصل نام حسیل ہے اور آپ کے والد کا نام جابر ہے آپ کا تعلق قبیلہ بنو عفس سے تھا جو کہ قبیلہ بنو عبد الاشعل کا حلیف تھا۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

مختصر حالات..... آپ جنگ احد اور بعد میں ہونے والی جنگوں میں شریک رہے۔ سنہ ۳۶ھ میں مدائن شہر کے اندر آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت عثمانؓ کے انتقال کی خبر لانے والوں میں آپ بھی شامل ہیں۔ آپ مدائن چلے گئے تھے اور وہاں بہت سی اولاد چھوڑی غزوہ احد کے شرکاء میں ہم ان کا تذکرہ کر چکے ہیں۔

حضرت ابوقنادہ بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا تعلق خزرج کے قبیلہ بنو سلمہ سے تھا۔ آپ غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ محمد بن اسحاق کی روایت کے مطابق ان کا نام حارث بن ربیع ہے۔ محمد بن عمارہ اور محمد بن عمر کی روایت کے مطابق ان کا نام نعمان بن ربیع ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کا عمرو بن ربیع تھا۔

انتقال..... آپ بھی کوفہ منتقل ہو گئے۔ وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت علیؑ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ محمد بن عمر اس تفصیل سے انکار کرتے ہیں۔ ان کی روایت کے مطابق آپ سنہ ۵۴ھ میں ستر سال کی عمر مدینہ کے اندر فوت ہوئے۔

حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔ آپ کا تعلق خزرج کے قبیلہ بنو خزاعہ سے تھا۔ آپ ”نویۃ عقبہ“ میں شریک ہوئے لیکن اس وقت آپ کم عمر بچے تھے۔ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ البتہ احد میں شریک ہوئے۔

کوفہ ہجرت..... آپ بھی کوفہ چلے گئے۔ جب حضرت علیؓ جنگ صفین کیلئے نکلے تو انہیں کوفہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا لیکن پھر انہیں معزول کر دیا گیا۔

مدینہ واپسی اور انتقال..... آپ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ اور وہیں امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ نے اپنی کوئی اولاد نہ چھوڑی۔

حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ محمد بن سعود کہتے ہیں کہ میں نے تذکرہ اسطرح سنا کہ آپ مکہ مکرمہ کی زندگی ہی میں مسلمان ہو گئے اور وہاں سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ واپسی پر سب سے پہلے جس غزوہ میں شریک ہوئے وہ غزوہ خیبر ہے۔

(۱) ”لیلۃ العقبہ“ سے مراد وہ رات جس میں مدینہ منورہ کے لوگوں آنحضرت ﷺ کے قیام مکہ کے دوران آپ کی بیعت کی اور مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی دعوت دی۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے آپ کو بصرہ کا گورنر بنایا لیکن کچھ عرصہ بعد معزول کر دیئے گئے۔ آپ کوفہ تشریف لائے وہیں گھر بنایا اور اولاد بھی وہیں چھوڑی۔

گورنر بننا اور وفات..... حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں آپ کو کوفہ کا گورنر بنایا۔ اور انکی شہادت تک آپ کوفہ کے گورنر رہے جب حضرت علیؓ کوفہ تشریف لائے تو آپ ان کیساتھ مل گئے۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان فیصلہ کرنیوالے دو افراد میں سے ایک آپ تھے۔ آپ سنہ ۴۲ھ میں کوفہ میں فوت ہوئے۔ دوسری روایت کے مطابق آپ نے ہجرت حبشہ نہیں کی اور آپ کا انتقال سنہ ۵۲ھ میں ہوا۔

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے وقت مسلمان ہوئے۔ (اس سے پہلے آپ عیسائی تھے) آپ کتاب (انجیل) پڑھا کرتے اور کسی سچے دین کی تلاش میں تھے۔ آپ بنو قریظہ کے کسی شخص کے غلام ہو گئے تھے۔ اس نے آپ کو مکاتیب بنادیا۔ آنحضرت ﷺ بدل کتابت ادا کر کے آپ کو آزاد کر دیا۔ آپ بنو عشم میں شامل ہو گئے۔ آپ سب سے پہلے غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔

(۱) پرانے زمانے میں غلاموں کے آقا بعض مرتبہ یہ شرط لگاتے کہ اگر تم مجھے اتنی رقم لا کر دے دو تو تم آزاد ہو، مطلوبہ رقم دینے پر وہ غلام آزاد ہو جاتا، اس عمل کو ”عمل کتاب“ اور ایسے غلام کو ”مکاتب“ کہا جاتا تھا۔ آپ بھی ان صحابہ میں سے ہیں جو کوفہ چلے گئے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مدائن کے اندر فوت ہوئے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا۔ آپ کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ آپ کوفہ جا کر وہاں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ اسکے بعد آپ واپس مدینہ منورہ تشریف لائے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ لیکن دوسرے مؤرخین کا کہنا ہے کہ مصعب بن زبیر کے دور میں آپ

کا انتقال ہوا اور آپ کی اولاد کوفہ میں ہے۔ آپ نے حضرت ابو بکر صدیق سے روایات نقل کی ہیں۔

حضرت عبید بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ حضرت براء بن عازبؓ کے بھائی ہیں۔ آپ ان دس انصاری صحابہ میں سے ہیں جنہیں عمر بن خطابؓ نے عمار بن یاسر کے ساتھ کوفہ بھیجا تھا۔ آپ نے کوفہ میں اپنی اولاد چھوڑی۔

حضرت قرط بن کعب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا تعلق خزرج کے قبیلہ بنو حارث سے تھا جو کہ اوس کے قبیلہ بنو عبد الاشمل کا حلیف تھا۔ آپ کی کنیت ابو عمرو۔ آپ بھی ان دس انصاری صحابہ میں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے عمار بن یاسر کے ساتھ کوفہ میں بھیجا تھا۔ آپ کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے اور وہیں پر حضرت علیؓ کے دور خلافت میں فوت ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت زیدارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا تعلق بھی قبیلہ بنو حارث سے ہے۔ محمد بن عمر کی روایت کے مطابق آپ کی کنیت ابو سعد ہے اور دوسرے مؤرخین کے نزدیک آپ کی کنیت ابوانیس ہے۔ سب سے پہلے آپ نے غزوہ مریسہ میں شرکت فرمائی۔

کوفہ ہجرت اور وفات..... آپ کوفہ منتقل ہو گئے اور وہیں کندہ نامی محلہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ مختار ثقفی کے دور میں وہیں فوت ہوئے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔

حارث بن زیادہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... یہ بنی ساعدہ کے انصاری صحابی ہیں۔ کوفہ منتقل ہو کر انصار کے درمیان اپنا مکان بنالیا تھا۔

عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ انصاری صحابی ہیں۔ کوفہ منتقل ہو کر وہیں رہائش اختیار کی۔ عبداللہ بن زبیر کے دور میں وہیں فوت ہوئے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔

نعمان بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ نعمان بن عقرن بن عائد بن مسیح بن ہبیر بن نصر بن حبشہ بن کعب بن عبد بن ثور بن حذمر بن الاطم بن عثمان بن مزینہ۔ آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ سب سے پہلے آپ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ آپ بھی کوفہ منتقل ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو ”سکر“ کا گورنر بنادیا لیکن بعد میں معزول کر دیئے گئے۔ اور نہادند کی جنگ میں مجاہدین کی طرف بھیجا گیا۔ کثیر بن عبداللہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جو کہ نہادند کی جنگ میں شریک ہوئے تھے وہ فرماتے ہیں کہ اس جنگ میں نعمان بن عمرو لشکر کے سپہ سالار تھے اور جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو سب سے پہلے یہی شہید ہوئے۔ محمد بن عمر کی روایت کے مطابق نہادند کی جنگ ۲۱ھ میں ہوئی۔

ایس بن معاویہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سعید بن المسیب نے پوچھا کہ آپ کا تعلق کس قبیلے سے ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی ہوں۔ سعد بن مسیب نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ دن یاد دلاتا ہوں جس روز عمرو بن خطابؓ نے عنبر پر نعمان بن عمرو کی شہادت کی خبر دی۔

معقل بن عمرو بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... یہ نعمان بن عمرو کے بھائی ہیں۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ کوفہ میں آپ کی اولاد ہے۔

سنان بن مقرن..... یہ ان دنوں کے بھائی ہیں اور غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ انکے علاوہ ان کے بھائی سوید بن مقرن اور عبد الرحمن بن مقرن اور عقیل بن مقرن بھی ہیں۔ مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو مقرن میں (اللہ کے سامنے) رونے والے سات افراد تھے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔ مغیرہ شعبہ بن ابو عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

گورنر بننا..... آپ سب سے پہلے صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو بصرہ کا گورنر بنایا۔ پھر معزول کر کے کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ انکی شہادت تک آپ کوفہ کے گورنر رہے۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کو معزول کیا اور سعد بن ابی وقاص کو گورنر بنایا۔ جب امیر معاویہ حاکم بنے تو انہوں نے دوبارہ مغیرہ کو گورنر بنایا۔ اور وہیں آپکا انتقال ہوا۔

عید کا خطبہ..... سماک بن سلمہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس پر امارت کا کوہان رکھا گیا وہ مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ عید الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عید کے روز دیکھا کہ مغیرہ بن شعبہ اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے ہیں اور داڑھی پر زرد خضاب لگایا ہوا ہے۔

وفات..... محمد بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد سے روایات کرتے ہیں کہ مغیرہ کی وفات امیر معاویہ کے دور حکومت میں سنہ ۵۰ھ میں کوفہ کے اندر ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔ آپ لمبے قد والے آدمی تھے البتہ ایک آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا تھا کیونکہ جنگ یرموک میں اس پر تیر لگا تھا۔ زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں انتقال کے قریب حضرت مغیرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا اپنے امیر کے لئے (اللہ تعالیٰ سے) عافیت مانگو کیونکہ وہ صرف عافیت کو پسند کرتا تھا۔

خالد بن عرفطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپکا سلسلہ نسب یہ ہے۔ خالد بن عرفطہ بن ابرہہ بن سنان العزری۔ آپ کا قبیلہ بنو قضاہ ہے جو کہ بنو برة بن کلاب کا حلیف ہے۔ آپ انحضرت ﷺ کی خدمت میں رہے

اور آپ کی روایات بھی نقل کی ہیں۔

کوفہ ہجرت..... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے آپ کو جنگ قادسیہ کا سپہ سالار بنایا۔ آپ نے تھیلہ کے روز خارجیوں کو قتل کیا۔ آپ کوفہ چلے گئے تھے اور وہیں رہائش اختیار کر لی تھی۔ وہاں آپ کی اولاد بھی ہے جو آج تک موجود ہے۔

عبداللہ بن ابی اؤنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ عبداللہ بن ابی اؤنی بن خالد بن حارث بن ابواسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوزان بن اسلمہ بن اقصیٰ بن خزاعہ۔ آپ کے والد ابو اؤنی کا نام علقمہ ہے اور آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے۔

عمر دیکھتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اؤنی سے روایات سنی ہیں اور آپ اصحابی الشجرہ میں سے ہیں۔ (۱) اصحاب الشجرہ کی تشریح پیچھے بیان ہو چکی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

کوفہ ہجرت اور انتقال..... محمد بن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے وصال تک حضرت عبداللہ بن ابی اؤنی مدینہ میں رہے پھر کوفہ چلے گئے اور جہاں دوسرے مسلمان رہائش پذیر تھے۔ وہاں اترے، اور اسلم نامی محلہ میں وفات سنہ ۸۶ھ میں ہوئی۔ حضرت حسن کہتے ہیں کہ کوفہ میں موجود صحابہ کرام میں سب سے آخر میں انتقال عبداللہ بن ابی اؤنی کا ہوا۔

عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ..... آپ کی کنیت ابو طریف ہے۔ آپ نے کوفہ جا کر محلہ ”طئے“ میں اپنا مکان بنالیا تھا۔ آپ ہمیشہ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ یہاں تک جنگ جمل اور صفین میں بھی آپ کا ساتھ دیا۔ جنگ جمل میں آپ کی ایک آنکھ چلی گئی تھی۔ جنت ثقفی کے دور سنہ ۶۸ھ میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے۔

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ جس سال آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا، آپ اسی سال مسلمان ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو ”ذوالخلصہ“ نامی بت توڑنے کیسے بھیجا۔ آپ اسے منہدم کر کے کوفہ چلے گئے اور وہاں ”بجیلہ“ نامی محلے میں رہائش اختیار کی۔ ضحاک بن قیس جس دور میں کوفہ کا گورنر تھا، اس زمانے میں ”سراة“ کے مقام پر آپ کی وفات ہوئی۔ ضحاک کی حکومت زبیا ابوسفیان کے اٹھائی سال بعد تک رہی۔

اشعت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ معدیکرب الکندی کے بیٹے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ یمن سے آنے والے وفد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر واپس لوٹ گئے۔

حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کی کنیت ابوسریحہ ہے۔ آپ سب سے پہلے صبح حدیبیہ میں شامل ہوئے۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق سے روایت نقل کرتے ہیں۔ آپ بھی کوفہ چلے گئے تھے۔

ولید بن عقیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔ ولید بن عقبہ بن ابو معیط بن ابو عمر بن امیہ بن عبد شمس۔ آپ کی کنیت ابو وہب ہے۔ آپ کی والدہ نسب نامہ یہ ہے۔ اردی بنت کریم بن حبیب بن عبد شمس۔

حضرت عثمانؓ نے آپ کو کوفہ کا گورنر بنایا۔ آپ نے جامع مسجد کوفہ کے قریب اپنے لئے ایک بڑا گھر تعمیر کرایا۔ پھر آپ کو معزول کر دیا گیا اور آپ کی جگہ معید بن العاص گورنر بنائے گئے۔ آپ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے اور عثمانؓ کی شہادت تک وہیں رہے۔

علیحدگی..... جب حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان خلافت کے معاملے میں جھگڑا شروع ہوا تو آپ رقبہ چلے گئے اور کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ معاملہ ختم ہو گیا۔ رقبہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ وہیں آپ کی اولاد ہے۔ کوفہ میں آپ کا ایک بہت بڑا گھر ہے جو ”دار لقصابین“ کے نام سے مشہور ہے۔

عمرو بن احمق رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔ عمرو بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو آپ کا تعلق قبیلہ خزاعہ سے تھا۔ آنحضرت ﷺ کی محبت نصیب ہوئی۔

آپ کوفہ چلے گئے اور وہاں ہمیشہ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اور ان کے قتل کے خلاف تعاون کیا۔ ”جزیرہ“ نامی جگہ پر عبدالرحمن بن ام الحکیم نے ان کو قتل کیا۔

عبدالرحمن بن شعبی کہتے ہیں کہ تاریخ اسلام میں سب سے پہلے جسکا سر کاٹ کر لایا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا۔

سلیمان بن صرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے سلیمان بن صرور بن جون بن عبدالعزیٰ بن مقد بن ربیعہ بن اضرم بن خیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن خزاعہ آپ کی کنیت ابو مطرف ہے۔ اس طرح قبول کرنے سے پہلے آپ کا نام ”یار“ تھا۔ قبول اسلام کے بعد آنحضرت ﷺ نے آپ کا کوفہ چلے گئے اور وہاں بنو خزاعہ میں مکان بنا کر رہائش پذیر ہوئے۔

حضرت حسینؓ کے ساتھ دھوکہ دہی اور توبہ..... جنگ صفین میں آپ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت حسین بن علیؓ کو کوفہ آنے کی دعوت دی لیکن جب حسینؓ کوفہ

پہنچ گئے تو ان سے جدا ہو گئے اور آپ کا ساتھ نہ دیا۔ جب حسینؑ شہید ہو گئے تو انہیں اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی اور حضرت حسینؑ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے ایک لشکر کی صورت میں ”نخیلہ“ کے مقام پر جمع ہوئے۔ انہیں ”تواین“ کہا جاتا ہے۔ سلیمان بن مرداس کے سپہ سالار تھے۔ پھر یہ لشکر شام چلا گیا۔

”جزیرہ“ کی جنگ اور قتل..... جب ”جزیرہ“ نامی جگہ میں ”وردہ“ نامی چشمہ پر پہنچے تو وہاں اہل شام کے ایک لشکر ان کی مدد بھیڑ ہوئی۔ اس لشکر کا سپہ سالار حصین بن عمیر تھا۔ دونوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ سلمان بن مرد بھی اسی جنگ میں مارا گیا۔ یہ واقعہ ربیع الثانی سنہ ۶۵ھ میں پیش آگیا۔ قتل کے وقت ان کی عمر ۷۳ سال تھی۔

ہانی بن اوس الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کوفہ چلے گئے اور قبیلہ اسلم کے درمیان مکان بنالیا۔ حضرت معاویہؓ کے دور خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔ اس وقت حضرت مغیرہ کوفہ کے گورنر تھے۔ ہجرات سے مروی ہے کہ آپ ان صحابہ میں سے ہیں جو بہت رضوان میں شامل تھے۔ آپ کے گھنے میں تکلیف رہتی تھی جسکی وجہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے آپ گھنے کے نیچے تکیہ رکھتے تھے۔

حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... ان کا تعلق قبیلہ بنو خزاعہ سے ہے۔

وائل بن حجر الحضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے بال بڑے بڑے تھے۔ آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا۔ ذباب (شہید کی مکھیوں کا چھوٹا) میں یہ سن کر واپس آیا اور سر کے تمام بال کٹوا دیے۔ پھر دوبارہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہ تم نے بال کیوں کٹوائے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے میرے بال دیکھ کر ”ذباب“ کا لفظ استعمال فرمایا جس سے میں یہ سمجھا کہ شاید یہ عیب کی بات ہے۔ اسلئے میں نے اپنے سر کے بال کٹوا دیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں تھا تاہم جو کچھ آپ نے کیا۔ وہ اچھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ”ذباب“ یہاں کلمہ ہے۔

صفوان بن عسال المدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ صفوان بن عسال بن زاہر بن عامر بن عوسان بن زاہر بن مراد۔

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میری ملاقات صفوان بن عسال سے ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے۔ فرمایا، جی ہاں، بلکہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک رہے۔ ایک دوسری روایات میں زر بن حبیش سے منقول ہے کہ میں وفد کی صورت میں ایک مرتبہ عثمان غنیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عثمانؓ کے پاس مجھے ابی بن کعب اور چند دوسرے صحابہ لے گئے۔ اس وقت میں صفوان بن عسال المرادی سے ملا۔

اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ سے یہ حدیث مروی ہے۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جب کچھ دیہاتی لوگ آپ سے سوال کرنے کے لئے آئے تھے۔

مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے مالک بن عوف بن نسلہ بن خدیج بن حبیب بن حدید بن غنم بن کعب بن عصیمہ بن ہبشم بن معاویہ بن بکر بن ہوزان بن قیس میلان۔ آپ کی کنیت ابو الاحوص ہے اور آپ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

اللہ کی نعمت کا اثر ظاہر ہونا چاہیے..... ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو الاحوص سے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میری حالت براگندہ تھی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا۔ کیا آپ کے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا۔ گھوڑے، اونٹ، بکریاں اور غلام وغیرہ۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تجھے مال عطا فرمایا ہے تو اس کا اثر تجھ پر ظاہر ہونا چاہیے۔ (یعنی اپنی حالت کو بدلو اور اچھا لباس اور اچھی صورت اختیار کرو)۔

عامر بن شہر الہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ فرماتے ہیں کہ ہمدان کے لوگ قلعہ ”جبل معقل“ میں بند ہو گئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمنوں سے محفوظ رکھا۔ یہاں تک کہ ایرانیوں نے ان پر حملہ کیا۔ اہل ایران سے ان کی مسلسل جنگ ہوتی رہی اور یہ جنگ بہت طویل ہو گئی۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے خلاف چڑھائی کی۔

اہل ہمدان نے آپ سے کہا۔ اے عامر آپ تو بادشاہوں کی مجالس میں شریک رہے ہو۔ کیا آپ ان کو ہم سے پھیر سکتے ہیں۔ آپ ہمارے معاملے میں جس چیز پر راضی ہو جاؤ گے، ہم بھی اسی پر راضی ہوں گے اور آپ جس چیز کو ہمارے لئے ناپسند کرو گے، ہم بھی اسے ناپسند کریں گے۔ عامر بن شہر نے حامی بھری اور پھر مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت ایک قافلہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم قریش کی بات سن کر اس پر عمل کرو البتہ انکے فعل کی پیروی نہ کرو۔

عامر بن شہر کہتے ہیں کہ مجھے یہ باتیں پسند آئیں۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اپنی قوم کے پاس واپس آ جانے سے پہلے نجاشی کے پاس گزروں گا کیونکہ وہ میرا دوست تھا۔ میں اس کے پاس چلا گیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں سے ایک اس کا چھوٹا سا لڑکا گزرا۔ اس کے پاس تختی تھی جس پر کچھ لکھا ہوا، نجاشی نے اسے پڑھنے کے لئے کہا تو اس نے پڑھ کر سنایا میں سن کر ہنس پڑا۔ نجاشی نے مجھ سے پوچھا کیوں ہنسے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ اس کے پڑھنے کی وجہ سے نجاشی بولا اللہ کی قسم حضرت عیسیٰ پر یہی بات نازل ہوئی تھی اور انجیل میں بھی یہی لکھا ہے کہ اس زمین پر اللہ کی لعنت بر سے گی جس پر بچے حکمران ہوں گے۔ یہ سن کر میں واپس آ گیا۔ جو کلمہ میں نے نجاشی سے

سن، بعینہم وہی کلمہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی سنا تھا۔ چنانچہ اور میرے قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے اور ہم "سہل" نامی جگہ پر آباد ہو گئے۔

آنحضرت ﷺ نے عمیر ذی مران کے نام ایک خط لکھا اور آپ نے مالک بن مرارہ کو تمام اہل یمن کی طرف روانہ کیا جس کی وجہ سے قبیلہ عک کے لوگ مسلمان ہو گئے۔ تو اس وقت قبیلہ عک کے لوگوں سے کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اور آپ سے اپنی کے بہت سے غلام اور اموال تھے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا اے اللہ کے رسول بلاشبہ مالک بن مرارہ ہمارے پاس آئے، انہوں نے ہمیں اسلام کی دعوت دی اور ہم نے اسلام قبول کر لیا۔ ہماری ایک بستی ہے جس میں ہمارے اموال ہیں۔ آپ ہمیں امان نامہ لکھ دیجئے۔ آپ نے یہ خط لکھا،

"بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے عک ذی خیوان کے لئے۔ اگر انہوں نے اپنی زمین اموال اور غلاموں کے بارے میں سچے کہا ہے تو یہ اللہ کی امان اور اسکے رسول کے ذمہ میں آ گئے۔ یہ خط خالد بن سعید نے لکھا۔

نبیط بن شریط الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... ان کا تعلق قیس غیلان ہے۔ ابو سلمہ ہے۔ آپ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد کیساتھ حج کیا۔ حج کے موقع پر میرے والد نے مجھ سے کہا وہ دیکھ رہے ہو سرخ اونٹ پر کون خطبہ دے رہے ہیں؟ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

آنحضرت کا خطبہ..... نبط بن شریط کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ان کی سواری کے پیچھے بیٹھا ہوا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ مقام جمرہ پر خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے خطبہ کے بعد فرمایا اے لوگوں میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں سب سے زیادہ حرمت والا دن کونسا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ آج کا دن۔ فرمایا سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ کون سا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ مہینہ پھر آپ نے پوچھا سب سے زیادہ حرمت والا شہر کون سا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ شہر۔ پھر آپ نے فرمایا تحقیق تمہارے خون، تمہارے اموال تم پر اسی طرح حرام ہو، جس طرح آپ کا دن اس مہینے اور اس شہر میں تم سب کیلئے حرام ہے۔

سلمہ بن نبط کہتے ہیں۔ میرے والد اس خطبہ میں شریک تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اس موقع پر دیکھا اور آپ کی باتیں سنیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابا جان اگر آپ اس بادشاہ کی بادشاہت یاد کر لیتے اور پھر اپنی قوم کو آکر بتلاتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ میرے باپ نے جواب دیا اے بیٹے میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں ان کفار و مشرکین کے ساتھ بیٹھوں اور پھر ان ہی کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤں۔

حضرت سلمہ سے یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دس ذوالحجہ کے دن آنحضرت ﷺ کو سرخ اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

سلمہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے سلمہ بن یزید بن مشعب بن الجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی بن سعد یہ وفد کیساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو

ئے اور اسلام قبول کیا۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کے بعد ہم ایسے حکمرانی آجائیں جن سے ہم اپنا حق مانگیں اور وہ ہمیں اپنا حق نہ دیں تو ہم کیا کریں؟

عرضہ بن شریح الاسجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کو ابن شریح کہا جاتا ہے

صخر بن لیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... ان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ صخر بن لیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن حمس آپ کی کنیت ابو حازم ہے۔

اسلام لانے جان و مال محفوظ ہو جاتے ہیں..... صخر بن لیلہ کہتے ہیں میں مغیرہ کی چچی کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ان کی تلاش میں آ گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے پوچھا۔ آپ نے بتا دیا کہ وہ میرے پاس ہے۔ پھر آپ نے مجھے بلا دیا اور فرمایا اے صخر جب لوگ اسلام قبول کرتے ہیں تو اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ لہذا اسے ان کے حوالے کر دو۔ آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے بنو سلیم کیلئے پانی عطا فرمایا۔ پھر بنو سلیم کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانی مانگا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے صخر جب لوگ اسلام قبول کرتے ہیں تو اپنے اموال اور خون کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے یہ پانی ان کے حوالے کر دیا۔

عروہ بن مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرت ﷺ کی محبت نصیب ہوئی اور پھر کوفہ چلے گئے۔ بعد میں مرتد ہو گئے۔ بطاح کی جنگ میں قید ہوئے اور خالد بن ولید کے ساتھ بعینہ بن حصن کی طرف بھیجا گیا۔ بطاح بنو تمیم کے ایک چشمے کا نام ہے۔ (آپ بعد میں نائب ہو کر مسلمان ہو گئے)

تکمیل حج کی شرائط..... اوس بن حارث کہتے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں حج کیا۔ آپ نے دیکھا کہ لوگ رات کے وقت جمع ہو رہے ہیں۔ آپ مقام عرفات میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ میں نے مناسک سیکھے اور رات ہی کو واپس لوٹ آیا۔ کیا میرا حج ہو گیا؟ آپ نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز ہمارے ساتھ پڑھی اور ہمارے ساتھ مقام عرفات پر کھڑا ہوا اور پھر اسی رات یا دن کو واپس لوٹا تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔

ہلب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے ہلب بن یزید بن عدی بن قنازہ بن عدی بن عبد شمس بن عد بن خزیم الطائی۔ اس کا اصل نام سلامہ تھا۔ ایک وفد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ کے سر پر بال نہیں تھے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا تو بال اگ آئے۔ اس سے آپ کا نام ”ہلب“ پڑ گیا ابو قبیصہ بن ہلب آپ سے روایت کرتے ہیں۔

زاہر ابو مجزاة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان کی تھی۔ آپ بھی کوفہ چلے گئے تھے۔

نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا سلسلہ نسب ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص بن رھیب بن عبد مناف بن زہرہ۔ آپ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے ہیں۔

لبید بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ آپ بہت بڑے شاعر تھے۔ آپ کی کنیت ابو عقیل ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے پھر اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ گئے۔ کوفہ کی طرف ہجرت کی اور وہیں آباد ہو گئے ان کے ساتھ ان کے بیٹے بھی تھے۔ جس رات حضرت معاویہؓ حضرت حسنؓ سے صلح کرانے کے لئے مقام نخیل میں آکر ٹھہرے، اسی رات آپ فوت ہوئے۔ بنو جعفر بن کلاب کے صحرا میں آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کے اپنے دیہات کی طرف واپس لوٹ آئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے کوئی شعر نہیں کیا اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری شاعری کے بدلے قرآن مجید مجھے دیدیا ہے۔

خالد کے دو بیٹے (حبہ اور سواہ)..... حبہ اور سواہ (دونوں بھائی) کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کوئی عمارت تعمیر فرما رہے تھے۔ ہم نے بھی آپ کی مدد کی یہاں تک کہ ہم اس سے فارغ ہو گئے۔ پھر ہم نے جو کچھ سیکھا تھا، سیکھایا اور ہم نے یہ بھی سیکھا کہ کسی پریشانی کے آنے سے بھلائی سے مایوس مت ہو اس لئے کہ ہر پیدا ہونے والے بچہ جو سرخ سنگ کا ہو، اس پر چھلکا نہیں ہوتا پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے رزق عطا فرماتے ہیں۔

سلمہ بن الحکیم الیثی..... آپ نے اسلام قبول کیا اور غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کیساتھ شریک ہوئے۔

عررة بن ابی الجعد الباقی..... آپ کا تعلق قبیلہ ازد سے ہے۔ سعی کہتے ہیں کہ کوفہ کے اندر قاضی شرع سے پہلے عروہ بن ابی الجعد الباقی اور سلیمان بن ربیعہ قاضی تھے۔

گھوڑے پالنے کا شوق..... محمد بن سعد وغیرہ کی روایت میں ہیکہ روز مقام پر گھوڑوں کی رکھوالی کرتے تھے اور وہاں آپ کا ایک گھوڑا بھی بندھا رہتا تھا جسے آپ نے بیس ہزار درہم میں خریدا تھا۔ شیبہ بن غرقہ کہتے ہیں کہ میں عروہ کے پاس تقریباً ستر گھوڑے دیکھ۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ”گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک کیلئے بھلائی لکھ دی گئی ہے۔“

سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے سمرة بن جندب بن ہلال

بن صریح بن مرة بن جزن بن عمرو بن جابر بن خثیم بن لائی بن عثیم بن شیخ بن فزازہ۔ آپ انصار کے حنیف تھے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ زیاد بن ابی سفیان جب کوفہ میں آئے تو آپ کو بصرہ کا مال بنادیا۔

جریر بن حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو یزید المدنی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب سمرقہ بن جندب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ کو سخت سردی لگی تو آگ چلائی گئی۔ آگ کی ایک ٹھنسی آپ کے سامنے رکھی گئی اور ایک ایک ٹھنسی دائیں بائیں رکھی گئی۔ لیکن اس سے بھی آپ کی سردی کم نہ ہوئی۔ آپ یہ فرماتے رہے کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے۔ میں اس کے بارے میں کیا کروں۔ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ انتقال فرما گئے۔

جندب بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کو علقی بھی کہا جاتا ہے۔ عقدہ بحیلہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ بعض لوگوں نے آپ کو آپ کے والد کی طرف منسوب کر کر آپ کا نام جندب بن عبد اللہ ذکر کیا ہے۔ اور بعض نے دادا کی طرف منسوب کر کے آپ کا جندب بن سفیان ذکر کیا ہے۔ دونوں سے آپ ہی مراد ہیں۔

محنف بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے محنف بن سلیم بن حارث بن عوف بن ثعلبہ بن عامر بن ذهل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دول بن سعد مناة بن عامر بن الازد۔ کوفہ میں "بیت الازد" آپ کا گھر ہے مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور پھر کوفہ چلے گئے۔ وہیں آپ کا بیٹا ابو محنف لوط پیدا ہوا۔

حارث بن حسان البکری..... آپ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے منے کیسے نکلے۔ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک سیاہ جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اچانک حضرت بلال تلوار لٹکائے ہوئے سامنے آئے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا صورتحال ہے۔ انہوں نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ عمرہ بن عاص کو شکر دے کر کہیں بھیج رہے ہیں۔

جابر بن ابی طارق الاحسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ مقام بحیلہ پر رہتے تھے۔ آپ کی کنیت ابو حکیم ہے۔ آپ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نام عوف ہے اور آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے عوف بن عبد الحارث بن عوف بن حشیش بن حلال بن معاویہ بن رزاح بن کلاب بن عمر بن لوی بن رهم بن معاویہ بن اسلم بن احمس۔ آپ کی کنیت ابو قیس ہے۔ آپ کے بیٹے قیس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ آپ کو دھوپ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا تو حکم دیا کہ چھاؤں میں آجائیں۔

قطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ معن بن یزید بن اخیسر بن حبیب بن جروی بن زعب بن مالک بن خفاف بن عصبہ بن خفاف بن امراؤ القیس بن بھشہ بن سلیم بن منصور۔ معن بن یزید کہتے ہیں کہ نے اور میرے باپ دادا نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے میرا پیغام نکاح دیا اور میرا نکاح پڑھایا۔ آپ کو فہ چلے گئے اور ضحاک بن قیس کیساتھ مرج راھط کی جنگ میں شہید ہو گئے۔

طارق بن الاشیم الاشعفی..... آپ کی کنیت ابو مالک ہے۔ آپ کے نام کا نام ابو مالک سعد ہے۔ آپ نے صدیق اکبر، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔

ابو مریم السوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔ آپ عطاء بن سائب کی روایت رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

حبشی بن حناوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے حبشی بن جنادہ بن نصر بن اسامہ بن حارث بن معیط بن عمرو بن جندل بن مرة بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن حوازن۔ والدہ کا نسب نامہ یہ ہے۔ ام جندل بنت مرة بن ذحل بن شیبان بن ثعلبہ۔ اور آپ سی نسبت سے مشہور تھے۔

آپ نے اسلام قبول کیا، آنحضرت ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور حضرت علیؑ کے ساتھ جنگوں میں شریک رہے۔ قرۃ بن عبد اللہ السلولی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حبشی بن جنادہ سے پوچھا کہ آپ کو کیا خوف ہوگا آپ علیؑ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ فرمایا میرے نزدیک اس سے بڑا کوئی عمل نہیں جس کی وجہ سے بخشش کی امید رکھوں۔

دکین بن سعید اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... بعض مؤرخین نے ابن سعید کا لفظ استعمال کیا ہے۔ قیس بن ابی حازم آپ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

برمہ بن معاویہ..... آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے برمہ بن معاویہ بن سفیان بن منقنف بن وھب بن عمیر بن نصر قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ ابو قبیصہ آپ سے روایات نقل کرتے ہیں۔

خریم بن الاحزمؓ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ خریم بن اخزم بن شداد بن عمرو بن فاکم بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خزیمہ۔

آنحضرت ﷺ کی نصیحت اور اس پر عمل..... خریم بن اخزم کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے خریم اگر تمھارے اندر دو عادتیں نہ ہوتیں تو تم بہت اچھے آدمی

ہوتے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ دو عادتیں کوئی ہیں؟ مجھے تو ایک ہی کافی ہے آپ نے فرمایا بال پورے کرو اور چادر ٹخنوں سے اوپر کرو چنانچہ انہوں نے بال درست کروائے اور چادر اوپر کر لی۔

آپ کے اشعار..... محمد بن سعد اور بعض دوسرے مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کا بیٹا ایمن بن خرم شاعر، شاہسوار اور شریف انسان تھا۔ اس نے یہ اشعار کہے۔

ولشت بقاتل رجلا نصلی . علی سلطان آخری من قریش له سلطان و علی اثمی .
معاذ اللہ من جہل و طیش و اأقتل مسلما فی غیر حق ؟ فلشت بنافعہ ماعشت عیشی .
ترجمہ۔

میں اس شخص کو قتل نہیں کروں گا جو قریش کے علاوہ کسی اور بادشاہ کیلئے دعا گو ہو۔
کیوں کہ اس حالت میں اس کے پاس دلیل ہے اور (قتل کرنے سے) مجھے گناہ ہوگا۔ میں اسی جہالت اور غصے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کیا میں کسی مسلمان کو ناحق قتل کر دوں۔ زندگی بھر مجھ سے یہ غلط کام نہیں ہو سکے گا۔

غزوہ بدر میں شریک ہوئے یا نہیں..... آپ کے مذکورہ بیٹے ایمن بن خرم کہتے ہیں کہ میرے والد اور چچا غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور انہوں نے مجھ سے عہد لیا کہ میں کسی مسلمان کو ناحق قتل نہ کروں۔ جبکہ محمد بن عمرو کی روایت کے مطابق غزوہ بدر میں صرف قریش، انصار ان کے خلفاء اور آزاد کردہ غلام شریک ہوئے۔

ظرار بن الازور..... آپ کے والد الازور کا اصل نام مالک ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ ضرار بن مالک بن اوس بن حذیمہ بن ربیعہ بن مالک بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ آپ بہت اچھے شاہسوار تھے۔ آپ نے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ سے لقوح کی یہ روایت نقل کرتے ہیں ایک ملائے والے نے دودھ کی طرف بلایا۔ یمامہ کی جنگ میں آپ نے نہایت شدید جنگ لڑی یہاں تک کہ آپ کی دونوں پنڈلیاں کاٹ دی گئیں۔ آپ اپنے گھٹنوں کے بل لڑتے رہے یہاں تک کہ شدید ہو گئے۔

عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ ضرار بن ازور جنگ یمامہ میں زخمی پڑے رہے اور حضرت خالد بن ولید کے آنے سے پہلے آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے یمامہ پر ایک قصیدہ بھی پڑھا تھا محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ دوسرے راویوں سے زیادہ معتبر ہیں۔

فرات بن حیات..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ فرات بن حیان بن ثعلبہ بن عبدالعزیٰ بن حبیب بن حبہ بن ربیعہ بن سعد بن غمل اور وہاں قبیلہ بنو سہم کے حلیف تھے۔ آپ کو فخر تشریف لے گئے اور وہاں بنو غمل کے لوگوں کے درمیان رہائش اختیار کی۔ کوفہ میں آپ کی اولاد باقی ہے۔

یعلیٰ بن مرہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ یعلیٰ بن مرہ بن وہب بن جابر بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف آپ کو یعلیٰ بن سیاب بھی کہا جاتا ہے۔ سیاب آپ کی والدہ یا دادی کا نام ہے۔

عمر بن حفص النخعی کہتے ہیں کہ میں نے یعلیٰ بن مرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خلوف لگائے ہوئے دیکھا۔ فرمایا کیا تو شادی شدہ اور پھر دھوڈالو اور پھر کبھی نہ لگاؤ۔

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ یعلیٰ بن مرہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ صلح حدیبیہ، غزوہ خیبر، فتح مکہ، غزوہ طائف اور حنین میں شریک ہوئے۔

عمارہ بن رویبہ النخعیؓ..... آپ حجاج بن یوسف کے گروہ سے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک وفد کیساتھ رسول اللہ ﷺ کے گھر حاضر ہوا۔ ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس وقت میرے نزدیک سب سے زیادہ شخص وہ تھا جس کا ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا لیکن جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور میں نے اسلام قبول کر لیا تو اس وقت میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص بھی رسول اللہ ﷺ تھے۔

عقبہ بن فرقدؓ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ عقبہ بن فرقد (یربوع) بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاع بن ربیعہ بن رفاع بن حارث بن بحدہ بن سلیم بن منصور۔ رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ آپ بھی کوفہ تشریف لے گئے۔ ان کو ”فراقہ“ کہا جاتا تھا۔

انگوٹھی ٹوٹنے کا واقعہ..... عامر کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنے گورنروں کے نام یہ حکم لکھ کر بھیجا تھا کہ اگر کسی انگوٹھی پر عربی الفاظ منقش ہوں تو اسے توڑ دو۔ عقبہ بن فرقد کی انگوٹھی میں عربی الفاظ کا نقش تھا۔ چنانچہ اسے توڑ دیا گیا۔

لبیٰ آستین والا کرتہ..... ابو عثمان نجدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر بن خطابؓ نے عقبہ بن فرقد پر لبیٰ آستین والا کرتا دیکھا۔ آپ نے قینچی منگوائی تاکہ انگلیوں کی طرف سے اسے کاٹ ڈالیں عقبہ بن عمرؓ عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ آپ میرا کرتہ کاٹیں۔ میں خود ہی اسے کاٹ دیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں چھوڑ دیا۔

عبید بن خالد السلمیؓ..... آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے دو بھائیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ ان میں سے ایک کا انتقال دوسرے سے پہلے ہو گیا۔

طارق بن عبید اللہ المحاربؓ..... آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب کوئی شخص تھوکنے لگے تو اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھو کے۔

آنحضرت ﷺ کا ابتدائی دور..... ابو صخرہ کہتے ہیں کہ مجھے طارق بن عبد اللہ کی قوم کے ایک شخص نے بتایا کہ طارق فرماتے ہیں کہ میں ایک روز ”ذوالحجاز“ نامی بازار میں تھا کہ سامنے سے ایک جوان آدمی گزرا

جس پر سرخ رنگ کی چادر تھی اور وہ یہ کہ رہا تھا یا النحی الناس قولا لا اله الا الله فقلوا لا اله الا الله کہ لوگو! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور یہ بھی دیکھا کہ اس سے پیچھے ایک شخص جارہا ہے جو اسے پتھر مار رہا ہے جس کی وجہ سے اسکے پاؤں اور پنڈیاں ہوبہان ہو چکی ہیں اور وہ یہ کہ رہا ہے۔ یہ شخص جھوٹا ہے اس کی بات نہ نہ۔ نو۔ میں نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور پیچھے والا عبدالعزیٰ ہے۔

مدینہ منورہ روانگی اور رسول ﷺ سے معاملہ کرنا..... جب آنحضرت ﷺ نے مدینہ

منورہ ہجرت کی اور لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کیا تو ہم بھی مقام ینبوع سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ ہمارے پاس ہوونج میں ایک پردہ نشین عورت بھی تھی۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو سفر کا لباس تبدیل کر کے دوسرا لباس پہننے کے لئے اترے۔ وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں۔ ہم نے جواب دیا ابزو سے پوچھا کہاں جانا چاہتے ہو، ہم نے کہا کہ ہم اس شہر (یعنی مدینہ منورہ) کا ارادہ لیکر آئے ہیں۔ اس نے پوچھا تمہیں یہاں کیا کام ہے۔

ہم نے کہا کہ ہم اپنے اہل و عیال کے لئے کجھوڑیں لینے آئے ہیں۔ اور ہمارے پاس ایک سرخ اونٹ بھی ہے۔ اس نے کہا کیا تم یہ اونٹ بیچنا چاہتے ہو۔ ہم نے جواب دیا۔ ہاں۔ پوچھا کتنے میں؟ ہم نے بتایا کہ اتنے صاع (۱) کھجور اور اتنی قیمت کے بدلے میں۔

صالح اشیاء کے ناپنے کا ایک برتن جو تقریباً ساڑھے تین سیر کے طارق کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ مانگا، اس نے اس میں کوئی کمی نہیں کی اور اونٹ کی ٹیل پکڑ کر چل پڑا۔ جب وہ چلا گیا تو ہم نے افسوس کے ہاتھ سودا کر لیا جسے ہم جانتے نہیں۔ پردے میں بیٹھی ہوئی عورت کہنے لگی یہ ایسا شخص ہے جس کا چہرہ چودویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ نہ تو تم پر ظلم کر رہا اور نہ تمہیں دھوکہ دینا۔ میں تمہیں تمہاری قیمت کی ضمانت دیتی ہوں۔

قیمت کی ادائیگی..... تھوڑی دیر میں ایک شخص آیا اور کہا: میں رسول اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں، یہ کھجوریں لو، انہیں تولو، وہ خوب پیٹ بھڑکھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں تولو، وہ پوری ٹکلیں اور ہم نے خوب پیٹ بھر کر انہیں کھایا۔ پھر ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہی شخص غنہ پر کھڑا ہوا خطبہ دے رہا ہے۔ ہم نے اسکی یہ بات سنی صدقہ کرو دیوں کہ صدقہ کرنا تمہارا لئے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اپنے اہل و عیال اور نزدیک رشتہ داروں سے کرو جیسے والدہ، پھر باپ پھر بہن بھائی اور پھر قرہبی رشتہ دار۔

اسلام لانے سے گزشتہ خون معاف..... اتنے میں بنی یربوع کا ایک شخص داخل ہوا اور اسے

دیکھ کر ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص بنو یربوع قبیلے کا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں انہوں نے ہمارا ایک آدمی قتل کیا تھا۔ آپ ہمیں اس کا بدلہ لینے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا (اسلام لانے کے بعد جاہلیت کے خون معاف ہو گئے) دیکھو والدہ اپنے بچے پر جنایت (ظلم) نہیں کرتی۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ

ارشاد فرمائی۔

ابن ابی شیخ المحاری..... آپ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے جنگجوؤں کی جماعت اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے، مجھے عورت کا دودھ نہ پلاؤ۔ قیس بن ربیع کہتے ہیں کہ جب امرؤ القیس شیراز آئے تو اس نے کہا یہ ہے عورت کا دودھ پلانا۔

عبید بن خالد المحاری..... آپ نے اپنی اشعت بن سلیم کی پھوپھی کے چچا ہیں۔ اشعت کہتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا جو اپنے چچا (یعنی عبید بن خالد) سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے کہا کہ میں مدینہ میں جا رہا تھا کہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا اپنی چادر اوپر کر ویہ ٹل تیرے کپڑے کو گندگی سے بچتا ہے اور تیرے رب کے ہاں پسندیدہ اور پاکیزہ ہے میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ چکنی (پھسنے والی) چادر ہے آپ نے فرمایا تمہارے لئے میری ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ میں نے آپ کی چادر کی طرف دیکھ تو وہ آدھی پنڈلی تک تھی۔

سالم بن عبید الاحجمی..... آپ نے سحری کے کھانے کے متعلق صدیق اکبرؓ سے روایت نقل کی ہے۔ آپ بعد میں کوفہ تشریف لے گئے تھے۔

نوفل الاحجمی..... آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ جب سونے کا ارادہ کرو تو قتل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو۔ کیونکہ اس میں شرک سے براءت کا علاوہ ہے۔ آپ کی کنیت ابو حنیم ہے۔

سلمہ بن نعیم الاحجمی..... آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ سے روایات بھی سنیں۔ پھر کوفہ چلے گئے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، جنت میں داخل ہو گیا۔

شکل بن حمید العبسی..... آپ کی کنیت ابو شتر ہے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی۔

الہمانی اعوذ بک من شر سمعی

ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے اور منی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

اسود بن ثعلبہ الیربوعی..... آپ فرماتے ہیں کہ میں حجتہ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا ظلم کرنے والا اپنے سوا کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

رشید بن مالک السعدی..... آپ کی کنیت ابو عمیرہ ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک اوز میں رسول اللہ ﷺ

کے پاس تھا کہ ایک کھجوروں کا تھاں بھر کر لایا۔ آپ نے پوچھا یہ حد یہ ہے یا صدقہ ہے؟ اس نے کہا یہ صدقہ ہے۔ آپ نے صحابہ کی طرف اسے بھیج دیا۔ حضرت حسن (بچے تھے) انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو اپنی انگلی ان کے منہ میں ڈال کر کھجور نکالی اور پھر اسے پھینک کر فرمایا آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔

فحج بن عبد اللہ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے فحج بن عبد اللہ بن حمد بن بکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ العامری۔

دھب بن عقبہ کہتے ہیں کہ فحج عامری رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمارے لئے کونسا مردار حلال ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تمہارا کھانا ہے؟ جواب دیا ایک پیالہ صبح اور ایک پیالہ شام۔ آپ نے تعجب سے فرمایا اس قدر بھوک۔ چنانچہ اس حال میں آپ نے ان کے لئے مہیہ کھانے کی اجازت دے دی۔

عتاب بن شمیر..... عتاب بن شمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا ایک بوڑھا باپ اور کچھ بھائی ہیں۔ اگر اجازت ہو تو میں ان کے پاس جا کر انہیں اسلام کی دعوت دوں۔ ہو سکتا ہے کہ اسلام قبول کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو یہ ان کیلئے بہتر ہے اور اگر وہ اپنی جگہ قائم رہیں تو بھی اسلام اب پھیلنے والا ہے۔

ذوالجوش الصنبابی..... محمد بن سائب الکلبی کی روایت کے مطابق ان کا نام شرجیل ہے۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ شرجیل بن اعور بن عمرو بن معاویہ (وضباب) بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ دوسرے مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا جوشن بن ربیعہ الکلبی ہے اور یہ اس شجر کے والد ہیں۔ جس نے حضرت حسین بن علیؑ کو شہید کیا تھا۔ اور شمر کی کنیت ابو السائب تھی۔

ابو اسحاق السبئی کہتے ہیں کہ جوشن بن ربیعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں ایک گھوڑا بطور ہدیہ پیش کیا۔ اس وقت تک یہ مشرک تھے۔ رسول اللہ نے اسے قبول نہیں کیا۔ اور فرمایا اگر تو چاہے تو بدر کی زرہ کے بدلے مجھے بیچ دے۔ پھر آپ نے فرمایا اے ذوالجوشن اسلام قبول کرنے میں پہل نہیں کریگا؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا مانع ہے۔

اس نے جواب دیا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی قوم آپ کو جھٹلاتی ہے، وہ آپ کو شہر سے نکال دے گی یا قبول کر دے گی۔ اس لئے میں انتظار کرتا ہوں کہ اگر آپ ان پر غالب آگئے تو میں آپ پر ایمان لاؤں اور آپ کی پیروی کروں گا اور اگر وہ آپ پر غالب آگئے تو میں آپ کی اتباع نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ذوالجوشن اگر تو زندہ رہا تو ہو سکتا ہے کہ غنقریب تو میرا ان پر غلبہ دیکھے۔

ذوالجوشن کہتے ہیں کہ اللہ کی تقسیم ابھی تھوڑی عرصہ گزرا تھا کہ ہمارے پاس مکہ مکرمہ کا ایک سوار آیا۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ مکہ کے کیا حالات ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ محمد نے اہل مکہ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ یہ سن کر

ذوالجوش کو افسوس ہوا کہ اس نے وقت کیوں نہ اسلام قبول کر لیا جس وقت رسول اللہ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تھی۔

عیسیٰ بن یونس بن منقول ہیکہ ذوالجوش رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں چار دانت والا گھوڑا لایا ہوں اسے قبول فرمائیے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اسے قبول نہیں کرتا البتہ اگر بدر کی ذرہ کے بدلے دینا چاہے تو لے سکتا ہوں۔ ذوالجوش نے کہا کہ میں ایک ذرہ کے بدلے اپنا گھوڑا نہیں دے سکتا۔

دوسری روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ غزوہ بدر سے واپس تشریف لائے تھے اور میرے پاس میرا گھوڑا بھی تھا میں نے عرض کیا کہ میں اپنا گھوڑا آپ کے پاس لایا ہوں۔ اسے قبول فرمائیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اسکی ضرورت نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تو اسلام نہیں لاتا تا کہ تیرا یہ معاملہ مقدم ہو۔ ذوالجوش نے کہا میں اسلام قبول نہیں کرتا کیونکہ آپ کی قوم آپ سے جنگ کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے بدر کے اندر کفار مکہ کے ہلاک ہونے کی خبر نہیں ملی۔ ذوالجوش نے کہا ملی ہے لیکن میں اس بات کا منتظر ہوں کہ آپ کعبہ اور پورے مکہ مکرمہ پر قابض ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو یہ فتح بھی دیکھے گا۔ پھر آپ ﷺ حضرت بلال سے فرمایا اے بلال ایک نوکر الو اور امیں اسے عجوۃ کجھو ریں ڈال دو۔ ذوالجوش کہتے ہیں کہ جب میں لوٹا تو آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق یہ بنو عامر کا شہسوار ہے۔

ذوالجوش نے کہا اللہ کی قسم میں ضرور واپس آؤں گا۔ پھر ایک روز مکہ مکرمہ سے ایک سوار آیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں کے کیا حالات ہیں۔ اس نے ذوالجوش نے کہا ہائے افسوس اگر اس روز اسلام لے آتا جس وقت آپ ﷺ نے دعوت دی تھی تو کتنا اچھا ہوتا۔

غالب بن ابی الحزنی..... آپ فرماتے ہیں کہ ایک سال ہم پر اس طرح کا فاقہ گزرا کہ میرے پاس ایک لونے، گدھے کے علاوہ اپنے گھروالوں کو کھلانے کیلئے کچھ نہ تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے گدھے کے گوشت کو حرام قرار دیا تھا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمارے ہاں قحط سالی ہے اور میرے گھروالوں کو کھلانے کے لئے کوئی چیز نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے موئے گدھے کا گوشت تم اپنے گھروالوں کو کھلا سکتے ہو۔ میں نے ان گدھوں کے گوشت کو حرام کیا ہے جو بہت پھرتے ہیں اور گندگی کھاتے ہیں (یعنی وحشی گدھوں کو اور یہ حکم پالتو گدھوں کے بارے میں دیا گیا)

عامر ابو ہلال بن عامر..... آپ مرنے ہیں۔

الاعز المزنی..... آپ کو چہنی بھی کہا جاتا ہے۔ ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی جے اغر کہا جاتا ہے کو خطبہ کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اے لوگوں اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور توبہ کرو۔ میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

بانی بن یزید ان کا سلسلہ نسب یہ ہے بانی بن یزید بن نھیک بن ورید بن سفیان بن عنیب بن بنو حارث بن نعب۔

”ابوالحکم“ کہلوانے کی وجہ بانی بن یزید کہتے ہیں کہ میں بنو الحارث کے ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری کنیت ابوالحکم تھی۔ لوگ مجھے ”ابوالحکم“ کہکر پکارتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ لوگ تجھے ابوالحکم کیوں کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ جب ان کے درمیان جھگڑے ہوتے ہیں تو میں انصاف کے ساتھ ان کے فیصلے کرتا ہوں۔ آپ نے پوچھا آپ کی اولاد ہے۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ فرمایا سب سے بڑا کون ہے۔ میں نے کہا شریح فرمایا پھر تو تم ابوشریح ہو۔

ابوسبرہؓ ان کا نام یزید ہے اور ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے یزید بن مالک بن عبد اللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مروان بن جعفی بن سعد بن مذحج۔ آپ خیمہ بن عبد الرحمن کے دادا ہیں۔ خیمہ کہتے ہیں کہ میرے دادا مدینہ منورہ آئے تو اس وقت ان کا ایک لڑکا پیدا ہوا۔ انہوں نے اس کا عزیز تھا۔ پھر میرے دادا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ سارا واقعہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اس کا نام عبد الرحمن ہے۔

مسور بن یزید الانسدی آپ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے

نماز میں امامت کرائی۔ دوران قرأت کوئی لفظ چھوٹ گیا۔ نماز کے بعد ایک شخص نے عرض کیا آپ نے فلاں آیت چھوڑ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے نماز کے دوران ہی لقمہ کیوں نہ دے دیا۔

بشیر بن خصاصیہ ان کا اصل نام زخم بن معبد السدوسی ہے۔ ابویاد بن لقیط السدوسی کہتے ہیں کہ میں بشیر بن خصاصیہ کی بیوی لیلیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام بشیر رکھا، ورنہ اس سے پہلے آپ کا نام زخم تھا۔

غیر ابو مالک الخزاعی آپ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے رسول اللہ کو (تشہد کی حالت میں) اس طرح دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھا ہوا تھا اور پھر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

ابورمشہ التیمی ان کا نام حبیب بن حیان ہے۔

ابو امیہ الفزازی..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچنے لگواتے ہوئے دیکھا۔

خزیمہ بن ثابت ^{لخطمی}..... آپ انصاری صحابی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ آپ "ذو سہادۃ تین" (دو گواہوں والے ہیں) آپ حضرت علیؑ کیساتھ کوفہ تشریف لائے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ۳۵ھ میں جنگ صفین کے اندر قتل ہوئے۔ کوفہ میں آپ کی اولاد ہے۔

مجمع بن جاریہ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے مجمع بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاء بن ضبیحہ بن زید بن بنو عمر بن عوف۔

آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دور ہی میں ایک، دو سورتوں کے علاوہ سارا قرآن مجید جمع کر لیا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں فوت ہوئے۔ آپ کی اولاد نہیں تھی۔

ثابت بن ولیعہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے ثابت بن ولیعہ بن خدام بن بنی عمرو بن عوف۔ آپ نے رسول اللہ سے متعدد احادیث نقل فرمائی ہیں۔ آپ آخری عمر میں کوفہ تشریف لے گئے۔

سعد بن جبیر بن معاویہ..... آپ کو سعد بن جبہ بھی کہا جاتا ہے آپ کا تعلق قبیلہ بھیلہ سے تھا جو کہ قبیلہ بنو عمرو کا حلیف تھا۔ غزوہ احد میں کم عمری کی وجہ سے شرکت کی اجازت نہیں ملی۔ آپ بھی کوفہ تشریف لے گئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ زید بن ارقم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور پانچ تکبیریں کہیں۔ آپ کے بیٹے کا نام حمیس بن سعد ہے۔ قاضی ابو یوسفؒ آپ کی اولاد میں سے ہیں۔

قیس بن سعد..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے قیس بن سعد بن عبادہ بن دلیم بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔ آپ کی کنیت ابو عبد المالک ہے۔

حضرت علیؑ نے آپ کو مصر کا گورنر بنایا۔ پھر معزول کر دیا۔ آپ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔ پھر کوفہ میں حضرت علیؑ کے پاس چلے گئے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہے۔ آپ ان کے حمیس نامی لشکر کے نگران بھی رہے۔

موزوں پر مسح..... سے ہم بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے قیس بن سعد کو دیکھا کہ آپ دریائے دجلہ پر آئے، وضو کیا اور موزوں کا مسح کیا۔ گویا میں ابھی تک انکی انگلیوں کے نشان ان کے قدموں پر دیکھ رہا ہوں۔

حضرت علیؑ اور حضرت حسنؑ کا ساتھ دینا..... محمد بن عمر کہتے ہیں کہ قیس بن سعد حضرت علیؑ کی شہادت تک ان کے ساتھ رہے۔ پھر حضرت حسنؑ کیساتھ مل گئے۔ حضرت حسنؑ نے شام جانے والے لشکر کے مقدمہ الحیش کے طور پر انہیں بھیجا۔ پھر جب حسنؑ نے امیر معاویہؓ سے صلح کر لی تو آپ مدینہ منورہ واپس تشریف لے

آئے اور امیر معاویہؓ کی خلافت کے آخری دور تک وہیں رہے۔

نعمان بن بشیر..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے نعمان بن بشیر بن سعد بن بنی الحارث بن خزرج۔ آپ کی والدہ کا سلسلہ نسب یہ ہے عمرہ بنت رواحہ اخت عبداللہ بن رواحہ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ۔

پیدائش کے بارے میں روایات..... آنحضرت ﷺ کے مدینہ منورہ ہجرت کے بعد آپ انصار کے ہاں پیدا ہونے والے پہلے بچے ہیں۔ آپ ہجرت کے چودویں مہینے میں پیدا ہوئے۔ یہ تفصیل اہل مدینہ کی روایت کے مطابق ہے۔

اہل کوفہ کی آپ کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کی روایت کے مقابلے میں آپ کی عمر زیادہ ہے۔

قتل..... آپ حضرت معاویہؓ کے دور میں کوفہ کے گورنر تھے۔ آپ عثمانی تھے۔ حضرت معاویہؓ نے آپ کو معزول کر دیا اور آپ شام چلے گئے۔ جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا تو ابن زبیرؓ نے آپ کو بلایا اور آپ حمص کے گورنر بن گئے۔ جب مروان بن حکم کے دور خلافت سنہ ۶۴۰ھ میں مرج راحط کی جنگ میں ضحاک بن قیس مارا گیا تو آپ حمص سے بھاگ نکلے۔ اہل حمص نے آپ کا پیچھا کیا اور گرفتار کر کے قتل کیا اور آپ کا سر کاٹ کر آپ کی بیوی کلیبہ کی گود میں ڈال دیا۔

اعلیٰ خطیب..... سہاک بن حرب کہتے ہیں کہ معاویہؓ نے نعمان بن بشیر کو کوفہ کا عامل بنایا اور خدا کی قسم میں نے

ان سے بڑا کوئی خطیب نہیں دیکھا۔

ابو یعلیٰ..... آپ کا نام بلال ہے آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے بلال بن ہلیل بن النجم بن جراح بن بنی عمرؤف۔ آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ کوفہ میں جبینہ کے مقام پر آپ کا مکان تھا۔

عمر و بن بلال..... یہ ابو یعلیٰ کے بھائی ہیں۔

شیبانؓ..... آپ ابو حمیرہ کے دادا ہیں۔ انصاری صحابی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا اور ازواج مطہرات کے حجروں میں سے کسی حجرے کے پاس بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے کھانسنے کی آواز سن لی تو پوچھا کیا ابو یحییٰ ہے میں نے عرض کیا جی، ابو یحییٰ ہوں۔ آپ نے فرمایا آؤ ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔ میں نے عرض کیا۔ مجھے روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا ارادہ بھی آج روزہ رکھنے کا تھا لیکن میرے مؤذن نے آج صبح جلدی اذان دے دی کیوں کہ اس کی آنکھ میں کچھ تکلیف ہے (جس وجہ سے اسے صحیح نظر نہ آیا)

قیس بن ابی غزیرہ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے حنظلہ بن ربیع بن بنی قحیم بن عمر بن قحیم۔ آپ کا تب تھے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ آپ نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا خط لکھا۔ اسی سے آپ کا تب کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اس وقت عرب میں کتابت کا بہت کم رواج تھا۔

زیاح بن ربیع..... آپ حنظلہ بن ربیع کے بھائی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے روایات نقل کی ہیں۔

معقل بن سنان الاشجعی..... آپ ذوالحجہ سنہ ۶۳ھ میں یوم الحرة موقع پر مظلومی کے ساتھ قتل ہوئے۔

عدی بن عمیر الکندی..... آپ بھی کوفہ تشریف لے گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ سے روایات نقل کی تھیں۔ آپ سے قیس بن ابی حازم روایات نقل کرتے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عدی ہے۔ اور عمر بن عبد العزیز کے ساتھی ہیں۔

مرداس بن مالک اواسلمی..... قیس بن ابی حازم آپ سے روایات نقل کرتے ہیں۔

عبداللہ ابوالمغیرہ..... آپ کہتے ہیں کہ میں ایسے شخص کے پاس پہنچا جو لوگوں کے سامنے احادیث بیان کر رہا تھا۔ اس نے میرے سامنے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا۔ میں وہاں سے چلا اور عرفات کے راستے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ میرے سامنے لوگوں کے لشکر گزرنے لگے۔ میری ایک لشکر پر نظر پڑی۔ میں نے بیان کردہ اوصاف کی وجہ سے اس میں رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا جب آپ میرے قریب پہنچے تو ایک شخص نے سخت لہجے میں کہا سواروں کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو یہ بہت مشتاق معلوم ہوتا ہے۔

میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے آپ کی اونٹنی کی ٹکیل پکڑ لی اور عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دور کر دے آپ ﷺ نے فرمایا کہا تو اس پر عمل بھی کریگا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خوب غور سے سن، اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان المبارک کے روزے رکھ اور لوگوں سے اس طرح معاملہ کر جس طرح تو اپنے ساتھ معاملے کو پسند کرتا ہے۔ اور جس بات کو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے اسے دوسروں کیلئے بھی ناپسندیدہ سمجھ۔ میں نے آپ کی سواری کی ٹکیل چھوڑ دی۔

ابوشہم..... ابوشہم کہتے ہیں کہ میں بڑا بے ہودہ شخص تھا۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے اندر میرے سامنے سے ایک باندی گزری۔ وہ اپنی خواہش نفس پر کنٹرول نہ کر سکا۔ اور اسکی کر سے اسے پکڑ لیا۔ (بعد میں شرم آئی اور چھوڑ دیا) ابوشہم کہتے ہیں کہ میں اگلے روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا تو وہی شخص ہے جس نے گزشتہ کل یہ حرکت کی؟ میں نے عرض کیا یا رسول

اللہ (ﷺ) آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا: ہاں اب تو پاک ہو گیا اور پھر آپ نے بیعت کر لیا۔

ابو الخطاب..... ثور کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کے صحابہ ابو الخطاب سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا میں آدھی رات کے وقت وتر پڑھنا پسند کرتا ہوں کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان سے آسمان دنیا پر آتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں :

ہے کوئی گنہگار، ہے کوئی اپنے گناہوں کی معافی چاہنے والا، ہے کوئی دعا کرنے والا۔

یہ اعلانات صبح طلوع ہونے تک ہوتے رہتے ہیں۔

حریر یا ابو حریر..... آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ منیٰ کے میدان میں خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کندھے پر رکھا تو اس میں سے مشک کی سی خوشبو آئی۔

رسیم..... آپ فرماتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے ان سے شراب کے برتنوں میں پینے کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے منع فرمایا۔ ہم ایک مرتبہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ ہماری زمین پانی اور نمید وغیرہ کی کمی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس برتن میں چاہو، پانی پیو البتہ نشہ والی چیز پینا گناہ ہے۔

این سیلان..... آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ (ﷺ) کے پاس موجود تھا کہ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا تیری ذات بابرکت ہے، تو نے ان پر فتنے نازل کئے۔

ابوطیبہ..... آپ کو رسول اللہ (ﷺ) دودھ پینے کے لئے جانور عطا فرمایا تھا۔

ابو سلمیٰ..... آپ رسول اللہ (ﷺ) کے چرواہے ہیں۔ ابن جابر اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ (ﷺ) کے چرواہے ابو سلمیٰ سے کوفہ کی جامع مسجد میں ملا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو یہ کہتے ہوئے سنا سبحان اللہ یہ کلمات میزان میں کتنے بھاری ہیں۔ لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ اور سبحان اللہ۔ اور وہ نیک بچہ جو فوت ہوئے اور اسکے والدین اس پر صبر کریں۔

بنی تغلب کے ایک شخص..... آپ حرب بن ہلال النخعی کے نانا ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے شریف کے مسائل سیکھائے۔ میں نے انہیں یاد کر لیا۔ سوائے عشور کے مسئلہ کے۔ میں نے پوچھا کہ کیا مسلمان بھی اپنے تجارتی اموال کا دسواں حصہ نکالیں گے۔ آپ نے فرمایا یہ عشور مسلمانوں پر نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ پر ہے۔ عشور سے مراد جزیہ ہے۔

طلحہ بن مصرف کے دادا..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے یہ کیفیت دوسروں کے سامنے اس طرح نقل کی کہ دونوں ہاتھ کی تین انگلیوں کو ملا کر پیشانی کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے شروع کیا۔ سر کے ابتدائی حصہ سے شروع فرما کر گدی تک لے گئے۔ اور پھر واپس لا کر داڑھی کے بالوں کے اگنے کی جگہ تک لے گئے یزید کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔

ابو مر حب..... ابو مر حب کہتے ہیں کہ گویا میں ابھی عبدالرحمن بن عوف کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو قبر میں اتارنے والے چوتھے شخص ہیں۔

قیس بن حارث الاسدی..... آپ قیس بن ربیع کے دادا ہیں۔ قیس بن حارث فرماتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت میری آٹھ بیویاں تھیں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا۔ کہ ان میں چار کو منتخب کر کے بقیہ کو طلاق دے دو۔

فلتان بن عاصم الجبرمی..... آپ عاصم بن کلاب کے خالو ہیں۔

عمرو بن احوصل..... آپ کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ آپ کی اہلیہ کا تعلق قبیلہ ازد سے تھا۔ اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے حمیرہ کی کنکریاں مارنا پتھر مارنے کی طرح ہے۔

نقادہ الاسدی..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے نقادہ بن عبد اللہ بن خلق بن عمیرہ بن مری بن سعد بن مالک بن مالک بن ثعلبہ دودان بن اسد۔

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ایک شخص کے پاس بھیجا تا کہ وہ آپ کو دودھ پینے کے لئے اونٹنی دے، اس نے آپ کو اونٹنی دے دی۔

مستورد بن شداد

نسب نامہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے: مستورد بن شداد بن عمرو بن بنو محارب بن فہر۔

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ مجھے بنو فہر کے مستورد بن شداد نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص دریا کے اندر انگلی ڈالے اور پھر دیکھے کہ کتنا پانی اس کی انگلی کے ساتھ لگا (یعنی جو پانی انگلی سے لگا وہ دنیا ہے اور باقی سارا دریا آخرت ہے) عبد اللہ بن نمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مثال دیتے وقت انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی (یعنی شہادت کی انگلی) بیان کی، محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت مستورد بن شداد غلام تھے آپ کو فہ چلے گئے اور وہاں بہت سے کوفیوں نے آپ سے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن صفوان آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبی کی حدیث، حدیث الارنب، (خرگوش والی روایت) نقل کی ہیں۔

محمد بن صفی..... آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء (دس محرم) کی فضیلت کے متعلق روایت نقل کی ہے۔

وصب بن حبش . آپ طائی ہیں۔

مالک بن عبد اللہ الخداعی..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آپ کے بعد کسی امام کو میں نے آپ سے ہلکی نماز پڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک دوسری روایت میں بھی آپ سے یہی مضمون مروی ہے۔

ابو کابل الاحمسی..... آپ کا تعلق بجلہ سے ہے آپ کا نام قیس بن عاند ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر کھڑے ہو کر تقریر کر رہے تھے اور بلال حبشی نے آپ کی اونٹنی کی ٹکیل کو پکڑا ہوا تھا۔

عمرو بن خارجہ..... آپ کا تعلق قبیلہ اسد سے ہے۔

صنائح بن اعمر الحمسی . آپ کی کنیت ابو صفوان ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ گیا، آپ نے مجھ سے ایک پاجامہ خریدا اور اس کی قیمت طے شدہ سے بڑھا کر دی۔

عمیر ذومرّان . آپ مجالد بن سعید الحمدانی کے دادا ہیں، آپ کی طرف ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط بھی بھیجا، آپ بھی کوفہ چلے گئے تھے۔

ابو حنیفہ السوائی آپ کا نام وہب ہے آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: وہب بن عبد اللہ بن عامر بن صعصعہ۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی روایات نقل کی ہیں، محمد بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ بالغ نہیں ہوئے تھے البتہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ سے احادیث سنیں۔ بشر بن مروان کے دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے۔

طارق بن زیاد الجعفی آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس کھجور اور انگور کے درخت ہیں کیا ہم اس سے شراب بنا سکتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں، میں نے پوچھا کیا ہم اپنے مریضوں کو دواء کے طور پر پلا سکتے ہیں آپ نے فرمایا یہ تو بیماری ہے۔

ابو الطفیل عامر الکتانی ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آٹھ سال پائے، آپ غزوہ احد والے سال (یعنی ۳ھ) میں پیدا ہوئے، محمد بن سعد کہتے ہیں کہ ابو الطفیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے چہرے کی صفات بیان کیں۔

محمد مہ . آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز کے لئے جا رہے ہیں اور آپ کے سر پر مہندی لگی ہوئی ہے۔

یزید بن نعامہ النضی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی بنائے تو اس سے اس کا اور اس کے والد کا نام پوچھئے اور یہ بھی معلوم کرے کہ وہ کہاں کا رہنے والا ہے کیونکہ اس سے زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے۔

ابو خلاوہ آپ کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم کسی مسلمان کو دیکھو کہ وہ دنیا کے اندر بے رغبت ہے اور باتیں کم کرتا ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ حکمت کی باتیں کریگا۔

تابعین کا پہلا طبقہ

اس عنوان میں ان تابعین کا ذکر ہے جنہوں نے ابو بکر صدیق عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کیں۔

طارق بن شہاب آپ کا نسب نامہ یہ ہے طارق بن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بن نقر بن عمرو بن لوی بن رهم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن اتمار بن بھیلہ۔ آپ کی والدہ صعب بن سعد کی بیٹی ہیں۔ آپ نے کئی جنگوں میں حصہ لیا۔

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں جنگوں میں حصہ لیا۔ یحییٰ بن زیاد کہتے ہیں کہ تقریباً چالیس سے زیادہ جنگوں میں حصہ لیا ہوگا۔

کن صحابہ سے روایات نقل کیں۔ آپ ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ بن یمان، سلمان فارسی، ابو موسیٰ اشعری، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اور اپنے بھائی ابو عزرہ سے روایات نقل کرتے ہیں، آپ اپنے بھائی ابو عزرہ سے بڑے ہیں آپ حضرت سلمان فارسی کا تذکرہ بہت کثرت سے کرتے ہیں۔

قیس بن ابی حازم..... آپ کا نام عوف ہے اور آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عوف بن عبد الحارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلب بن عمرو بن لوی بن احمس۔

جن صحابہ سے روایات نقل کیں..... قیس بن ابی حازم ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود، خباب، خالد بن ولید، حذیفہ، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر، جرید بن عبداللہ، عدی بن عمیرہ اور اسماء بنت ابوبکر رضوان اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں۔

جنگ قادسیہ میں شرکت..... آپ قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئے، اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے قیس سے سنا کہ میں قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوا، خالد بن ولید نے جب حیرہ کے مقام پر تقریر کی تو اس وقت میں بھی شرکاء میں شامل تھا۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت کی بات کر رہے ہیں جب عراق پر حملہ کی ابتدائی دور میں خالد بن ولید اہل حیرہ سے صلح کی تھی اور یہ سارا واقعہ قادسیہ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ عمر بن ابی زائدہ کہتے ہیں کہ میں نے قیس بن ابی حازم کو زرد خضاب لگاتے ہوئے دیکھا۔

انتقال..... ابن ابی خالد کہتے ہیں کہ انتقال سے قبل قیس بن ابی حازم نے یہ وصیت کی کہ مجھے قدموں کی جانب سے قبر میں رکھا جائے، آپ کا انتقال سلیمان بن عبد الملک کے دور خلافت کے آخری زمانے میں ہوا۔

رافع بن ابی رافع الطائی..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: رافع بن عمرو بن جابر بن حارثہ بن عمرو بن مخضب بن حزمہ بن لبید بن سنس بن معاویہ بن جروہ بن ثعل بن طی۔ آپ کو رافع الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

لشکر کی عجیب رہنمائی..... آپ ذات السلاسل کی جنگ میں شریک ہوئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف عمرو بن العاص کو لشکر دے کر بھیجا تو ان کے ساتھ مل کر جنگ کی آپ کو ابو بکر صدیق کی صحبت نصیب ہوئی اور انہی سے روایات بھی نقل کیں۔

آپ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے وطن واپس لوٹ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے، جب حضرت خالد بن ولید عراق پر حملہ کرنے کے لئے لشکر آور ہوئے تو آپ نے ان کی رہنمائی کی اور ان کو ایک جنگل کے راستے سے لے کر پہنچے اس موقع پر یہ اشعار کہے گئے:

لله در رافع انی اهدی فوز من قراقر الی سوی

خمساً اذا ما مصارها الجبس بکی ماسارها قبلک من الس اری

ترجمہ: رافع کیسا عجیب آدمی ہے جو میرا رہنما بنا، وہ قراقر کے جنگلوں سے لے کر آیا، جب جیس نامی مقام پر پہنچے تو وہ رو پڑا (کہ میں نے غلطی کی) میرا خیال ہے کہ تجھ سے پہلے کسی انسان کا یہاں سے گزر نہیں ہوا۔

آخری عمر کا کام..... آخری عمر میں آپ اپنی قوم کے احوال معلوم کر کے قضاۃ اور گورنر تک پہنچاتے تھے، طارق بن شہاب آپ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

سوید بن غفلہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے: سوید بن غفلہ بن عوجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن غبی بن سعد العشرۃ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ ہو سکی..... آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن جب وفد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مدت میں حاضری کے لئے چلے تو ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی صحبت نصیب ہوئی، جنگ صفین میں آپ علی المرتضیٰ کے ساتھ تھے آپ نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا لیکن عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت نہ سنی، آپ کی کنیت ابوامیہ ہے۔

عامل صدقات کا تقوی..... سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص صدقات وصول کرنے کے لئے آیا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس حکم نامہ کو پڑھا جو اس کے پاس تھا

اس میں لکھا تھا کہ ملے ہوئے جانوروں کو الگ نہ کیا جائے اور چھڑے ہوؤں کو ملا پانہ جائے۔ پھر ایک شخص اپنی موٹی تازی گول مثل اونٹنی لے کر آیا لیکن عامل کے اس کے لینے سے انکار کر دیا وہ شخص اس سے کم درجے کی اونٹنی لے کر آیا اس نے اسے لینے سے بھی انکار کر دیا اور اگر میں یہ عمدہ مال لے لوں تو جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں گا تو مجھ پر کونسا آسمان سایہ کریگا اور کونسی زمین مجھے اٹھائگی، آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے ابوامیہ !

نقاع بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے ایک سوید بن غفلہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کے جسم پر سیاہ بالوں کا بنا ہوا کپڑا تھا۔ علی بن مدرک کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ سخت دوپہر میں اذان دیتے تھے ایک مرتبہ حجاج بن یوسف مقام دیر میں تھا اس نے اذان کی آواز سنی تو انہیں بلوایا جب سوید سامنے آگئے تو حجاج بن یوسف نے پوچھا تم سخت گرمی میں اذان کیوں دیتے ہو؟ سوید نے جواب دیا میں نے ابو بکر اور عمر کے پیچھے نماز پڑھی ہے حجاج نے کہا آئندہ تم نہ اذان دینا اور نہ ہی امامت کرانا ابو بکر بن عیاش کی روایت میں عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی ہے اور حجاج کے الفاظ یہ ہیں اذان اور نماز پڑھانے کو روک دو۔

آخری عمر کے حالات ابو عوانہ بعض صحابہ سے نقل کرتے ہیں کہ سوید بن غفلہ حجاج کی گورنری کے دور میں چھپے رہے اور لوگ جمعہ کے روز ظہر کی نماز باجماعت ادا کرتے، منس بن حارث کہتے ہیں کہ سوید ہمارے پاس مسجد میں سے گزرتے تھے وہاں بنو اسد کی ایک عورت رہتی تھے جو ان کی بیوی تھی اس وقت ان کی عمر ۱۲ سال تھی آپ کبھی رکوع کرتے اور کبھی نہ کرتے۔

وصیت اور وفات . عروہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ کو ابرق بن مالک نے دو کپڑوں میں کفن دیا، خثیمہ کہتے ہیں کہ مجھے سوید بن غفلہ نے وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو تو کسی کو اس کی اطلاع نہ دینا، میری قبر پختہ نہ بنوانا، اس پر کوئی خوشبو نہ چھڑکنا، کسی عورت کو وہاں نہ آنے دینا اور میرے کپڑوں ہی میں مجھے کفن دینا محمد بن عمر کی روایت کے مطابق آپ نے کوفہ میں عبد الملک بن مروان کے آ کر دور حکومت میں ۸۱ھ میں وفات پائی، دیکھیں کہ روایت کے مطابق انتقال کے وقت آپ کی عمر ۱۲۸ سال تھی۔

اسود بن یزید

نسب نامہ آپ کا نسب نامہ یہ ہے: اسود بن یزید بن قیس بن عبد اللہ بن مالک بن علقمہ بن سلمان بن کھل ۱۔ یہ حکم جانوروں کی زکوٰۃ کے متعلق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں کہ اگر ایک آدمی کے پاس بقدر نصاب نہیں تو دو آدمیوں کے جانوروں کو ملا کر نصاب بنایا جائے اور پھر ان سے زکوٰۃ لی جائے، دو آدمیوں میں سے ہر ایک کے پاس بیس بکریاں ہیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں، ان دونوں کے نصابوں کو ملا کر ان سے ایک بکری لینا جائز نہیں۔ اگر ایک آدمی کا نصاب بڑا ہے جس کی وجہ سے مجموعہ پر تو کم از کم زکوٰۃ آتی ہے لیکن اگر اس کے کئی نصاب بنائے جائیں تو زیادہ آتی ہے تو اس کے نصاب نہ بنائے جائیں مثلاً ایک شخص کے پاس ایک سو بیس بکریاں ہیں، ان پر دو بکریاں واجب ہیں اب اس طرح کرنا جائز نہیں کہ چالیس چالیس کے تین نصاب بنا کر اس سے تین بکریاں وصول کی جائیں (اعجاز)

بن بکر بن عوف بن نخعی بن مذحج۔ آپ کی کنیت ابو عمرو ہے، آپ علقمہ بن قیس کے بھتیجے ہیں، لیکن عمر میں آپ علقمہ سے بڑے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اسود علقمہ کی والدہ کے پاس بطور مہر چلے گئے تھے آپ کے دادا نے انہیں بھیجا تھا۔

جن صحابہ سے روایت کی..... آپ نے ابو بکر صدیق سے حج کے متعلق روایت نقل کی اور عمر، علی اور ابن مسعود سے بھی روایت نقل کیں، ان کے علاوہ معاذ بن جبل کے یمن کے گورنر بن کر جانے سے پہلے ان سے بھی روایات نقل کی ہیں اور سلمان فارسی، ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایات نقل کی ہیں البتہ حضرت عثمانؓ سے کچھ نقل نہیں کیا۔

روزے کا اہتمام..... حکم کہتے ہیں کہ اسود ہمیشہ روزہ رکھتے تھے آپ کے بعض ساتھی کہتے ہیں کہ اسود ایسی سخت گرمی میں بھی روزہ رکھتے تھے جب سرخ اونٹ بھی گرمی کی شدت سے ہلکا اٹھتے تھے، ابراہیم کہتے ہیں کہ اسود سخت گرمی میں روزہ رکھتے یہاں تک کہ گرمی کی شدت سے آپ کی زبان سیاہ ہو جاتی۔ رباح نخعی کہتے ہیں کہ اسود سفر کے دوران بھی روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ گرمیوں کے موسم میں شدید گرمی کی وجہ سے آپ کا رنگ بدل جاتا اور یہ واقعہ کئی بار پیش آیا کہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں وہ روزہ سے ہوتے اور ہم اپنے کجاوے میں کھاپی رہے ہوتے۔ علقمہ اسود سے کہتے کہ آپ اپنے جسم کو اتنا عذاب نہ دیں تو آپ جواب دیتے کہ میں اس کی راحت کے لئے (یعنی اخروی راحت کے لئے) یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ حنشل بن حارث کہتے ہیں کثرت سے روزہ رکھنے کی وجہ سے اسود کی ایک آنکھ چلی گئی تھی۔

نماز کا اہتمام..... رباح بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ اسود کے ساتھ سفر کیا جب نماز کا وقت ہوتا تو وہ فوراً سواری سے اتر جاتے جس حال میں بھی خواہ سخت پریشانی کی حالت ہو اتر کر نماز پڑھتے، انکی اونٹنی کی ٹیل نیشب و فراز میں ہوتی یا کنکر پتھر ہوتے، آپ ہر حال میں نماز ادا کرتے۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ جب نماز کا وقت آتا تو اسود سواری سے اترتے خواہ آپ کی سواری پتھر پر ہوتی۔

حج کے متعلق روایات..... ابواسحاق کہتے ہیں کہ اسود نے ایک مرتبہ حج اور عمرہ کے درمیان اتنی طواف کئے۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ اسود اپنے گھر سے احرام باندھ لیتے اور علقمہ آپ کے کپڑوں کو استعمال کر لیتے۔

اشعث کہتے ہیں کہ میں نے اسود اور عمرو بن میمون کو کوفہ میں رہائش پذیر دیکھا آپ کے بیٹے عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میرے والد کوفہ ہی سے احرام باندھ کر تلبیہ کہتے ہوئے نکلتے۔ ابو جریہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ انہیں جمیرا کے مقام پر احرام باندھتے دیکھا، ابن سائب کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ آپ اپنے گھر ہی میں چادر لپٹے ہوئے ہیں اور احرام کی حالت میں ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میری اس حالت پر گرفت نہ کرو کیونکہ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ کبھی کبھی آپ عزم کے مقام سے احرام باندھ لیتے۔ آپ کے بیٹے کہتے ہیں کہ اسود کبھی کبھی رات کے وقت مکہ مکرمہ داخل ہوتے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نیت باندھتے وقت اپنے والد سے حج اور عمرہ کے الفاظ کبھی نہ سنے بلکہ آپ یہ کہتے تھے کہ اللہ میری نیت کو جانتا ہے۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ اسود اپنے تلبیہ میں لبیک یا غفار الذنوب کے الفاظ کا اضافہ کیا کرتے تھے خبیثہ کہتے ہیں کہ اسود اپنے تلبیہ میں یوں کہتے، لبیک وحنانیک۔

ستر سے زیادہ حج کئے..... محمد بن سوہد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسود کے ساتھ حج کیا جب نماز کا وقت آتا تو آپ اپنی سواری سے اتر جاتے خواہ پتھر پر ہی ہوتے اور آپ نے ستر سے زائد حج کئے۔

حج نہ پڑھنے کا جنازہ نہ پڑھنا ابراہیم کہتے ہیں کہ اسود اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو مالدار ہونے کے باوجود حج کئے بغیر فوت ہو گیا ہو۔ عمارہ کہتے ہیں کہ مقام نخع پر ایک خوشحال آدمی رہتا تھا جس کا نام مقلاص تھا اس نے حج نہیں کیا تھا اسود نے فرمایا اگر یہ شخص اسی حال میں مر گیا تو اس کے جنازے میں شریک نہیں ہوں گا۔ اسود نے ایک مرتبہ حج کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے ان سے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام کہہ دینا، یہی بات اشعث بن سلیم کی روایت میں بھی ہے،

ابو معشر کہتے ہیں کہ اسود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فقہ کو لازم پکڑتے اور علقمہ بن مسعود کی فقہ کو۔ اس کے باوجود جب وہ آپس میں ملتے تو ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

تلاوت قرآن..... ابراہیم کہتے ہیں کہ اسود رمضان المبارک کی ہر دو راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کر لیتے اور آپ مغرب اور عشاء کے درمیان سوتے، ایک اور روایت میں ہے کہ آپ چھ دنوں میں قرآن مجید ختم کر لیتے (یعنی عام دنوں میں)

آپ کا احترام..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اہل عراق میں اسود سے زیادہ کوئی شخص میرے نزدیک معزز نہیں عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمن السلمی کے پاس تھا کہ وہاں اسود بن یزید آئے اور انہوں نے کچھ پوچھا جب پتلا چلا کہ اسود بن یزید ہیں تو میں نے ان سے معاف کیا۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ اسود کی والدہ نانگوں سے معذور تھیں، ایک مرتبہ علقمہ نے اسود سے کہا اے ابو عمرو! اسود نے جواب دیا لبیک، علقمہ بولے اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم (یعنی میں اور اسود) عمرو بن حریث کے لشکر میں تھے۔

عمامہ کے متعلق روایات... آپ کے بیٹے کہتے ہیں کہ آپ سیاہ بالوں والے کپڑے میں بھی کبھی کبھی نماز پڑھتے تھے اور آپ کے ہاتھ ان کپڑوں کے اندر ہی ہوتے۔ یہی روایت حسن بن عبد اللہ سے بھی مروی ہے۔ اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے اسود کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا، ابن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں اسود کو اس حال میں دیکھا کہ آپ اپنے عمامہ کا شملہ پیچھے ڈالا ہوا تھا اور آپ نے اپنے جوتے میں نماز پڑھی اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے سر پر زرد خضاب لگایا تھا ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ اپنی داڑھی پر زرد خضاب لگاتے تھے۔

انتقال..... ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ کی طرف جانے میں جلدی کرتے تھے، ابلیخ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اسود اور عمرو بن میمون کی آپس میں ملاقات ہوئے اور ایک دوسرے کے گلے ملے، ابراہیم کہتے ہیں کہ اسود کے پاس ایک صاف اور پاکیزہ کپڑا تھا وضو کرنے کے بعد آپ اپنے اعضاء اس سے خشک کرتے، اور میں اسود کو اس مرض کی حالت میں پکڑے ہوئے جس میں آپ کا انتقال ہوا اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے جب آپ تلاوت سے فارغ ہوئے تو دعا کی۔

شعبہ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ اہل کوفہ کا سرمایہ ہیں انتقال کے وقت آپ نے ایک شخص سے کہا کہ اگر مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کر سکو تا کہ آخری وقت میں یہ کلمہ کہہ لوں تو ایسا ضرور کرنا اور میری قبر پر پختہ انگلیں نہ لگانا، ابن عون کی روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ میرے اوپر آواز اور نوحہ کے ساتھ مت رونا، ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ۵۷ھ میں آپ کوفہ کے اندر فوت ہوئے، آپ معتبر راوی ہیں اور آپ کی مرویات بھی قابل اعتبار ہیں۔

مسروق بن اجدع

نسب نامہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے: مسروق بن اجدع (عبدالرحمن) بن مالک بن امیہ بن عبداللہ بن مر بن سلیمان بن معمر بن حارث بن سعد بن عبداللہ بن وادعہ بن عمرو بن عامر بن ناٹح بن محمد بن۔

والد کا نام تبدیل ہونے کی وجہ..... هشام الکفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اجدع ایک وفد کے ساتھ عمر بن الخطاب کی خدمت میں پہنچے حضرت عمر نے پوچھا تم کون ہو؟ جواب دیا اجدع، آپ نے فرمایا اجدع! تو شیطان کا نام ہے تم عبدالرحمن ہو۔

جب مسروق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ مسروق بن اجدع، فرمایا کہ اجدع تو شیطان کا نام ہے تم مسروق بن عبدالرحمن ہو، اس کے بعد یہ اپنے والد کا نام عبدالرحمن لکھتے تھے۔ ابراہیم کی روایت کے مطابق مسروق کے والد کا نام اجدع تھا حضرت عمر نے ان کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمن رکھ دیا۔

ضد لیل اکبر کے پیچھے نماز پڑھنا..... مسروق کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے دائیں بائیں سلام پھیرا سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑے ہو گئے گویا کسی گرم جگہ پر بیٹھے تھے۔

کنیت..... ابوالضحیٰ کہتے ہیں کہ مسروق کی کنیت ابو امیہ ہے۔ جبکہ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ یہ بات درست نہیں، میرے خیال میں سوید بن غفلہ کی کنیت ابو امیہ ہے، زکریا کہتے ہیں کہ مسروق کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

جن صحابہ سے روایت نقل کی..... مسروق سے عمر فاروق، علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، خباب، ابن کعب، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، عبید بن عمیر سے روایات نقل کی ہیں حضرت عثمان سے کچھ نقل نہیں کیا۔

۱. اجدع کے لغوی معنی ہیں مقطوع العضو، یعنی وہ شخص جس کا کوئی عضو کٹا ہوا ہو (القاموس المفرد ص ۸۵) اعجاز

انگھوٹی کا نقش اور سر میں زخم۔ مسروق کی انگھوٹی کا نقش.. بسم اللہ الرحمن الرحیم.. تھا ابواحق کہتے ہیں کہ مسروق سیاہ بالوں والے کرتے میں نماز پڑھتے تھے اور ہاتھ باہر نہیں نکالتے تھے۔ مسلمہ بن صبیح کہتے ہیں کہ مسروق کے سر میں زخم تھا اور مجھے اس سے خوشی نہیں کہ میرے سر میں یہ زخم نہیں۔

مسروق بن اجدع اپنے تین بھائیوں عبداللہ، ابوبکر اور منتشر کے ساتھ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے ان کے بھائی شہید ہو گئے اور یہ زخمی ہو گئے آپ کے سر پر زخم لگا۔

جنگ سے گریز اور اس کی وجہ۔ شعی کہتے ہیں کہ جب مسروق سے کہا جاتا ہے کہ آپ نے جنگوں میں حضرت علیؓ کا ساتھ نہ دیا تو جواب میں فرمایا میں تمہیں خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ فرض کرو کہ اگر ہم ایک دوسرے کے خلاف صف بنا کر اسلحہ کھینچ لیں اور قتل کرنا شروع کر دیں، آسمان کا دروازہ کھلے اس میں سے فرشتے نکلیں اور دونوں صفوں کے درمیان آکر یہ کہیں: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کرو اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔

تو اس وقت تم یہ اعلان سن کر رک جاؤ گے یا نہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ رک جائیں گے، فرمایا اللہ کی قسم! آسمان سے ایک دروازہ کھلا اور اس کے راستے سے ایک فرشتہ اتر کر تمہارے نبی کے زبان میں یہ پیغام سنا چکا ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے اور ابھی تک یہ حکم منسوخ نہیں ہوا۔

دوسری روایت میں ہے کہ لوگوں نے جواب دیا ہم ضرور رک جائیں گے، ہم کوئی بے جان پتھر تو نہیں، تو فرمایا کہ ایک آسمانی اعلان کرنے والا زمین والے کی زبان سے یہ اعلان کر چکا ہے لیکن اس کے باوجود لوگ نہ رکے حالانکہ ایمان بالغیب مشہدے پر ایمان لانے سے زیادہ بہتر ہے۔ حماد بن زید کی روایت میں یہی واقعہ مذکور ہے۔

مرہ کہتے ہیں کہ ہمدان کے لوگوں میں مسروق جیسا آدمی پیدا نہیں ہوا، ابواحق کہتے ہیں کہ مسروق نے اس طرح حج کیا کہ صرف سجدے کی حالت میں ہی نیند کی۔

حضرت عائشہؓ کی خدمت میں..... ایک مرتبہ مسروق کچھ رفقاء کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے بیٹے کے لئے شہد گھولو، پھر کہا اسے چکھو، اگر میرا روزہ نہ ہوتا تو میں خود چکھ لیتی، حاضرین نے کہا ہمیں بھی روزہ ہے، پوچھا تم نے کیسا روزہ رکھا ہے عرض کیا کہ اس خیال سے کہ اگر رمضان کا چاند نظر آ گیا تو رمضان کا روزہ ہوگا ورنہ نفلی روزہ ہوگا، آپ نے اس قسم کی روزہ سے منع کیا اور فرمایا لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنا لوگوں کے ساتھ عید مناؤ اور لوگوں کے ساتھ ذبح کرو، میں نے یہ اپنے معمول کا روزہ رکھا۔

ابواحق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز مسروق کے گھر کھانے کے لئے کچھ نہ تھا آپ کی بیوی قمر نے آکر کہا اے ابو عائشہ! آج بچوں کے کھانے کے لئے کچھ نہیں، آپ مسکراے اور فرمایا اللہ کی قسم! اللہ انہیں رزق دے گا۔ محمد بن منتشر کہتے ہیں کہ خالد بن اسید نے مسروق کے پاس تیس ہزار درہم بھیجے، مسروق نے انہیں قبول کرنے سے انکار کیا، ہم نے کہا اگر آپ اسے قبول کر لیں تو اس سے صلہ رحمی کریں صدقہ کریں اور دیگر کاموں میں لائیں لیکن پھر بھی آپ نے قبول نہیں کیا۔

متفرق صفات محمد کہتے ہیں کہ مسروق اپنے ساتھ کچی اینٹ رکھتے اور کشتی میں سفر کے دوران اس پر سجدہ کرتے۔ شععی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسروق نے اپنی قسم کا کفارہ پچاس درہم کے ذریعہ کیا۔ علی بن اقر کہتے ہیں کہ مسروق رمضان المبارک میں ہمیں نماز پڑھاتے تو ایک رکعت میں پوری سورۃ عنکبوت پڑھتے، ابوالضحیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسروق سے کسی شعر کے مصرعے کے بارے میں پوچھا گیا (کہ آپ کو آتا ہے یا نہیں) تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال نامہ میں شعر ہوں۔

قاری کو نصیحت عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص مسروق کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس کا چہرہ تو مجھے یاد ہے البتہ نام یاد نہیں، آپ نے اسے الوداع کرتے وقت آخری کلمات یہ کہے: آپ منتخب قاری اور قوم کے سردار ہیں آپ کی زینت قوم کی زینت اور آپ کا عیب قوم کا عیب ہے لہذا کبھی فقر اور لمبی عمر کا شکوہ نہ کرنا۔

صدقہ کرنے کا حرص محمد بن منشر کے والد کہتے ہیں کہ مسروق اور ان کی بیوی اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان میں سے کوئی ایک دریائے فرات کے کنارے جا کر ایک مشکیزہ پانی بھر کر لائے اور پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کر دے۔

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے ایک دنبہ خریدا تا کہ اس سے قربانی کروں اس کا مالک اس دنبے کو لایا اور کہا آپ ہمیں ایک چیز دیں اور ہم سے ایک چیز لیں۔

عالم اور جاہل کی نشانی سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے مسروق کی ملاقات ہوئی مسروق نے مجھ سے کہا اے سعید! کوئی ایسی چیز نہیں جس میں مجھے رغبت ہو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس قبر میں ہماری بخشش ہو جائے۔ مسروق کہتے ہیں کہ آدمی عالم ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور جاہل ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے عمل کو پسندیدہ سمجھتا ہو، آپ فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے ضروری ہے کہ کبھی کبھی تنہائی میں رہے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے استغفار کرے۔

کیا طاعون سے بھاگتے تھے؟ انس بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ مسروق طاعون سے بھاگتے ہیں۔ محمد نے اس بات کو ماننے سے انکار کیا اور کہا اس کی بیوی کے پاس جا کر حقیقت حال معلوم کرتے ہیں ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس معاملہ کے بارے میں پوچھا اس نے جواب دیا اللہ کی قسم! وہ طاعون سے نہیں بھاگتے تھے بلکہ وہ یہ کہتے تھے کہ مشغولیت کے مقابلہ میں عبادت کے لئے خلوت اختیار کرنا پسند ہے اس لئے وہ کبھی کبھی خلوت کے لئے آبادی سے الگ چلے جاتے تھے، کبھی کبھی میں ان کے پیچھے ان کی اس مشقت پر روتی ہوں وہ اتنی لمبی نماز پڑھتے ہیں کہ ان کی پاؤں میں ورم آ جاتا ہے اور میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طاعون یا پیٹ یا نفاس کی بیماری میں یا ڈوب کر فوت ہو وہ شہید ہے۔

ایک سائل کے ساتھ سلوک ایک مرتبہ مسروق نے کسی سائل سے سنا کہ وہ ان لوگوں کا تذکرہ کر رہا تھا جو دنیا میں بے رغبتی کرتے ہیں اور آخرت کا شوق رکھتے ہیں آپ نے اسے کچھ نہ دینے سے اس لئے اعراض کیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان میں سے نہ ہوں، اور اسے کہا مانگ، بلاشبہ تجھے نیک اور بد ہر شخص کچھ نہ کچھ دیتا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مانع نہ ہوتا تو ام المومنین کے آگے آہ وزاری کرتا۔

سفارش پر ہدیہ کی ممانعت ابو الغنی کہتے ہیں کہ مسروق نے کسی آدمی کی سفارش کی جب اس کا کام ہو گیا تو اس نے ایک باندی ہدیہ کے طور پر دی، آپ غصہ ہوئے اور فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تمہارے دل یہ ہے تو میں کبھی تمہاری سفارش نہ کرتا اور آئندہ بھی کبھی سفارش نہیں کروں گا۔ میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا ہے کہ جو شخص کسی کے لئے اس لئے سفارش کرے تاکہ اسے حق مل جائے یا اس سے ظلم دور ہوئے اور پھر اسے ہدیہ دیا جائے اور وہ قبول کرے تو اس کے لئے اس کا کھانا پسندیدہ ہے لوگوں نے کہا کہ ہم تو کسی کے خلاف ناحق فیصلہ کرنے پر کچھ لینے کو ناپسند سمجھتے ہیں فرمایا وہ تو کفر ہے۔

اپنے لئے شرط ابو اسحاق کہتے ہیں کہ مسروق نے اپنی بیٹی کا نکاح سائب بن اقرع سے کہا اور اپنے لئے دس ہزار درہم کی شرط لگائی۔ اسرائیل کہتے ہیں کہ اپنی بیوی کو اپنی طرف سے جہیز دو اور مسروق نے یہ رقم لے کر مجاہدین اور مساکین وغیرہ میں تقسیم کر دی تھی۔

دنیا کی حقیقت عقبہ بن مسعود کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ مسروق اپنے بھتیجے کا ہاتھ پکڑ کر اسے کوند کے کوڑے پر لے گئے اور فرمایا میں تجھے دنیا کا انجام دکھاؤں، پھر فرمایا یہ دنیا ہے جسے لوگوں نے کھا کر فنا کیا پہن کر پرانا کیا سوار ہو کر اسے ختم کیا اور اس کے لئے خون بہائے حرام کاموں کا ارتکاب کیا اور قطع رحمی کی۔

عہدہ قضاء شعبی کہتے ہیں کہ مسروق قاضی تھے اور قاسم کی روایت کے مطابق مسروق اپنے عہدہ قضاء کی اجرت نہیں لیتے تھے، عبد الرحمن سے بھی یہی منقول ہے مسروق کہتے ہیں کہ حق کے مطابق ایک فیصلہ کرنا مجھے ایک سال تک میدان جنگ میں رہنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

شعبی کہتے ہیں کہ مسروق شرع سے زیادہ فتویٰ کا علم جانتے تھے اور شرع قضاء کا علم زیادہ جانتے تھے شرع مسروق سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

سنت کا اہتمام شعیب کہتے ہیں کہ مسروق سنتوں کا اہتمام کرتے اور اتباع سنت کی وجہ سے دو دور کعات پڑھا کرتے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ مجھے تین افراد نے نہیں چھوڑا یہاں تک کہ قضا میں مبتلا کر دیا، ۱۔ زیادہ۔ ۲۔ شرع۔ ۳۔ شیطان، اور ایک مرتبہ اپنے اس عمل کے بارے میں فرمایا مجھے اس عمل کے علاوہ کسی عمل کے بارے میں یہ امید نہیں کہ وہ مجھے جہنم کی آگ سے نکالنے کا ذریعہ بنے گا، میں نے نہ کوئی درہم

ودینار بنائے اور نہ کسی مسلمان یا ذمی پر ظلم کیا لیکن مجھے معلوم نہیں کہ یہ کنسی رسی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ نے پسند نہیں کیا، میں نے کہا تو پھر آپ نے اسے (یعنی قضاء کو) کیوں اختیار کر لیا؟ فرمایا میرے لئے زیاد، شریح اور شیطان کافی ہو گئے انہوں نے اسے مزین کر کے میرے سامنے پیش کیا یہاں تک کہ میں اس میں مبتلا ہو گیا۔

انتقال ابو وائل کہتے ہیں کہ جب مسروق کے انتقال کا وقت قریب آیا تو کہا اے اللہ! مجھے اس حالت پر موت نہ دے جو حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ فاروقؓ کی نہ تھی۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی شخص کے پاس کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا سوائے اس کے جو میری اس تلوار کے ساتھ ہیں اسی رقم سے میری تجنیز و تکفین کا انتظام کرنا۔

فہمی کہتے ہیں کہ میں وفات کے وقت مسروق کے پاس پہنچا تو انہوں نے کفن کی مالیت کے بقدر بھی مال نہ چھوڑا تھا اور اس کے لئے قرضہ لینے کا حکم دیا لیکن یہ ہدایت کی کہ کسی ذراعت پیشہ اور چرواہے سے قرض نہ لیا جائے بلکہ مویشی رکھنے والے یا تاجر سے قرض لیا جائے۔

احمد کہتے ہیں کہ مشرکہ بھٹی عورت آپ کی قبر کے پاس نمک لے جاتی تھی، جب ہم قحط سالی کا شکار ہوئے تو ہم مسروق کی قبر پر جاتے بارش کی دعا کرتے تو بارش ہو جاتی، ان کی قبر پر ہم نے دو پٹہ ڈالا تو خواب میں آئے اور کہا کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہی تھا تو کچھ پانی ڈال دیتے۔ آپ کا انتقال واسطہ مقام پر ہوا۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مسروق کے بعد علقمہ باقرہ گئے تھے ہم کسی کو ان پر فضیلت نہیں دیتے بعض روایات میں ہے کہ مسروق کا انتقال ۶۳ھ میں ہوا، آپ معتبر راوی ہیں اور آپ کی روایات بھی قابل اعتبار ہیں۔

سعید بن نمران الناعلی آپ کا تعلق علاقہ حمدان سے ہے آپ نے ابوبکرؓ سے قرآن مجید کی آیت: **ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا** (وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر ثابت قدم رہے) کے ذیل میں استقامت کا مطلب یہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے شرک نہ کیا۔

عبد اللہ بن عباس کا معاون بننا محمد بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سعید بن نمران حضرت علی کے اصحاب میں سے تھے جب حضرت علی نے عبد اللہ بن عباس کو یمن کا گورنر بنایا تو انہیں ان کا معاون بننا کر بھیجا ان کا بیٹا مسافر بن سعید مختار ثقفی کے اصحاب میں سے ہے۔

نزال بن سبرہ ہلالی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے: ہم اور آپ عبد مناف کے اولاد کے نام سے پکارے جاتے ہیں، ہم اور تم دونوں عبد اللہ کی اولاد سے ہیں۔ مسعر کہتے ہیں کہ ہم بنی عبد مناف میں سے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنو عبد مناف میں سے ہیں۔

قبر میں دفن کرنے کی دعا... ضحاک کہتے ہیں کہ نزال نے مجھ سے کہا جب تم قبر میں اتارنے لگو تو یہ دعا پڑھو: اے اللہ! اس قبر اور اس قبر میں داخل ہونے والے مردے پر برکتیں نازل فرما۔ نزال ثقہ راوی ہیں آپ سے متعدد روایات بھی مروی ہیں۔

زہرہ بن حمیضہ..... زہرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ ان کی سواری کے پیچھے سوار ہوا، راستے میں جو شخص بھی ملتا آپ اسے سلام کرتے۔ آپ کی روایات کی تعداد کم ہے۔

معدی کرب ایک مرتبہ صدیق اکبرؓ نے ان سے شعر پڑھنے کی درخواست کی اور فرمایا تم پہلے شخص ہو جس سے میں نے زمانہ اسلام میں شعر پڑھنے کی درخواست کی۔

تابعین کا وہ طبقہ جو عمر بن خطابؓ، علی بن ابی طالبؓ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت کرتا ہے

علقہ بن قیس

نسب نامہ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: علقہ بن قیس بن عبداللہ بن مالک بن علقہ بن سلمان بن کھل بن بکر بن عوف بن نخع بن ندج۔ آپ کی کنیت ابو شبل ہے، آپ اسود بن یزید کے چچا ہیں آپ نے عمر بن خطابؓ، عثمان بن عفانؓ، علی المرتضیٰؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، حذیفہؓ، سلمان الفارسیؓ، ابومسعود اور ابودرداءؓ سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن مسعود سے مشابہت..... علقہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود اپنی سیرت، عادات و خصائل اور اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے جلتے تھے اور علقہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے ملتے جلتے تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ عمرو بن شریل کے پاس گئے اس نے کہا کہ مجھے ایسے شخص کے پاس لے چلو جو عادات و خصائل کے اعتبار میں ابن مسعود سے مشابہ ہو چنانچہ ہمیں لوگ علقہ کے پاس لے گئے۔

قرآن پڑھنے کا واقعہ.... ابراہیم کہتے ہیں کہ علقہ نے ابن مسعودؓ کے سامنے قرآن مجید پڑھا انہوں نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان! قرآن شہر شہر کر پڑھا کرو کیونکہ یہ قرآن کی زینت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ کسی نے علقہ سے کہا اے ابو شبل! کیا آپ مومن ہے؟ فرمایا ہاں مجھے یہی امید ہے کہ میں مومن ہوں۔ آپ کی کنیت ابو شبل تھی اور آپ کی کوئی اولاد نہ تھی آپ قرآن مجید پانچ دنوں میں مکمل کرتے تھے۔

جنگ صفین میں شرکت منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا علقمہ جنگ صفین میں شریک ہوئے انہوں نے جواب دیا ہاں اور اس قدر شدید جنگ کی کہ آپ کی تلوار لہو لہان ہو گئی اور آپ کے بھائی ابی بن قیس قتل بھی ہوئے۔

جمعہ میں تاخیر عبدالسلام بن حرب کہتے ہیں کہ ۳۰ سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ ایک مرتبہ ہم مسجد کے دروازے کے پاس بیٹھے تھے کہ علقمہ بن قیس اس وقت آئے جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا تھا آپ سے کہا گیا کہ آپ مسجد کے اندر داخل نہیں ہوتے فرمایا جسے تاخیر ہو جائے اس کے بیٹھنے کی جگہ یہی ہے چنانچہ آپ نے مسجد کے دروازے پر جمعہ ادا کیا۔

ہاتھ حاضر کرو..... ابراہیم کہتے ہیں کہ علقمہ اور اسود میں سے کسی ایک نے دوسرے کو بلایا تو دوسرے نے جواب دیا بلیک، پہلے نے کہا اپنے ہاتھ حاضر کرو۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ علقمہ سفر کی حالت میں جمعہ کے روز غسل نہیں کرتے تھے اور نہ ہی چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔

قرآنی اشارے..... آپ ہر کام قرآنی آیت کے اشارے کے مطابق کرتے چنانچہ کھانے کے وقت قرآنی آیت فکلوہ ہنیئاً مریئاً (کھاؤ مزیدار اور خوشگوار سمجھ کر) کی طرف اشارہ کر کے اپنی بیوی سے کہتے، مجھے لذیذ اور خوشگوار کھانوں سے کھلاؤ، اور جب سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو الحمد للہ کہنے کے بعد یہ آیت پڑھتے اسبحن الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنین، وانا الی ربنا المنقلبون (ترجمہ) پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا ورنہ ہم اسے تابع نہیں کر سکتے تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سفر حج... ابراہیم کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ علقمہ کے ساتھ ایک سفر میں گیا آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا اے اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اگر تو آسان کر دے تو حج ہو گا ورنہ عمرہ ہو گا۔ میں نے انہیں جمعہ کے دن غسل کرتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے آپ نے ایک چادر لی اور اسی میں لپٹ کر بیٹھ گئے حالانکہ آپ احرام کی حالت میں تھے اپنے منہ اور ناک کو بھی چادر سے ڈھانپ لیا۔ ابراہیم ہی کا بیان ہے کہ علقمہ نے نجف اشرف کے مقام پر اور اسود نے قادسیہ کے مقام پر قصر کی جگہ وہ دونوں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

عجیب طواف..... ایک مرتبہ مکہ میں اس طرح طواف کیا کہ پہلے سات چکروں میں طویل سورتیں پڑھیں

انگلے سات پھیروں میں مٹھیں، تیسرے سات چکروں میں مثانی، چوتھے ساتھ چکروں میں بقیہ سورتیں پڑھ کر قرآن مکمل کیا۔

تکبر سے بچنے کا اہتمام..... عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ لوگوں نے علقمہ سے درخواست کی کہ مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد آپ وہاں بیٹھ جایا کریں تو لوگ آپ سے مسائل معلوم کیا کریں گے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کیا کرتا کہ لوگ اشارہ کریں کہ یہ علقمہ ہے۔

طلق کہتے ہیں کہ کثرت سے نماز پڑھنے کی وجہ سے آپ کا لقب ابو الصلاۃ پڑ گیا۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ علقمہ نے ابن مسعود کے سامنے قرآن پڑھا ابن مسعود کی گود میں قرآن مجید تھا علقمہ کی آواز کچھ صاف تھی ابن مسعود نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان! شہر نہر کر پڑھو۔

تشہد سکھانا..... اسود کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن مسعود علقمہ کو اس طرح تشہد سکھا رہے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھائی جاتی ہے۔

میرا نام مٹادو ابراہیم کہتے ہیں کہ ابو بردہ نے علقمہ کا نام اس وفد میں لکھ دیا جو امیر معاویہ کے پاس جانے والا تھا، جب علقمہ کو پتہ چلا تو اس نے لکھ بھیجا میرا نام مٹادو، میرا نام مٹادو۔

کون افضل ہے؟..... ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے شععی سے پوچھا علقمہ افضل ہے یا اسود؟ فرمایا علقمہ۔ اسود تو حجاج تھے جبکہ علقمہ ست رفتار کے ساتھ ہوتے ہوئے تیز رفتار کو پکڑ لیتے ہیں۔

جب عبداللہ بن مسعود کا انتقال ہوا تو لوگوں نے علقمہ سے کہا کہ آپ ان کی جگہ پر بیٹھ جائیں تاکہ لوگ آپ سے سنت کا علم حاصل کریں آپ نے جواب دیا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میرے پشت کو رونداجائے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ بادشاہ کے پاس جا کر انہیں کچھ بھلائی کی باقی بتلا دیں، آپ نے فرمایا میں ان کی دنیا سے کچھ نہ لوں گا بلکہ وہ میرے دین سے اس سے بہتر مجھ سے لے لیں۔

کوئی لفظ چھوڑا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایک مرتبہ علقمہ سے کہا مجھ سے سورۃ بقرہ سنو، جب سنائی تو پوچھا کیا میں نے اس میں سے کچھ چھوڑا ہے عرض کیا ایک لفظ، فرمایا فلاں، جواب دیا جی ہاں وہی جگہ چھوڑی ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟..... سعید بن ذی حدان کہتے ہیں کہ ہم نے علقمہ سے پوچھا کہ جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟ فرمایا یہ پڑھے: السلام علیک اے اللہ کی رحمت اللہ وبرکاتہ، صلی اللہ وعلیہ وسلم۔

جانور کی واپسی... ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ علقمہ نے اپنا کوئی جانور فروخت کیا، خریدار کو بعد وہ جانور پسند نہ آیا

اس نے جانور واپس کیا اور اس کے ساتھ ایک درہم بھی دیا آپ نے فرمایا یہ تو ہمارا جانور ہے اور آپ کے درہم میں ہمارا کیا حق ہے؟ لہذا آپ نے جانور تو قبول کر لیا لیکن درہم واپس کر دیا۔

ابوقیس کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو علقمہ کی سواری کی لگام پکڑتے ہوئے دیکھا جبکہ ابراہیم کم عمر بچے تھے اور ایک آنکھ سے دیکھتے تھے۔ سفیان کہتے ہیں شاید یہ واقعہ جمعہ کے روز پیش آیا۔
مرہ کہتے ہیں کہ علقمہ علماء رباعیین میں سے تھے۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ علقمہ نے حضرت علیؑ کے ساتھ خروج کیا۔ ابوہذیل کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ علقمہ اور اسود میں سے کون افضل ہے فرمایا علقمہ، کیونکہ وہ جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے۔

تکمیل..... علقمہ اور اسود دونوں کا قول ہے کہ سلام کی تکمیل مصافحہ سے ہے اور حج کی تکمیل عرفات کے میدان میں دو نمازوں کو ادا کرنے سے ہے۔

عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں دس سال تک حالت حضر میں علقمہ کے لئے کھانا پکا رہا۔

انتقال..... علقمہ نے وصیت کی تھی کہ انتقال کے قریب انہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کی جائے اور کسی کو نہ بلایا جائے یہی مضمون کئی روایات میں ہے ایک روایت میں ہے کہ علقمہ نے یہ وصیت کی کہ اگر ہو سکے تو آخری وقت ان کلمات کی تلقین کرنا۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ اور کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ جاہلیت کے طریقے پر نوحہ کرے، جب مجھے گھر سے نکالو تو اس کا دروازہ بند کر دو جنازہ کے پیچھے کسی عورت کو نہ آنے دینا۔ آپ کا انتقال ۶۳ھ میں کوفہ کے اندر ہوا آپ ثقہ راوی ہیں اور آپ سے بہت سے روایات مروی ہیں۔

عبیدہ بن قیس سلیمانی

قرعہ اندازی کیوں نہ کی؟..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال قبل اسلام قبول کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ آپ اپنی قوم کے عریف تھے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے اپنی قوم کے درمیان عطایا تقسیم کیں ایک درہم بیچ گیا آپ نے قرعہ اندازی کا حکم دیا ایک شخص نے آکر کہا کہ قرعہ اندازی کرنا صحیح نہیں آپ نے پوچھا کہ کیا ہم اسے میدان جنگ سے لے کر نہیں آئے؟ اس نے جواب دیا کہ اس درمیان کے تمام لوگوں کا حق ہے اگر آپ قرعہ اندازی کریں گے تو کسی ایک شخص کو یہ درہم مل جائیگا اور باقی لوگ محروم ہو جائیں گے آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا چنانچہ آپ نے اس سے کوئی چیز خریدی اور وہ تمام لوگوں کے درمیان تقسیم کی گئی۔

حضرت علیؑ کا خطاب..... محمد بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے اہل کوفہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا اے اہل کوفہ! کیا تم اس بات سے عاجز ہو کر کہ میرے لئے سلمانی اور ہمدانی کی طرح ہو جاؤ یعنی حارث بن رزمع اور عور کی طرح۔ یہ دونوں نصف آدمی ہیں۔ حماد کہتے ہیں کہ عبیدہ عور (یعنی کانے) تھے۔

ابن مسعود کے شاگرد۔۔ محمد کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود کے مشہور شاگرد پانچ تھے ان میں بعض لوگ مقلد کو عبیدہ پر اور بعض عبیدہ کو مقلد پر مقدم کرتے تھے البتہ شریح کا نام سب سے آخر میں آتا ہے۔ حماد نے ان کا نام اس ترتیب سے ذکر کیا ہے، عبیدہ، مقلد، مسروق، محمد بنی اور شریح۔

تحریروں کو مٹوانا نعمان بن قیس کہتے ہیں کہ عبیدہ نے انتقال کے وقت اپنی تحریروں کو منگوا لیا اور انہیں مٹوا دیا اور فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ میرے بعد کوئی شخص ان کے ساتھ کوئی اور بات نہ ملا دے۔ اپنی ایک روایت ہے کہ بوزہ عورتیں جب اذان کی آواز سنتیں تو نماز کے لئے جلدی انھیں کہ یہ عبیدہ کی طرح جلدی پڑھی جانے والا نماز ہے۔

جھگڑے کا فیصلہ کیوں نہ کیا؟..... محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے عبیدہ کے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت تمہارا فیصلہ نہیں کروں گا جب تک کہ تم امیر کی طرح میرے حکم کی تعمیل نہ کرو، گویا آپ یہ چاہتے تھے کہ بعد میں کسی قاضی وغیرہ کو اس میں مداخلت کی اجازت نہ رہے۔ عبیدہ کہتے ہیں کہ میرے پاس دو لڑکے دو بچے دو تختیاں لے کر آئے ان پر ان کی تحریر تھی، وہ فیصلہ کروانے کے لئے آئے کہ کس کی تحریر عمدہ ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ فیصلہ کرنا ہے لہذا آپ نے اس سے انکار کر دیا۔

کیا پیتے تھے؟..... آپ فرماتے ہیں کہ میرے پاس کچھ لوگ آئے اور پینے والی اشیاء میں اختلاف ہوا کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام ہے؟ میں نے کہا میں سال سے میں نے شہد، دودھ اور پانی کے علاوہ کچھ نہیں پیا۔ محمد کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے بنیز کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا لوگوں نے اب نئے مشروبات تیار کر لئے ہیں میں نے تو بیس سال سے پانی، دودھ اور شہد کے علاوہ کچھ نہیں پیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کی عظمت..... محمد کہتے ہیں کہ ہم نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہے جو ہمارے پاس حضرت انس بن مالک کے ذریعے سے آیا ہے فرمایا اگر میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہو مجھے یہ زیادہ پسندیدہ ہے کہ میرے پاس پوری روئے زمین کا سونا چاندی ہو۔

دو بار زندگی، دو بار موت۔۔ نعمان بن قیس کے والد نے عبیدہ سے کہا ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ فوت ہو جائیں گے اور پھر قیامت سے پہلے ایک جھنڈا لیکر آئیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں وہ ملک فتح کریں گے جو اس سے پہلے کسی نے فتح نہ کیا ہوگا اور نہ آپ کے بعد کوئی فتح کریگا، عبیدہ نے جواب دیا اگر اللہ تعالیٰ مجھے دو بار زندہ کرے اور دو بار موت دے تو میرے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

انتقال ابو حصین کہتے ہیں کہ عبیدہ سلمانی نے وصیت کی کہ میرا جنازہ اسود بن یزید پڑھائیں، آپ کے انتقال کے بعد اسود نے کہا جلدی کرو کہیں کذاب (مختار ثقفی) نہ آجائے چنانچہ غروب آفتاب سے پہلے جنازہ پڑھایا گیا، آپ کا انتقال ۲۷ھ میں ہوا۔

ابو وائل

نسب نامہ آپ کا نام شقیق ہے آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: شقیق بن سلمہ بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا عمرو بن مروان کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے فرمایا ہاں لیکن میں اس زمانے میں کم عمر لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکا۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم قادیسیہ کے مقام پر تھے کہ وہاں ابو بکر صدیق کا خط آیا یہ خط عبد اللہ بن ارقم نے لکھا تھا۔

اسلام لانے سے قبل آپ فرماتے ہیں کہ مجھ سے سلیمان نے کہا کہ آپ ہمیں اس روز دیکھتے جب ہم خالد بن ولید سے بھاگ رہے تھے میں ایک کنویں میں گر گیا میری گردن ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھی اگر اس وقت میں ہلاک ہو جاتا تو سیدھا جہنم میں چلا جاتا۔

عائل صدقات کا صدقہ وصول کرنے سے انکار آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقات وصول کرنے والا آیا وہ ہر پچاس اونٹنیوں پر ایک اونٹنی وصول کرتا تھا میں نے اسے کہا کہ میرے اموال کا صدقہ لو اس نے جواب دیا آپ کے مال میں صدقہ واجب نہیں۔ آپ سے پوچھا گیا کیا آپ جنگ صلحین میں شامل ہوئے تھے آپ نے جواب دیا ہاں اور وہ کیسی بڑی جنگ تھی۔

بڑا کون ہے؟ ابو زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا آپ بڑے ہیں یا سروق؟ فرمایا میں سروق سے عمر میں بڑا ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا میں عمر میں بڑا ہوں اور وہ عقل کے اعتبار سے بڑے ہیں۔

دنیا کی حقیقت آپ فرماتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب نے بیک وقت چار عطایا عنایت فرمائیں اور کہا کہ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ دینا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور ایک مرتبہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ شام کے غزوہ میں شریک ہوا حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ریشم اور دیباچ نہ پہنو اور نہ ہی سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پیو کیونکہ یہ کفار کے لئے دنیا میں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

بیت المال کی نگرانی... ابو الحسن کہتے ہیں کہ میں ابو بروہ اور شقیق کے پاس گیا وہ بیت المال پر مقرر تھے انہوں نے مجھ سے زکوٰۃ وصولی کی، دوسری روایت میں ہے کہ میں دوبارہ گیا تو اس وقت شقیق (ابو وائل) اکیلے تھے انہوں نے مجھ سے کہا زکوٰۃ کو اس کے مستحقین کے پاس لوٹا دو میں نے کہا کہ ہم مولفۃ القلوب کے حصہ کو کیا کریں فرمایا یہ دوسروں کو دے دو

امراء سے اجتناب کی تعلیم حکم کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے یہ سنا کہ میرے اور زیاد کے درمیان جان پہچان تھی جب ہمیں کوفہ اور بصرہ میں اس کے حکم پر جمع کیا گیا تو زیاد نے مجھ سے کہا کہ تم میرے پاس رہو میں علقمہ کے پاس مشورہ کرنے کے لئے آیا اس نے فرمایا تم ان سے کچھ حاصل نہ کرو گے بلکہ وہ تم سے افضل چیز لے لیں (یعنی تمہارا دین تم سے لے لیں گے) زیاد نے آپ کو بیت المال کا نگران بنایا پھر معزول کر دیا گیا۔

یزید کی حالت پر افسوس جب امیر معاویہ نے یزید کو خلیفہ بنایا تو معاویہ کی وفات کے بعد ابو وائل نے کہا اے کاش! معاویہ لوٹ کر آتیں اور دیکھیں کہ یزید نے کس طرح بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔

حجاج سے گفتگو..... ابو وائل کہتے ہیں کہ مجھے حجاج نے بلوایا جب میں اس کے پاس پہنچا تو مجھ سے کہا تمہارا نام کیا ہے میں نے جواب دیا امیر نے میرا نام جاننے کے بغیر میری طرف بلائے والا نہیں بھیجی۔ حجاج: آپ اس شہر میں کب آئے ہیں؟ ابو وائل بولے چند روز ہوئے ہیں۔ حجاج: آپ نے کتنا قرآن پڑھا ہے؟ ابو وائل: جتنا پڑھتا اتنا سمجھتا بھی ہوں لہذا جتنا میں نے پڑھا ہے وہ مجھے کافی ہے۔

حجاج: میں تجھے اپنے کسی عامل کے ساتھ مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ ابو وائل: کوئی عامل کے ساتھ؟ حجاج: سلسلہ کے عامل کے ساتھ۔ ابو وائل: اہل سلسلہ کی اصلاح صرف ان لوگوں سے ہو سکتی ہے جو مضبوط ہوں اور ان کی نگرانی کریں اگر آپ میری مدد لینا چاہتے ہیں تو بہتر ہیں کسی ایسے بوزھے کی خدمات حاصل کریں جس کا ان پر رعب ہوں اگر آپ مجھے معاف کر دیں تو یہ میرے لئے زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر مجھے مقرر ہی کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں اللہ کی قسم! میں آپ کو دو رات یاد دلاتا ہوں جس کی وجہ سے میری نیند اڑ گئی۔ میں نے دیکھا کہ لوگ آپ سے اتنا ڈرتے ہیں جتنا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔

حجاج: تم نے اچھی بات کہی، دوبارہ کہو، ابو وائل نے اپنی بات دہرائی۔ حجاج: آپ کا یہ کہنا کہ اگر آپ مجھے معاف کر دیں تو یہ میرے لئے زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر مقرر کرنا ہی چاہتے ہیں تو مقرر کر دیں ہم نے آپ کے علاوہ کسی اور کو اس کام کے لئے مناسب نہیں پایا اگر ہمیں کوئی اور شخص مل گیا تو ہم آپ کو چھوڑ دیں گے اور تمہارا یہ کہنا کہ لوگ کسی امیر سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا مجھ سے ڈرتے ہیں تو اللہ کی قسم! روئے زمین پر مجھ سے زیادہ کوئی شخص خون بہانے والا نہیں، میں نے بہت سے ایسے کام شروع کئے کہ جس سے دوسرے ڈرتے تھے لیکن میں نے انہیں مکمل کر لیا اب آپ جائے اللہ آپ پر رحم کرے۔

ابو وائل کہتے ہیں کہ میں نکلا اور جان بوجھ کر غلط راستہ اختیار کیا گویا کہ مجھے کچھ نظر نہیں آتا، حجاج نے کہا

اس بوڑھے کو راستہ دکھاؤ یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس نے مجھے پکڑ کر باہر نکالا اور پھر میں کبھی اس کے پاس نہ گیا۔ یہی واقعہ اسماعیل بن ابراہیم نے بھی اپنی روایت میں ذکر کیا ہے۔

حجاج سے متعلق رائے..... ایک مرتبہ ابو دائل نے یہ دعا کی اے اللہ! حجاج کو خاردار درخت کا کھانا کھلا جس سے آدمی نہ مونا ہو اور نہ ہی اسکی بھوک دور ہو۔ اگر وہ تجھے محبوب ہے، لوگوں نے کہا کیا آپ کو اس کے جہنمی ہونے میں شک ہے فرمایا شک نہیں بلکہ افسوس ہے اور میں اس کے لئے برا نہیں چاہتا۔ کسی شخص نے ابو دائل سے کہا آپ کی حجاج کے بارے میں کیا رائے ہے؟ فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ میں اللہ کے فیصلے کے بارے میں حکم لگاؤں (اس معاملہ میں خاموش رہنا بہتر ہے) ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانہ میں ابو دائل کو اشارہ سے نماز پڑھتے دیکھا۔ ابو دائل کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود کے شاگردوں کو دیکھا کہ وہ ان سے خوب استفادہ کرتے، اور انہیں اپنے میں سے بہتر سمجھتے۔

مسجد میں دُعا..... عاصم کہتے ہیں کہ ابو دائل نماز کے دوران اور راستہ چلتے وقت ادھر ادھر نہیں دیکھتے، ایک مرتبہ مسجد کے حالت میں یہ دعا کر رہے تھے اے اللہ! مجھے معاف کر دے اور میری بخشش فرما، فرمایا اگر آپ نے میری بخشش کر دی تو بہت بڑی بخشش کی اگر تو مجھے عذاب دیں تو یہ ظلم نہ ہوگا۔

آیت قرآنی کے بارے میں رائے..... اعمش کہتے ہیں کہ جب ابو دائل سے قرآن مجید کی کسی آیت کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے اللہ تعالیٰ نے اس سے جس چیز کا ارادہ کیا ہے وہ درست ہے آپ قرآن مجید کو اسم یا حرف کہنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

تائب..... عاصم کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ اپنی رات کو خوبصورت بناتے، نبیذ پیتے، زرد رنگ لگاتے اور اس میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے، ابو دائل بھی ان میں شامل ہیں، عبد اللہ بن مسعود جب ابو دائل کو دیکھتے تو فرماتے یہ تائب ہیں، جب ابو دائل کو پکارا جاتا تو علیل کے بجائے تسبیح اللہ (اللہ تجھے عطا فرمائے) کہتے۔

آخرت کی یاد..... آخری عمر میں آپ کی نگاہ چلی گئی معرف بن واصل کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تمیمی کو ابو دائل کے پاس دیکھا اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا ابراہیم جب آخرت کا تذکرہ کرتے تو ابو دائل رونے لگ جاتے اور جب بھی ابراہیم کا خوف دلاتے ابو دائل روتے۔

ہاتھ کی کمائی..... ابرقان کہتے ہیں کہ مجھے ابو دائل نے حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں سے پیچھے نہ رہو، عاصم کہتے ہیں کہ ابو دائل کی ایک جھونپڑی تھی جس میں ان کا گھوڑا ہوتا تھا جب جنگ کا موقع آتا تو اس جھونپڑی کو اکھاڑ دیتے اور

۱۔ قرآن مجید کے اندر جہنمیوں کے لئے ایسے کھانے کا ذکر ہے (ملاحظہ فرمائیے سورۃ الغاشیہ) اعجاز

جب واپس آتے تو اسے دوبارہ بتا لیتے، ابو وائل کہتے ہیں کہ میرے نزدیک تجارت سے صل شدہ ایک درہم عطا کئے دس درہم سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

چادر آدھی پنڈلی تک..... اعمش کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابو وائل کی چادر آدھی پنڈلی تک ہے اور قمیص اس سے ہوتی تھی ایک روایت میں ہے کہ پھٹے کپڑے بھی سی کر چین لیتے تھے۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگا، یہی بات فطر اور معرف بن واصل سے بھی مروی ہے۔

فقتوں کا اندیشہ..... سعید بن صالح کہتے ہیں کہ ابو وائل جب کسی نوے کی آواز سننے تو رونے لگ جاتے، عاصم بن بھدلہ کہتے ہیں کہ ابو وائل اسود بن ہلال کے پاس ملنے کے لئے آئے اور فرمایا میں نے آنے سے پہلے یہ تمنا کی تھی کہ آپ مجھ سے نہ ملتے اسود نے کہا کیوں اے ابو وائل؟ فرمایا میں تمہاری زندگی کو ناپسندیدہ کرتا ہوں کیونکہ مجھے تم پر فقتوں کا اندیشہ ہے اور جانتا ہوں کہ اللہ کے ہاں تمہارے لئے اچھا بدلہ ہے اس نے کہا اے ابو وائل! آپ ایسا نہ کریں میں روزانہ پچاس سے کم نمازیں نہیں پڑھتا، مرنے کے بعد جب میرا اعمال نامہ کھولا جائیگا تو میری نماز میں کسی اور کی نماز، روزے میں کسی اور کے روزے اور نیکی میں کسی اور کی نیکی کا اضافہ نہیں ہوگا۔

انتقال..... عاصم کہتے ہیں کہ جب ابو وائل کا انتقال ہوا تو ابو بردہ نے ان کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

جن سے روایات نقل کیں..... ابو وائل نے عمرؓ، علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، اسامہ بن زیدؓ، حذیفہؓ، ابو موسیٰؓ، ابن عباسؓ، اور عزیرہ بن قیسؓ سے روایت نقل کیں، شام میں ابوالدرداءؓ سے روایت نقل کی، ان کے علاوہ ابن زبیرؓ، سلیمان بن ربیعہؓ، ابن معینؓ اور سعدیؓ سے بھی روایت نقل کیں، ان کے علاوہ مسروقؓ، کردوسؓ، عمرو بن شرحبیلؓ، یسار بن نمیرؓ، سلمہ بن سبرہؓ، عمرو بن حارثؓ سے روایات نقل کرتے ہیں عمرو بن حارثؓ ابن مسعودؓ کی بیوی زینب سے روایات نقل کرتے ہیں۔

حدیث میں مرتبہ آپ ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سے روایات منقول ہیں۔

زید بن وہب الجہنی

نسب نامہ..... آپ کا نسب نامہ یہ ہے زید بن وہب بن نصر بن مالک بن عدی بن طول بن عوف بن غطفان بن قیس بن جہیدہ بن قضاہ۔ آپ کی کنیت ابوسلیمان ہے

جن سے روایات نقل کیں..... آپ نے عمرؓ، علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور حذیفہؓ رضوان اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں، حضرت علیؓ کے ساتھ انکی جنگوں میں شریک رہے۔

آذر بایجان کا جہاد۔ آپ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب کے دور خلافت میں ہم نے آذر بایجان کی جنگ میں حصہ لیا اس وقت زبیر بن عوام ہمارے پاس تھے حضرت عمر کا خط آیا اس میں لکھا تھا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم ایسے علاقے میں ہو جہاں لوگ اپنے کھانوں میں مردار ملا لیتے ہیں اور میت سے اپنے لباس تیار کر لیتے ہیں لہذا تم پاکیزہ کھانا کھانا اور پاکیزہ لباس پہننا۔

امامت اور سلام۔ آپ کے غلام کہتے ہیں کہ زید عام کپڑوں میں ہماری امامت کرتے، جنازے پر چار تکبیریں پڑھتے اور سلام کے وقت یوں کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ و طیب صلواتہ۔

داڑھی پر رنگ..... اعمش کہتے ہیں کہ میں نے زید بن وہب کو داڑھی پر زرد رنگ لگاتے دیکھا۔

وفات..... آپ کا انتقال حجاج کے دور حکومت میں جہاجم کے بعد ہوا، آپ معتبر راوی ہیں، آپ سے بہت سے روایات مروی ہیں۔

عبداللہ بن سحرۃ الازدی

جن سے روایات کیس اور ایک خاص روایت..... آپ کی کنیت ابو معمر ہے، آپ نے عمر، علی، ابن مسعود، خباب، ابو مسعود اور علقمہ سے روایات لی ہیں، آپ نے ابو معمر سے اسرائیل کی روایت اس طرح نقل کی ہیں کہ آپ نے ابو بکر صدیقؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنے آپ کو ایسے نسب کی طرف منسوب کرے جس کا کوئی ثبوت نہیں تو وہ کفر ہے لیکن میرے نزدیک یہ روایت ثابت نہیں

بیان حدیث میں احتیاط..... ابو معمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ گٹھنوں پر رکھ لیتے، ابو معمر جب کوئی حدیث بیان کرتے تو بالکل اسی انداز میں بیان کرتے جس انداز میں سنی ہو۔

وفات..... جب عبداللہ کے دور میں کوفہ کے اندر آپ کا انتقال ہوا، آپ ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

یزید بن شریک التیمی۔ آپ کی کنیت ابو ابراہیم ہے آپ نے عمر، علی، ابن مسعود، سعد بن ابی وقاص، حذیفہ اور ابو ذر سے روایات نقل کی ہیں۔ آپ اپنی قوم کے سردار تھے آپ ثقہ راوی ہیں، بہت سی روایات آپ سے مروی ہیں۔

ابو عمر و شیبانی..... آپ کا نام سعد بن ایاس ہے، جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے، عمر، علی، ابن مسعود، حذیفہ

اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہم سے روایات کرتے ہیں، آپ نے بڑی عمر پائی، ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سے روایات منقول ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ یاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے اپنے گھر والوں کے لئے بکریاں چرا کیں۔ آپ کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی، آپ فرماتے ہیں کہ قادیسیہ کی جنگ میں میری عمر ۴۰ سال تھی

زر بن حبیش الاسدی..... آپ کا تعلق بنو غاضرہ سے ہے آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ زر بن حبیش بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ آپ کی کنیت ابو مریم ہے۔

جن سے روایات نقل کی۔ آپ عمر علی، ابن مسعود، عبدالرحمن بن عوف، ابی بن کعب، حذیفہ اور ابو وائل رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کرتے ہیں۔

لیلۃ القدر کب ہوتی ہے؟..... ابو خالد کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی کھلا رہتے تھے اور میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رمضان المبارک میں ہے۔

اصلع..... آپ نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی، بڑھاپے کی وجہ سے دونوں جبڑے آپس میں مل گئے تھے حذیفہ نے ایک مرتبہ آپ سے کہا اے اصلع! ۱

عربیت کے متعلق سوالات عاصم کہتے ہیں کہ زر بن حبیش سب سے زیادہ عربی جانتے تھے اور ابن مسعود ان سے عربیت کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے، زر بن حبیش ابو وائل سے بڑے تھے اور جب دونوں جمع ہو جاتے تو ابو وائل حضرت علی سے اختلاف کا تذکرہ نہ کرتے کیونکہ زر حضرت علی سے محبت کرتے تھے اور ابو وائل عثمان سے محبت کرتے تھے لیکن دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے۔

ایک ہی کپڑا..... ابو النخو د کہتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ زر ایک کپڑے میں جسے اپنی گردن سے ملا کر باندھا ہوتے، مسجد میں آئے اور لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو جاتے۔

ساری عمر بات نہ کی..... ایک مرتبہ آپ اذان دے رہے تھے ایک انصاری شخص کا پاس سے گذر ہوا اس نے آپ سے کہا میں آپ کو اس سے زیادہ معزز سمجھتا تھا (گویا اذان دینا حقیر کام ہے اور آپ معزز آدمی ہیں) آپ نے فرمایا میں زندگی بھر تجھ سے بات نہیں کروں گا۔

حدیث میں مرتبہ..... آپ ثقہ ہیں، بہت سی روایات آپ سے مروی ہیں۔

۱ اصلع اس شخص کو کہتے ہیں جس کے سر کے بال نہ ہوں (القاموس المفرد) اعجاز

عمر و بن شریک الہمدانی..... آپ کی کنیت ابو میسرہ ہے، آپ حضرت عمر، علی اور ابن مسعود سے روایات نقل کرتے ہیں۔

مسجد کے امام محمد بن منشر کہتے ہیں کہ آپ بنی وداعہ میں مسجد کے امام تھے، آپ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن مسعود نے فرمایا اے ابو میسرہ! انکس الجوار الكنس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا میرے خیال میں اس سے نیل گائے مراد ہے فرمایا میں بھی اس کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتا۔

عجیب صدقہ اسرائیل بن یونس کہتے ہیں کہ ابو میسرہ کو جب عطالقی تو اسے صدقہ کر دیتے، جب گھر آتے تو اتنی رقم موجود ہوتی، اپنے بھتیجوں سے کہا تم اس طرح کیوں نہیں کرتے جس طرح میں کرتا ہوں انہوں نے جواب دیا اگر ہمیں معلوم کہ گھر میں اتنی رقم مل جائیگی تو ہم بھی کریں گے فرمایا میں اپنے رب کے ساتھ شرط لگا کر صدقہ نہیں کرتا

برابر نہیں..... شقیق فرماتے ہیں کہ مجھے حمدان کے لوگوں میں عمرو بن شریک سب سے زیادہ پسند ہیں، ایک روایت میں ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا مسروق بھی عمرو بن شریک کے برابر نہیں، فرمایا نہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں کسی کو دیکھتا ہوں کہ اس نے بھیڑ پالی ہے تو یہ خیال آتا ہے کہ میں بھی ایسا کر لوں۔ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو میسرہ اور انکے ساتھیوں کو طیارہ کا لباس پہنتے ہوئے دیکھا اور دیباچ کی چادر تھی۔

صدقۃ الفطر کب ادا کرتے؟..... آپ فرماتے ہیں اللہ کی یاد نہیں کی جاتی مگر پاکیزہ جگہ پر، ابو اسحاق کہتے ہیں کہ آپ عید الفطر کی نماز ادا کرنے کے بعد صدقۃ الفطر ادا کرتے، اور ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین کلو) صدقۃ الفطر دیتے۔

وصیت..... آپ نے اپنی بیوی کو وصیت کی کہ اگر بیٹا ہوا ہو تو اس کا نام رھن رکھنا اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اس کا نام رھین رکھنا، لڑکی پیدا ہوئی تو اس کا نام رھین رکھا گیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ اقامت کیوں نہیں کہتے فرمایا میں ایک ایک کلمات کہتا ہوں (اور یہاں کے لوگ اسے پسند نہیں کرتے)

جنازے کے متعلق ہدایات آپ نے وصیت فرمائی کہ کسی کو میرے جنازے کی اس طرح اطلاع نہ دین جس طرح جاہلیت کے زمانے میں دی جاتی تھی جلدی دفن کر دینا اور میری قبر پر ہری شاخ رکھنا کیونکہ مہاجرین اس کو پسند کرتے ہیں، آپ نے یہ بھی فرمایا مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی قرضہ اور کوئی اولاد نہ چھوڑوں۔

ابو دائل کہتے ہیں کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا میرے خیال میں میری موت کا وقت آچکا ہے پیش آنے والے حالات کے علاوہ کسی چیز کا خوف نہیں اور نبی مجھ پر قرض ہے اور نہ میری اولاد، میری موت کی خبر کسی کو نہ دینا جلدی میت کو لیجانا، قبر پر سبز شاخ رکھنا کیونکہ مہاجرین اسے پسند کرتے ہیں اور میری قبر کو بلند نہ کرنا کیونکہ مہاجرین اسے ناپسند سمجھتے ہیں۔

آپ نے وصیت کی کہ قاضی شریح میرا جنازہ پڑھائیں، یہی مضمون دوسری روایات میں بھی ہیں۔ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے قاضی شریح کو دیکھا کہ وہ ابو میسرہ کے جنازہ میں سوار ہو کر جا رہے تھے اور میں نے ابو حنیفہ کو دیکھا کہ اس نے چار پائی کے پائے کو پکڑا ہوا ہے یہاں تک کہ جنازہ نکالا گیا پھر یہ کہنے لگا اے ابو میسرہ! اللہ تیری مغفرت کرے، اور پھر قبر تک جنازے کے ساتھ رہا۔

انتقال ... آپ کا انتقال عبید اللہ بن زیاد کے دور میں کوفہ کے اندر ہوا۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ

نسب نامہ آپ کا نام یسار ہے، آپ کا نسب نامہ یہ ہے: یسار بن بلال بن بلبل بن احمہ بن جراح بن حریش بن نجیہ بن کلثم بن عوف بن عمرو بن عوف بن اوس۔ آپ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔

جن سے روایات نقل کیں آپ عمر، علی، ابن مسعود، ابی بن کعب، سہل بن حنیف، خوات بن حبیہ، حذیفہ، عبداللہ بن زید، کعب بن عجرہ، براء بن عازب، ابوذر، ابوالدرداء، ابوسعید خدری، قیس بن سعد، زید بن ارقم رضی اللہ عنہم اور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سو بیس انصاری صحابہ کا زمانہ پایا ہے، ایک دوسری روایت میں ہے کہ ان صحابہ میں سے جب کسی سے کوئی بات پوچھی جاتی تو وہ اس بات کو پسند کرتا کہ یہ سوال کسی اور سے پوچھ لیا جائے اور وہ جواب دے دے۔ یہی مضمون اور بھی بہت سے روایات میں وارد ہوا ہے۔

موزوں پر مسح عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عمر بن خطاب کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک سوار آیا اس کا کہنا تھا کہ اس نے عید کا چاند دیکھا ہے پس اس نے کہا اے لوگو! روزہ نہ رکھو، پھر وہ ایک حوض کے پاس گیا وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، مغرب کی نماز پڑھا اور پھر کہا میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا تھا تاکہ یہ معلوم کروں کہ میں نے موزوں پر مسح کا جو عمل کیا ہے کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ کوئی عمل دیکھا ہے۔ عمر بن خطاب نے فرمایا یہی درست ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی عمل کرتے دیکھا ہے۔

تلاوت کرنے والے قاری مجاہد کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے گھر میں بہت سے قرآن مجید رکھے رہتے تھے اور وہاں بہت سے قرآن جمع ہو کر تلاوت کرتے رہتے، صرف کھانے کے وقت اٹھ کر جاتے میں ان کے پاس گیا اور میرے پاس لوہے کا ایک ٹکڑا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا اس سے تلوار بناؤ گے میں نے کہا نہیں، فرمایا اسے مصحف پر چڑھاؤ گے میں نے کہا نہیں، فرمایا پھر شاید تم اس سے برتن بناؤ گے گویا وہ اسے ناپسند کر رہے تھے۔ ثابت بنانی کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد قرآن مجید کھولتے اور سورج طلوع ہونے تک اس کی تلاوت کرتے رہتے۔

رومال پھینک دیا..... ابو مروہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا پھر ان کے پاس (اعضاء صاف کرنے کے لئے) رومال لایا گیا تو انہوں نے اسے پھینک دیا۔

اشارے سے چپ رہنے کا حکم..... مسلم جہنی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ جمعہ کے روز دیکھا کہ ابن ابی لیلیٰ نے خبہ کے دوران محمد بن سعد کو انگلی کے اشارے سے چپ رہنے کا حکم دیا۔ حکم کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ ہماری امامت کراتے، جب دائیں بائیں سلام پھیر لیتے اور نمازی آگے پیچھے ہو جاتے تو بقیہ نماز پڑھتے، ابو فروہ کہتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ مجھے کہتے کہ صفیں درست کراؤ اور فرماتے تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران سامنے نہ تھو کے بلکہ اپنے قدموں کے نیچے تھو کے۔

رنگ جھاڑ دیا..... ابو فروہ ہی مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا ابن ابی لیلیٰ نے زرد رنگ رنگا ہوا تھا جب نماز کے اٹھے تو اسے جھاڑ دیا، اور آپ نے بالوں کی دو مینڈھیاں بنائی ہوئی تھیں، جب نماز کا ارادہ کیا تو انہیں کھول دیا۔

خز کا لباس..... ابو زیاد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کے لئے خز کا لباس بنایا گیا آپ نے اسے پہنا یہاں تک کہ وہ پھٹ گیا جب دوسرا لباس تیار ہونے لگا تو آپ نے تیار کرنے والے سے فرمایا اس میں ریشم نہ رکھنا اور اسکا تانا روئی کا بنانا، آپ سے کہا گیا کہ پہلے تو آپ خز والا لباس پہنتے تھے فرمایا اس میں بڑا اختیار نہ تھا۔

احادیث کا مذاکرہ..... ایک مرتبہ احادیث کا مذاکرہ ہوا آپ سے احادیث سن کر عبداللہ بن شداد نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے میرے سینے کے اندر ان کتنی احادیث کو زندہ کر دیا جنہیں میں بھلا چکا تھا۔ اور ایک مرتبہ آپ نے عبداللہ بن عکیم سے فرمایا آؤ تاکہ ہم احادیث کا آپس میں مذاکرہ کر لیں یہ مذاکرہ کرنے سے ہی یاد رہتی ہیں۔

عہدہ قضاء اور مشکلات..... آپ کی کنیت ابو عیسیٰ تھی ابو حصین کہتے ہیں کہ جب حجاج نے آپ کو قاضی بنانے کا ارادہ کیا تو اس وقت ایک پولیس افسر حوشب نے اسے کہا کہ اگر آپ علی بن ابی طالب کو قاضی بنانا چاہتے ہیں تو ابن ابی لیلیٰ کو قاضی بنا لو (لیکن پھر بھی حجاج نے آپ کو قاضی بنا دیا) لیکن اس کی وجہ سے آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

چنانچہ حمام بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ان کو دیکھا کہ ان پر مار کی اثرات ہیں اور کپڑے پھٹے ہوئے ہیں، حجاج نے پٹائی کروائی تھی۔ اعمش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حجاج نے انہیں کھڑا کیا ہوا اور یہ کہہ رہا ہے ان جھوٹوں پر لعنت کرو یعنی علی، ابن زبیر اور مختار ثقفی، عبدالرحمن نے کہا اللہ تعالیٰ کی جھوٹوں پر لعنت۔ پھر ایک نیا جملہ شروع کیا اور علی بن ابی طالب، ابن زبیر اور مختار بن ابی عبید، اعمش کہتے ہیں کہ ابن ابی

یہی نے ان ناموں کے آخر میں پیش پڑھی جس سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ نیا جملہ ہے اور لعنت سے ان لوگوں پر لعنت کرنا مراد نہیں۔

حضرت علیؑ کی فضیلت..... ابو معاویہ کہتے ہیں کہ جب کسی مجلس میں لوگ حضرت علیؑ کو برا بھلا کہتے اور ان کی طرف برے کاموں کی نسبت کرتے تو آپ فرماتے ہم حضرت علیؑ کے صحبت میں رہے ہیں ہم نے ان سے وہ باتیں نہیں سنیں جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں ان کی فضیلت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچ زاد بھائی اور داماد ہیں اور حسن و حسین کے والد ہیں اور بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں۔
اس بات پر اتفاق ہے کہ جن لوگوں نے عبدالرحمن بن محمد بن الاشعث کے ساتھ مل کر حجاج کے خلاف خروج کیا ان میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی شامل ہیں آپ دجیل مقام پر شہید ہوئے۔

عبداللہ بن عکیم الجہنی .. آپ کی کنیت ابو معبد ہے، آپ عمر، عثمان، علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کرتے ہیں، آپ بڑی عمر کے تھے، آپ نے زمانہ جاہلیت بھی پایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط..... آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف خط لکھا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھاؤ، ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس وقت میں جہنہ کی زمین قیدی تھا۔

عمر بن خطاب کی بیعت..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ان ہاتھوں سے عمر بن خطاب کی اس بات پر بیعت کی کہ حتی الامکان اطاعت اور فرمانبرداری کروں گا۔

حضرت علیؑ کا فرمان..... آپ فرماتے ہیں کہ جب مؤذن اذان کے دوران یہ کہتا: اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا رسول اللہ تو حضرت علیؑ فرماتے ہیں یا شبہ جہوں سے محمدؐ کی تکذیب کی وہ نکار کرنے والے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود انیس طرف کے لوگوں سے شہداء بنے۔ یہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم میں سے ہر شخص تنہا اپنے رب سے ملاقات کریگا۔

باہمی محبت..... مسلم جہنی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ کو اکٹھے دیکھا حالانکہ وہ علیؑ سے زیادہ محبت کرتے تھے اور یہ عثمانؓ سے زیادہ محرم رکھتے تھے، ابن ابی لیلیٰ کی والدہ کا انتقال ہوا تو ان کا جنازہ ابن عکیم نے پڑھایا اور اس وقت مقام جہنہ کی جامع مسجد کے امام تھے۔

۱۔ عربی گرامر کے مطابق لعنت کا تعلق اس حضرات سے اس وقت بنتا جب ان کے ناموں کے آخر میں "یر" پڑھی جاتی تاکہ مفعولیت والے معنی پائے جائیں جبکہ یہاں نہیں ہوا۔ (اعجاز)

جیب نہ لگوانے کی وجہ..... ابن عکیم اپنے کپڑوں کے ساتھ رقم رکھنے کے لئے جیب نہیں لگواتے تھے اور فرماتے انسان نے مال جمع کیا اور گن گن کر اسے محفوظ کیا۔ ۱۔

کیا قتل عثمانؓ میں مدد کی تھی؟..... حلال بن ابی حمید کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عکیم کہا کرتے تھے کہ میں عثمانؓ کے بعد کسی خلیفہ کے قتل میں مدد نہیں کروں گا، آپ سے پوچھا گیا کیا آپ نے ان کی قتل میں مدد کی تھی فرمایا میرا نام بھی ان میں شامل کیا جاتا ہے۔

انتقال..... حجاج بن یوسف کے دور میں کوفہ کے اندر آپ کا انتقال ہوا، ابو فردہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے غسل دیا۔

عبداللہ بن ابی ہذیل العززی..... آپ کا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہیں، آپ کی کنیت ابو مغیرہ ہے آپ عمر علی، ابن مسعود، عمار بن یاسر، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کرتے ہیں۔

رمضان میں نشہ..... آپ فرماتے ہیں کہ میں عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا اور رمضان المبارک کا مہینہ تھا ایک بوڑھا شخص نشہ کی حالت میں لایا گیا آپ نے فرمایا تیری ہلاکت ہو، ہمارے تو بچوں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے اور پھر اسے اتنی کوڑے لگوائے۔

ابن عباس سے سوالات..... آپ نے فرمایا کہ میں نے عمرؓ سے سنا کہ صرف بیت اللہ کے لئے رخت سفر باندھو، آپ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مجھے اہل کوفہ نے ابن عباس کے پاس بھیجا تا کہ میں ان کے لئے مسائل معلوم کروں، یہ وہی سوالات و جوابات ہیں آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

عبداللہ بن سلمہ الجعفی..... آپ کا تعلق قبیلہ مراد سے تھا، آپ عمر علی، ابن مسعود، سعد بن ابی وقاص، عمار بن یاسر اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ ابن مرہ کہتے ہیں کہ بڑی عمر میں جب ابن سلمہ روایت بیان کرتے تو ہم اسے نہ پہنچانتے بلکہ اس روایت کو منکر قرار دیتے۔

مرہ بن شریل الحمدانی..... آپ کو، مرہ الخیر، اور، مرہ الطیب، بھی کہا جاتا ہے، آپ حضرت عمرؓ، علیؓ، اور ابن مسعودؓ سے روایات نقل کرتے ہیں، آپ ثقہ راوی ہیں۔

عبید بن نضیلہ الخزاعی..... آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے آپ حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت علیؓ سے میراث کے متعلق روایات نقل کی ہیں۔

عمدہ قرأت حسن بن صالح کہتے ہیں کہ یحییٰ بن وثاب نے عبید بن نضلہ سے پڑھا، عبید بن نضلہ نے علقمہ اور علقمہ نے ابن مسعود سے پڑھا تو اس سے زیادہ صحیح قرأت کس کی ہو سکتی ہے۔

انتقال آپ بشر بن مروان کے دور حکومت میں کوفہ کے ادرفوت ہوئے۔

اس طبقہ کے وہ لوگ جنہوں نے عمر فاروقؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے

روایت نقل کی لیکن علی بن ابی طالبؓ سے روایت نہیں کی

عمرو بن میمون الازدی آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عمرو بن میمون بن صعب بن سعد بن مذحج، آپ عمر فاروق اور ابن مسعود سے روایت نقل کرتے ہیں معاذ بن جبل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کچھ احادیث سنیں، ان کے علاوہ ابو مسعود انصاری، عبداللہ بن عمرو، سلمان بن ربیعہ اور ربیع بن خثیم سے بھی روایات نقل کرتے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کا انتقال عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں ۴۷ھ یا ۵۷ھ میں ہوا۔

ابو اسحاق اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب عمرو بن میمون مسجد میں جاتے تو جب ان پر نظر پڑتی تو اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا۔

معرو ر بن سوید اسدی آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: معرو ر بن سوید بن سعد بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد، آپ عمر فاروق، عبداللہ بن مسعود اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ آپ کی عمر ۱۲۰ سال ہوئی، واصل کہتے ہیں کہ معرو ر ہم سے کہتے تھے اے میرے بھائی! مجھ سے علم حاصل کرو، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

ہمام بن الحارث النخعی۔ آپ عمر فاروق، عبداللہ بن مسعود، ابوالدرداء، عدی بن حاتم، جرید بن عبداللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

حجاج کے دور حکومت میں کوفہ کے اندر انتقال فرمایا ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ پہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! مجھے نیند سے نئی طاقت عطا فرما، اور میری بیداری کو آپ کی طاعت میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آپ بیٹھے بیٹھے تھوڑی دیر کے لئے سوتے تھے۔

حارث بن از مع آپ کا نسب نامہ یہ ہے حارث بن از مع بن ابو شیفہ بن عبداللہ بن مرز بن مالک بن حرب بن حارث بن سعد بن عبداللہ بن وداعہ بن ہمدان۔ آپ کو اعمور (یک چشم) بھی کہا جاتا تھا۔

آپ اور آپ کے بھائی شدا بن از مع کوفہ کے شرفاء میں سے تھے، آپ عمر فاروق، ابن مسعود اور عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں آپ سے بہت کم روایات مروی ہیں، معاویہ بن ابوسفیان کے دور خلافت کے آخری زمانہ میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے اس وقت نعمان بن بشیر کوفہ کے گورنر تھے۔

اسود بن ہلال..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حارث بن ہلال بن محارب بن نصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر، آپ عمر فاروق، ابن مسعود اور معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قربانی پسند کرتا ہے..... آپ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب کے دور میں اپنا اونٹ لے کر مدینہ منورہ آیا جب میں مسجد میں داخل ہوا تو اس وقت عمر بن خطاب خطبہ دے رہے تھے آپ فرما رہے تھے اے لوگو! حج کرو اور قربانی کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ قربانی کو پسند کرتا ہے جب میں مسجد سے باہر نکلا ایک آدمی نے میری سواری کی لگام کو پکڑ رکھا تھا لوگوں نے اس کی بولی لگائی اور میں نے اسے وہاں فروخت کر دی۔
آپ حجاج بن یوسف کے دور میں دیرالجمہا جم کے واقعہ سے روایت کرتے ہیں۔

سلیم بن حنظلہ البکری... آپ عمر فاروق، عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

نعمان بن حمید البکری..... آپ عمر فاروق اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور آپ نے سلمان فارسی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں اپنے خالو کے ساتھ مدائن میں داخل ہوا، ان سے مصافحہ کیا ان کا جھنڈا نرکل کا تھا، آپ کی کنیت ابو قدامہ ہے، آپ سے بہت کم روایات مروی ہیں۔

عبد اللہ بن عتبہ الہذلی..... آپ کا قبیلہ بنو زہرہ کا حلیف تھا، آپ عمر فاروق اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عتبہ کے پاس اس وقت تھا جب وہ اہل کوفہ کے قاضی تھے۔
ابو حصین کہتے ہیں کہ میں نے عتبہ کو خز کا لباس پہنتے دیکھا، ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابن عتبہ مصعب بن زبیر کی طرف سے کوفہ کے قاضی تھے، آپ ثقہ راوی ہیں۔

ابو عطیہ الوادعی... آپ کا تعلق ہمدان سے ہے آپ کا نام مالک بن عامر ہے، آپ کے والد کی کنیت ابو حمزہ ہے آپ عمر فاروق اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، مصعب بن زبیر کے دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے، آپ ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

عامر بن مطر الشیبانی..... آپ عمر فاروق، ابن مسعود اور حذیفہ سے روایت کرتے ہیں، آپ سے بہت کم روایات مروی ہیں۔

عبداللہ بن خلیفہ الطائی..... آپ عمر فاروق اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ نے عمر فاروق اور ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ عصر کی نماز کا وقت وہ ہے کہ اس کے بعد سوار دو فرسخ اور پیدل شخص ایک فرسخ کا فاصلہ طے کر سکے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر فاروق کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عبدالرحمن بن یزید آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عبدالرحمن بن یزید بن قیس بن عبداللہ بن مالک بن علقمہ بن سلمان بن کھل بن بکر بن عوف بن نضج۔

آپ اسود کے بھائی ہیں، عمر فاروق اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ ہم ان سے موزوں کے مسح کے بارے میں معلومات کریں، آپ کھڑے ہوئے، پیشاب کیا، وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا، ہم نے عرض کیا ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے تھے تاکہ موزوں کے مسح کے بارے میں حکم معلوم کریں آپ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے یہ کام کیا ہے (یعنی موزوں پر مسح کیا ہے)

عمامہ کے متعلق روایات..... آپ اپنی داڑھی پر زرد دھجک لگاتے تھے، حسن بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں شام کے سیاہ بالوں کے بنے ہوئے کپڑے میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، مسلم کہتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن یزید کو دیکھا کہ ان کے عمامہ کے بچے مضبوط اور ۵ رموں سے تھے اور یعلیٰ کی روایت میں ہے کہ آپ اپنے عمامہ کے بچے پر سجدہ کرتے، ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ آپ کے عمامہ کے بچے آپ کے اور زمین کے درمیان حائل ہو جاتے، ابو صخرہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے عمامے کا رنگ سیاہ ہے۔

انتقال..... آپ کی کنیت ابو بکر ہے، اور جماعہ کے واقعہ سے قبل حجاج کے دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے، ثقہ راوی ہیں، بہت سی احادیث آپ سے مروی ہیں۔

اس طبقہ کے وہ راوی جنہوں نے عمر فاروق اور علی بن ابی طالب

رضی اللہ عنہما سے روایات کی۔

عابس بن ربیعہ النخعی..... آپ عمر فاروق اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، ثقہ راوی ہیں، آپ کی روایات کم ہیں۔

کلیب بن شہاب الجری..... آپ کی کنیت ابو عامر ہے، آپ عمر فاروق اور علی المرتضیٰ سے روایت کرتے

ہیں، ثقہ راوی ہیں اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں، ابن سعد کہتے ہیں کہ میں نے محدثین کو دیکھا کہ وہ آپ کی روایات کو اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان سے استدلال کرتے ہیں۔

زید بن صوحان آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زید بن صوحان بن حجر بن حارث بن ہجر بن صبرہ بن حداد بن عساس بن لیث بن خدا بن ظالم بن ذحل بن بخل بن عمرو بن وویجہ بن افصی بن عبد القیس بن افصی بن دغی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزاہ۔ معصہ آپ کے حقیقی بھائی ہیں۔

سفر کا عجیب واقعہ عبید بن لائق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر کی حالت میں تھے، قافلے کا ایک شخص سواری سے اتر اور اس نے رجز پڑھا، پھر دوسرا اتر، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا کہ اپنے ساتھیوں کی خبر لیں، آپ اترے اور فرمایا جندب! کیا ہے جندب؟ زید نے اس سے خیر کو قطع کر دیا، پھر آپ سوار ہو گئے۔

آپ اگلے روز جب صحابہ آپ کے قریب ہوئے تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! رات ہم نے آپ سے یہ آواز سنی جندب! کیا ہے جندب؟ زید نے اس سے خیر کو قطع کر دیا اس کی کیا حقیقت ہے؟ آپ نے فرمایا میری امت میں وادی ہوں گے ان میں سے ایک دوسرے کو تلوار سے مارے گا جس سے حق و باطل کے درمیان تفریق ہو جائیگی، دوسرے کا ہاتھ اللہ کے راستے میں کاٹا جائیگا اور دوسرے موقع پر وہ قتل ہوگا۔

اجلع کہتے ہیں کہ جندب نے ولید بن عقبہ کے موجود ایک جادوگر کو قتل کیا اور زید کا ہاتھ یومِ جلواء کے موقع پر ہاتھ کاٹا گیا۔

دیہاتی کا واقعہ . . . زید بن صوحان کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مجھ سے کہا تیرا حدیث بیان کرنا مجھے عجیب معلوم ہوتا ہے اور تیرے ہاتھ خالی آلود ہوں گے، میں نے کہا تو میرا بایاں ہاتھ نہیں دیکھتا اس نے جواب دیا اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ تیرا دایاں ہاتھ کسے گایا بایاں، یہ سن کر زید نے فرمایا اللہ نے سچ فرمایا کہ: دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہیں اور وہ اسی کے زیادہ مستحق ہیں کہ اللہ کی حدود کو جانیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اتاریں۔ اعمش کہتے ہیں کہ نہادند کی جنگ میں زید کا ہاتھ کاٹا گیا۔

تم اہل اسلام کا خزانہ ہو عبد اللہ بن ابی حذیل کہتے ہیں کہ اہل کوفہ کا وفد عمر فاروقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ان میں زید بن صوحان بھی شامل تھا ان کو شام کا ایک شخص اپنی مدد حاصل کرنے کے لئے لایا تھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اہل کوفہ! تم اہل اسلام کا خزانہ ہو، اگر تم اہل بصرہ کے لئے مدد مانگتے ہو تو میں ان کی مدد کروں گا اور اگر تم اہل شام کے لئے مدد مانگتے ہو تو میں ان کی مدد کروں گا، اور زید کے لئے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایسا سلوک کرو اور اگر اس کی مدد نہ کی تو میں تمہیں سزا دوں گا۔

اعلیٰ سلوک..... ابن ابی ہذیل ہی کی روایت میں ہے کہ عمر فاروق نے زید بن صوحان کو بلایا اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جو امراء کے ساتھ کیا جاتا ہے اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم بھی زید اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ یہی سلوک کرو۔

امامت و خطابت..... نعمان کہتے ہیں کہ وہ سلمان فارسی کے لشکر میں تھے زید بن صوحان سلمان فارسی کے حکم سے لشکر کی امامت کراتے تھے، جمعہ کے روز سلمان فارسی زید بن صوحان سے فرماتے کھڑے ہو جاؤ اور قوم کو نصیحت کرو۔

شام جانا..... حمید بن حلال کہتے ہیں کہ زید بن صوحان عثمان غنیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے امیر المومنین! آپ امت کی جانب مائل ہوں گے تو آپ کی رعایا بھی آپ کی جانب مائل ہوں گی آپ اعتدال پر رہیں تو لوگ بھی اعتدال پر رہیں گے، یہ بات تین مرتبہ فرمائی، عثمان غنیؓ نے فرمایا کیا تم میری بات سن کر آپ کی اطاعت کرو گے، عرض کیا ہاں، آپ نے فرمایا شام چلے جاؤ، چنانچہ زید فوراً شام چلے گئے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور شام والوں کے ساتھ مل گئے آپ اور آپ کے ساتھی امیر کی اطاعت کو اس کا حق سمجھتے تھے۔

جنگ جمل میں زخمی ہونا اور وصیت..... عیسان بن جریر کہتے ہیں کہ زید بن صوحان کو جنگ جمل میں میدان جنگ سے زخمی حالت میں لایا گیا، لوگ دوڑتے آئے اور کہا اے ابوسلیمان! جنت کی خوشخبری سنو آپ نے فرمایا تم یہ بات کیسے کہہ رہے ہو کیا تم کسی کو جنت یا دوزخ میں داخل کرنے پر قادر ہو، تمہیں تو اپنے بارے میں بھی معلوم نہیں۔ ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ ہم نے ایک قوم کے خلاف اس کے شہر میں جہاد کیا اور ان کے امیر کو قتل کیا اور ہم پر ظلم کیا گیا تو ہم نے صبر کیا۔ دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا میری چادر مضبوطی سے باندھ لو کیونکہ میں جھگڑے والا ہوں اور میرے گال زمین سے ملا دو، اور مجھے جلدی سے دفن کرنا، ایک روایت میں ہے کہ میرے جسم اور کپڑوں سے خون نہ دھونا اور آپ نے یہ بھی وصیت کی کہ مجھے یہ مصحف سمیت دفن کر دینا۔ آپ ثقہ راوی ہیں آپ سے بہت کم روایات مروی ہیں۔

عبداللہ بن شداد اللیشی..... آپ عمر فاروق اور علی المرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں اور ابن حمزہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔

آپ کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت عمیس ہے، آپ بچے حضرت حمزہ کے نکاح میں تھیں ان سے آپ کی بیٹی عمارہ پیدا ہوئی، غزوہ احد میں حضرت حمزہ شہید ہو گئے تو شداد سے نکاح کیا جس سے عبداللہ بن شداد پیدا ہوئے، آپ حضرت علیؓ کے اصحاب میں سے ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کا رونا..... آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عمر فاروق کے پیچھے نماز پڑھی،

آپ سورۃ یوسف کی تلاوت کر رہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے: **انما اشکوه بشی وحزنی الی اللہ** (ترجمہ) بلاشبہ میں اپنے اضطراب اور غم کی شکایت صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں۔ تو میں نے ان کی رونے کی آواز سنی، حالانکہ میں آخری صف میں تھا۔

آپ نے قراء کے ساتھ مل کر حجاج بن یوسف کے خلاف خروج کیا انہی دنوں عبدالرحمن بن محمد بن اشعث قتل ہوئے۔

حدیث میں مرتبہ آپ ثقہ راوی ہیں، فقہیہ ہیں اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں البتہ آپ شیعیت کی طرف مائل تھے۔

ربعی بن خراش ... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ربیع بن خراش بن جحش بن عمرو بن عبداللہ بن بجاد بن عبداللہ بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عیس بن بغیض بن ریش بن غطفان بن سعد بن قیس بن غیلان بن مضر۔ محمد بن شائبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراش بن جحش کو اسلام قبول کرنے کے لئے خط لکھا جسے اس نے پھاڑ دیا۔

ربعی بن خراش عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور خروشد بن حرس سے روایت کرتے ہیں۔ حجاج کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے پوچھا کیا ربعی نے علی المرتضیٰ کا زمانہ پایا ہے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ان سے روایت بیان کی۔

انتقال حجاج بن یوسف کے دور میں ہمام کے واقعہ کے بعد آپ کا انتقال ہوا، آپ کی اولاد نہیں تھی، آپ کے پسماندگان میں آپ کے بھائی مسعود بن خراش ہیں، مسعود عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم کی روایت کے مطابق ربعی عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں فوت ہوئے، آپ ثقہ راوی ہیں اور آپ کی روایت معتبر ہیں آپ کا انتقال ۱۰۱ھ میں ہوا۔

عباسیہ بن ربیع الاسدی آپ عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں، آپ کی مرویات کی تعداد کم ہیں۔

وصب بن اجدع الہمدانی آپ نے عمر فاروق کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جب آدمی حج کے لئے آئے تو بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے، علی المرتضیٰ سے بھی روایت کرتے ہیں، آپ کی روایات کم ہیں۔

نعیم بن دجاجۃ الاسدی آپ عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور ابومسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں، آپ کی روایات کم ہیں۔

شرح بن ہانی... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: شرح بن ہانی بن یزید بن نھیک بن درید بن سفیان بن خباب بن بنی الحارث بن کعب،

آپ عمر فاروق، علی المرتضیٰ، سعد بن ابی وقاص اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کرتے ہیں۔
قاسم بن ثمرہ کہتے ہیں کہ مجھے شرح بن ہانی حارثی نے روایات بیان کی ہے (اور اس سے بہتر کوئی حارثی نہیں) آپ علی المرتضیٰ کے اصحاب میں سے ہیں اور ان کے ساتھ جنگوں میں بھی شریک ہوئے، آپ ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں، آپ نے بڑی عمر پائی، عبد اللہ بن ابی بکرہ کے ساتھ جہتان میں قتل ہوئے۔

ابو خالد الوابی..... آپ کے والد کا نام خزیمہ ہے، آپ عمر فاروق اور علی المرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ عمر فاروق کے پاس گیا میرے ساتھ میرے گھروالے بھی تھے میں ایک جگہ اتر اور وہاں تلاوت کے دوران میری آواز بلند ہو گئی،

آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علیؓ کا خیر مقدم کرنے نکلے تاکہ عزت و احترام کے ساتھ انہیں لے آئیں، ہم انتظار میں تھے، حضرت علیؓ آئے اور ہمیں دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے؟ میں تمہیں مغموم دیکھ رہا ہوں۔

قیس ابو الاسود العبدی..... آپ خالد بن ولید کے ساتھ حریرہ کی صلح میں شریک ہوئے، آپ نے عمر فاروق سے جمعہ کے متعلق ایک روایت نقل کی ہے اور علی المرتضیٰ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

مستظل بن حصین البارقی..... آپ عمر فاروق اور علی المرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رب کعبہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ عرب کب ہلاک ہوں گے، جب حکومت ان لوگوں کی ہاتھ میں آئیگی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نہ ہوں گے، اور جاہلیت کے معاملات کی روک تھام نہ کریں گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم میں سے کسی شخص کا انتقال ہو گیا، ہم نے حضرت علی المرتضیٰ کی طرف آدمی بھیجا انہیں آنے میں تاخیر ہو گئی میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر دیا جب ہم فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ بھی آ گئے آپ نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا پڑھی۔ آپ ثقہ راوی ہیں، آپ کی روایات کم ہیں۔

قیس الحارثی..... آپ کا تعلق علاقہ مہمدان سے ہے، آپ عمر فاروق اور علی المرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں، ابواسحاق آپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ خازنین کے سردار تھے۔

ہجرت..... آپ فرماتے ہیں کہ میں عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے گھروالے ہجرت کرنا چاہتے ہیں، آپ نے ابن ربیعہ کی طرف خط لکھا کہ ان کا انتظام کرو اور انہیں مطلوبہ جگہ لے جاؤ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

حضرت علیؓ کا فرمان آپ فرماتے ہیں کہ میں نے علی المرتضیٰؓ سے سنا وہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ گزر گیا، ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھائی، تیسرے نمبر پر عمر فاروقؓ آئے اب ہم فتنوں میں مبتلا ہو گئے لہذا جو اللہ کو منظور ہے وہی ہوگا۔

زیاد بن جدیر آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زیاد بن جدیر بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ آپ عمر فاروقؓ، علی المرتضیٰؓ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اسلام میں پہلا شخص ہوں جس نے عشر نکالا، ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ عشر کسے دیتے ہیں فرمایا بنو ثعلبہ کے نصاریٰ کو۔ کوفہ میں ایک لڑکا بطور پسماندہ چھوڑا جو کہ قاری اور جامع مسجد کوفہ کا امام تھا۔

وہ طبقہ جو صرف عمر فاروقؓ سے روایت کرتا ہے، علی المرتضیٰؓ اور

ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت نہیں کرتا

سلیمان بن ربیعہ آپ کا سلسلہ نسب نامہ یہ ہے: سلیمان بن ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن ثعلبہ بن غنم بن قنیہ بن معن بن مالک بن اعصر بن سعد بن قیس بن عیلان بن مضر۔ آپ صرف عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کو کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔

شعسی کہتے ہیں کہ سلیمان کوفہ کے قاضی بن کر گئے اس کے بعد میں ان کے پاس صرف چالیس دن کوفہ میں رہا، مجھے دو پہر کے وقت گھر جانے کی اجازت دیتے اور میرے ساتھ دو آدمی نہ چل سکتے تھے۔

آپ نے عثمان بن عفانؓ کے دور میں بلخ کے مقام پر جہاد کیا اور شہید ہوئے اس وقت لشکر کے سپہ سالار سعید بن العاص تھے، آپ کی مرویات بہت کم ہیں۔

قاضی شریح آپ کا نسب نامہ یہ ہے: شریح بن حارث بن قیس بن جہم بن معاویہ بن عامر بن راءش بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتح بن کندہ۔ کوفہ میں بنو راءش قبیلہ سے آپ کے علاوہ کوئی شخص نہ تھا بنو راءش کے باقی ہجر اور حضرت موت میں تھے وہاں سے آپ کے علاوہ کوئی کوفہ نہ آیا، آپ کی کنیت ابوامیہ ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ شاعر تھے یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ آپ شاعر، قیافہ شناس اور قاضی تھے، سفیان کہتے ہیں کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کن میں سے ہیں؟ فرمایا اہل یمن کندہ میں سے ہوں۔

محمد بن عبید اور فضل بن دکین کہتے ہیں کہ ام داؤد ایک مرتبہ شریح کے پاس جھگڑا لے کر آئی وہ کہتی ہے کہ اس وقت ان کی داڑھی نہ تھی۔

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور کہا آپ کن میں سے ہیں؟ فرمایا میں ان لوگوں میں سے ہوں جن پر اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعے انعام فرمایا، دیہاتی یہ کہتے ہوئے نکلا اللہ کی قسم! میں

نے تمہارا کوئی قاضی ایسا نہیں دیکھا جو یہ جانتا ہو کہ وہ کن میں سے ہیں۔

شععی کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا مجھے قاضی شریع کے پاس لے چلو ہم نے کہا یہ شریع ہیں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ابو عبد اللہ! آپ کن لوگوں میں سے ہیں؟ فرمایا ان لوگوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعے انعام کیا اور میرا گھر کندہ میں ہے، وہ شخص لوٹا اور کہا اللہ تم پر رحم کرے تم نے مجھے اس شخص کے پاس بھیجا جو صحیح جواب نہیں دیتا ہم نے پوچھا اس نے کیا جواب دیا اس نے کہا کہ یہ جواب دیا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جن پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے انعام کیا (اسلام کی توفیق دی) اور میرا گھر کندہ میں ہے، ہم نے کہا ہم پر بھی اللہ نے اسلام کے ذریعے انعام کیا اور انہوں نے اسی فضیلت ہی کو بیان کرتا ہے۔

قاضی بننا..... شععی کہتے ہیں کہ عمر فاروقؓ نے کسی سے پسندیدگی پر گھوڑا لیا اسے چیک کرنے کے لئے اس پر سوار ہوئے تو وہ گر گیا اسے چوٹ لگی آپ نے اس کے مالک سے فرمایا اپنا گھوڑا واپس لے لو، اس نے جواب دیا میں یہ گھوڑا واپس نہیں لیتا، آپ نے فرمایا کوئی ثالث مقرر کر لیتے ہیں جو ہمارا فیصلہ کرے، اس نے کہا شریع ہمارا ثالث ہے۔ دونوں شریع کے پاس گئے واقعہ سنایا شریع نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا اے امیر المومنین! یا تو آپ اس حال میں اسے لے لیں یا جس حال میں اس سے لیا تھا اس حالت میں اسے لوٹائیں، یہ فیصلہ سن کر عمر فاروقؓ نے فرمایا فیصلہ اس طرح ہوتا ہے قاضی بن کر کوفہ جاؤ اور فرمایا کہ یہ پہلا دن ہے کہ میں نے شریع کو پہچانا۔

پوشیدہ تحقیق..... ابن سیرین کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پوشیدہ طور پر گواہوں کے حالت معلوم کرنے کا اہتمام کرنے والے قاضی شریع ہیں، آپ سے کہا گیا کہ آپ نے یہ نیا کام شروع کر دیا، فرمایا جب لوگوں نے جرائم کے نئے نئے طریقے نکال لئے تو میں نے صداقت تک پہنچنے کے لئے بھی نیا طریقہ نکالا۔

میں گواہی کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہوں..... بعض مرتبہ جب ظاہر گواہی صحیح معلوم ہوتی ہے لیکن قدرے شبہ سا ہوتا ہے تو گواہوں سے فرماتے کہ میں نے نہ تو تمہیں بلایا اور نہ ہی تمہیں روکتا ہوں میں تمہاری گواہی کی بنیاد پر فیصلہ کروں گا۔

لہذا میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں تم بھی اپنے معاملہ میں خدا کا خوف کرو لیکن اس کے باوجود بھی اگر گواہی دی جاتی حالانکہ اس سے پہلے آپ پوشیدہ طور پر ان کی تعدیل کر چکے ہوتے تو آپ جس کے حق میں فیصلہ فرماتے اس سے کہتے اللہ کی قسم! میں تمہارے حق میں فیصلہ کر رہا ہوں حالانکہ میرے خیال میں تم ظالم ہو، لیکن میں اپنے خیال کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کر رہا بلکہ گواہی کی بنیاد پر فیصلہ کر رہا ہوں، اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کر دیا ہے محض میرے فیصلے کی وجہ سے وہ تم پر حلال نہیں ہوگی، اب چلے جاؤ۔

بلا دلیل بات قبول نہ کرتے..... ابراہیم کہتے ہیں کہ شریع نے کہا کہ میں مقدمے کے فریق پر سختی نہیں کرتا آپ کے پاس ایک شخص سری بن وقاص مقدمہ لے کر آیا اور آپ نے گواہوں سے پوچھا اے فلاں! تو کس وجہ سے گواہی دیتا ہے اس نے جواب دیا میں نے فلاں فلاں سے سنا اس سے اعراض کیا پھر دوسرے گواہ سے پوچھا کہ تو

کس وجہ سے گواہی دیتا ہے وہ بولا فلاں فلاں نے مجھے بتایا ہے، آپ نے ان سے کوئی بات کی، یہ سن کر سری نے کہا اے شریع! کیا آپ ان باتوں کی تحقیق کرتے ہیں کیا آپ لوگوں میں سب سے زیادہ جانتے والے نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ بلا دلیل نہ کوئی بات قبول کرتے اور نہ کسی کو کوئی بات اپنی طرف سے تلقین کرتے۔

مدعی کو مہلت محمد کہتے ہیں کہ اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہوتا تو شریع مدعی علیہ سے قسم لیتے، فرات بن احنف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن شریع کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب آپ کسی شخص کے خلاف فیصلہ کر رہے تھے اس نے کہا آپ میری بات سن لیں اور جلدی نہ کریں، آپ نے اسے بات کرنے کی اجازت دے دی یہاں تک کہ جب اس کی بات مکمل ہو گئی تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں چھوڑ دوں، تم نے بہت فضول بات کی اور بہت دیر لگا دی جو کچھ کہا ہے اس پر گواہ لاؤ۔

تحریر پر فیصلہ نہیں کرتا..... ایک مرتبہ ایک شخص اپنی گواہی تحریر کی شکل میں لے آیا آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں تحریروں کو پڑھ کر فیصلہ نہیں کرتا۔

بیٹے کو تنبیہ..... ابن ذکوان کہتے ہیں کہ بادل والے روز شریع گھر میں فیصلہ کرتے تھے ایک مرتبہ ان کے دو بیٹوں نے کسی مقدمہ کے سلسلے میں کچھ پوچھا تو فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں تمہارے فریق کے خلاف بھڑکاؤں

عدل کی اعلیٰ مثال..... عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا کہ میرا کسی شخص سے جھگڑا ہے اگر میں حق پر ہوں تو میں جھگڑا لڑتا ہوں ورنہ نہیں لڑتا، اب آپ کی کیا رائے ہے کہ مقدمہ کروں یا نہ کروں، فرمایا مقدمہ کرو، جب فیصلہ کا وقت آیا تو اپنے بیٹے کے خلاف فیصلہ سنا دیا فیصلے کے بعد بیٹ نے کہا اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے مقدمہ نہ کرنے کا مشورہ دیتے تو مجھے افسوس نہ ہوتا لیکن اب تو آپ نے مجھے رسوا کر دیا، فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! تو مجھے زمین کے اندر موجود تمام اشیاء سے زیادہ محبوب ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدر تجھ سے کہیں زیادہ ہے، مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں مقدمہ سے پہلے تمہیں جلا دوں کہ تم حق پر نہیں ہوتا شاید تم اپنے مخالفین سے صلح کر لو اور ان کا کچھ حق تلف کر لو۔

بیٹے کو گرفتار کرنا..... عامر کہتے ہیں کہ شریع کا بیٹا کسی کا ضامن بنا لیکن وہ شخص بھاگ گیا تو شریع نے اسے قید کر لیا اور قید خانہ ہی میں اسے کھانا بھیجتے تھے۔

فیصلے سے رجوع..... ابراہیم کہتے ہیں کہ شریع جب ایک مرتبہ فیصلہ کر لیتے تو پھر اس سے رجوع نہ کرتے البتہ ایک مسئلہ میں رجوع کیا جس میں اسود نے ان سے کہا کہ عمر کا فیصلہ یہ تھا کہ کسی غلام کے نکاح میں آزاد عورت ہو اور اس سے اولاد پیدا ہو تو وہ غلام آزاد ہوگا اور اس کا ولاء اس کے مالکوں کی طرف منتقل ہوگا، شریع نے اسے اختیار کر کے فیصلے سے رجوع کر لیا۔

انگوٹھی کا نقش ابو عیینہ کے آزاد کردہ غلام واصل کہتے ہیں کہ شرع کی انگوٹھی کے نقش پر یہ لکھا تھا، مہر ظن سے بہتر ہے۔۔۔۔۔۔ خاتم کو سزا کا انتظار کرنا چاہئے۔

ستون سے بندھوانا ایک مرتبہ ان کے خاندان کے کسی شخص نے کسی پر ظلم کیا آپ نے اسے ستون سے بندھوایا، جب آپ فیصلہ کر کے اٹھے تو وہ شخص کچھ کہنے لگا آپ نے فرمایا اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میں نے تجھے قید نہیں کیا بلکہ حق نے تجھے قید کیا ہے۔

رشوت لینے دینے والے پر اللہ کی لعنت ابو حصین کہتے ہیں کہ شرع کے پاس دو آدمی جھگڑالے کر آئے آپ نے ان میں سے ایک کے خلاف فیصلہ سنایا اس شخص نے کہا مجھے معلوم ہے کہ آپ میرے خلاف فیصلہ کہاں سے کیا (گویا وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ نے رشوت لی) آپ نے جواب دیا اللہ کی لعنت برستی ہے رشوت لینے والے، دینے والے اور جھوٹ بولنے والے پر۔
تم خود اپنے خلاف اقرار کر چکے ہو

محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے شرع کے سامنے اقرار کیا پھر انکار کرنے لگا تو آپ نے فرمایا تیری خالہ کی بہن کا بیٹا تیرے خلاف گواہی دے چکا ہے (خالہ کی بہن کے بیٹے سے وہی شخص مراد ہے) یعنی تو خود اپنے خلاف اقرار کر چکا ہے۔ ایک شخص صرف ایک گواہ لے کر آیا آپ نے اس سے قسم کا مطالبہ کیا تو وہ ہچکچایا آپ نے فرمایا برا ہے جو اپنے گواہ کو لے آیا (کہ ان کی تعداد پوری نہیں) آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص میرے فیصلے کے خلاف دعویٰ کرے تو میرا فیصلہ اس وقت تک برقرار ہے جب تک کہ وہ گواہوں کے ذریعے اپنا دعویٰ ثابت نہ کر لے تاہم حق کی گواہی میرے فیصلے سے برتر ہے۔

کون کس کے بارے میں گواہی نہیں دے سکتا آپ فرمایا کرتے تھے کہ تیرے مخالف شخص کی گواہی تیرے خلاف قبول نہیں اور تیرے ساتھ کام میں شریک اور نہ شک والے اور نہ قرض خواہ کی گواہی تیرے بارے میں گواہی قبول ہے بلکہ تو خود ان کے بارے میں تحقیق کر، اگر لوہ کہیں کہ ان کی حقیقت اللہ ہی کو معلوم ہے ہمیں معلوم نہیں تو پھر اللہ ہی کو معلوم ہے اور اگر لوگ کہیں کہ ہمارے علم کے مطابق یہ صحیح لوگ ہیں تو ہم ان کی گواہی کو جائز قرار دیں گے لیکن غلام اپنے آقا کے حق میں اور مزدور اپنے مالک کے حق میں گواہی نہیں دے سکتا۔

رواج کا اعتبار نہیں ایک مرتبہ چند غزالوں نے آپ کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش کیا دوران مقدمہ بعض نے کہا کہ ہمارے ہاں ایک رواج اس طرح ہے فرمایا تمہارا رواج تمہاری حد تک، (ہم تو شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے)

قسامہ کا فیصلہ ایک مرتبہ قسامہ کے اندر آپ نے پچاس اٹھانے کا حکم دیا، قسمیں اٹھانے والوں کی تعداد

پچاس تک نہ پہنچ سکی تو آپ نے دوسری قسمیں اٹھانے کا حکم دیا یہاں تک کہ پچاس قسمیں پوری کروائیں۔ ۱۔

احتیاط پر عمل کرو۔ آپ فرمایا کرتے تھے جس چیز کے جائز و ناجائز ہونے میں شک ہو اسے چھوڑ کر ایسا عمل اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔

عدل والی گواہی۔ ایک مرتبہ آپ نے مدعی علیہ کے قسم لے لی پھر مدعی گواہ لے کر آیا آپ نے فرمایا عدل والی گواہی جھوٹی قسم سے بہتر ہے۔ ابو جریہ کہتے ہیں کہ شریح کو غصہ آتا یا بھوک لگتی تو کھڑے ہو جاتے۔

منظوم مقدمہ، منظوم فیصلہ..... ایک مرتبہ ایک عورت اور اس کی ساس آپ کے پاس مقدمہ لے کر آئیں (مقدمہ کی نوعیت یہ تھی کہ عورت کا شوہر فوت ہو چکا تھا، ایک بیٹا تھا عورت کا دعویٰ تھا کہ اس کی پرورش کا حق مجھے حاصل ہے اور اس کی ساس کا کہنا تھا کہ اس کی پرورش کا حق مجھے حاصل ہے) ساس نے اپنا مقدمہ نظم کی صورت میں اس طرح پیش کیا:

أبا امیة التناک	وانت المرء ناتیة
اناک ابنی واماہ	وکلنا نا نقتہ
تزوجت فہا تیة	ولا یلہب بک التیة
فلو کنٹ لاتیت	لما نازعتنی فیہ
اہ یا ایہا القاضی	ہذی قصتی قتہ

(ترجمہ) اے ابو امیہ! ہم آپ کی خدمت میں انصاف حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں میرا پوتا اور اس کی والدہ آپ کے پاس آئے ہیں ہم دونوں اس لڑکے پر فدا ہیں (بہو سے کہتے ہوئے) جب تم نے دوسری شادی کر لی تو لڑکا مجھے دیدہ، بیوہ ہونے کے بعد تم مجھ سے جھگڑا کیوں کرتی ہو، (قاضی سے) ہم دونوں کا لڑکے کے بارے میں یہ مقدمہ اور قصہ ہے۔
 ہونے اس طرح اشعار پڑھے:

الا یا ایہا القاضی	قد قالت لک الجدة .
وقرلا فاستمع منی	ولا تبطنی ردہ .
اعزى النفس عن ابنی	وکبدی حملت کبدہ .
فلما کان حجری	یتیمًا ضائعًا وحده .
تزوجت رجاء الخیة	من یکفینی فقدہ .
ومن یظہرہ لی ودہ	ومن یکفل لی رفدہ

۱۔ قسامہ کا مطلب ہے کہ کوئی مقتول کسی علاقے میں مردہ حالت میں ملے اور ظاہری طور پر اس کے قاتل کا علم نہ ہو سکتا ہو تو جس محلہ میں ہوگا، ان اہل محلہ سے قسم لی جائیگی کہ اللہ کی قسم! نہ تو ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہمیں اس کا قاتل معلوم ہے، اس عمل کو قسامہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (اعجاز)

(ترجمہ) قاضی صاحب آپ نے دادی کی بات سن لی، اب میری بھی سنیے اور اسے رد نہ کیجئے، میں اپنے دل کو اپنے بیٹے سے تقویت دیتی ہوں اور اس کو ہمیشہ کلیجے سے لگا کر رکھتی ہوں، تنہا ہونے کی وجہ سے اس بات کا خطرہ تھا کہ یہ یتیم ضائع ہو جاتا، اس لئے میں نے اس کی نگہداشت کے لئے دوسری شادی کر لی تاکہ اس کی صحیح کفالت ہو سکے۔

قاضی صاحب نے اپنا فیصلہ ان اشعار میں سنایا:

قد فهم القاضی ما قد قلتما . وقضیٰ بیتکما ثم فصل .
بقضاء بین بینکما ، وعلى القاضی جہد ان عقل .
قال للجدہ بنی بالصبی . وخذی ابنک من اذان العلل .
انہا لو صبرت کان لہا . قبل دعواھا تبغیھا البدل .

(ترجمہ) تم نے قاضی کے سامنے جو مقدمہ پیش کیا قاضی نے اسے سمجھ لیا ہے اور پھر تمہارے درمیان ایک فیصلہ کر دیا اور فیصلہ بھی ظاہر ہے، اگر قاضی سمجھ دار ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حقیقت معلوم کرے (اور وہ میں نے معلوم کر لی ہے) دادی سے کہا کہ یہ لڑکا اس حیلہ ساز سے تم لے لو، اگر وہ صبر کرتی اور نکاح نہ کرتی تو بچہ اس کا ہوتا۔

فتویٰ..... عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاضی شریع پیدل چلتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرے ہم نے کہا ہمیں فتویٰ دیجئے، آپ نے فرمایا میں فتویٰ نہیں دیتا بلکہ فیصلے کرتا ہوں، ہم نے کہا کہ اس میں عدالتی فیصلہ کرنے والی کوئی بات نہیں، فرمایا بتاؤ کیا بات ہے میں نے کہا ایک شخص نے رشتہ داری کی بنیاد پر کسی کے گھر پر قبضہ کیا ہوا ہے فرمایا سن لو، اللہ کے حکم پر کسی کا قبضہ نہیں۔

دو باتیں جمع کرنا ممکن نہیں..... ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ یہ باتیں میرے اندر جمع نہیں ہو سکتیں کہ میں قاضی بھی ہوں اور گواہ بھی، ایک مرتبہ ان کے جلاد نے کسی شخص کو بلا وجہ کوڑا مار دیا چنانچہ آپ نے اس کا بدلہ دلوا لیا۔

تراویح کی امامت ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریع کو پانچ سو درہم عطا کئے، عمیر کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریع کو حکم دیا کہ وہ رمضان المبارک میں لوگوں کو تراویح کی نماز پڑھائیں۔

عمدہ فیصلے..... جابر بن زید کہتے ہیں کہ قاضی شریع تقریباً ایک سال تک ہمارے ہاں بصرہ میں قاضی رہے، ان جیسے فیصلے نہ ان سے پہلے کسی نے کئے اور نہ ہی بعد میں۔

تیری گواہی قبول نہیں..... آپ سے مروی ہے کہ آپ کی عدالت میں ایک گواہ لایا گیا اسے یوں پکارا گیا 'اے ربیعہ! اس نے جواب نہ دیا، پھر کہا گیا اے ربیعہ! کوئی فر! اس نے جواب دیا آپ نے فرمایا تو نے اپنے کفر کا اقرار کیا تیری گواہی قبول نہیں۔

علمی فیصلے..... مکھول کہتے ہیں کہ میں چھ ماہ تک شرع کی عدالت میں جاتا رہا میں نے ان سے کچھ پوچھتا تھا بلکہ انکے فیصلے میرے لئے کافی ہو جاتے تھے۔

لباس و عمامہ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے سیاہ بالوں کے لباس میں شرع کو فیصلے کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ آپ کے عمامہ کا شملہ پچھلی طرف نکالتے ہیں، ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ نماز کی حالت میں آپ نے اپنا ہاتھ چادر سے باہر نہ نکالتے۔

دلالوں کو عدالت سے نکالنا..... آپ فرمایا کرتے تھے کہ ان دلالوں سے مجھے بچاؤ، یعنی جو مقدمہ کرنے والوں کے ساتھ آ جاتے ہیں انہیں دور کرو اور آپ انہیں عدالت سے نکلوا دیتے تھے۔

فتنوں سے گریز... ابن زبیر کے دور میں جب فتنے برپا تھے اس وقت آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نہ تو ان کے بارے میں کسی سے سوال کیا اور نہ ہی کسی نے مجھے کچھ بتلایا۔ جعفر کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا ڈر لگا ہوا ہے کہ شاید میری بخشش نہ ہو، آپ نے فتنے کے دور میں نو سال گزارے لیکن حالات سے بے خبر رہے۔

اللہ کی نعمتوں کے ساتھ..... منصور کہتے ہیں کہ جب شرع احرام باندھ لیتے تو خاموش اور محتاط ہو جاتے ہیں، غیثمہ کہتے ہیں کہ جب آپ سے پوچھا جاتا کہ صبح کیسے کی فرماتے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ۔

سلام میں پہل..... ابو اسحاق کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص آپ کو صرف السلام علیکم کہتا تو آپ جواب میں درحمتہ اللہ کا اضافہ کرتے، اگر وہ رحمۃ اللہ بھی کہتا تو وہ دبر کا تہ کا اضافہ کرتے، قاسم کہتے ہیں کہ عام طور پر کوئی شخص سلام میں آپ سے سبقت نہیں کرتا تھا (بلکہ آپ پہلے سلام کرتے) اور اگر کوئی سلام کرتا تو اس جیسا جواب دیتے، عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں کوشش کے باوجود شرع کو سلام کرنے میں پہل نہ کر سکا، میں گلی میں ان کے انتظار میں کھڑا ہوتا اور ان کو دور سے آتے دیکھ کر کہتا کہ ابھی سلام کرتا ہوں وہ مجھے دیکھ کر غافل سے ہو جاتے اور سر نیچے کر لیتے جو نہی قریب آتے فوراً کہتے السلام علیکم، شخصی کہتے ہیں کہ جب بھی دو آدمی ملتے تو ان میں پہلے سلام کرنے والے شرع ہوتے۔

اونٹنی کا ہدیہ ایک مرتبہ قاضی شرع نے اسود کے پاس اونٹنی کا ہدیہ بھیجا انہوں نے اس کے متعلق معلقہ سے پوچھا انہوں نے کہا تمہارے بھائی شرع نے بھیجا ہے اسے قبول کر لو۔

کئی نمازیں..... محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ شرع ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے آپ کے غلام ابو طلحہ کہتے

ہیں کہ جب آپ صبح کی نماز پڑھ کر گھر آتے تو دروازہ بند کر لیتے اور پھر دیر تک گھر میں عبادت کرتے۔
حکم کہتے ہیں کہ میں نے شریح کو سیاہ چوغ میں نماز پڑھتے ہوئے اور جنازہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

سفارش سے اجتناب..... محمد کہتے ہیں کہ کسی شخص کو زیادہ سے کام تھا وہ شریح کے پاس آیا تا کہ آپ اس کے لئے سفارش کریں، آپ نے جواب دیا کون شخص ابن زیاد پر قدرت رکھتا ہے، ایک پرندہ وہاں سے گزرا اسے دیکھ کر فرمایا یہ پرندہ مجھ سے زیادہ ابن زیاد پر قدرت رکھتا ہے (گویا سفارش کرنے سے انکار کر دیا)
ابن سیرین کہتے ہیں کہ قاضی شریح قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر کسی انسان کی کوئی چیز گرم ہو جائے اور وہ آہ وزاری سے دعا کرے تو وہ مل جاتی ہے۔

ہدیہ کی واپسی... مجاہد کہتے ہیں کہ جب آپ کو کوئی ہدیہ دیا جاتا تو آپ اسے قبول کر کے اسی جیسا واپس لوٹا دیتے، آپ فرماتے ہیں کہ یہ شخص وہ ہے جس کے بارے میں کہا جائے کہ یہ بدکار ہے اس سے بچو۔
ابو خالد کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ شریح کی داڑھی سفید ہو چکی ہے۔

رات کے وقت تدفین..... قاسم، میمون اور ابو حیان سے مروی ہے کہ شریح پر نالے کا رخ اپنے گھر کی طرف رکھتے تھے اور اگر آپ کی بلی فوت ہو جاتی تو اسے بھی اپنے گھر میں دفن کرتے تھے، شععی کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے بیٹے کو رات کے وقت دفن کیا، عامر کہتے ہیں کہ آپ کے گھر میں جس کا انتقال ہوتا آپ اسے رات کے وقت دفن کرتے اور اسے اچھا سمجھتے اور فرماتے اس نے اپنے نفس کو راہ دکھلائی امید ہے کہ اسے قبر میں راحت ملی ہوگی۔

وصیت..... آپ نے اپنے بارے میں وصیت فرمائی کہ مجھے عام قبرستان میں دفن کیا جائے وہیں نماز جنازہ پڑھی جائے، قبر پر کپڑا نہ ڈالا جائے اور ان کو رات کے وقت دفن کیا گیا، یحییٰ بن قیس کہتے ہیں کہ میں شریح کے جنازہ میں شریک ہوا اگر میوں کا موسم تھا لیکن آپ نے وصیت کر رکھی تھی کہ میری قبر پر کپڑا نہ ڈالا جائے۔
آپ نے یہ بھی وصیت کی کہ نوحہ کرنے والی عورتیں جنازہ کے ساتھ نہ آئیں، جنازہ جلدی لے جایا جائے اور بغلی قبر بنائی جائے۔

انتقال..... آپ نے ایک سو آٹھ سال کی عمر پائی، آپ کا انتقال ۸۰ھ یا ۷۹ھ میں ہوا، اس میں اختلاف ہے۔

اس طبقہ کے بقیہ لوگ

صبی بن معبد الجعفی آپ عمر فاروق سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے قرآن کے بارے میں کچھ پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہدایت دی گئی ہے۔

قبیصہ بن جابر . . . آپ کا نسب نامہ یہ ہے: قبیصہ بن جابر بن وہب بن مالک بن عمیرہ بن حذار بن مرۃ بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن وودان بن اسد بن خزیمہ۔

آپ عمر فاروق اور عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں، محمد بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قبیصہ کا انتقال جماعہ کے واقعہ سے پہلے ہوا، آپ ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

یسار بن نمیر آپ عمر فاروق کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ ان کے خزانچی رہے، عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں کوفہ چلے کوفہ کے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ ثقہ راوی ہیں البتہ آپ کی مرویات بہت کم ہیں۔

عقیف بن معدی آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں آپ ایک طویل میں یہ بات بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ایک راستے پر چل رہے تھے اور آپ کے ہاتھ میں دڑہ تھا۔

حصین بن جدیر آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں۔

قیس بن مروان الجعفی آپ سے خثیمہ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں آپ نے عمر فاروق سے یہ روایت نقل کی کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے امیر المومنین! میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آیا ہوں جو مجھے قرآن مجید سے غافل کرتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ قیس ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے حضرت علیؑ کے دور میں جزیرہ میں خروج کیا، آپ بڑے شریف کریم تھے لیکن حضرت معاویہؓ کے حامی تھے آپ کے بارے میں شاعر کہتا ہے: نازلث أسان عن هفص وسيد حنا۔ خنی دلت علی قیس بن مروان (ترجمہ) میں ہفص قبیلہ اور ان کے سردار کے بارے میں پوچھتا رہا یہاں تک کہ مجھے قیس بن مروان کے پاس پہنچایا گیا (یعنی آپ ہفص قبیلہ کے سردار ہیں)

یسیر بن عمرو السکوتی . . . آپ کا تعلق بنو حند سے ہے آپ عمر فاروق اور سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں، آپ حج کے زمانہ میں اپنے قافلے کے سردار تھے آپ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت میری عمر دس سال تھی۔

آپ حجاج کے دور میں واقعہ حجاجم سے پہلے فوت ہوئے، ثقہ راوی ہیں اور کئی احادیث آپ سے مروی ہیں۔

عباد بن رزاد .. آپ عمر فاروقؓ سے روایت نقل کرتے ہیں، نماز نہیں ہوتی جب تک کہ سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورہ نہ ملائی جائے، کسی نے کہا کہ اگر میں امام کے پیچھے ہوں تو کیا کروں فرمایا اس وقت دل میں پڑھ لیا کرو۔

خرشہ بن حر آپ کا سلسلہ کسب یہ ہے: خرشہ بن حر بن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر۔ آپ عمر فاروقؓ، حذیفہ، ابو ذر اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

حظلمہ الشیبانی .. آپ کی کنیت ابو علی ہے، آپ عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں۔

بشر بن قیس آپ نے عمر فاروقؓ سے روزوں کے متعلق روایت نقل کی ہے۔

حصین بن سبرہ آپ عمر فاروقؓ کے حوالہ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں، ہم نے عمر فاروقؓ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی آپ نے سورہ یوسف کی تلاوت کی۔

سیار بن مضرور آپ کو ابن معرور بھی کہا جاتا ہے، آپ نے عمر فاروقؓ سے یہ بات سنی ہے کہ آپ نے مسجد نبوی کے بارے میں فرمایا یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔

حسان بن المخارق .. آپ عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں۔

ابو قرہ الکندی آپ کوفہ کے قاضی رہے ہیں، آپ کا نام قتان بن سلمہ ہے، آپ عمر بن خطابؓ، سلمان الفارسی اور حذیفہ بن یمان سے روایت نقل کرتے ہیں، مشہور و معروف راوی ہیں، آپ کی روایات کم ہیں۔

عمرو بن ابی قرہ الکندی آپ ابو قرہ کندی کے بیٹے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس عمر بن خطابؓ کا یہ خط آیا کہ لوگوں کی عجیب کیفیت ہے کہ وہ بیت المال سے جہاد کی غرض سے مال لیتے ہیں پھر اس کے خلاف دوسرے کام کرتے ہیں جہاد نہیں کرتے۔

معقل بن ابی بکر الہلالی .. آپ عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں۔

کثیر بن شہاب آپ کوفہ و النقصہ کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رنج و الم کا شکار رہے، آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: کثیر بن شہاب بن یزید بن شداد بن قتان بن کعب۔

آپ نے اپنے باپ حصین کے قاتل کو ایک جنگ میں قتل کیا آپ کوفہ میں مذبح کے سردار تھے لیکن بہت بخیل تھے، آپ عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں امیر معاویہ نے آپ کو مقام رے کا حاکم بنایا۔
محمد بن زہرہ جو مابذ ان کے گورنر رہے وہ آپ کی اولاد میں سے ہیں، ہارون الرشید کے دور میں ان کی بغداد میں بڑی قدر تھی۔

مسعود بن حراش العبشی آپ ربیع بن حراش کے بھائی ہیں، عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ کی مرویات بہت کم ہیں۔

ربیع بن حراش .. آپ مسعود بن حراش کے بھائی ہیں، آپ نے موت کے بعد بھی کلام کیا، ربیع بن حراش سے پہلے آپ فوت ہو گئے۔

عبد الملک بن عمیر کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ربیع بن حراش آئے ان سے کہا گیا آپ کے بھائی فوت ہو گئے ہیں وہ جلدی سے واپس چلے گئے یہاں تک کہ اس کے سر کے قریب بیٹھ گئے ان کے لئے دعائیں اور استغفار کرتے رہے پھر ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو مردہ بھائی نے کہا السلام علیکم، تو بھی میرے بعد اپنے رب سے ملنے والا ہے تو خوش و خرم اپنے رب سے ملے گا، تیرا رب تجھ پر ناراض نہ ہوگا اور میں خوش و خرم اپنے رب سے ملونگا وہ مجھ سے ناراض نہ ہوگا اور مجھے ریشم پہنائیگا میں نے موت کو بہت آسان پایا، زیادہ دیر باتیں نہ کرو، میرے جنازہ کو اٹھا کر لے جاؤ، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں اللہ سے ملنے تک مسلسل سفر جاری رکھوں گا۔
عبد الملک بن عمیر کہتے ہیں کہ ربیع بن حراش کا بھائی ربیع بیمار ہوا وہ سخت غمگین تھا وہ کسی ضرورت کی وجہ سے اس کے پاس سے چلا گیا تھوڑی دیر بعد لوٹ کر آیا بھائی کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو چکا ہے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر بھائی کے پاس گیا (بقیہ واقعہ وہی ہے جو گذشتہ روایت میں بیان ہوا)

حارث بن لقیط النخعی آپ کی کنیت ابو ضحہ ہے، آپ سے ابو نعیم وغیرہ روایت کرتے ہیں، آپ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے، آپ حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کے بیٹے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور بعض ان لوگوں کو جو جنگ قادسیہ میں شریک ہو ان کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی زرد کرتے ہیں، طہالہ کا لباس پہنتے ہیں اور میرے والد کی انگلیوں کو لہو ہے کہ تھی۔ آپ کی مرویات بہت کم ہیں۔

سلیک بن مسحل العبسی آپ نے نبیذ سے متعلق عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، آپ کی روایات کم ہیں۔

زیاد بن عیاض الاشعری آپ عمر فاروقؓ اور زبیر بن عوام سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر فاروقؓ نے ہمیں جابیہ کی مقام پر عشاء کی نماز پڑھائی، مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کونسی سورۃ پڑھی، اسی طرح مغرب کی نماز پڑھانے سے متعلق بھی روایت نقل کرتے ہیں۔

عیاض الاشعرمی..... آپ عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر فاروقؓ باندیوں اور حاملہ عورتوں کی عطایا دیا کرتے، آپ کی روایات کم ہیں۔

شبیل بن عوف الحمسی..... آپ عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر فاروقؓ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، ہم نے کہا کہ اپنے گھوڑوں اور غلاموں پر دس دس خرچ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کیا میں اسے تم پر لوٹا نہ دوں، پھر حکم دیا کہ ہمارے غلاموں کے لئے دو دو جرہیں ہیں۔
آپ فرماتے ہیں کہ دنیا کی تلاش میں میں نے کبھی اپنے جوتوں کو غبار آلود نہیں کیا اور کسی ضرورت یا جنازہ کے انتظار کے علاوہ کسی مجلس میں نہیں بیٹھا اور کبھی کسی شخص کو نہ ابھلا نہیں کہا، شہاب کہتے ہیں کہ شاید یہ بھی کہا کہ جب سے میں گھر کا مالک ہوا ہوں۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ شبیل شبیل کی تصغیر ہے، حدیث میں شبیل آیا ہے، آپ ثقہ راوی ہیں، روایات کم مروی ہے۔

سعید بن ذی لعلۃ الاصغر..... سعید بن ذی لعلۃ دو ہیں، آپ اصغر ہیں، سعید بن حصیب بن ذی لعلۃ اکبر ہیں، آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سعید بن ذی لعلۃ بن عامر بن مالک بن عمار بن دومان بن بکیل بن صہم بن خیران بن نوف بن ہمدان۔ آپ اور آپ کے بیٹے داؤد دونوں عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں۔

نبیز کی روایت..... عامر کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے سعید بن ذی لعلۃ نے عمر فاروقؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ کے لئے پانی میں طائف کی کھجوریں بھگوئی جائیں، پھر اس سے دو مشکیں بھری جائیں، جب صبح ہوتی تو آپ اسے پیتے۔

رباح بن حارث التیمی..... آپ عمر فاروقؓ، عمار بن یاسر اور سعید بن زید سے روایت نقل کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ عمر فاروقؓ ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے تھے جو زمانہ اسلام اور بعثت نبویؐ سے قبل ایک دوسرے کا گالیاں دیتے تھے اور آپ نے فرمایا جو شخص میرے خاندان کے کسی آدمی کو غلام یا باندی دیکھے تو وہ غلام کو دو غلاموں کے بدلے اور باندی کو دو باندیوں کے بدلے میں آزاد کر دے۔

عبداللہ بن شہاب خولانی..... آپ عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عمر بن خطابؓ کے پاس آیا، دو میاں بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عورت نے اپنے شوہر سے خلع کر لیا تھا آپ نے اسے نافذ کر دیا اور عورت سے کہا تجھے تیرے مال نے طلاق دلوائی۔

حسان بن قائد العبسی..... آپ عمر فاروقؓ سے انکا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ بز دلی اور بہاوری انسان کے دو فطری جذبے ہیں، آپ کی روایات کی تعداد بہت کم ہیں، ابواسحاق سمیعی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

بکیر بن فائد العبسی آپ حسان بن فائد کے بھائی، آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں آپ سے حلام بن صالح روایت کرتے ہیں۔

سیل ابو جروہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص کسی سے گوشت کا ٹکڑا چھینتا اور یہ سمجھتا کہ اس پر اس کا بدلہ واجب نہیں، اللہ کی قسم! میں اس کا بدلہ لوں گا۔
باتہ الجعفی آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں۔

بو جریر السجلی آپ عمر فاروق، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں، میں ایک یہاں سے ملا اس کے پاس ایک ہرن تھا میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے لوگوں کو کھلا دیا میں عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ ذکر کیا آپ نے فرمایا اپنے دونوں بھائیوں کو لاؤ تاکہ وہ تمہارے بارے میں فیصلہ کرے، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک آئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ میں اس کے بدلہ ایک بکرادوں۔

ملا مہ آپ نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ آپ ایک حوض والے کے پاس آئے اور اسے ایک دڑو مار کر کہا اے حوض مردوں کے لئے اور ایک حوض عورتوں کے لئے بناؤ۔

عمانی بن حزام آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب کے پاس بیٹھا ایک آدمی حاضر ہوا اور کہا میں اپنی بیوی کے ساتھ ایک اجنبی شخص کو پایا اور پھر میں نے دونوں کو قتل کر دیا، عمر روق نے اپنے عاملوں کی طرف اعلانیہ طور پر یہ لکھا کہ اسے قصاصاً قتل کر دیا جائے لیکن پوشیدہ طور پر یہ لکھا کہ اس سے دیت لے لیجائے۔

عبداللہ بن مالک الازدی آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ مزدلفہ میں عمر بن خطاب کے پیچھے قرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔

سلمہ بن تحیف ... آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی، آپ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھ لو تو قربانی کرو اور ایک مرتبہ فرمایا اے اللہ کے بندو! عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد قربانی کرو۔

شر بن تحیف آپ فرماتے ہیں کہ میں عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کھانا کھا رہے تھے اور آپ کے ہاتھ پہ ہڈی تھی میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں آپ کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں فرمایا کیا تم نے اپنے امیر کی بیعت نہیں کی میں نے عرض کیا جی ہاں کی ہے فرمایا جب تم نے اپنے امیر کی بیعت کر لی تو گویا میری بیعت کر لی۔

آپ فرماتے ہیں کہ عمر فاروق کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے آیا اور کہا میں ہر چیز میں بیعت کرتا ہوں خواہ مجھے پسند ہو یا مجبوراً اس پر عمل کرنا پڑے، فرمایا اس طرح بیعت نہ کرو بلکہ اس طرح کہو کہ حتی الامکان اطاعت کرنے پر بیعت کرتا ہوں۔

نھیک بن عبد اللہ..... آپ فرماتے ہیں کہ عمر فاروق عرفات سے واپس آرہے تھے وہ بھی تھے اور اسو بن یزید بھی، آپ ایک پھیرے میں منی پہنچ گئے۔

مدرک بن عوف الاحمسی... آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں کہ کنز و لوگ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھتے ہیں اور قوی لوگ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھتے ہیں اور یہی افضل ہے۔

اسیم بن حصین العبسی..... آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں اور آپ نے انکے ساتھ حج بھی کیا۔

ابو اسحاق..... شریک آپ سے فرماتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس کا اسلام معتبر نہیں جو شخص نماز نہیں پڑھتا پوچھا گیا کہ یہ بات منبر پر فرمائی، فرمایا ہاں میں نے منبر پر انکو یہ کہتے ہوئے سنا۔

وحیہ بن عمرو..... آپ فرماتے ہیں کہ میں عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوا السلام علیکم یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے جواب میں کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرۃ

ہلال بن عبد اللہ..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب صفا اور مروہ کا چکر لگا رہے ہیں، جب آپ بطن میل پر پہنچے تو تیز چلنا شروع کر دیا۔

حملہ بن عبد الرحمن... آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں۔

اسق..... آپ عمر فاروق کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں عمر فاروق کا غلام تھا اور نصرانی مذہب پر تھا آپ مجھے اسلام پیش کرتے اور فرماتے اگر تو اسلام لے آئے تو میں اپنی امانتوں (بیت المال) میں سے تیری مدد کروں گا کیونکہ میرے لئے جائز نہیں کہ میں مسلمانوں کی امانتوں سے اس شخص کی مدد کروں جو انکے مذہب پر نہیں، میں نے اسلام قبول کرنے انکار کیا تو فرمایا لا اکراہ فی الدین (اسلام قبول کرنے میں کوئی زبردستی نہیں) جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے آزاد کر دیا حالانکہ میں نصرانی تھا اور فرمایا جہاں جانا چاہتا ہے چلا جاتا۔

ربیع بن زیاد..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ربیع بن زیاد بن انس بن دیان بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب۔

عجیب صفت آپ عمر فاروق سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے مجھے ایسے شخص کے بارے میں 'و' کہ جو امیر ہو تو قوم میں اس طرح رہے جیسے وہ امیر نہیں (یعنی عام لوگوں کی طرح رہے) اور اگر وہ امیر نہ ہو تو اس طرح محسوس ہو گویا وہ امیر ہے، لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک ربیع بن زیاد کے علاوہ کوئی اور شخص ایسا نہیں

آپ کے بھائی کی شہادت..... آپ بڑے متواضع اور خیرات کرنے والے تھے آپ خراسان کے گورنر رہے آپ کے بھائی کا نام مہاجر بن زیاد ہے وہ بھی نیک آدمی تھے، مہاجر تستر کی جنگ میں ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

آپ کی شہادت کے موقع پر دو اشعار کہے گئے جن کا ترجمہ یہ ہے:

جس روز ابو موسیٰ اشعری خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، مہاجر اللہ کے راہ میں شہید ہو کر خوش بخت بنا ہو نہ حج میں اگر کسی جو ہر قابل کا گھر ہے تو وہ بنی دیان کا گھر ہے (یعنی ربیع اور مہاجر بن زیاد کا)۔

تستر کی جنگ میں مہاجر نے فیصلہ کیا کہ انہوں نے اپنی جان اللہ کے ہاتھ فروخت کر دی ہے اس روز آپ کو روزہ تھا آپ کے بھائی نے ابو موسیٰ کو آپ کے عزم اور روزہ کی اطلاع دی ابو موسیٰ نے فرمایا میں ہر روزہ دار کو حکم دیتا ہوں کہ وہ روزہ کھول دے، مہاجر نے روزہ افطار کر لیا پھر میدان جنگ میں گئے اور وہاں شہید ہو گئے۔

ربیع بن زیاد سفید رنگ والے، ہلکے داڑھی اور کمزور جسم والے انسان تھے۔

وید بن مثنبعہ الیربوعی..... آپ عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں کوفہ کے کاتبوں میں شمار ہوتے تھے آپ نے بڑی عمر پائی لیکن عمر فاروق سے کچھ روایت نہ کر سکے، آپ عبادت گزار اور مجتہد تھے۔

رہبانیہ..... ابو حیان بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں سوید بن مثنبعہ کے پاس گیا وہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے میں نے ان کی عورت کو یہ کہتے ہوئے سنا میں آپ پر قربان ہوں آپ کی کیا حالت ہے؟ آپ نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ کوئی کچھونا بچھاتے ہیں، میں نے دیکھا کہ وہ گردن جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں جب مجھے دیکھا تو کہا بھتیجے! میں اسی حالت میں رہتا ہوں، میری پشت زمین پر نہیں لگی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں اپنے ناخن کٹاؤں۔

معصود بن یزید العجلی..... آپ کی کنیت ابو زیاد ہے، آپ بھی عبادت گزار مجتہدین میں شمار ہوتے ہیں، آپ اور عبد اللہ بن مسعود کے بہت سے شاگرد جنگل وغیرہ کی طرف عبادت کے لئے نکل جاتے، ابن مسعود نے انکو منع کیا۔

آپ نے عثمان بن عفانؓ کے دور خلافت میں آذر بایجان کا جہاد کیا اس وقت اشعث بن قیس لشکر کے سردار تھے اسی جنگ میں وہ شہید ہو گئے۔

نیند کی کمی کے لئے دعا۔۔۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ نماز میں یہ دعا کرتے، اے اللہ! میری نیند کم کر دے اس کے بعد آپ کو نماز میں اونگھتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا، منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا یہ دعائیں فرض نماز میں کرتے تھے فرمایا فرض نماز میں نہیں۔

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ معصودہ کے اندر سو گئے، پھر کھڑے ہوئے اور تھوڑا سا چلے اور دعا کی اے اللہ! میری نیند کم کر دے۔ آپ ثقہ راوی ہیں، آپ کی روایات بہت کم ہیں۔

قیس بن یزید العجلی۔۔۔ آپ معصودہ بن یزید کے بھائی ہیں آپ بازار جاتے اور خرید و فروخت کر کے کماتے معصودہ فرماتے ہیں کہ قیس مجھ سے بہتر ہے کہ خرید و فروخت کر کے کماتا ہے اور مجھ پر خرچ کرتا ہے۔

اولیس قرنی..... آپ کا تعلق قبیلہ مراد سے ہے، آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: اولیس بن عامر بن جزء بن مالک بن عمرو بن سعد بن عسوان بن قرن بن رومان بن ناحیہ بن مراد بن مالک بن اددندجی۔

مجلس میں آنا کیوں چھوڑ دیا؟..... اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ کوفہ میں ایک محدث تھا جو ہمارے سامنے احادیث بیان کرتا، جب احادیث بیان ہو جاتیں تو لوگ چلے جاتے البتہ کچھ لوگ رہ جاتے، ان میں ایک شخص ایسا تھا جو ایسی باتیں کرتا جو میں نے کسی سے نہیں سنی، مجھے اس سے محبت ہو گئی، ایک روز میں نے اسے تلاش کیا لیکن وہ مجھے نہ ملا میں نے دوسروں سے پوچھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جو ہمارے ساتھ بیٹھتا تھا اور اس اس طرح کا تھا، ایک شخص نے جواب دیا میں اسے جانتا ہوں اس کا نام اولیس قرنی ہے میں نے کہا کیا آپ کو اس کا گھر معلوم ہے اس نے جواب دیا ہاں، میں اس کے ساتھ اس کے گھر گیا اس کا دروازہ کھٹکھٹایا، اولیس باہر آئے میں نے کہا اے میرے بھائی! آپ نے مجلس میں آنا کیوں چھوڑ دیا، اس نے جواب دیا میرے پاس پہننے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے (آپ کے ساتھی آپ کی حالت پر مذاق کرتے، اور اذیت پہنچاتے) میں نے کہا یہ چادر لو اور اسے پہنو، اس نے کہا آپ یہ چادر مجھے نہ دیں، جب لوگ اس چادر کو میرے جسم پر دیکھیں گے تو میرا مذاق اڑائیں گے اور اذیت دیں گے، میں نے بہت اصرار کیا یہاں تک کہ اس نے چادر لے لی اور ہمارے ساتھ مجلس میں آ گیا لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا ذرا اس کو دیکھو اس کے ساتھ چمنار ہا یہاں تک کہ اس سے چادر لے لی، اس نے چادر اتار دی اور میری طرف دیکھ کر کہا کیا آپ نے دیکھا؟

میں اہل مجلس کے پاس آیا اور ان سے کہا تم لوگ اس سے کیا چاہتے ہو؟ تم اسے کیوں تکلیف دیتے ہو، اسے کبھی کپڑے ملتے ہیں کبھی نہیں ملتے (اور تم دونوں حالتوں میں اسے ستاتے ہو) میں نے انہیں خوب ڈانٹا (تو وہ چپ ہو گئے)۔

آپ کی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی..... ایک مرتبہ اہل کوفہ کا ایک وفد عمر فاروقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ان میں ایک شخص وہ بھی تھا جو اولیس قرنی کا مذاق اڑاتا تھا اور اولیس بھی وہاں

موجود تھا، عمر فاروق نے اہل وفد سے پوچھا کیا تم میں سے کوئی شخص قرن کا ہے؟ تو وہ آدمی آیا عمر فاروقؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس یمن کا ایک شخص آئیگا جس کا نام اولیس ہے اس نے صرف اپنی والدہ کی وجہ سے یمن چھوڑ کر میری طرف ہجرت نہیں کی اس کے جسم پر برص کی بیماری ہوگی وہ بیماری ختم ہو جائیگی البتہ ایک درہم کے بقدر جگہ پر سفیدی باقی ہوگی تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو وہ اس سے اپنی بخشش کی دعا کرائے۔

چونکہ وفد کے اندر اولیس قرنی بھی تشریف لائے تھے اس لئے ان سے ملاقات ہوگئی۔

عمر فاروقؓ اور اولیس قرنی کی گفتگو..... آپ کی اور اولیس قرنی کی گفتگو اس طرح ہوئی:

عمر فاروق: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اولیس قرنی: یمن سے۔

عمر فاروق: آپ کا نام کیا ہے؟ اولیس قرنی: اولیس

عمر فاروق: آپ نے یمن کیوں نہ چھوڑا؟

اولیس قرنی: اپنے والدہ کی وجہ سے۔

عمر فاروق: کیا آپ کو برص کی بیماری تھی، پھر دعا کی وجہ سے ختم ہوگئی (البتہ ایک درہم کے بقدر باقی ہے)

اولیس قرنی: جی ہاں، ایسا ہی ہے۔

عمر فاروق: آپ میرے لئے بخشش کی دعا کر دیں۔

اولیس قرنی: مجھ جیسا آدمی آپ جیسے عظیم شخص کے لئے کیسے دعا کریں۔

مذاق کرنے والے کے لئے دعا..... آپ نے بہت اصرار کیا تو انہوں نے ان کے لئے بخشش کی

دعا کر دی۔ یہ منظر دیکھ کر مذاق کرنے والے شخص کو افسوس ہوا وہ عمر فاروقؓ کی خدمت میں عرض کرنے لگا کہ ہم تو اس

کا مذاق اڑایا کرتے تھے آپ نے ان کے فضائل بیان کئے۔

وہ اولیس قرنی کی خدمت میں جا پہنچا اور کہا کہ میرے لئے بھی بخشش کی دعا کرو، آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ

وعدہ کرو کہ آئندہ میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے اور جو بات عمر فاروقؓ نے بتلائی ہے کسی کے آگے اس کا ذکر نہیں کرو گے تو

میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں، جب اس نے وعدہ کیا تو اولیس قرنی نے اس کے لئے دعا کر دی۔

جنگ صفین میں شرکت..... ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں شام کے ایک شخص نے آواز دی

کیا تم میں اولیس قرنی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تابعین

میں سے سب سے بہتر اولیس قرنی ہیں پھر اس نے اپنا جانور ہٹکایا اور لشکر میں داخل ہو گیا۔

میرا خلیل اولیس قرنی ہے..... سلام بن مسکین کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت میں میرا خلیل اولیس قرنی ہے۔ یہی مضمون دیگر کئی روایات میں بھی موجود ہے۔

گھریلو حالت راوی کہتے ہیں کہ اولیس قرنی سے ملاقات کے بعد جب اگلا سال آیا اور اہل کوفہ کے لوگ حج کے لئے مدینہ منورہ آئے ان میں سے ایک معزز شخص کی عمر فاروق سے ملاقات ہوئی آپ نے ان سے پوچھا تم نے اولیس کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ انہوں نے کہا پراہندہ گھر اور کم سامان کی حالت میں، پھر عمر فاروق نے ان کے سامنے وہ روایت بیان کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

پوشیدہ ہو گئے یہ آدمی جب کوفہ آیا تو اولیس قرنی سے بخشش کی دعا کے لئے درخواست کی، آپ نے جواب دیا تم پاکیزہ سفر سے آئے تم میرے لئے دعا کرو، اس نے اصرار کیا تو آپ نے پوچھا کیا تمہاری ملاقات عمر فاروق سے ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں، آپ نے اس کے لئے بخشش کی دعا کر دی۔ جب لوگوں میں اس بات کی شہرت ہونے لگی تو آپ وہاں سے پوشیدہ ہو گئے۔

قبیلہ مراد کے آدمی سے گفتگو ابوالاحوص کہتے ہیں کہ ہمارے ایک ساتھی نے ہمیں بتایا کہ ایک مرتبہ قبیلہ مراد کا ایک شخص اولیس قرنی کے پاس آیا اور پوچھا کیا حال ہے؟ فرمایا الحمد للہ خیریت سے ہوں، پوچھا آپ پر زمانہ کیسا گزر رہا ہے فرمایا تم ایسے شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جس پر شام آئے تو اسے صبح کی امید نہ ہو، صبح آئے تو شام کی امید نہ ہو۔

اے میرے بھائی! موت کسی مومن کو خوش نہیں رہنے دیتی، مومن کی نظر میں خدا کی معرفت کے مقابلہ میں سونے چاندی کی کوئی قیمت نہیں، اے میرے بھائی! اللہ کے فرائض کی تکمیل نے مومن کے لئے کوئی دوست نہیں چھوڑا اللہ کی قسم! ہم اچھی باتوں کی تلقین اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اس لئے لوگوں نے ہمیں اپنا دشمن بنا لیا اور ہمارے مقابلہ میں فاسق لوگوں سے دوستی کر لی، جو لوگ مجھ پر ہتھیں لگاتے ہیں ان کا رویہ مجھے حق بات کہنے سے نہیں روک سکتا۔

ہرام بن حیان کی گفتگو ہرام بن حیان العبدی کہتے ہیں کہ میں اولیس قرنی کی ملاقات کے شوق میں بصرہ گیا، آپ دریائے فرات کے کنارے بیٹھے تھے میں نے کہا اے میرے بھائی اولیس! کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ میں نے حدیث کی تصدیق کرنے کی غرض سے ایک حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے کہا حدیثی (مجھ سے فلاں نے بیان کیا) اس نے فوراً مجھے روک دیا اور کہا میں اپنے اوپر یہ دروازہ نہیں کھولنا چاہتا کہ مجھے محدث، قاضی یا مفتی کہا جائے، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور رونے لگا، میں نے کہا کچھ قرآن مجید کی تلاوت کر دیجئے، چنانچہ آپ نے یوں تلاوت شروع کر دی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .. خم . والکتاب المبین . انا انزلناه فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین اَنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اتک پڑھا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئے، کچھ دیر کے بعد افاقہ ہوا پھر فرمایا میرے لئے تنہائی بہتر ہے۔ آپ ثقہ ہیں، لیکن آپ نے کسی سے روایت نقل نہیں کی۔

عبدۃ بن ہلال الشافعی..... عمر فاروقؓ نے آپ سے قسم لی تھی کہ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ نہ رکھیں گے، آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھ پر کوئی رات نیند کے ساتھ اور کوئی دن روزے کے بغیر نہیں گذرا۔

ابو نعیدہ بن النضعی..... آپ کا نام عبدالرحمن بن خصفہ ہے، آپ فرماتے ہیں کہ ہم بنو ضبہ کے ایک وفد کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے میرے علاوہ سب کی ضروریات پوری کر دیں، آپ میرے پاس سے گذرے تو میں کوہِ کران کی سواری کے پیچھے جا بیٹھا آپ نے فرمایا نشن (یہ یہانی کلمہ) اپنی ضرورت پیش کرو، چنانچہ آپ نے میری رورت پوری کر دی، پھر فرمایا ہمارے سواری خالی کر دو۔

سعد بن مالک العبسی..... آپ عمر فاروقؓ سے روایت نقل کرتے ہیں اور آپ سے حلام بن صالح روایت کرتے ہیں۔

حبیب بن صہبان الاسدی..... آپ کنیت ابو مالک ہے، آپ عمر فاروقؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ ثقہ ہیں اور آپ کی روایت بہت کم ہیں۔

تابعین کا وہ طبقہ جو علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے

روایت کرتا ہے

حارث بن سوید تیمکی آپ علی المرتضیٰ، ابن مسعود، حذیفہ اور سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں، آپ کی کنیت ابو عاتشہ ہے عبد اللہ بن زبیر کے آخری دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے، آپ چھ راوی ہیں اور روایات کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔

حارث بن قیس الجعفی آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

جب آپ فوت ہوئے تو نماز جنازہ پڑھانے کے بعد ابو موسیٰ اشعری آئے اور دوبارہ نماز پڑھی اور بعض روایات میں ہے اور جبکہ دوسری روایات میں ہے کہ ابو موسیٰ اشعری نے امامت کرائی۔

حارث اعور آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حارث بن عبد اللہ بن کعب بن اسد بن خالد بن حوث (عبد اللہ) بن سبع بن صعوب بن معاویہ بن کثیر بن مالک بن حنظل بن حاشد بن خیران بن نوف بن ہمدان۔
ضعیف راوی ہیں۔ آپ علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ کا ایک قول بہت برا ہے، آپ ضعیف راوی ہیں۔

آدھا آدمی غالب آگیا علماء بن امر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ علیؑ نے خطبہ دیا اور فرمایا مجھ سے ایک درہم کے بدلہ علم کون خریدے گا، حارث آگے بڑھے اور ایک درہم میں کاپی خرید لی، پھر حضرت علیؑ کے پاس آئے اور بہت سی علمی باتیں لکھیں پھر ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے اہل کوفہ! تم پر آدھا آدمی غالب آگیا۔
عامر کہتے ہیں کہ میں نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حارث اعور سے حضرت علیؑ کی حدیث کے متعلق پوچھ رہے تھے، غصی نے ایک مرتبہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا یہ حدیث مجھ سے حارث اعور نے بیان کی اور وہ جھوٹا آدمی ہے۔

علم میراث میں مہارت ... ابو اسحاق کہتے ہیں کہ یہ بات مشہور تھی کہ کوفہ میں کوئی شخص عبیدہ اور حارث اعور سے زیادہ میراث کا علم نہیں جانتا۔

امامت ... زبیر بن معاویہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حارث اعور کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور حارث قوم کے امام تھے، نماز جنازہ بھی پڑھاتے تھے البتہ نماز جنازہ میں صرف ایک مرتبہ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

انتقال اور تدفین..... حارث عمور نے وصیت کی کہ ان کا نماز جنازہ عبد اللہ بن یزید الانصاری پڑھائیں چنانچہ انہوں نے جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں، پھر ہم جنازہ کو لے کر چلے یہاں تک کہ انکی قبر تک پہنچ گئے اس وقت ابن یزید نے کہا اس کو قدموں کی طرف سے اتارو، ہم نے اسی طرح اتارا، اس کے جسم سے زائد اتار لی گئی اور صرف کفن باقی رہ گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ ابن یزید نے کہا زائد کپڑا اتار لو کیونکہ مردوں کے لئے اس کی ضرورت نہیں، البتہ عورتوں کی تدفین کے وقت اس کی ضرورت ہوتی ہے، مذکورہ واقعہ کئی روایات میں مذکور ہے۔

عمیر بن سعید النخعی... آپ علی المرتضیٰ، عبد اللہ بن مسعود، عمار بن یاسر اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں آپ بہت دیر تک زندہ رہے یہاں تک کہ خالد بن عبد اللہ کے دور میں ۱۱۵ھ میں فوت ہوئے، محمد بن جابر حنفی نے آپ کا زمانہ پایا اور آپ سے روایات نقل کیں۔ آپ ثقہ راوی ہیں اور آپ سے متعدد روایات مروی ہیں۔

سعید بن وہب الحمدانی..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سعید بن وہب بن موهب بن صادق بن یناع بن دو مان۔

آپ علی المرتضیٰ، عبد اللہ بن مسعود اور خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، معاذ بن جبل کے یمن جانے سے پہلے کے زمانے کی روایات بھی نقل کرتے ہیں، آپ حضرت علیؑ کے ساتھ بہت چمٹے رہتے، اس کثرت صحبت کی وجہ سے آپ کا لقب قراذ (چمڑی) پڑ گیا۔

آپ سلمان فارسی، ابن عمر، ابن زبیر اور قاضی شریح سے بھی روایت کرتے ہیں۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ جمعہ کے روز جس مرتبہ آپ کا بیٹا آتا تو اپنے مکان سے اترتے، ورنہ عام حالات میں جمعہ کے اندر شریک نہ ہوتے، آپ اپنی قوم کے سردار تھے۔

آپ داڑھی پر زرد رنگ لگاتے، عبد الملک بن مروان کے دور حکومت میں کوفہ کے اندر ۸۶ھ میں فوت ہوئے، آپ ثقہ راوی ہیں بہت سی روایات آپ سے مروی ہیں۔

ہمیرہ بن یزیم شامی... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ہمیرہ بن یزیم شام بن اسعد بن حشم بن حاشد، شام ان کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

آپ حضرت علیؑ اور حضرت عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں آپ کے والد یزیم بھی حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

ہمیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود سے سنا کہ روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے، آپ معروف ہیں لیکن معتبر نہیں۔

عمرو بن سلمہ..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عمرو بن سلمہ بن عمیرہ بن مقاتل بن حارث بن کعب بن علوی

بن علیان بن ارجب بن و عام، آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ باوقار شخصیت تھے۔

آپ کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کے ساتھ صلح کرنے کے لئے محمد بن اشعث کے ساتھ بھیجا تھا حضرت معاویہ آپ کی جسامت اور فصاحت سے متاثر ہوئے اور فرمایا کیا آپ قبیلہ مضر کے ہیں فرمایا نہیں، پھر کچھ اشعار پڑھے جنکا ترجمہ یہ ہے: میرا تعلق ایسے قوم سے ہے کہ شہری اور دیہاتی ہر قسم کے لوگوں کے درمیان اللہ نے انہیں عزت دی ہے، ہمارے آباء واجداد سچائی کے حامل تھے اور ان سے عزت و بزرگی چلتی آرہی ہے اور ہماری مائیں معزز رہی ہیں اور انہیں یہ عزت پشت در پشت ملتی رہی ہے۔ پھر فرمایا میں ہمدان کا آدمی ہوں اور پھر ارحب کا ایک شخص ہے، آپ ثقہ راوی ہیں البتہ مرویات کی تعداد کم ہے۔

ابوزعراء الحضر می..... آپ کا نام عبد اللہ بن حانی ہے آپ کا شمار اہل کندہ میں سے ہوتا ہے آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں آپ ثقہ راوی ہیں اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

ابو عبد الرحمن السلمی..... آپ کا نام عبد اللہ بن حبیب ہے آپ علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، شعبہ کا کہنا ہے کہ آپ نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایات نہیں سنیں صرف علی المرتضیٰ سے سماع کیا ہے لیکن سعد بن عبادہ کی روایت کے مطابق آپ نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: خیر کم من تعلم القرآن و علمہ (ترجمہ) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔

قرآن فہمی..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے قرأت علی رضی اللہ عنہ سے سیکھی، تیم بن سلمہ کہتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن مسجد کے امام تھے بارش والے روز انہیں سواری میں لایا جاتا، آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ قرآن ان لوگوں سے سیکھا کہ جب وہ دس آیات پڑھ لیتے تو اس وقت تک آگے نہ بڑھتے جب تک کہ ان آیات کے مطلب و معنی کو اچھی طرح نہ سمجھ لیتے، ہم قرآن بھی سیکھتے اور اس پر عمل کرنا بھی سیکھتے۔

لیکن یہ قرآن اب ان لوگوں کی طرف منتقل ہو جائیگا کہ وہ اسے پانی کی طرح پی جائیں گے، یہ قرآن ان کی پٹلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا پھر آپ سے حلق پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بلکہ یہاں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن صرف بیس آیات صبح پڑھتے اور بیس آیات شام میں پڑھتے اور بعض مرتبہ پانچ پانچ آیات پڑھتے (اور ان پر غور و فکر کرتے)

ہم قرآن کا بدلہ نہیں لیتے..... ایک مرتبہ عمرو بن حریث نے آپ کی خدمت میں کچھ مال بھیجا، بھیجنے والے نے کہا کہ آپ نے عمرو کے بیٹے کو قرآن مجید پڑھایا ہے یہ اس کا بدلہ ہے آپ نے فرمایا واپس لے جاؤ ہم اللہ کی کتاب پر اجرت نہیں لیتے۔

یہ فقہیہ ہے..... حسن بن موسیٰ اور مالک بن اسماعیل ابن حبیب کی روایت سے کہتے ہیں کہ ابو الاحوص

کہا کرتے تھے کہ ابو عبد الرحمن کی مجلس میں بیٹھا کرو کیونکہ یہ قہیہ ہے، شقیق اور ابو وائل اور سعد بن عبیدہ کی مجلس میں نہ بیٹھو۔

صدقۃ الفطر آپ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے قرآن کا علم دیا میرا والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہے اور میں عید الفطر کے موقع پر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد غلام ہر ایک کی طرف عمدہ قسم کی گندم کا ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین کلو) صدقہ کرتا ہوں۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اے کاش! نمازی پوپتہ چل جائے کہ اس کے لئے آگے کیا انعامات رکھے ہوئے ہیں (تو پھر نماز میں اس کی کیفیت بدل جائے)

انشاء اللہ نہ کہو آپ نے ایک شخص سے پوچھا تو مومن ہے یا مسلم ہے؟ اس نے کہا ہاں انشاء اللہ (مسلم و مومن ہوں) فرمایا انشاء اللہ نہ کہو (بلکہ صاف کہو کہ میں مومن ہوں) میں نے مسر کو یہ کہتے ہوئے سنا ابو سلمہ! میں سچا مومن ہوں فرمایا یہ صحیح ہے کیا کوئی مومن باطل بھی ہوتا ہے۔

سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابو عبد الرحمن نے ایک قمیص میں نماز پڑھی، دوسری روایت میں ہے کہ آپ پر چادر وغیرہ نہیں تھی۔

کلام میں ادب..... (اگر کوئی کام بھول جاتے تو اس کے بارے میں فرماتے کہ-) مجھے یہ پسند نہیں کہ یوں کہوں کہ مجھ سے یہ کام چھوٹ گیا بلکہ یہ کہا جائے کہ مجھے بھول گیا۔

ہر بیماری کی دواء ہے..... عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن کے پاس آیا انہوں نے اپنے لڑکے کو بچنے لگوائے ہوئے تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے بچے کو بچنے لگواتے ہیں فرمایا اس میں کیا مانع ہے میں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کا دواء بھی ساتھ نہ اتارا ہو۔

مسجد میں مرنا پسند ہے..... عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابو عبد الرحمن کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ مسجد میں ہی اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں میں نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے، بہتر تھا کہ آپ گھر تشریف رکھتے فرمایا میں نے ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے آدمی کو اس وقت تک نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے جب تک کہ وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے اور اس کے لئے فرشتے یہ دعا کرتے رہتے ہیں اے اللہ! اس کی بخشش فرما اور اس پر رحم فرما، میں یہ چاہتا ہوں کہ میری موت مسجد ہی میں آئے۔

انتقال..... آپ نے انتقال کے وقت فرمایا کہ مجھے اللہ کی رحمت سے امید ہے میں نے اسی سال تک رمضان المبارک کے روزے رکھے ہیں جب آپ کا انتقال ہوا تو ابو جحیفہ کا وہاں سے گذر ہوا اس نے کہا یہ خود دنیا کی مشقتوں سے راحت پانے والے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی ان سے راحت حاصل ہوگی (کہ ان پر بھی ان کی وجہ سے

رحمتیں نازل ہوں گی) عبد الملک بن مروان کے دور حکومت میں کوفہ کے اندر آپ کا انتقال ہوا، اس وقت بشر بن مروان کوفہ کا گورنر تھا۔ آپ ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

عبد اللہ بن معقل المزنی..... آپ کی کنیت ابو الولید ہے، آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، یونس بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن معقل کو بھی اسی لشکر میں بھیجا گیا جس لشکر میں میں بھی تھا۔

ابو بکر بن عیاش ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن معقل کے جنازے میں شریک ہوا، ایک شخص نے کہا کہ اس قبر والے نے وصیت کی تھی کہ میری قبر پر ہری شاخ گاڑ دینا، اسی لئے یہ شاخ گاڑی گئی ہے، آپ ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

عبد الرحمن بن معقل۔ آپ عبد اللہ بن معقل کے بھائی ہیں، آپ علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت نقل کرتے ہیں آپ اپنے والد سے جو روایات نقل کرتے ہیں ان کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ اس وقت آپ بہت چھوٹے بچے تھے (اس لئے آپ کی وہ روایات معتبر نہیں)

سعد بن عیاض الشمالی..... آپ علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ کی روایت کم ہیں۔

ابو فاختہ..... آپ کا نام سعد بن علاقے ہے، آپ جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ علی المرتضیٰ، عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

ربیع بن عمیلہ الفزازی..... آپ کی کنیت ابو الرکین ہے، آپ علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ بلخ کے معرکہ میں آپ سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تھے، آپ ثقہ راوی ہیں اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

ہزیل بن شریبیل الاودی..... آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود سے روایت نقل کرتے ہیں، ثقہ راوی ہیں۔

ارقم بن شریبیل الاودی۔ آپ ہزیل بن شریبیل کے بھائی ہیں آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ آپ نے علی المرتضیٰ سے بھی کچھ نہ کچھ روایت کیا ہے آپ کے بھائی ہزیل آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ ثقہ راوی ہیں البتہ آپ کی روایات کم ہیں۔

ابو الکنود ازودی..... آپ کا نام عبد اللہ بن عوف ہے بعض نے کہا کہ عبد اللہ بن عوف ہے آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

حکم ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے علی المرتضیٰ کے پیچھے نماز پڑھی اور دو سلام اس طرح پھرے السلام علیکم، السلام علیکم۔ آپ ثقہ راوی ہیں، آپ کی روایت کم ہیں۔

شداو بن معقل الاسدی..... آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں آپ کی روایات بھی بہت کم ہیں۔

حبہ بن جویں العربی..... آپ بحیلہ کے ہیں، علی المرتضیٰ اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں ۶۷ھ کے اندر فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے روایات مروی ہیں لیکن آپ ضعیف راوی ہیں۔

ضمیر بن مالک الہمدانی۔ آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں آپ سے صرف دو روایات مروی ہیں۔

عمرو بن عبداللہ الاصم الوادعی..... آپ کا تعلق ہمدان سے ہے، آپ علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور مسروق سے روایت کرتے ہیں، آپ کی مرویات بہت کم ہیں۔

عبداللہ بن سنان الاسدی..... آپ کا تعلق قبیلہ بنو خزیمہ سے ہے آپ کی کنیت ابو سنان ہے آپ علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔
واقعہ حجاجم سے پہلے حجاج بن یوسف کے دور میں فوت ہوئے، ثقہ راوی ہیں، اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہے۔

زاذان ابو عمرو..... آپ کندہ کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ علی المرتضیٰ، ابن مسعود، سلمان فارسی، براء بن عازب اور عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں۔

پہلو میں بٹھانا..... عنترہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ زاذان عبداللہ بن مسعود کی مجلس میں حاضر ہوئے آپ سے پہلے بہت سے لوگ پہنچ چکے تھے آپ نے عرض کیا آپ نے خردالوں کو قریب کر لیا، آپ نے مجھے کہا قریب ہو جاؤ یہاں تک کہ اپنے پہلو میں بٹھالیا۔

خاص عطایا..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود سے ایسی ایسی باتیں پوچھیں جو کسی اور نے نہیں پوچھیں، آپ فرماتے ہیں کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان ایک کھانے کی چیز تقسیم کرتے تھے میرے آزاد کردہ غلام کے حصے میں بھی آتی ہم اسے سے کھاتے تھے۔

کاروباری احتیاط..... آپ کراہیں کپڑا فروخت کرتے جب گا ہک آتا تو اس کے سامنے پھیلا دیتے تاکہ وہ اچھی طرح دیکھ لے۔

انتقال..... حجاج بن یوسف کے دور میں حجاج کے واقعہ کے بعد فوت ہوئے، آپ ثقہ راوی ہیں البتہ روایات بہت کم ہیں۔

عباد بن عبد اللہ الاسدی..... آپ حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

کمیل بن زیاد..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: کمیل بن زیاد بن نھیک بن ہیشم بن سعد بن مالک بن حارث بن صہبان بن سعد بن مالک بن نفع مذحجی۔ آپ عثمان غنی، علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔ آپ جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے آپ شریف طبع آدمی اور قوم کے سردار تھے جب کوفہ میں حجاج بن یوسف آیا تو اس نے آپ کو بلا کر قتل کروادیا۔

قیس بن عبد الحمید النی..... آپ عامر بن شرجیل کے چچا ہیں آپ علی المرتضیٰ اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں آپ کی مرویات کی تعداد کم ہیں۔

حصین بن قبیصہ الاسدی..... آپ علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں۔

ابو قحطاع الجرمی..... آپ کا تعلق قضاۃ سے ہے، علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں جنگ قادسیہ میں شامل ہوا اور اس وقت یافع کا غلام تھا۔

ابورزین..... آپ کا نام مسعود ہے، آپ ابو دائل کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

شقیق بن سلمہ الاسدی..... آپ علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، عاصم کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو دائل نے کہا کہ کیا آپ کو ابورزین کے بڑھاپے پر تعجب نہیں ہوتا، وہ عمر بن خطاب کے دور میں لڑکے تھے اور میں جوان تھا، آپ کی بہت سی مرویات بھی ہیں۔

عرفہ..... آپ علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے کہ میں نے علی المرتضیٰ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے دونوں رکعتوں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

معدی کرب مشرقی..... مشرق یمن کا ایک علاقہ ہے اسی طرف آپ منسوب ہیں، آپ علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

عبدالرحمن بن عبداللہ الھذلی..... آپ بنو زہرہ کے حلیف ہیں، علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی حلال چیز کو حرام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ حرام کو حلال کرنے والا۔

آپ ثقہ راوی ہیں، آپ کی روایات کم ہیں، آپ نے اپنے والد سے جو روایات نقل کی ہیں ان کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے کیونکہ آپ اپنے والد کے انتقال کے وقت چھوٹے بچے تھے۔

شثیر بن شکل العبسی... آپ علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود اور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آپ نے اپنے والد کی صحبت بھی حاصل کی ہے علاوہ ازیں حضرت حصہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔
مصعب بن زبیر کے دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے آپ ثقہ راوی ہیں آپ کی روایات کم ہیں۔

اس طبقہ کے وہ راوی جو عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں

ابوالاحوص..... آپ کا نام عوف ہے آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عوف بن مالک بن نضلہ الجشمی۔ آپ عبداللہ بن مسعود، حذیفہ، ابومسعود انصاری، ابومسعود اشعری، اپنے والد اور زید بن صوحان سے روایت کرتے ہیں، آپ کو اپنے والد کی صحبت حاصل ہے۔

علی ابن اقر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص سے یہ سنا کہ ہم تین بھائی ہیں ایک یوم مردورہ کے موقع قتل ہوا، ایک فلاں موقع پر قتل ہوا اور ایک میں ہوں نجانے اللہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں۔

ابن مسعود کی روایات بیان کرتے تھے..... شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحاق سے پوچھا کہ ابوالاحوص کس طرح احادیث بیان کرتا تھا، فرمایا وہ ہمیں مسجد میں جمع کر لیتا اور پھر عبداللہ بن مسعود کی روایات سناتا۔

صرف ابوالاحوص کے پاس بیٹھو..... حماد بن زید کہتے ہیں کہ ہم ابو عبدالرحمن السملی کے پاس آکر بیٹھتے تھے اور اس وقت ہم یافح کے غلام تھے اور وہ ہم سے کہتے کہ ابوالاحوص کے علاوہ قصہ گو لوگوں کے پاس نہ بیٹھو، اور شقیق اور سعد بن عبیدہ سے دور رہو۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص کے اوپر خز کی چادر دیکھی، آپ ثقہ راوی ہیں اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

ربیع بن خثیم الثوری

سلسلہ نسب..... آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ربیع بن خثیم بن عامر بن ملک بن ثور بن عبد مناة بن اؤ بن طابخہ بن الیاس بن مضر۔ آپ ثور اطل (اٹھل کا بھیل) بھی کہا جاتا تھا، اطل ایک پہاڑ ہے جس کے قریب آپ رہائش پذیر تھے۔ آپ کی کنیت ابو زید ہے آپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

عاجزی کرنے والوں کے لئے خوشخبری..... ابن مسعود کے صاحبزادے ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ جب ربیع بن خثیم عبد اللہ بن مسعود کے پاس آتے تو اس وقت کسی کو اس وقت تک ان کے پاس آنے کی اجازت نہ ہوتی جب تک یہ اپنی ضرورت پوری نہ کر لیں، اور ابن مسعود ان سے کہتے اے ابو زید! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھتے تو آپ سے محبت کرتے اور میرے نزدیک آپ عاجزی کرنے والوں میں سے ہیں، ایک دوسری روایات میں ہے کہ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کو دیکھتے تو یہ آیت پڑھتے: **وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ** (اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو)۔

مجلس میں بیٹھنے کے آداب..... ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ میں ربیع بن خثیم سے زیادہ کسی شخص کو عبادت میں مشغول نہیں دیکھا، ربیع بن خثیم کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں مجلس میں بیٹھوں اور پھر مجھے کسی معاملے پر گواہ بنایا جائے اور میں اس کی گواہی نہ دوں یا کسی کو بوجھ تلے دیکھوں تو اس کا بوجھ دور نہ کروں یا کسی مظلوم کو دیکھوں اور اس کی مدد نہ کروں۔

ایک روایت میں ہے کہ بالغ ہونے کے بعد آپ نہ کسی مجلس میں بیٹھے اور نہ کسی راستے پر، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے یہ ناپسند ہے کہ کوئی شخص دوسرے پر تہمت لگائے اور میں اس کے حق میں گواہی دوں اور اپنی نگاہ نیچی نہ کروں اور نہ کسی کو راستہ بتا دوں۔

دنیا کا تذکرہ نہ کرنا۔ ابو حیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کبھی ربیع بن خثیم کو دنیا کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ ایک مرتبہ یہ کہا تمہارے محلے میں کتنی مسجدیں ہیں؟

پند و نصائح..... سعید بن مسروق کہتے ہیں کہ ایسا بہت کم ہوا کہ ربیع بن خثیم کسی ایسے مجلس سے گزریں جس میں بکر بن معز موجود ہوں اور وہ یہ نہ فرمائیں اے بکر بن معز! اپنی زبان کو بند رکھو سوائے اس کے کہ تیرا کسی پر حق ہو یا تجھ پر کسی کا حق ہو کیونکہ لوگ دین کے بارے میں احتیاط نہیں کرتے۔

آپ اپنے وعظ میں یہ فرمایا کرتے اے اللہ کے بندو! اچھی بات کہو اور اچھا عمل کرو اور نیک عمل پر دوام اختیار کرو اپنی زندگی کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے دل کو زیادہ سخت نہ کرو اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا حاکم حقیقت میں وہ سنتے نہیں (یعنی عمل نہیں کرتے)

اے اللہ کے بندے! اگر تو نیک کام کرتا ہے تو اسے مسلسل کرتا رہے کیونکہ ایک دن ایسا آنے والا ہے جس دن تو یہ خواہش کریگا کہ اے کاش میں نے زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کئے ہوتے اور اگر تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کی تلافی کے لئے نیک کام کر کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دالتی ہیں اور یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔ ۱

اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا علم تجھے عطا فرمایا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر اور جس بات کا تجھے علم نہ ہو اس کے بارے میں کسی جاننے والے سے پوچھ، از خود اس میں تکلف نہ کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(اے محمد) کہہ دیجئے کہ میں نہیں مانگتا تم سے کوئی بدلہ اور میں نہیں ہوں تکلف کرنے والا، یہ تو ایک فہمائش تمام جہاں والوں کے لئے اور معلوم کر لو گے اس کے احوال کچھ عرصہ بعد۔ ۲

اے اللہ کے بندے! موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کہ اس جیسا ذائقہ کسی نے نہیں دیکھا، اس وقت پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گے۔

تکلیف دینا گوارہ نہیں..... ابراہیم کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم علقمہ سے ملنے جایا کرتے تھے ان کا گھر مسجد میں تھا ایک مرتبہ مسجد میں عورتیں داخل ہو گئیں تو ربیع اس وقت تک آگے پہنچے جب تک عورتیں مسجد سے نہ نکلیں، ان سے پوچھا گیا کہ آپ علقمہ کے پاس حاضر کیوں نہ ہوئے فرمایا کہ ان کے گھر کا دروازہ بند تھا اور میں نے انہیں داخل کرنا پسند نہیں کیا۔

آپ کے بارے میں تاثرات..... شقیق کہتے ہیں کہ ہم ابن مسعود کے چند شاگرد کے ساتھ ربیع کو ملنے کے لئے گئے کسی نے راستے میں پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا ربیع کو ملنے کے لئے، اس نے کہا کہ آپ ایسے آدمی سے ملنے جا رہے ہیں جو کبھی جھوٹ نہیں بولتا، کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا اور کبھی امانت میں خیانت نہیں کرتا۔

اچھی بات کہو... ایک شخص کا کہنا ہے کہ میں نے بیس سال کے عرصہ میں ربیع کی زبان سے خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں سنی، ابوانیس کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ربیع کے پاس بیٹھا تھا آپ نے فرمایا اچھی بات کہو اچھے اعمال کرو تمہیں ان کا اچھا بدلہ دیا جائیگا۔

کس حال میں صبح کی..... سفیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ربیع سے کہا جاتا کہ آپ نے کس حال میں صبح کی تو وہ فرماتے کہ ہم نے اس حال میں صبح کی کہ ہم کمزور اور گھنگار ہیں، رزق کھاتے ہیں اور موت کی انتظار میں ہیں۔

صرف نوباتیں آپ فرماتے ہیں کہ ان نوباتوں کے علاوہ باقی باتیں کم کرو:

- ۱۔ سبحان اللہ کہنا
- ۲۔ الحمد للہ کہنا
- ۳۔ لا الہ الا اللہ کہنا
- ۴۔ اللہ اکبر کہنا
- ۵۔ امر بالمعروف کرنا (یعنی نیکی کا حکم دینا)
- ۶۔ نہی عن المنکر کرنا (یعنی برائی سے روکنا)
- ۷۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا
- ۸۔ اللہ تعالیٰ سے خیر اور اچھائی کا سوال کرنا
- ۹۔ برائی سے پناہ مانگنا

گناہوں کا علاج..... منذر ثوری کہتے ہیں کہ جب آپ کے پاس کوئی آدمی آتا تو آپ اسے اس طرح نصیحت کرتے: اے اللہ کے بندے! تجھے اللہ تعالیٰ کے احکام کا جتنا بھی علم ہے ان سب کے مطابق اللہ کی اطاعت کر، اور جس کا تجھے علم نہیں اس کے متعلق کسی عالم سے پوچھ، کیونکہ مجھے زیادہ خطرہ ان گناہوں کا ہے جو تم جان بوجھ کر کرتے ہو، اچھا وہ نہیں جس کا صرف حال اچھا ہے بلکہ اس کا انجام بھی اچھا ہونا ضروری ہے، تم حق کو اچھی طرح تلاش نہیں کرتے اور برائی سے اچھی طرح نہیں بھاگتے، جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تمہیں ان سب کا علم نہیں اور جو کچھ تم تلاوت کرتے ہو تمہیں ان سب کا مطلب معلوم نہیں، ایک وقت آئیگا کہ اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں، اپنے پوشیدہ اور مخفی گناہوں کا دوا تلاش کرو اور انکا دوا یہ ہے کہ سچی توبہ کرو اور پھر کبھی ان گناہوں کو دوبارہ نہ کرو۔ آپ فرماتے ہیں ہر وہ عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نہ ہو وہ ضائع ہے۔

مذمت کیوں نہیں کرتے..... ایک مرتبہ آپ سے کہا گیا اے ابو یزید! آپ لوگوں کی مذمت کیوں نہیں کرتے، فرمایا میں خود اپنے اوپر مطمئن نہیں تو میں دوسروں کی مذمت کیسے کروں، لوگ دوسرے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خوف یاد دلاتے ہیں اور اپنے گناہوں پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ بعض باتیں دن کی طرح روشن ہوتی ہے اور بعض باتیں رات کی طرح اندھیری۔

شاعری سے دوری... ایک مرتبہ آپ سے کسی شعر کا مصرع بتانے کے لئے کہا گیا تو آپ نے فرمایا آدمی جو بھی بات کریگا قیامت کے روز اسے اپنے آگے پایگا میں نہیں چاہتا کہ قیامت کے دن اپنے آگے شعر پاؤں۔

رات بھر ایک آیت... نسیر بن دعلوق کہتے ہیں کہ ربیع تہجد کی نماز پڑھتے تھے، ایک مرتبہ میرا وہاں سے گزر ہوا تو وہ وہ یہ آیت پڑھ رہے تھے ام حسب الذین اجتروحوا العنایات ان نجعلہم کالذین امنوا

و عملوا الصالحات . سواء محياهم ومماتهم ماء ما يحكمون . ۱

(ترجمہ) کیا برے اعمال کرنے والے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے کہ انکا جینا، مرنا ایک سا ہے، برے دعوے ہیں جو یہ کرتے ہیں۔ آپ اس آیت کورات بھر بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

قرآنی نصیحت ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کوئی کاغذ لاؤ وہ کاغذ لایا آپ نے اس میں یہ آیت لکھی: قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا به شیئاً..... لعلکم تتقون . ۲

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے رب نے تمہارے اوپر جو حرام کیا ہے، یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، اور مغلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور بے حیائی کے کام کے قریب نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔ اور جس جان کو مارنا حرام ہے اسے نہ مارو مگر حق پر، تمہیں یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ تم سمجھو اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر بہتر طرح سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی تک پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو، ہم کسی کو اسی چیز کا مکلف بناتے ہیں جس کی اس کے اندر طاقت ہو اور جب بھی بات کہو تو حق کی کہو اگرچہ وہ اپنا قریب ہی ہو اور اللہ کا وعدہ پورا کرو، تمہیں یہ نصیحت اس لئے کی گئی ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور بلاشبہ یہ راہ ہے میری سیدھی، اسی پر چلو دوسرے راستوں پر مت چلو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے، یہ نصیحت اس لئے ہے تاکہ تم بچتے رہو۔ پھر فرمایا کہ تم مجھ سے نصیحت حاصل کرنے آئے تھے لو میں تمہیں انہی کی نصیحت کرتا ہوں۔

عجز و انکساری... مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم مسجد میں داخل ہوئے ان کے پیچھے ایک آدمی تھا جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو پیچھے آدمی نے ان سے کہا آگے بڑھو لیکن آگے اتنی جگہ نہ تھی کہ آپ آگے بڑھ سکتے اس کو غصہ آیا اور اس نے آپ کی گردن کو نچایا اس وقت وہ آپ کو نہ پہچان سکا آپ نے پیچھے مڑ کر صرف یہ کہا اللہ تجھ پر رحم کرے اللہ تجھ پر رحم کرے، اس نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو پہچان لیا پھر ندامت کی وجہ سے رونے لگا۔

کون بڑا ہے؟ ابو داؤد سے پوچھا گیا کہ آپ بڑے ہیں یا ربیع؟ فرمایا عمر کے اعتبار سے میں بڑا ہوں لیکن عقل و فہم کے اعتبار سے ربیع بڑے ہیں۔

تکلیف کی حالت میں امامت.. نسیر بن دعلوق کہتے ہیں کہ ربیع مسجد میں نفلی نماز نہیں پڑھتے تھے ایک مرتبہ امامت کے دوران آپ ایک ستون سے سبارا لگائے ہوئے تھے کیونکہ آپ تکلیف کی حالت میں تھے۔

بے ہوش ہو کر گر پڑے .. اعمش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ربیع کا گذر لوہاروں کے پاس سے گذر گیا وہاں جب دھونکنی اور اس کے اندر موجود اشیاء دیکھیں تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ لوہاروں کے پاس سے گذر جب اس میں راکھ وغیرہ دیکھی تو خیال آیا کہ اس کے غیر نافع ہونے کی وجہ سے اسے اپنے ساتھ تشبیہ دوں۔

خود جھاڑو دینا .. منذر ثوری کہتے ہیں کہ آپ خود جھاڑو دیا کرتے تھے جب آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کام بھی آپ خود کرتے ہیں تو فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنا حصہ محنت سے حاصل کروں۔

کھیلنے کی اجازت نہ دینا ابو حیان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کی چھوٹی سی بیٹی کی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا اے ابا جان! میں کھیلنے جا رہی ہوں فرمایا جاؤ اچھی بات کہو، دوسری روایت میں ہے کہ جب بیٹی نے بہت اصرار کیا تو کسی نے کہا کہ آپ اسے کھیلنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ آج میرے نامہ اعمال میں یہ لکھا جائے کہ میں نے کھیلنے کی اجازت دی۔

اللہ کی محبت میں کھانا کھلانا ام اسود کہتی ہیں کہ ربیع شکر بہت خوشی سے کھاتے ہیں ایک مرتبہ آپ کے پاس شکر تھی کہ ایک سائل آیا آپ نے اسے دے دی میں نے کہا کہ وہ اس شکر کو کیا کرے گا اس کو روٹی دینا بہتر ہے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا ہے:

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبٍّ (ترجمہ) اس کی محبت کی وجہ سے کھانا کھلاتے ہیں۔

اللہ کو تو معلوم ہے .. منذر ثوری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم نے اپنے گھر والوں سے کہا میرے لئے خنصیر ۲ تیار کرو حالانکہ آپکو اس کے کھانے کا کوئی شوق نہیں تھا، گھر والوں نے اسے تیار کیا تو آپ نے اپنے ایک ایسے بڑوسی کو کھلا دیا جس کو سانپ نے ڈسا تھا آپ اس کے منہ میں ڈال رہے تھے اور اس کے زبان سے لعاب نکل رہا تھا، جب آپ یہ حلوہ اسے کھلا کر گھر واپس آئے تو اہل خانہ نے کہا ہم نے اتنی مشقت سے اسے تیار کیا اور آپ نے اسے کسی اور کو کھلا دیا اسے تو معلوم ہی نہیں کہ اس نے کیا کھایا آپ نے فرمایا اللہ کو تو معلوم ہے۔

ابو عبد الرحمن رحال کہتے ہیں کہ ربیع سلام کے جواب میں وعلیکم کہتے تھے۔

قرابت والوں کا حق نسیر بن دعلوق کہتے ہیں کہ عزہ نے ربیع بن خثیم سے کہا کہ ہمیں اپنے صحیفے سے وصیت کیجئے آپ نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی: وَأُولُوا لِرَحَامٍ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِی كِتَابِ اللہ (ترجمہ) اللہ کی کتاب کے مطابق قرابت والے ایک دوسرے سے زیادہ لگاؤ رکھتے ہیں۔

۱۔ اللہ ص ۸۰

۲۔ خنصیر ایک خاص حلوہ ہے جو کھجور اور گھی سے تیار ہوتا ہے (القاموس المحیط ص ۲۱۶)

۳۔ الاحزاب ۶۰

افطاری کی دعا۔ حلال بن یساف کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صَمْتُ وَعَلَيْ رِزْقِكَ افْطَرْتُ (ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے افطار کرتا ہوں۔ اور ایک روایت میں صمٹ اور افطرٹ کے بجائے صمنا اور افطرونا آیا ہے۔

نماز باجماعت کا اہتمام..... ابو حیان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم دو آدمیوں کے سہارے مسجد آرہے تھے آپ سے پوچھا گیا کہ اس حال میں بھی آپ مسجد جارہے ہیں، فرمایا جب تم حتی علی الفلاح کی آواز سنو تو اس کا جواب دیا کرو، (یعنی نماز کے لئے جاؤ)۔ ابو حیان اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ فالح کے زمانہ میں بھی ربیع بن خثیم کو مسجد میں لایا جاتا، جب آپ سے کہا گیا کہ آپ کے لئے مسجد نہ آنے کی اجازت ہے فرمایا میں حتی علی الصلوۃ اور حتی علی الفلاح کی آواز سنتا ہوں اگر تم سنو تو خواہ گھنوں کے بل چل کر آنا۔

روتے کیوں ہو؟.. واؤد قطان کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم پر فالح کا حملہ ہوا بکر بن معمر ان کا دھیان کرتے ان کے سر پر تیل لگاتے ان کی جوئیں وغیرہ نکالتے اور انہیں نہلاتے ایک روز بکر آپ کو غسل دے رہے تھے کہ ربیع کا لعاب نکلنے لگا بکر رونے لگے ربیع نے کہا تم کیوں روتے ہو؟ مجھے یہ پسند نہیں کہ دہلیم والے اللہ کی نافرمانی پر آمادہ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی تکذیب سے بچو..... ربیع فرماتے ہیں کہ اس بات سے ڈرو کہ تم میں سے کوئی یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ فرمائیں تم نے جھوٹ کہا ہے میں نے تو یہ نہیں کہا۔ یا تم کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہیں فرمائی اور اللہ تعالیٰ فرمائیں کہ میں یہ بات کہی ہے او آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ان نو کاموں کے بعد اور کیا کرتا ہے؟

(۱) سبحان اللہ کہنا

(۲) الحمد للہ کہنا

(۳) لا الہ الا اللہ کہنا

(۴) اللہ اکبر کہنا

(۵) امر بالمعروف کرنا

(۶) نہیں عن المنکر کرنا

(۷) قرآن مجید کی تلاوت کرنا

(۸) اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرنا

(۹) شر اور برائی سے پناہ مانگنا

شہادت حسینؑ پر رد عمل..... ہبیرہ بن خزیمہ کہتے ہیں کہ جب حسین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں ربیع کے

پاس آیا اور انہیں اس واقع کی اطلاع دی، آپ نے یہ آیت پڑھی: اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحكم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون۔
(ترجمہ) اے اللہ! اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر بات کو جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں کا فیصلہ کریگا جن میں وہ اختلاف کر رہے تھے۔

بنو ثور کی فضیلت ابو یعلیٰ کہتے ہیں کہ بنی چور کے اندر میں ایسے آدمی تھے کہ ان میں سے کوئی بھی ربیع بن خثیم سے کم نہیں تھا، بشرمہ کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ کے اندر کسی قبیلے میں اتنے بزرگ اور فقیہ نہیں دیکھے جتنے بنی ثور میں تھے۔ ابو بکر زبیدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں بنو ثور اور عربین کے علاوہ کسی قبیلے کے لوگ بہت زیادہ مسجد میں بیٹھنے والے نہیں دیکھے۔

نزد شیر سے نفرت یوسف بن حجاج کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن خثیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنے ہاتھ سے خنزیر کے گوشت کے ٹکڑوں کو الٹنا پلٹنا، نزد شیر کے ٹکڑوں کو الٹنے پلٹنے سے زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔

خاص دعا..... شععی کہتے ہیں کہ ہم ربیع بن خثیم کی عیادت کے لئے گئے ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا فرمائیے انہوں نے اس طرح دعا فرمائی: اللھم لک الحمد کلہ، بیدک الخیر کلہ والیک یرجع الامر کلہ وانت الہ الخلق کلہ، نسالک من الخیر کلہ ونعوذ بک من الشر کلہ (ترجمہ) اے اللہ تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں، تمام بھلائیاں آپ کے ہاتھ میں ہیں، تمام معاملات بالآخر آپ کی طرف لوٹ کر جاتے ہیں، آپ تمام مخلوقات کے معبود ہیں، ہم آپ سے تمام بھلائیاں مانگتے ہیں اور تمام شرور سے پناہ مانگتے ہیں۔

صرف اتنا کہا۔ بنی تیم کے ایک شخص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں دو سال تک ربیع بن خثیم کی مجلس میں شریک ہوتا رہا وہ مجھ سے کسی کے بارے میں نہ پوچھتے تھے البتہ ایک مرتبہ صرف اتنا کہا کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ اور تمہارے محلے میں کتنی مسجدیں ہیں؟

دعا کے آداب۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ ہر دعا میں یہ کہا جائے اے اللہ! مجھ پر رحمت فرما، مجھ پر رحمت فرما، میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا اے اللہ! تو نے مجھ پر فرض عائد کیا ہے میرے متعلق وہی فیصلہ فرما جو مجھ پر فرض ہے۔

عمدہ چیزیں اللہ کے راستے میں خرچ کر دیں..... عبد خیر کہتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں ربیع کے ساتھ اس غزوے میں نہیں بہت سے غلام اور مویشی ملے کچھ دنوں کے بعد مجھے ان کے پاس جانے کا اتفاق ہوا

تو دیکھا کہ ان کے پاس غلام اور مویشی نہیں ہے میں اجازت لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا غلام اور مویشی کہاں گئے؟ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا جب میں نے دوبارہ پوچھا تو یہ آیت پڑھی: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ۔ (ترجمہ) تم اس وقت تک نیکی کے کمال درجے تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنا پسندیدہ مال اللہ کے راستے میں خرچ نہ کر دیا۔ (چنانچہ آپ نے انہیں اللہ کے راستے میں خرچ کر دیا تھا)

اعلیٰ توکل ... فالج کے زمانے میں جب آپ سے کہا جاتا کہ آپ علاج کیوں نہیں کرواتے تو جواب میں فرماتے کہ عاد و ثمود اور اصحاب الرس^۲ اور ان کے درمیان بہت سی قومیں گزر گئیں ان میں علاج کرنے والے بھی ہوتے تھے اور علاج کروانے والے بھی لیکن اب دونوں طبقے باقی نہیں رہے۔

وصیت اور انتقال آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ میرے انتقال کی خبر کسی کو نہ دینا اور میری قبر پر شاخ گاڑ دینا، دوسری روایت میں آپ کی وصیت اس طرح تفصیلاً مذکور ہے۔

،،ربیع بن خثیم اس بات کی وصیت کرتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہے اور وہی گواہ ہونے کے اعتبار سے کافی ہے اور وہ نیک لوگوں کو ان کی عبادت کا بدلہ دینے والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں، میں نے اپنے آپ کو اور جو میری اطاعت کرے اس کو اس بات پر راضی کر لیا ہے کہ ہم عبادت کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والوں کے ساتھ حمد کریں اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کریں۔ آپ کی یہی وصیت سعید بن مسروق اور منذر ثوری کی روایت میں بھی مذکور ہے۔ آپ کا انتقال عبید اللہ بن دور کے دور میں کوفہ کے اندر ہوا۔

ابو العبیدین آپ کا نام معاویہ ہے آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: معاویہ بن سہرہ بن حصین بن عامر بن صعصعہ آپ ابن مسعود کے مقرب شاگردوں میں سے ہیں ابن مسعود آپ کو قریب رکھتے تھے آپ ان سے روایت نقل کرتے ہیں، یحییٰ بن جزار کہتے ہیں کہ آپ بنو نمیر کے تھے اور آپ کی بینائی کمزور تھی۔

ابن ابی ہذیل کہتے ہیں کہ ابو العبیدین عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے تھے اور آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے! جب لوگ تیرے گرد تنگی کر دیں تو صرف روٹی کھا لینا اور فرات کا پانی پی لینا اور اپنے دین کو مضبوط رکھنا، آپ سے بہت کم روایات مروی ہیں۔

حریث بن ظہیر آپ ابن مسعود اور عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں۔

مسلم بن ابوسعید آپ فرماتے ہیں کہ میں زید بن خنیدہ کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا ضرور ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ تم میں سے ہر شخص یہ تمنا کریگا کہ اس کے پاس کچھ اور بکریاں وغیرہ ہوتیں

۱۔ آل عمران ۹۲

۲۔ اصحاب الرس کا مطلب ہے کنوئیں والے اور اس سے مراد ایسی قوم ہے جنہوں نے اپنے رسول کو کنوئیں میں بند کیا جس کی

وجہ سے ان پر عذاب آیا (تفسیر عثمانی، الفرقان، ۲۸، صفحہ ۴۷۵) اعجاز

قبیصہ بن برمہ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: قبیصہ بن برمہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن دھب بن نمیر بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ آپ شریف اور قوم کے سردار تھے آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

جعفر بن سلام کہتے ہیں کہ آپ اپنی قوم کے سردار تھے اور اپنی قوم کے درمیان عطایا تقسیم کیا کرتے تھے میں نے دیکھا کہ عطایا قبیصہ کی طرف لائی گئیں۔

صلہ بن زفر العبسی آپ ابن مسعود، حذیفہ اور عمار سے روایت کرتے ہیں، ابوہائل کہتے ہیں کہ میں نے صلہ بن زفر سے ملاقات کی تھی اور مجھے معلوم تھا کہ آپ اپنے عہدہ سے بری ہو چکے ہیں میں نے کہا کیا اس سے آپ کو کوئی پریشانی یا تکلیف تھی؟ فرمایا نہیں بلکہ اہل حل و عقد میرے بارے میں غلطی میں مبتلا ہوں مجھے اس کا زیادہ خطرہ ہے بجائے اس کے کہ وہ صحیح رائے اختیار کریں۔

موسیٰ بن مسعود کہتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابو العلاء تھی آپ مصعب بن زبیر کے دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے، آپ ثقہ راوی ہیں اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

ابو الششاء المحاربتی آپ کا نام سلیم بن اسود ہے آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، حجاج بن یوسف کے دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے۔

مستورد بن احنف الفہرمی آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

عامر بن عبدہ آپ نے عبد اللہ بن مسعود سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انسان کی ہڈیاں سجدہ کرنے کے اعتبار سے مناسب بنائی گئی ہیں، آپ کی کنیت ابو یاس ہے جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔

ابو معیز السعیدی . آپ ابن مسعود سے سماعیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں ایک مرتبہ صبح کے وقت سفر میں گیا اور مسجد بنو حنیفہ کے پاس سے گذرا۔

شداد بن ازمع آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: شداد بن ازمع بن ابی بشیر بن عبد اللہ بن مرز بن مالک بن حرب بن حارث بن سعد بن عبد اللہ بن وداعہ۔ آپ ہمدان کے ہیں، آپ اور آپ کے بھائی حارث بن ازمع دونوں شریف مکر رہے ہیں آپ نے عبد اللہ بن مسعود سے روایات سنی ہیں۔

بشر بن مروان کے دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے، آپ ثقہ راوی ہیں البتہ آپ کی روایات بہت کم ہیں عبد اللہ بن ربیعہ السلمی آپ عمرو بن عتبہ کے خالو ہیں، آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں،

ثقہ راوی ہیں البتہ روایات بہت کم مروی ہیں۔

عمر لیس بن عرقوب الشیبانی..... آپ ابن مسعود سے روایت نقل کرتے ہیں۔

عمرو بن حارث..... آپ مصطلق سے تعلق رکھتے تھے، ابن مسعود سے روایت نقل کرتے ہیں۔

ثابت بن قطبہ المزنی..... آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، ثقہ راوی ہیں اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

ابو عقرب الاسدی..... آپ ابن مسعود سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز ابن مسعود کے پاس آیا اور انہیں گھر کے اوپر پایا مگر وہ سورج نکلنے کے بعد ہی ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لیلۃ القدر، رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں سے ایک رات ہے۔

عبداللہ بن زیاد اسدی..... آپ کی کنیت ابو مریم ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود کو رکوع کی حالت میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے سنا۔
ابو عامر کہتے ہیں کہ میں بنو اسد کے آدمی ابو مریم سے سنا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز میں قرأت کی، آپ عمار بن یاسر سے بھی روایت کرتے ہیں۔

خارجہ بن صلت البرجمی..... آپ کا تعلق قبیلہ بنو نمیر سے ہے آپ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ کی روایت بہت کم ہیں

تحیم بن نوفل الاشجعی..... آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور آپ کو اپنے والد سے صحبت بھی حاصل ہے، آپ کی روایات بہت کم ہیں۔

عبداللہ بن مرداس الحاربی..... عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، روایات بہت کم ہیں۔

ہشیم بن شہاب السلمی..... عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک نماز کی حالت میں ایک پاؤں بچھا کر اور ایک پاؤں اٹھا کر بیٹھنا اتنی پالتی مار کر بیٹھنے سے زیادہ بہتر ہے، آپ کی روایات بہت کم ہیں۔

مروان ابو عثمان العجلی..... آپ ابن مسعود سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ غنی آدمی کا مال منول کرنا ظلم ہے، اگرچہ کسی کی غلطی ہو، پھر بھی ادا نیکی نہ کرنا ظلم ہے۔

ابو حیان ... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص امام سے پہلے جہدہ سے سرائٹھ لے اور پھر امام دوسرے جہدے میں چلا جائے تو اسے سرائٹھانے تک ٹھہرا ہونا چاہئے۔

ابو یزید ... آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود کو امام کے پیچھے قرأت کرتے دیکھا غائبانہ ظہر یا عصر کی نماز تھی۔

عبیدہ بن ربیعہ العبیدی آپ عثمان غنی، عبداللہ بن مسعود اور سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں۔
آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ جن لوگوں کے پہلورات کے وقت بستر سے جدا رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جنت میں ان کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ سے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔

انحس بن ابوبکیر آپ کو بکیر الضخم بھی کہا جاتا ہے، ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔
آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرتا ہے اور پھر اس سے نکاح کر لیتا ہے تو اس کا حکم ہے۔ آپ نے یہ آیت پڑھی: **وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ** (ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے خوب جانتا ہے۔

ابو ماجدا الحنفی آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

ابو الجعد آپ کی کنیت ابو سالم ہے، آپ قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں اسی لئے اشجع کہلاتے ہیں، آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سوال کیا کہ اگر مرد و عورت آپس میں زنا کر لیں اور پھر نکاح کر میں تو ان کا کیا حکم ہے فرمایا دو زانی آپس میں جمع نہیں ہو سکتے۔
راوی کہتے ہیں کہ میں ابن نے مسعود کے بیٹے سالم سے پوچھا کہ کونسا شخص آپ کا باپ ہے فرمایا اللہ کی کتاب پڑھنے والا۔ آپ کی روایات بہت کم ہے۔

سعد بن اخرم آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

مہاجر بن شماس کے چچا آپ عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

ابو لیلیٰ کندی آپ عثمان غنی، عبداللہ بن مسعود اور سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ محاصرہ کے دنوں میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا مجھے قتل نہ کرو، (یہ ایک لمبی حدیث ہے)

خشف بن مالک الطائی... آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں آپ کی روایات بہت کم ہیں۔

منہال..... آپ ابن عمر نہیں بلکہ دوسرے منہال ہیں، آپ ابن مسعود سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اگت مجھے معلوم ہوتا کہ کوئی مجھ سے بڑا عالم ہے تو میں اپنی سواری ہنکا کر اس کے پاس پہنچتا۔

نقیع..... آپ عبد اللہ بن مسعود کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان سے روایات نقل کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود لوگوں میں سب سے عمدہ خوشبو لگاتے اور سب سے زیادہ صاف کپڑے پہنتے۔

عده طائی..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے مقام اشراف سے ایک پرندہ پکڑا اور اسے لے کر ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ میں اسے پکڑوں۔

سلمان بن شہاب العبسی..... آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے حصین اور حلاسہ بن صالح روایت کرتے ہیں۔ آپ نے عبد اللہ بن معتم سے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بھی روایت کی ہے۔ محمد کہتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے مجھے بتلایا کہ ابن معتم جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور ان کا خیال ہے کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

موثر بن عقاوہ..... آپ ابن مسعود سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت معراج کیا۔

والان آپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے غلام کے ذریعے ذبیحہ کا مسئلہ دریافت کیا۔

عمیر بن زیاد الکندی..... آپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں جب توحج کا ارادہ کرے تو اسے پورا کر۔

ابو الرضاض... آپ عبد اللہ بن مسعود کے حوالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۔ لیلۃ الجن سے مراد وہ رات ہے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

ابوزید..... آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ لیلۃ الجن میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

وائل بن مہانہ الخضر می..... آپ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ کی مرویات بہت کم ہیں۔

بلاز بن عصمۃ..... آپ نے ابن مسعود سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

شمر بن عطیہ کہتے ہیں کہ زروائل بن ربیعہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ تم مجھ پر سات تکبیریں کہنا، جس طرح تو نے اپنے بھائی پر سات تکبیریں کہیں، اور زرنے اپنے بھائی کے جنازہ پر سات تکبیریں کہیں تھیں۔ ابو حمین کہتے ہیں کہ میں نے وائل بن ربیعہ پر خزا کا لباس دیکھا، مسیب بن رافع نے وائل بن ربیعہ سے روایت نقل کی ہیں۔

ولید بن عبد اللہ الجلی..... آپ قبیلہ بنو خزیمہ کے ہیں، اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

عبد اللہ بن حلام العبسی..... آپ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے کم روایت مروی ہیں۔

فلفلہ الجعفی..... آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں عقبہ بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یزید بن معاویہ کے حوالہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ ابن مسعود نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تمہارے پاس چوڑے منہ والے آئیں گے۔

ارقم بن یعقوب..... آپ ابن مسعود سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ترک تمہارے خلاف خروج کریں گے۔

حظللہ بن خویلد الشیبانی..... آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرہ مقام میں داخل ہونے پر یہ دعا، اے اللہ! ہم تجھ سے اس مقام کی اور اس مقام پر رہنے والوں کی بھلائی مانگتے ہیں۔

عبد الرحمن بن بشر الانصاری..... آپ عبد اللہ بن مسعود اور ابو مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ کی روایت کم ہیں۔

براء بن ناجیہ الکاهلی آپ نے ابن مسعود سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اسلام کی چکی پھرتی ہے۔

تمیم بن حذلم الضحیٰ آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں ابو حیان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد تمیم بن عبد اللہ نے فرمایا کفار اور زمین کی گوند کو چھوڑو، اپنے برتنوں میں کھاؤ اور یہ پانی پیو، اگر کفار کا بس چلے تو وہ تمہیں ذلیل کر دیں اور تمہیں کافر بنادیں، آپ سے بہت کم روایات مروی ہیں۔

حوط العبدی آپ عبد اللہ بن مسعود اور قاضی شریح سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے مجھے بیت المال کا نگران بنایا تھا میں جب بھی کوئی کھوٹا سکہ دیکھتا تو اسے توڑ دیتا، آپ کی روایات بہت کم ہیں۔

عمرو بن عتبہ السلمی عبد اللہ بن ربیعہ السلمی آپ کے خالو ہیں، آپ کو اپنے والد عتبہ بن فرقہ کی صحبت حاصل ہے آپ اپنے بھائی عمرو بن عتبہ کے واسطے سے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، عمرو عبادت کے اندر بہت زیادہ مشغول رہنے والے تھے۔

عبد اللہ بن یونس کہتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے بتلایا کہ ایک مرتبہ عتبہ بن فرقہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ عمرو کو کیا ہوا کہ وہ زرد رنگ رہ گئے ہیں اور پھر ان کی کمزوری وغیرہ کا ذکر کیا، اتنی دیر میں عمرو خود آ گئے اور نماز پڑھنے لگے، دوران قرأت جب یہ آیت پڑھی: **وَانذِرْهُمْ يَوْمَ الْاِزْفَةِ اِذَا الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ** (ترجمہ) اور خبر سنا دے انکو اس دن کی جن دل پہنچیں گے گلوں کو اور وہ دبا رہے ہونگے۔

یہ آیت پڑھ کر وہ رونے لگے یہاں تک کہ گر گئے پھر اٹھے اور یہی آیت دوبارہ پڑھنا شروع کر دی، پھر رونے لگے روتے رہے یہاں تک کہ گر گئے، اسی طرح کئی دفعہ ہوا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، یہ دیکھ کر عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا عمل تو یہ ہے، عمل یہ ہے۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اور معمر بن یزید دونوں نے کوفہ کی پچھلی طرف مسجد تعمیر کی تو وہاں ابن مسعود آ گئے اور فرمایا میں اٹھنے آیا ہوں تاکہ اس بے ضرورت مسجد کو گرا دوں۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ شہید ہوئے تو علاقہ نے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔

آپ اللہ راوی ہیں اور آپ سے کم روایات مروی ہیں۔

قیس بن عبد الحمید انی آپ عامر بن شریل کے چچا ہیں عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

قیس بن جابر آپ ابن مسعود سے یہ روایت کرتے ہیں کہ دو عادت بری ہیں۔

عن بن عبید بن عقیبہ الحضرمی آپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، یزید بن حیان کہتے ہیں کہ عن بن عبیدہ کی حالت میں اس طرح ہوتے کہ پرندے آکر بیٹھ جاتے اور پھر اٹھ کر چلے جاتے، وہ یہ سمجھتے کہ یہ گاڑی ہوئی لکڑی ہے۔ آپ کی روایات بہت کم ہیں۔

لقیط بن قبیصہ الفزازی ... آپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

حصین بن عبیدہ الفزازی ... آپ عبد اللہ بن مسعود اور سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں۔

شبرمہ بن طفیل ... آپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایسا بن مذیر آپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا ایک شخص بادشاہ کے پاس اس حال میں داخل ہوتا ہے کہ اسکے پاس دین ہوتا ہے لیکن جب نکلتا ہے تو اس حال میں ہوتا ہے کہ اس کے پاس دین نہیں ہوتا، کسی نے پوچھا اے ابو عبد الرحمن! یہ کس طرح ہوتا ہے؟ فرمایا یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ ایسی بات کہتا ہے جس سے بادشاہ تو راضی ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔

عبد الرحمن بن حنبل اسدی آپ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود کو عمدہ لباس اور پاکیزہ خوشبو میں دیکھا۔

عمیر بن ابو عمران آپ عبد اللہ بن مسعود کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان سے روایات بھی نقل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ ایک مرتبہ مکہ کی طرف گیا آپ حیرہ کے پل کے پاس دور کعتیں پڑھیں، دوسری روایت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی، نماز کے بعد عبد اللہ بن مسعود سوار ہو کر زمینوں کے پاس گئے آپ بھی ساتھ تھے جب حیرہ پہنچے تو وہاں ابن مسعود نے دور کعتیں پڑھیں۔

کردوس بن عباس السعلی آپ کا تعلق قبیلہ غطفان سے ہے، آپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ کی روایات کم ہیں۔

سلمہ بن صہیبہ آپ عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے ہیں، ابو اسحاق شیبی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

عبدہ النہدی ... آپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود... آپ نے اپنے والد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے والد سے کوئی روایت نہیں سنی بلکہ ابو موسیٰ اور سعید بن زید انصاری سے روایات سنی ہیں۔ آپ ثقہ راوی ہیں، آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

عمرہ بن مرۃ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو عبد اللہ بن مسعود کی کوئی روایت یاد ہے اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ کے پوتے عبد اللہ بن عبد الملک بن ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ کی انگلی پر سارس پرندے کے سر کا نقش بنا ہوا تھا۔

اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود کے بیٹے ابو عبیدہ کو دیکھا کہ وہ بوڑھے ہیں اور ان کی آنکھیں خوبصورت ہیں اور یونس بن عبید کہتے ہیں کہ گویا ان کا چہرہ دینار کی طرح چمکدار تھا۔

عبد اللہ بن جمیع کہتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ کے سر پر خنز کا چونہ دیکھا، عثمان بن ابو حند کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

عبید بن نضلہ الخزاعی..... آپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، کہا گیا ہے کہ آپ نے علقمہ کو قرآن پڑھ کر سنایا، حسن بن صالح کی روایت میں ہے کہ عبید بن نضلہ نے علقمہ سے قرآن پڑھا اور علقمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے۔ لہذا اس سے بہتر قرأت کس کی ہوگی۔ بشر بن مردان کے دور میں کوفہ کے اندر فوت ہوئے، آپ ثقہ راوی ہیں اور آپ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔

سَلَمَةُ بْنُ سَبْرَةَ..... یہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذؓ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیا یہ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کرتے ہیں اور ابو وائل ان سے روایت کرتے ہیں۔

عَزْرَةَ بْنُ قَيْسٍ..... یہ اُمس بنی دھن میں سے ہیں، بکلی ہیں، حضرت خالد بن ولیدؓ سے روایت کرتے ہیں شام کی جنگوں میں ان کے ہمراہ رہے ہیں، ان سے ابو وائل روایت کرتے ہیں۔

أَوْسُ بْنُ زَمْعَةَ..... حضرمی ہیں حضرت سلمانؓ اور حضرت ابو مسعودؓ انصاری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بڑی لمبی عمر پائی مشہور ثقہ راوی تھے مگر کم روایت کرتے ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا۔

الْأَشْثَرُ..... ان کا نام مالک بن الحارث بن عبد یغوث بن مسلمہ بن ربیعہ بن الحارث ابن جذیمہ بن سعد بن مالک بن النخع ہے، مذحج میں سے ہیں۔

یہ خالد بن ولیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھاتے تھے۔ یہ اشتر وہی ہیں جو حضرت علی بن ابی طالبؓ کے مشہور اصحاب میں سے ہیں، جنگ جمل اور صفین میں اُن کے ساتھ ہر حال شریک رہے

اور تمام حالات اور واقعات کا مشاہدہ کیا۔

حضرت علیؑ نے ان کو مصر کا والی بنادیا تھا۔ جب یہ مصر کو روانہ ہوئے مقام عریش پر پہنچے شہد کا شربت پیا اور ان کا انتقال ہو گیا۔

یحییٰ بن رافعؒ..... ثقفی ہیں۔ حضرت عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں مشہور راوی تھے مگر کم روایتیں کرتے ہیں۔

بلال العبسیؒ..... روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جمعہ کی نماز حضرت عمارؓ کے ساتھ پڑھی۔
ابوداؤدؒ..... ابن اقیس بن معاویہ بن سفیان بن ہلال بن عمرو بن جشم بن عوف ابن النخع مذحج کے لوگوں میں سے تھے۔

خطیب اور شاعر تھے، یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کرتے ہیں، ان کے والد اسود بن اقیس قاضیہ کی جنگ میں شریک ہوئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے ان کے بیٹے عریان بن الہیثم قبیلہ مذحج کے شرفاء میں سے تھے خالد بن عبداللہ قسری حاکم کوفہ نے ان کو شرط کا والی بنادیا تھا۔

ابوعبداللہ الفاسیؒ..... ہمدانی ہیں، حضرت حذیفہؓ اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ راوی تھے قلیل الروایت ہیں۔

عبید بن کربؒ..... عسبی ہیں، کنیت ابو یحییٰ ہے حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ ابی المقدام کے ساتھی ہیں۔

ابوعمار الفاسیؒ..... ہمدان میں سے ہیں، حضرت حذیفہؓ اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ سے روایت کرتے ہیں، ثقہ راوی تھے، بہت کم حدیثیں بیان کرتے تھے۔

ابوراشدؒ یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمار بن یاسرؓ نے خطبہ دیا اور اس کو جائز حد تک طویل کیا پھر فرمایا کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم خطبہ زیادہ طویل کریں۔

فائد بن بکیرؒ..... عسبی ہیں۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

خالد بن ربیعؒ..... عسبی ہیں اور حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

سعد بن حذیفہؒ..... ابن الیمان۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن ابی بصیر..... عبدی ہیں حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں۔

سُلیم بن عبد..... حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

ابوالحجاج الازدی..... حضرت سلمانؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابواسحاق سمعی روایت کرتے ہیں۔

مجمع ابوالرّاع الارحبی..... حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

شبث بن ربعی..... ان کی کنیت ابو عبد القدوس بن حصین بن عثیم بن ربیعہ بن زید بن رباح بن ربوع بن حظلہ ہے قبیلہ بنی تمیم میں سے ہیں۔

حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ میں نے اعمشؓ کو یہ کہتے سنا کہ میں شبث کے جنازے میں شریک تھا اس کی قبر پر اس کے تمام غلام لوٹیاں گھوڑے اور اونٹنیاں آکھڑی ہوئیں اور اس کے غلام لوٹیاں اس کو یاد کر کے روتے اور مختلف قسم کے بین اور نوحہ و ماتم کرتے تھے۔

ابن ربیعہ بن رباح بن عوف بن ہلال بن شمع بن فزارہ یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور حضرت علیؓ کا تمام حالات میں ساتھ دیا۔ یوم عین الوردہ میں ان تو بہ کرنے والوں میں تھے جنہوں نے حضرت امام حسینؓ پر خروج کیا تھا اسی دن قتل ہوئے حصین ابن نمیر نے مسیب بن نجہؓ کا سردہم بن عمرز الباہلی کے ساتھ عبید اللہ ابن زیاد کے پاس بھیج دیا عبید اللہ ابن زیاد نے اس کا سردہم بن انکم کے پاس بھیج دیا اور اس نے دمشق میں اس کو لٹکا دیا۔

مطر بن عکامس السکمی اور ملحان ثروان..... دونوں حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

فضیل بن بزوان..... سفیان اعمشؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فضیل بن بزوان سے کہا گیا آپ کو فلاں شخص گالی دیتا ہے اس نے کہا میں اُس پر نہیں پر شیطان پر لعنت بھیجتا ہوں جس نے اسے اس بد اخلاقی پر آمادہ کیا اللہ مجھے بھی معاف کرے اور اس کو بھی۔

وہ طبقہ جو حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتا ہے

حجر بن عدیؓ..... ابن جبکہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن الحارث بن معاویہ بن الحارث بن معاویہ بن ثور بن مرثع بن کندی اس کا باب عدی ادبر ہے حجر نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا اور اسلام کا بھی بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ اپنے باپ ہانی بن عدی کے ہمراہ ایک وفد میں نبی ﷺ کے پاس آیا تھا حجر قادسیہ کی جنگ میں شریک

ہوا اور اس نے مرج عذری کو فتح کیا تھا اور انعام ملا تھا، حضرت علیؑ کے اصحاب میں سے تھا جنگ جمل وصفین میں ان کے ہمراہ تھا۔

جب زیاد بن ابی سفیان کو فے کا نور نہ ہوا تو اس نے حجر بن عدی کو بلایا اور کہا کہ میں تجھے جانتا ہوں ہمارا حضرت علیؑ کے ساتھ جو نزاع و معاملہ ہے تو اچھی طرح جانتا ہے تو حضرت علیؑ سے محبت اور عقیدت رکھتا ہے تو نے ان کے ساتھ شریک ہو کر سب کچھ کیا ہے اگرچہ تو گردن زدنی ہے مگر میں تجھے معاف کرتا ہوں اپنی زبان روک اور اپنی حیثیت کو پہچان میں اس وقت برسرِ اقتدار ہوں تیرے ساتھ جو معاملہ چاہوں کر سکتا ہوں لہذا تو ان سے الگ ہو کر ہمارا ساتھ دے تیری قدر و منزلت ہوگی اور ہر حاجت پوری ہوگی پس اے ابو عبد الرحمن اب تو اچھی طرح سوچ سمجھ لے اور جو راستہ چاہے اختیار کر اپنے آپ کو بے وقوف شیعوں سے بچا ان کا ساتھ نہ دے وہ تجھے بہکا رہے ہیں اگر تو خب علیؑ سے باز نہ آیا تو میں تجھے سزا دوں گا۔

حجر نے یہ سب کچھ سن کر کہا میں سب کچھ سمجھتا ہوں پھر اس کے پاس سے نکل کر اپنے گھر آیا اس کے ساتھ شیعہ بھی آگئے انہوں نے پوچھا امیر نے کیا کہا اور تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے سب کچھ کہہ دیا کہ امیر نے یہ یہ کہا ہے انہوں نے کہا کہ تو نے اس سے کیا نصیحت حاصل کی اس نے بعض باتوں پر اعتراض کیا اور کچھ باتوں کے مان لینے کی آمادگی ظاہر کی شیعوں میں بھی اختلاف پڑ گیا انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے سردار ہیں اور اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ اس کی اطاعت سے انکار کر دیں اور اپنے مسلک و روش پر ڈٹے رہیں اس پر بہ مجلس ختم ہو گئی جب وہ مسجد میں آیا اس کے ہمراہ وہ بھی آئے تو اس کے پاس ابن زیاد کے خلیفہ عمرو بن حریث نے ایک قاصد بھیجا زیاد اس وقت بصرہ میں تھا قاصد نے کہا کہ یہ شیعوں کی جماعت ابھی تک تمہارے ساتھ ہے حالانکہ تم نے تو امیر کی اطاعت اختیار کر لی ہے اس نے قاصد سے کہا تم ملط روش پر ہو میں تمہاری روش اختیار کرنے سے انکار کرتا ہوں جاؤ تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو قاصد نے یہ بات عمرو بن حریث کو لکھ دی عمرو بن حریث نے ابن زیاد کو لکھ دیا کہ اگر کو فے کو پہنچانا ہے تو جلد کو فے پہنچ جاؤ چنانچہ وہ فوراً کو فے آیا اور حجر بن عدی کے پاس جریر بن عبد اللہ بجلي خالد بن عرفطہ عذری حلیف بنی زہرہ اور دیگر شرفاء کو بھیجا کہ وہ عدی اور اسکی جماعت کو غدر و بغاوت سے روکیں اور سمجھائیں اور وہ اپنی زبانوں کو روئیں یہ لوگ حجر کے پاس آئے مگر اس نے اور اس کی جماعت نے ان کی کوئی بات نہ سنی نہ کسی نے ان کے ساتھ کلام کیا اور مصالحت کی یہ کوشش ناکام رہی حالات یہاں تک خراب ہوئے کہ آخر کار حجر اور اس کے ساتھیوں کو زیاد کے سامنے پیش کیا گیا زیاد نے اس سے اور اسکے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ تم نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ افسوس ہے تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر حجر نے کہا بات اصل میں یہ ہے کہ میں معاویہؓ کی بیعت اور فرماں برداری نہیں کروں گا۔

حجر اس غرور سرکشی پر زیاد نے کوفہ کے ستر شریف اور معتبر لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ حجر اور اسکے ساتھیوں کی اس سرکشی اور بغاوت پر اپنی گواہی لکھو انہوں نے ایسا ہی کیا جب اس طرح یہ گواہیاں مکمل ہو گئیں تو اس وفد کے ساتھ حجر اور اس کے ساتھیوں کو حضرت امیر معاویہؓ کے پاس بھیج دیا حضرت عائشہؓ کو جب اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے عبد الرحمن بن عمارؓ ابن ہشام المخزومی کو حضرت امیر معاویہؓ کے پاس بھیجا کہ وہ ان کو رہا کر دیں لیکن ان کو اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

حضرت معاویہؓ نے کہا کہ میں ان کو دیکھنا نہیں چاہتا زیادہ کا خط پیش کرو سو آپ کے سامنے وہ خط پڑھا گیا وہ سب گواہ بھی آئے اور شہادتیں دیں آپ نے ان کو قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا حجر اور اس کے ساتھیوں کو مقام عذراء میں لیجا یا گیا حجر نے پوچھا یہ کون سا قریہ ہے لوگوں نے کہا یہ عذراء ہے اس نے کہا الحمد للہ میں پہلا مسلمان ہوں جس پر اہلند کی راہ میں کتے بھونکنے ہیں ہر شخص کو ایک ایک شامی کے حوالے کیا گیا کہ وہ اس کو قتل کر دے حجر کو حمیر کے ایک شخص کے حوالہ کیا گیا جب وہ آپ کے قتل پر آمادہ ہوا تو انہوں نے کہا مجھے صرف دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو اس نے اجازت دے دی آپ نے وضو کیا اور نماز شروع کر دی وہ زرا طویل ہوئی طنزاً کہا گیا کہ اب آپ موت کے ڈر سے ان رکعتوں کو طوں دے رہے ہیں آپ نے سلام پھیر کر ان سے کہا کہ میں نے کوئی ایسا وضو نہیں کیا جس کے بعد نماز نہ پڑھی ہو اور اس سے زیادہ لمبی نماز میں نے کبھی نہیں پڑھی اگر میں موت سے ڈرتا اور گھبراتا تو تم مجھے بردوش اور تلوار بکف اور اپنی قبر کھدی ہوئی دیکھتے (یعنی میں اس طرح صبر و شکر کے ساتھ تمہارے ہمراہ نہ ہوتا اور قتل میں نہ آتا بلکہ تم سے جنگ کرتا اور لڑتا ہوا مارا جاتا ان کے عزیز و اقرباء ان کیلئے کفن بھی لائے تھے اور قبر بھی کھود رکھی تھی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ان کیلئے کفن بھی بھیجا تھا اور قبر بھی کھودائی تھی حجر نے مرنے سے پہلے یوں دعا مانگی۔

اے اللہ ہم موت کو بلیک کہتے ہیں اور مرنے کیلئے تیار ہیں اہل عراق نے ہمارے خلاف گواہیاں دی ہیں اور اہل شام ہمیں قتل کر رہے ہیں یہ کہہ کر آپ نے قتل کیلئے گردن جھکا دی۔
حضرت معاویہؓ نے ان کے قتل پر بنی سلمان بن سعد کے ایک شخص ہد بہ بن فیاض کو مامور کیا تھا اسی نے ان کو قتل کیا تھا۔

یہ بھی روایت ہے کہ وہ تیرہ (۱۳) آدمی تھے ان میں سے جب سات قتل کر دیئے گئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے باقی چھ کو معاف کر دیا وہ قتل سے بچ گئے۔ یہ مشہور و معروف ثقہ راوی تھے مگر حضرت علیؓ کے سوا کسی اور سے کوئی روایت نہیں کی۔

صعصۃ بن صوحانؓ..... ابن حجر بن الحارث بن الجحر بن صبرۃ بن حدرجان بن عسائ بن لیث بن حداد بن طالم بن ذبل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن افسی بن عبدالحس بن ربیعہ صعصۃ زید بن صوحان کا بھائی تھا ماں اور باپ کی جانب سے ان کی کنیت ابو تھمی کو فے کے کاتبوں میں سے تھا اور خطیب بھی تھا حضرت علی بن ابی طالب کے اصحاب میں سے تھا رہ اور اس کے دو بھائی زید و سحان صوحان کے بیٹے جنگ جمل میں حضرت علی کی حمایت میں شریک ہوئے سحان صعصۃ سے پہلے خطیب تھا جنگ جمل میں صعصۃ علمبردار تھا جب وہ مارا گیا تو جھنڈا زید نے لے لیا وہ بھی مارا گیا۔

یہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں یہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ سے کہا کہ ہمیں ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے جن باتوں سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے۔

یہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی روایت کرتے ہیں اس معاویہ بن ابی سفیان کی گورنری کے زمانے میں کوفے میں وفات پائی ثقہ راوی تھا بہت کم روایت کرتا تھا۔

عبد خیر بن یزیدؒ..... ہمدان کے حیوانی ہیں۔ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ جنگ صفین میں حضرت علیؑ کیساتھ شریک ہوئے تھے ان کی کنیت ابوعمارہ ہے۔

محمد بن سعدؒ..... ابن ابی وقاص بن احیب بن عبد مناف بن کبرہ کو فہ میں آباد ہو گئے تھے دیرالحمائم میں عبد الرحمن بن محمد بن الاشعث کے ہمراہ خروج کیا تھا ان کو حجاج کے پاس لایا گیا اس نے انہیں قتل کر دیا ان کی کنیت ابو القاسم تھی ثقہ راوی تھے کئی کئی احادیث کے راوی ہیں۔

مصعب بن سعدؒ..... ابن ابی وقاص حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کو فہ میں آباد ہو گئے تھے وہیں ۳۰ھ میں وفات پائی ان سے اسماعیل بن ابی خالد وغیرہ روایت کرتے ہیں ثقہ راوی تھے ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

عاصم بن ضمیرہؒ..... قیس عبد لان کے سلولی ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں لبشر بن مروان کی ولایت کے زمانے میں کو فہ میں فوت ہوئے ثقہ تھے کئی احادیث کے راوی ہیں۔

زید بن شیحؒ..... حضرت علیؑ اور حضرت حذیفہؓ الیمان سے روایت کرتے ہیں کم حدیثیں بیان کرتے تھے۔

شرح بن النعمانؒ..... ہمدان کے صباری ہیں، حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں بہت کم روایت کرتے تھے۔

ہاشم بن ہاشمؒ..... ہمدانی ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں شیعہ تھے منکر۔

ابو الہیاج الاسدیؒ..... حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

عبید بن عمروؒ..... ہمدان کے خازنی ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو اسحاق السبئی روایت کرتے ہیں مشہور راوی تھے حدیث کم روایت کرتے تھے۔

میسرۃ ابو صالحؒ..... مولیٰ کندہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں عطاء بن سائب ان سے روایت کرتے ہیں میسرۃ سے کئی احادیث مروی ہیں۔

میسرۃ بن عزیزؒ..... کنڈی ہیں۔ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں جب ان کے آقا نے وفات پائی اور

ایک لڑکی چھوڑ تو ہم حضرت علیؑ کے پاس آئے تو آپ نے لڑکے کا نصف حصہ مجھے دیا اور نصف لڑکی کو۔

میسرہ ابو جمیلہؓ..... بنی تمیم کے ظہوی ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

میسرہ بن حبیبؓ..... نہدی ہیں ان کا گزرا یہ لوگوں پر ہوا جو شطرنج کھیل رہے تھے ان کو کہا (ما حدہ التمثیل النبی انتم لہا عاکعون) یہ کیا بات ہے جن کو تم پوچھ رہے ہو۔ یعنی اس برے کام سے تم باز آؤ۔

ابوظبیاں الحکیمیؓ..... ان کا نام حصین بن جندب بن عمرو بن الحارث بن مالک بن وحشی ابن ربیعہ منہ یزید بن حرب بن علہ بن جلد بن مالک بن اودہ ہے مدح میں سے ہیں کہا جاتا ہے یزید بن حرب کے چھ بیٹے تھے ان میں سے ایک منہ ہے ابوظبیاں حضرت علیؑ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ۹۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

ثقفہ ہیں کئی احادیث سے راوی ہیں۔ (تحتیہ بن عدیؓ گندی ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں)

ہند بن عمروؓ..... قبیلہ مراد کے جملی ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

حنش بن المعتمرؓ..... کنانی ہیں کنیت ابو معتمر ہے حضرت علیؑ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں۔

اسماء بن الحکیمؓ..... فزاری ہیں۔ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں بہت کم حدیثیں بیان کیا کرتے تھے۔

اضغ بن نباتہؓ..... ابن الحارث بن عمرو بن مالک بن عامر بن جاشع بن دارم بنی تمیم میں سے ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے اصحاب میں سے تھے یہ حضرت علیؑ کے کو تو آل بھی تھے داڑھی رنگتے تھے شیعہ تھے ان کی روایت ضعیف ہے۔

قابوس بن الحارثؓ..... حضرت علیؑ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں۔

ربیعہ بن ناجدؓ..... ازدی ہیں حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔

علی بن ربیعہؓ..... ازدی ہیں بنی دالیہ میں سے ایک ہیں حضرت علیؑ حضرت زید بن ارقم اور حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں ان کی کنیت ابو المغیرہ تھی۔

فطر کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ربیعہ کو دیکھا ہے ان کی داڑھی سفید تھی ہم اس وقت بچے تھے ہمیں انہوں نے سلام کیا مشہور ثقہ راوی ہیں۔

ابوصالح السمانؒ..... ان کا نام زکوان ہے اور وہ ابوسہیل بن ابی صالح قیس کی عورت جو یہ کہے موی ہیں وہ اہل مدینہ تھے وہ فہ میں بنی ماحل کے محلے میں آکر آباد ہو گئے تھے اور ان کے امام تھے یہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں اور ابوصالح سے اہل کوفہ حکم بن عتیبہ عاصم بن ابی انجو و اور امش روایت کرتے ہیں اور اہل مدینہ سے عبداللہ بن دینار قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم روایت کرتے ہیں۔

معتبرہ اپنے والد سے روایت اور ابوصالح سلمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا یا کسی شخص نے پوچھا کہ میرے پاس کچھ دراهم ہوتے ہیں میں ان کو اپنی حاجت و ضرورت پر خرچ نہیں کرتا ان سے اور دراهم خرید لیتا ہوں پھر ان کو اپنی ضرورت پر خرچ کرتا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا نہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنے دراهم سے سونا خرید لو پھر سونے سے دراهم خرید لو اور ان کو اپنی حاجت پر صرف کرو۔ ابوصالح ثقہ تھے ان سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں۔

ابوصالح الزیاتؒ..... ان کا نام سمیع ہے بہت کم حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

ابوصالح الحنفیؒ..... ان کا نام عبدالرحمن قیس ہے یہ بھائی ہیں ظلیق بن قیس حنفی کے یہ ثقہ راوی ہیں حدیث بہت کم روایت کرتے تھے۔

عمارہ بن ربیعہؒ..... جزی ہیں حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں۔

عمارہ بن عبدؒ..... سلولی ہیں حضرت علیؓ اور حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

ابوصالح الحنفیؒ..... ان کا نام ماہان ہے۔

ابوعبداللہ الجذلیؒ..... ان کا نام ونسب عبد اللہ بن ابی مہر بن جیب بن عائد بن مالک بن وائل بن عمرو بن ناج بن شکر بن عدوان اور اس کا نام الحارث ہے ابن عمرو بن قیس بن عیلان بن مضر الحارث کو عدوان اس نے کہتے ہیں کہ اس نے اپنے بھائی فہم بن عمرو سے دشمنی کی اور اس کو قتل کر دیا عدوان کی ماں اور فہم جدیلہ بنیت مزاہن طہ بنہ تمیم بن مزی بنہ منسوب تھی ان کو حدیث میں ضعیف بتلایا جاتا ہے اور یہ شدید قسم کا شیعہ تھا یہ بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ حق رکا کو تو ال تھا یہ عبداللہ ابن الزبیرؓ کے پاس ۸۰ھ میں کوفہ میں آیا تھا تا کہ ان کا ساتھ دے اور محمد بن حنفیہ کو اس ارادے سے رو کے جو ابن الزبیرؓ کے خلاف ان کا تھا۔

مسلم بن نذیرؒ..... یہ بنی سعد بن زید مرقا بن تمیم میں سے سعدی ہیں اور یہ یحییٰ ابن ضرہ و سعدی کے چچا کے لڑکے ہیں یہ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں اور مسلم بن نذیر حضرت علیؓ اور حضرت حذیفہؓ سے روایت

کرتے ہیں بہت کم حدیثیں روایت کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ رجعت پر ایمان رکھتے تھے۔

ابو خالد الوالبیؒ ان کا نام ہرگز ہے بنی اسد کے موالی میں سے ہیں اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں۔

ناجیہ بن کعبؒ حضرت علیؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عمیرہ بن سعدؒ یہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علیؓ کے ہمراہ فرات کے کنارے پر تھے ایک کشتی گذری جس کا بارہاں کھلا ہوا تھا۔

عبدالرحمن بن زیدؒ ابن خارق الفاتسی۔ ہمدان میں سے ہیں حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں قلیل الحدیث تھے یہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت علیؓ کے ہمراہ نکلے آپ کا ارادہ مسکن کا تھا آپ نے جسر اور قنطرہ کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں (یعنی نماز قصر کی)

عبدالرحمن بن زید ہمدانی کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے پاس آیا آپ مال تقسیم کر رہے تھے میں نے عرض کیا کہ آپ اس تقسیم میں سے مجھے کوئی حصہ کیوں نہیں دیتے اس وقت میرے جسم پر عمدہ لباس تھا آپ نے میری طرف دیکھا اور اچھے لباس میں پایا آپ نے فرمایا تو اس سے غنی ہے تجھے کوئی ضرورت نہیں میں نے عرض کیا ہاں بات تو یہی ہے آپ نے فرمایا تو پھر تیرے لئے اس مال میں بہتری نہیں۔ یہ بڑے خوبصورت وجہہ اور گھنے بالوں والے تھے اور عمدہ و نفیس لباس پہنتے تھے۔

طبیان بن عمارہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں یہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عمکل کے کچھ لوگ حضرت علیؓ کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے ان دونوں کو انہوں نے ایک لحاف اور بستر میں پایا تھا اور ان کے پاس شراب اور خوشبو رکھی ہوئی تھی حضرت علیؓ نے فرمایا یہ دونوں جیٹ ہیں آپ نے فرمایا حد کے علاوہ ان دونوں کو کوڑے لگاؤ۔

عبدالرحمن بن عوسجہؒ ہمدانی نہیں ہیں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں اور بہت کم روایت کرتے ہیں۔

ریان بن صبرہؒ حنفی۔ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں یہ نہروال میں شریک ہوئے کہتے ہیں کہ میں ان میں تھا جو نکالے گئے تھے حضرت علیؓ ان سے خوش ہو گئے اس سے پہلے کہ وہ ان کے پاس پہنچے جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ جدہ میں تھے۔

عبداللہ بن خلیلؓ.....حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے اور یہ بہت کم حدیثیں بیان کرتے تھے۔

یزید بن خلیلؓ.....نہی ہیں حضرت علیؓ سے روایت کرتے اور قلیل الروایت ہیں۔

سوید بن جہبلؓ.....اشجعی ہیں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں اور مشہور و معروف نہیں ہیں۔

حجّار بن انجرؓ.....ابن جابر بن بحیر بن عائد بن شریط بن عمرو بن مالک بن ربیعہ عجل ہیں سے ہیں یہ ایک شریف آدمی تھے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عدی بن الفرّسؓ.....بنی عبید بن رواحہ میں سے ہیں ان کا نام الحارث کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ ہے انہوں نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین علاقوں کا اختیار دے دیا تھا کہ وہ اپنے نفس پر تین طلاقیں واقع کرے حضرت علیؓ نے اس کو طلاق بائن قرار دیا اور طلاق واقع ہو گئی۔

قبیصہ بن ضبیعہؓ.....بہسی ہیں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں اور بہت کم روایت کیا کرتے تھے۔

مغیرہ بن حذفؓ.....حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ہمدان سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے قربانی کیلئے ایک حاملہ گائے خریدی ہے اور اس نے بچہ دے دیا ہے آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں اس کے بچے کے بارے میں؟

آپ نے فرمایا تجھے اس کا دودھ نہیں دو ہنا چاہئے ہاں اسکے بچے کے دودھ پینے کے بعد جو بچہ جائے وہ تو نکال سکتا ہے اور اپنے استعمال میں لاسکتا ہے سو اس نے عید الاضحیٰ کے دن اس گائے اور اس کے بچے دونوں کو اپنے گھر والے سات افراد کی طرف سے بطور قربانی ذبح کر دیا۔

ریاش بن ربیعہؓ.....یہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو طالق بتہ ہے کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اس کو تین علاقیں قرار دیا۔

کعب بن عبد اللہ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں

عبداللہ العبدی کا بیان ہے کہ میں نے کعب بن عبد اللہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ آپ نے کھڑے ہوئے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنے موزوں اور جوتوں پر مسح کیا اور ہر نماز ظہر ادا کی۔

خالد بن عرعرہ..... حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

حبیب بن حمار..... اسدی ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

ابن القباہ..... یہ حضرت علیؑ کے مؤذن ہیں اور مکاتب غلام تھے مکاتب کے بارے میں ایک حدیث

حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ مجھے مکاتب کر دیا گیا (مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کا آقا اسے اس شرط پر آزاد کر دے کہ اگر تو مجھے اتنی رقم مجھے ادا کر دے تو تو آزاد ہے) تو میں حضرت علیؑ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے مکاتب غلام بنا دیا گیا ہے آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ رقم ہے میں نے کہا نہیں کچھ بھی نہیں آپ نے کہا اپنے بھائیوں کو جمع کر دان سے مدد لو بھائیوں نے مل کر رقم جمع کی شرط کی رقم کے علاوہ کچھ بچ بھی رہی وہ میرے کام آئی میں پھر میں حضرت علیؑ کے پاس آیا اور سب کچھ عرض کیا آپ نے فرمایا یہ رقم اپنے مالک کو دے کر آزاد ہو جاؤ۔

خریث بن مخش..... قیسی ہیں حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

طارق بن زیاد..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت علیؑ کے ہمراہ خوارج کی طرف روانہ ہوئے اس کے بعد وہ حدیث خوارج روایت کرتے ہیں۔

نخعی الحضرمی..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں حدیث کم بیان کیا کرتے تھے اور ان کے بیٹے بھی۔

عبداللہ بن نخعی..... حضری۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن سبیح..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

ابو الخلیل..... حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یزید بن عبد الرحمنؓ..... اودی ہیں۔ وہ ابوداؤد اور یس یزید کے دو بیٹے ہیں حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عسکرؓ..... یہ ابو ہارون بن عسکرہ ہیں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں ان کی کنیت عسکرہ ابو وبعیح تھی۔

ولید بن عتبہؓ..... یثی ہیں حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں
یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ کے زمانے میں اٹھائیسویں رمضان کو روزہ رکھ لیا حضرت علیؓ نے ہمیں حکم دیا کہ اس دن کا قضا روزہ رکھیں۔

یزید بن مذکورؓ..... ہمدانی ہیں۔ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

یزید بن قیسؓ..... خارفی ہیں ان کوارجی ہمدان سے بھی کہا جاتا ہے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

ابومعاویہ الشیبائیؓ..... حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عبدالاعلیٰؓ..... ابراہیم بن عبدالاعلیٰ کے باپ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں۔

حیان بن مرثدؓ..... حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں جس نے دروازہ بند کیا یا دروازے پر پردہ ڈالا اس پر مہر واجب ہے یہ حضرت سلمانؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

ابن عبید بن البرصؓ..... اسدی ہیں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں

ابو بشیرؓ..... یہ نماز استقاء (بارش کی دعا) کے بارے میں حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں

تمیم بن مشیجؓ..... یہ گری پڑی چیز کے بارے میں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں

شریک بن حنبلؓ..... عیسیٰ ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں مشہور معروف ہیں قلیل الحدیث ہیں۔

کثیر بن نمر..... حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں

ابو حنیہ الوادعی..... ہمدان سے ہیں۔

یہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؑ کو دیکھا آپؑ نے کشادہ زمین پر پیشاب کیا اور پھر آپؑ نے وضو کیا یہ دوسری حدیث یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ جب تو وضو کرے تو اپنی ناک میں بھی پانی ڈال۔

ثعلبہ بن یزید..... بنی تمیم کے حمائی ہیں حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں بہت کم روایت کرتے ہیں۔

عاصم بن شریب..... زبیدی۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

ریاش بن عدی..... بکندی۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

قنبر..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مشہور غلام ہیں۔

مسلم..... یہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے غلام ہیں حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں یہ اپنے والد سے

روایت

کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے پینے کیلئے پانی مانگا میں پانی کا ایک پیالہ لے آیا اور اس میں نے پھونک ماری آپؑ نے اس پانی کے پینے سے انکار کر دیا اور فرمایا تو ہی اس کو پی لے۔

ابور جائ..... حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی نگواری لے کر بازار کو چلے اور فرمایا کہ اگر میرے پاس ازاد خریدنے کے پیسے ہوتے تو میں یہ نگواری بیچتا ان کا نام یزید بن جحجی ہے۔

خرشہ بن حبیب..... یہ حضرت علیؑ سے ایسے شخص کے بارے میں روایت جو اپنی عورت سے حجاج کرتا ہے لیکن انزال نہیں کرتا۔

زیاد بن عبد اللہ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی بن ابی طالبؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ابن نباح نے نماز عصر کی اذان دی۔ الصلوۃ الصلوۃ آپؑ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی ہمارے ہمراہ،

ابونصر..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حج کے ارادے سے نکلا مجھے ذی الحلیفہ میں حضرت علیؑ ملے وہ حج و عمرہ دونوں کی تکبیر کہہ رہے تھے اس کے بعد طویل حدیث ہے

معقل الجعفی..... حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ایک وسیع میدان میں پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنی نعلین پر مسح کیا۔

ابوراشد السلمائی..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں

کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے مکان پر آیا اور آواز دہکا اے امیر المؤمنین اے امیر المؤمنین آپ نے جواب دیا لبیک لبیک۔ میں حاضر ہوں میں نے عرض کیا میں اپنے اونٹ چارہا تھا ایک اونٹ کے چوٹ لگی میں نے اس کو زبح کر لیا مگر میرے گھر والے اس کے گوشت کو نہیں کھاتے آپ نے فرمایا اس کا گوشت مسکینوں کو کھلا دے (یعنی ایک ہے تقویٰ اور ایک ہے فتویٰ تقویٰ یہ ہے کہ ایک شخص یقینی طور پر جانتا ہے کہ یہ شریعت کے خلاف ہے اس سے اجتناب کرے اور دوسرے یہ کہ ایک چیز شک و یقین کے درمیان ہے شبہ ہے کہ یہ جائز ہے یا ناجائز اس حالت میں اس سے پرہیز کرنا احتیاط ہے۔ یہ احتیاط کا حکم تھا اس حالت میں اگر خود اس کا استعمال نہ کرے تو دوسرے عاجزوں اور مسکینوں کو دیدے۔)

ابورملہ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ ایک وسیع میدان میں سورج نکلنے کے بعد آئے وہاں کسی کو نہ پایا پوچھا لوگ کہاں ہیں بتلایا گیا کہ لوگ مسجد میں ہیں ایک شخص کو بھیج کر کسی کو بلایا اور ان سے پوچھا لوگ وہاں کیا کر رہے تھے اس نے کہا کہ کچھ لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے جب وہ سب آگئے تو آپ نے فرمایا لوگوں شیطان کی نماز سے بچو (یعنی جب سورج آدھا اندر اور آدھا باہر ہو تو نماز نہ پڑھا کرو یہ شیطان کی نماز ہوگی پورا سورج نکلنے دیا کرو) جب آفتاب دو نیزوں تک بلند ہو جائے تو آدمی کو چاہئے کہ وہ دو رکعتیں نماز پڑھ لے یہ صلوٰۃ الشراق ہے۔

ابوسعید الشوری..... یہ بھی حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ فرماتے سنا کہ تاجر فاجر (خدا کا فرمان) ہے سوائے اس تاجر کے جو اپنا (جائز) حق لیتا ہے اور دوسرے کا حق بھی ادا کرتا ہے۔

ابوالغریف..... اس کا نام عبید اللہ بن خلیفہ ہمدانی ہے یہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک وسیع

میدان میں حضرت علیؑ کے ہمراہ تھا آپ نے پیشاب کیا اور پھر آپ نے پانی منگایا اور اس سے دونوں ہاتھ دھوئے

پھر قرآن کے پہلے حصہ سے قرآن کی تلاوت فرمائی یہ بہت کم حدیث روایت کرتے ہیں۔

الحکم ص ۱۸۱ العامریؒ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علیؑ نے فرمایا اے بھائی بنی عامر مجھ سے اللہ اور اللہ کے رسول کے احکام کے متعلق پوچھا کرو اس ہم اہل بیت ہیں سب سے زیادہ کتاب و سنت کو جانتے ہیں۔

عبدالرحمن بن سویدؒ..... کا بی۔ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں میرے سامنے اس مسجد میں حضرت علیؑ نے دعائے قنوت پڑھی اور وہ یہ تھی۔

اللهم ایاک نعبد و لک نصلی و نسجد و الیک نستعین و نعتو نحمدک و نرجو رحمتک و نخشى عذابک ان عذابک بالکفر ملحق . اللهم انا نستعینک و نستغفرک و نشئ علیک و لا نکفرک و نخلع و نترک من یفجرک .

ترجمہ۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہی دعا مانگتے ہیں تجھ ہی کو سجدہ کرتے ہیں ہماری بھاگ دوڑ تیرے ہی لئے ہے ہم تیری ہی رحمت و مغفرت کی امید رکھتے ہیں۔ تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کفار کو ملنے والا ہے اے اللہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں تجھ ہی سے مغفرت طلب کرتے ہیں تیری حمد و ثناء بیان کرتے ہیں تیری نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری نہیں کرتے اور جو تیرے باغی اور نافرمان ہیں اُن سے علیحدگی اور کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔

حصین بن جندبؒ..... حضرت علی بن طالبؑ سے روایت کرتے ہیں یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت علیؑ کو ایک کشادہ اس میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے اپنی نعلین پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

مالک بن الجونؒ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں یہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ آپ بیٹھے پیشاب کیا پھر پانی منگا کر وضو کیا اور موزوں و نعلین پر مسح کیا۔

حارث بن ثوبؒ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ حضرت علیؑ نے جمعہ کی نماز پڑھی سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ کے بندوں نماز قائم کرو (نماز کی پوری پوری پابندی کرو اور اس کے ظاہری و باطنی آداب کو ملحوظ رکھو)۔

ابو یحییٰؒ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت علیؑ کے پاس یزید بن مکلف داخل ہوا اور کوئی اعتراض کیا (آپ نے اسے ٹھنڈے دل سے سنا)۔

سائبؒ..... ابو عطاء بن السائب۔ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

میں حضرت علیؑ کے پاس آیا آپ نے فرمایا سائب آئیے ہم آپ کو ایسا شربت پلاتے ہیں کہ اس کے پینے کے بعد تم تمام دن پیاسے نہ ہو گے میں نے عرض کیا ہاں ضرور پلائیے امیر المومنین آپ نے وہ شربت منگایا اور میں نے پی لیا پھر آپ نے پوچھ جانتے ہو یہ شربت کیا ہے میں نے عرض کیا نہیں جانتا آپ نے فرمایا یہ تین حصہ دودھ ہے تین حصہ شہد اور تین حصہ عسل۔

عبداللہ بن ابی الجبلؓ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ بابل کے ایک پتھر کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

نہیک بن عبداللہؓ..... سلولی۔ یہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رجا میں ایک راہب کے پاس شیطان آیا جس نے ستر سال اللہ کی عبادت کی تھی۔

الاغر بن سلیکؓ..... ایک دوسری روایت کرتے ہیں یہ الاغر بن حظلہ ہیں۔ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مشاہد وہ اپنے دادا سلیم بن حظلہ کی طرف منسوب ہیں۔ یہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تین شخص ہیں جن پر اللہ اپنا غضب نازل کرتا ہے ایک بوڑھا زانی دوسرا بہت زیادہ ظالم مال دار ستر فقیر منکر و منکر الاغر کی کنیت ابو مسلم ہے۔

عمرو ذی مرؓ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا پھر ایک چلو پانی لیکر اپنے سر پر ڈالا اور اسے ملا۔

عبداللہ بن ابی الخلیلؓ..... ہمدانی ہیں یہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں صرف تین حدیثیں

عمرو بن بعبجہؓ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ مدائن میں ایک دیہاتی نے سواری کیلئے ایک خچر پیش کیا آپ نے جب اس کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھا تو پھسل گیا پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا یہ دیہاج کی کانٹھی ہے یہ سن کر آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا۔

حمید بن غریبؓ..... حضرت علیؑ اور حضرت عمارؓ سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے اونٹ کی کونچیں کاٹی تھیں۔

سعید بن ذی حدانؓ..... حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیؐ کی زبان مبارک سے جنگ کو دھوکا و فریب فرمایا ہے (یعنی جیسے بھی ہو سکے

ظاہر و باطن طور پر ظلم و شرارت شکست دی جائے اس کے لئے جو بھی تدبیر مفید نظر آئے اسے اختیار کرنا چاہئے) یہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

رافع بن مسلمہؓ..... بجلی۔ حضرت علیؓ سے حدیث سنی اور انہیں سے روایت کرتے ہیں۔

اکتل بن سُمّاحؓ..... غمکی۔ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن نجی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا جو شخص ایک حسین و جمیل اور فصیح شخص کو دیکھ کر خوش ہونا چاہئے وہ اکتل بن سُمّاح کو دیکھ لے۔

اوس بن معلقؓ..... اسدی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔

طریفؓ..... حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کے بیت المال پر مامور تھا آپ نے ہزرنگ کے ایک گھڑے سے بغیظ پی۔

تابعینؓ کا دوسرا طبقہ..... وہ حضرات عبداللہ بن عمروؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت نعمان بن بشیرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں

حضرت عامر بن شراحیلؓ..... نام و نسب اور کنیت۔ عامر نام ابو عمر کنیت ہے شععی قبیلے کی نسبت سے شععی کہلائے ہیں یمن کے مشہو خاندان حمیری سے ہیں۔

حمیری خاندان میں ایک مشہور شخص حیان بن عمرو گذرا ہے یہ شخص یمن کی ایک پہاڑی ذوالشعبین میں پیدا ہوا اور مرنے کے بعد یہیں دفن ہوا۔

یمن میں ایک مرتبہ سخت بارش ہوئی اس میں ان کا موضع بہہ گیا یہ ایک پہاڑی میں آباد ہو گئے اس میں ایک پتھر کا دروازہ تھا اس کو توڑ کر یہ شخص داخل ہوا ہم نے دیکھا کہ اس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے سونے کا اور اس پر ایک شخص مرا ہوا بیٹھا ہے ہم نے اسے ناپا نوہ بارہ گز کا نکلا اس کے جسم پر زردہ جو ایر کا قیمتی لباس تھا اس کے سر پر باقوت کا تاج تھا اس کے بالوں کی دولشیں تھیں جو اس کے دونوں طرف پڑی تھیں اور ایک تختی پر خط حمیر میں لکھا ہوا تھا اے رب حمیر تیرے نام سے۔

میں حسان بن عمر الثقیل ہوں میں امید کے ساتھ زندہ رہا اور اپنی موت مر گیا، خزہید کے دنوں میں اور خزہید کون ہے اس میں بارہ ہزار انسان ہلاک ہوئے میں ان میں سے آخری قیل تھا میں ذی شعبین کی پہاڑی میں گیا اس کے پہلو میں تلوار لگی ہوئی تھی خط حمیر میں لکھا تھا کہ میں اس سے خون کا بدلہ لوں گا۔

محمد بن مرہ شعبانی کہتے ہیں۔ وہ حسان بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن دو شعبین کہتے ہیں یہ یمن کا ایک پہاڑ ہے یہاں پہاڑ میں اقامت گزری ہو گیا تھا اور اس کا لڑکا بھی یہیں اس نے اور اسکے لڑکے نے

وقت پائی اور یہیں دفن ہوئے دونوں اسی لئے اس کی طرف منسوب ہیں ان میں سے جو کوئے میں آباد ہو گئے تھے ان کو شعبیون کہا جاتا ہے انہی میں سے عامر شعبہ ہیں اور جو لوگ شام میں آباد ہو گئے تھے ان کو شعبانیوں کہا جاتا ہے اور جو یمن میں رہے ان کو آل ذی شعبین کہا جاتا ہے نیز جو لوگ مغرب میں آباد ہیں ان کو اشعوب کہا جاتا ہے وہ سب بنو حسان بن عمرو ذی شعبین ہیں علی بن حسان بن عمرو کے بیٹے عامر بن ثراحیل کا گروہ ہیں یہ یمن ہمدان کے احمر میں آباد تھے اور احمر مختلف آبادیاں تھیں ساعدوں کی جن ال ذی بارق و سمیع آل ذی حدان۔ آل ذی رضوان۔ آل ذی لعوہ۔ آل ذی مروان اور اعراب ہمدان تھے عذرو یا مہم شا کر اور ارجب وغیرہ ہمدانیوں میں حمیر قبائل کی کثرت تھی خاص کر آل ذی حوال وغیرہ۔

عامر شعبی بڑے دبلے پتلے آدمی تھے وہ اور ان کے بھائی دونوں تو ام پیدا ہوئے تھے ان سے کہا گیا کہ اے ابو عمرو آپ اتنے دبلے پتلے کہوں ہیں اس لئے کہ ہم رحم ماور میں دو بھائی رہے ہیں وہ جنگ جولاہ کے بسال پیدا ہوئے تھے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو دیکھا تھا۔

آپ حدیث کے جلیل القدر امام تھے..... حضرت عامر نے جب ہوش سنبھالا تو اس وقت صحابہ کرامؓ کی بہت بڑی جماعت موجود تھی پھر ان کی بود باش بھی ایک ایسے مقام پر تھی جو مرکزی حیثیت رکھتا تھا حیاں بہت سے صحابہؓ اقامت پذیر تھے اس لئے انہیں پانچ سو صحابہؓ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اڑتالیس صحابہؓ سے فیض حاصل کیا حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں آٹھ دس مہینے قیام کر کے علوم نبوت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا یہ وجہ ہے کہ وہ امام العصر کہلائے اور علم حدیث میں ممتاز و نمایاں ہوئے یہی وجہ ہے کہ یہ ان جلیل القدر صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عمروؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت عدی بن حاتمؓ، حضرت سمرہ بن جندبؓ، عمرو بن حریثؓ، حضرت عبداللہ بن یزید انصاریؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت براء بن عازبؓ، حضرت زید بن ارقمؓ، حضرت ابن ابی اوفیؓ، حضرت جابر بن سمرہؓ، ابی حمیضہؓ، انس بن مالکؓ، عمران بن حصینؓ، ہریدہؓ، جریر بن عبداللہؓ، اشعث بن قیس ابو موسیٰؓ، حسن بن علیؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، نعمان بن شیر جابر بن عبداللہ و مصعب بن حنشلؓ، حضرت بخشی بن جنادہ السلویؓ، حضرت عامر بن شہرؓ، حضرت عروہ الباریؓ، حضرت فاطمہ بنت قیسؓ، حضرت عبدالرحمن بن ابزیؓ، حضرت عتقہ بن قیسؓ، حضرت فروہ بن نوفلؓ، عبد الرحمن بن ابی لیلیؓ، حضرت حارث الدعورؓ، حضرت زہیر بن القینؓ، حضرت عوف بن عامرؓ، حضرت اسود بن یزیدؓ، حضرت سعید بن ذی لعوہؓ، حضرت ابی سلمہ بن عبدالرحمنؓ، حضرت ابی ثابت ایمن جو یعلیٰ بن مرہ سے روایت کرتے ہیں۔

اتنے صحابہؓ سے انہوں نے فیض پایا علاوہ ازیں بڑے بڑے تابعین سے بھی استفادہ کیا یو امام العصر کہلائے شعبہ کہتے ہیں کہ میں ابی اسحاق سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا قسمیؓ جواب دیا کہ وہ مجھ سے دو سال بڑے ہیں۔

مختار کے خوف سے مدینے میں قیام..... آپ آٹھ دس مہینے مدینہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے

پاس مقیم رہے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ مختار کے ڈر سے بھاگے اور یہاں ان کو پناہ ملی۔

اہم شععی کہتے ہیں میں نے علم حساب و ریاضی حارث اموی سے سیکھا ابن ابی عزیہ کہتے ہیں کہ میں خراسان میں امام عامر شععی کے ساتھ دس مہینے رہا وہ دور کعتوں سے زیادہ نہ کرتے تھے۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ یہ ابتداء میں شیعہ تھے لیکن جب شیعوں کے اعمال دیکھے انکے خیالات و عقائد نے اور ان کی باتیں سنی تو ان کے مذہب سے تائب ہو گئے اور ان کی مذمت کرنے لگے۔

مالک بن مغول شععی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ شیعہ اگر پرند ہوتے تو گدھ ہونے اور اگر چار پائے ہوتے تو گدھے ہوتے۔ اگرچہ شیعوں کے بارے میں آپ کی رائے بہت سخت تھی مگر آپ نے جاوہ اعتدال سے باہر قدم نہیں نکالا چنانچہ فرماتے ہیں صالح مومنین اور صالح بنی ہاشم کو دوست رکھو لیکن شیعہ نہ بنو جو چیز تمہارے علم میں نہیں ہے اس میں بھلائی کی امید رکھو لیکن مہرجی نہ بنو،

(مرجیہ ایک فرقہ ہے۔) اس بات پر ایمان یقین رکھو کہ بھلائیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور برائیاں تمہارے اپنے نفس سے صادر ہوتی ہیں (کبھی کہنے لگو کہ برائیاں بھی ہم سے اللہ کراتا ہے) لیکن اس عقیدے میں بھی قدری نہ بنو (کہ اپنے آپ کو مختار کل سمجھنے لگو) قدرے بھی مسلمانوں کا ایک پرانا فرقہ ہے جس کا عقیدہ تھا کہ انسان اپنے اعمال میں بالکل آزاد و خود مختار ہے)

جس شخص کو تم اچھے اعمال کرتے دیکھو خواہ وہ تک چھٹا سندھی کہوں نہ ہو اسے دوست رکھو۔

حجاج اور حضرت امام شععیؒ..... جہاں آپ قرآن و حدیث فقہ و غیرہ علوم اسلامیہ کے جید عالم اور امام

تھے وہاں حق کو مبلغ مجاہد بھی تھے علماء حق کی پہچان یہی ہے کہ وہ حق پرست ہے باک نہ رہے مبلغ مجاہد ہوں اور جابر و ظالم بادشاہوں اور حکمرانوں کے سامنے حق بات کہنے سے نہ ڈریں مترجم) محمد بن سعد کی روایت ہے کہ دیر حجاج کے معرکہ کے بعد امام شععی عرصہ تک اوپوش رہے اور یزید بن مسلم کو لکھا کہ تم حجاج سے میرے صلح صفائی کرو و انہوں نے جواب میں لکھ بھیجا کہ نجد اچھ میں اتنی ہمت و جرأت نہیں ہے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ اس کے پاس خود چلے جائیں جب وہ دربار عام کرے تو دفعہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی غلطیوں کا اعتراف کر لیں اس بات کا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ میں بات کا مجھے گواہ بنائیں گے میں اس بارے سے اگر آپ کی گورہی اور صفائی بیان کر دوں گا۔

امام شععی نے اس مشورے پر عمل کیا ایک دن دفعہ حجاج کے سامنے آکھڑے ہوئے اس نے دیکھتے ہی کہا اچھا آپ شععی ہیں پھر ان کے سامنے اپنے انعامات و احسانات بیان کیے آپ نے ہر ہر انعام و احسان کا اعتراف کیا حجاج نے کہا کہ میں آپ کو جو مرتبہ و اعزاز بخشا اور کسی کو نہیں بخشا۔ کہا بے شک ٹھیک ہے اے امیر المومنین۔ کہا میں نے آپ کو بڑے بڑے عہدوں پر مامور کیا آپ کو آگے سے آگے بڑھایا۔ بہا بیشک صحیح ہے۔ پھر حجاج نے کہا میں نے آپ کے وظیفے میں اضافہ کیا آپ کی مانند کسی اور کو یہ انعام نہیں دیا آپ کو اپنی قوم کا امام و سردار بنایا کسی اور کو یہ اعزاز نہ بخشا تھا آپ کو آپ کے قبیلے کا عریف (چوہدری) بنایا اور میں نے سرکاری فود میں ہمیشہ عبدالملک کے پاس آپ کو بھیجا ایک مرتبہ رقیل والی جستان کے پاس سفید بنا کر بھیجا جہاں آپ کو انعام و اکرام ملا الغرض حجاج اپنے احسانات گناتا جاتا تھا اور آپ اقرار کرتے جاتے تھے آخر میں حجاج نے پوچھا کہ آپ نے عبدالرحمن (یعنی عبدالرحمن بن

اشعت کا ساتھ کیوں دیا آپ نے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے مذمت کا اظہار کیا اس پر حجاج نے آپ کی خطاؤں کو معاف کر دیا۔

آپ نے فرمایا یہ خطائیں میرے لئے قتل تھیں ہم نے اس کے ساتھ نیک اور متقی لوگوں کو نہیں پایا وہ چند شریر لوگ تھے جو آپ سے قوی نہ تھے میں نے یہ سب باتیں یزید بن اسلم کو لکھ دی تھیں میں نے ان پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے لکھ دیا تھا کہ وہ میرے اور آپ کے درمیان صلح صفائی کرادے مگر اس نے بے ہمت و جرات نہ کی حجاج نے کہا کہ تو آپ نے مجھے کیوں نہ لکھا فرمایا کہ کچھ ایسے ہی موانعات تھے جن کی وجہ سے آپ کو نہ لکھا غرض یہ کہ حجاج اور امام شعیبی میں صلح و صفائی ہو گئی اور آپ امن و امان کے ساتھ لوٹے۔

قوت حافظہ..... آپ کا حافظہ اتنا قوی تھا کہ کبھی قلم و دوات سے کام نہیں لیا ایک مرتبہ جو حدیث سن لیتے تھے وہ ہمیشہ کیلئے سینہ میں محفوظ ہو جاتی تھی خود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی سفید کاغذ کو کتابت سے سیاہ نہیں کیا یعنی کبھی کچھ لکھا نہیں جب کسی نے کوئی حدیث سنائی تو وہ میرے سینے میں محفوظ ہو گئی اسکے دوبارہ سننے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال عرصے میں کسی سے کوئی ایسی نئی حدیث میں سنی جس سے ہیں بیان کرنے والے سے زیادہ واقف نہ ہوں اہل حجاز بصرہ اور کوفہ تینوں مرکزوں میں محدثین کی احادیث کا ان سے بڑا حافظ نہ تھا سنن کے بھی بہت بڑے عالم تھے۔ مکحول کا بیان میں نے شعیبی سے زیادہ سنن ماضیہ کا عالم نہیں دیکھا ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ شعیبی صاحب آثار تھے اور ابراہیم صاحب قیاس۔

حدیث قبول کرنے میں احتیاط..... مسلم حدیث نہایت ہی نازک اور ذمہ داری کا علم ہے اس لئے آپ دوسروں سے حدیث لینے میں بڑے محتاط تھے وہ احادیث صرف انہی بزرگوں سے لیتے تھے جو عقل و فہم اور تقویٰ و دیانت بھی رکھتے ہوں اور بہت و کردار کے اعتبار سے ان پر بھروسہ کیا جاسکتا ہوں۔

قبول حدیث میں ان کا اصول یہ تھا کہ علم اسی شخص سے حاصل کرنا چاہئے جس میں زید و عبادت اور عقل و دانش دونوں چیزیں جمع ہوں جو شخص صرف عقل و دانش رکھتا ہو مگر تقویٰ اور دیانت کا مالک نہ ہو یا وہ شخص جو تنہا زہد و عبادت رکھتا ہو مگر عقل و فہم نہ رکھتا ہو یہ دونوں علم کی حقیقت کو نہیں پاسکتے صرف یہی ہیں کہ آپ حدیث قبول کرنے میں احتیاط یرتنے تھے بلکہ حدیث بیان کرنے میں بھی احتیاط کرتے تھے حدیث میں اپنی رائے و تحقیق کا دخل نہ ہونے دیتے تھے چنانچہ محمد بن حجادہ کا بیان ہے کہ جب عامر شعیبی سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جاتا جس کے بارے میں ان کے پاس قرآن و حدیث کا علم نہ ہوتا اور پوچھنے والا کہتا کہ اپنی رائے سے ہی کچھ فرمادیجئے تو آپ فرماتے کہ میں دین میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتا حتیٰ الذمکان اپنی رائے دینے سے بچتے تھے۔ فرماتے میری رائے کیا کرو گے اس پر پیشاب کرو۔

آپ روایت بالمعنی کو خلاف احتیاط سمجھتے تھے..... روایت بالمعنی کا مفہوم یہ ہے کہ کسی

روایت کے الفاظ کے بغیر اس کے معنی اپنی سمجھ کے مطابق بیان کیے جائیں مطلب یہ ہے کہ آپ روایت میں الفاظ کی پابندی نہایت ضروری نہیں سمجھتے تھے چنانچہ ابن عون کی روایت ہے کہ شععی حدیث بالمعنی روایت کرتے تھے مگر اسی احتیاط کے ساتھ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا، آپ فرماتے تم جو کچھ مجھ سے سنو لکھ لیا کرو۔

عبداللہ بن ابی سفیر کہتے ہیں کہ شععی نے فرمایا میں عالم نہیں ہوں مگر میں نے کسی عالم کو نہیں چھوڑا جس سے علم حاصل نہ کیا ہو اور ابو حصین تو ایک صالح آدمی ہیں باوجود اس کے کہ وہ خود ایک ممتاز عالم دین تھے فہم یہ تھے کہ وہ کی سند افتاء پر قنوت تھے بھی انکسار کا یہ عالم تھا کہ میں عالم نہیں ہوں حضرت ابراہیم نخعی بہت بڑے عالم و فقیہ تھے مگر شععی کے تفقہ والدین کے استقل تھے جو مسئلہ ان کو معلوم نہ ہوتا اس کے سائل کو امام شععی کے پاس بھیج دیتے ایک مرتبہ ایک شخص نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے مدعی طاہر کی اسی اثناء میں سامع سے شععی گذرتے ہوئے نظر آئے ابراہیم نخعی نے سائل سے کہا کہ اس شیخ سے جا کر پوچھو اور جو جواب وہ ذیل مجھے بھی آکر بتلانا سائل نے جا کر وہ مسئلہ دریافت کیا انہوں نے بھی اپنی لاعلمی ظاہر کی جب ابراہیم نخعی کو یہ بات معلوم ہوئی تو کہا کہ واللہ یہ فقیہ ہے اور فقیہ اسے کہتے ہیں (کہ محض اپنی رائے سے کچھ نہیں کہتے)

ملت بن براء کہتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو جو شععی کا علم میں ہم یہ، ان سے زیادہ زلد اور ی) کہنے والد نہیں دیکھا عمرو بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ شععی سے کہا آپ نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی اب وہ میرے حافظے سے نکل گئی آپ نے فرمایا مجھے کچھ بتلاؤ تو میں جانو کہ وہ کون سی حدیث تھی میں نے کہا مجھے کچھ یاد نہیں آتا امام شععی نے ایک حدیث سنا کر کہا یہ تو نہیں ہے میں نے کہا یہ نہیں ہے آخر میں انہوں نے ایک شعر پڑھا کر کیا یہ تو نہیں ہے۔

خوف الہی..... باوجود اس کے کہ آپ جید عالم تھے اور فقیہ اور امام تھے خوف حیثیت کا یہ حال تھا کہ سفیان کے ایک قول کے مطابق ایک مرتبہ نے فرمایا کاش میں اس علم سے برابر برابر چھوٹ جاتا نہ مجھ سے اس کا مواخذہ ہوتا اور نہ مجھے اس کا صلہ ملتا۔

صالح بن صالح ہمدانی کہتے ہیں کہ شععی چند ایسے دلوں کے پاس کھڑے ہو گئے کہ وہ ان سے بیزار تھے اور ان کو دیکھنا نہ چاہتے تھے جب آپ نے ان کا کلام سنا تو یہ شعر کیا و فیاء مر سنا غیر داء مسحمر ، لعرة من اعرا متا ما استحللت ،

صالح بن مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم اور شععی ہاتھ میں ہاتھ دیے ٹہلتے ٹہلتے مسجد جا پہنچے وہاں جماد کے شاگردوں کا مجمع لگا ہوا تھا اور ایک مشورہ و غل برپا تھا شععی نے یہ مشورہ و غل سن کر کہا خدا کی قسم ان بازار یوں نے تو اس مسجد کو میرے لیے ناگوار بنا دیا ہے یہ کہا اور لوٹ آتے۔

مشور و شر سے اجتناب..... علماء حق کی شان اور پہچان ہی یہ ہے کہ وہ مشور و ہنگامہ اور فتنہ و فساد سے کنارہ کشی کرے۔ غور کا فرمائے آپ نے معمولی علمی شور و غل سن کر مسجد ہی کو چھوڑ دیا چنانچہ عبداللہ بن ابی سفیر کہتے ہیں کہ شععی نے فرمایا مجھ پر ایک ایسا زمانہ گذرا کہ میں کسی مجلس ہمیں بیٹھا گوارا نہ کرتا تھا بس یہی ایک مسجد تھی میں میں بیٹھا

کرتا تھا شور و غل نے مجھ سے یہ بھی چھڑا اور اس سے تو کسی کوڑے کے ڈھیر پر بیٹھ رہنا اچھا ہے۔

آپ کہا کرتے تھے کہ فقیر وہ ہے جو خدا کے محارم سے بچتا رہے اور عالم وہ ہے جو خدا کا خوف کرتا ہے تم لوگوں کو چاہئے کہ کم استعداد (اور شریک) اور جاہل عبادت گذاروں سے بچتے رہو (یعنی علماء سوا اور پیرریا کار سے اجتناب کرو) جو لوگ اپنی رائے سے مسئلہ کہتے تو آپ کسر فرماتے کہ اس کی رائے پر پیشاب کرو تم تو صرف قرآن وحدیث اور اصحاب محمد سے واسطہ رکھو کسی حال میں قرآن وحدیث کو نہ چھوڑو۔

عادات و خصائل اور لباس..... آپ ایک خاص قسم کا ریشمی لباس پہنتے تھے کبھی کبھی شعراء کی مجلس میں بھی بیٹھتے تھے شعر و سخن سے دلچسپی تھی کہا کرتے تھے کہ یہ حکومت کے وظائف و عطیات گدھے کے پیشاب کی حیثیت رکھتے ہیں یہ بہت سے لوگوں کو جہنم میں لے جاتے ہیں۔ عطیہ اسراج کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ "شعی" کے پاس مسجد میں آیا یہ جہینہ کی ایک مسجد تھی آپ نے فرمایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس مسجد میں نے تقریباً تین سو صحابہؓ کو دیکھا ہے زید بن خطاب کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیز عراق کے گورنر ہوئے تو آپ نے "شعی" کو کوفہ کا قاضی بنادیا آپ باپ الفیل کے نزدیک ایک گوشے میں مقدمات فیصل کیا کرتے تھے۔

حسن بن صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام "شعی" کے سر پر سفید عامہ اور اس کا لٹکا ہوا شملہ دیکھا۔ عمرو بن شیبہ الحسلی کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ انہوں نے "شعی" کو ایک نہایت سرخ چادر اوڑھے ہوئے دیکھا لیٹ کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ ان کی چادر کارنگ زیادہ سرخ تھا یا ان کی داڑھی۔ کبھی کبھی سرخ عمامہ بھی باندھ لیتے تھے جس زمانے میں آپ قاضی تھے آپ داڑھی رنگتے تھے کبھی سبز چادر بھی اوڑھ لیتے تھے ایک خاص قسم کا ریشمی سبز لباس بھی زیب بدن فرماتے چادر اور لباس کے رنگ مختلف ہوتے تھے زرد اور اد بھی پہن لیتے تھے۔

عبید بن عبد الملک کہتے ہیں کہ میں "شعی" کو شیر کی کھال پر بیٹھے ہوئے دیکھا فرماتے ہیں کہ گورخر کی کھال دیانت سے پاک ہو جاتی ہے۔ محالد کا بیان ہے کہ میں نے "شعی" کو لوٹری کی کھال کی پوتین پہنے ہوئے دیکھا۔ اسی میں آپ نماز بھی پڑھ لیتے تھے۔

حجاج بن محمد کہتے ہیں کہ میں شعبہ کو یہ کہتے سنا میں نے ابواسحاق سے پوچھا عمر میں آپ بڑے ہیں یا "شعی" فرمایا کہ "شعی" مجھ سے ایک یا دو سال بڑے ہیں۔

وفات..... طارق بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ میں "شعی" کی عیادت کیلئے ان کے پاس آیا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں ایک قسمیں اور ازار میں ان پر چادر نہ تھی خلف بن تمیم مالک سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کا بیان ہے کہ "شعی" جب بھی مجلس سے اٹھتے تو یہ کہا کرتے کہ میں اسی بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا اور لاشریک ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ دین وہی ہے جیسا کہ محمدؐ کی شریعت میں گواہی دیتا ہوں کہ اسلام ہی ہے جس کا وصف قرآن نے بیان کیا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کی کتاب قرآن و سیاہی ہے جیسا نازل ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

حق بالکل ظاہر اور روشن ہے ایک شخص نے شعبیؒ کے پاس بیٹھے ہوئے کہا کہ اللہ کھینے۔ فرمایا مجھے کیا ہوا کہ میں اللہ نہ کہوں آپ نے ۱۰۳ھ یا ۱۰۴ھ میں وفات پائی وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۷ سال کی تھی آپ نے اچانک وفات پائی۔ اللہ ان پر اپنی رحمت کرے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ

نام ونسب..... سعید نام ہے ابو عبد اللہ کنیت۔ یہ بنی والہ بن حارث اسدی کے غلام تھے اسی وجہ سے والہی کہلاتے ہیں سعید بن جبیر ہی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا آپ کن میں سے ہیں میں کہا بنی اسد سے پھر پوچھا شرفاء عرب میں سے ہو یا غلاموں میں سے میں نے عرض کیا غلاموں میں سے ہوں۔ تو یوں کہونا کہ آپ ان میں سے ہیں جن پر اللہ نے بنی اسد میں سے انعام واحسان کیا (کہ مسلمان ہونے کی سعادت بخشی)

ابی معشر حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عید کے دن ابو مسعود البدریؒ کو دیکھا ہے میرے گیسو تھے۔ انہوں نے کہا اے غلام (لڑکے یا اے بچے عید کے دن ام کے ساتھ نماز پڑھنے سے پہلے کوئی نماز نہیں ہاں نماز عید کے بعد تم دو رکعتیں طویل قرات کے ساتھ پڑھ سکتے ہو۔ حضرت سعید بن جبیرؒ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ وغیرہ جملہ سے بھی روایت کرتے ہیں مجاہد کہتے ہیں کہ کہ حضرت ابن عباسؓ نے سعید بن جبیرؒ سے کہا حدیثیں سناؤ میں نے عرض کہ میں اور آپ کی موجودگی میں حدیثیں سناؤں یہ تو ایسا ہوا جیسے آفتاب کے سامنے چراغ چلا نا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں سناؤ یہ تو خدا کی نعمت ہے کہ تم میرے سامنے حدیثیں بیان کرو اگر صحیح بیان کرو گے تو فہما اور اگر کہیں غلطی کرو گے تو میں اسکی تصحیح کروں گا (گویا سعید بن جبیرؒ کو ابن عباسؓ کی طرف سے سب سے بڑی سند ملی)

فضل و کمال..... امام نوویؒ کا بیان ہے کہ سعید تابعینؒ کے بڑے ائمہ میں سے تھے حافظ زہبیؒ ان کو علمائے اعلام بتلاتے ہیں، تفسیر، حدیث، فہم، زید و عبادت اور اخلاق و تقویٰ وغیرہ جملہ کمالات و اوصاف میں وہ بڑے بڑے اماموں کے ہم پایہ اور سرگروہ، تابعین سے تھے۔

آپ نے یوں تو بڑے بڑے صحابہؓ سے اکبر کتاب فیض کیا لیکن حیر الدنۃ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے خصوصیت کے ساتھ فیض پایا حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا حلقہ درس بڑا وسیع اور عظیم و جلیل تھا جس میں قرآن تفسیر حدیث فقہ۔ فرائض ادب و انشاء اور شعر و شاعری کے دریا بہتے تھے۔

سعیدؒ سب سے زیادہ یہیں سے سیراب ہوئے اور کر بیکراں بنے آپ خود فرماتے ہیں کہ میں بڑی پابندی کے ساتھ ان کے حلقہ درس میں شریک ہوتا تھا اور میرے علم حاصل کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ باہر کے جو سائلین سوالات کرتے تھے اور جو سائل پوچھتے تھے اور حضرت ابن عباسؓ جوابات دیا کرتے تھے ان کو خاموشی کے ساتھ بڑے غور سے سنا کرتا تھا کبھی کبھی خود بھی کچھ پوچھ لیتا تھا ان سوالات میں حدیثیں بھی ہوتی تھیں اور فقہ کے مسائل بھی لیکن انہیں قلم بند کرنے سے مجھے ابن عباسؓ نے مجھے منع کر رکھا تھا کچھ مدت تک اسی زبان یاد پر انحصار رہا مگر بعد میں لکھنے

کی اجازت مل گئی تھی۔ پھر لکھنا شروع کر دیا بعض دن اتنی کثرت سے مسائل پیش کرتے کہ لکھتے لکھتے ان کی بیاض پوری ہو جاتی تو کپڑوں پر کبھی ہتھیلی پر اور کبھی کسی اور چیز پر لکھ لیتے۔

حسن بن مسلم کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابن عباسؓ کے نابینا ہونے سے پہلے ان سے اتنے مسائل پوچھتے کہ لکھ نہ سکتے جب وہ نابینا ہو گئے تو لکھنا شروع کر دیا جب یہ خبر حضرت ابن عباسؓ کو ملی تو وہ نابینا ہو گئے۔

بنی وادعہ کے مؤذن کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ سعید بن جبیرؓ ان کے قدموں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابن عباسؓ ان سے کہہ رہے تھے کہ مجھے دکھاؤ کہ تم مجھ سے حدیث کس طرح بیان کرتے ہو تم نے مجھ سے بے شمار حدیثیں سنی اور سمجھیں ہیں۔

جعفر بن ابی المغیرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباسؓ کی بینائی جاتی رہی تو جو کوئی آپ سے کوئی مسئلہ پوچھنے آتا تو اس سے فرماتے تم میں ابن ام دھما، (یعنی سعید بن جبیرؓ موجود ہیں ان سے مسائل پوچھ لیا کرو، اب تمہیں میرے پاس آنے کی ضرورت ہیں)۔

ابو حصین کہتے ہیں کہ میں سعید بن جبیرؓ سے پوچھا کہ کیا وہ تمام حدیثیں جو آپ نے حضرت ابن عباسؓ سے سنی ہیں اور تمام مسائل جو آپ نے ان سے پوچھے ان کے دار و مدار صرف زبانی یادداشت پر ہے۔ کیا نہیں میں آپ کی مجلس میں بیٹھ رہتا تھا کوئی کلام نہیں کرتا تھا وہ جتنی حدیثیں بیان کرتے ہیں ان کو یاد کر لیتا اور کبھی لکھ بھی لیتا۔

عبداللہ بن مسلم بن پر مز کہتے ہیں کہ سعید بن جبیرؓ حدیث لکھنے کو پسند نہیں کرتے ایوب کا بیان ہے کہ سعید نے کہا کہ میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی مسائل پوچھتا تھا اور بیان میں لکھ لیتا تھا میں نے ان سے مسئلہ ایلاء کے بارے میں بھی پوچھا تھا کیا تم چاہتے ہو کہ میں ان کے جواب تمہیں تلاؤں کہ انھوں نے کیا فرمایا۔ میں نے کہا ضرور بتاؤ ہمیں آپ کے علم پر بھروسہ ہے انھوں نے کہا، وہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امراء ہے۔

فرماتے ہیں کہ ہم اہل کوفہ کو کسی مسئلے میں اختلاف ہوتا تو میں اسے اپنی کتاب میں لکھ لیتا اور پھر وہ حضرت ابن عمرؓ سے پوچھ لیتا وہ اصل مسئلہ سمجھا دیتے سعید بن جبیرؓ ریاضی کے بڑے ماہر تھے۔ علم فرائض میں خاصہ ملکر تھا ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کے پاس فرائض کا ایک مسئلہ آیا آپ نے اس سے کہا کہ ابن جبیرؓ کے پاس جاؤ وہ مجھ سے زیادہ علم حساب جانتے ہیں۔ وہ تم کو وہی بتائیں گے جو فرض مقرر ہے۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ ان کی مہر پر نقش تھا۔ (عز ربی واقتدر) میرے رب نے مجھے عزت دی اقتدار بخشا میں نے اس کا ذکر ابن عمرؓ سے کیا آپ نے مجھے اس سے منع کیا اور میں نے اسے یاد دیا۔

مسعود بن مالک کہتے ہیں مجھ سے ایک مرتبہ محمد بن حسین نے کہا کہ سعید بن جبیرؓ نے یہ کیا کیا میں نے کہا وہ ایک صاع آدمی ہیں یہ وہ شخص تھا جو ہمارے پاس آتا اور مسائل پوچھتا تھا۔ فرائض کے بارے میں اور دوسرے مسائل میں جن سے اللہ ہمیں نفع پہنچاتا۔

بعض کرتا نظر ان کو زیادہ حدیث بیان کرنے پر ملامت کرتے تھے آپ انھیں جواب دیتے تھے مجھے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے حدیث بیان کرنا زیادہ پسند ہے یہ نسبت اس کے کہ میں اسے اپنے ساتھ اپنی قبر میں لیجاؤں۔

محمد بن حبیب کا بیان ہے کہ جب سعید بن جبیرؓ اصفہان میں قیام پزیر تھے اور لوگ ان سے حدیثیں پوچھتے

تو آپ ان کو نہ بناتے لیکن جب کوفہ میں آئے تو یہ فیض جاری کر دیا لوگوں نے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ اصفیان میں تو آپ حدیثیں بیان کرتے تھے اور یہاں بیان کرتے ہیں فرمایا اپنی متاع وہاں پیش کرو جہاں اس کے قدر دان موجود ہوں (یعنی اصفیان میں قدر دان نہ تھے یہاں قدر دان ہیں۔ اس لیے یہاں حدیثیں بیان کرتا ہوں)۔

زید و ورع اور عبادات..... آپ کے نزدیک عبادت محض نماز روزہ اور تسبیح و تہلیل نہیں بلکہ اس کا دائرہ پوری زندگی ہے آپ اطاعت کو سب سے زیادہ عبادت سمجھتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے وہ ذکر ہے اور جو نافرمانی کرتا وہ ذکر نہیں خواہ وہ کتنی ہی تسبیح اور تلاوت قرآن کیوں نہ کرے آپ سے کسی نے سوال کیا کہ سب سے بڑا عبادت گزار کون ہے فرمایا جو کچھ گناہوں میں مبتلا ہو کر پھر ان سے تائب ہو گیا اور جب اس نے اپنے گناہوں کو یاد کیا تو اپنے اعمال کو بے حقیقت سمجھا (یعنی وہ ہے سب سے بڑا عبادت گزار گناہوں سے توبہ کر کے اطاعت الہی کا ثبوت دے حتی الامکان نیک اعمال کرے اور پھر ان کے بے حقیقت سمجھے اپنی عبادت پر غرور و ناز نہ کرے) عبد الملک بن ابی سلیمان کا بیان ہے کہ سعید دور اتوں میں قرآن پاک ختم کرتے تھے۔

حماد کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے خانہ کعبہ میں ایک رکعت میں قرآن ختم کیا ہے۔ غفان بن مسلم اور موسیٰ بن اسماعیل دونوں کہتے ہیں کہ آپ ہمیں ہر روز دو مرتبہ بعد نماز فجر اور بعد نماز عصر و عشاء و درس دیا کرتے تھے۔ رفاء کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں مغرب اور عشاء کے درمیان سعید بن جبیر آتے اور قرآن کی تلاوت شروع کر دیتے۔ صعب ابن عثمان کا بیان ہے کہ سعید بن جبیر نے فرمایا۔ جب سے حضرت امام حسینؑ شہید ہوئے میں قرآن ختم کرتا ہوں ہاں اگر سفر کی حالت ہوں یا مریض ہو جاؤں تو مجبور ہوں۔

ابو ہاشم کی روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں جمعہ کے دن اپنے اور دو وظائف پڑھتا رہتا ہوں اور امام خطبہ دیتا ہوتا ہے ابو شہاب کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رمضان میں ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے کبھی ایسا ہوتا کہ ایک آیت کو بار بار پڑھتے رہتے یا دو مرتبہ پڑھتے۔

عطاء بن مسائب کا بیان ہے کہ سعید بن جبیر نے ایک شخص سے کہا میرے بعد تم حدیث کا علم کس سے حاصل کرو گے اس نے کہا کہ ہم یہ علم ہم کے سوا کسی سے حاصل نہ کریں گے فرمایا بے شک۔ اعمیٰ اور ابن الصفیل تمہیں قرآن کے علم سے بی نیاز کر دیں گے۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیرؒ کو امامت کراتے ہوئے دیکھا وہ بار بار اس آیت کو دہراتے **اد الاغلال فی اعناقہم** ابو شہاب کی روایت ہے کہ رمضان میں سعید بن جبیرؒ مغرب کی نماز ہمارے ساتھ پڑھتے اور پھر گھر واپس آ کر تھوڑی دیر آرام کرتے اس کے بعد پھر آ کر ہمارے ساتھ مسات پڑھتے اور تین و تر پڑھتے اور پچاس آیتوں کی مقدار دعائے قنوت پڑھتے جب نماز میں ایک سورہ ختم کر لیتے تو کہتے **صدق الصادق الباری** سچے باری تعالیٰ نے سچ فرمایا۔

عبد الکریم کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے سر پر کوڑے کھائے جائیں اس بات سے کہ امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور میں کوئی کلام کروں صحیح صادق کے بعد آپ کسی سے کلام نہیں کیا کرتے تھے۔

سنان کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی کہ آپ ایک شخص نے دیکھا کہ سعید بن جبیرؓ نے اپنے ایک بڑے لڑکے کی پیشانی چومی۔

کھانا کھانے کے بعد کی دعا..... عطاء بن سائب کا بیان ہے کہ سعید بن جبیرؓ جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم اشعت وادویت فہنا ووزقت فاکثرت وطیت فزدنا.
ترجمہ۔ اے اللہ تو نے ہمیں سیر کیا۔ غذا ہم پہنچائی۔ ہم تازہ دم اور قوی ہوئے پس تو نے ہمیں کثرت سے پاکیزہ رزق دیا اس میں زیادتی کر۔
یزید بن مہلب کی روایت ہے کہ میں سعید بن جبیرؓ کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔
جب امام غیر المغضوب علیہم ولا اضالین کہتا تو جبیرؓ کہتے اللھم اغفر لی۔ آمین
اے اللہ میری مغفرت کر ایسا ہی ہو جب امام سمح اللہ لمن حمدہ کہتا تو سعید بن جبیرؓ کہتے۔
ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارضین البسع وملء ما بینہما وملء
ماشت من شئی بعد۔

ترجمہ اے ہمارے پروردگار تیرے ہیں لیے ہیں تمام تعریفیں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی بھرپور تعداد ہیں۔ جو کچھ ان کے درمیان ہے اور ان کے علاوہ بھی یعنی بے حد بے شمار تعریفیں ہیں تیرے لیے یہی کہتے رہے اور اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔

آپ اپنی قوم کی سجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے آپ کو غیبت سننا اور غیبت کرنا دونوں باتیں ناپسند تھیں مسلم لکھتے ہیں کہ سعید بن جبیرؓ اپنے سامنے کسی کو غیبت کرنے نہ دیتے تھے غیبت کرنے والے سے کہتے کہ جو کچھ کہنا ہے اس شخص کے سامنے کہو آپ اپنے نفس کو اتنا حقیر سمجھتے تھے کہ گنہگاروں کو بھی ان کے گناہوں پر ٹوکتے ہوئے۔ شرماتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک شخص کو گناہ میں مبتلا دیکھتا ہوں لیکن خود اپنا نفس اپنی گناہوں میں اتنا حقیر ہے کہ دوسروں کو ٹوکتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔

جعفر بن ابی المغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیرؓ کو روزے کی حالت میں سرمہ لگاتے ہوئے دیکھا اور میں نے سعید بن جبیرؓ کو بے نیام تلوار کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اسماعیل بن عبد الملک کا کہنا ہے آپ طاق یعنی محراب مسجد میں نماز پڑھ لیتے تھے اور صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے آپ اپنے عمامہ کا بالشت پھر شملہ چبوترے تھے۔

شکر افضل ہے یا صبر..... مسلم بطین کا بیان ہے کہ سعید بن جبیرؓ سے پوچھا گیا کہ شکر افضل ہے یا صبر فرمایا کہ مجھے صبر اور عافیت۔

علمائے سوء کا فتنہ..... حضرت سعید بن جبیرؓ امت مسلمہ کیلئے سب سے بڑا فتنہ اور تباہی کی جڑ علماء سوء کو سمجھتے

تھے چنانچہ ہلال بن خیاب نے آپ سے پوچھا۔ لوگوں کی ہلاکت کہاں سے ہوگی؟ فرمایا ان کے علماء کے ہاتھوں۔

قرآن و تفسیر میں خاص ملکہ..... قرأت اور تفسیر میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا آیات قرآن کی شان نزول اور ان کی تفسیر و تاویل میں آپ کو کمال حاصل تھا چنانچہ ابو یونس قزوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ سعید بن بھر کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ **الا المستضعفين من الرجال والنساء والولدان**۔ مگر نہ تو ان مردوں عورتوں اور لڑکوں میں سے۔ تو انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا اس میں جن مردوں عورتوں اور لڑکوں کا ذکر ہے ان سے مراد ملکہ کے وہ مظلوم تھے جو طرح طرح سے ستائے جا رہے تھے میں نے یہ سن کر کہا کہ میں اسے ہی لوگوں کے پاس سے آرہا ہوں (یعنی میں حجاج کے ستم رسیدہ لوگوں میں سے ہوں سعید نے کہا بھتیجے ہم نے اس کے خلاف بڑی کوشش کی کہیں کیا کیا جائے خدا کی مرضی یہی ہے۔

(اس میں ہم مسلمانوں کے ایک بڑا سبق آموز نکتہ ہے کہ دنیا میں جن ظالموں اور قاسنوں نے ظلم مچا رکھا ہے ان کے متعلق ان سے نجات پانے کی امکان پھر کوشش کرنے سے پہلے یہ کہنا کہ ہم کیا کریں اللہ کی مرضی یہی ہے یہ ہمارے دینداروں اور صالحوں کی دیندار نہ حماقت و نادانی ہے ہاں امکانی جدوجہد کے بعد جو نتیجہ ظاہر ہو اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی مرضی یہی ہے کاش اس نکتے کو ہم سمجھ سکیں مترجم۔

اعسٰ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر ان ارضی واسعہ بیشک میری زمین کشادہ ہے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی زمین میں فساد برپا گیا جائے اور وہاں گنہ گروں کی کثرت ہو جائے تو اس سے نکل جاؤ (یہاں آپ ہمیں ایک بہت عمدہ سبق دے گئے کہ جس ملک و قوم میں فتنہ و فساد پھیل جائے۔ فسق و فجور کی کثرت ہو جائے اور اپنے دین و اخلاق کا بچانا ناممکن ہو جائے تو وہاں سے ہجرت کر جاؤ بشرطیکہ ہجرت کرنا ممکن ہو)

سعید بن جبیر کی سیاسی سرگرمیاں اور مجاہدانہ کارنامے..... یہاں سے ہم حضرت سعید

بن جبیر کی سیاسی سرگرمیوں اور مجاہدانہ کارناموں کا ضروری وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں آپ صرف قرآن وحدیث فقہیہ کلام اور زید و تقویٰ میں ہی ممتاز و نمایاں نہ تھے بلکہ ان تمام چیزوں کے ساتھ ساتھ مصلح اور مجاہد بھی تھے۔ مذہب و سیاست دونوں کے بلند مقام پر فائز تھے گوشہ نشین، عاقبت پسند عابد و زاہد ہی نہ تھے بلکہ جبر و استبداد اور ظلم و فساد کے خلاف مجاہد حق و صداقت بھی تھے ان کے مجاہدانہ کارنامے اس مدد کے آرام طلب اور عاقبت پسند عابدوں کے لئے بڑے سبق آموز ہیں اسی لئے ان کو ہم نمایاں حیثیت سے پیش کرتے ہیں مترجم حضرت سعید بن جبیر ایک زمانہ تک مدینہ میں رہے کچھ دنوں عراق کی مختلف شہروں میں رہ کر علم و عرفان کے بارشیں کرتے اور شہدگان علوم نبوت کو سیراب کرتے رہے پھر کوفہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

کوفہ میں قیام کے دوران کچھ دنوں عبداللہ بن عتہ مسعود قاضی کوفہ کے کاتب رہے اور کچھ دنوں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعرئ کے کاتب بھی رہے حجاج ان کا بڑا اقدردان تھا ان کی بڑی عزت کرتا تھا انہیں جامع کوفہ کا امام بنادیا تھا اور مع عہدہ قضا بھی سونپ دیا تھا لیکن کوفہ والوں نے ان کے خلاف سخت احتجاج کیا کہ قاضی کو عربی النسل ہونا چاہئے اس لئے حجاج نے ان سے عہدہ قضا لے کر ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعرئ کو دے دیا اور ان کو ہدایت کردی کہ

سعید بن جبیر کے مشورے سے کام کریں۔

حجاج کی مخالفت..... حجاج تو آپ پر انعامات کی بارش کر دیا تھا مگر آپ ان انعامات سے متاثر نہ تھے اس کو اس کے مظالم کی وجہ سے برا سمجھتے تھے اس لئے جب بن اشعث نے حجاج کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو آپ نے اس کا ساتھ دیا ان کی وجہ سے کوفہ کے بہت سے قراء اور علماء بھی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئے ابن جبیر نے جماعت علماء قراء کے سرگروہ تھے اور میدان جنگ میں لوگوں کو حجاج اور بنو امیہ کے خلاف یہ کہہ کر ابھارتے کہ یہ لوگ اسلامی عدل و انصاف اور حلقہ کے طریقے کو چھوڑ کر ظالمانہ طور پر حکومت کر رہے ہیں۔

خدا کے بندوں پر اپنی مرضی سے حکومت کر رہے اور ان پر ظلم و جارحانہ ہیں فسق و فجور کی سرپرستی کر رہے نمرزوں میں تاخیر کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ذلیل و خوار کرتے ہیں اس لئے انی بے دینی ظلم و جور اور فسق و فجور کے خلاف جہاد کرو بدی کا زور توڑو اور نیکی کو غالب کرو۔

ابتداء میں ابن اشعث کی بڑی قوت تھی اس کو حجاج کے مقابلے میں فتوحات بھی حاصل ہوئیں اس نے عراق کا بڑا حصہ بھی فتح کر لیا تھا لیکن حجاج کی مخالفت نے عبدالملک کی حکومت کی مخالفت کی شکل اختیار کر لی حکومت کی مخالفت میں وہ کہاں ٹھہر سکتا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دیر جماعہ کے معرکے میں اس کو شک ہوئی وہ شکست کھا کر سینان بھاگ گیا اس کا شکست کے بعد حضرت سعید بن جبیر مکہ چلے آئے مکہ کے والی خالد بن عبداللہ قسری نے ان کو گرفتار کر کر حجاج کے پاس بھیج دیا وہ ان کا سخت دشمن ہو گیا تھا ان کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں خون اتر آتا۔

حجاج اور ابن جبیر کا ایمان افروز مکالمہ..... ایمان اور جہاد فی ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ مومن کا طرہ امتیاز ہے جو حقیقی معنوں میں مومن ہونا ہے وہی لازمی طور پر مجاہد ہوتا ہے ایمان کے ساتھ ہی نفس کے ساتھ جہاد شروع ہو جاتا ہے بالآخر ظلم و استبداد کے خلاف میدان جنگ میں آ جاتا ہے وہ دنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتا وہ موت کا زاپے سینے سے نکال کر باہر پھینک دیتا ہے اور شہادت کو اپنی زندگی کی معراج تصور کرتا ہے حضرت سعید ابن جبیر کی زندگی ہمیں یہی سبق دیتی ہے ذرا اس شیر دل مرد حق کی جرأت و بہادری کی اس مکالمے سے نگاہ تصور میں لائے حجاج تمہارے نام کیا ہے۔

ابن جبیر سعید ابن جبیر

حجاج۔ میں بالکل نہیں تم اس کے بالکل برعکس ہو تم شعی بن اپنی جبیر۔ معاف فرمائیے میری ماں آپ سے زیادہ میرے نام سے واقف تھیں (آپ میرا نام کیا جانیں اور اس کو بد لئے کا آپ کو کیا حق دنیا دیکھیں کہ سعید ابن جبیر واقعے ہی سعید ابن جبیر یہی ہے اور تاریخ میں قیامت تک اس کا یہی نام رہے گا)۔

حجاج۔ تمہاری ماں بھی بد نعت تھی اور تم بھی بد نعت ہو۔

ابن جبیر غیب کا علم تو صرف اللہ کو ہے (آپ کیا جانیں کہ نیک نعت کون ہے اور بد نعت کون)۔

حجاج میں تمہاری دنیا کو دیکھتی ہوئی آگ سے بدل روں گا ابن جبیر اگر مجھے اس بات کا یقین ہوتا کہ یہ بات آپ کے اختیار میں ہے تو میں آپ کو اپنا معبود بنا لیتا (دیکھا آپ نے ایک مرد مومن کا ایمان)

حجاج۔ محمد ﷺ کے بارے میں تمہرا کیا خیال ہے ابن جبیرؒ وہ امام ہڈی اور تہی اُمت تھے (یہی ہر مسلمان کا ایمان ہونا چاہئے)

حجج۔ تم حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو وہ جنت میں ہیں یا دوزخ میں ابن جبیرؒ اگر میں جنت اور دوزخ میں گیا ہوتا اور دیکھو آتا کہ یہ دونوں خلفاء راشد کہاں نہیں تو پھر بتلا سکتا تھا اب میں کیا جانوں کون کہاں ہیں عالم غیب کی خبر میں کیا رہے سکتا ہوں۔

حجاج۔ خلفاء کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اپنی جبیرؒ میں ان کا کھل نہیں ہوں۔

حجاج۔ اچھا تم ان میں سے کس کو زیادہ پسند کرتے ہو؟ ابن جبیرؒ جو میرے اقل سے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا (مجھ لیجئے کہ جو میرے خالق کا پسندیدہ تھا اسی کو میں بھی زیادہ پسند کرتا ہوں)۔

حجج۔ خالق کے نزدیک کون زیادہ پسندیدہ تھا ابن جبیرؒ اس کا حق خدا ہی دے (ہم کوئی ہی تو میں نہیں کہ اللہ ہمیں اپنی پسند و ناپسند سے آگاہ کر دیں کہ کون اللہ کو زیادہ پسند ہے)۔

حجاج۔ عبدالملک کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔

ابن جبیرؒ تم اسے شخص کے بارے میں کیا پوچھتے ہو جس کے گناہوں میں سے ایک گناہ تمہارا وجود ہے (اگر وہ خود ظالم نہ ہوتا تو تمہیں کیا حاکم بناتا۔

حجاج۔ تم ہنستے کیوں نہیں؟

ابن جبیرؒ۔ وہ کیسے ہنس سکتا ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہو اور مٹی کو آگ کھا جاتی ہے۔

حجاج۔ اگر یہ بات ہے تو ہم تفریحی مشاغ سے ہنستے کیوں ہیں

ابن جبیرؒ۔ سب کے دل یکساں نہیں ہوتے (جن کے دل خوف خدا اور آخرت کی فکر سے خالی ہوتے ہیں وہی ہنسا کرتے ہیں اور جن کے دل میں خوف الہی اور فکر آخرت ہو ان کے لیے ہنسنے کا سامان کیا)

حجاج۔ تم نے کبھی تفریح کا سامان دیکھا بھی ہے؟ (یا یوں ہی خوف الہی اور فکر آخرت کا راگ چھیڑ دیا؟)

اس کے بعد حجاج نے حکم دیا (ہمارے فنکار کہاں ہیں وہ) عود اور بانسری بجا کر (اپنے فن کا مظاہرہ کریں تاکہ ابن جبیرؒ کو بھی معلوم ہو کہ دنیا کی دلچسپیاں اور رونقیں یہ ہیں) مگر ابن جبیرؒ نغہ و ساز سن کر رو دیئے۔ حجاج نے کہا یہ

رونے کا کیا موقع ہے موسیقی تو ایک تفریحی چیز ہے آپ نے جواب دیا کہ تمہارا عود نالہ غم ہے اور بانسری کی پھونک نے مجھے وہ دین یا دولا دیا جس دن کہ صور پھونکا جائے گا عود ایک کانٹے بوئے درخت کی لکڑی ہے جو ممکن ہے کہ ناحق

کاٹی گئی ہو اور اس کے تار بکریوں کے پنھوں کے ہیں جو ان کے ساتھ قیامت کے دن اٹھائی جائیں گی، یہ سب سن کر حجاج نے کہا تمہاری حالت قابل افسوس ہے، فرمایا وہ شخص افسوس کے قابل نہیں جو آگ سے نجات دے کر جنت میں داخل کیا گیا ہو۔

قتل کا حکم اور صبر و استقلال..... مومن کے دل میں اللہ کے خوف کے سوا اور کسی کا خوف کہاں۔ حقیقی

خوف غیر اللہ سے سینے کو پاک کر دیتا ہے۔ وہ بے خوف زندگی کا مالک ہوتا ہے۔ حضرت سعید بن جبیرؒ نے عملاً اس پر میرے تصدیق بنت کر کے آنے والی نسلوں کو استقامت عملی الحق کا نمونہ دے رہا۔ مذکورہ بالا گفتگو کے بعد دوبارہ مکالمہ

ہوں شروع ہوا۔

حجاج۔ کیا میں تمہیں کوفہ کا امام نہیں بنایا تھا۔

ابن جبیر۔ ہاں بنایا تھا۔

حجاج۔ کیا میں نے تمہیں عیدہ و ضاعہ دے کر سرفراز نہیں کیا تھا۔ اور جب کوفہ والوں نے تمہاری اس بناء پر مخالفت کی کہ قاضی کو عربی النسل ہونا چاہئے تو اس پر میں نے ابو بردہ کو قاضی بنایا اور اسے ہدایت کی کہ تمہارے مشورے کے بغیر کوئی کام نہ کرے۔

ابن جبیر۔ یہ بھی بالکل صحیح ہے۔

حجاج۔ کیا میں تمہیں ایک لاکھ روپے کی خطیر رقم حاجت مندوں میں تقسیم کرنے کیلئے دی تھی اور پھر اس کا کوئی حساب رکتب بھی نہیں مانگا۔

ابن جبیر۔ یہ بھی درست ہے

حجاج۔ جب تمہیں میرے ان احسانات کا اقرار ہے تو پھر کسی چیز نے میری مخالفت پر آمادہ کیا

ابن جبیر۔ میری گردن میں ابن اشعث کی بیعت کا طوق تھا اور میں اس کی اطاعت پر مجبور تھا۔

حجاج۔ تمہیں ایک دشمن خدا اور اسکی بیعت کا بیعت کا اتنا فکر تھا اور اس کے مقابلے میں تم نے امیر المومنین کی بیعت کا کوئی خیال نہ کیا۔ خدا کی قسم میں تمہیں قتل اور واصل جہنم کیے بغیر یہاں سے نہ اٹھونگا۔ بتاؤ تم کس طرح قتل کیا جانا پسند کرتے ہو۔

ابن جبیر۔ خدا کی قسم تم جس طرح مجھے دنیا میں قتل کرو گے خدا تعالیٰ تم کو آخرت میں اس طرح قتل کرے گا۔

حجاج۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں۔

ابن جبیر۔ اگر تم مجھے معاف کر دو گے تو وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا (تمہارا کچھ احسان نہیں) (اللہ اللہ کیا ایمان تھا۔ یعنی مسبب الاسباب اور مقلب القلوب صرف خدا تعالیٰ ہے۔ اگر تمہارے دل میں مجھے معاف کرنے کا حکم آئے گا وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اگر تم قتل کے ارادے پر ڈلے رہے تو یہ بھی خدا کی طرف سے ہوگا میں دونوں صورتوں میں راضی برضائے الہی ہوں سبحان اللہ اس کا نام ہے ایمان۔ اگر ہمیں اس ایمان کا ایک زرہ بھی مل جائے تو ہماری قسمت بدل جائے) مترجم حجاج۔ تو لو سنو میں تم کو ضرور قتل کرونگا۔

ابن جبیر۔ اللہ تعالیٰ نے میرا ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ اس سے آگے پیچھے موت آہی نہیں سکتی اگر وہ وقت آگیا تو بیشک تم مجھے ضرور قتل کر دو گے۔ اس سے کسی طرح مضرت نہیں۔ اگر نہیں آیا ہے اور عاقبت مقدر ہے تو تمہاری کیا مجال کہ مجھے قتل کر دو بہر حال جو کچھ بھی اللہ کو منظور ہے تو وہی کرو گے۔

یہ سن کر حجاج نے آپ کو قتل کر دینے کا حکم دے دیا یہ حکم سن کر حاضریں میں سے ایک شخص آنے لگا۔

ابن جبیر۔ نے اس سے پوچھا تم کیوں روتے ہو اس نے کیا میں آپ کے قتل کیے جانے پر رورہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس پر رونے کی ضرورت نہیں یہ واقعہ تو خدا تعالیٰ کے علم میں پہلے سے موجود تھا۔ ایسا ہونا ہی تھا۔ پھر

آیت پڑھی۔

ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی الفسکم الا فی کتاب قل ان براہا۔ (سورہ حدید۔ پارہ ۲۸) تم کو زمین اور اپنی جانوں میں جو مصیبتیں پہنچیں ان کو پیدا کرنے سے پہلے ہم نے ان کو کتاب میں لکھ رکھا ہے۔

(صبر و استقامت اور رضا بقضائے الہی کا یہ وہ ایما افراز مظاہرہ تھا جو قیامت تک ہم مسلمانوں کو متارہے گا)۔

مقتل کی طرف روانگی اور والہانہ شہادت..... صبر و رضا کی آپ نے حد کردی بڑی ہنسی خوشی

اور والہانہ انداز سے مرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ کیا مجال کہ جو زرا سا بھی خوف و ہراس طاری ہوا ہو شہادت کی بے تاب تمننا رکھنے والے مرد مومن کے پاکیزہ قلب میں خوف و ہراس کا گزر کہیں۔

مقتل میں جانے سے پہلے اپنے صا جزا دے کو دیکھنے کیلئے بلایا۔ وہ آ کر رونے لگا بیٹے کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ بیٹے روتے ہوتا وہ سال کے بعد تمہارے با کی زندگی تھی ہی نہیں پھر رونے کا کون سا مقام ہے۔

اللہ اکبر کس قدر صبر و استقامت ہے کہ بڑی ہنسی خوشی اور شاداں و فرحانہ مقتل کی طرف جا رہے ہیں۔ اور عشق الہی سے سرشار ہیں دیکھنے والے انگشت بدنداں رہ گئے یہ مرد مومن ہے یا صبر و استقامت کا پہاڑ حجاج کو اطاع دی گئی کہ آپ نے تو قتل کا حکم دے کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کر لیا مگر اس مرد مومن کا یہ حال ہے کہ واپس نہ مقتل کی طرف جا رہا ہے۔ خوف و ہراس کیسا اسے تو حد سے زیادہ خوشی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں مر رہا ہوں اس نے واپس بلا کر پوچھ کر کیاں مردفق آپ نہیں کس بات پر رہے ہیں۔ فرمایا خدا کے مقابلے میں تمہاری حرا توں اور تمہارے مقابلے میں اس کے حکم پر (سبحان اللہ کیا بات ہے مرد مومن کی مرتے مرتے وہ نقش و فاشیت کر گیا۔ جو قیامت تک تاجاں و دوشاں رہے گا)۔

حجاج نے اپنے سامنے کی قتل کا چڑا بچانے کا حکم دیا۔ جب چڑا بچ گیا تو قتل کا حکم دیا سعید ابن جبیر نے حرف اتنی مہلت مانگی کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں ظالم اس وقت بھی اپنی فرعونیت سے باز نہ آیا۔

اگر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو تو اجازت مل سکتی ہے۔ فرمایا کچھ حرج نہیں۔ (ایحسا تولو اثم وجہ اللہ) تم جدھر بھی رخ کرو ادھر ہی اللہ کا چہرہ ہے پھر یہ آیت پڑھی، اسی وجہت و جہی للہی فطر السموت والارض حیفاً وما انا من المشرکین۔ (النعام۔ ۹) میں نے یسوع و اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

حجاج نے حکم دیا ان کو سر کے بل جھکا دو۔ یہ سن کر سعید ابن جبیر کے خود اپنے سر کو ختم کیا اور یہ آیت پڑھی۔ منها خلقنکم وفيہا لغیدکم ومنها نخرجکم رادۃ اخری اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر دوبارہ اسی سے نکالیں گے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ نے ہر قدم پر اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیا ہر طرح حجاج و ہونی ہوئی فطرت کو جھنجھوڑا اور اس کی مسلمانی پر بھرپور طنز کی مگر اس ظالم کی فطرت نہ جاگی اور اس کی فرعونیت میں کوئی فرق نہ آیا موت و سرپردیکھ کر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور بارگاہ ایزدی میں دعا کی خدایا میرے قتل کے بعد پھر اس ناسخ و فاسق کی قتل

پر قارونہ کرنا۔

مومنانہ شہادت اور حیرت انگیز واقعہ..... اس دنیا میں ہمیشہ اہل حق کی شہادتیں ہوتی رہی ہیں، اور ہوتی رہیں گی۔ مجاہدین حق اور صداقت ہمیشہ ہنس ہنس کر اپنی جانیں فدا کرتے رہے مگر جو بات حضرت سعید ابن جبیرؓ کی شہادت میں ہے وہ کسی میں نظر نہیں آتی حضرت سعید بن جبیرؓ نے شہادت گہہ الفت میں ایسے ایسے نقوش تبت کئے جو قیامت تک کے مسلمانوں کے دلوں میں خون حیات دوڑاتے رہیں گے۔

جلاوٹ مشیر براں لئے حجاج کے حکم کا منتظر تھا اس نے حکم دیا دفعہ تلوار چمکی اور کشتہ حق کا سر زمین پر تڑپنے لگا زمین پر گرنے کے بعد آخری کلمہ لا الہ الا اللہ نکلا۔

اس دلدادہ واقعہ کے بعد جو تعجب خیز واقعہ ظہور پزیر ہوا وہ پڑا بصیرت افروز ہے شہید ہونے والوں کے جسم سے جو عموماً خون نکلتا ہے اس سے بہت زیادہ خون آپ کے جسم سے نکلا جس نے تمام درباریوں کو محو حیرت کر دیا حجاج نے اطباء کو بلا کر اس کا سبب دریافت کیا کہ ان کے جسم سے خون کے فوارے کیوں پھوٹ رہے ہیں انھوں نے جواب دیا خون روح کے تابع ہوتا ہے جن لوگوں کے پہلے قتل کیا گیا ان کی روح قتل سے پہلے اس کے حکم سنتے ہی تحلیل ہو چکی تھی اور ابن جبیرؓ پر حکم قتل کا کچھ بھی اثر نہ تھا۔

شہادت کا یہ واقعہ ۹۴ھ میں پیش آیا اس وقت آپ کی عمر باختلاف روایت ۵۷ یا ۴۹ سال کی تھی۔ آپ کی شخصیت کوئی معمولی شخصیت نہ تھی آپ کی شہادت تمام دنیائے اسلام میں حفا ماتم بچھا دی اکابر تابعین سخت متاثر ہوئے حضرت امام بصریؒ نے فرمایا خدا یا ثقیف کے فاسق (یعنی حجاج سے) اس کا انتقام لے خدا کی قسم تمام روئے زمین کے باشندے بھی ان کے قتل میں شریک ہوتے تو خدا ان سب کو منہ کے بل دوزخ میں جھونک دیتا۔

حلیہ..... رنگ سیاہ سر اور داڑھی دونوں سفید خضاب لگانا پسند نہ کرتے تھے آپ سے دسمہ کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا خدا تو بندہ کے چہرے کے نور سے روشن کرتا ہے اور بندہ اس کو سیاہی سے بچھا دیتا ہے ایک قابل غور بات یہ ہے کہ آپ نے عبد الملک اور حجاج کی مخالفت کے جوش میں حق کا دامن نہیں چھوڑا دراصل آپ نے ظلم و استبداد کے خلاف علم جہاد بلند کیا تھا اور علماء کو درس دیا تھا حتی الامکان جبر و استبداد مسق و فجور کا غلبہ تسلیم نہ کرو ہدی کی قوت کو نیکی کی قوت پر کبھی غالب نہ آنے دو اور اگر تم نے ظلم و ستم کی لوک تمام میں بقدر امکان کوشش نہ کی تو تمہارا حشر بھی ظالموں کے ساتھ ہوگا جس آگ میں وہ جلیں گے اسی آگ میں تمہیں بھی جلنا پڑے گا۔

اسدی کا بیان ہے کہ میں نے سعید ابن جبیرؓ سے پوچھا کہ میرا آتا حجاج کا حامی اور اس کے ساتھ ہے۔ اگر میں حجاج کے خلفا ابن اشعث کے ساتھ ہو جاؤں اور لڑتے لڑتے جان دے دوں تو مجھ سے اس کا کوئی مواخذہ تو نہیں ہوگا آپ نے جواب دیا تم ابن اشعث کا ساتھ نہ دو۔

حجاج کے خلاف مت لڑو اگر تمہارا آقا یہاں ہوتا تو تمہیں لے کر حجاج کی حمایت میں لڑتا ابی الصباء سے روایت ہے کہ سعید ابن جبیرؓ نے کہا ان سے ذکر کیا گیا کہ حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ اسلام میں تقیہ نہیں سعیدؓ کے بھی کہا

بے شک اسلام میں تقیہ نہیں راوی کہتا ہے کہ میں نے اس سے یہ گمان کیا اور خطرہ محسوس کیا کہ اب وہ ضرور آزمائش میں مبتلا ہوں پکڑے جائیں گے اور نہ معلوم کیا حشر ہو۔

ان کی شہادت سے تمام تابعین میں کبرام مچ گیا۔ ابراہیم کہتے ہیں سعید ابن جبیر قتل کر دیئے گئے اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے انھوں نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی عالم نہیں چھوڑا۔

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ سعید مر گئے اس حالت میں کہ زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو سعید کا محتاج نہ ہو اسماعیل بن عبد الملک کہتے ہیں کہ میں نے سعید ابن جبیر کو سفید عمامہ باندھے ہوئے دیکھا یہ بھی روایت ہے کہ چادر اوڑھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور ہاتھ باہر نہ نکالتے تھے۔

ابو بردہ بن ابی موسیٰؓ

نام و نسب اور اسلام..... عامر نام ابو بردہ کنیت یہ ابو موسیٰ اشعری کے بھائی تھے بھائی کے ساتھ ہی اسلام لائے ان ہی کے ساتھ حبشہ گئے پھر وہاں سے حضرت جعفر کے ساتھ مدینہ آ گئے سعید بن ابی بردہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بردہ نے کہا مجھے میرے والد نے حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کے پاس بھیجا کہ میں ان سے دین کی تعلیم حاصل کروں سو میں آپ کی خدمت اندلس میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو اور کیوں آئے ہو، میں نے سب کچھ بتا دیا آپ نے مجھ سے مرحبا کہا۔

میری حوصلہ افزائی کی میں نے عرض کیا مجھے میرے والد نے آپ کے پاس دین کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کیلئے بھیجا ہے آپ نے فرمایا بھتیجے تم ایک ایسی جگہ آئے ہو۔ جہاں کے لوگ تجارتی کاروبار کرتے ہیں اگر یہاں کا کوئی مالدار تمھیں گھاس کا تنکا بھی بیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا اس لئے کہ وہ سود ہوگا۔

(سبحان اللہ یہ تھے وہ علماء حق جنہوں نے پہلے ہی دن پہلے ہی قدم پر دین و اخلاق کا پہلا سبق پڑھا دیا اور اخلاق زندگی کی بنیادی اینٹ رکھ دی یعنی حلال کی تعلیم دے دی حلال کی روزی اخلاقی زندگی کی بنیاد ہے)۔

حرام کی کمائی سے اجتناب..... ابو بردہ ہی فرماتے کہ جب میں مدینہ میں آیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام سے ملا اور ان سے عرض کیا آپ اس گھر میں کیوں داخل نہیں ہوتے جس میں رسول اللہ ﷺ داخل ہوا کرتے تھے اور جس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم حضور کو کھجور اور ستو کھلایا کرتے تھے آپ نے فرمایا بھتیجے (وہ زمانہ گیا جب تمام مسلمان پاکیزہ زندگی بسر کیا کرتے تھے)۔

اب تم ایسی جگہ میں جہاں ہر چیز میں غیر محسوس انداز میں سود کی ملاوٹ ہے (اب لوگ حرام کی کمائی سے اجتناب کرنے میں اتنا اہتمام نہیں کرتے جتنا عید نبوت میں کیا کرتے تھے) ابوالحسن کہتے ہیں کہ ابو وائلؓ اور ابو بردہؓ بیت المال کے افسر تھے۔ ابو نعیم کا بیان ہے کہ کوفہ کا محکمہ قضا قاضی شریح کے بعد ابو بردہؓ ہی کے سپرد ہوا تھا۔

یزید بن مردانیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو بردہؓ کو دیکھا کہ وہ گھوڑے پر سوار ہیں اور قرآن پاک ان کے

آگے لٹکا ہوا ہے۔

ابو معاویہ نخعی کہتے ہیں کہ ابو بردہ بن ابی موسیٰ ایک جنازے پر آئے قبیلہ کے امام نے جنازے کی نماز پڑھانے کیلئے ان کو آگے کیا ان کی وفات کوفہ میں ۱۰۳ھ میں ہوئی ایک دوسری روایت میں ۱۰۴ھ میں ہوئی۔

اور ان کے بھائی موسیٰ بن ابی موسیٰ..... یہ بھائی ہیں ابو بردہ کے ان کی ماں کا نام ام کلثوم بنت الفض بن عباس بن عبدالمطلب ہے یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

ابو بردہ اور موسیٰ بن ابی موسیٰ کے بھائی ابوبکر بن ابی موسیٰ..... یہ ابو بردہ کے تیسرے بھائی ہیں لیکن ان سے بڑے ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں قلیل الروایت ہیں ضعیف مانے جاتے ہیں اور ان کا انتقال خالد بن عبد اللہ کی روایت میں ہوا۔

عروہ بن المغیرہ..... ابن شعبہ النخعی، ان کی کنیت ابو یعفور ہے اور یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابو النصر المازنی مشععی سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ بن المغیرہ بن شعبہ کوفہ کے امیر تھے اور ان کے گھر والوں میں سے سب سے بہتر تھے۔

عقار بن المغیرہ..... ابن شعبہ النخعی۔ یہ بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

یعفور بن المغیرہ..... ابن شعبہ النخعی یہ بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

حمزہ بن المغیرہ..... ابن شعبہ النخعی۔ یہ بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

ابراہیم النخعی..... ان کا نام ابراہیم ہے اور ابو عمران ان کی کنیت ہے۔

نسب نامہ ہوں ہے ابراہیم بن یزید بن اسود بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخعی مذحج سے ہیں اور یہ ایک چشم تھے (نخع قبیلہ منجج کی ایک شاخ ہے یہ لوگ کوفہ میں آباد ہو گئے تھے)

تواضع و خاکساری..... ابراہیم نخعی اپنے زید و تقویٰ کی وجہ سے کوفہ کے ممتاز ترین تابعین میں سے تھے لیکن عجزی اور خاکساری کا یہ عالم تھا کہ کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ یہ کون ہیں جیسا کہ روایت سے معلوم ہوتا ہے محمد بن سیرین ایک مرتبہ کہتے ہیں کہ میں ایک نوجوان کا اپنی مجلس میں ذکر سنتا تھا یعنی ابراہیم کا اور سروق کے نزدیک سب سے بڑے عالم تھے تین وہ ہم میں اس طرح رہتے تھے۔ گو یادہ ہمارے ساتھ نہیں۔ ابن عون کی روایت سے معلوم ہوا کہ یہی ایک چشم نوجوان علقمہ کے حلقہ درس میں بیٹھا کرتا تھا وہ لوگوں میں بالکل گناہ تھے۔

قوت حافظہ..... مذکور سے انکے حافظہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کچھ نہیں لکھا (یعنی لکھنے کی ضرورت نہیں پڑی بلکہ ویسے ہی یاد ہو جاتا تھا)۔

عبدالملک بن ابی سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ کہتے کہ تم میں ابراہیم موجود ہیں اور پھر تم مجھ سے مسائل پوچھنے کیلئے آتے ہو سفیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم جب کبھی یہ بات سنتے تو بڑا تعجب کرتے اور کہتے کہ میں ان کے علم کا محتاج ہوں۔

علقہ ان کے چچا اور اسودان کے ماموں دونوں کوفہ کے ممتاز محدثین میں سے تھے ابراہیم نے انہی کے دامن میں پرورش پائی تھی ابو زرہ نخعی کا بیان ہے کہ وہ ممتاز ترین علمائے اسلام میں سے تھے اور ان کو حدیث و فقہ دونوں میں کامل دستگاہ حاصل تھی لیکن وہ ریا اور شہرت و ناموری کو ناپسند کرتے تھے۔ اعمش کہتے ہیں کہ شفیق کی مجلس میں آتے تو بڑا ہجوم اور رونق پاتے اور ابراہیم کی صحبت میں آتے تو وہاں کچھ بھی نہ پاتے۔

فضل و کمال..... اعمش کا بیان ہے کہ میں نے بھی ابراہیم سے جب بھی کسی حدیث کا ذکر کیا تو آپ نے اس کے متعلق میری معلومات میں اضافہ ہی کیا (یعنی حدیث میں اس کمال درجے کا متحر تھا) زبیدہ کا کہنا ہے کہ میں جب کبھی بھی ابراہیم سے کسی چیز کے متعلق کچھ پوچھا تو ان میں ناگواری کے آثار نظر آئے مغیرہ کی روایت سے ہے کہ ہم ابراہیم سے امیر کی طرح ڈرتے تھے (یعنی خا کر اس کا تو حال آپ نے ابھی سنا لیکن رعب اتنا اور جلال اتنا تھا کہ لوگ جس طرح امیر سے ڈرتے تھے اسی طرح ان سے بھی ڈرتے تھے)۔

طلحہ کیا کرتے تھے کہ کوفہ میں سب سے بڑی ہستیاں دو ہیں۔ ابراہیم اور ضیضہ آپ کو علم ستینہ سے زیادہ علم سینہ پر زیادہ اعتماد تھا۔ قوت حافظہ اتنی قوی تھی کہ کتابت کی ضرورت نہ سمجھتے تھے۔

فضل کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ میں نے کچھ مسائل کو ایک کتاب میں جمع کیا تھا لیکن مجھے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اس کو مجھ سے چھین لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان لکھ لیتا ہے تو اس پر اس کو اعتماد ہو جاتا ہے اور جب انسان علم کی جستجو کرتا ہے تو خدا اس کو بقدر کفایت علم عطا فرماتا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے عقیدت و ارادت..... ابراہیم غنی کو جس چیز نے زیادہ چمکایا وہ بات یہ تھی کہ آپ حضرت عائشہؓ سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔

ابومعشر کا بیان ہے کہ ابراہیمؓ رسول اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آتے جاتے اور ان سے استفادہ کرتے تھے علمی اعتبار سے خاص طور پر حضرت عائشہؓ سے بڑی عقیدت و ارادت تھی کہ یہ ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ معوم نبوت کی وارث اور فقیہہ بھی تھیں ان کی مجلسوں میں یہ زیادہ حاضری دیتے تھے اگرچہ حضرت عائشہؓ سے حضرت ابراہیمؓ کا سماع ثابت ہیں لیکن ان کی جیسی برکیزدہ ہستیوں کی مجلس میں شریک ہو جانا حصول برکت و سعادت کے لئے کافی ہے۔

ایوب نے اعتراض کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ وہ بچپن میں بلوغ سے پہلے اپنے چچا

اور، مومن علقمہ اور اسود کے ہمراہ حج کو جاتے تھے اور ان لوگوں کو ام المومنین حضرت عائشہؓ سے عقیدت و ارادت اور ان کی مجلسوں میں آنا جانا تھا یہ سعادت و برکت کیا کچھ کم ہے انہوں نے بچپن میں حضرت عائشہؓ کو سرخ کپڑوں میں دیکھا تھا۔ علمی کمالات کے باوجود آپ علم کا اظہار کرنا اچھا نہ سمجھتے تھے چنانچہ زبیدہ کہتے ہیں کہ میں جب بھی کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ کہتے کہ کیا میرے علاوہ تمہیں کوئی عالم نہیں ملا کہ تم اس سے یہ مسئلہ دریافت کر لیتے یہی بات ابو حصین بھی روایت کرتے ہیں۔

روایت باطنی کو کافی سمجھتے تھے..... ابو حصین ان کی مرسل (مرسل روایت اس کو سمجھتے ہیں جس کا

کوئی راوی درمیان میں سے چھوٹ گیا ہو)

حدیثوں کو امام شعبیؒ کی مرسل روایت سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ ابراہیمؒ حدیث کی روایت میں الفاظ کی پابندی کرتے تھے۔ ابراہیمؒ حدیث کی روایت میں الفاظ کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تھے اور باطنی روایت کو کافی سمجھتے تھے۔

(نوٹ۔۔ یہ روایت باطنی اس زمانے میں تو چل گئی کیونکہ علماء اور عوام دونوں میں اطاعت الہی کا جذبہ اتباع شریعت کا ولولہ اور زوق سلیم تھا ان کی عقائد و اعمال میں شرک و بدعت کا دخل نہ ہوا تھا اور ان کے دلوں میں کوئی کھوٹ اور غیبتوں میں فتور نہ تھا لیکن جب شرک و بدعت کا سیلاب آگیا اور دلوں میں نفاق پیدا ہو گیا تو یہ روایت باطنی مسلمانوں کے عقائد و اعمال پر قیامت ڈھا گئی حدیثوں کا نام لے کر اور ان کو اپنی سیدہ اور رائے کا لباس پہنا پہنا کر بے شمار شرکانہ عقائد و اعمال گھر دیے گئے اور روایت باطنی کو کافی سمجھتے تھے لیکن اس کے ساتھ اس کے اس پہلو کا بھی اندازہ تھا جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا اس لیے وہ کسی روایت کو رسولؐ کی طرف منسوب کرنے میں بڑے محتاط تھے، آپ کو بہت سی فوری روایت (ایسی روایت جن کا سلسلہ اسناد صحیح طور پر رسولؐ تک پہنچتا ہے) حفظ تھیں مگر ان کو بھی اس خیال سے روایت نہ کرتے تھے کہ کہیں کوئی بھول چوک نہ ہو جائے۔

ابو ہاشم کی روایت ہے کہ میں نے ابراہیمؒ سے پوچھا کہ کیا آپ کو رسول خداؐ سے کوئی حدیث نہیں پہنچی جس کو آپ ہم سے بیان کریں؟ فرمایا۔ کیوں نہیں لیکن عمر عبد اللہ ابن مسعودؓ، علقمہؓ، اور اسودؓ، سے روایت کرنا اس لیے زیادہ آسان اور بہتر سمجھتا ہوں۔ یعنی وہ روایت کی ذمی داری تو خوب سمجھتے تھے چنانچہ حسن بن عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیمؒ سے کہا کہ آپ ہم لوگوں سے حدیث کیوں نہیں بیان کرتے؟ فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں فلاں شخص کی طرح ہو جاؤں اگر تم کو اس کی خواہش ہے تو قبیلے کی مسجد میں آیا کرو۔ وہاں جب کوئی شخص کچھ پوچھے گا تو تم بھی اس کا جواب سن لو گے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ لوگ قرآن ذکر کرتے ہوئے ڈرتے تھے کہ ہم سے قرآن سمجھتے اور سمجھانے میں کوئی غلطی نہ ہو جائے (اور اب یہ زمانہ ہے کہ جس کا دل چاہتا ہے وہ مفسر بن بیٹھا ہے) اس زمانہ میں تو اس کی ابتداء تھی اور اب تو یہ حال ہے۔ کہ خود ساختہ تفسیر قرآن، اپنی رائے اور پسند سے قرآنی آیات کی نئی نئی تفسیریں کر کے امت میں انتشار اور نزاع و تصادم پھیلا رہے ہیں۔

قرآن کا نام لے کر جس کا جو جی چاہتا ہے کہہ دیتا ہے۔ قرآن کی کوئی نہیں سنتا۔ بس اپنی اپنی کہے جا رہے

ہیں۔ مجھے یہ زیادہ پسند ہے۔ کہ میں علم کا ایک کلمہ بھی اپنے منہ سے نکالوں جس زمانے میں، میں فقیہ ہوا وہ بہت ہی برا زمانہ ہے۔ میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے۔ جب وہ معمول میں ہوتے تھے تو اپنی بہترین احادیث بھی بیان نہ کرتے تھے۔

اس احساس ذمہ داری سے احتیاط کا یہ عالم تھا۔ کہ مسائل کے جوابات دینے سے بھی کتراتے تھے۔ اعمش کہتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ ابراہیم سے کہا میں چند مسائل آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی شے کے متعلق کہوں کہ وہ اس طرح ہے اور وہ اس کے خلاف ہو۔

فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص علم کا ایک کلمہ بھی اس نیت سے منہ سے نکالتا ہے۔ کہ اس سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لے تو وہ اسکے ویلے سے وہ سیدھا جہنم میں گرتا ہے۔ نہ کہ جس کی شروع سے آخر تک یہی نیت ہو (کہ میں لوگوں کو اپنی طرف مائل کروں ان پر اپنے علم اور اپنی شخصیت کا سکہ بٹھاؤں دین کے پردے میں دنیا کماؤں)۔ دین کے نام پر اقتدار حاصل کروں اور لوگوں پر اپنی خدائی قائم کروں۔ ایسے حاکموں۔ سیاستدانوں، دانشوروں، صہابیوں، پیروں اور مولویوں سے یہ قوم بھری پڑی ہے۔ اور انھوں نے یہ عوام کو دین و دنیاوی دونوں سے کھور کھا ہے۔

صحیح عقائد کی حفاظت و تلقین..... صحابہؓ و تابعینؓ اس امر کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے کہ اسلامی

زندگی کی بنیاد ایمان و عمل صالح ہے۔ عقائد کی اصلاح و درستی سے اعمال درست ہوتے ہیں۔ اور طاہر کی پاکیزگی باطن کی صفائی سے حاصل ہوتی ہے، اس بناء پر ابراہیمؑ عقائد کے بارے میں سلف کے عقائد سے سرفراز نہ کرتے تھے۔ عہد صحابہؓ کے بعد ار جاء کا ایک نیا عقیدہ پیدا ہوا جس سے ایک نئے فرقیہ جیہ نے جنم لیا۔ بعض تابعین بھی اس عقیدے کے ہو گئے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ ار جاء بدعت ہے۔ تم لوگ ہمیشہ اس سے بچتے رہو۔ مرجیہ کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے پاس جو لوگ آتے جاتے تھے۔ اور ان کے عقائد میں اس لئے عقیدے کا ذرا سا شائبہ بھی پایا جاتا تو اس کو اپنے پاس آنے سے منع کر دیتے تھے۔ اس عقیدے اور اس فرقے کو ہم اپنی طرف سے ضروری تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ (مترجم)

فرقہ مرجیہ کا بیان..... اس فرقے کا نام مرجیہ اس لئے ہوا کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ جس نے ایک مرتبہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا بس وہ مسلمان ہو گیا، خواہ وہ اس کلمے کے بنیادی مفہوم سمجھے یا نہ سمجھے بس وہ مومن اور مسلمان ہو گیا، اس کے بعد وہ تمام عمر شرک و معصیت میں سر سے پیر تک دھنسا رہے اور گناہ کئے چلا جائے وہ ہرگز ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا۔

ان کا یہ کہنا کہ ایمان فقط ایک قول ہے۔ اس میں احکام و اعمال کا کوئی دخل نہیں۔ اگر کوئی مسلمان اسلام کے کسی حکم پر عمل کر لے تو اچھی بات ہے ایمان میں کمی و بیشی نہیں ہوتی، عام مسلمان فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کے ایمان میں کوئی فرق نہیں جس نے زبان سے کلمہ توحید کا اقرار کیا اگرچہ شریعت کے کسی حکم پر عمل نہیں کیا وہ مومن ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایمان کا عمل سے کوئی تعلق نہیں گویا ان ظالموں اور نادانوں نے یہ سمجھا کہ اسلام انسانوں سے صرف ایمان کا مطالبہ کرتا ہے عمل کیا مطالبہ نہیں کرتا۔

یہ عقیدہ ارجاء جس کو ابراہیمؑ بدعت بتلایا، اس کی سختی سے تردید اور ردک تمام کی۔ خاص کر ابراہیمؑ نختیؒ تو اس کے سخت مخالف تھے۔ مگر چونکہ اس عقیدے سے نفس کو احکام الہی کی پابندی سے آزادی مل جاتی تھی حق پرستی کی جگہ نفس پرستی کی تمام راہیں کھل جاتی تھیں اور عہد نبوت اور خلافت راشدہ کے بعد کا مسلمان یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح اس کو اسلام سے نجات مل جائے اور وہ مسلمان بھی رہے جنت بھی ہاتھ سے نہ جانے پائے اور دل کھول کر زندگی کے مزے لوٹے۔ خدا بھی خوش رہے اور اپنا کام بھی چلتا رہے اس لئے عقیدہ ارجاء ہمارے سارے اسلامی لیٹرچر ہمارے دل و دماغ پر چھا گیا۔ اور ایمان باللہ و جہاد فی سبیل اللہ کی روح فنا کے گھاٹ اتر گئی۔

ہر زمانے میں علمائے حق اور مجاہدین حق و صداقت نے مسلمانوں کو خدا پرستی اور نیک عمل کی تلقین کی۔ ایمان و عمل صالح کا صحیح مفہوم ذہنوں میں پیوستہ کرنا چاہا اور انہیں اسلام کی صراط مستقیم پر کھینچ لانا چاہا مگر کبھی بھی انکی مساعی حسنہ کامیاب نہ ہو سکیں اور وہ بدستور عمل صالح سے محروم اور فسق و فجور میں غرق ہوتے چلے گئے اس خطرے کو تابعین نے اچھی طرح بھانپ لیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ ابراہیمؑ نختیؒ نے سختی سے اس عقیدے کی تردید کی لیکن افسوس اور صد ہزار افسوس اس فتنے کی بیخ کنی نہ ہو سکی باوجود اس کے کہ ہمارے یہاں بی شمار علماء و صوفیاء موجود ہیں پھر بھی مسلمانوں میں خدا پرستی و نیک عمل کی روح پیدا نہیں ہوئی۔ (مترجم)

عقیدہ ارجاء اور حضرت ابراہیمؑ نختیؒ ابن عون کہتے ہیں کہ میں ابراہیمؑ نختیؒ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے مرجیہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تمہیں انکی صحبت اور ان کے عقیدے سے بچنا چاہئے انہوں نے ایک نئی راہ اور نیا عقیدہ اپنی رائے سے نکالا ہے عقیدہ ارجاء بدعت ہے اور ایک فتنہ آپ ہمیشہ اس عقیدے سے بچنے اور ان کی مجالسوں سے الگ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

حکیم ابن جبیر ابراہیمؑ نختیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے اس امت کے لئے مرجیہ سے زیادہ خطرہ ہے۔ مرجیہ کے چند لوگ ان کے پاس آئے اور انہوں نے اپنے عقیدے کی باتیں کرنی شروع کیں آپ کو بڑا غصہ آیا اور فرمایا اگر تمہارا عقیدہ یہی ہے۔ تو میرے پاس نہ آیا کرو۔ اعمشؒ کا بیان ہے کہ ابراہیمؑ نختیؒ کے سامنے مرجیہ کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان کو اہل کتاب سے زیادہ مبغوض سمجھتا ہوں (اہل کتاب مسلمانوں کے لئے اتنے خطرناک اور گمراہ کن نہیں جتنے مرجیہ ہیں) محل کہتے ہیں۔ کہ میں نے ابراہیمؑ نختیؒ سے کہا کہ وہ لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ تم بھی ہماری طرح مؤمن بن جاؤ؟ آپ نے فرمایا جب تم سے وہ بات کہیں تو تم کہہ دیا کرو فقولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیمؑ آخر آیت تک (کہو کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے) اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور جو کچھ ابراہیمؑ پر نازل کیا گیا۔ تمام احکام و شرائع پر ایمان لاتے ہیں)

اختلاف صحابہؓ میں سکوت امت مسلم کے حق میں صحابہؓ کا اختلاف بھی ایک مستقل فتنہ بنا ہوا ہے۔ صحابہؓ کے اختلاف کے بارے میں صحیح و غلط میں فرق و امتیاز کرنا خواص کیلئے بھی مشکل ہے اور عوام کے لئے تو ناممکن اسلئے حق و اعتدال کی راہ یہی ہے کہ ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا جائے۔ حضرات ابراہیمؑ نختیؒ کا یہی مسلک تھا آپ صحابہؓ کی اختلافات پر تنقید۔ اظہار رائے اور فریقین میں سے کسی کی جانب داری کو ناپسند کرتے تھے اور

سکوت سے کام لیے تھے۔ ان کے اہل شاگرد نے حضرت عثمانؓ اور حضرات علیؓ کے اختلاف کے بارے میں ایک سوال کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں سبائی ہوں۔

نہ مرجی (یعنی نہ سبائی ہوں کہ حضرت عثمانؓ کے خلاف کوئی بات کہوں اور نہ مرجی کہ حضرت علیؓ پر لب کشائی کروں) اسی طرح ایک شخص نے ایک مرتبہ ان سے کہا کہ مجھے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مقابلے میں ہجرت علیؓ سے زیادہ محبت ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا۔ اگر ہجرت علیؓ تمھارا یہ چناؤ سنتے تو تم کو سزا دیتے اگر تم کو اس قسم کی باتیں کرنی ہیں تو میرے پاس نہ بیٹھا کرو، آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ مجھے آپؐ ہجرت عثمانؓ کے مقابلے میں حضرت علیؓ سے زیادہ محبت ہے۔ لیکن میں آسمان سے منہ کے بل گرنا پسند کرتا ہوں۔ اور یہ گوارا نہیں ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ کے ساتھ کسی قسم کا سوظن رکھوں۔

عبادت و ریاضت..... آپؐ فضائل اخلاق سے آراستہ و پیراستہ اور بڑے عابد و زاہد تھے۔ راتیں عبادت میں گزارتے تھے۔

طلحہ کا بیان ہے کہ جب لوگ سو جاتے تھے اس وقت ابراہیمؑ عمدہ حلیہ پہن کر اور خوشبو لگا کر مسجد چلے جاتے تھے۔ اعمش کی روایت ہے کہ ابراہیمؑ اکثر نماز پڑھ کر ہمارے یہاں آتے تھے۔ اور دن چڑھے تک یہ حال رہتا تھا کہ بیمار معلوم ہوتے تھے۔

ایک دن ناغہ دے کر پابندی کے ساتھ روزہ رکھتے تھے۔ ابی مسکین کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ بڑے مہمان نواز تھے۔ اگر ان کے گھر میں کھجوریں پیش کر دیتے۔ اگر کوئی مسائل آتا تو وہ کھجوریں ہی دے دیتے تھے۔ آپؐ چھوٹی چھوٹی باتوں میں سخت گہر نہ تھے۔ معمولی باتوں میں سختی کو ناپسند کرتے تھے۔ ایک دن آپؐ کے یہاں دو شخص آئے ان میں سے ایک کا بند کھلا ہوا تھا۔ اور دوسرے کا بال گندھے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ کر فرقہ شناسی نے کہا اے ابو عمران!

آپؐ اس شخص کو بند کھولنے اور دوسرے کو بال گوندجنے سے منع نہیں کرتے؟ آپؐ نے فرمایا۔ میرے سمجھ میں نہیں آتا کہ تم میں بنی اسد کی سنگ دل پابنی حمیم کی سختی کیوں پیدا ہو گئی ہے (بھلا کہیں سنگدل اور سختی سے بھی لوگوں کی اصلاح ہوا کرتی ہے۔ ان میں سے ایک شخص کو گرمی لگ رہی تھی۔ اس لیے اس نے بند کھول دیا اور دوسرا شخص نماز کے وقت بال کھول دیتا ہے۔) (کون سے ایسی بات ہے کہ میں اس سے ان کو منع نہ کروں)

باوجود علمی جلالت و شان کے ٹیک لگا کر بیٹھنے تک کا امتیاز گوارا نہ تھا۔ کبھی کبھی حصول اجر و ثواب کے لیے دو سروں کا بوجھ اٹھا لیتے تھے۔ اعمشؒ کا بیان ہے کہ میں نے بسا اوقات ابراہیمؑ کو بوجھ اٹھائے ہوئے دیکھا ہے۔

بدعات سے اجتناب..... اسلامی زندگی کی بنیادی دو چیزوں پر ہے توحید اور سنت مسلمانوں کے تمام

عقائد و اعمال میں توحید اور سنت کی روح اور اتباع شریعت کا جذبہ کار فرما ہونا چاہیے۔ ان دونوں کے مقابلے میں دو گمراہیاں ہیں۔ (۱) شرک اور (۲) بدعت۔ یہ دونوں گمراہیاں مسلمانوں کو اسلام کی راہ راست سے ہٹا کر جہنم میں پہنچانے والی ہیں۔ اس لئے حضرت ابراہیمؑ شخص ان دونوں کی تردید اور نیچنگنی میں نہایت سخت اور محتاط تھے۔ اس کا

اندازہ اس بات سے لگائیے۔

اللہ کے بزرگ بندوں سے دعا کی طلب کرنا بدعت نہیں ہے۔ اس پر تو صحابہؓ و تابعینؓ کا عمل رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس سے عوام میں بدعتوں کا دروازہ کھلتا اور خدا سے تعلق ٹوٹتا ہے۔ اسلئے آپ اسے بھی پسند نہ کرتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص نے ان سے درخواست کی کہ اے ابو عمران! میرے حق میں دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے شفاعت عطا کرے۔ مگر آپ کو یہ درخواست ناگوار گزری اس سے کہا۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت حذیفہؓ سے مغفرت کی دعا کی درخواست کی انھوں نے دعا کی بجائے کہا۔ کہ خدا تمھاری مغفرت نہ فرمائیے۔ یہ سن کر وہ شخص حیران ہو گیا۔ اور الگ ہٹ گیا پھر دوبارہ حضرت حذیفہؓ نے اس کو بلایا اور دعا کی کہ خدا تمھیں حذیفہؓ کی جگہ داج کرے۔ اس کے بعد اس سے پوچھا۔ کہ اب تم راضی ہو (لوسنو میں نے ایسا کیوں کہا؟) تمھارا حال یہ ہے۔ کہ تم میں سے بعض لوگ ایک شخص کے پاس یہ عقیدے لے کر جاتے ہیں کہ اس نے تمام مراتب و مقامات قرب حاصل کر لئے ہیں اور وہ بزرگ و صالح ہستی بن گیا۔ (مگر حقیقت حال خدا ہی بہتر جانتا ہے، یہاں سے تمھارے عقیدے کا بگاڑ شروع ہو جاتا ہے پھر تم خدا کو چھوڑ کر اسی کو اپنا حاجت روا و مشکل کشا بنا لیتے ہو۔ اس لئے میں نے تمھیں سبق دیا) ابراہیمؑ نے یہ واقعہ اس شخص کو سنا کر کہا۔ کہ دیکھو سنت کی ہر عقیدے و عمل میں پابندی کرو۔

اور بدعتوں سے اجتناب برتو، سنت کی پابندی اور بدعت سے اجتناب کا یہاں تک خیال رکھتے تھے۔ عیاض بن مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابراہیمؑ نے فرمایا۔ جو مسح کرنے سے منہ موڑتا ہے۔ وہ سخت سے منہ موڑتا ہے۔ اور یہ چیز شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ (کہ وہ سنت کی راہ سے ہٹا کر بدعت کی راہ پر ڈال دیتا ہے)۔

فصیل کہتے ہیں اس سے ابراہیمؑ کی مراد مسح کو ترک کرنا تھی۔ یعنی جس نے مسح کرنا ترک کیا اس نے رسول ﷺ کے طریقے سے منہ موڑا اعمشؒ کی روایت ہے جب ابراہیمؑ کھڑے ہوتے تو سلام کرتے۔ اگر ہمیں کچھ پوچھنا ہوتا تو پھر سلام کرتے اور پھر سلام کرتے اور پھر کلام کو سلام پر ہی ختم کرتے۔

ظالم امراء کی مخالفت..... اسلام کا مقصد دنیا میں امن و عدل کا قیام ہے۔ اس لیے دنیا میں جتنی چیزیں بھی ظلم و فساد پھیلانے والی ہیں ان سب کو مٹانا چاہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ علمائے حق ہمیشہ ظالم و جابر بادشاہوں اور حاکموں کے خلاف علم جہاد بلند کرتے اور ان کی مخالفت کرتے رہے۔ حضرت ابراہیمؑ بخشی میں بھی یہ صفت موجود تھی مگر حکمانہ و شفقانہ انداز کے ساتھ۔ آپ کے سلاطین و امراء کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور مراسم بھی تھے۔ ان میں باہل بدایا و تحائف کا تبادلہ ہوا کرتا تھا۔ ممتاز امراء ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ یہ ان کو قبول کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ البتہ ظالم و جفا کار امراء کے سخت خلاف تھے یہی وجہ ہے کہ حجاج میں اور ان میں نہیں جتنی تھی۔

آپ اسے بہت برا بھلا کہا کرتے تھے۔ بعض اوقات اس پر لعنت بھی بھیجتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے حجاج اور اس جیسے ظالموں پر لعنت بھیجنے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے جواب دیا۔ خود اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ **اللعنة الله على الظالمين** (خبردار ہو جاؤ۔ اللہ ظالموں پر لعنت کرتا ہے) مطلب یہ کہ ظالموں پر لعنت

کرنا منافی اخلاقی نہیں۔ حجاج کی موت پر آپ اس قدر خوش ہوئے سجدے میں گر پڑے اور آنکھوں سے اشک مسرت رواں ہو گئے۔

ابن عون کہتے ہیں کہ سلاطین آپ کے پاس آیا کرتے اور مسائل پوچھا کرتے تھے۔ زہیر الازدی کہتے ہیں کہ ابراہیم مخلوآن میں میرے والد کے پاس آئے، انھوں نے قیمتی نفیس کپڑے چادریں اور ایک ہزار درہم بطور ہدیہ پیش کیے آپ نے قبول فرمائے۔

نعیم بن ابی ہند نے ایک لڑکا طلا، آپ کو بطور ہدیہ پیش کیا آپ نے اسے قبول کر لیا۔ اس کا بڑا پٹھا پایا۔ اور اسکو پکوا کر پیٹ بنوا لیا۔ آپ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی کو کوئی چیز ہدیہ یا تحفہ دیجائے اور وہ اس کو لینے سے انکار کر دے۔

جب آپ سے پوچھا جاتا آپ نے صبح کیسے کی؟ فرماتے اللہ کی نعمت سے، حماد بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی چند لوگوں پر گزرے، آپ نے ان کو سلام نہیں کیا، لوگوں کو ان کی یہ بات ناگوار گزری۔ آپ کو بھی اس کا احساس ہوا پھر واپس آئے لوگوں نے پوچھا۔ اے ابو عمران! آپ ہمارے پاس سے گزرے مگر سلام نہیں کیا (یہ کیا بات ہے؟) آپ نے فرمایا میں نے تمہیں کچھ ایسے ناجائز اور (ناخسوار) ناگوار مشغل میں دیکھا اس لئے سلام نہیں کیا۔

حلیہ و لباس..... آپ بڑے خوش ذوق اور خوش لباس تھے رنگین اور بیش قیمت لباس پہنتے تھے زعفران اور سرخ لباس استعمال کرنے میں بھی کھانا نقد نہ سمجھتے تھے۔ جازروں کے لباس میں سمور کی سجاوٹ لگی ہوتی تھی۔ عمامہ بھی باندھتے تھے۔ کبھی سمور کی ٹوپی بھی پہن لیتے تھے۔ اوہے کی انگوٹھی بھی پہنتے تھے۔ اس پر نقش تھا۔ ذباب اللہ و نحن لہ امام شعرائی کہتے ہیں کہ آپ اپنے کو چھپانے کیلئے رنگین لباس پہنتے تھے۔ آپ کے حکیمانہ اقوال بہت ہیں۔ ان میں سے چند ایک پیش کیئے جاتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

(۱) انسان چالیس (۴۰) سال تک جس سیرت پر قائم رہے پھر وہ نہیں بدل سکتی۔

(۲) ایمان کی بعد انسان کو جو سب سے بڑی جو نعمت عطا کی گئی ہے۔ وہ تکلیفوں پر صبر کرنا ہے۔ اسی لیے بیماری کا حال بیان کرنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب مریض سے اسکی حالت پوچھی جائے تو اسکو چاہیے کہ پہلا اچھا کبے سکے بعد اصل حالت بیان کر لے۔ کیونکہ شکوہ غم صبر کے خلاف ہے۔

(۳) انسان کیلئے یہ نصیحت کافی ہے کہ لوگ دین یا دنیا کے معاملے میں امیر آشت نہائی کرے۔

(۴) جو شخص عجم کا ایک کلمہ بھی اس نیت سے نکالتا ہے کہ اس سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے تو وہ اسکے وسیلہ سے سیدھا جہنم میں گرتا ہے۔

(۵) اگر میں اہل قبلہ میں سے کسی سے قتال کو سمجھتا تو ان شیر والوں سے قتال کرتا۔

وفات..... ابی ابیہم کہتے ہیں آپ مریض تھے میں آپ کے پاس عیادت کیلئے پہنچا تو آپ رو رہے تھے میں نے عرض کیا آپ کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا میں دنیا چھوڑنے پر نہیں رو رہا بلکہ اپنی دولڑکیوں کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ دو

سرے دن میں پہنچا تو آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور آپ کی زوجہ محترمہ رورہی تھیں۔
ابن عون کہتے ہیں کہ جب ابراہیم نخعیؒ نے وفات پائی تو ہم آپ کے گھر آئے پوچھا۔ آپ نے کیا وصیت کی ہے۔ کہا گیا کہ آپ نے وصیت کی ہے کہ میری قبر لحد والی بنائی جائے اور پختہ نہ کیا جائے اگر تم جبار بھی میری میت اٹھانے والو ہو۔ تو میری وجہ سے کسی پانچویں کو تکلیف نہ دی جائے۔

ابن عون کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو رات کے وقت دفن کیا یہ کہتے ہیں کہ میں آپ کے وفات کے بعد امام شعیؒ کے پاس آیا آپ نے پوچھا کہ کیا تم ابراہیم نخعیؒ کے غسل و دفن میں شریک ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ ابراہیم نخعیؒ نے اپنے بعد ایک شخص عالم بھی اپنے جیسا نہیں چھوڑا نہ کوفہ میں نے شام نہ بصرہ میں اور نہ کوئی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ حجاز میں بھی آپ جیسا کوئی نہ رہا۔

حج کی موت کے چند دن کے بعد آپ بیمار پڑے تھے۔ آخر دم تک نہایت مضطرب و بیقرار رہے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا اس سے زیادہ خوف اور خطرے کا وقت اور کونسا ہوگا کہ خدا کا قاصد دوزخ یا جنت کا پیغام لے کر آئے میں اس پیام کے مقابلے میں قیامت تک موجودہ صورت کا قائم رہنا پسند کرتا ہوں۔ اسی مرض میں آپ نے کوفہ میں ولید بن عبد الملک کے زمانہ خلافت میں انچاس (۳۹) یا پچاس (۵۰) سال کی عمر میں ۹۶ھ میں وفات پائی۔

ابراہیم التیمیؒ

نام و نسب..... نام ابراہیم، کنیت ابو اسماء، نسب نامہ یہ ہے۔ ابراہیم بن یزید بن شریک بن تیم الر باب تیمی یہ بھی کوفہ کے عابد و زاہد تابعین میں سے تھے۔

عوام بن خوشب کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو سرخ چادر میں لپٹے ہوئے دیکھا میں ان کے گھر میں داخل ہوا میں نے دیکھا کہ آپ سرخ کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرخ پردہ لٹکا ہوا ہے۔

حجاج اور ابراہیم تیمیؒ..... حجاج نقضی ابراہیم نخعیؒ کا سخت دشمن تھا۔ (جن کا تذکرہ آپ اوپر ملاحظہ کر چکے ہیں) ان پر قابو پانے کی کوشش میں رہا کرتا تھا مگر وہ اسکی دسترس سے باہر تھے ایک آدمی کو ان کی تلاش میں لگا رکھا تھا۔ ابراہیم کو اس دشمنی کا علم تھا تلاش کرنے والے آدمی ابراہیم نخعیؒ کو پہچانتے نہ تھے۔ وہ لوگ ابراہیم تیمیؒ کو ان کی جگہ پکڑ لائے ابراہیم تیمیؒ کا اخلاص و ایٹ ملاحظہ فرمائیے کہ انہوں نے ابراہیم نخعیؒ کو بچانے کے لیے کہہ دیا۔ کہ میں ابراہیم ہوں۔ حجاج نے انہیں زنجیروں میں جکڑوا کر یاس کی قید خانہ میں قید کر دیا۔ حجاج یہ قید خانہ کیا تھا آدمی کیلئے ایک قبر تھی اس میں سردی گرمی اور دھوپ سے بچنے کا کوئی انتظام نہ تھا۔

چند دنوں میں ہی حضرت ابراہیم تیمیؒ کا رنگ و روپ بدل گیا۔ حتیٰ کہ ان کی والدہ بھی ان کو نہ پہچان سکتی

تھی۔ لیکن وہ نہایت صبر و استقلال کے ساتھ قید کے زہرہ گداز معائب برداشت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اسی قید خانہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے بعد حجاج نے خواب میں دیکھا کہ آج شہر میں ایک جنتی شخص مر گیا۔ صبح کو اس نے حقیقت حال کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ قید خانہ میں ابراہیم کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس ظالم کا ضمیر اب بھی بیدار نہ ہوا کیا یہ خواب ایک شیطانی وسوسہ معلوم ہوتا ہے۔ اور ابراہیمؑ کی لاش کو گھورے پھینکوا دیا۔

سفیان ثوری ابی حیان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابراہیمؑ نے فرمایا میں اپنے قوم و عمل میں موازنہ کرتا ہوں۔ تو جھوٹا بننے سے خوف معلوم ہوتا ہے۔

زہد و عبادت..... دوسرے تابعین کی طرح آپ زہد و تقویٰ میں ممتاز تھے۔ ان کے والد بھی بڑے عابد و زاہد تابعی تھے۔ انہوں نے بڑی دولت پیدا کی لیکن دنیا کی محبت کو اپنے دل میں جگر نہ دی۔ ان کے لباس سے ان کی دولت و ثروت کا اندازہ نہ لگایا جاسکتا تھا ایک مرتبہ ابراہیمؑ نے ان کے جسم پر روئی کا معمولی کرہ جس کی آستین ہتھلیوں تک لگی تھیں، دیکھ کر کہا آپ کوئی ڈھنگ کا لباس کیوں نہیں پہنتے بھلا یہ بھی کوئی لباس ہے۔ جواب دیا بیٹا جب میں بصرہ میں تھا اس وقت ہزاروں روپے کمائے لیکن ان سے میری خوشی اور مسرت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اور نہ پھر دوبارہ کمانے کی خواہش پیدا ہوئیں میں چاہتا ہوں کہ جو پاک اور حلال کمائی کا لقمہ میں کھاتا ہوں وہ اس شخص کے منہ میں جائے جو سب سے زیادہ سبغوف ہو کچر کیونکہ میں نے حضرت ابوذرؓ و اصحابی سے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک درہم رکھنے والے سے زیادہ دو درہم والے سے حساب ہوگا۔

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ بڑے عابد و زاہد تھے اور فاقہ کشی پر ان کو بڑی قدرت تھی۔ عبادات میں اس قدر اہتمام کرتے تھے کہ ان کی تکبیر اولیٰ کبھی قضاء نہ ہوئی جو تکبیر اولیٰ فوت کر دے۔ آپ اسکو صحیح معنوں میں عابد نہ سمجھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے جس کو تکبیر اولیٰ فوت کرتے ہوئے دیکھو اس سے ہاتھ دھو ڈالو (بس بن گیا وہ اللہ کا بندہ) نماز میں کیف و استغراق کا یہ عالم تھا کہ سجدہ کی حالت میں چڑیاں چنچہ پراڑاڑ کر بیٹھتی تھیں اور چوہیں مارتی تھیں۔ دودھ پینے مسلسل روزے رکھتے تھے۔

خیشمہ بن عبد الرحمنؒ..... ابن ابی سبرہ۔ ان کا نام یزید بن مالک بن عبد اللہ بن الزویب بن سلمۃ ابن عمرو بن ذہل بن مران بن جملی بن سعد العشرہ مذحج سے۔

شعبہ والی اسحاق خیشمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میرے باپ پیدا ہوئے تو میرے دادا نے ان کا نام عزیز رکھا اور اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام عبد الرحمن رکھو۔

عبد اللہ کہتے ہیں کہ خیشمہ مدینہ میں پیدا ہوئے۔

خیشمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ دو ناموں عبد اللہ اور عبد الرحمن کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ اہل کوفہ ابراہیمؑ اور خیشمہ سے بہت زیادہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔

نعیم بن ابی ہند کہتے ہیں میں نے خیشمہؒ کے جنازے کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کو دیکھا کہ وہ ایک گدھے پر سوار تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ ہائے افسوس (ایک قابل قدر اہل علم جاتا رہا) خیشمہؒ ابن عمرؓ سے سن کر روایت کرتے

ہیں۔ خیشمہؓ نے ۱۳ اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پایا۔

نعیم بن سلمہؓ..... خزاعی ہیں۔ صحابہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی۔ ان سے اعمشؒ روایت کرتے ہیں۔ ثقہ راوی تھے۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔

عمارہ بن عمیرؓ..... تیم اللہ بن ثعلبہ کے تبعی ہیں۔ ان سے اعمشؒ روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے سلیمان بن عبدالمالک کے زمانے میں وفات پائی۔

اعمشؒ کہتے ہیں۔ کہ عمارہ کونغازی میں ایک شخص ملا۔ انھوں نے اس سے کہا میں آپ کو پہچانتا ہوں۔ کیا آپ ابراہیمؑ کی عمومی مجلس میں ہمارے ساتھ نہ بیٹھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ اس کے پاس ستر (۷۰) دینار تھے۔ ان میں سے ان کو تیس (۳۰) دینار عطا کئے۔

ابو احمیٰؓ..... مسلم بن صبح البزدانی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی۔ وہ مسروق اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔

تمیم بن طرفہؓ..... قبیلہ طے سے ہیں۔ حجاج کے زمانہ میں ۴۷ھ میں وفات پائی۔ ثقہ راوی ہیں۔ مگر بہت کم روایت کرتے ہیں۔

حکیم بن جابرؓ..... ابن ابی طارق انجسی بجیلہ سے ولید بن عبدالملک کی ولایت میں وفات پائی۔ ثقہ راوی تھے، بہت کم روایت کرتے ہیں۔

عبدالرحمن بن الاسودؓ..... ابن یزید بن قیس بن عبداللہ بن مالک بن علقمہ بن سلافان بن کھل بن بکر بن عوف بن النخع قبیلہ مذحج سے۔

زہر ازدی کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن الاسودؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں آپ کی اجازت کے بغیر حاضر ہوا کرتا تھا جب تک میں نابالغ رہا۔ بالغ ہونے کے بعد میں ان سے اجازت لے لیا کرتا تھا اس طرح ان کو حضرت عائشہؓ سے علمی استفادہ کا بہت زیادہ موقع ملا۔ حضرت عائشہؓ ان کو بیٹا کہہ کر پکارا کرتی تھیں۔

مقب ان سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت افدس میں ایک سند پوچھنے کے لیے بھیجا۔

میں اس وقت بالغ ہو گیا تھا۔ میں آبا اور پردے کے پیچھے سے آواز دی، حضرت عائشہؓ نے آواز پہچان لی کہا آ جاؤ میں نے کہا میرے والد نے مسئلہ پوچھا ہے۔ کہ غسل کو واجب کو پھیر کرتی ہے؟ فرمایا جب دونوں شرمگاہیں

مل جائیں۔

طلق بن غنام کہتے ہیں۔ کہ میں نے ابو اسرائیل کو یہ کہتے سنا کہ جب میں عبدالرحمن بن الاسود کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ تو عرب کے دیہاتیوں میں سے ایک دیہاتی ہے۔ اپنے لباس اور سواری وغیرہ میں۔ وہ خچر پر بھی سوار کرتے تھے۔

فطر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن الاسود کو خز کی چادر اوڑھے دیکھا ہے، وہ حنا کا خضاب لگاتے تھے۔ ابی عنان بن طلق کہتے ہیں کہ جاہلیت کی زمانہ میں ہم میں اور اسود بن یزید کے ہم سنی کے تعلقات تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن الاسود اس بات کا اتنا لحاظ کرتے تھے کہ جب سفر میں جاتے یا سفر سے واپس آتے تو ہم لوگوں کو آکر سلام کیا کرتے تھے۔

سلام اسلام کی نزائی ہے۔ اس کو اتنی اہمیت دیتے تھے کہ بلا قید و زہب و ملت مسلم و غیر مسلم سب کو سلام کرتے سناں بن حبیب سلمیٰ کا بیان ہے کہ میں عبدالرحمن بن الاسود کے ہمراہ پل کی طرف گیا۔ راستہ میں جو بھی یہودی بالفرائی ملتا تھا۔ تو آپ سب کو سلام کرتے۔ میں نے کہا آپ مشرکوں کو بھی سلام کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سلام مسلم کی نشانی ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ لوگ مجھے پہچان لیں کہ میں مسلمان ہوں۔

رمضان میں اپنے قبیلے کی امامت کرتے تھے اور اہل قبیلہ کے ساتھ بارہ (۱۲) ترویج پڑھتے تھے۔ اس میں ایک تہائی قرآن سناتے تھے۔ اسکے علاوہ وہ خود علیحدہ بھی ایک ایک ترویج میں بارہ (۱۲) بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے تھے۔

ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن الاسود نے عید کی رکعت ہمارے ساتھ نماز پڑھی ان کے پاؤں میں کچھ تکلیف تھی۔ روزے کی حالت میں اپنے پاؤں پانی میں ڈالے ہوئے تھے۔

محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ کو حج کے سلسلے میں ہمارے یہاں آئے۔ ان کے ایک پاؤں میں کچھ تکلیف تھی۔ مگر اس حالت میں بھی وہ صبح تک نماز پڑھتے رہے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ آپ نے اپنی زندگی میں اتنی (۸۰) حج اور اتنی (۸۰) عمرے کیے۔

عبداللہ بن مرثدہ۔ ہمدانی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی ثقہ راوی تھے، بہت سی صحیح احادیث ان سے مروی ہیں۔

سالم بن ابی الجعد

غطفانی غلام ہیں..... منصور کہتے ہیں جب سالم حدیث بیان کرتے تو کثرت سے حدیثیں بیان کرتے اور جب ابراہیم حدیث بیان کرتے تو بڑے احتیاط سے کام لیتے۔ میں نے ابراہیم سے اسکا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ سالم حدیثیں لکھ لیا کرتے تھے۔ اس لیے وہ زیادہ حدیثیں روایت کرتے ہیں۔

انھوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے زمانہ میں ۱۰۰ یا ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔ ثقہ راوی

تھے۔ اور بہت حدیثوں کے راوی ہیں۔

عبید بن ابی الجعد..... یہ سالم کے بھائی ہیں۔ ان سے روایت کرتے ہیں۔ بہت کم روایت کرتے ہیں۔

عمران بن ابی الجعد..... یہ بھی سالم کے تیسرے بھائی ہیں۔ یہ بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

زیاد بن ابی الجعد..... یہ بھی سالم کے بھائی ہیں اور انہی سے روایت کرتے ہیں۔

مسلم بن ابی الجعد..... یہ بھی سالم کے بھائی ہیں۔ کہا گیا ہے یہ سات بھائی تھے۔ دو ان میں شیعہ تھے۔ دوسرے جبر تھے اور دو خارجہ تھے۔ ان کے باپ کہا کرتے تھے۔ اے بیٹو! تم نے اللہ کا نام لے کر اپنے اندر خود اختلاف پیدا کر لیا ہے۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی۔ اس نے اتفاق و اتحاد کا حکم دیا تھا۔ تم نے نزاع و اختلاف پیدا کر لیا۔ (یہ تمہارا کیسا اسلام ہے؟)

ابوالختری الطائی..... ان کا نام علام بن عبد اللہ بن جعفر نے سعید بن ابی عمران بتلایا ہے۔ اور بعض نے سعید بن جبیر بتلایا ہے۔ یہ قبیلہ طے کے بنی بہان کے غلام تھے۔

عمر و ابن مرہ کہتے ہیں کہ جہاجم کے لعمرہ میں قاریوں کی جماعت نے ابوالختری کو اپنا امیر بنالینا چاہا۔ مگر انہوں نے کہا نہیں ایسا نہ کرو میں غلاموں میں سے ہوں۔ تم اپنا امیر عرب میں سے کسی آزاد شخص کو بناؤ (اس کو کہتے ہیں عجز و انکسار اور احساس ذمہ داری معلوم ہوا۔ اس دور کے مسلمان ہماری طرح عہد و مناصب کے دلدادہ اور افتداری کے حریص تھے نہ)۔ یہ عبد الرحمن بن الاضحت کے ہمراہ یوم جہاجم میں شہید ہوئے۔ ۸۳ھ میں ابوالختری اور ان کے ساتھی بڑے منکر المزاج تھے۔ جب کوئی ان کی تعریف کرتا تو اس کو اس سے منع کرتے کہ اس سے مہلب میں عجب پیدا ہوتا ہے۔

عطاء بن مسائب کہتے ہیں کہ ابوالختری نوحہ سنا کرتے اور رویا کرتے تھے۔

ربیع بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے ابوالختری کو قباء میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

شعبہ کہتے ہیں کہ نہ ابوالختری نے حضرت علیؓ کو دیکھا اور نہ انہوں نے اس کو دیکھا۔

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ مجھے ابوالختریؓ کے بارے میں تعجب ہے کہ وہ بہت حدیثیں روایت کرتے ہیں اور درمیان میں کوئی راوی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور وہ صحابہؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے کسی صحابی سے نہیں سنا۔ لہذا ان کی جو حدیثیں سنی ہوئی مسلسل ہیں وہ حسن ہیں۔ اور ان کے علاوہ جتنی بھی حدیثیں ہیں وہ ضعیف ہیں۔

ذری بن عبد اللہ..... ابن ذرادہ بن معاویہ بن عقیقہ بن مہرین بن غالب بن قش بن قاسم بن مرہبہ۔ قبیلہ

ہمدان سے۔ یہ ذری بن عبد اللہ بڑے فصیح و بلیغ قصہ گو تھے۔ مرجہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور وہ عمر بن ذریہ ان قاریوں میں سے تھے جنہوں نے عبد اللہ بن الاضحت کے ساتھ ہو کر حجاج بن یوسف کے خلاف جہاد کیا تھا۔ حکم کہتے

ہیں کہ میں نے جماجم کے معرکہ میں یہ کہتے سنا کہ یہ معرکہ وصال تو ایک فولادی پنجہ کے خلاف برد کے مانند ہے۔ یعنی ایک قسم کی شطرنج کی بازی ہے۔ یہ بازی وہ ہوتی ہے کہ حریف کے تمام ٹہرے بٹ جائیں فقط شاہ باقی رہ جائے اور یہ بمنزلہ حات کے ہوتی ہے۔

مُسیب بن رافعؓ..... یہ اسدی ہیں۔ یحییٰ بن طلحہ ان مسیب بن رافعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن

بہرہؓ نے ان کو بلایا کہ محکمہ قضا ان کے سپرد کر دیں مگر انھوں نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ کہتے ہیں کہ انھوں نے ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔

ثابت بن عبیدؓ

انصاری ہیں..... یہ زید بن ثابت سے ملے۔ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ ثقہ راوی تھے بہت سی احادیث روایت کرتے ہیں ان سے اعمشؓ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

ابو حازم الاسجعیؓ..... ان کا نام سلمان ہے۔ عزة الاسجعی کے غلام ہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی خلافت کے زمانے میں فوت ہوئے۔ ثقہ راوی تھے۔ کئی صالح حدیثیں روایت کرتے ہیں۔

مری بن قطریؓ..... حضرت عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں۔

مالک بن الحارثؓ..... سلمیٰ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ بہت سی صحیح حدیثوں کے راوی ہیں۔ ان سے اعمشؓ روایت کرتے ہیں۔

یحییٰ بن الجزارؓ..... بخیلہ کے غلام ہیں حکم کہتے ہیں۔ یہ شعبہ تھے اور بڑا غلو کرتے تھے۔ ثقہ تھے کئی احادیث کے راوی ہیں۔

حسن العریؓ..... قبیلہ بخیلہ سے۔ ثقہ راوی تھے۔ کئی احادیث کے راوی ہیں۔

قبیصہ بن ہلبؓ..... ابن یزید بن عدی بن قناتہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی بن خزیمہ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے والد وفد میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے اور حضور سے

سنا تھا۔

ابو مالک الغفاریؓ..... صاحب تفسیر ہیں۔ حدیث بہت کم بیان کرتے تھے۔

ابو صادق الازرودیؓ..... ان کا نام عبداللہ بن عاذی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام مسعم بن یزید ہے۔ ازد ثنوءہ سے۔ ابوسلمہ صالح کہتے ہیں۔ میں نے ابوصادق کو دیکھا آپ کی داڑھی سفید تھی۔ اور سر کے بال بھی سفید تھے۔

ابوبکر بن شعیب بھی کہتے ہیں کہ میں نے ابوصادق کو تہان اور قطیفہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ابن الحجاب کہتے ہیں کہ ابوصادق نہ تو کوئی سنت روزہ رکھتے تھے اور نہ فرض نماز کے علاوہ سنت پڑھتے تھے۔ نہ فرض سے پہلے اور نہ اسکے بعد۔ اور نہ دوبارہ متقی تھے۔ حدیث بہت کم بیان کرتے تھے۔ ان کے بارے میں علماء نے کلام کیا ہے۔

ابوصالحؓ..... ان کا نام بازام ہے۔ بازام بھی بتلایا گیا ہے ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے۔ یہ صاحب تفسیر ہیں یعنی تفسیری روایتیں کرتے ہیں جو حضرت ابن عباسؓ، ابوصالح کلبیؓ اور محمد بن السائبؓ سے مروی ہیں۔ ابوصالحؓ سے سماک بن حرب اور اسماعیل ابن ابی خالد بھی روایت کرتے ہیں۔ عاصم کہتے ہیں کہ ابوصالح بہت لمبی داڑھی رکھتے تھے۔ اور اس میں خلل کیا کرتے تھے۔

یزید بن البراءؓ..... ابن عازب بن الحارث الانصاری۔ اوس کے بنی حارثہ میں سے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ اور عدی بن ثابت سے روایت کرتے ہیں۔

سوید بن البراءؓ..... ابن عازب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں عمان کے امیر تھے۔ اور بہترین امراء میں سے تھے۔

موسیٰ بن عبداللہؓ..... ابن یزید بن زہد الکطمی۔ قبیلہ اوس کے انصاری ہیں۔ اور ان کی ماں موسیٰ بنت حذیفہ بن الیمان ہیں۔

رباح بن الحارث اور ابراہیم بن جزیرؓ..... ابن عبداللہ النخعی۔ ان سے عبدالملک بن عمیر روایت کرتے ہیں۔

سعید بن العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم اور ابان ابن جزیر بن عبداللہ کو دیکھا ہے۔ میرے دادا جنہ اور شہم کا خضاب کیا کرتے تھے۔

ابو ذر عہ بن عمرو..... ابن جزیر بن عبداللہ البجلی۔ یہ اپنے دادا اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔
ہلال بن یساف..... اشجعی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالحسن تھی۔ ثقہ راوی تھے۔ بہت سی احادیث روایت کرتے ہیں۔

سعد بن عبیدہ..... سلمیٰ ہیں۔ ان سے اعمشؓ اور حصین روایت کرتے ہیں۔ عمرو بن ہبیرہؓ کی ولایت کے زمانے میں انھوں نے وفات پائی۔ ثقہ راوی تھے۔ کثیر الحدیث ہیں۔

محمد بن عبدالرحمن..... ابن یزید النخعی۔ یہ اسود بن یزید نخعیؓ کے بھتیجے ہیں۔ ان کی کنیت ابو جعفر تھی۔ وہ عبادت میں بڑا لطف و سرور لیتے تھے۔ اس لیے ان کو دانا کہا جاتا تھا (یعنی عقلمند وی ہے۔ جو اللہ کا بندگی کرے) ان کو رفیق بھی کہا جاتا تھا۔

ان کی بیوی بڑی مؤمنہ اور صالحہ تھیں۔ جب بھی ان کو کوئی مصیب تکلیف اور مشکل آتی تو دعا کیا کرتی تھیں۔ یہ بہت کم روایت کرتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی نعیم..... قبیلہ بھیلہ سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالحکم۔ یہ وہ ہیں۔ جو سنت کو سنت سے حرام کرتے تھے۔ ثقہ راوی کرتے تھے۔ ثقہ راوی تھے۔ کئی حدیثوں کے راوی ہیں۔

ابو السفر سعد بن حمید..... قبیلہ ہمدان کے ثور ہیں۔ کوفہ میں خالد بن عبداللہ القسریؓ کی ولایت کے زمانے میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ بہت کم روایت کرتے تھے۔

عبداللہ البہمی..... یہ یزید کے غلام ہیں۔ مشہور ثقہ راوی تھے۔ بہت کم روایت کرتے تھے۔

ابو الوداک..... ان کا نام جبر بن نوف بن ربیعہ ہمدانی ہے۔ کم روایت کرتے تھے۔

یحییٰ بن وثاب..... بنی اسد بن خزیمہ میں سے کابل کے غلام ہیں یہ قاری تھے۔

اعمشؓ کہتے ہیں کہ جب یحییٰ بن وثاب نماز میں ہوتے تھے تو ایسے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی شخص سے مخاطب ہیں۔ (یعنی پورے خلوص و شعور اور حضور دل سے نماز پڑھتے تھے)۔

کوفہ میں یزید بن عبدالملک کی خدمت کے زمانے میں وفات پائی ثقہ تھے۔ بہت کم روایت کرتے تھے۔ اور صاحب قرآن تھے۔

ابو ہلال..... عمیر بن قسیم بن پریم العلوی۔ مشہور معروف تھے۔ حدیث کم بیان کرتے تھے۔

تمیمی..... یہ وہ ہیں۔ جن سے ابواسحاق سبھی روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ الاسدی کہتے ہیں کہ میں نے اسرائیل سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے اربہ بتلایا۔

جروہ بن جمیل..... ابن مالک الطائی۔ حدیث کم روایت کرتے تھے۔

بشر بن غالب اور ضحاک بن مزاحم..... ہلالی ہیں کنیت ابوالقاسم ہے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی

والدہ کے پیٹ میں رہا۔ یعنی دو سال میں پیدا ہوا۔

قرہ بن خالد کہتے ہیں۔ کہ ضحاک ایک چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ اس پر جو نگینہ تھا۔ اس پر ۵ پرندہ کی صورت نوش تھی۔

بشر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں ضحاک بن مزاحم کا کاتب تھا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ضحاک دین کی تعلیم و تدریس دیتے تھے۔ اور اس پر کوئی اجرت نہ لیتے تھے۔ (دین کی تعلیم اپنے لئے ہی نہیں کہ اسکو دنا کمائے کا ذریعہ بنایا جائے۔ جیسا کہ آجکل ہمارے مذہبی پیشواؤں نے وطہرہ اختیار کر رکھا ہے) ایک شخص روایت کرتا ہے کہ میں نے ضحاک کو نو مزی کے کھال پہنتے ہوئے دیکھا۔ مشاش کہتے ہیں کہ میں نے ضحاک سے پوچھا کہ کیا آپ حضرت ابن عباسؓ سے ملے تھے۔ فرمایا نہیں عبدالملک بن مسہرہ کا بیان ہے کہ ضحاک حضرت ابن عباسؓ سے تو نہیں ملے البتہ حضرت سعید بن جبہؓ سے ملے تھے۔ اور انہی سے تفسیر کا علم حاصل کیا۔

سفیان ایک شخص کے حوالے سے خود ضحاک سے یہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں اپنے اصحاب سے مل ہوں۔ مگر میں ان سے صرف زہد و تقویٰ حاصل کیا۔ محمد بن بکر الرمی کوفہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب ضحاک کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو ایک شخص کو بھیج کر مجھے بلایا۔ اور کہا۔ کہ میں صبح تک وفات پانے والا ہوں۔ جب میں مرجاؤں تو منادئ کر دینا کہ ضحاک مر گیا۔

جو یہ آواز سنی میرے غسل و کفن و دفن میں شریک ہو جائے۔ مجھے پاک صاف ہو کر غسل دینا۔ بعدے جگہوں پر خوشہو لگانا۔ کفن کو بھی معطر کر دینا۔ کفن صرف اتنا ہی دینا جو مسنون ہے۔ سفید ہو۔ اس میں کفایت کو مد نظر رکھنا۔ خبردار کوئی رسم و رواج اور بدعت کی بات نہ کرنا۔ (بس غسل و کفن کا جو طریقہ شریعت نے بتلایا ہے اسی پر عمل کرنا) مجھے لحد میں دفن کرنا جو لوگ میرے جنازے کو کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں۔ تو وہ شادی اور زہن کی چال نہ چلیں بلکہ وقار و متانت کے ساتھ درمیانی چال چلیں۔ نہ زیادہ تیز چلیں نہ زیادہ آہستہ۔ گر کچی اینٹیں پاؤں۔ تو ان سے میرا قبر پاٹ دینا۔ ورنہ گھاس پاٹ سے پاٹ دینا۔ مجھے لحد پر رکھ کر قبر کو برابر کر دینا۔ اور سر کی طرف بطور اینٹ کھڑی کر دینا۔ پھر پانی چھڑک دینا۔ جب تم مجھے دفن کر چکو اور لوگو میری قبر پر مٹی ڈال کر ہاتھ جھاڑ لیں۔ تو میری قبر پر کھڑے ہو کر اور قبلہ رخ ہو کر ذرا بلند آواز سے یہ کہیں۔

اے اللہ تو ضحاک کو قبر میں بٹھانے کا اس سوال کر لے گا۔ تیرا رب کون ہے۔؟ تیرا دین کیا ہے۔؟ اور تو نبی کے متعلق کیا جانتا ہے اور کہا کہا ہے۔؟ تو تو اس کو قول حق پر ثابت قدم رکھو۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور آخرت میں بھی۔ پس پھر واپس آ جانا۔

الجع کتہے ہیں۔ کہ ضحاک بن مزاحم نے مجھ سے کہا کہ جتنا ہو سکے نیک عمل کر لے اس سے پہلے کہ تجھ میں عمل کرنے کی طاقت نہ رہے۔ یعنی آج جس قدر بھی ہو سکے نیک اعمال بجالا۔
طفیل کا کہنا ہے۔ کہ ضحاک نے اپنی موت کے وقت کہا۔ کہ میرے جنازے کی نماز تمہارے سوا دوسرے نہ پڑھیں۔ نہ امیر کو بلا کہ وہ آ کر میرے جنازے کی نماز پڑھائیں۔ اس لئے میں نے تمہیں جو وصیت کی ہے۔ کر دی ہے۔ اس پر عمل کرنا۔ انہوں نے ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔

القاسم بن مخیمرة..... ہمدانی ہیں۔ یہ مؤذن تھے۔ محمد بن عبد اللہ شمس کہتے ہیں۔ کہ موت کی دُعا مانگا کرتے تھے۔ جب موت کا وقت قریب آیا۔ تو انہوں نے اپنی دادی سے کہا۔ کہ میں موت کی دُعا مانگا کرتا تھا۔ مگر جب کہ مجھے موت آرہی ہے۔ تو میں اس سے گھبرار ہا ہوں کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے خلافت کے زمانے میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ کئی حدیثوں کے راوی ہیں۔

القاسم بن عبد الرحمن..... ابن عبد اللہ بن مسعود غزالی۔ یہ کوفہ کے قضاء پر فائز تھے۔ ابو اسرائیل کہتے ہیں۔ میں نے القاسم بن عبد الرحمن کو اپنے گھر کے دروازے پر مقدمات کا فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا۔ اعمش کہتے ہیں۔ کہ میں ان کی عدالت میں جا کر بیٹھ جا ہا کرتا تھا۔ اور وہ مقدمات فیصلہ کیا کرتے تھے۔ مسعودی کا بیان ہے۔ کہ اب چار چیزوں پر اجرت اور معاوضہ لینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ وہ یہ ہیں۔
(۱) قراءت قرآن (۲) اذان (۳) قضاء (۴) تقسیم غنائم

محارب بن وثار کہتے ہیں۔ کہ مجھے القاسم بن عبد الرحمن کے ہمراہ ایک سفر میں جانے کا اتفاق ہوا۔ ہم پر تین چیزوں غلہ ہوا۔ اطویل خاموشی، ۲ نمازوں کی کثرت۔ ۳ اور نفس کی سخاوت یہ حناء کا خضاب کرتے تھے۔ ان کا کوفہ میں خالد بن عبد اللہ القسری کی ولایت کے زمانے میں انتقال ہوا۔

معن بن عبد الرحمن..... یہ بھائی ہیں القاسم بن عبد الرحمن کے۔ ان سے چھوٹے تھے ان سے کئی حدیثیں مروی ہیں۔ ثقہ تھے۔ اور قلیل الحدیث۔

زیاد بن ابی مریم..... ان سے بھی روایتیں ہیں۔

عبد اللہ الحارث..... شیبانی۔ ان سے منہال بن عمرو روایت کرتے ہیں یہ معلم تھے مگر کوئی اجرت و معاوضہ نہ لیتے تھے۔

ابو بکر بن عمرو..... ابن عتبہ ان سے مسعودی روایت کرتے ہیں۔

محمد بن المنشتر..... ابن الاجدع اور وہ عبدالرحمن بن مالک بن امیر بن عبداللہ بن محرز بن سلیمان بن معمر بن الحارث بن عبداللہ بن وداہ۔ ہمدان سے اور وہ بختیجے بن مسروق بن الاجدع کے اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔
ثنی بن سعید کہتے ہیں کہ محمد بن المنشتر خلیفہ بن عبد الحمید بن عبدالرحمن بن الخطاب واسط میں تھے۔ ثقہ ہیں۔ ان سے چند احادیث مروی ہیں۔

مغیرہ بن المنشتر..... یہ بھائی ہیں۔ محمد بن المنشتر کے۔ ابن الاجدع ان سے روایت کرتے ہیں۔

سلیمان بن میسرۃ..... حمسی، ان سے اعمش روایت کرتے ہیں۔

سلیمان بن مسہر..... ان سے بھی اعمش روایت کرتے ہیں۔

نعیم بن ابی ہند..... اشجعی خالد بن عبداللہ القسری کے زمانہ ولایت میں وفات پائی ثقہ تھے۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔

تابعین کا تیسرا طبقہ

محارب بن وثار..... بنی سدوس بن شیبان بن ذبل بن ثعلبہ بن عکایہ بن صعرب میں سے ابن علی بن بکر بن وائل۔

کنیت ابو مطرف..... یہ بھی کوفہ کے قاضی رہے ہیں۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ جب مجھے عہدہ قضاء سے معزول کیا گیا۔ تو میں بھی روایا اور میرے اہل و عیال بھی روئے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا ہے۔ ان سے پوچھا آپ نے ان کو کہاں دیکھا ہے؟ کہا میں نے ان کو ایک گوشے میں قضاء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جب وہ لوگ یعنی بنی ہاشم آئے تو محمد بن عبدالرحمن ابی لیلیٰ اصحاب محارب کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے گفتگو کی۔

یہ خالد بن عبداللہ القری کی ولایت کے زمانے میں فوت ہوئے۔ اور یہ ہشام عبدالملک کی خدمت کا دور تھا۔ ان سے کئی حدیثیں مروی ہیں۔ لیکن ان کو مشند نہیں سمجھا جاتا۔ یہ مرجیہ فرقے کے ان لوگوں میں سے تھے۔ جو حضرت علیؑ اور حضرت عثمانؓ دونوں پر رحمت و مغفرت کی امید رکھتے ہیں۔ ان کی کفر و ایمان کی گواہی نہیں دیتے۔

عیزار بن حریشؓ..... عبدی ہیں۔ یہ اپنی قوم کا چودھری یا سردار تھا۔

مسلم بن ابی عمرانؓ..... طہین :- حجاج کہتے ہیں۔ میں نے مسلم بطین کو لومڑی کی کھال کا لباس پہنے اور نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

عدی بن ثابت الانصاری اور طلحہ بن مصرفؓ..... ابن عمر بن لعب بن حباب بن معاویہ بن سعد بن الحارث بن اذیل بن سلمہ بن ددول بن جشم بن یام ہمدان میں سے انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے کوفہ کے قارل تھے، لوگ ان سے قرأت قرآن سیکھتے تھے۔ جب لوگوں کی کثرت ہوئی تو انھوں نے اسکو ناپسند سمجھا۔ کیا۔ اور اعمشؓ کے پاس آکر قرأت قرآن شروع کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگ اعمشؓ کی طرف مائل ہو گئے اور طلحہ کو چھوڑ دیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابجر سے پوچھا۔ جن کو تم نے دیکھا ہے۔ ان میں سے کس کو تم نے افضل پایا؟ کچھ دیر انھوں نے سکوت کیا۔ پھر فرمایا۔ اللہ رحم کرے طلحہ کو۔

بغول روایت کرتے ہیں۔ کہ طلحہ نے ان سے کہا۔ میں ایک تنگ راستہ میں پہنچا انھوں نے مجھے آگے کر دیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اگر آپ جانتے کہ میں آپ سے ایک ساعت یا ایک دن بھی بڑا ہوں تو میں آپ کو آگے نہ کرتا۔

عبد اللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے پوچھا۔ عمر میں طلحہ بڑے تھے۔ یا زبید؟ فرمایا قریب قریب ایک ہی جیسے تھے۔ پھر کہا۔ طلحہ نے زبید کو اپنی لڑکی پیش کی تو زبید نے کہا مجھے اس بات سے کوئی چیز روکنے والی نہ تھی کہ میں اس کو آپ سے طلب کروں۔ مگر مجھے اس کا علم نہ تھا کہ وہ بھی آپ سے موافقت کرے گی یا نہیں۔ طلحہ کہتے ہیں کہ میں خیشمہ کی عبادت کرنے کیلئے آیا۔ کچھ لوگ آپ کے پاس موجود تھے۔ جب وہ لوگ جانے کیلئے آپ کے پاس اٹھ کھڑے ہوئے تو میں بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تو فرمایا کہ کیا آپ بھی جا رہے ہیں انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسا دیا۔ میں نے بھی انکے ہاتھ کو بوسا دیا۔ موسیٰ موسیٰ ابن قیس کہتے ہیں کہ رمضان کی ستائیسویں شب کو طلحہ وزبید دونوں خود بھی جاگا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو بھی جنگایا کرتے تھے۔

حسن بن عمرو کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ طلحہ بن معرف نے فرمایا اگر میں وضو سے نہ ہوتا تو تمہیں بتلاتا کہ شیعہ کیا کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حجاج کے خلاف جن لوگوں نے خروج کیا۔ اور حجاج کا معرکہ گرم ہوا تھا۔ تو طلحہ بھی قاریوں کی جماعت میں شریک تھے یہ اس معرکہ کے بعد ایک سو بارہ (۱۱۲) میں موت ہوئے۔ آپ اپنی مثال آپ تھے۔ ثقہ تھے کئی صحیح حدیث کے راوی تھے ہیں۔

زبید بن الحارثؓ..... ابن عبد الکرم بن جندب بن ذہل بن مالک بن الحارث بن ذہل ابن سلمہ بن ددول بن جشم بن یام ہمدان سے ان کی کنیت ابو عبد اللہ حصین کہتے ہیں۔ کہ زبید ابراہیم کے پاس آئے۔ اور سیاہ

بالوں کا قیمتی لباس پہنے ہوئے تھے۔ تو انھوں نے کہا یہ زمانہ ایسے لباسوں کا نہیں۔

سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں۔ کہ اگر مجھے کسی بندے پر اختیار دیا جاتا کہ اللہ اسکو کھال کھینچنے کی جگہ لے آئی تو میں زبید الیامی کو اختیار کرتا۔

ابونوح فراد کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ میں نے کوفہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک عورت گزری جس کے پاس موت کا ایک گولہ تھا۔ وہ موت کا گولہ گر پڑا۔ مگر اس عورت نے نہیں اٹھایا۔ زبیدہ نے اسکو اٹھالیا۔ اور مجھے بیٹھا ہوا چھوڑ کر بھاگے بھاگے اس عورت کے نشانات دیکھتے ہوئے گئے۔ اس تک پہنچے اور اسکو وہ گولہ لے کر واپس آ گئے۔

انھوں نے زید بن علی کے زمانے میں ۱۲۲ھ میں وفات پائی ثقہ تھے۔ کئی احادیث کے راوی ہیں۔

شمس بن عطیہؓ..... ابن عبد الرحمن اسدی۔ بنی مرہ بن الحارث بن سعد بن ثعلبہ سے ثقہ تھے۔ کئی احادیث صحیحہ کے راوی ہیں۔

بکر بن ماغر الشوریؓ..... بہت کم حدیث بیان کرتے تھے۔

ابو یعلیمند الشوریؓ..... ثقہ تھے۔ بہت کم روایت کرتے تھے۔

عبد الرحمن بن سعیدؓ..... ابن وہب ہمدانی۔ بہت کم روایت کرتے تھے۔

ابو ہبیرہؓ..... ان کا نام یحییٰ بن عباد الانصاری ہے۔ یوسف بن عمرو کی ولایت میں انتقال فرمایا قلیل الروایت تھے

بکیر بن الاخنسؓ..... قلیل الروایت۔

علی بن مدرک النخعیؓ..... انھوں نے یوسف بن عمرو کے عراق میں آنے کے بعد ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔ یہ ہشام بن عبد الملک کی خلافت کے آخری ایام تھے۔

اسی سنہ میں خالد بن عبد اللہ اور یوسف بن عمرو دونوں لے سکے جاری کئے قلیل الحدیث تھے۔ ان سے شعبہؓ روایت کرتے ہیں۔

موسیٰ بن طریف الاسدیؓ۔

علی بن الاصمؓ..... ابن عمرو بن الحارث بن معاویہ بن عمرو بن الحارث بن ربیعہ بن عبد اللہ بن وداعہ۔

ہمدان سے۔

کلثوم بن الاقمر..... علی بن الاقمر کے بھائی ہیں۔ ہمدان کے وداعی ہیں۔

جبلہ بن حکیم الشیبانی..... ولید بن یزید کے فتنے کے دوران فوت ہوئے۔

وبرہ بن عبد الرحمن..... قبیلہ وزج کے سلمیٰ ہیں۔ ہشام بن عبد الملک نے جب خالد بن عبد اللہ کو کوفہ کا گورنر بنایا تو اس زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔

ابو الزنباغ..... ان کا نام صدقہ بن صالح ہیں۔

ابو عون الشافعی..... ان کا نام محمد بن عبد اللہ ہے۔ خالد بن عبد اللہ الصتری کی ولایت میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ ان سے سفیان اور شعبہ روایت کرتے ہیں۔

عبد الجبار بن وائل..... ابن حجر حضری۔ یہ ثقہ تھے بہت کم حدیث بیان کرتے تھے۔ وہ روایتیں جو اپنے والد سے بیان کرتے ہیں ان کے بارے میں محدثین کو کلام ہے۔ یہ کہتے ہیں یہ ان سے نہیں ملتے۔ ان کے بھائی محلقہ بن وائل ہیں۔ ثقہ تھے اور کم روایت کرتے تھے۔

یحییٰ بن عبید..... بھرائی۔ ان کی کنیت ابو عمر ہے۔

زائدہ بن عمیر

عون بن عبد اللہ

ابن عتبہ بن مسعود الہذلی..... یہ کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تو عون بن عبد اللہ، ابوالصباح موسیٰ بن کثیر اور عمر بن حمزہ ان کے پاس پہنچے اور انھوں نے عقیدہ ارجاء (جس کو ہم تفصیل سے بیان کرتے آئیں ہیں) کے بارے میں ان سے بحث و ناظرہ کیا۔ ان حضرات کا دعویٰ ہے کہ انھوں نے ان سے موافقت کی۔ اور کسی چیز سے بھی اختلاف نہیں کیا۔ اگر یہ روایت خلاف عقل و نقل ہے۔ یہ تسلیم ہی نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز جیسے فہم و مبصر اور مجاہدین حق صداقت نے عقیدہ ارجاء سے اتفاق کیا۔ درآنحالیکہ یہ عقیدہ واضح طور پر کتاب و سنت اور سلف صالحین کے خلاف ہے۔ (مترجم)

عون بن عبد اللہ ثقہ تھے۔ مگر اپنی روایت کے سلسلہ میں کسی راوی کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن ابی المجاہد..... ازد کے غلام اور مجاہد کے داماد ہیں۔

ابواسحاق السبئی..... ان کا نام عمرو بن عبداللہ بن علی بن احمد بن ذی تکمر بن اسبیح ابن سبع بن صعب بن معاویہ بن کثیر بن مالک بن جشم بن حیران بن نوف بن ہمدان۔

یہ کہتے ہیں کہ میرے دادا اخیار حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا۔ یا شیخ آپ کے بال بچے کتنے آپ کے ساتھ ہیں؟ عرض کیا وہ میرے ہمراہ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے تمہارا۔ وظیفہ ایک ہزار پانچ سو مقرر کیا۔ کر دیا۔ اور آپ کے بچوں میں سے ہر ایک کیلئے سو سو۔

سفیان کہتے ہیں کہ شعبیؒ اور ابواسحاق دونوں ایک جگہ جمع ہوئے۔ شعبیؒ نے ابواسحاق سے کہا۔ کہ اے ابو اسحاق آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ انھوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم میں آپ سے بہتر نہیں۔ بلکہ آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ اور عمر میں بھی بڑے ہیں زہیر کہتے ہیں کہ میں ابواسحاقؒ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ انھوں نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے پیچھے جمعہ پڑھا ہے۔ زوال شمس کے تھوڑی دیر بعد انھوں نے حضرت علیؓ کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ کی داڑھی سفید تھی۔ ابواسحاقؒ روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا ہے۔ مجھ سے میرے والد نے کہا اے عمرو کھڑا ہو۔ اور امیر المؤمنینؓ کو دیکھ۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا۔ آپ کی داڑھی پر خضاب نہیں تھا۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی۔ یہ ابواسحاقؒ امیر معاویہؓ کے زمانے میں خراسان میں بھی رہے ہیں۔ ابوالبختری طائی سے بڑے تھے۔

باختلاف روایات ان کا انتقال ۱۲۸ھ میں ہجری میں سو (۱۰۰) یا ننانوے (۹۹) سال کی عمر میں ہوا۔ جس روز ضحاک کوفہ میں داخل ہوا یہ واقعہ ۱۲۹ھ کا ہے۔

عمرو بن مرقۃ..... قبیلہ مزحج کے مراد سے جملی ہیں۔

شعبہؒ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ یہ عمرو بن مرقۃ اتنے زوق اور انماک سے دعا مانگتے تھے۔ کہ گمان ہوتا تھا۔ اب یہ بغیر دعا کے قبول ہوئے مسجد سے نہ جا تمل گئے۔ ان کا انتقال ۱۲۸ھ میں ہوا۔

عبدالملک بن عمیر..... نضلیؒ ہیں۔ کنیت ابو عمر۔ قریش کے بنی عدی بن کعب کے حلیف ہیں۔ یہ خلافت

عثمانؓ میں جب کہ ان کے خلافت کے تین سال باقی تھے پیدا ہوئے۔

ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں۔ کہ ایک دن عبدالملک بن عمیر نے مجھ سے کہا کہ مجھے یہ ایک سو تین (۱۰۳) سال گزرے ہیں۔

سفیان بن عیینہؒ کا کہنا ہے۔ کہ مالک بن عمیر اور زیاد بن علاقہ دونوں کوفہ کے بڑے لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اس وقت دونوں سو سو سال کے تھے۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عبدالملک بن عمیر کو یہ کہتے سنا کہ خدا کی قسم میں جو حدیث بھی روایت کرتا ہوں۔ اس کا ایک طرف بھی نہیں چھوڑتا۔ (یعنی بڑے احتیاط و ضبط کے ساتھ حدیث کی روایت کرتا ہوں)۔ امام شعبیؒ سے

پہلے یہ کوفہ قاضی بھی رہے ہیں۔ انکا لقب قبلی تھا۔ ماہ ذول الحجہ ۱۳۷ھ ہجری میں کوفہ میں وفات پائی۔ ہشیم بن عدی کہتے ہیں کہ میں ان کے جنازے میں شریک ہوا تھا۔

زیاد بن علاقہ السعفی..... قبیلہ غطفان سے ہیں۔ اور ابومالک کنیت ہے۔

سلمہ بن کہیل..... حضرمی ہیں۔ ایک سوبائے ۱۳۲ھ میں جب کہ زید بن علی قتل کئے گئے۔ کوفہ میں وفات پائی۔ اسی سند میں عاشورہ کے دن زید قتل کئے گئے۔

میسرة بن حبیب..... نہدی ہیں۔ ان سے سفیان ثوری روایت کرتے ہیں۔

قیس بن مسلم..... قیس جدیلہ کے جدلی ہیں۔
۱۴۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ ان سے چند صحیح احادیث ثابت ہیں۔

عبدالملک بن سعید..... ابن جبیر از دی۔

نسیر بند غلوق..... ان کی کنیت ابو طعمہ الثوری ہے۔

جواب بن عبید اللہ..... تیم الرباب کے تمبی ہیں۔

اسماعیل بن رجاء..... زبیدی۔ ان سے اعمش سے روایت کرتے ہیں۔
وہ لڑکوں کو جمع کر کے ان سے حدیثیں بیان کرتے تاکہ وہ حدیثیں نہ بھول جائیں۔

جامع بن شداد..... محارب۔ ابو صخرہ کنیت۔

رمضان کے آخری جمعہ کی رات کو ۱۴۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

معبد بن خالد..... جذلی۔

خالد بن عبداللہ القسری کے زمانے میں ۱۴۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

واصل بن حیان..... احدب اسدی۔ بنی لعد بن الحارث بن ثعلبہ بن دوران سے۔ ان کی والدہ ابوساں

شاعر کی بیٹی ہیں۔ ۱۴۰ھ میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا۔

عبدالملک بن میسرۃ..... زراد۔ بنی ہلال بن عامر کے غلام۔ یہ زراد حدیث میں ثقہ تھے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ کوفہ میں خالد بن عبداللہ القسری کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔

اشعث بن ابی الشعثاء..... محارب ہیں۔ ان کے والد کا نام ابی ال شعثاء سلیم بن الاسود ہے۔ اشعث نے یوسف بن عمر کی ولایت میں کوفہ میں وفات پائی۔

عون بن ابی جحیفۃ السوائی

وہب السوائی..... بن عامر بن صعصعہ میں سے ہیں۔

خلیفہ بن الحصین..... ابن قیس بن عاصم المقری۔ یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ وہ نبی ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہوئے اور ان کو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا۔ کہ وہ پیری کے پتو سے جوش دیئے ہوئے پانی سے غسل کریں۔

حبیب بن ابی ثابت..... اسدی ہیں۔ بنی کابل کے غلام ہیں۔ ابویحییٰ کنیت ہے۔ ان کے والد کا نام قیس بن دینار ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ میں نے جس نیت سے علم حاصل کیا، اللہ نے میری وہ نیت پوری کر دی۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرے پاس زمین پر حدیث کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جو میرے صندوق میں محفوظ ہے نیز فرمایا۔ میری عمر کے ۳۷ سال گزر چکے ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ کوفہ میں تین جلیل و عظیم ہستیاں تھیں، ان جیسی چوتھی ہستی کوئی نہ تھی۔ وہ تین ہستیاں یہ ہیں۔

(۱) حبیب بن ابی ثابت (۲) حکم بن عہدہ (۳) حماد بن ابی سلمان۔ یہ تینوں صاحب فتویٰ تھے۔ اور یہی بہت مشہور تھے۔ حبیب بن ثابت کی وفات ۱۲۹ھ کو ہوئی۔ حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا تھا یہ طویل القامت اور ایک چشم تھے۔

عاصم بن ابی الجؤد..... اسدی ہیں اور وہ عاصم بن بھدلہ بن جذیمہ بن مالک بن نصر ابن شعبن بن اسد کے غلام ہیں۔ ابوبکر کنیت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ میں جب کبھی بھی کسی سفر سے ابوداؤد کے پاس آتا تھا۔ تو آپ میرا ہاتھ چوم لیتے تھے اگلی روایت کا مضمون بھی یہی ہے۔

اہل علم نے کہا ہے کہ عاصم اگر چہ ثقہ تھے۔ لیکن حدیث میں بہت زیادہ غلطی کرتے تھے۔

ابو حصین..... ان کا نام عثمان بن عاصم بن حصین ہے۔ اور وہ بنی حبشم بن الحارث ابن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ میں سے ہیں۔ اور وہ بنی کبیر ابن زید بن مرہ بن الحارث بن سعد بن شمار ہوتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ شیبائی سے روایت کرتے ہیں کہ امام شعبیؒ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ۔ دیکھو ہمارے اصحاب میں سے کوئی یہاں بیٹھا ہے؟ کیا تمہیں ان میں سے ابو حصین نظر آتے ہیں؟ سفیان المل کوفہ میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جب عامر کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو ان سے پوچھا گیا۔ کہ آپ اپنے بعد کس کو مسند درس و افشاء کے قابل سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ نہ میں عالم ہوں اور نہ اپنے بعد کسی عالم کو چھوڑ رہا ہوں۔ ہاں ابو صالح ایک نیک آدمی ہے۔ مسعر ابو حصین سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے عبداللہ بن معقل نے کہا کہ آپ کا شغل تجارت ہے۔ میں نے کہا آپ کا شغل اعمارات (یعنی حکومت اور سرداری ہے)۔ سفیان کہتے ہیں کہ ان کو عامل بنایا گیا۔ اسکے پاس ایک ہزار درہم کسی نے بھیجے۔ آپ نے ان کو لوٹا دیا۔ قبول نہیں کیا۔ میں نے پوچھا آپ نے ان کو لوٹا دیا؟ کیا حب اور کوم کی وجہ سے۔ ابن ابی اسحاق کا بیان ہے کہ ابو حصینؒ کے انتقال کے بعد ایک ہلکس کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا یہ کون ہلکس ہے؟ یہ محسن ہے جس کا بڑا احسان ہے اس جیسی نماز پڑھنے کی ہم میں سے کس کو طاقت نہیں۔ ان کا انتقال ۱۲۸ھ میں ہوا۔

آدم بن علی الشیبائی

ابو الجویریۃ الجرمی..... اس کا نام حطان بن خفاف ہے۔

ابو قیس الاودی..... اس کا نام عبدالرحمن بن ثردان ہے۔ ان کا انتقال ۱۲۰ھ میں ہوا۔

عبداللہ بن حنش الاودی

عائذ بن نصیب الکاهلی..... بنی اسد سے۔

مجمع التیمی

عبداللہ بن عصیم الحنفی

سماک بن حرب الذہلی

شبيب بن غرقذ البارقى

کلب بن وائل البکرى

اسماعیل بن عبدالرحمن..... سدی صاحب تفسیر۔ ان کا انتقال ۱۲ھ میں ہوا۔

محمد بن قیس الہمدانی

طارق بن عبدالرحمن الاحمسی

مخارق بن عبداللہ الاحمسی

عبدالعزیز بن رفیع

عبدالعزیز بن حکیم الحضری

ابو المعجل..... اسی کا نام روینی بن مرہ۔

عبداللہ بن شریک العامری

سعید بن ابی بردہ..... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے بیٹے ہیں۔

حصین بن عبدالرحمن النخعی..... طلق بن غنم النخعی کہتے ہیں کہ میں نے حفص بن غیاث کو یہ کہتے سنا

ہیکہ مالک بن مغول نے طلحہ کی فضیلت کا ذکر کیا۔ یعنی ابن معرف کا اس کو ایک شخص نے کہا کہ کیا تم نے حفص بن عبد الرحمن نخعیؓ کو دیکھا ہے؟ کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ اگر آپ حسین بن عبدالرحمنؓ کو دیکھتے تو طلحہ کی فضیلت کا ذکر نہ کرتے۔

حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ آپ سردی کے موسم میں دن کو قباء نہ پہنتے تھے۔ اور رات کو چادر اوڑھتے تھے۔

ابو صخرہ..... ان کا نام جامع بن شداد الحارثی ہے۔ ان کا انتقال ۱۲ھ میں ہوا۔

ابو السوداء النہدیؓ..... ان کا نام عمرو بن عمران ہے۔

عثمان بن المغیرؓ..... ثقفی ہیں۔ ابوالمغیرہ کنیت ہے۔ اور وہ عثمان الاعشى ہے۔ اور وہ عثمان بن ابی زرعہ ہیں۔

عبدالرحمن بن عائش التحفی

عمیاس بن عمرو العامریؓ

اسود بن قیس العبیدیؓ

رکین بن الربیعؓ..... ابن عمیلۃ القرازی۔ اس نے حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ کو دیکھا ہے۔ ولید بن یزید بن عبدالملک کے فتنہ میں وفات پائی۔

ابو الزعراءؓ..... ان کا نام عمرو بن عمرو بن عوف البششی ہے۔ یہ ابی الاحوص کے بھتیجے جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں۔

ہلال الوزان الجہنیؓ..... ان کی کنیت ابوالیہ ہے۔ وہ ہلال العراف ہیں۔ اور وہ ابن ابی حمیر ہیں۔ اور وہ ابن مقلاص۔

ثویر بن ابی فاخستہؓ..... ان کی کنیت ابوالجہم ہے۔ یہ ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ہیں۔ ان کے بعد زندہ رہے۔ بڑی عمر کے تھے ان کے والد نے مکہ مکرمہ ایک گروہ بنایا تھا۔ جس کا علاقہ، اسود اور عمرو بن میمون وغیرہ شامل تھے۔

زیاد بن فیاض الخزاعیؓ

موسیٰ بن ابی عائشہؓ..... ہمدانی ہے۔ یہ بہت عابد و زاہد تھے۔ نمازیں کثرت سے پڑھتے تھے۔

حکیم بن جبیر الاسدیؓ

حکیم بن الدیلم

سعید بن مسروق..... ثوری۔ اور وہ ابوسفیان الثوری ہیں جبکہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز عراق کے گورنر تھے۔ ان کی وفات ۱۲۸ھ کو ہوئی۔

سعید بن عمرو..... ابن سعید بن العاص ابن سعید بن العاص بن امیہ ان سے اسود ابن قیس روایت کرتے ہیں۔

سعید بن اشوع..... ہمدانی کوفہ کے قاضی تھے۔ خالد بن عبد اللہ القسری کی ولایت میں وفائی۔

جامع بن ابی راشد..... یہ سعید بن اشوع کے بھائی ہیں۔

ربیع بن ابی راشد..... خلاؤ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے سنا کہ حبیب بن ابی ثابت اور ان کے اصحاب کے پاس جب ربیع بن ابی راشد آتے تو وہ اپنے اصحاب سے کہتے کہ جب ہو جاؤ ربیع بن ابی راشد آگئے ہیں۔ (یعنی اہل کوفہ ان کا ادب و احترام کرتے تھے)۔

ابو الحجاف..... ان کا نام داؤد بن ابی عوف ہے ان سے سفیان الثوری اور سفیان بن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

قیس بن وہب الہمدانی

ثابت بن ہرمز..... ان کی کنیت ابو اعقداً المعجلی ہے۔ اور وہ عمرو بن ابی اعقداً ہیں۔

عبدۃ بن ابی لبابة..... قریش کے غلام ہیں۔ ابو القاسم کنیت ہے۔ جب کھول ان سے ملتے تو یہی کنیت استخالت۔

مقدام بن شریح..... ابن ہانی الحارثی۔

محل بن خلیفۃ الطائی

نسان بن حبیب..... سلمی۔ ابو حبیب کنیت

زہیر بن ابی ثابت العیسیٰؒ

عامر بن شفیقؒ..... ابن حمزہ الاسدی۔

مغیرہ بن النعمان التمیمیؒ

ابونہیکؒ..... ان کا نام قاسم بن محمد الاسدی ہے۔

ابوفروۃ الہمدانیؒ..... ان کا نام عروۃ بن الحارث ہے۔

ابوفروۃ الجہنیؒ..... ان کا نام مسلم بن سالم ہے۔

ابونعامۃ الکوفیؒ..... ان کا نام شہبہ بن نعمانہ ہے۔ ان سے سفیان ثوری، حشمت اور جریر روایت کرتے ہیں۔

زید بن جبیر الجشمیؒ

بدر بن دثارؒ..... ابن رعیہ بن عبید بن الابرص بن عوف بن جشم بن الحارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

دبیر بن عدی الیامیؒ..... ہمدان سے۔

ابوجعفر الفراءؒ..... ان کی کئی احادیث ہیں۔

الحمر بن صیاح التمیمیؒ

ابومعشرؒ..... زیاد بن کلیب التیمی۔ جس وقت عراق کے والی یوسف بن عمر تھے۔ اس وقت ان کا انتقال ہوا۔ بہت کم حدیث بیان کرتے تھے۔

شباک النضیؒ..... ابراہیم نخعی کے ساتھی۔ ان سے مغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ثقہ تھے اور قبیل احدیث۔

بیان سے بشیرؒ..... ان کی کنیت ابو بشر ہے۔ حمس بن بجلیہ کے غلام ہیں۔

علقمہ بن معاذ الحضرمیؒ

ابراہیم بن المہاجرؒ..... ابن جابر بکلی۔ اس کا باپ حجاج بن یوسف کا کاتب تھا۔ اور ابراہیم ثقہ تھا۔

حکم بن عتیبہؒ..... ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ میں ایک کام کے لئے عبد اللہ بن ادریس کے ہمراہ روانہ ہوا۔ جب ہم شہار ستوج کیندہ کے حملے میں پہنچے تو ایک گلی میں ایک گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اور مجھ سے کہا۔ جانتے ہو یہ گھر کس کا ہے؟ پھر خود ہی کہا یہ گھر حکم بن عتیبہ کا ہے۔ یہ کیندہ کے غلام تھے یہ حکم اور ابراہیم ثقیؒ ہم عمر تھے۔ اور دونوں ایک ہی سال پیدا ہوئے۔

عبدالرزاق میں معمر کہتے ہیں کہ زہری کے اصحاب جس حکم بن عتیبہ جیسے اہل علم داغ تھے۔ آپ کی داڑگی سفید تھی۔

ابو اسرائیل حکم سے روایت کرتے ہیں کہ حکم بن عتیبہؒ ساہری عمار باندھتے تھے۔ اور صرف جب جبہ میں ہماری امامت کراتے تھے۔

حجاج بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسرائیل کو یہ کہتے سنا کہ میں نے سب سے پہلے اس دن حکم بن عتیبہ کو پہچانا جس دن امام شعی کا انتقال ہوا۔ جب امام شعی کے پاس کوئی شخص کوئی مسئلہ پوچھنے آیا تو آپ کہتے جاؤ۔ حکم بن عتیبہؒ سے پوچھو۔

آپ کا انتقال کوفہ میں ہشام بن عبد الملک کی خلافت کے دور میں ۱۵۱ھ میں ہوا۔ اس کے راوی ابن ادریس کہتے ہیں کہ میں اس دن پیدا ہوا تھا حکم بن عتیبہؒ بڑے ثقہ، فقیہ، جبہ اور بلند مقام عالم تھے۔

حماد بن ابی سلیمانؒ..... ان کی کنیت ابو اسماعیل ہے۔ ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعریؒ کے غلام ہیں۔ ان کا نام مسلم بھی تھا۔ یہ ان میں سے تھے۔ جن کو حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ نے دومتہ الجندل میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ کے پاس بھیجا تھا۔

جامع بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیمؒ کے پاس حماد کو تختیوں پر لکھتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے کہ خدا کی قسم میں اس (علم دین) سے دنیا نہیں چاہتا (یعنی میں علم دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ نہیں بناتا)۔

مغیرہ کا بیان ہے۔ کہ جب ابراہیمؒ کا انتقال ہوا۔ تو ہم نے ان کے جنازے کے پیچھے اعمشؒ کو دیکھا، ہم ان کے پاس آئے اور ان سے حرام و حلال کے متعلق پوچھا تو کوئی نئی چیز نہیں معلوم ہوئی۔ فرائض کے متعلق سوالات کئے۔ تو فرائض کے علم کو ان کے پاس بھر پور پایا۔ پھر ہم حماد کے پاس آئے، اور ان سے فرائض کے متعلق سوالات کئے۔ تو ان کے پاس کے کما حقہ فرائض کا علم نہ پایا۔ ہاں حرام و حلال کے مسئلہ سے وہ بخوبی واقف تھے۔ اس لئے ہم فرائض کا علم اعمشؒ سے حاصل کرتے تھے۔ اور حرام و حلال کا علم حماد سے حاصل کرتے تھے۔ اور یہ علم انھوں نے

ابراہیم سے حاصل کیا تھا مالک بن مغول کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو زردازار اور ایک چادر میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ مالک بن اسماعیل سے روایت ہے کہ ہم نے اپنی والدہ کو جو اسماعیل بن حماد بن ابی سلیمان کی بیٹی تھیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے بار بار دیکھا میرے دادا حماد بن ابی سلیمان اپنے حجرے میں قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں اور ایک قرآن پر ان کے آنسو گر رہے ہیں۔

انکا انتقال ہشام ابن عبد الملک کی خلافت کے زمانے میں ۱۲۰ھ میں ہوا۔ حماد بن ابی سلیمان بصرے میں ہلال بن ابی بردہ کے پاس آئے وہ اس وقت بصرے کے گورنر تھے انھوں نے اور ہشام دستوائی نے ان سے حدیث سنی اور دوسرے قدیم تابعین سے۔

جب حماد لوٹ کر کوفہ میں آئے تو ہم نے ان سے پوچھا۔ آپ نے بصرے والوں کو کیسا پایا؟ فرمایا کہ عقائد و اعمال کے اعتبار سے وہ اہل ہشام ہی کا ایک حصہ ہیں۔ (جو سیاسی اور مذہبی حالات اہل ہشام کے میں وہی اہل بصرہ کے ہیں۔ دونوں ایک ہی جیسے ہیں۔ یعنی وہ ہماری طرح حضرت علیؑ سے محبت و عقیدت نہیں رکھتے تھے۔ محدثین نے کہا ہے کہ حماد علم حدیث میں ضعیف تھے۔ حدیث صحیح و غیر صحیح کو ملا دیتے تھے۔ اور فرجی تھے بہت سے حدیثوں کے راوی ہیں۔

مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ ہم آپ کے بعد مسائل دین کس سے پوچھیں۔ فرمایا حماد سے۔ عثمان الہتبی کہتے ہیں کہ جب حماد اپنی تحقیق و رائے سے کچھ کہتے تو صحیح کہتے۔ اور جب ابراہیم کے علاوہ کسی اور سے روایت کرتے تو غلطی کرتے۔

فضل بن عمرو..... فقہی ہیں۔ خالد بن عبد اللہ قسری کی ولایت میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ کئی احادیث ان میں سے مروی ہیں۔

حارث العکلی..... مغیرہ کہتے ہیں کہ حارث عکلی اور ابن شبر دونوں زیادہ رات تک بیٹھے ہوئے آپس میں قضا کے بارے میں گفتگو کرتے رہتے جب کبھی ان کے پاس ابوالمغیرہ آتے تو ان سے کہتے کہ کہا تم دن کو یہ گفتگو کر سکتے جو اتنی رات تک مذکر رہے ہو۔ ثقہ تھے۔ اور قلیل الحدیث۔

حارث بن حصیرہ..... قبیلہ ازد سے۔ ان سے سفیان ثوری روایت کرتے ہیں۔

عبد اللہ بن السائب..... یہ اذیل سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے سفیان بن معید ثوری روایت کرتے ہیں۔

عبد العلی بن عافر..... ثعلبی ہیں ان سے سفیان ثوری اور اسرائیل روایت کرتے ہیں۔

عبد الرحمن بن عہدی کہتے ہیں کہ میں نے عبد الاعلیٰ کی ایک حدیث سفیان سے بیان کی انھوں نے فرمایا ہمارا خیال ہے کہ یہ اس کی کتاب میں ہوگی عبد الرحمن بن ظہیر بن علی سے کثرت سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث

میں ضعیف تھے۔

آدم بن سلیمان..... یہ خالد بن خالد بن عمارہ بن الولید بن عقبہ بن ابی معیط کے غلام ہیں۔ سفیان ثوریؒ اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔ جب وہ ان سے کوئی روایت کیا کرتے تھے۔ جس کے بارے میں مجھے مؤکل ابن اسماعیل نے صزدی کہا وہ ابوحنی بن حروم کوفہ کا حدیث ہے۔ اور خالد بن خالد بڑا شریف آدمی تھا۔

محمد بن حجاوہؒ..... بنی اور غلام ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے باپ کا مکہ کے راستے میں انتقال ہوا۔ تو تعزیت کیلئے ہمارے پاس طلحہ ابن مصرف آئے۔ اور کہا۔ وہ کہتے تھے کہ تین حالتیں ہیں۔ جب میں کوئی شخص مرے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ صبح کے دوران یا عمرہ کرتے ہوئے۔ یا جہاد کرتے ہوئے۔

عبدالملک بن ابی بشیر..... حماد بن زید غالب یعنی قطان سے روایت کرتے ہیں کہ میں حسن کے پاس عبدالملک بن ابی بشیرؒ کا تھا ایک خط لے کر آیا۔ انھوں نے فرمایا اسے پڑھو۔ میں نے اس کو پڑھا تو اس نے ان کو دعا لکھی تھی۔ امام حسنؒ نے فرمایا۔ بہت سے تیرے بھائی ہیں۔ جن کی تیری ماں نے نہیں چنا۔

سالم بن ابی حفصہ..... ان کی کنیت ابی یونس ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب مجھے امام شعیبؒ دیکھتے تو کہتے کہ اے اللہ کے کووال محدثین کہتے ہیں کہ بڑے سخت شیعہ تھے۔ جبکہ بنی ہاشم کی حکومت تھی۔ داؤد بن علی نے ایک سال حج کیا لوگوں کے ساتھ وہ سال ۱۳۲ھ تھا۔ اسی سال سالم بن حفصہؒ نے بھی حج کیا۔ وہ یوں لبیک کہتا تھا۔ لبیک لبیک اے اللہ بنو بنی امیہ کو ہلاک کر لبیک۔ یہ داؤد بن ثی نے بھی سنا۔ پوچھا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ سالم بن ابی حفصہؒ ہیں۔

ابان بن صالح

ابن عمیر بن عبید..... کہتے ہیں کہ ابو عبید خزاعہ کا قیدی تھا۔ جن پر رسول خدا ﷺ نے شیخوں مارا تھا۔ یوم بنی المصطلق میں پھر یہ السید بن علی ابی العیص کا قیدی ہو گیا۔ اس نے خالد بن السید بن ابی العیص بنی امیہ کے حوالے کر دیا۔ اس نے اس سے آزاد کرادیا۔ اور قتل کیئے گئے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا کہ میرے والد ابان بن صالح بن عمیر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت اقدس حاضر ہوئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے پوچھا۔ کیا آپ کا نام ہمارے دفتر میں درج ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں اس بات کو پسند کرتا تھا کہ آپ کے سوا کسی اور خلیفہ کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرا لوں۔ اب اگر یہ انتظام آپ کے ہاتھ میں ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ آپ نے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

ابان بن صالحؒ ۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ایک سو پندرہ ۱۵۵ھ میں عسقلان میں فوت ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۷ سال تھی۔ اور ابو بکر ان کی کنیت تھی۔

تابعین کا چوتھا طبقہ

منصور بن المعتمر..... نسلی ہیں۔ کنیت ابو عتاب ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ ہم نے خلوص نیت سے علم دین حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین کے صدقے میں دنیا بھی ہاتھ آگئی، عبد اللہ بن جعفر کہتے ہیں، میں نے سفیان بن عیینہ سے منصور بن المعتمر کا ذکر سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ منصور خوف الہی سے اتار دیتے تھے کہ آپ کا فرقہ تر ہو جاتا۔ اس سے آنسو پونچھتے جاتے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ جب میں اعمش سے اصحاب ابراہیم کی کوئی حدیث بیان کرتا تو وہ قبول کرتے۔ اور جب منصور سے روایت کرتا تو خاموش رہتے۔ انھوں نے ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔ ثقہ اور محفوظ تھے۔ بڑے بلند مرتبہ عالم تھے۔ اور کثیر الحدیث تھے۔

مغیرہ بن مقسم..... کنیت ابو ہشام۔ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ کثیر الحدیث تھے۔

عطاء بن سائب..... ثقفی ہیں۔ ابو یزید کنیت۔ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ ان سے متقدم روایت کرتے ہیں۔ آخری عمر میں ان کے حافظ میں فرق آگیا تھا ابن علیہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ لیت سے زیادہ ضعیف ہیں۔ اور لیت ضعیف ہیں۔ انہی سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے سن کر صرف ایک سنت لکھتی تھی۔ اور اس کی ایک جانب کو میں نے لٹا دیا تو میں نے ان کے بارے میں شعبہ سے پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ جب تم ایک شخص سے حدیث بیان کرو۔ تو وہ ثقہ ہیں۔ اور جب تم زاذان۔ یسرہ اور ابو البختری کو بھی جمع کرو۔ کہ اس روایت سے بچو یہ بوڑھے ضعیف تھے۔ ان کے حواس میں تغیر آگیا تھا۔

حصین بن عبد الرحمن..... نسلی ہیں۔

عبد اللہ بن ابی السفر..... ہمدانی ہیں۔ موران بن محمد کی خلافت میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ زیادہ حدیث بیان نہ کرتے تھے۔

ابو مستان ضرار بن مرہ..... شیبانی ہیں۔ عباد العبدی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا بیان ہے کہ کوفہ میں چار شخص بڑے جھگڑا لوتھے۔ (۱) ضرار بن مرہ عبد الملک بن (۲) الجبر محمد بن (۳) سوقہ اور مطرف بن (۴) طریف۔ ضرار بن مرہ نے اپنے مرنے سے ۱۵ سال پہلے اپنی قبر کھود رکھی تھی۔ اس قبر آ کر ختم قرآن کرتا۔ ثقہ اور محفوظ تھا۔

ابو یحییٰ اتقات..... یحییٰ بن جعدہ بن مہیرہ کے غلام۔ اور یہ ضعیف تھے۔

ابو الہیشم العطارؒ..... اسدی۔ ثقہ تھے۔

عمر و بن قیسؒ..... ماصر کندہ کا غلام۔ یہ عقیدہ ارجاء کے بارے میں بحث و کلام کرتے تھے۔

موسیٰ بن ابی کثیرؒ..... انصاری ہیں۔ ابو الصباح کنیت ہے ان کے باپ کا نام کثیر الصباح تھا۔ یہ عقیدہ ارجاء میں بحث و کلام کرنے والوں میں سے تھے۔ اور اس وفد میں سے تھے۔ جو عقیدہ ارجاء کے بارے میں گفتگو کرنے کے لیے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس آیا تھا۔ حدیث میں ثقہ تھے۔

معاویہ بن اسحاقؒ..... ابن طلحہ بن عبداللہ التیمی۔ ثقہ تھے۔

قایوس بن ابی ظبیان الحنفیؒ..... یہ ضعیف ہیں۔ انکی کوئی روایت قابل حجت نہیں۔

عبید المکتبؒ..... ابن مبران۔ بنی ظہیر کے غلام۔ ثقہ تھے۔ اور قلیل الحدیث۔

محمد بن سوقةؒ..... آپ بحیلہ کے غلام ہیں۔ یہ خزاہک قسم کے کپڑے کے تاجر تھے اور بڑے متقی تھے۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں کہ میرے پاس رقبہ بن مصقلہ آئے۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ محمد بن سوقة کے پاس آنے کا ارادہ کرتے تو کہتے کہ آؤ ہمارے ساتھ محمد بن سوقة کے پاس چلو۔ اس لیے کہ میں نے کوفہ میں طلحہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ دو شخص ہیں۔ ارادہ کرتے ہیں۔ محمد بن سوقة اور عبدالجبار بن دائل۔

حبیب بن ابی عمرہؒ..... قصاب الازدی۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ تھے قلیل الحدیث۔ ان سے سفیان ثوریؒ روایت کرتے ہیں۔

یزید بن ابیہ زیادؒ..... انکی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی کے غلام ہیں۔ ۳۱ھ میں وفات پائی۔ بذات خود ثقہ تھے۔ لیکن آخری عمر میں حافظ خراب ہو گیا تھا۔ عجیب و غریب روایتیں کرتے تھے۔

عمار بن ابی معاویہؒ..... دھنی، حمس کے غلام ہیں۔ کنیت ابو عبداللہ ہے کئی احادیث کے راوی ہیں۔

حسن بن عمروؒ..... فقیہی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد سعید بن جبیرؒ کے پاس لے گئے۔ میں اس وقت بچہ تھا اور ان سے کہا کہ۔ اس کو قرآن کی تعلیم دیجئے۔

یہ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم نے اپنے کپڑوں کے بارے میں وصیت کی۔ انھوں نے ابی جعفر کے خلافت

کے شروع میں وفات پائی۔

عاضم بن کلیبؒ..... ابن شہاب جرائی۔ ابی جعفر کی خلافت کے شروع میں وفات پائی۔ ثقہ تھے۔ ان کو حجت و سند میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ بہت زیادہ حدیثیں بیان نہ کرتے تھے۔

ربیع بن حکیمؒ..... بنی کامل کے اسدی ہیں۔

ابو مسکینؒ..... ابراہیمؒ کے مصاحب میں سے ہیں۔ ان کا نام خر ہے۔ بنی اود کے غلام ہیں۔ بہت کم روایت کرتے تھے۔

ابو اسحاق ابراہیم بن مسلمؒ..... عرب کے ہجری ہیں۔ جو عرب سے ہجرت کر کے کوفہ میں آباد ہو گئے تھے۔ حدیث و روایت میں ضعیف تھے۔

اعمشؒ..... ان کا نام سلیمان بن مہران ہے۔ ابو محمد الاسدی کنیت بنی کامل کے غلام ہیں۔ اعمش کے لقب سے مشہور ہیں۔ بنی سعد کے بنی عوف میں قیام پذیر تھے۔ بنی سعد کی مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے۔ اعمشؒ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ کے بھائی کے مرنے کے بعد مسروقؒ اس کے وارث ہوئے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ ان کے والد حضرت امام حسینؒ ابن علیؑ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے۔ اعمشؒ حضرت امام حسینؒ کی شہادت کے دن یعنی عاشوراءؑ میں پیدا ہوئے۔

آپ کا علمی فضل و کمال..... آپ کتاب اللہ کے بڑے قاری احادیث کے بڑے حافظ اور علم فراغ کے ماہر تھے۔ قرآن کے ساتھ ان کو خاص عشق تھا۔ علوم قرآنی میں وہ اس العلم شمار کیے جاتے تھے۔ ہشیم کا بیان ہے کہ میں نے کوفہ میں اعمش سے بڑا قرآن کا قاری نہیں دیکھا۔ قرآن کا مستقبل درس دیتے تھے۔ لیکن آخر عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔ پھر بھی ماہ شعبان میں لوگوں کو تھوڑا قرآن ضرور سناتے تھے۔ لوگ ان کے پاس اپنا اپنا قرآن لاتے۔ ان کے سامنے پیش کرتے اور ان کی تصحیح کراتے اور علم قرأت سیکھتے۔

ابو حیان نجی ان کے سامنے اپنا قرآن پیش کرتے اور اس کی تصحیح کراتے۔ قرأت میں وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی پیروی تھے۔ انکی قرأت اتنی مستند تھی۔ کہ لوگ اسکے مطابق اپنے قرآن درست کرتے تھے۔

اعمشؒ نے یحییٰ بن وثابؒ سے بھی علم قرآن حاصل کیا۔ یحییٰ بن وثابؒ نے عبید بن نفیلہ خزاعی سے علم قرأت حاصل کیا۔ انھوں نے علقمہؒ سے اور علقمہؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے علم قرأت حاصل کیا۔

مسلم حدیث میں آپ کا مقام..... قرآن کے علاوہ وہ حدیث رسول اللہ میں ان کی معلومات کا دائرہ بہت وسیع تھا حافظ ذہبی انہیں شیخ الاسلام لکھتے ہیں۔ باوجود اس وسعت معلومات کے احتیاط یہ عالم تھا۔ کہ کثرت روایت کو زیادہ پسند نہ کرتے تھے لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ جب تم لوگ حدیث سننے کیلئے کسی کے پاس جاتے ہو تو اسے جھوٹ بولنے پر آمادہ کرتے ہو۔ خدا کی قسم یہ لوگ شر الناس ہیں۔

عراق میں چار ہزار محدث تھے۔ امام زہری ان کے علم کے قائل نہ تھے۔ ان کے علم کو ضعیف بتلاتے تھے۔ اسحاق بن راشد نے ایک مرتبہ ان سے کہا کہ کوفہ میں انس کا ایک غلام (اعمش) ہے جس کو چار ہزار حدیثیں یاد ہیں زہریؒ نے بڑے تعجب سے پوچھا چار ہزار؟ اسحاق نے کہا چار ہزار۔ اگر آپ فرمائیں تو میں ان کا کچھ حصہ لا کر پیش کر دوں؟ چنانچہ میں اسکو لے آیا زہریؒ اسکو پڑھتے جاتے تھے۔ اور حیرت سے ان کا رنگ بدلتا جاتا تھا۔ مجموعہ ختم کرنے کے بعد فرمایا۔ خدا کی قسم علم اسے کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ کسی کے پاس احادیث کا اتنا بڑا ذخیرہ بھی موجود ہوگا۔ (اس کا علم آج ہی ہوا۔ کہ ہمارے یہاں ایسے ایسے مایہ ناز محدث بھی موجود ہیں۔

ابوعوانہ کہتے ہیں کہ میرے پاس اعمشؒ کا کچھ علمی ذخیرہ موجود تھا میں کہتا کہ آپ نے بڑا سرمایہ جمع کیا ہے آپ فرماتے مجھے اس سرمایہ کے علاوہ کسی اور سرمایہ کی ضرورت نہیں۔

اعمشؒ کہتے ہیں کہ جب میں اور ابواسحاق جمع ہوتے۔ تو ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی احادیث کو محفوظ کیا کرتے تھے۔

فقر واستغناء..... قاسم بن عبد الرحمن کہتے تھے۔ کوکوفہ میں اعمشؒ سے زیادہ عبداللہ بن مسعودؓ کی احادیث کو جاننے والا کوئی نہیں۔ ابومکرّمہ کا بیان ہے۔ کہ ہم لوگ اعمشؒ کو سید المجتہدین کہا کرتے تھے۔ باوجود اس علمی عظمت و شان کے آپ فقر واستغناء کے بادشاہ تھے۔

امام شعرائی کہتے ہیں۔ کہ اعمشؒ کو روٹی تک میسر نہ تھی۔ امداء اور سلاطین کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ ایک مدتبہ حجاج بن ارطاة نے اعمشؒ کی خدمت میں حاضری چامی۔ آپ نے اسکو اجازت نہ دی۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اعمشؒ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔ کہ ہم جو کچھ پوچھتے ہیں۔ آپ سے۔ ہم نے اس کا ذکر ابو محمد سے کیا۔ انہوں نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا اسے حسن بن عباس اس کو خبر دے دو کہ اس نے دین میں بدعت نکالی ہے اعمشؒ کہتے ہیں کہ مجھے سے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے زہریؒ سے آپ کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا میرے پاس کا علم ان سے زیادہ کچھ نہیں۔

سفیانؒ کہتے ہیں کہ اعمشؒ مجھے سے عیاض و ابن عجلان کی حدیث کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ اور سفیانؒ اہل علم میں سب سے زیادہ اعمشؒ کی حدیثوں کے جاننے والے تھے۔ اگر کبھی اعمشؒ کو کوئی غلط فہمی ہوتی تو سفیانؒ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

آپ کا انتقال ۸۸ سال کی عمر میں ۱۴۸ھ میں ہوا۔

اسماعیل بن ابی خالدؒ..... بخیلہ میں سے انس کے غلام۔ کنیت ابو عند اللہ ہے ابراہیم الخثعمیؒ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ عاصد کہتے ہیں کہ یہ علم کا سمندر پے گئے یعنی بڑے عالم تھے۔ انہوں نے اُن سات ہستیوں کو دیکھا ہے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تھا۔ اور وہ محترم حستیاں یہ تھیں۔ انس بن مالکؓ، عبداللہ بن ابی اوفیؓ، ابو کابلؓ ابو حنیفہ عمرو بن حدیثؓ اور طارق بن شہابؓ، انہوں نے ۱۲ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ سفیان نوریؒ کہا کرتے تھے کہ حفاظ حدیث ہمارے نزدیک چار ہیں عبدالملک بن ابی سلیمان اسماعیل بن ابی خالد عاصم الاجوال اور یحییٰ بن سعید الانصاری۔

فراس بن یحییٰؒ..... حمدانی ہیں ضعیف کے ساتھیوں میں سے ہیں ثقہ تھے۔

جابر بن یزید

جعفیؒ..... فضل بن ذکین کہتے ہیں۔ میں نے سفیانؒ کو جابر بن یزید جعفیؒ کا ذکر کرتے سنا۔ آپؒ نے فرمایا جب وہ تم سے یہ کہے مجھے سے بیان کیا یا میں نے سنا تو اُسے لے لو۔ اور جب وہ اپنی طرف سے کچھ کہے تو اعتبار نہ کرو۔ وہ تدریس کیا کرتا تھا اُن کا انتقال ۱۲۸ھ کو میں ہوا۔ وہ حدیث بیان کرنے اور اپنی رائے میں بہت ضعیف تھے۔

ابو اسحاق الشیبائیؒ..... ان کا نام سلیمان بن ابی سلیمان ہے اُن کے غلام ہیں ۱۲ھ میں وفات پائی ابی جعفر کی خلافت کے دو سال گزرے تھے۔

مطرف بن طریفؒ..... حارثی۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں۔ کہ مجھے ایک مرتبہ مطرف ملا۔ وہ گدھے پر سوار تھا۔ اُس نے کہا۔ آپ ہمارے یہاں کیوں نہیں آتے؟ میں نے کہا آپ کے پاس صدقے کی کوئی چیز نہیں۔ یہ سن کر وہ رو پڑے۔ اور کہا آپ ہم سے غفلت پر تے ہیں گویا سفیان نے مطرف کی یہ تعریف بیان کی۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ مطرف کہا کرتے تھے آپ ہمیں گھروالوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ انہوں نے ابی جعفر خلافت میں وفات پائی۔ ثقہ ہیں۔

اسماعیل بن سمیع الخثعمیؒ..... ثقہ ہیں۔

علاء بن عبدالکریمؒ..... ہمدان کے پامی۔ زبید کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ابی جعفر کی خلافت میں وفات پائی۔

عیسیٰ بن المسیبؒ..... بخلی ہیں۔ یہ کوفہ میں خالد بن عبداللہ قسری کی طرف سے قاضی تھے جعفر بن یزید جعفی فیصلے کرتے وقت اُن کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ ابی جعفر کی خلافت میں وفات پائی۔

محمد بن ابی اسماعیلؒ..... سلمیٰ ابی اسماعیل کا نام راشد تھا یہ تین بھائی تھے اُن سے روایت کی گئی ہو ان سے عمر میں زیادہ اسماعیل راشد تھے۔ اور پہلے انہی کی وفات ہوتی۔ اُن سے حصین اور اُن کے بھائی محمد بن ابی اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ اُن کا انتقال خلافت ابی جعفر میں ۱۴۲ھ میں ہوا۔ ثوریؒ بھی اُن سے روایت کرتے ہیں۔ عمر ابن راشد سے حفص بن غیاث عبداللہ بن نمیرؒ یحییٰ القطانؒ اور ثوریؒ روایت کرتے ہیں۔

خالد بن سلمہؒ..... ابن العاص بن ہشام الحزومی جب بنی عباس کی دعوت کا دور شروع ہوا۔ تو یہ کوفہ سے بھاگ کر واسطہ میں آ گئے تھے اور ابن ہبیرہ کے ہمراہ میں قتل کئے گئے کہا جاتا ہے ابو جعفر نے ان کی زبان کٹوا کر پھر ان کو قتل کیا اسکی اولاد کوفہ میں رہی۔

بکیر بن عتیقؒ..... انہوں نے ستر ۷۵ حج کیے تھے ثقہ تھے۔

جعدر بن زکوانؒ..... یہ مشرع قاضیؒ کے غلام تھے ان کا کمر شہسار سورج کندہ میں تھا حدیث کم روایت کرتے تھے۔

حلام بن صالحؒ..... بھسی ہیں حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں۔

ابو الہشیمؒ..... بیاع القصب المرادی۔ حدیث کم روایت کرتے تھے۔

زہر قان بن عبداللہؒ..... العبیدی۔ بہت کم روایت کرتے تھے۔

ابو یعفر العبدیؒ..... سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں کہ مجھے سے ابو یعفرؒ نے کہا کہ کوفہ میں مجھ سے بڑا آدمی اور کوئی موجود نہیں رہا۔ محمد بن البشر العبیدی کہتے ہیں کہ میں نے ابو یعفرؒ کو دیکھا۔ وہاں اُن کا مصلیٰ تھا ثقہ تھے۔

عیسیٰ بن ابی عزرہؒ..... ہمدان کے غلام ہیں ثقہ تھے کئی احادیث کے دلولی ہیں۔

علاء بن المسیبؒ..... ابن رافع الاسدی۔ ثقہ تھے۔

ہارون بن عثرتؓ..... ثقہ تھے۔

حسن بن عبید اللہؓ..... بغنی ہیں ثقہ تھے ابی جعفر کی خلافت میں فوت ہوئے۔

خالد بن سعیدؓ..... ہمدانی ہیں کنیت ابو عمیر ہیں سے ۱۴۵ھ میں ابو جعفر کی خلافت میں اُن کا انتقال ہوا علم وحدیث روایت میں ضعیف تھے۔ سعید القطانؓ کہتے ہیں میں نہیں چاہتا تھا کہ مجاہد مجھ سے شععی بن مسروق سے کوئی حدیث بیان کرے باوجود اس کے یحییٰ بن القطان ان سے روایت کرتے ہیں۔ اور اُن سے سفیان ثوریؓ اور شعبہؓ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

لیث بن ابی سلیمؓ..... اُن کی کنیت ابا بکر ہے عہدہ بن ابی سفیان بن حرب بن اُمیہ کے غلام ہیں مقرر کہتے ہیں کہ میں نے ابوب کو یہ کہتے سنا کہ انہوں نے لیث سے کہا جو کچھ تو دو شخصوں لھاؤ اس اور مجاہد سے سنے تو اسکو مضبوطی کے ساتھ پکڑے اچھی طرح یاد رکھ۔

کہتے ہیں کہ اس نے ابی جعفر کی خلافت میں وفات پائی اُس کا گھر عبادتہ عرزم میں تھا اور اسکا باب ابو سلیم جامع کوفہ کے بڑے عبادت گزاروں میں تھا۔ جب ثیب خارجی کوفہ میں داخل ہوا۔ تو مسجد میں آیا جتنے لوگوں کو مسجد میں سوتا پایا اُن کو قتل کر دیا۔ اُمی میں ابو سلیم بھی تھا جو تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے اُن کو چھوڑ دیا لیث بڑا قصاب عابد تھا لیکن حدیث وروایت میں ضعیف تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ عطاء طاؤس اور مجاہد سے کچھ پوچھتا۔ تو وہ اُس میں اختلاف کرنے مگر وہ روایت کرتا تو اتفاق کرتے۔

الح بن عبد اللہؓ..... کندی ہیں کنیت ابو جندہ ہیں جب خلافت ابی جعفر میں محمد ابراہیم عبد اللہ بن الحسن بن حسن نے خروج کیا۔ اس وقت ان کا انتقال ہوا۔ اُن دونوں نے ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا یہ حدیث وروایت میں بہت ہی ضعیف تھے۔

عبد الملک بن ابی سلیمانؓ..... عرزمی فرازی ہیں۔ اور ان کے غلام کنیت ابو عبد اللہ ہے ان کے باپ ابی سلیمان کا نام میسرہ ہے اُس پر اتفاق ہے کہ ان کا انتقال ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۵ھ کو ہوئی خلافت ابی جعفر میں ثقہ تھے حدیثیں اچھی طرح یاد تھیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔

قاسم بن الولیدؓ..... ہمدانی ہیں ثقہ تھے۔

عبد اللہ بن شرمہؓ..... انصاری بڑے ثقہ فقیہ تھے حدیث کم روایت کرتے تھے۔

یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن شرمہ کو دیکھا ہے اُن کی کنیت ابو شرمہ تھی مدد عربی تھے

بڑے خنک کے مالک تھے عیسیٰ بن موسیٰ نے اُن کو عرض خراج کا قاضی بنادیا تھا۔ ص ۳۷۳
 تعز کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ وہاں ہمارے نزدیک یمن کے والی تھے پھر معزول کر دیئے گئے جب ان سے
 لوگ پھر گئے وہ اکیس رہ گئے کوئی بھی اُن کے ساتھ نہ رہا تو میری طرف دیکھا اور کہا اے ابو عروہ میں اللہ کی تعریف کرتا
 ہوں میں نے جب سے یہ قمیض پہنی ہے کوئی دوسری قمیض نہیں بدلی پھر تھوڑی دیر خاموش رہے اور کہا میں تم سے
 حلال کے بارے میں کہتا ہوں رہا حرام کا معاملہ اُس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔
 کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن شبرمہ کا انتقال ۱۴۴ھ میں ہوا یہ شاعر تھے یہ اور محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عیسیٰ بن
 موسیٰ ہمارت آئے اور کہانیاں کہتے جب یہ دونوں آتے لوکھڑے ہو کر اجازت مانگتے کبھی تو عیاض ابن حاجب گھر
 سے نکل آتے اور کہتے کہ لوٹ جاؤ۔

عمارة بن القعقاع..... ابن شبرمہ النضی۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ عمارة ابن القعقاع عبد اللہ شبرمہ کے
 بھتیجے ہیں اور عبد اللہ بن عیسیٰ محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے بھتیجے ہیں، وہ کہا کرتے تھے ہم یہ دونوں ا قتل ہیں اپنے
 چچا سے عمارة ثقہ تھے۔

یزید بن القعقاع..... ابن شبرمہ النضی۔ وہ بوہان سے روایت کرتے ہیں۔

حسین بن حسن..... کیندی کوفہ کے قاضی تھے اور ثقہ تھے۔

غیلان بن جامع..... قاربی۔ یہ بھی کوفہ کے قاضی تھے یزید بن عمر بن مہیرہ کی ولایت میں وفات پائی
 ان کو سوقہ نے واسطہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دیا تھا ثقہ تھے،

ابراہیم بن محمد..... ابن المنشر الہمدانی ثقہ تھے۔

مخول بن راشد..... ابن ابی راشد النہدی۔ اُن کے غلام تھے ابن ابی جعفر کی خلافت میں وفات پائی ثقہ
 تھے۔

عمیر بن یزید..... ابن ابی الغریف الہمدانی ابن ابی جعفر کی خلافت میں حوت ہوئے۔

حجاج بن عاصم..... محارب کوفہ کے قاضی ہوئے تھے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں نے اُن کو جمعہ کے دن
 تخت پر دیکھا۔ بنی امیہ کے خلافت میں اُن کا انتقال ہوا۔

ابو حیان التیمی..... ان کا نام یحییٰ بن سعید ہیں ثقہ تھے چند صحیح احادیث ان سے مروی ہیں،

موسیٰ الجہنیؓ..... ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے ثقہ تھے اور خلیل الحدیث

حسن بن الحرؓ..... اُن کی کنیت ابو محمد ہے بنی اسد بن خزیمہ میں سے بنی الصیداء کے غلام تھے اُن کا انتقال مکہ میں ۱۳۲ھ میں ہوا ثقہ تھے بہت کم حدیث بیان کرتے تھے۔

ولید بن عبد اللہؓ..... ابن جمیع الخزاعی ثقہ تھے کئی احادیث کے رواوی ہیں۔

صلت بن مجہر امؓ..... بنی ایم اللہ بن ثعلبہ سے ثقہ تھے۔

حنش بن الحارثؓ..... ابن القیط الحنفی ثقہ تھے اور خلیل الحدیث۔

وقاء بن ایاسؓ..... اسدی، کنیت ابو یزید ثقہ تھے۔

بدر بن عثمانؓ..... آل عثمان بن عفان کے غلام تھے اُن کا گھرباب الفیل کی سجد کا قریب تھا اُن سے کئی احادیث مروی ہیں۔ ص ۳۷۲

سعید بن المرزبانؓ..... انکی کنیت ابو سعید اقبال یہ حضرت حذیفہ بن الہیمانؓ کے غلام تھے بہت کم حدیث بیان کرتے تھے۔

سلیمان بن لیسرؓ..... انکی کنیت ابو الصباح ہے حجاج بن ارطاة نخعی کے غلام ہیں۔

عبیدہ بن معتبؓ..... بنی ابو عبد اللہ الکریم کنیت حدیث و روایت میں بہت ضعیف تھے تاہم ان سے سفیان ثوریؒ روایت کرتے ہیں۔

زکریا بن ابی زائدہؓ..... محمد بن المنشدر ہمدانی کے غلام ہیں خلافت ابی جعفر ہیں ۱۴۸ھ میں وفات پائی ثقہ تھے بہت سی احادیث کے رلوی ہیں۔

ایان بن عبد اللہؓ..... ابن صخر بن العیلة۔ الجبلی، کنیت صخر ابو حازم ہے اور یہ بنی کریمہؓ کے اصحاب میں سے تھے خلافت ابی جعفر میں ابان نے وفات پائی۔

صباح بن ثابتؓ..... بھلی ہیں۔ مسجد جریر بن عبداللہ کے امام تھے بڑے عاقل و بالغ نظر عالم دین تھے خلافت ابی جعفر میں فوت ہوئے۔

عبدالرحمن بن زبیدؓ..... الیامی کنیت ابوالاشت۔ خلافت ابی جعفر میں ۱۴ھ میں وفات پائی،

سعید بن عبیدؓ..... طائی ہے کنیت ابوالہذیل ہے بنو اسد بن خزیمہ انہیں میں ان کا گھر تھا اور ان کی امامت کرتے تھے خلافت ابی جعفر میں وفات پائی۔

موسیٰ الصغیرؓ..... ابن سلم، طحان عبداللہ بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ موسیٰ الصغیر طحان نے مسجد کی حالت میں مقام طحان کے نزدیک وفات پائی۔

سرف بن واصلؓ..... بنی عمرو بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم میں سے ہے یہ بنی عمرو بن سعد کے مسجد کے امام مرض فق کے مریض تھے سفر میں صوم یا صفر میں ہوں تین دن میں قرآن ختم کرتے تھے ستر سال انہوں نے اپنی قوم کی امامت کرائی نماز میں کبھی کوئی بھول چوک نہیں کی کیونکہ بڑے فکر و احتیاط سے نماز پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔

عیسیٰ بن المغیرؓ..... کنیت ابوشباب۔ محمد بن کہتے ہیں میں ان سے ملا تھا۔

ابو بحر الہلالیؓ..... ان کا نام اخف ہے۔

ابو بحرؓ..... یہ وہ ہیں جن سے حسن بن صالح روایت کرتے ہیں وکیع کہتے ہیں وہ ہمارے بھانجے تھے میں ان کو دیکھا ہے ان کا نام یزید بن شداد تھا۔

شوزب ابو معاذ ابو العدیسؓ..... ان کا نام منیع ہے۔

ابو العنیسؓ..... یہ وہ ہیں جن سے سعید روایت کرتے ہیں ان کا نام الحارث ہے۔

تابعین کا پانچواں طبقہ

محمد بن عبدالرحمنؓ..... ابن ابی لیلیٰ بن بلیل بن احیر بن الجلاح الانصاری پھر بنی حیا بن کلفہ بنی عمرو بن عوف قبیلہ اوس میں سے ایک اس پر اتفاق ہے کہ انہوں نے کوفہ میں ۱۸ھ میں وفات پائی یہ بنی امیہ کی طرف سے

کوفہ قاضی بھی رہے ہیں پھر بنی عباس نے انکو اور عیسیٰ بن موسیٰ کو کوفہ کا وانی بھی بنایا۔
وفات کے وقت انکی عمر ۷۲ سال تھی۔

یہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا کہ انکی دو بیویاں جو انکو بہت پیاری تھی ایک رات ایک کے یہاں رہتے اور دوسری رات دوسرے کے یہاں۔

اشعث بن سوارؒ..... ثقفی اور انکا غلام، انکا مکان تلح میں مسجد حفص بن غیاث کے سامنے تھا خلافت جعفر کے اوائل میں انکا انتقال ہوا، حدیث اور روایت میں ضعیف تھے۔

محمد بن السائبؒ..... بکلی بن بشیر بن عمرو بن الحارث بن عبدالحارث بن عبدالعزیٰ ابن اسراء القیس بن عامر بن النعمان بن عامر عبدود بن کناند بن عوف بن عذرة بن زیدالات بن رفیدة بن ثور بن کلب،
ان کی کنیت محمد بن السائب الکلمی ابو الحضر ہے ان کا دادا بشیر بن عمرو تھا اور اس کے لڑکے السائب حبیبؒ اور عبد الرحمنؒ تھے جو جنگ جمل میں حضرت علی بن ابی طالبؓ کے ہمراہ شریک ہوئے سائب بن بشیر مصعب بن الزبیر کے ہمراہ قتل ہوا۔ سفیان اور محمد سائب کے ہمراہ شریک ہوئے۔ یہ محمد بن السائب علم تفسیر علم انساب عرب اور ان کی باتوں کے عالم تھے خلافت ابی جعفر میں ۱۳۷ھ میں کوفہ میں فوت ہوئے۔

محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مجھے ان باتوں کی خبر ان کے بیٹے ہشام بن محمد بن السائب نے دی اور وہ عرب کے انساب اور ایام جاہلیت کے عالم تھے۔ محمد میں کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ان کی روایتوں میں بڑا ضعیف ہے۔

حجاج بن ارطاةؒ..... ابن ثور بن مہیرة بن سراحیل بن کعب بن سلامان بن عامر بن حارث بن سعد بن مالک بن النخع حذج میں سے انکی کنیت حجاج بن ارطاة ہے یہ بڑا شریف آدمی تھے ابی جعفر کے اصحاب میں سے تھے، ان کو مہدی کے ساتھ شریک کر دیا تھا ہمیشہ اسی کے ساتھ رہے اور رکٹے میں وفات پائی۔ مہد اس وقت انکے ساتھ تھا خلافت ابی جعفر میں حدیث میں ضعیف تھے،

ابو جناب الکلمیؒ..... انکا نام یحییٰ بن ابی حیرہ حدیث میں ضعیف تھے کوفہ میں خلافت ابی جعفر کے دوران ۱۳۷ھ میں وفات پائی۔

ایان بن تغلبؒ..... ربیع۔ خلافت ابی جعفر میں جبکہ عیسیٰ موسیٰ کوفہ کے گورنر تھے وفات پائی ثقہ تھے ان سے شعبہ روایت کرتے ہیں۔

محمد بن سالمؒ..... ابوہل العیسیٰ علم فرائض کے عالم تھے ضعیف تھے کثیر احادیث کے راوی ہیں۔

ابو کبر ان المرادیؒ..... ان کا نام حسن بن عقمہ ہے۔

یشیر بن سلمانؒ..... مہدی اور انکے غلام، کنیت ابو اسماعیل تھی۔ ان کا گھر ہمدان میں تھا بوڑھے تھے قلیل الحدیث ہیں۔

یشیر بن المہاجرؒ..... غلام تھے انکا گھر غنی میں تھا۔ ان کا کوئی غلام نہ تھا۔

بکیر بن عامرؒ..... بجلی ہیں، کنیت ابو اسماعیل، ثقہ تھے۔

محل بن محررؒ..... جنسی ابو یحییٰ کنیت، بازار کے گئے تھے کیونکہ حدیث اور روایت میں ضعیف تھے۔

محمد بن قیسؒ..... اسدی ہیں، بنی دالیہ میں سے ابو نصر کنیت تھی ثقہ تھے۔

طلحہ بن یحییٰؒ..... ابن طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن حمیم ابن مرثدہ ثقہ تھے ان سے بہت سی صحیح احادیث مروی ہیں۔

عبد الرحمن بن اسحاقؒ..... ان کی کنیت ابو شہبہ ہے حدیث میں ضعیف تھے۔ ان سے شعبیؒ روایت کرتے ہیں یہ وہ ہے جن بو معاویہ الضریر اور کوئی روایت کرتے ہیں اور عبد الرحمن بن اسحاق المدنی حدیث میں ان سے زیادہ مضبوط تھے اور یہ وہ ہیں جن اسماعیل بن علیہ اور بھری روایت کرتے ہیں۔

اسحاق بن سعیدؒ..... ابن عمرو بن سعید بن العاص بن سعید بن العاص بن امیہ انکے پاس کچھ احادیث تھیں وہ ان سے روایت کی گئی ہیں۔

عمرو بن ذرہؒ..... ابن عبد اللہ الہمدانی۔ بنی سرہبہ میں سے ایک ان کی کنیت ابازر ہے یہ قصہ گو تھے پر خلافت ابی جعفر میں ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے عقیدہ مرجی تھے انکے جنازے میں فی سفیان الثوری شریک ہوئے اور نہ حسن بن صالح ثقہ تھے ان سے بہت سے احادیث مروی ہیں۔

عقبہ بن ابی صالحؒ..... ان سے روایت کی گئی ہے۔

عقبہ بن ابی العیزارؒ..... قبیلہ مذحج کے بنی اود کے غلام بہت کم روایت کرتے تھے۔

عبدالعزیز بن عیاض..... اسدی ہیں اور انکے غلام۔ نیک لوگوں میں سے تھے۔ کئی احادیث کے راوی ہیں۔ انکی رہائش حبیب بن ابی ثابت کے ہمراہ انہی کے گھر میں تھی۔ خلافت ابی جعفر میں انتقال فرمایا۔

یوسف بن ضہیب..... ابو نعیم کہتے ہیں۔ کہ یہ بنی کندہ کے ترہ میں سے تھے۔ میرا خیال ہے وہ انکے غلام تھے۔

یونس بن ابی اسحاق..... سہمی ہیں۔ ابو اسرائیل کنیت ہے۔ یہ بڑی عمر کے تھے۔ اپنے والد کے عام راویوں سے روایت کرتے ہیں۔ ۱۵۹ھ میں وفات پائی کوفہ میں۔ ثقہ تھے۔ بہت سی احادیث کے راوی ہیں۔

داؤد بن یزید..... ابن عبدالرحمن مذحج کے اودی ہیں۔ بوڑھے تھے۔ کئی صحیح احادیث کے راوی ہیں۔

اوریس بن یزید..... ابن ابی ثابت۔ بوڑھے تھے۔ ان سے ابو نعیم اور قہیصہ بن عقبہ روایت کرتے ہیں

فطر بن خلیفہ..... حناط بن۔ کنیت ابا بکر۔ کوفہ میں علی بن حنفیہ کے تھوڑے عرصے کے بعد وفات پائی خلافت ابی جعفر میں ۱۵۵ھ میں۔ ثقہ تھے۔ چند اہل علم انکو ضعیف بتلاتے ہیں۔ ان سے وکیع ابو نعیم وغیرہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ وہ اپنے پاس کسی کو لکھنے نہ دیتے تھے۔ انہوں نے بڑی عمر پائی۔ اور نہ یہ ابو داؤد وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

ابو حمزہ الثمالی..... ان کا نام ثابت بن ابی صفیہ ہے۔ خلافت ابی جعفر میں وفات پائی۔ ضعیف تھے۔

مسعر بن کدام..... ابن ظہیر بن عبید اللہ بن الحارث بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد مناف ابن بلال بن عامر بن مصعبہ ابوسلمہ کنیت تھی۔ انہوں نے کوفہ میں ۱۵۶ھ میں وفات پائی۔ خلافت ابی جعفر میں۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ مسعر کے پاس کوئی شخص آتا انکو کوئی حدیث سنا تا اور وہ اس حدیث کو اس سے زیادہ اچھی طرح جانتے۔ پھر بھی اسکی بات سنتے اور خاموش رہتے۔ (یہ عجز و انکسار کی اعلیٰ صفت تھی) آپ علمی و مذہبی دونوں کمالات کے اعتبار سے ممتاز ترین تابعین میں سے تھے آپکی ذات علم و ورع دونوں جامع تھی۔

حدیث کے اکابر حفاظ میں سے تھے۔ مسجد میں آپ کا حلقہ درس تھا۔ عبادات کے معمولات کے بعد روزانہ مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔ اور تشنگان علم حدیث آپکے ارد گرد حلقہ باندھ کر استفادہ کرتے تھے۔

آپ ہمیشہ مسجد میں ہی درس حدیث دیتے تھے۔ انکی والدہ ماجدہ بھی بڑی عابدہ و زاہدہ تھی۔ انہی کی تعلیم و تربیت کا اثر تھا۔ کہ مسعر بھی بہت بڑے عابد و زاہد تھے۔ انکی والدہ بھی مسجد میں ہی نماز پڑھتی تھیں۔ اکثر دونوں ماں بیٹے ایک ساتھ جاتے۔ مسعر نمدہ لئے ہوئے ہوتے تھے۔ مسجد میں جا کر ماں کیلئے وہ نمدہ بچھا دیتے۔ جس پر وہ

کھڑی ہو کر وہ نماز پڑھتی تھیں۔ مسرّ انہیں حدیثیں سناتے۔ انکا مفہوم اور اسرار اور موز بتلاتے۔ اتنے میں انکی والدہ نماز سے فارغ ہو جاتی۔ مسرّ اپنا درس ختم کر کے وہ نمدہ اٹھاتے اور ماں کے ساتھ گھر واپس آ جاتے۔ آپکے ٹھکانے صرف دو ہی تھے۔ گھر یا مسجد۔ مگر آپ سر جی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انکی وفات کے بعد انکے جنازے میں سفیان ثوریؒ اور حسن بن صالح شریک نہیں ہوئے۔

مالک بن مفلّ..... ابن عاصم بن مالک بن عزیز بن حارثہ بن حدیج بن جابر بن عوذ ابن الحارث بن صہبہ بن الماء اور وہ بحیلہ تھے۔ ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ آخر ماہ ذی الحجہ ۱۵۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی اسی مہینے میں ابو جعفر المنصور امیر المؤمنین بنے۔ ثقہ تھے۔ انکی روایتیں محفوظ تھیں۔ بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ اور بڑے فاضل عالم ہیں۔

ابو شہاب الاکبر..... انکا نام موسیٰ بن نافع ہے۔ بنی اسد کے غلام ہیں۔ سعید بن جبیرؒ عطاء اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور خوران سے سفیان ثوریؒ شریک، حفص وکیع اور ابن نمیر روایت کرتے ہیں ثقہ تھے بہت کم روایت کرتے تھے۔

ابو عمیس..... ان کا نام عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن معبود البہذلی ہے، بنی زہرہ کے حلیف ثقہ تھے۔

المسعودی..... ان کا نام عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود ہے بغداد میں وفات پائی۔ ثقہ ہے کثیر الحدیث میں ان کی آخری عمر میں قوت حافظ خراب ہو گئی تھی غلط اور صحیح اختلاط ہو گیا تھا۔ وہ حقد میں سے روایت کرتے ہیں۔

عبد الجبار بن عباس..... حمدان کے شاہی ہیں۔ ان میں ضعف تھا تاہم ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

امی بن ربیعہ..... صیرفی۔ ابواسامہ کہتے ہیں انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ ثقہ تھے کم روایت کرتے تھے۔

بسام الصیرفی..... ابی جعفر محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں۔ بو نعیم کہتے ہیں میرا گمان یہ ہے کہ وہ غلام تھے میں انکے والد کو نہیں جانتا انکی رہائش حمام عنتر کے پاس تھی۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔

موسیٰ بن قیس..... بذات خود حضرمی ہیں۔ ابو محمد کنیت میں خدمت ابی جعفر منصور میں فوت ہوئے کم روایت کرتے تھے۔

داؤد بن نصیر..... قبیلہ طے سے تعلق رکھتے ہیں ابوسلمان کنیت ہے انہوں نے حدیث سنی ہے یہ فقیہ بھی تھے

علم نحو میں بھی درک رکھتے تھے لوگوں کے حالات کا علم رکھتے تھے لیکن ان علوم میں سے کسی عالم متعلق گفتگو نہ کرتے تھے۔

داؤد طائی کہتے ہیں انکے پاس چالیس راتیں آتا رہا۔ وہ حدیث کو بیان کرتے تھے ایک دن مجھ سے کہا۔ اس علم کے بارے میں میں آپ سے مذاکرہ کیا کرتا تھا۔ اب مجھ سے اس کے بارے میں کبھی مذاکرہ نہ کرنا۔

زفر کہتے ہیں کہ میں اور داؤد طائی دونوں اعمش کے پاس آئے داؤد نے کہا، فضل بن وکین کہتے ہیں، کہ جب میں داؤد طائی کو دیکھتا تھا۔ تو میں اسکو قاریوں کے شاہ پاتا تھا۔ وہ طویل سیاہ عمامہ باندھتے تھے جیسے اکثر تاجر باندھتے ہیں یہ تقریباً بیس سال گھر میں بیٹھے رہے یا کم یہاں تک کہ وفات پا گئے میں انکے جنازے میں شریک ہوا۔ اکثریت کے ساتھ لوگ انکے جنازے میں شریک ہوئے۔ خلافت مہدی کے زمانے میں ۱۵۱ھ میں انکا انتقال ہوا۔

سوید بن نجیح..... ابو قطبہ۔ یہ بنی ہرام میں رہتے تھے اعمش کے پڑوسی تھے خلافت ابی جعفر میں وفات پائی۔

محمد بن عبید اللہ..... عرزمی الفرازی۔ یہ بہت زیادہ احادیث سنتے تھے۔ اور لکھ لیتے تھے مگر انہوں نے اپنی کتابیں دفن کر دیں۔ اسکے بعد وہ حدیثیں بیان کیا کرتے تھے۔ حالانکہ انکی کتب احادیث ضائع ہو چکی تھیں اسوجہ سے اہل علم سے انکے حدیثوں کو ناقابل توجہ اور ضعیف سمجھا۔ اور انہوں نے ابی جعفر کی خلافت کے احزبی آیام میں وفات پائی۔

حسن بن عمارہ..... بجلی ہیں اور انکے غلام۔ کنیت ابو محمد خلافت ابی جعفر میں ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ حدیث میں ضعیف تھے اور ان میں سے جو اپنی حدیثیں کہتے نہ تھے۔

ہارون بن ابی ابراہیم..... ثقفی۔ وہ ہارون البربری ہیں، عبد اللہ بن ادریس وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں ان کے پاس احادیث صحیح تھیں۔

مجمع بن یحییٰ..... آل جاریہ بن العطف کے انصاریوں میں سے ہیں لیکن کوفہ میں آباد ہو گئے تھے۔ ان کا اصل وطن مدینہ تھا۔ ان سے کوفہ کے اہل علم روایت کرتے ہیں، اور ان کی کئی احادیث ہیں۔

ابو حنیفہ..... ان کا نام سلمان بن ثابت ہے بنی تمیم اللہ بن ثعلبہ بکر بن وائل کے غلام ہیں یہ اصحاب رائے میں سے ہے اس بات پر اتفاق ہے کہ انکی وفات بغداد میں خلافت ابی جعفر کے دوران ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ جس دن انکا انتقال ہوا۔ اس دن ہم کوفہ میں انکی آمد کے منتظر تھے مگر بجائے انکے مرنے کی خبر آئی۔ اور یہ حدیث میں ضعیف تھے۔

ابو روق..... ان کا نام عطیہ بن الحارث الہمدانی ہے جن میں سے یہ تھے انکو بنو حنن کہا جاتا تھا اور یہ صاحب

تفسیر میں ضحاک بن مزاحم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

ابو یعفور الصفری..... یہ وہ ہیں جن عبد اللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، محمد بن الفضیل ابن غزواں، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ روایت کرتے ہیں۔

انکا نام عبد الرحمن بن عبید بن نسطاس البکائی ہے، منصور بن المعتمر ان کے باپ عبید بن نسطاس سے روایت کرتے ہیں۔

سرری بن اسماعیل..... حمدانی صائیدین میں سے ہیں، یہ امام شعبی کے کاتب تھے اور ان سے فرائض وغیرہ کی احادیث روایت کرتے ہیں یہ کوفہ کے قاضی بھی رہے ہیں بہت کم حدیث بیان کرتے تھے۔

اسماعیل بن عبد الملک..... ابن رفیع عبد العزیز بن رفیع کے بھتیجے بنی اساد بن خزیمہ کے بنی والیہ کے غلام خلافت ابی جعفر میں وفات پائی۔

سلمہ بن نبیط ولہم بن صالح..... ندی۔ خلافت ابی جعفر میں فوت ہوئے۔

عیسیٰ بن عبد الرحمن..... سلمی۔ یہ قدیم الموت ہیں خلافت ابی جعفر میں وفات پائی۔

محمد بن علی..... سلمی۔ وہ اس سے روایت کرتے ہیں۔

سعد بن اوس..... عیسیٰ ہیں۔

تابعین کا چھٹا طبقہ

سفیان بن سعید..... ابن مسروق بن حبیب بن رافع بن عبد اللہ بن مویہ بن ابی بن عبد اللہ بن منذر بن نصر بن الحارث بن ثعلبہ بن عامر بن ملک ابن ثور بن عبد مناة بن اؤ بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار کنیت ابو عبد اللہ۔

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ سفیان سلیمان بن عبد الملک کی خلافت کے زمانے میں ۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ بڑے مامون و محفوظ ثقہ راوی تھے۔ ان کی احادیث قابل محبت و سند ہیں اس بات ہر اتفاق ہے کہ یہ بصرہ میں ماہ شعبان ۱۷۷ھ میں فوت ہوئے۔ یہ خلاف مہدی کا زمانہ تھا۔

قبیصہ بن عقبہ کہتے ہیں کہ مجھے سفیان کے ایک شخص نے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا، علم دین سیکھو جب تم علم دین حاصل کی تو اس کو یاد رکھو جب تم اس کو اچھی طرح حاصل کر لو اور محفوظ کر لو تو اس پر عمل کرو، جب تم اس پر خود بھی

عامل ہو جاؤ تو پھر اسکی تبلیغ اشاعت کرو (یعنی علم دین عمل کرنے کے لئے حاصل کرو، اسکو ذریعہ معاش بنانے اور دینا کمانے کیلئے حاصل نہ کرو علم ذریعہ ہے اور عمل مقصود دونوں کا فرق و امتیاز محفوظ رکھو جب تم خود عملی نمونہ بن جاؤ تو پھر اسکی تبلیغ و اشاعت کرو، سفیان ثوری اکثر کہا کرتے تھے کہ اے ابنہ سلامت رکھ اور سلامتی دے۔ ایک دفعہ آپ نے کسی والی سے مال قبول کر لیا اس کے بعد آپ نے یہ معاملہ ترک کر دیا اسکے بعد کسی سے کچھ نہ لیا کرتے تھے کسی سے کوئی صلہ یا معاوضہ نہ لیتے ان کا ذریعہ معاش بہن میں تجارتی کاروبار تھا آپ نے مال کا جائز لیتے رہتے کہ انہیں ناجائز کمائی نہ ہونے پائے ہر سال اس المال اور منافع کا حساب کر کے زکوٰۃ نکالتے ان کا صرف ایک بیٹا تھا اس کے متعلق وہ کہا کرتے تھے مجھے دنیا میں اس سے پیاری چیز کوئی نہیں تھیں اسکا انتقال ہو گیا تو آپ نے اس کی تمام دولت و جائیداد کا مالک اسکی بہن اور اسکے لڑکے کو بنا دیا۔ ان کی بہن کا لڑکا تہار بن محمد تھا اس میں سے اپنے بھائی مبارک ابن سعید کو کچھ نہ دیا۔

خليفة مهدی اور سفیان بن سعید..... ہمارے لئے یہ بات بڑے شرم کی ہے مسلمانوں میں جتنے بھی ائمہ اسلام اور علمائے حق گزرے ہیں جنہوں نے دنیا میں حق پرستی و بلندی کردار کی اعلیٰ مثالیں قائم کی ہیں، ہمارے بادشاہ و حکمران ہمیشہ ان کے دشمن اور دریئے آزاد رہے اس روایت کے مطابق مہدی اور سفیان بن سعید میں بھی ان بن تھی۔ جب ان کو طلب کیا گیا تو وہ مکہ کو روانہ ہو گئے مہدی نے مکہ کے حکم محمد بن ابراہیم کو لکھا کہ سفیان کو ہمارے دربار میں حاضر کرو محمد بن ابراہیم نے سفیان کو اس کے حکم سے آگاہ کر دیا اور کہا کہ اگر آپ اپنی قوم میں جانا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ان میں پہنچا دوں۔ اگر آپ یہ نہیں چاہتے تو کہیں روپوش ہو جائیں (تاکہ میری جان چھوئے) اس پر سفیان روپوش ہو گئے اس کے بعد محمد بن ابراہیم نے مکہ میں منادی کرادی کہ جو سفیان کو لائے گا اس کو یہ انعام ملے گا مگر مکہ میں ہی روپوش رہے ان سے صرف اہل علم اور بے خوف لوگ ہی آگاہ تھے۔

آپ کا فقر و زہر..... فقر و زہد، استغناء اور شان و کھل ہمیشہ اہل حق کا طرہ امتیاز اور شیوہ رہا ہے وہ بقدر کفاف دینا سے تعلق رکھتے ہوئے دنیا سے بے تعلق اور دولت و جائیداد کی حرص و ہوس سے بے نیاز رہتے ہیں چنانچہ ابی شہاب الحنات کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی بہن نے میرے ہاتھ سفیان میں سعید کیلئے ایک تو شرداں میں روغنی روئی بھیجی۔ وہ مکہ میں آئے لوگوں سے ان کا پتہ پوچھا۔ معلوم ہوا کہ کبھی کبھی کے پیچھے باب الحناتین میں بیٹھا کرتے ہیں میں وہاں آیا میرا ہمراہ میرا ایک دوست تھا۔

میں نے وہاں انکو کروٹ کے بل لیٹے ہوئے پایا۔ میں نے انکو سلام کیا مگر انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ کی بہن نے آپ کیلئے تو شرداں بھیجا ہے جس میں روغنی روئی ہے۔ آپ فوراً میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کیا ابو عبد اللہ میں آپ کا دوست تھا۔ آپ کے پاس آیا۔ آپ کو سلام کیا مگر آپ نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ اور جب میں نے یہ کہا کہ آپ کی بہن نے آپ کیلئے روغنی روئی بھیجی ہے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور ہم سے ہمکلام ہوئے۔ (اس بے رخی کا سبب) آپ نے فرمایا اے ابو شہاب مجھے اس بے رخی پر ملامت نہ کرو میں تین دن سے بھوکا ہوں کچھ نہیں کھایا، جب آپ کو مکہ میں گرفتاری کا خوف پیدا ہوا۔ تو آپ وہاں سے

بصرہ میں آگئے اور یحییٰ بن سعید القطان کے مکان کے قریب ٹھہرے۔

گھر والوں میں سے کسی نے انکو خبر دی کہ آپ کے گھر کے قریب اہل حدیث کا ایک عالم ٹھہرا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ انکو میرے پاس لے آؤ۔ وہ آپ کو لے آئے۔ آپ نے کہا کہ میں یہاں سات دن سے قیام پذیر ہوں۔ یحییٰ بن سعید نے انکو اپنے قریب ہی جگہ دیدی۔ اور درمیان میں ایک دروازہ کھول دیا۔ آپ نے ساتھوں کو لے کر انکے پاس آتے۔ ان کو سلام کرتے اور ان سے احادیث سنتے انکے پاس جو لوگ حدیث سنتے آتے۔ وہ یہ تھے جریر بن حازم، مبارک بن فضالہ، حماد بن سلمہ، عطاء اور حماد بن یزید وغیرہ۔

عبدالرحمن بن مہدی بھی انکے پاس آتا تھا۔ یہ اور یحییٰ دونوں ان سے احادیث سن کر لکھ لیتے تھے۔ اور جب کبھی ان کے پاس ابو عوانہ آنے کی اجازت طلب کرتے تو آپ انکار کر دیتے۔ اور فرماتے کہ جس شخص کو میں نہیں جانتا۔ اسکو کیسے آنے کی اجازت دیدوں۔

اسی طرح مکہ میں بھی جب کبھی یہ ابو عوانہ آپ کے پاس آتا تو آپ انکے سلام کا جواب نہ دیتے تھے۔ اصل میں آپ کو اس سے یہ ڈرتھا۔ کہ یہ کسی کو میرے یہاں ہونے کی خبر نہ دیدے۔

اسی ڈر سے آپ نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اور ایشم بن منصور الاعربی کے مکان کے قریب آگئے۔ اور وہیں ہمیشہ رہے ایک دفعہ حماد بن زید نے ان سے کہا کہ آپ سلطان کے ڈر سے چھپتے کیوں پھرتے ہیں۔ تو اہل بدعت کا وطیرہ ہے؟ آخر آپ ان سے ڈرتے کیوں ہیں۔ نتیجہ یہ کہ حماد اور سفیان دونوں اس بات پر متفق ہو گئے کہ وہ دونوں دارالخلافہ بغداد آئیں۔ اور اپنے آپ کو ظاہر کر دیں چنانچہ سفیان نے مہدی کو لکھ کر اپنے آپ کو ظاہر کر دیا آپ کو اسی سے ڈرایا بھی گیا۔ کہ خلیفہ غضب ناک ہو گا مگر آپ نے اسکی پرواہ نہ کی الغرض اس طرح مہدی کو علم ہو گیا۔ اس نے آپ کی خطا معاف کر دی۔ اور عزت و تکریم سے پیش آیا۔ اور دونوں کا معاملہ صاف ہو گیا۔

آپ کو بخیر رہو گیا۔ اور مرض شدت اختیار کر گئی۔ اور موت کا وقت قریب آ گیا اور آپ جزع و فزع کرنے لگے مرحوم بن عبدالعزیز نے کہا۔ اے ابو عبداللہ آپ کیوں گھبراتے ہیں۔

آپ نے تمام عمر اپنے رب کی بندگی و عبادت کی ہے وہ آپ پر اپنی رحمت و مغفرت نازل کرے گا۔ اس سے آپ کو اطمینان اور سکون ہوا۔

اور کہا کہ یہاں میرے کوفہ کے ساتھیوں میں سے کوئی ہے؟ ان کے پاس عبدالرحمن بن عبدالملک کو وصیت کی کہ وہ انکے جنازے کی نماز پڑھائیں۔ یہ سب لوگ آپ کے پاس رہے حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔

آپ کی وفات..... آپ کی وفات کی خبر بصرہ میں ہر طرف پھیل گئی ہر شخص کو آپ کی وفات کا صدمہ ہوا۔

بیشمار مخلوق آپ کے جنازے میں شریک ہوئی۔ آپ کی نماز عبدالرحمن نے پڑھائی۔ یہ بڑے نیک آدمی تھے سفیان ان سے بڑے خوش تھے عبدالرحمن اور خالد بن طارث ویرہ نے انکو قبر میں اتارا۔ اور انکو دفن کیا۔ پھر عبدالرحمن اور حسن بن عیث نے کوفہ میں آ کر انکی وفات کی خبر دی۔ اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے۔

اسرائیل بن یونس..... ابن ابی اسحاق السہمی۔ انکی کنیت ابو یوسف ہے کوفہ میں ۲۷ھ میں وفات پائی۔

ثقہ تھے لوگ ان سے بہت سے حدیثیں روایت کرتے ہیں ان میں سے بعض ضعیف بھی ہیں۔

یوسف بن اسحاقؒ..... ابن ابی اسحاق السبعمی۔ ان سے روایت کی گئی ہے خلافت ابی جعفر میں فوت ہوئے بہت کم روایت کرتے تھے۔

علی بن صالحؒ..... ان کا نام صالح حتی بن صالح بن سلم بن حیان بن شعی بن جھنی ابن رافع بن قہلی بن عمرو بن مالک بن صہلان بن زید بن ثور بن مالک ابن معاویہ بن دومان بن بکیل بن چشم بن ہمدان۔ کنیت ابو محمد۔ فضل بن وکیع کہتے ہیں علی و حسن دونوں صالح ک لڑکے تو ام پیدا ہوئے تھے علی پہلے پیدا ہوا تھا میں نے کبھی نہیں سنا کہ حسن کو اسکے نام کے ساتھ پکارا گیا ہو۔ ان کو ابو محمد ہی کہا جاتا تھا محمد بن سعد کہتے ہیں صاحب قرآن تھا عبداللہ بن موسیٰ کہ میں نے اس سے قرآن پڑھا تھا۔ انکی وفات خلافت ابی جعفر میں ۱۵۴ھ میں ہوئی ثقہ تھے قلیل الحدیث۔

حسن بن حنیؒ..... یہ صالح بن صالح ہیں۔ علی بن صالح کے بھائی۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ بہت بڑے عابد و زاہد اور فقیہ تھے۔

فضل بن وکیع کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کبھی چار زانوں بیٹھے ہوئے نہ دیکھا۔ کہتے ہیں کہ ان سے کسی سائل نے آکر سوال کیا۔ (آپ کے پاس کچھ وقت نہ تھا) اپنی جرابیں اتار کر اسکو دے دیں۔ کہتے ہیں میں نے انکو جمع میں دیکھا تھا۔ ے بعد ہننے کی رات کو وہ چھپ گئے۔

اور سات سال تک چھپے رہے حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ یہ ۷۱ھ تھا کوفہ میں ہی چھپے رہے اس زمانے میں کوفہ کا گورنر روح بن حاتم بن قبیصہ بن المہلب تھا۔ اور یہ مہدی کی خلافت کا دور تھا یہ بھی کہتے ہیں کہ حسن بن حتی شعبہ تھے عیسیٰ بن زید بن علی نے اپنی لڑکی کا نکاح ان سے کر دیا تھا کوفہ میں وہ بھی انکے ہمراہ اسی مکان میں چھپے رہے اسی حالت میں انکا بھی انتقال ہوا۔

مہدی ان دونوں کی تلاش میں تھا مگر وہ اس پر قابو نہ پاسکا پہلے اس روپوشی کے عالم میں حسن بن حتی کا انتقال ہوا۔ اور ان کے چھ ماہ بعد عیسیٰ بن زہد کا انتقال ہو گیا۔ وفات کے وقت حسن بن حتی کی عمر ۷۳ سال تھی۔ ثقہ تھے ان سے بہت سی صحیح احادیث مروی ہیں مگر شعبہ تھے۔

اساط بن نصرؒ..... بذات خود ہمدانی ہیں مشہور مفسر سدی کے راوی ہیں ان سے تفسیر مروی ہے نیز وہ منصور وغیرہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

یعلیٰ بن الحارثؒ..... کاربی ہیں۔

محمد بن طلحہؓ..... ہمدان میں سے ابن مصرف الیامی کنیت ابو عبد اللہ خلافت مہدی ۷۷۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی احادیث منکر ہیں (جن کا محدثین نے انکار کیا ہے۔) عقان کہتے ہیں یہ محمد بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انکے والد مرچکے تھے گویا لوگ انکی تکذیب کرتے تھے۔ مگر یہ کسی میں جرأت نہ تھی۔ کہ ان سے کہتا آپ جھوٹ کہتے ہیں۔

زہیر بن معاویہؓ..... ابن حدیج بن الرحیل بن زہیر بن خثیمہ بن ابی حمران۔ انکا نام حارث بن معاویہ بن الحارث بن مالک بن عوف بن سعد بن جریم بن ہضی بن سعد العشر قذحج میں سے ہے ابو خثیمہ کنیت ہیں جزیرہ میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔ اور وہاں وفات پائی۔

عمرو بن خالد المصری کہتے ہیں۔ کہ میں نے سعید بن منصور کو انکی تعریف کرتے ہوئے سنا ہے یہ جزیرہ میں ۸۷۱ھ میں آئے تھے یہ زمانہ ہارون کی خلافت کا تھا قابل اعتماد ثقہ تھے۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

رحیل بن معاویہؓ..... ابن حدیج بن رحیل ان سے بھی روایت کی گئی ہیں۔

حدیج بن معاویہؓ..... یہ بھائی ہیں رحیل بن معاویہ کے ابن حدیج بن الرحیل ان سے بھی روایت کی گئی ہے مگر یہ ضعیف میں تھے۔

شیبان بن عبد الرحمنؓ..... انکی کنیت ابو معاویہ نحوی ہے۔ بنی قسیم کے غلام ہیں ان کا اصل وطن بصرہ تھا۔ داؤد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے لڑکے کے معلم تھے خلافت مہدی میں ۸۷۱ھ میں فوت ہوئے بغداد میں اور مقبرہ خیزران میں دفن ہوئے ثقہ تھے کثیر الروایت۔

قیس بن الربیعؓ..... حارث بن قیس کے لڑکے اور اسدی ہے حارث بن قیس مسلمان ہوئے تھے انکی نو بیویاں تھیں۔ بنی ہاشم نے انکو حکم دیا۔ کہ ان میں سے صرف چار رکھ لیں۔ اور باقی چھوڑ دیں۔ انکی کنیت ابو محمد ہیں۔ قیس کو انکی کثرت سماع اور کثرت علم کی وجہ سے حوال کہا جاتا تھا خلافت مہدی کے آخری ایام میں ۸۷۱ھ میں وفات پائی کوفہ میں۔

قبیصہ بن جابرؓ..... اسدی ہیں۔ یہ بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں لیکن حدیث میں ضعیف تھے۔

زائدہ بن قدامہؓ..... ثقفی ہیں کنیت ابو الصلت ہے۔ انہوں نے ارض روم میں وفات پائی۔ اُس سال جس میں حسن بن قحطبہ الصائف نے جنگ کی یہاں ۸۷۱ھ کی بات ہے اہل سنت والجماعت میں سے ثقہ روای تھے۔

ابو بکر النشلی..... بنی تمیم میں سے ہیں۔ وہ ابن عبد اللہ بن قطف ہیں عقیدہ مرجی تھے بڑے عبادت گزار تھے۔ اُن سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں اُن میں سے بعض کو ضعیف بتلایا جاتا ہے۔

شریک بن عبد اللہ..... ابن ابی شریک اور وہ حارث بن اوس بن الحارث بن الاذہل بن وحیل بن سعد بن مالک بن النخع مذحج میں سے ہیں شریک کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

خراسان کے قصبہ بخاری میں پیدا ہوئے تھے اُن کا دادا جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے شریک ابی معشر سے احادیث روایت کرتے ہیں قاضی ہونے سے پہلے۔

یہ بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں خود کہتے ہیں میں شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک ہوں اور میرے دادا ابو شریک جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے شریک کوفہ کے بڑے لوگوں میں سے تھے اُن کو ابو جعفر منصور نے بلا کر کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو کوفہ کا قاضی بناؤں۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین مجھے اس اہم ذمہ داری سے معاف رکھیں۔ اس نے کہا میں آپ کو اس سے معاف نہ کروں گا آہ کو کوفہ کا قاضی بننا پڑے گا،

آپ نے پھر بھی انکار ہی کیا بالآخر مجبوراً قاضی بنائے گئے اس عہدے پر ہمیشہ قائم رہے یہاں تک ابو جعفر نے وفات پائی اور اس کی جگہ مہدی خلیفہ ہوا۔ اس نے پہلے تو اُن کو اس عہدے پر قائم رکھا پھر معزول کر دیا شریک نے کوفہ میں ہفتے کے دن عہدے میں وفات پائی امیر المومنین ہارون حیرہ میں تھا اور اس وقت موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کوفہ کا گورنر تھا وہ آپ کے جنازے میں شریک ہوا اور نماز پڑھائی اس کے بعد ہارون حیرہ سے آیا جب اس نے سنا کہ اُن کو دفن کر دیا گیا ہے تو لوٹ گیا۔

ثقہ تھے کثیر الحدیث تھے اور صحیح احادیث کیساتھ غلط احادیث بھی روایت کر دیتے تھے۔

عیسیٰ بن المختار..... ابن عبد اللہ بن ابی لیلیٰ الفاری انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور بکر بن عبد الرحمن قاضی کوفہ سے حدیث سنی۔

ابوالاحوص..... ان کا نام سلام بن سلیم ہے بنی حنفیہ کے غلام ہیں خلافت ہارون کے دوران کوفہ میں ۱۶۹ھ میں وفات پائی بہت سی احادیث کے روای ہیں جو صحیح ہیں۔

کاحل بن العلاء..... حمیری ہیں کنیت ابو العلاء قلیل الحدیث ہیں وہ بھی کچھ نہیں،

عمرو بن شمر..... جنس ہیں ستر سال چھٹی کی مسجد کے امام رہے ہیں قصیہ گو تھے اُن کے پاس کچھ احادیث تھیں مگر بہت ضعیف تھے اُن کی احادیث کو قبول نہیں کیا گیا۔ خلافت ابی جعفر میں فوت ہوئے۔

محمد بن سلیمہ..... ابن کبیل حضرمی، اُن سے سفیان بن عیینہ روایت کرتے ہیں اور محمد بن سلمہ اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں اور وہ ضعیف تھے۔

یحییٰ بن سلمہ..... یہ محمد بن سلمہ کے بھائی ہیں۔ خلافت موسیٰ میں وفات پائی روایت میں بہت ضعیف تھے

ابو اسرارئیل المملائی..... عیسیٰ ہیں۔ ان کا نام اسماعیل بن ابی اسحاق ہے کہتے ہیں یہ صدوق تھے۔

جزاح بن ملیح..... ابن عدی بن الفرّس بن سفیان بن الحارث بن عمرو بن عبید بن رواح بن کلاب بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ وہ ابو کعب بن الجراح ہیں خلافت ہارون میں مدینہ میں بہت المال کے افسر اعلیٰ تھے حدیث پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ اس کی ذمہ داری کو مشکل سمجھتے تھے۔

مفضل بن یونس..... خلافت ہارون کے دوران ۸۷۱ھ میں وفات پائی ثقہ تھے۔

مفضل بن مہملہل..... ثقہ تھے ان سے ابو اسامہ اور حماد بن اسامہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

حَبَّان بن علی..... غزنی ہیں کنیت ابو علی وہ اپنے بھائی مندل سے بڑے ہیں خلیفہ مہدی اُن دونوں کو دیکھنا چاہتا تھا کوفہ کے حاکم کو لکھ کر اُن دونوں کو بلایا وہ دونوں مہدی کے دربار میں کون ہے؟ مندل نے کہا امیر المومنین یہ حَبَّان بن علی ہے اور میں مندل۔

حَبَّان نے خلافت ہارون میں ۸۷۱ھ میں وفات پائی اور یہ حدیث میں اپنے بھائی مندل سے بہت ضعیف تھے۔

مندل بن علی..... غزنی۔ حَبَّان کے بھائی کنیت ابو عبد اللہ یہ اپنے بھائی سے زیادہ سمجھدار اور قابل ذکر تھے اور اس سے چھوٹے تھے اپنے بھائی حَبَّان سے پہلے خلافت ہارون میں ۸۶۸ھ ہوا میں وفات پائی ان میں ضعیف تھا باوجود اس کے بعض اہل علم اُن کی حدیثوں کو پسند کرتے تھے اور اُن کی توفیق کرتے تھے اہل النسب والجماعت میں سے بڑے عالم و فاضل تھے۔

ابو ذبید..... اُن کا نام بشر بن القاسم قبیلہ مذحج کے بنی زبید میں سے ہیں کوفہ میں خلافت ہارون میں ۸۷۸ھ میں انتقال ہوا ثقہ تھے بہت سی حدیثوں کے روای ہیں۔

ابو کدینہ..... ان کا نام یحییٰ بن المہلب بجلی ہے بنی ربیعہ میں سے ثقہ تھے۔

ہریم بن سفیان..... بجلی ہیں ثقہ تھے۔

ہانی بن ایوبؒ..... بھلی ہیں۔ ان کے پاس کچھ ضعیف حدیثیں تھیں۔

منصور بن ابی الاسودؒ..... بنی لیث کے غلام تاجر تھے بہت سی احادیث کے راوی ہیں۔

صالح بن ابی الاسودؒ..... یہ منصور کے بھائی ہیں، یہ بھی حدیثیں بیان کیا کرتے تھے۔

عبدالرحمن بن حمیدؒ..... رؤاسی اور وہ ابو حمید بن عبدالرحمن ہیں ثقہ تھے کئی احادیث کے راوی ہیں۔

ابراہیم بن حمیدؒ..... عبدالرحمن کے بھائی ہیں اسماعیل بن ابی خالد کے ساتھی ان کی اکثر روایتیں اسماعیل سے ہیں۔

مسلمۃ بن جعفرؒ

جعفر بن زیادؒ..... تیم الرباب کے مزاحم بن زفر کے غلام الاحمر جعفر خلافت ہارون میں ۱۷۱ھ میں فوت ہوئے

عمرو بن ابی المقدامؒ..... عجل ہیں خلافت ہارون میں فوت ہوئے، ابی المقدام کے باپ کا نام ثابت ہے اُن کے عمرو حدیث میں کچھ نہیں بعض اہل علم اُن کے ضعف کی وجہ سے اُن کی حدیثوں کو لکھتے نہیں تھے علاوہ ازیں وہ سخت قسم کے شیعہ تھے۔

سلمۃ بن صالحؒ..... احمر بھلی۔ کنیت ابواسحاق۔ انہوں نے علم حدیث حاصل کیا، ان کو اچھی طرح یاد نہ رکھ سکے اس لئے اہل علم نے اُن کو ضعف کہا۔ کچھ عرصہ یہ واسطہ کے قاضی رہے پھر معزول کر دیئے گئے۔ خلافت ہارون میں بمقام بغداد ۱۸۸ھ میں فوت ہوئے۔

حشر بن نباتہؒ..... ان کی کنیت ابو مکرم ہے یہ سعید بن جہان سے روایت کرتے ہیں۔

قاسم بن معنؒ..... ابن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود اللہ ندلی قریش کے بنی ذہرہ کے حلیف۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی تموزے ہی دن کوفہ کے قاضی رہے اور وفات پا گئے علم حدیث کے ثقہ عالم تھے فقہ، شعر اور تاریخ میں بھی درک رکھتے تھے۔ ان کو اپنے زمانہ کا فحشی کہا جاتا تھا اور بڑے نجی تھے۔

ابو شیبہؒ..... ان کا نام ابراہیم بن عثمان العنسی ہے ابی سعد کے بیٹے۔ ابی سعد ہی سے حدیث روایت کرتے ہیں یہ واسطہ کے قاضی بھی رہے تھے خلافت ہارون میں وفات پائی حدیث میں ضعیف تھے۔ پزیر بن ہارون اُن سے روایت کرتے ہیں۔

ابو الحکیمؒ..... ان کا نام یحییٰ بن علی بن حرملة بن کلید بن عمار بن ارطاة بن زہیر بن امیہ بن حشم بن عدی بن الحارث بن تیم اللہ بن ثعلبہ ہے، خلافت ہارون میں کوفہ میں ۸۷ھ میں وفات پائی ۷۷ سال کی عمر میں،

مبارک بن سعیدؒ..... مسروق کے بیٹے۔ سفیان ثوری کے بھائی کوفہ میں ۸۰ھ میں فوت ہوئے ان کے پاس کچھ احادیث تھیں۔

اسماعیل بن ابراہیمؒ..... ابن المہاجر بجلی۔

حمزۃ الزیاتؒ..... ابن عمارۃ کنیت ابو عمارہ آل عکرمہ بن ربیع النعمی کے غلام یہ کوفہ سے روغن زیتون حلوان کو لے جاتے اور وہاں سے پنیر اور اکروٹ لاتے یہ قاری بھی تھے اور فرائض کے عالم بھی۔

سفیان ثوریؒ نے ایک مرتبہ اُن سے کہا ”اے ابن عمارہ ہمیں آپ کی قرأت اور علم فرائض پر کوئی اعراض وکلام نہیں“ خلافت ابی جعفر کے دوران حلوان میں ان کا انتقال ۱۵۷ھ میں ہوا یہ بڑے نیک آدمی تھے اُن کے پاس کچھ احادیث تھیں صدوق تھے اور صاحب سنت تھے۔

محمد بن ابانؒ..... ابن صالح بن عمیر بن عبید اللہ بن الد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن دعبد عبد شمس کے غلام کنیت ابو عمر یہ بھی حدیث کے راویوں میں سے ہیں یوم الرؤوس میں ہفتے کے دن الاذی الحجۃ ۷۷ھ میں خلافت ہارون کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا، اس وقت ان کی عمر ۸۱ سال تھی، اُن کی بیوی عصیمہ بنت حسین بن علی جعفی تھیں۔ ان کے تین لڑکے تھے عمر ابان اور ابراہیم اُن کی اولاد کوفہ میں جعفی میں آباد رہی۔

تابعین کا ساتواں طبقہ

ابو بکر بن عیاشؒ..... واصل بن حیان الاحدب الاسدی کے غلام وہ اس طبقے سے پہلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن وہ پہلے طبقے کے گزرے کے بعد باقی رہے اور بڑی عمر پائی حتیٰ کہ اُن سے نئی کتابیں لکھی گئیں یہ عابدوں میں سے تھے۔

دکعب کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد سے ہے کہ عصر تک انکو دیکھتا رہتا یہ نماز ہی پڑھتے رہے میں اس شیخ کو اس نماز کی خصوصیت سے چالیس سال سے جانتا ہوں۔

یہ کوفہ میں ماہ جمادی الاولیٰ ۱۹۳ھ میں فوت ہوئے اسی مہینے میں امرا المؤمنین ہارون کا انتقال ہوا یہ ثقہ اور صدوق تھے علم حدیث کے جاننے والے تھے مگر غلطی بہت کر جایا کرتے تھے۔

سعیر بن النخمسؒ..... بنی عمرو بن سعد بن زہد مناة بن تمیم میں سے بڑا شریف آدمی تھا اُن کے چاروں طرف، انکے دوست و احباب کا مجمع لگا رہتا تھا سب کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے تھے اہل سنت والجماعت میں سے تھے انکے پاس چند احادیث تھیں۔

عبدالسلام بن حربؒ..... کلائی کنیت ابوبکر خلافت ہارون میں ۱۸۷ھ میں کوفہ میں وفات پائی یہ علم حدیث میں ضعیف تھے۔

مطلب بن زیادؒ..... ابن ابی زہیر القرشی۔ کنیت ابو محمد۔ وہ ثقیف میں رہتے تھے جابر میں سرۃ التوائی کے غلام تھے جابر قریش کے بنی ذہرہ کے حلیف تھے اسلئے مطلب بن زیاد کو بھی قریش کہا جاتا تھا حدیث میں بہت ضعیف تھے خلافت ہارون میں ۱۸۵ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

سیف بن ہارونؒ..... برجی ہیں بنی تمیم میں سے اُن سے روایت کی گئی ہے۔

سنان بن ہارونؒ..... یہ بھائی ہیں سیف کے اُن سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عمر بن عبیدؒ..... طنافسی کنیت ابو حفص ایاد بن نزار بن معد کے غلام خلافت ہارون میں ۱۸۵ھ میں کوفہ میں انتقال ۳۱۱ فرمایا بوڑھے تھے اور ثمتہ تھے۔

ذفر بن الہذیلؒ..... عنبری ہیں کنیت ابو الہذیل انھوں نے حدیث سنی مگر اُن پر وائے کا غلبہ ہو گیا انکی وفات بصرہ میں ہوئی اور خالد ابن الحارث اور عبدالواحد بن زیاد کو وصیت کی اُنکا باپ ہذیل اجہان میں تھے انکے بھائی صباح بن الہذیل بنی تمیم کا دقہ وصول کرنے پر مقرر تھا اور ذفر علم حدیث میں کوئی شے نہیں۔

عمار بن محمدؒ..... سفیان ثوری کے بھانجے ہیں محرم ۱۸۲ھ میں خلافت ہارون میں وفات پائی ثقہ تھے اُن سے روایت کی گئی ہے

علی بن مسہرؒ..... عائدہ قریش میں سے ہیں کنیت ابو الحسن ہے قوہل کے قاضی رہے ہیں ثقہ تھے بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔

مسعود بن سعد..... یعنی ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عمر بن شعیب..... مذحج کے مسلی ہیں ان سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عمار بن سیف..... نضی والیہ میں سے ہے سفیان ثوری کے دسی انھوں نے اپنی کتابیں ان کے پاس رکھی تھیں اور انکو وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو انکو دفن کر دیں۔

محمد بن الفضیل..... ان غزو ان النضی کے غلام کنیت ابو عبد الرحمن ہے سلیم العبدی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن الفضیل کو کہتے سنا ہے کہ میرے دادا اپنے غلام کے ساتھ قادسیہ میں شریک ہوئے میں نے پوچھا غزو ان کن میں سے تھے فرمایا رومی تھے یہ کوفہ میں ۱۹۵ھ میں فوت ہوئے وکیع بن الحراح انکے جنازے میں شریک ہوئے تھے ثقہ اور صدوق تھے بہت سی حدیثوں کے راوی تھے شیعہ تھے بعضے انکی احادیث کو حجت نہیں سمجھتے۔

عبد اللہ بن ادریس..... ابن یزید بن عبد الرحمن الاروی مذحج سے کنیت ابو محمد یہ خلافت ہشام بن عبد الملک کے زمانے میں ۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں آخر خلافت ہارون کے دوران ۱۹۲ھ میں فوت ہوئے۔ ثقہ تھے حدیث روایت کی غلطی سے محفوظ تھے بہت سی احادیث کے راوی ہیں جو محبت سمجھی جاتی ہیں اہل سنت والجماعت میں سے تھے۔

موسیٰ بن محمد..... انصاری ہیں ان سے روایت کی گئی ہے۔

حفص بن غیاث..... ابن طلق بن معاویہ بن مالک بن الحارث بن ثعلبہ بن عامر بن ربیعہ ابن جشم بن وھیل بن سعد بن مالک بن النخع مذحج سے۔

یہ ہشام بن عبد الملک کی خلافت میں ۱۵۵ھ میں پیدا ہوئے ابو عمر کنیت تھی امیر المومنین ہارون نے انکو بغداد کا قاضی بنایا تھا پھر کوفہ کا قاضی بنایا تھا کوفہ ہی فائز رہے آخر شدید مرض میں مبتلا ہوئے اور خلافت ہارون میں ۱۹۳ھ میں فوت ہوئے بڑے قابل اعتماد ثقہ تھے مگر مد ریس کر دیتے تھے۔

ابراہیم بن حمید..... ابن عبد الرحمن الرواسی کنیت ابو اسحاق خلافت ہارون میں ۷۸ھ میں وفات پائی۔

قاسم بن مالک..... حرانی ہیں کنیت ابو جعفر تھی ثقہ تھے صحیح احادیث کے راوی ہیں۔

عبد الرحمن بن عبد الملک..... ابن الجبر کنانی خلافت ہارون میں ۱۸۱ھ میں انتقال فرمایا انھوں نے

بصرہ میں سفیان ثوری کے جنازے کی نماز پڑھائی تھی بڑے نیک اور عالم و فاضل اور صاحب سنت تھے،

عبدۃ بن سلیمان..... ابن حب بن زرارۃ بن عبدالرحمان بن جرد بن سمیر بن حلیل ابن عبداللہ بن ابی بکر بن کلاب صرو نے اسلام قبول کیا تھا اسی سے عبدۃ نے اسلام پایا انکی کنیت ابو محمد تھی اور اسکا نام عبدالرحمان تھا اسکا لقب عبدۃ تھا لقب ہی نام پر غالب آگیا خلافت ہارون میں ۳ رجب ۱۸۸ھ میں انتقال ہوا انکے جنازے کی نماز محمد بن ربیعہ کلابی نے پڑھائی ثقہ تھے۔

ابو خالد الاحمر..... سلیمان ابن حیان بنی جعفر بن کلاب کے غلام خلافت ہارون میں ماہ شوال ۱۸۹ھ میں وفات پائی ثقہ تھے کئی احادیث کے راوی ہیں۔

یحییٰ بن الیمان..... بذات خود عجلی ہیں کنیت ابو زکریا تھی کوفہ میں خلافت ہارون کے دوران ماہ رجب ۱۸۹ھ میں وفات پائی بہت حدیثیں روایت کیا کرتے تھے مگر غلطیاں بھی بہت کیا کرتے تھے اسلئے انکو حجت اور سنت میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔

ابوشہاب الحنظل..... ان کا نام عبد ربیع بن نافع ہے ثقہ تھے بہت سی احادیث کے راوی تھے۔

عبید اللہ بن عبدالرحمن..... اشجعی ہیں ثقہ تھے۔

علی بن غراب..... ولید بن صخر الفزازی کے غلام یہ وہ ہیں جس سے اسمعیل بن رجاہ حدیث اعمش روایت کرتے ہیں عثمان کے بارے میں کنیت ابوالحسن ہے خلافت ہارون میں ۱۸۳ھ میں فوت ہوئے اگرچہ یہ روایت میں سچے تھے مگر ان میں فہم واستعداد کا ضعف تھا یعقوب بن داؤد ان کا ساتھی تھا۔ اس کو لوگوں نے ترک کر دیا تھا۔

ابو مالک اجنبی..... ان کا نام عمرو بن حاشم ہے سچے تھے مگر بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتے تھے۔

علی بن ہاشم..... ابن البرید۔ خلافت ہارون میں، ماہ رجب یا شعبان ۱۸۱ھ میں فوت ہوئے صحیح احادیث روایت کرتے ہیں۔

عبدالرحمن بن محمد..... نچاز بنی کنیت ابو محمد، خلافت ہارون میں ۱۹۵ھ میں وفات پائی بوڑھے مگر غلطیاں بہت کرتے تھے۔

عثام بن علی..... بنی الوحید میں سے کنیت ابو علی ہے خلافت ہارون میں ۱۹۵ھ میں فوت ہوئے ثقہ تھے۔

ابومعاویۃ الضریرؓ..... ان کا نام محمد بن خازم ہے بنی عمرو بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم سعید بن النخس کے کردہ غلام تھے ثقہ تھے مگر حدیث میں تدلیس کرتے تھے عقیدہ نرجی تھے کوفہ میں ۱۹۰ھ میں فوت ہوئے وکیع ان کے جنازے میں شریک نہیں ہوئے۔

عبدالرحمن بن سلیمانؓ..... داری۔ جائے پیدائش رے بھی مگر کوفہ میں پرورش پائی حدیث سنی کنیت ابو علی تھی کوفہ میں ہی ۱۸۴ھ میں وفات پائی بنو کنانہ کے غلام تھے ان سے روایت کی گئی۔

یحییٰ بن عبدالملکؓ..... ابن ابی حمیہ۔ کنیت ابو زکریا بنی سعد بن حمام میں رہتے تھے خلافت ہارون میں ۱۸۴ھ میں وفات پائی ثقہ تھے صحیح احادیث کے راوی ہیں۔

یحییٰ بن زکریاؓ..... ابن ابی زائدہ کنیت ابو سعید یہ مغان کے قاضی تھے وہیں خلافت ہارون میں ۱۸۳ھ میں وفات پائی امیر المومنین ہارون ان سے فیصلے کرایا کرتے تھے ثقہ تھے۔

اسیاط بن محمدؓ..... قرشی کنیت ابو محمد خلافت عبداللہ المامون کے دوران ۲۰۰ھ میں وفات پائی ثقہ اور صدوق تھے لیکن فن حدیث کے ان میں بعض عفو ہیں ان سے حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔

محمد بن بشرؓ..... ابن مرفصہ عہدی کنیت ابو عبداللہ خلافت مامون میں کوفہ میں ۲۰۳ھ میں وفات پائی ماہ جمادی الاولیٰ میں ثقہ تھے بہت سی حدیثوں کے راوی ہے۔

عبداللہ بن نمیرؓ..... ابن عبداللہ بن ابی جبہ بن سلمۃ سعد بن الحکم ابن سلمان میں وفات پائی محمد بن بشر عہدی نے ان کا نماز جنازہ پڑھایا۔ وہ انکے دوست تھے یہ خلافت مامون کا زمانہ تھا ثقہ و صدوق تھے بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔

وکیع بن الجراحؓ..... ابن ملیح بن عدی بن الصرس بن سفیان بن الحارث بن عمرو بن عبید بن رواحہ بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کنیت ابو سفیان..... ۱۹۷ھ میں حج کیا جب حج سے لوٹے تو حالت احرام میں ہی فوت ہو گئے یہ خلافت ہارون کا زمانہ تھا ثقہ تھے بڑے بلند مرتبہ عالم تھے ان کی بہت سی حدیثیں محبت ہیں۔

ابو اسامہؓ..... ان کا نام حماد بن اسامہ بن زید سلیمان بن زیاد ہے یہ حضرت ام حسن بن علیؓ کے غلام حسن بن سعد کے افراد کردہ غلام ہیں بعض کہتے ہیں ان کو زیاد نے آزاد کیا یہ حسن بن سعد کی اولاد کے ساتھ ایک ہی محلے سکونت رکھتے تھے۔ ان کے درمیان جھگڑا ہو گیا زید بن سلیمان نے کہا کہ ہم اور آپ برابر ہیں، وہ وہاں سے منتقل ہو گئے حسن

بن سعد کے لڑکے نے انہی کی طرف ان کو منسوب کر دیا لیکن مجھے ابواسامہ کے بیٹے اور ان لوگوں نے جو اصل حقیقت سے باخبر تھے خبر دی ہے کہ اُس نے کچھ سنا یہ خلافت مامون میں اشوال ۲۰۱ھ میں کوفہ میں فوت ہوئے۔
 اُس وقت ان کی عمر ۸۰ سال تھی اُن کے نماز جنازے کی نماز محمد بن اسماعیل بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہاشمی نے پڑھائی جب اُن کا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے عمر میں بڑے ہونے اور بلند مرتبہ ہونے کے امتیاز سے انہی کو آگے کر دیا، اُن دنوں میں کوئی دلی نہ تھا۔ یہ ثقہ تھے اہل سنت والجماعت میں سے تھے۔

حسن بن ثابت..... بنی تغلب میں سے ابن الزورکار سے مشہور و معروف تھے کنیت ابوعلی تھی عبد اللہ بن اور لیس کے ساتھیوں میں سے تھے اعمش سے روایت کرتے ہیں پھر ان کو حدیث بیان کرنے سے روک دیا گیا، اس کے بعد مرتے دم تک انہوں نے کوئی حدیث بیان نہیں کی خلا تکہ علم حدیث میں مشہور تھے۔

عقبة بن خالد..... سکونی۔ یہ روایت کرتے ہیں اعمش اسماعیل بن ابی خالد، عبد الملک بن ابی سلیمان ہشام بن عروہ عبید اللہ بن عمر اور موسیٰ ابن محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں خلافت ہارون میں ۱۸۸ھ میں وفات پائی۔

زیاد بن عبد اللہ..... ابن الطفیل بکائی بن عامر بن حصہ سے کنیت ابو محمد انہوں نے منصور بن السعمر، مغیرہ اعمش، اسماعیل بن ابی خالد اور کوفہ کے دیگر علماء سے حدیث سنی تھی فرائض کا علم محمد بن سالم سے حاصل کیا تھا اور سنن و معازی کا علم محمد بن اسحاق سے حاصل کیا تھا بغداد میں جا کر علم حدیث اور علم فرائض کی تبلیغ و اشاعے کی۔ پھر کوفہ کو لوٹ کر آئے اور خلافت ہارون میں ۱۹۳ھ میں وفات پائی محدثین کے نزدیک یہ ضعیف تھے حالانکہ اُن سے حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔

احمد بن بشیر..... ان کی کنیت ابا بکر ہے بنی شیبان کے غلام ہیں اعمش، ہشام بن عروہ، اسماعیل بن ابی خالد اور عبد الملک بن ابی سلیمان وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

جعفر بن عون..... ابن جعفر بن عمرو بن حریث مخزومی کنیت ابوعموان شعبان ۲۰۹ھ میں خلافت مامون میں وفات پائی ثقہ تھے کثیر الحدیث ہیں۔

حسین بن علی..... جعفی کنیت ابو عبد اللہ اس کو اور اس کے بھائی محمد کو تو امین کہا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں تو اُم پیدا ہوئے تھے محمد نے تو نکاح کیا اور اسکی اولاد بھی ہوئی مگر حسین نے کبھی شادی نہیں کی۔ نہ ان کو کبھی خوشحالی میسر ہوئی مسجد جعفی میں ستر سال اذان دیتے رہے بڑے عابد و زاہد تھے بہترین قاری تھے قرآن بہت اچھا پڑھتے تھے لوگ اُن کا قرآن بہت شوق سے سنتے تھے۔

یہ لیث بن ابی سلیم موسیٰ الجعفی اعمش اور ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں سفیان بن عیینہ اُن کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

ایک ایسے شخص نے جس حسین کو دیکھا مجھے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسین مکہ میں حج کرنے آئے سفیان بن عیینہ سے بھی سلام کیا اور ملے انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا۔ عبداللہ بن اور لیس، ابو اسامہ اور دیگر مشائخ کوفہ اُن کی بڑی عزت کرتے اُن کے پاس آتے اور اُن سے علم حدیث حاصل کرتے تھے۔

آپ کے پاس حدیث و قرآن کے طالبان کا جگھھا لگا رہتا تھا کوفہ میں ماہ ذی القعدہ ۲۰۳ھ میں خلافت۔

عائذ بن حبیبؒ..... بیاع الہروی۔ کنیت ابو احمد بنیعیس کے غلام یہ عبید اللہ بن موسیٰ کے پڑوسی تھے اُن کے گھر سے ان کا گھر ملا ہوا تھا۔

یعلیٰ بن عبیدؒ..... ابن اُمیہ الطنافسی۔ کنیت ابو یوسف ایاد کے غلام یہ ہشام بن عبدالملک کی خلافت ۱۱۱ھ میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں ۵ شوال ۲۰۹ھ میں فوت ہوئے یہ خلافت مامون کا زمانی تھا ثقہ تھے بہت سی حدیثوں کے روای ہیں۔

محمد بن عبیدؒ یہ یعلیٰ بن عبید کے بھائی ہیں کنیت ابو عبداللہ ہمیشہ بغداد میں رہے پھر کوفہ لوٹ آتے تھے اور وہیں فوت ہوئے یعلیٰ ۲۰۴ھ میں خلافت مامون میں ثقہ تھے کثیر احادیث ان سے مروی ہے اہل سنت والجماعت میں سے تھے۔

عمران بن عیینہؒ..... سفیان بن عیینہ کے بھائی ہیں کنیت ابو اسحاق ہے ۱۹۹ھ خلافت مامون میں وفات پائی ابو حنیان تمیمی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

یحییٰ بن سعیدؒ..... ابن ابان بن سعید بن العاص بن سعید بن العاص بن اُمیہ بن عبد شمس کنیت ابو ایوب اعمش ہشام بن عروہ یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن ابی خالد وغیرہ سے روایت کرتے ہیں مغازی محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں بغداد میں آکر آباد ہو گئے تھے اور وہیں فوت ہوئے۔
عبدالملک بن سعیدؒ..... یہ یحییٰ بن سعید کے بھائی ہیں ادیب تھے علم نجوم کے ماہر تھے اور تاریخ کا بھی علم رکھتے تھے۔

محاضر بن المورعؒ..... حمدانی پھر یابی کنیت ابو المورع کندہ کے محلے میں رہتے تھے اعمش اور ہشام بن عروہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ثقہ تھے صدوق تھے حدیث سے منوع کیا کرتے تھے، اس کے بعد پھر حدیث بیان کرنے لگے خلافت مامون میں ماہ شوال ۲۰۶ھ میں وفات پائی۔

حمید بن عبدالرحمنؒ..... ابن حمید الرواسی کنیت ابو عوف وکیع بن الجراح کی مسجد کے امام تھے اعمش اور حسن بن صالح سے بہت سی روایتیں کرتے ہیں کوفہ میں خلافت ہارون کے دوران ۷۰ھ میں فوت ہوئے ثقہ تھے ان کے

پاس بہت سی حدیثیں مکر لوگوں نے اُن کی حدیثوں کو لکھا نہیں۔

محمد بن ربیعہ..... کنیت ابو عبد اللہ بغداد میں وفات پائی۔ اُن سے روایت کی گئی ہے۔

سعید بن محمد..... ثقہ و راق کنیت ابو الحسن بغداد میں فوت ہوئے ضعیف تھے پھر بھی اُن کی روایتیں لکھی گئیں

قرآن بن تمام..... اسدی کنیت ابو تمام بغداد میں آگئے تھے اور ہیں فوت ہوئے آپ کے پاس حدیثیں تھیں اُن میں بعض ضعیف تھیں جن کو محدثین نے ضعیف بتلایا ہے۔

یونس بن بکر..... بنی شیبان کے غلام کنیت ابو بکر صاحب مغازی محمد بن اسحاق کے ساتھی ہیں کوفہ میں خلافت مامون کے زمانہ ۱۹۹ھ میں فوت ہوئے۔

عبد الحمید بن عبد الرحمن..... حمانی کنیت ابو یحییٰ علم حدیث میں ضعیف تھے۔

عبید اللہ بن موسیٰ..... ابن مختار عیسیٰ کنیت ابو محمد انہوں نے عیسیٰ بن عمرو اور علی بن صالح بن حتی سے قرآن حاصل کیا قاری تھے اپنی مسجد میں خوش الحانی سے قرآن پڑھا کرتے تھے اعمش ہشام بن عروہ اسماعیل بن ابی خالد زکریا بن ابی زائدہ عثمان بن الاسود اور محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں اور اُن سے بھی روایت کرتے تھے جن سے اس زمانہ لے لوگ اسرائیل بن یونس بن ابی اسحق سے روایت کرتے تھے کوفہ میں زمانہ خلافت مامون آخر ماہ شوال ۱۲۳ھ میں فوت ہوئے ثقہ تھے اور صدوق بھی تھے کثیر احادیث کے راوی ہیں شیعہ تھے تشیع کے بارے میں ضعیف اور منکر روایتیں کرنے ہیں اس اکثر محدثین نے ان کو ضعیف بتلایا ہے قاری تھے۔

ابو نعیم..... فضل بن وکین بن حماد بن زحیر آل طلحہ بن عبید اللہ تمیمی کے غلام اعمش زکریا بن ابی زائدہ مسعر بن کدام اور جعفر بن ابی رقان وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کوفہ میں شعبان ۲۱۹ھ میں وفات پائی۔

عبدوس بن کامل کہتے ہیں کہ ہم ماہ ربیع الاول ۲۱۹ھ میں کوفہ میں ایک دن ابی نعیم الفضل بن وکین کے پاس تھے اُن کے پاس ابی الحافری بن المورع آتے ابو نعیم نے اُن سے کہا میں نے گذشتہ رات آپ کے والد کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے مجھے ڈھائی درہم دے دیں اُن اس کی کیا تعبیر سمجھتے ہیں؟ ہم نے کہا آپ نے اچھا خواب دیکھا ہے ابو نعیم نے کہا کہ میں تو اس کی یہ تعبیر کرتا ہوں کہ میں ڈھائی دن یا ڈھائی ماہ یا ڈھائی سال اور جیوں گا پھر اپنے آباؤ اجداد سے بالوں گا (یعنی وفات پا جاؤں گا) چنانچہ آپ نے کوفہ میں شعبان ۲۱۹ھ میں اس خواب کے پورے تین ماہ بعد انتقال فرمایا۔ مرنے سے ایک دن پہلے آپ نے کوئی بات نہیں کی پھر کلام کیا اور اپنے بیٹے عبد الرحمن کو وصیت کی رات کو آپ کا انتقال ہو گیا صبح کو جنازہ اٹھا لوگوں کو اس کا علم نہ ہوا جیائے میں لیجائے گئے آل جعفر بن ابی طالب میں سے ایک شخص آیا جس کو محمد بن داؤد کہا جاتا تھا عبد الرحمن بن ابی نعیم نے اس کو نماز پڑھانے

کے لئے آگے کر دیا۔ اس نے نماز پڑھائی پھر کوفہ کا والی محمد بن عبدالرحمن بن عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی آئے اور ان کو ملامت کی کہ تم لوگوں نے مجھے ان کی وفات کی خبر نہ دی پھر انہوں نے قبر سے الگ ہو کر انہوں نے، ان کے ہمراہیوں اور لوگوں نے دوبارہ ان پر نماز پڑھی۔
یہ خلافت معتمد ابی اسحاق کا تھا ثقہ تھے کثیر احادیث کے راوی ہیں۔

محمد بن القاسم..... اسدی کنیت ابو ابراہیم۔

کنسہ میں گدھے اور اونٹ کی تجارت کیا کرتے تھے امام اوزاعی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کوفہ میں وفات پائی ان کے پاس احادیث تھیں۔

محمد بن عبدالاعلیٰ..... ابن کنسہ اسدی۔ وہ ابراہیم بن ادہم زاہد کے بھانجے ہیں اعمش، اور ہشام بن عروہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں عالم تھے عربی زبان کے تاریخ اور شعر کا بھی علم رکھتے تھے۔
خلافت مامون میں کوفہ میں ۲۰۹ھ میں وفات پائی۔

علی بن ظہیر..... عیسیٰ کنیت ابو الحسن شرقیہ بغداد کے قاضی رہے پھر ہارون نے اپنے لشکر کا ان کو قاضی بنا دیا لشکر جہاں ہوتا مسجد میں بیٹھ کر فیصلے کیا کرتے تھے جب ہارون خراسان کی طرف متوجہ ہوا تو یہ بھی اس کے ہمراہ تھے قرا سین میں ۲۹۲ھ انتقال ہوا عبید اللہ بن عمرو اور ابن ابی لیلیٰ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

تابعین کا آٹھواں طبقہ

یحییٰ بن آدم..... ابن سلیمان کنیت ابو زکریا خالد بن خالد بن عمار بن عقبہ بن ابی معیط کے غلام خلافت مامون کے دوران نصف ماہ ربیع الاول ۲۰۳ھ میں وفات پائی ثقہ اور صدوق تھے سفیان ثوری کی بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔

زید بن الحباب..... عکلی کے غلام کنیت ابو الحسین خلافت مامون کے زمانہ کوفہ میں ۲۰۳ھ میں وفات پائی ابو احمد الزبیری..... ان کا نام محمد بن عبد اللہ بن الزبیر ہے بنی اسد کے غلام وہ فضل الرانی بھی تھے خلافت مامون ۲۰۲ھ ہوا ز میں وفات پائی صدوق تھے اور کثیر الحدیث۔

ابوداؤد الحضری..... ان کا نام عمرو بن سعد ہے ان کے والد مؤدب تھے یہ بڑے عابد و بااخلاق تھے اور سفیان ثوری کے اصحاب میں سے تھے۔ مامون کی خلافت کے دوران ماہ جمادی الآخر ۲۰۳ھ میں کوفہ میں وفات

پائی۔

قبیصہ بن عقیقہ..... کنیت ابو عامر بن سودا بن عامر بن صہدہ سے ہیں کوفہ میں بزمانہ خلافت مامون ماہ صفر ۲۱۵ھ میں وفات پائی ثقہ اور صدوق تھے سفیان ثوری سے بہت سی حدیثیں روایت کرتے ہیں۔

عمر و بن محمد..... عنقری۔ عنقری کی تجارت کرتے تھے آل زیاد بن ابی سفیان کے غلام تھے ان کے پاس احادیث انبیاء تھیں ابوداؤد حضری کے پڑوسی تھے حجر السبع کی مسجد میں جو ان کے گھر سے قریب تھی نماز پڑھا کرتے تھے۔

معاویہ بن ہشام..... قصار بنی اسد کے غلام کنیت ابوالحسن کوفہ میں وفات پائی صدوق تھے اور کثیر الحدیث

عبدالعزیز بن ابان..... قرشی سعید العاص کے بیٹے کنیت ابو خالد واسطہ کے قاضی تھے۔ پھر ان کو قضاء سے معزول کر دیا گیا بغداد میں آکر آباد ہو گئے خلافت مامون میں بدھ کی دن ۴۱ ماہ رجب ۲۰۶ھ میں بغداد میں وفات پائی سفیان ثوری سے بہت روایت کرتے تھے۔ غلط اور صحیح میں تمیز نہ کرتے تھے اس لئے ان کی حدیث کی روایت سے روک دیا گیا تھا۔

علی بن قادم..... کنیت ابوالحسن خلافت مامون میں کوفہ ۲۱۳ھ میں فوت ہوئے کثر شیعوں تھے منکر حدیثیں روایت کرتے تھے۔

ثابت بن محمد..... کنانی کنیت ابواسامیٰ عابد وزاہد تھے مسعر بن کدام سے روایت کرتے ہیں خلافت مامون میں ماہ ذی الحجہ ۲۱۵ھ میں وفات پائی۔

ہشام بن المقدام اور ابو غسان..... ان کا نام مالک اسماعیل بن زیاد بن درہم کلیب بن عامر البہدی کے غلام ہیں بنی خزاعہ میں سے ایک ابی غسان کی والدہ اسماعیل بن حماد بن ابی سلیمان کی بیٹی تھیں۔ اور حماد بن ابی سلیمان، اسماعیل بن ابی غسان خالو تھے۔
کوفہ میں خلافت ابی اسحاق معتصم کے دوران ماہ ربیع الآخر ۲۱۹ھ میں وفات پائی ثقہ صدوق اور شدید قسم کے شیعوں تھے۔

احمد بن عبداللہ..... ابن یونس کنیت ابو عبداللہ بن تمیم بن یزید بن یزید کے غلام تھے کوفہ میں جمعہ کے دن ۲۵ ماہ ربیع الآخر ۲۲۲ھ میں وفات پائی ثقہ اور صدوق تھے اہل سنت والجماعت میں سے تھے۔

طلق بن غنم ... ابن طلق بن معاویہ بن مالک بن الحارث بن ثعلبہ بن عامر بن ربیعہ بن مر بن جشم بن دھیل بن سعد بن مالک بن النخع ندج سے کنیت ابو محمد یہ چچازاد بھائی ہیں حفص بن غیاث قاضی کے محکمہ قضا میں کاتب تھے۔

یہ کہتے ہیں کہ میرے دادا مالک بن الحارث جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے اور میرے دادا طلق بن معاویہ خلافت ابی العباس کے آخری دنوں میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ماہ رجب ۲۱۱ھ میں وفات پائی یہ خلافت مامون کا زمانہ تھا اور ثقہ اور صدوق تھے ان کے پاس احادیث تھیں۔

اسحاق بن منصور ... سلولی اور ان کے غلام مامون کی خلافت میں کوفہ میں ۲۰۵ھ میں فوت ہوئے۔

بکر بن عبد الرحمن ... ابن عبد اللہ بن عیسیٰ ابن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ الانصاری حدیث عیسیٰ بن الحنفیہ بن عبد اللہ بن ابی لیلیٰ سے سنی تھی مصنف محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ انہی سے احادیث بیان کرتے تھے۔ یہ دس سال کوفہ کے قاضی رہے ہیں پھر معزول کر دئے بعد میں کوفہ ہی میں وفات پائی۔

خالد بن مخلد ... قطوالی۔ جو بحیلہ کہا جاتا ہے کنیت ابو البیہثم ان کے پاس رجال مدینہ کی احادیث تھیں شعبہ تھے خلافت مامون کے زمانے میں کوفہ میں ۱۵ ماہ محرم ۲۱۳ھ میں وفات پائی تشیع کے بارے میں منکر حدیثیں بیان کیا کرتے تھے ضرورتاً ان سے حدیثیں لکھ لی گئیں۔

اسحاق بن منصور ... ابن الحیان بن الحسین بن مالک ابی الہیاج اسدی کے بھتیجے ہیں بڑے علم و فضل تھے شریک اور ابی اطوس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

عبد بن سعید ... ابن ابان بن سعد بن العاص بن سعد بن العاص بن امیہ سفیان وغیرہ روایت کرتے ہیں عجلستہ بن سعید ... ابن ابان بن سعد بن العاص بن سعد بن العاص کنیت ابو خالد ثقہ تھے عبد اللہ بن مبارک سے کثیر روایت کرتے ہیں،

رباح بن خالد ... کنیت ابو علی ہے زبیر حسن بن صالح قیس اور شریک سے روایت کرتے ہیں کثر الحدیث تھے، اس سے پہلے کہ انکی حدیثیں رکھی جائیں کوفہ میں وفات پائی۔

نوفل ... کنیت ابو سعید ضعی رہیر ابی الاحوص شریک اور ابن المبارک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اس سے

پہلے کہ اسکی حدیث لکھی جائیں کوفہ میں وفات پائی۔

عبدالرحیم بن عبدالرحمن..... ابن محمد محارب۔ کنیت ابو زیاد زائدہ بن قدامہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں بزم خلافت مامون کفہ میں ماہ شعبان ۲۱۳ھ میں وفات پائی ثقہ اور صدوق تھے۔

زکریا بن عدی..... کنیت ابو یحییٰ بن تمیم اللہ کے غلام تھے مامون کے دوران بغداد میں ماہ جمادی الآخر ۲۱۳ھ میں وفات پائی نیک اور سچے آدمی تھے۔

عبدالرحمن بن مصعب..... کنیت ابو یزید بڑے عابد و زاهدان کے کے چچا زاد بھائی ہیں انکے پاس بھی کچھ احادیث تھیں۔

عون بن سلام..... قریش کے غلام کنیت ابو محمد اسرائیل اسباط بن نصر منصور بن ابی الاسود اور یحییٰ بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

سہلول بن عمرو الکلی اور یحییٰ بن یعلیٰ..... ابن الحارث البھاری خلافت مامون ۲۱۷ھ میں وفات پائی۔

عمرو بن حماد..... ابن ظہیر قناد کنیت ابو محمد صاحب تفسیر ہیں اس سلسلے میں اسباط بن نصر عن سدی سے روایت کرتے ہیں کوفہ میں ماہ ربیع الاول ۲۲ھ میں وفات پائی انکا اصل وطن اصہبان تھا انکے دادا کوفہ میں آگئے تھے ہمدان کے والی تھے شہار سوچ ہمدان میں آباد ہو گئے تھے خلافت ابی اسحاق میں وفات پائی ثقہ تھے۔

محمد بن الصلت..... کنیت ابو جعفر بن اسد بن خذیمہ کے غلام تھے۔

اسماعیل بن ابان..... وراق کنیت ابو اسحاق کندہ کے غلام تھے۔

حسن بن ربیع..... کنیت ابو علی مطہر صاحب البوری کے بھائی تھے یہ عبداللہ ابن مبارک کے اصحاب میں سے تھے کوفہ میں ہفتے کے دن ماہ رمضان ۲۲۱ھ میں وفات پائی یہ خلافت ابی اسحاق کا زمانہ تھا۔

عبدالحمید بن صالح..... کنیت ابو محمد کوفہ میں بنی شیطان میں رہتے تھے زہیر و حریم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

حسن بن بشیرؒ..... ابن مسلم المسیب جلی کنیت ابوعلی،

احمد بن الفضلؒ..... قریش کے غلام ہیں عمرو القفری کے چچا زاد بھائی ہیں خلافت مامون میں ماہ ذی قعدہ ۲۱۵ھ وفات پائی اسباط بن نصر سے روایت کرتے ہیں۔

عثمان بن حکیمؒ..... اودی شریک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ثقہ تھے۔

علی بن حکیمؒ..... اودی کنیت ابو الحسن شریک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

شہاب بن عبادؒ..... عبدی ہفتہ کے دن ماہ جمادی الاولیٰ ۲۲۲ھ میں وفات یہ خلافت ابی اسحاق کا زمانہ تھا۔

ہشیم بن عبد اللہؒ..... قریش میں سے تھے کنیت ابو محمد۔

یحییٰ بن عبد الحمیدؒ..... ابن عبد الرحمن ہمدانی کنیت ابو زکریا سا مراہ میں ماہ رمضان ۲۳۰ھ میں وفات پائی

یوسف بن البہلولؒ..... کنیت ابو یعقوب بن ابان بن وارم بن تمیم میں سے ہیں یہ صاحب معازی ہیں۔
عبد اللہ بن ادریس کے واسطے محمد بن اسحاق سے بھی روایت سنی تھی خلافت مامون میں کوفہ میں ماہ ربیع الاخر ۲۱۸ھ میں وفات پائی،

سعد بن شرجیلؒ..... کندی کنیت ابو عثمان انہوں نے مصر میں اگر ابن لبہد وغیرہ سے حدیثیں لکھیں۔

عثمان بن زحرؒ..... ابن البذل کوفہ میں خلافت مامون کے زمانے میں ماہ ربیع الاخر ۲۱۸ھ میں وفات پائی۔

یحییٰ بن بشیرؒ..... ابن کثیر کنیت ابو زکریا، اسدی حریری انکا مکان مسجد سماک کے نزدیک تھا تا جرتھے دمشق میں
آکر سعید بن عبد العزیز سعد بن بشیر معاویہ بن سلام اور یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث سنی ہارون الواثق کے خلافت میں
کوفہ میں ماہ جمادی الاولیٰ ۲۲۹ھ میں وفات پائی۔

تابعین کا نواں طبقہ

اسماعیل بن موسیٰؒ..... اسماعیل بن عبد الرحمن سدیی کے کھبخی کے لڑکے ہیں کنیت ابو محمد شریک بن عبد اللہ

وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

حمدان بن محمد..... سلیمان اصہبانی کے بیٹے شریک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کوفہ میں وفات پائی۔

مخاب بن الحارث..... تمیمی کنیت ابو محمد شریک اور علی بن سہر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

عثمان بن محمد..... ابراہیم بن عثمان عجمی کے بیٹے کنیت ابو الحسن ولد ابی سعدہ پر عثمان ابی سعدہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو سعدہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں اور عثمان، شریک ابی الاحوص اور علی بن سہر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے جریر کے کتابوں میں لکھی ہیں اسی مقصد کیلئے انہوں نے رے کا سفر کیا اور ان کی کتابیں سنی۔

عبداللہ بن محمد..... عثمان کے بھائی ابی شعبہ کے بیٹے کنیت ابو بکر شریک علی بن شہر اور کوفین سے روایت کرتے ہیں۔ بصرہ کا سفر کیا اور وہاں کے مشائخ سے حدیثیں حاصل کر کے لکھیں۔

احمد بن اسد..... عاصم بن مغول بکلی کے بیٹے یہ مالک بن مغول کی بیٹی کے لڑکے ہیں کنیت ابو العاصم خلافت ہارون واثق باللہ میں کوفہ میں ماہ صفر ۲۲۹ھ میں وفات پائی۔

عمر بن حفص..... غیاث نخعی کے بیٹے یہ خلافت ابی اسحاق معتصم باللہ میں کوفہ میں ۲۲۲ھ میں ربیع الاول میں وفات پائی۔

ثابت بن موسیٰ..... کنیت ابی یزید۔ ہارون واثق باللہ کی خلافت میں کوفہ میں ۲۲۹ھ میں وفات پائی۔

محمد بن عبداللہ..... نمیر ہمدان پھر خارنی کے بیٹے کنیت ابو عبدالرحمن ۳۳۳ھ میں کوفہ وفات پائی۔

ہارون بن اسحاق..... ہمدانی کنیت ابو القاسم۔

محمد بن العلاء..... کنیت ابو کریب کوفہ میں مظلومہ میں رہتے تھے ابی اسامہ کے مکان کے قریب رہتے تھے۔

عبید بن یعیش..... کنیت ابو محمد خلافت ہارون بن ابی اسحاق کے دوران کوفہ میں ماہ رمضان ۲۳۹ھ میں وفات پائی۔

یوسف بن یعقوب صفار کنیت ابو یعقوب،

لیث بن ہارون علمی کنیت ابو عتبہ زید بن الحباب انکا غلام تھا خلافت ہارون بن ابی اسحاق میں کوفہ میں ۲۲۸ھ میں وفات پائی۔

فروہ بن ابی المخرم اور ابو ہشام الرقاعی انکا نام محمد بن یزید بن کثیر بن رفاعہ ہیں بنی عجل میں سے ہے۔

ابو سعید الاشجعی ان کا نام عبداللہ بن سعید کنڈی ہے۔

سعید بن عمر اشعث بن قیس کنڈی کے لڑکے ہیں کنیت ابو عثمان۔ ابی عوانہ اور عیسیٰ وغیرہ سے حدیث سنی ثقہ صدوق اور مامون تھے کوفہ میں خلافت ہارون بن ابی اسحاق کے دوران ۲۳۰ھ میں وفات پائی۔
جبارہ بن المغلس مالکی بنی حمان کے مسجد کے امام تھے حدیث و روایت میں ضعیف تھے۔

ضرار بن صرد ملحان کنیت ابو نعیم خلافت ہارون بن ابی اسحاق میں کوفہ میں ۵ اذی الحجہ میں وفات پائی۔
اسماعیل بن محمد ابی الحکم ثقفی کے بیٹے ولد مختار بن ابی عبید ثقفی ان کے دادا ابو الحکم ہیں اعمش سے روایت کرتے ہیں۔

اسماعیل بن بہرام اشجعی سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن براؤ اشعری ہیں ولد ابی موسیٰ ۲۳۳ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

علاء بن عمر الحنفی اور حسین بن عبدالاول احوال کنیت ابو عبداللہ۔

یزید بن مہران کنیت ابو خالد خباز ابی بکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کوفہ میں خلافت ہارون بن ابی اسحاق کے دوران ماہ شوال ۲۲۸ھ میں انتقال ہوا۔

مہروان بن جعفر ابن سعد بن سمرہ بن جندب الفراد ابی بکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں۔

مسروق بن المرزبان کنڈی۔ کنیت ابو سعد یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں

تمت بالخیر طبقات ابن سعد جلد سوم حصہ پنجم